یہ اخبار ہر ہفتہ وار ہر جمعہ کی دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I HADIS. AMRITSAR.

اخبار اہلحدیث امرتسر

امرتسر ۱۰ ذیقعد سنہ ۱۳۲۱ ہجری مطابق ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ

اطلاع ضروری

جس صاحب کو پرچہ نہ پہنچے ایک ہفتہ کے اندر اندر مطلع فرما دیں۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہیں اور چٹ کا نمبر بھی تحریر کیا کریں +

مینیجر

اغراض اخبار ہٰذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عـہ
والیان ریاست سے	ــہے
رؤسا اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	لعہ

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی +

اشتہارات کی بابت خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے +

جملہ خط و کتابت اور ارسال زر بنام مالک ہونی چاہیئے بیرنگ ڈاک واپس +

تربیت اطفال

مصری ہمعصر المؤید میں ایک قابل طبیب کی طرف سے اس موضوع کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے جو نہایت مفید اور ضروری معلومات پر مشتمل ہے۔ ناظرین کی آگاہی کی غرض سے ہم ذیل میں اس کے ضروری حصوں کا ترجمہ درج کرتے ہیں :۔

حمل کے چھٹے مہینے حاملہ کو دایہ اور حکیم کی طرف رجوع کرنا چاہئیے تاکہ ان کی تدبیر سے حمل اپنے طریقہ طبعی پر قائم رہے۔ اور صعوبات وضع حمل پر تخفیف ہو۔ ان کی تدبیرات کا ایک لازمی جزو تحلیل بول حاملہ ہونا چاہئیے خاص کر حمل کے اخیر دو مہینوں میں جن جن چیزوں کو حاملہ کا جی چاہے بقدر اپنی خواہش کے کھاوے۔ اور اس امر میں ان جاہل عورتوں کی

نصائح کی متابعت نہ کرے۔ وہ ان چیزوں کی تعریف کرتی ہیں۔ جو ان کے معدہ کے موافق ہیں۔ اور جو ان کے موافق نہیں ہیں ان کی مذمت کرتی ہیں۔ لباس تنگ نہ ہو۔ بلکہ ڈھیلا ہو۔ تاکہ اس کے اور جنین کی اعضاء پر دباؤ نہ پڑے ریل کے سفر اور تعجب انگیز زیارات مثلاً شادی اور غمی کے جلسوں میں جانے سے بچے لیکن معتدل وقت میں آدھ گھنٹہ تک پیدل چلنا جائز ہی نہیں بلکہ ممدوح ہے۔ تاکہ عمدہ نئی ہوا ملجائے اور بسہولیت مفید ریاضت بھی ہو جائے۔ بچہ پیدا ہونیپر اسکو چاہئے۔ کہ بہ اتباع اس خالص کانشنس اور طبعی محبت کے خود ہی دودھ پلائے۔ جو اس کو اس امر پر مجبور کرتی ہیں۔ کہ وہ اپنی لخت جگر کو اپنے ہی پستانوں سے دودھ پلا کر شب و روز اپنی چھاتی سے لگائے۔ اور اسکے نظارہ سے اپنی آنکھ ٹھنڈی رکھے۔ گو یہ قابل افسوس امر ہے۔ کہ اسکی اس پاکیزہ اور شائستہ فطری رغبت کی مخالفت میں اس کی ماں اور شوہر کی جانب سے چند امور پیش آجاتے ہیں۔ چنانچہ اسکا اپنے بچہ کو دودھ پلانے میں مشغول ہونا ان کو اسوجہ سے ناپسند ہوتا ہے۔ کہ وہ اس میں پھنس جاتی ہے زرق برق پوشاک سے آراستہ پیراستہ نہیں ہوتی۔ اور نہ کہیں آتی جاتی اور ملاقات وغیرہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ ماں کو یہ خوف بھی ہوتا ہے۔ کہ دودھ پلانے سے اسکی صحت میں فرق آجائیگا۔ وہ کمزور ہو جائیگی۔ اور اس کے حسن کی تروتازگی باقی نہ رہے گی۔ اور شوہر کو یہ خوف کہ بیوی بخیل گمان کرے گی۔ کہ میں دایہ کی اجرت کے خیال سے اس کے آرام کا لحاظ نہیں کرتا۔ اور یہ کہ بصورت دایہ نہ رکھنے کے میری بیوی ان عورتوں سے گھٹ جائیگی جو اپنے بچوں کیلئے یورپ سے دائیاں بلواتی ہیں۔ پھر اس کو بچہ کی نسبت اس وجہ سے حسد ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اسکی بیوی (یعنے اپنی ماں) کی مہر و محبت کو اپنی ہی طرف متوجہ کرلیتا ہے۔ ان سب امور کا خیال حاملہ کو پہلے ہی سے اسبات پر آمادہ کر دیتا ہے۔ کہ وہ بچہ کو وقت وضع ہی سے دایہ سے دودھ پلوائے۔ لیکن ہم اس کو بصراحت جتائے دیتے ہیں۔ کہ ایسا کرنے سے وہ گناہ کبیرہ اور قابل سزا سخت جرم کی مرتکب ہوگی۔ گناہ کبیرہ یہ ہے۔ کہ اُس کا یہ فعل اسکی صحت اور اس بچہ کی صحت کو مضر ہوگا۔ جس سے ہنوز کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہوا۔ جو اسے اس عتاب کا مستوجب گردانے۔ اس لئے کہ اسکی پیدائش کا موجب اس کا اپنا ارادہ نہیں ہے بلکہ اولاً اللہ کا ارادہ ثانیاً اُس کی ماں کی مزاوجت پہلا ضرر تو یوں ہے کہ اس کا یہ فعل طبیعت کے مخالف ہے۔ کیونکہ اللہ تعالے نے ہر عضو کیلئے جداگانہ کام مقرر کئے ہیں۔ اور یہ فرض ہے۔ کہ ہر عضو اپنا کام کرے۔ ورنہ نقصان پیدا ہوگا۔ پستان کا کام ہے۔ کہ بچہ کی پرورش کے لئے دودھ دے۔ پس پستان کی اس عمل کا باطل کرنا جسم کے حق میں ویسا ہی مضر ہے۔ جیسا کہ معدہ یا پھیپھڑے کے عمل کو باطل کرنا۔ دوسرا ضرر (یعنے بچہ کی صحت پر) اس طرح پر ہے۔ کہ وہ اس دودھ سے محروم رکھا جاتا ہے۔ جو منجانب اللہ اسکی غذا مقرر ہوئی ہے۔ اور تنہا وہی اس کے مزاج کے موافق ہے اس لئے کہ اس کے اعضاء کی تکوین اور نمو ان کے خون سے ہوئی ہے۔ پس مناسب یہی ہے۔ کہ اس کی غذا ماں کا دودھ ہو۔ تاکہ تکوین اور نموئی اعضاء جو رحم میں پورے نہیں ہوئے۔ اس کی غذا سے جاری ہے۔ بچہ کے حق میں یہ ضرر اسوقت بھی متصور ہے جبکہ دایہ میں کثرت و عمدگی شیر و حسن سیرت قناعت وغیرہ جملہ شروط موجود ہوں۔ لیکن ایسی جامع الشروط دایہ کا ملنا ناممکنات سے ہے۔ بہتیری دائیاں بالکل درست معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن حقیقت میں وہ نہایت ہی ضعیف ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ یہ اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ ڈاکٹر کی تجویز میں دایہ کی صحت کامل اور اس کا دودھ اچھا ہوتا ہے۔ مگر بعد کو دایہ اور بچہ دونوں دام امراض میں پھنس جاتے ہیں۔ انحلال صحت دایہ کے اسباب بہت سے ہیں۔ وہ کبھی مادی ہوتے ہیں۔ یعنے قلت و کثرت اکل یا کثرت ادویہ مضرہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور کبھی غیر مادی جو اپنی بیٹی اور شوہر کے فراق سے پیدا ہوتی ہیں بچہ (جو دایہ کی سپردگی میں دیا گیا ہو) کی انحلال صحت کا سبب اولاً تو دایہ کی صحت کا مضمحل ہونا اور ثانیاً دایہ کی بدسلوکی۔ بارہا دیکھا ہے کہ دائیاں رات کے وقت بچہ کو خاموش کرنے کے لئے ناپسندیدہ طریقہ اختیار کرتی ہیں۔ افیون یا مرکب افیون کا دینا تو آسان ترین طریقہ ہے

اگر یہ بھی فرض کرلیا جائے - کہ کوئی دایہ ان سب برائیوں سے پاک ہے - تو اس امر کی کون ضمانت کرسکتا ہے - کہ وہ دایہ تا اختتام ایام رضاعت ساتھ دیگی - کیا یہ نہیں ہوسکتا - کہ جب بچہ اس سے مانوس اور وہ بچہ کی عادات سے واقف ہو جائے - اوس وقت وہ بچہ کو مریض چھوڑ کر چلی جائے - جسکا نتیجہ نہایت ہی برا ہوگا - اسکی صحت کمزور ہو جائے گی - اور دایہ کی جدائی کی وجہ سے اسکا مرض بڑھ جائے گا - ایسی حالت میں اس کی ماں بچہ کی بلا دایہ رہنے کے اندیشہ سے جو دایہ بھی ملجائے - اُسے بلا تحقیقات اسکی صحت الملاسکے رکھ لیگی - مزید برآں یہ کہ اس نئی دایہ کو پہلے دن سے بچہ کی عادات کی معرفت دشوار ہوگی - اور اسوقت ماں کو بذات خود بچہ کے حقوق ادا نہ کرنے پر پچھتانا پڑیگا - مگر بے سود +

اب جرم کی تفصیل باقی رہی - جسکی مرتکب ماں اسوقت ہوتی ہے جبکہ وہ کسی بچہ دار دایہ کو منتخب کرکے اس کو اسکے بچہ سے جدا کرتی ہے یہ ظاہر ہے - کہ چوری جملہ قوانین میں جرم قرار دیا گیا ہے اور دایہ کو نوکر رکھنے والی ماں حقیقتاً دایہ کے بچہ کی غذا چراتی ہے - دایہ سے معاہدہ بیع کرنا ناجائز اور اسکو دودھ کی قیمت ادا کرنا بیکار ہے - اس سے جرم سرقہ ساقط نہیں ہوسکتا - کیونکہ دایہ کا دودھ اسکے بچہ کی ملک ہے - اور بچہ نے اس معاہدہ کو قبول یا منظور نہیں کیا اور خود دایہ کو غیر کی ملک بیچنے کا اختیار نہیں ہے - وہ صرف امین اس چیز کی ہے - علاوہ بریں یہ کہ جو کچھ معاوضہ دودھ کا دیتی ہو کیا وہ اس تلف صحت کی تلافی کرسکتا ہے - جو دایہ کے بچہ کو اپنی ماں کے پستان سے دور رہنے کی وجہ سے لاحق ہوگا - کیا اُسے یہ نہیں معلوم کہ بچہ کا اپنی ماں کے دودھ سے محروم رہنا غالب اوقات دردناک تکالیف کے ساتھ اس کی موت کا سبب ہوتا ہے کیا اسے یہ نہیں معلوم کہ دایہ کے اپنا گھر چھوڑنے کے بعد اس کا بچہ دادی - نانی - خالہ یا کسی غیر عورت کے پاس رہتا ہے - جسکو اس پر شفقت نہیں ہوتی - اور وہ بجائے اس دودھ کے جو اسکی صحت کیلئے لازمی ہے ثقیل غذا یا مضر پانی ملا ہوا دودھ اسکو دیتی ہے - گو وہ اس غذا کو قبول کرلیتا ہے - مگر چند ہی مہینہ بعد اس کا پیٹ بڑھ جاتا ہے - اور ہڈیاں خمیدہ ہو جاتی ہیں - اسہال عارض ہو جاتا ہے صحت جاتی رہتی ہے - اور آخر کار مر جاتا ہے - وہی اکیلی اس جرم کی سبب ہے - اور اس کی بازپرس میں شریک - اب یہ دکھلایا جاتا ہے - کہ قانون طبعی اور قانون تمدن دونوں کی رو سے اپنے بچہ کیلئے دایہ کا دودھ خریدنا ناجائز ہے - جو بچہ اللہ نے عطا فرمایا - وہ اپنے ارادے سے اس دنیا میں نہیں آیا - چونکہ اس کی ایجاد میں اسکی ماں کی بھی شرکت ہے - لہذا اس پر واجب ہے - کہ اس بچہ کو اسی دودھ میں سے غذا دے - جو اس کے لئے اس کے پستان میں پیدا کیا گیا ہے - بچہ کو اس دودھ سے محروم رکھنا اسکے لئے جائز نہیں ہر ماں کے پستان میں بچہ کی غذا کے لئے کافی مقدار میں جو دودھ ہے وہ منجانب اللہ ایک قیمتی ودیعت ہے - جس سے وہ اپنے بچہ کو محروم رکھنے کی مجاز نہیں ہے اگر یہ کہا جائے - کہ وہ ماں اپنے بچہ کے لئے ایک دوسری عورت کا دودھ خرید دیتی ہے جو خود اس کے دودھ کے برابر ہے - تو اس کا جواب یہ ہے - کہ اس دوسری عورت کو اپنے پستان کے دودھ بیچنے کا اختیار نہیں ہے - پس اس وقت خریدار ماں قانونی جرم یعنے سرقہ میں شرکت کی مرتکب ہوگی کیونکہ اسنے مال مسروقہ کو مسروقہ جان کر خرید کیا +

خدا کا شکر ہے کہ جہاں اس قسم کی ضرررساں مائیں موجود ہیں - وہیں عقلمند مائیں بھی ہیں - جو اسباب سے آگاہ ہیں - کہ دودھ پلانا ان کا پہلا فرض ہے - چنانچہ یہ چشم دید واقعہ ہے - کہ ایک عورت کو جسکی عمر ۲۵ برس کی تھی - اور جو نحیف الجسم اور پھیپھڑے کی بیماری میں صاحب فراش ہو رہی تھی - کہ اس کے ہر سانس پر آخری سانس کا گمان ہوتا تھا - اللہ تعالی نے ایک بچہ عنایت فرمایا - جسے اس نے غائت محبت کی وجہ سے خود دودھ پلایا - اور چوتھے مہینے سے گائے کے جوش دیے ہوئے دودھ کی مدد بھی پہنچانے لگی - اس کی اس شجاعت کا نتیجہ یہ ہوا - کہ وہ بالکل اچھی ہو گئی - یہ ہرگز فراموش نہ ہونا چاہیے - کہ جسم کا ایک ذرہ بھی ایسا نہیں ہے - جس میں فائدہ عظیم مضمر نہ ہو - پستانوں کو اللہ نے صرف زینت سینہ کے لئے ہی نہیں پیدا کیا - بلکہ یقیناً اولاد کے دودھ پلانے کے لئے بھی - حاصل کلام یہ کہ

الہامات مرزا
۵
رسوم اسلامیہ
/ا

الہامی کتاب

قرآن اور بائیبل کا مقابلہ

قرآن کی فضیلت

تفسیر القرآن

حسن

انسان کے پیدا کرنیکی غرض و غایت کیا ہے؟

یہ عام قاعدہ ہے۔ کہ جو چیز بنائی جاتی ہے۔ اس کی کوئی خاص غرض و غایت ضرور ہوتی ہے۔ انسانی مصنوعات کو لیجئے۔ ہر شے کے بنانے اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل کرنے سے کوئی نہ کوئی مقصود ضرور ہوتا ہے جس واسطے جو چیز بنائی جاتی ہے۔ اس کو اصطلاح میں اس شے کی علت غائی کہتے ہیں۔ مثلاً گھڑی کی علت غائی وقت کا دریافت کرنا۔ آئینہ کی علت غائی اس میں چہرہ دیکھنا چاکو کی علت غائی اس سے کسی چیز کا تراشنا وغیرہ وغیرہ الغرض کوئی شے کے بنانے والے نے ایسی نہ بنائی ہوگی۔ جس سے کوئی خاص غرض و غایت نہ ہو۔ جب ہر ذی عقل اس سے بری ہے۔ کہ وہ کوئی شے بلا کسی غرض خاص اور مطلب مخصوص کے بنا دے۔ تو وہ ذات پاک جو تمام عیوب سے پاک اور مبرا اور تمام خوبیوں کے ساتھ متصف ہے۔ اور جو تمام انسانوں اور حیوانات اور سماوات وارض و ما بینہما کا خالق ہے۔ جس نے تمام موجودات عالم کو پردۂ عدم سے نکال کر جلوہ ظہور کا بخشا۔ صرف ایک کلمہ کن سے تمام عالم کو معدوم سے موجود کیا۔ اور انسان کو احسن تقویم میں پہنچایا۔ سبحانہ وتعالیٰ شانہٗ اس کی ذات اس سے منزہ اور مبرا اور اس کی شان اس سے ارفع و اعلیٰ ہے۔ کہ وہ کوئی ایسی شے پیدا کرے۔ جس کی تکوین میں کوئی بڑی حکمت موجود اور اس کے پیدائش سے کوئی خاص مطلب مقصود نہ ہو۔ تعالیٰ عن ذالک چنانچہ خود اپنے کلام پاک میں اس مضمون کو بیان فرمایا ہے۔ کہ آسمانوں اور زمینوں اور تمام مخلوقات کو ہمنے لغو اور باطل طور پر پیدا نہیں کیا۔ ایسا شبہ ہمارے جناب میں کرنا کمال بے ادبی اور صریح کفر ہے۔ جس کی جزا جہنم کے سوا کچھ نہیں قال اللہ تعالیٰ شانہ۔ وما خلقنا السموات والارض وما بینہما باطلا ذالک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من النار۔ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے۔ وما خلقنا السموات والارض وما بینہما لٰعبین یعنے ہمنے تمام مخلوقات آسمانوں زمینوں شجر حجر انسان۔ حیوان جن و ملک وغیرہ وغیرہ کسی شے کو فضول بے مطلب بیکار لہو و لعب کے طور پر نہیں بنایا ہے۔ بلکہ ہر ایک شے کی پیدائش میں کوئی خاص مطلب ملحوظ ہے اگرچہ ہماری ناقص فہم ہر چیز کے پیدائش کے حکمت کو دریافت نہ کر سکیں۔ اور ہماری کوتاہ عقلیں ہر چیز کی پیدائش میں ہماری حکمت تک نہ پہونچ سکیں اور اس کو ادراک نہ کر سکیں کیونکہ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا تمکو بقدر ضرورت کچھ تھوڑا سا بتلا دیا گیا ہے اور علم سے قلیل حصہ تمکو عطا ہوا ہے۔ جب یہ بات بخوبی ثابت ہو چکی کہ اس خالق اکبر حاکم بحر و بر کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں اور اس پروردگار نے جو شے پیدا کی ہے اسکی پیدائش سے کوئی خاص مقصود ضرور ہے تو اب ہمکو سوال مندرجہ عنوان یعنی

انسان کے پیدا کرنے کی غرض و غایت کیا ہے؟

کے جواب کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ جب اس پروردگار جلشانہ نے ہمکو پیدا کیا اور نیز اور تمام مخلوقات کے انسانوں کو بھی عدم سے ظہور میں لایا۔ تو ضرور ہے۔ کہ کوئی خاص مقصود ہمارے پیدائش سے ہوگا۔ اور اس کے دریافت کرنے کی کوشش کرنا کہ وہ کیا ہے! ہم پر فرض ہے تاکہ جہاں تک ہو سکے۔ حتے الامکان جس کام کیلئے پیدا کئے ہیں اس میں مصروف ہوں اور اس اصل مقصد کے منافی دوسرے کاموں میں نہ لگ جاویں۔ بلکہ جس غرض سے پیدا کئے گئے ہیں۔ اسی میں مشغول ہوں لیکن بقول شخصے کیا پدی کیا پدی کا شوربا ہم کیا اور ہمارا علم کیا! ہماری کیا حقیقت کہ اس حکیم علی الاطلاق کے کارخانہ قدرت میں کچھ بھی فکر دوڑا سکیں۔ اور دریافت کر لیں۔ کہ فلاں شے کے خلق میں یہ حکمت اور فلاں چیز کی پیدائش سے یہ مقصود ہے۔ لہٰذا مناسب ہے۔ وہی کہیں۔ جسکا کہنا ہمارے لئے زیبا ہے یعنی لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العزیز الحکیم چنانچہ اس خالق اکبر جلشانہ نے اپنی فضل و عنایت سے ہمارا سوال کا جواب ہمکو خود بتلا دیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ جلشانہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنے تمام انسانوں اور جنوں کی پیدائش سے ہمارا مقصود صرف یہی ہے۔ کہ وہ ہماری عبادت کریں۔ اسی واسطے ان سب کو پیدا کیا گیا ہے۔ یہی ان کی پیدائش کی غرض و غایت ہے۔ اس آیت میں سوال مندرجہ عنوان تو صاف طور پر حل ہو گیا۔ لیکن یہ بات تفصیل طلب

اور یہی عبادت کی جائے تو کس طرح؟ کمال عبادت کس طریقہ سے حاصل ہو سکتا ہے؟ اور عبادت کی روح کیا ہے؟ اس کا جواب بھی اُس پاک پروردگار نے اپنے رسول کے ذریعہ صاف طور پر دیا ہے اور اس اجمال کی تفصیل بھی اپنے مقدس رسول (ابی و امی فداہ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے ارشاد ہے چنانچہ متفق علیہ حدیث میں اس سوال کے جواب میں کہ ما الاحسان ارشاد ہے کہ الاحسان ان تعبد ربک کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک یعنی کمال عبادت اور روح عبادت احسان ہے اور احسان کیا؟ ان تعبد اللہ کانک تراہ اپنے رب کی عبادت اس طرح خشوع اور خضوع سے کرنا کہ گویا تو اسکو دیکھ رہا ہے۔ اوس کے دربار میں حاضر ہے۔ اگر انسان تھوڑا بھی غور کرے تو معلوم ہو جائے۔ کہ اُس دربار کے حاضری کیسا نازک مقام ہے بڑی شہنشاہ بادشاہوں کے بادشاہ کے دربار میں حضوری کا شرف حاصل ہوا ہے۔ تو لازم اور ضروری ہے۔ کہ اوس کے حضور میں نہایت ذلیل بندہ اور کمترین اور ادنیٰ غلام بنکر کھڑا ہو۔ اور جہاں تک زبان یاری کرے۔ گڑگڑا گڑگڑا کر اوس رب العالمین جل شانہ کی تعریف اور تسبیح و تقدیس کرے۔ اس بالا اور برتر ذات کی پاکی اور بڑائی بیان کرے۔ اور اس کے ساتھ اپنی عاجزی اپنی نالائقی کا اظہار اور اپنے معاصی پوشیدہ اور ظاہر گناہوں کا ڈرتے ڈرتے کانپتے ہوئے شرمندگی کے ساتھ اقرار اور نہایت عاجزی سے یعبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم کے مضمون کو ذہن میں حاضر کرکے اون گناہوں کے لئے استغفار اور بحکم توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا آیۃ کیلئے توبہ نصوح کرے۔ اور اُس رب قدیر سمیع و مجیب کے وعدہ صادق ادعونی استجب لکم اور اجیب دعوۃ الداع اذا دعان کو حق سمجھکر اپنی تمام معروضات اور تمام ضروریات کو اُس کے روبرو عرض کرے بحکم ایاک نعبد و ایاک نستعین کے دوسرے سے اپنی حاجات استعانت و استمداد نہ کرے۔ اور کسی کو نافع و ضار سوائے حق تعالیٰ شانہ کے نہ سمجھے۔ الغرض روح اور مغز عبادت ان تعبد ربک کانک تراہ یعنی اس طرح اپنے رب کی عبادت کرے کہ گویا اوسکو دیکھ ہی رہا ہے فان لم تکن تراہ فانہ یراک اگر تم نہیں دیکھتے تو بہرحال اوس سے تو مفر نہیں کہ وہ تو ضرور تمکو ہر وقت ہر لحظہ ہر حالت میں دیکھتا ہے۔ تمہارے ظاہر و پوشیدہ سب حالات سے آگاہ ہے۔ ھو یعلم سرکم و جہرکم و یعلم ما تکسبون۔

اس وقت عبادت میں بھی وہ تمکو دیکھ رہا ہے گویا کہ تم اُس کے روبرو کھڑے ہو وہ تمہاری ظاہر حرکات اور باطنی وساوس اور خیالات سب پر مطلع اور اوس کا علم سبکو محیط ہے۔ و لقد خلقنا الانسان و نعلم ما توسوس بہ نفسہ وقال اللہ تعالیٰ قد احاط بکل شیء علما۔ کم از کم اوس کی شرم و حیا اور اُس کا خیال تو ضرور رہے کہ ہماری حرکات اور ہماری خیالات کو کون دیکھ رہا ہے۔ جس کے روبرو ہماری کوئی بات بھی خواہ وہ دل کے کسی اندرونی گوشہ میں بھی کیوں نہ پڑی ہو ذرا بھی پوشیدہ اور مخفی نہیں جو کچھ ہماری ظاہر حالت ہے وہ دیکھتا ہے۔ جو ہماری اندرونی خیالات اور وسوسے ہیں سبکو جانتا ہے۔ کس بادشاہ کے روبرو کھڑے ہوئے عرض معروض کر رہی ہیں کس شہنشاہ دو جہان خالق جن و انس سے عہد و پیمان کر رہی ہیں۔ اور ہمپر کہاں تک اُن کی پابندی ضروری ہے کس حاکم حقیقی مالک یوم الدین کی جناب میں حضوری کا شرف ہمکو حاصل ہے۔ پس اسکا نام احسان ہے۔ اور یہی عبادت کا مغز اور اُس کی روح ہے بغیر اُس کے عبادت محض بیکار اور مثل جسد بے روح اور استخوان بیمغز کے ہے۔ جن طریقوں اور قواعد کے ذریعے سے یہ نعمت عظمےٰ حاصل کرنیکی کوشش کیجاتی ہے۔ اسیکا نام اصطلاح میں تصوّف رکھ لیا گیا ہے۔ خوش نصیب ان لوگوں کے جن کو یہ نعمت عظمےٰ حاصل ہو۔ اور جنکی عبادتیں بے روح مثل جسم مردہ کے نہوں بلکہ عبادت میں خشوع و خضوع اور خشیت اللہ غالب ہو۔ قال اللہ تعالیٰ قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون الآیۃ وہی لوگ اصل مومن فلاح پانیوالے ہیں۔ انہیں کو جنت کا وارث بنایا گیا ہے۔

اللھم ارزقنا۔ اللھم ارزقنا۔ اللھم اجعلنا منھم (الاحسان)

[illegible]

[illegible]

حمایل النبی

رجب

—۱

مرزائیوں کا مقدمہ

بخدمت اڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث امرتسر زاد عنایتہ

السلام علیکم! جناب کو بھی معلوم ہوگا۔ کہ صدر سیالکوٹ کی جامع مسجد کلاں میں ایک امام صاحب تھے۔ جنکے فوت ہونے پر اون کا بیٹا جسکا نام مولوی مبارک علی ہے۔ خود بخود امامت کراتا رہا۔ مگر جب اُس نے مرزا قادیانی سے بیعت کی۔ تو اہل مسجد نے اس کو علیحدہ کردیا۔ مگر وہ بھی چند مرزائی ہمراہئیاں کے ساتھ مسجد میں بدستور آتا رہا۔ آخر ایک مقدمہ فوجداری ہوا جسپر مجسٹریٹ صدر نے حکم دیا۔ کہ مسجد بالکل بند کردی جائے۔ چنانچہ ایکسال سے زیادہ مسجد بند رہی۔ اہل مسجد نے چیف کورٹ میں اپیل کر کے مسجد واگذار کرائی۔ مگر مرزائی امام بدستور پھر آنے لگا۔ آخر اہل مسجد نے دیوانی دعوی کیا۔ اور اپنے گواہ اسبات کے دئیے کہ ان لوگوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ مرزائی امام نے بھی اپنے گواہ مرزائی جماعت کے لکھائے کہ مرزا اور اس کے مرید مسلمان ہیں۔ مرزائی گواہوں کی فہرست یہ ہے: مولوی فیروزالدین مدرس فارسی سیالکوٹ۔ مولوی نورالدین قادیانی مولوی محمد احسن امروہی۔ مولوی برہان الدین جہلمی وغیرہ تھے۔ اسپر اہل مسجد کو فکر ہوئی۔ کہ ان کے مقدمہ میں اور انپر جرح کے سوالات کرنا کسی وکیل کا کام نہیں۔ بلکہ کسی لائق مولوی صاحب کا۔ جو مذہبی علوم کے علاوہ عدالتی طریق سے واقف ہو۔ آخر اس کام کیلئے اُن کی نظر مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری پر پڑی۔ تو ایک آدمی اُن کی خدمت میں بھیجا۔ اور مولانا صاحب نے بھی بڑی مہربانی سے اس تکلیف کو گوارا کیا۔ بس پھر کیا تھا۔ تمام سیالکوٹ اور صدر کے مسلمانوں کی جان میں جان آگئی۔ چنانچہ ۲۰ جنوری کو مولوی صاحب موصوف کا مختارنامہ عدالت میں دیا گیا۔ اور مولوی صاحب موصوف دو وکیلوں اور ایک بیرسٹر کے درمیان کھڑے ہوئے۔ پہلے مولوی فیروزالدین پر جرح شروع کی۔ بس جرح کیا تھی۔ میں کیا عرض کروں۔ مولوی فیروزالدین کو ایسا حیران کیا۔ کہ اس کی تمام شہادت پر پانی پھر گیا۔ قریباً چار گھنٹے تک جرح کرتے رہے ایک ایک نقطہ پر وکیل اور بیرسٹر عش عش کرتے۔ بیرسٹر صاحب نے کہا کہ بس اب ہماری کیا حاجت ہے۔ میں ایک سوال بطور نمونہ بتلاتا ہوں گواہ نے بیان کیا کہ اہلحدیث پر بھی حنفیوں نے کفر کا فتوے دیا ہوا ہے۔ مولوی صاحب نے سوال کیا۔ کہ اُسی فتوے میں جو وجوہات لکھی ہیں وہ واقعی ہیں یا بعض بہتان۔ گواہ نے کہا بہت سی افترا اور بعض واقعی۔ مولوی صاحب نے پوچھا۔ کہ واقعی کیا ہے۔ گواہ نے کہا۔ کہ اہلحدیث خدا کو عرش پہ مانتے ہیں۔ اِس لئے حنفیوں نے اُن پر فتوے کفر کا دیا تھا۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ تفسیر مدارک حنفیوں کی ہے؟ کہا ہاں! مولوی صاحب نے اس میں سے امام ابوحنیفہ کا قول استوا کے متعلق دکھا کر پوچھا۔ کہ اس میں اور اہلحدیث کے مذہب میں کیا فرق ہے؟ اسپر گواہ کچھ گھبرایا مگر آخر کھلوا لیا۔ کہ دونو خدا کو عرش پر مانتے ہیں۔ مگر کیفیت نہیں بتلاتے۔ پھر مولوی صاحب نے پوچھا۔ کہ جو مذہب اور رائے ابوحنیفہ کی ہو۔ اسپر کوئی حنفی کفر کا فتوے دیسکتا ہے؟ گواہ نے کہا نہیں۔ اسی ضمن میں مولوی صاحب نے ایک طریق سے مرزا کو جھوٹا بلکہ کافر بھی کہلوایا۔ اور مرزائیوں کے پیچھے نماز کا ناجائز ہونا بھی کہلوا لیا۔ اتنے میں عدالت کا وقت پورا ہوگیا۔ دوسرے روز ۲۱ تاریخ کو پھر مقدمہ پیش ہوا۔ چونکہ مولوی صاحب موصوف کے آنے کی خبر تمام شہر سیالکوٹ اور صدر میں پھیلگئی تھی۔ اسلئے اسی تاریخ کو بڑے شوق سے لوگ سینکڑوں کی تعداد میں جمع ہوگئے۔ چنانچہ حاکم نے بھی مولوی موصوف کے کہنے پر میدان میں اجلاس شروع کیا۔ مندرجہ فہرست مولویان میں مولوی برہان الدین جہلمی پیش ہوئے۔ جنکی شہادت کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ مرزا اور مرزائی پکے مسلمان ہیں۔ اور مرزا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہے اور یہ بھی کہا۔ کہ مرزا صاحب نے جو یہ کہا ہے کہ ؎

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا + منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

تو کوئی تعجب نہیں۔ کہ منصور وغیرہ نے تو انا الحق وغیرہ کے دعوے کئے تھے۔ ایک بات جو خاص قابل ذکر ہے۔ یہ ہے۔ کہ مدعا علیہ مولوی مبارک علی نے اپنے گواہ سے پوچھا۔ کہ آنیوالا مسیح جہاد کریگا؟ جس سے غالباً اس کی وہی غرض تھی۔ جو ان کے نبی مرسل قادیانی کی ہوتی ہے۔ کہ خواہ مخواہ گورنمنٹ کو ممنون احسان کرتا ہو۔ کہ مسلمانوں کو جہاد سے روکتا ہوں۔ اسی لئے مجھے کافر کہتے۔ مولوی ثناءاللہ صاحب نے عدالت کو توجہ دلائی کہ یہ سوال غیر

اہل حدیث کا مذہب
فرقہ موحدین کے
متعلق کہ وہ کن کن مسائل کو
مانتے ہیں۔ اور کن سے
انکاری ہیں۔ بغیر
دل آزاری کسی فریق
کے قیمت ۲ ر
منیجر اہل حدیث سے طلب فرمائیے

اور کہا- کہ اِن لوگوں کی یہ عادت ہے- کہ ہو نہ ہو- جہاد کا ذکر چھیڑ دیتے ہیں- اپنے خیال میں گورنمنٹ پر ثابت کرتے ہیں- کہ اگر مرزا صاحب مسلمانوں کو جہاد سے نہ روکتے- تو خدا معلوم مسلمان کیا کچھ کر گذرتے- کیسی خام خیالی ہے- مختصر یہ کہ سوا تین بجے پر مولوی برہان الدین کا بیان ختم ہُوا- مولوی ثناء اللہ صاحب جرح کرنے کو کھڑے ہوئے- تو اُس نے اپنی ضعف اور تکان کا عذر کیا- جسپر عدالت نے رحم کیا- جو واقعی رحم کے قابل ہی تہا- کیونکہ بڈھے میاں کی صورت ہی کہہ رہی تہی- کہ لوگ اُسے جبراً قہراً کھینچ کر لائے ہیں- آخر و- ۱۰ تاریخ فروری مقرر ہوئی- جس کی کیفیت سے پھر اطلاع دونگا- ادہر مولوی ثناء اللہ صاحب کو خلق کے ہجوم نے آ گھیرا- جسمیں تمام شہر و صدر و گاؤں کے لوگوں نے بمنت درخواست کی- کہ کل جمعہ ہے آپ ضرور اپنے وعظ سے مستفیض فرمایئے- مولوی صاحب نے پہلے تو اپنے کاروبار کا عذر کیا- مگر آخر کار سائلین کی درخواست کو منظور فرمایا- اور جمعہ پڑہایا- جمعہ کے خطبہ میں آپ نے توحید اور دنیا میں دل نہ لگانے پر وعظ فرمایا- بعد جمعہ کے درخواست حاضرین پہ پھر وعظ فرمایا- اور حاضرین شہر اور گاؤں اور صدر کے سینکڑوں طلوں وعظ کی مجلس میں حاضر تھے- اور اپنا قادیاں میں مرزا کی دعوت پر جانا بیان کیا- اور لوگوں کو اس کا مکر و فریب عمدہ تفصیل وار حاضرین کو سنا دیا- لوگوں نے مولوی صاحب کی تقریر سنکر مرزا کو پوری سو سنائیں- خداتعالے جناب مولانا صاحب موصوف کو برائے دین احمدی کے دیرگاہ قائم رکہے کیونکہ اس پارہ میں مولوی صاحب کا یہاں آنا ایسا ہُوا- گویا کہ دین اسلام کو زندہ اور تازہ کیا +

اللھم انصر من نصر دین محمد و اخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

راقم ابو عبداللہ رفیع اللہ عفی اللہ عنہ امام مسجد متنازعہ صدر سیالکوٹ

ضرورت ہے! :- مدرسہ احمدیہ مظفرپور کے لئے ایک عالم محدث ماہر فقہ و اصول کی ضرورت ہے- جو اول مدرس کے عہدے پر ہونگے تنخواہ مبلغ [illegible] درخواست بخدمت مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آباد- ڈاکخانہ تاجپور دربہنگہ +

انتخاب الاخبار

مرزا قادیانی کا مہمل الہام

۲۰ جنوری کے رسالہ ریویو قادیاں سے معلوم ہُوا- کہ حضرت کو ایک تازہ الہام ۴ جنوری کو ہُوا جسکے الفاظ یہ ہیں +

غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ :-

اصل میں تو یہ آیت قرآنی ہے- جس کے معنے بجائے خود تو یہ ہیں- کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تہی- اسوقت رومی ایرانیوں سے مغلوب ہو چکے تہے جن کی بابت خدا نے اپنے حبیب پاک حضرت محمدؐ مصطفےٰ احمد مجتبےٰ کی زبان الہام ترجمان پر یہ خبر پہنچائی- کہ رومی اپنی اِس مغلوبیت کے بعد چند سال میں پہر غالب آجائیں گے- مگر مرزا جی کے الہام میں معلوم نہیں کہ روم سے کیا مراد ہے اور اس کا غلبہ کیا ہے- اور ارض کیا ہے- کیونکہ مرزا جی کے الہاموں کا غیریت سے طرق ہی اور ہے ع این را آسمانے دیگراست- ہم منتظر ہیں- کہ پردہ غیب سے کیا راز کہلتا ہے- اس لئے ہم اس الہام کے متعلق اپنی کوئی رائے ظاہر نہیں کرسکتے البتہ ہمارا خیال ہے- کہ شاید مرزا صاحب سوتے وقت کوئی اخبار پڑہتے پڑہتے سو گئے ہونگے- جس میں یہ لکہا ہوگا- کہ سلطان المعظم نے یورپ کی تجویز دربارہ مقدونیہ منظور فرمالی ہے اسپر آپکو شاید اس آیت کی طرف خیال دوڑا ہوگا- کہ روم اگرچہ اِس وقت دول یورپ کے مقابلہ پر کمزور ہے- کہ ان کی نقد تجویز انکو ماننی ہی پڑتی ہے- لیکن آخر ایک روز آویگا- کہ سلطان روم ہی غالب رہیگا +

لیکن ہماری اس توجیہ پر خود ہمیں بھی ایک شبہ ہے- کہ جناب مرزا جی کو اس سے پہلے تو مسلمانوں کی بہتری کا الہام کوئی ہُوا نہیں بلکہ یہی ہوتا رہا- کہ سلطنت روم کی تباہی قریب ہے- امیر کابل کی شامت آئی وغیرہ شاید اب سنت اللہ کچھ بدل گئی ہو-

دیکھئے روم سے مراد کہیں خود بدولت ہی تو نہیں کہ مقدمہ میں مولوی کرم الدین صاحب سے ہار گئے- تو کیا ہُوا- پہر کبہی سہی- بہر حال ہم

تفسیر ثنائی اردو
جلد اول مکمل سورہ فاتحہ
و بقرہ قیمت ... ؏
جلد دوم آل عمران و نساء
قیمت ... ؏
جلد سوم مائدہ و انعام
و اعراف ... ؏
جلد چہارم
منیجر اہلحدیث امرتسر
حاشیہ مثنوی
تخفیف
تعلیم
قیمت ۲

چشم براہ ہیں۔ کہ اس الہام کی تشریح خود مرزا صاحب ہی کردیں!

مرزا قادیانی تو لکھتا ہے۔ کہ میرے مرید ملا عبد اللطیف کابلی کابل میں شہید کئے گئے۔ مگر لاہور کے مولوی چکڑالوی رسالہ اشاعۃ القرآن میں لکھتے ہیں۔ کہ ملا مذکور حرام موت سے مرا ہے۔ اسپر ایک آیت بھی لکھی ہے۔ ہمارا خیال تو وہی ہے جو ہم عرصہ سے بتلا آئے ہیں۔ کہ یہ قصہ ہی مرزا جی کا ایک ناول ہے۔ اسلئے ہم تو اس میں کچھ نہیں کہتے۔ بلکہ منتظر ہیں۔ کہ قادیانی ارگن ہی اسکا کوئی جواب دیں

قصبہ گنور ضلع بدایوں میں ایک مسلمان صاحبزادہ نے کسی معاملہ پر باپ سے کہا۔ کہ یہ کام ضرور ایسا ہی ہوگا۔ والد صاحب نے کہا۔ کہ اگر ایسا ہوگیا تو میں داڑھی منڈوا دوں گا۔ بیٹے نے بعد کوشش اس کام کو انجام دیا۔ اور باپ سے عرض کیا۔ کہ جناب والا شرط پوری کیجئے۔ والد ماجد نے جو پہلے ہی سے پوری عقل کے مالک تھے۔ فوراً ایفاء عہد کرکے نام پیدا کیا۔ باپ بیٹا دونوں قابل تعریف ہیں۔

این چنیں رقاص را باید وصول این چنیں

کانفرنس بمبئی کے پریزیڈنٹ مسٹر بدرالدین طیب جی کی تقریر پر عموماً ناراضگی پھیلی ہوئی ہے۔ کہ آپ نے پردہ کی رسم کی بابت کہا ہے کہ قرآن شریف سے ثابت نہیں۔ اسپر آریہ اخباروں نے بھی ہنران کیا ہے۔ کہ مسٹر موصوف نے پردہ کی رسم کو قبیح اور فضول بتلایا ہے۔ مگر ہماری خیال میں یہ نہیں آسکتا۔ کہ ایک شریف اور تعلیمیافتہ مسلمان پردہ کے حکم کی بابت کیونکر کہے کہ قرآن شریف سے ثابت نہیں۔ غالباً مسٹر موصوف کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ جو غلو اور زیادتی اس حکم کے متعلق ہو رہی ہے۔ وہ ٹھیک نہیں۔ جیسی کہ ہندوستان کی بعض قوموں میں دستور ہے۔ کہ حرم سرائے کے کپڑے کبھی مرد نہ دیکھیں۔ والعلم عند اللہ

انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ اب کی دفعہ یکم اپریل سے ۳ تک ہوگا؛

سلطان المعظم نے پچاس ہزار لیرہ عثمانی حلمی پاشا انسپکٹر جنرل مقدونیہ کے پاس اس غرض سے روانہ کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ کہ اس رقم سے برباد شدہ خاندانوں کی مدد کی جاوے؛

اللامام لکھتا ہے کہ گورنمنٹ مصر جیسے پارسال بندش بحر پر مستوجب تحسین تھی ویسے ہی وہ امسال اسکی آزادی کے لئے مستحق شکر گذاری ہے۔

شیخ علیا طرابلس الشام کے مشہور زاہد نوے برس کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے خوارق وکرامات ان کے معتقدین میں کثرت سے مشہور ہیں۔ حتی کہ غازی مختار پاشا بھی ان کی بعض کرامتیں بیان کرتے تھے (پیراں نمے پرند و مریداں ہمے پرانند)

اللواء اخبار مصری کا خیال ہے۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ کے اخراجات و آمد کا حساب و دوسرے ضروری پبلک کے سامنے پیش نہیں ہوتا۔ چاہئے کہ ہندوستان وانگلستان کے تمام اعداد بھی ہمیں معلوم ہوں خاصکر فوج کی تعداد (رموز مملکت خویش خسرواں دانند)

انیس الجلیس لکھتا ہے۔ کہ مصری لیڈیوں کے خیالات کا اندازہ اس سے بخوبی ہوسکتا ہے۔ کہ اخبار المصور میں ایک نوجوان نے اشتہار دیا۔ کہ اسکے ساتھ بیس سال سے کم عمر والی کوئی لیڈی خط وکتابت کرے۔ چنانچہ اس کے پاس ۲۵ درخواستیں آئیں۔ جنمیں آٹھ در پردہ مردوں کی ہیں باقی عورتوں کی۔ ان تحریرات میں کسی نے اس شخص کو برا کہا ہے۔ کسی نے خود کو شادی کیلئے پیش کیا ہے کسی نے فوٹو مانگا ہے۔ الغرض عجیب مختلف مذاق کی باتیں ان خطوط میں پائی جاتی ہیں۔ (وائے آزادی تیرا ستیاناس)

سفراء یورپ کی باوجود بالحاح مقدونی باغیوں کے رہائی نہ کرنے پر مُصر ہے اور وہ ہنوز اکثر قید ہی میں ہیں (کذالک نجزی المجرمین)

خدیو المکرم اسبات کا اہتمام کر رہے ہیں کہ آئندہ جامع ازہر کے تعلیمیافتہ عدالتی عہدوں پر مامور ہوں۔ اور وہاں کی تعلیمی اصلاح کیطرف بھی آپکو توجہ خاص ہے

سمالی لینڈ میں ملا کے پیروؤں نے ایک آدم خور قوم کا بھی پتہ لگایا ہے (لا یعلم جنود ربک الا ھو خدا کی مخلوق کو خدا ہی جانتا ہے)

مراد آباد کے تھانہ سے ایک عجیب غریب مقدمہ کا چالان ہوا ہے جسمیں آٹھ نو سال کے چند دیہاتی بچے مجرم ہیں۔ یہ بیچارے محض اس علت میں گرفتار ہوئے ہیں۔ کہ جج۔ کلکٹر۔ سپرنٹنڈنٹ۔ کوتوال اور ابا بنے تھے۔ اور دو لڑکوں کو چور بنا کر سزا دی تھی۔ (بلند پر سٹیڑھی ہے)

ترک اسلام
بابو عبد الغفور (نو آریہ دہرمپال) کے ترک اسلام کا ترکی واقعی اور دندان شکن جواب۔ آریوں کے جملہ اعتراضات کا خاتمہ۔ قابل دید۔ قیمت مجلد عہ۔ رعایتی قیمت
منیجر اہلحدیث امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک مطبع اہلحدیث

{آمدہ از جھنگ درج کرتے ہیں ۔ ایڈیٹر}

مرزا قادیانی کا تحریری اقبال

(۱) ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۶ و ۷ کے حاشیہ میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں - کہ (پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا - محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے اور جب معجزہ مانگا گیا یسوع ع فرماتے ہیں - کہ حرام کار اور بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں ان کو کوئی معجزہ نہ دکھایا جائے گا - دیکھو یسوع کو کیسی سوجھی اور کیسے پیش بندی کی - اب کوئی حرام کار اور بدکار بنے تو اوس سے معجزہ مانگو یہ تو وہی بات ہوئی - کہ جیسا ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی - لوگوں میں یہ مشہور کیا - کہ میں ایسا ورد بتلا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آجائے گا - بشرطیکہ پڑھنے والا حرام کی اولاد نہ ہو - اب بھلا کون حرام کی اولاد بنے اور کہے کہ مجھ وظیفہ پڑھنے سے خدا نظر نہیں آیا - آخر ہر ایک وظیفجی کو یہی کہنا پڑا تھا - کہ ہاں صاحب نظر آگیا - سو یسوع کی بندشوں اور تدبیروں پر قربان ہی جائیں - اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے کیا داؤں کھیلا - یہی آپ کا طریق تھا) ف - اس تحریر سے بقول مرزا ثابت ہے کہ یسوع اسرائیلی تھا - اور نادان تھا - اور یسوع کی روح ایک شریر مکار میں تھی +

اور تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۲۰ میں وہی مرزا صاحب لکھتے ہیں (اور چونکہ اُسنے مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا تھا - اور توارد طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میری اندر رکھی تھی -) ف سبحان اللہ یسوع کی روح بقول مرزا غلام احمد ایک شریر مکار میں تھی اور اب بھی یسوع کی روح ان میں یعنے خود مرزا میں موجود ہے -

اور اربعین نمبر ۴ کے صفحہ ۱۵ میں مرزا غلام احمد تحریر کرتے ہیں خدا نے اپنے مسیح موعود (یعنے مجھکو) کو پیدا کیا جو عیسےٰ کا اوتار ہے ف اے راجہ رامچندر کو اوتار ماننے والے ہندوؤ! خوش ہو جاؤ - کہ مرزا صاحب بھی تمہاری ہم اعتقاد ہو گئے ہیں +

(۲) تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۲۳ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں دو باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سنیں اور وہ پیغام جو اُس نے مجھے دیئے ان تمام امور نے تحریک کی - کہ میں جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر بادب التماس کروں +

اور دافع البلاء کے صفحہ ۱۳ میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں -

اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو - اور دیکھو آج تم میں ایک ہے - جو اُس مسیح سے بڑھکر ہے -

سوال

(۱) اے مرزائیو! ایمان سے کہو - کہ جس یسوع مسیح کے مرزا صاحب ایلچی بنتے ہیں وہ کون ہے - اور جس مسیح سے اب وہ افضل ہونیکا دعوے کرتے ہیں - وہ کون ہے وہی ابن مریم یا کوئی اور؟

(۲) واہ آزادی تیری داد ہے - جو ایلچی شاہوں سے زیادہ ہو +

(ج) ملچ بنایا ایلچی ضد بنایا شاہ - میرا کچھ نقصان نہ اوسدا گیا وساہ اعتبار

(۳) فتح المسیح کے صفحہ ۴۲ میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں "مگر تعجب ہے کہ عیسائی لوگ کیوں متعہ کا ذکر کرتے ہیں - جو صرف ایک نکاح بوقت ضرورت اپنے یسوع کی چال چلن کو کیوں نہیں دیکھتے - جو ایسے جوان عورتوں پر نظر ڈالتا ہے - جب پر نظر ڈالنا اُس کو درست نہ تھا - کیا جائز تھا - کہ ایک کسبی کے ساتھ وہ ہم نشین ہوتا - کاش وہ متعہ کا ہی پابند ہوتا - تو ایسی حرکات سے بچ جاتا - یسوع کی بزرگ دادیوں نانیوں نے متعہ کیا تھا - یا صریح زناکاری تھی - ف حیا ہو - تو ایسا ہو - جس میں ادب کی بو بھی نہ ہو - اور نبی اللہ اور اوس کی دادیوں اور نانیوں کا لحاظ ہو - تو ایسا ہو - کہ جو شیطان کے خیال میں بھی نہ ہو + حال ہے یہ اوس کے ہی اخلاق کا جسکو دعوےٰ ہے - وحی افلاک کا -

(۴) اے مرزائیو! خداوند تعالیٰ سے ڈر کر سچ ہی کہو کہ یہ یسوع جسکی مرزا صاحب توہین کرتے ہیں وہی ابن مریم ہے جسکو خداوند تعالیٰ نے وجیها فی الدنیا والاخرة ومن المقربین کے خطاب سے ممتاز فرمایا ہے - یا کوئی اور ہے - مگر جواب دینے سے پہلے اپنے پیر و مرشد کا تحریری اقبال بھی دیکھ لینا - میں بطور خیر خواہی نقل کرتا ہوں - تمہاری مرضی احسان مانو - یا نہ مانو +

دیکھو توضیح المرام کے صفحہ ۳ میں مرزا غلام احمد تحریر کرتے ہیں

"بائیبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے۔ وہ دو نبی ہیں ایک تو جناب جسکا نام الیہ اور ادریس بھی ہے اور دوسرا مسیح بن مریم جن کو عیسے اور یسوع بھی کہتے ہیں۔ اِن دونوں نبیوں کی نسبت عہد قدیم اور جدید کے بعض صحیفے بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ دونوں آسمان پر اُٹھائے گئے ہیں اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر آتریں گے۔ ف اِس عبارت سے بقول مرزا صاحب صاف صاف ظاہر ہے۔ کہ یسوع حضرت مسیح بن مریم نبی اللہ کا ہی نام ہے۔ نہ کسی اور کا اور مرزا صاحب نے دیدہ دانستہ حضرت مسیح بن مریم کی ہی سخت توہین کی ہے۔ نہ کسی اور کی۔

حال ہے یہ اس کی تحریرات کا ٭ جسکو دعویٰ ہے وحی ہر بات کا
دیکھو اربعین نمبر ۴ کے صفحہ ۳۶ کو۔

(راقم اللہ دتا - از جھنگ)

قومی دُکھڑا

جناب ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم!

مجھے یہ کہتے ہوئے سخت رنج گذرتا ہے۔ کہ آج کل مسلمانوں کی جو حالت ہے۔ وہ بہت ناگفتہ بہ ہے۔ افسوس ہے۔ کہ آج کل وہ پاک مذہب جو دنیا میں کفر و شرک مٹانے کے لئے ظاہر ہوا تھا۔ خود ہی اپنے بیوقوف پیرؤں سے کفر و شرک میں آلودہ ہے۔ اور اُس کے وہ پیرو جو کسی زمانے میں کفر و شرک مٹانے میں جان تک دے بیٹھے تھے۔ آج خود ہی کفر و شرک کو اسلام کا ایک رکن سمجھے ہوئے ہیں۔ اور وہ پاک مذہب جو کسی زمانے میں کمال عروج پر تھا۔ اور ہر ایک اس کو وقعت کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا۔ آج بحر ذلت میں ڈوبا ہوا ہے۔ اِس کی وجہ جہاں تک میں خیال کرتا ہوں یہی ہے کہ اس کے بیوقوف پیرؤں نے جہالت سے اِس میں بہت سی نئی نئی بدعتیں ایجاد کر دی ہیں۔ اور کفر و شرک کو اس کا ایک جزو ٹھیرا رکھا ہے افسوس ہے۔ کہ پاک مذہب اسلام کی طفیل غیر قومیں مثلاً آریہ وغیرہ تو توحید سیکھیں اور بت پرستی کو برا سمجھیں۔ مگر مسلمان اس پر ذرا توجہ نہ کریں اور اولیاؤں کو خدا سے شریک ٹھیرا کر اور مزاروں پر سجدے کر کے کافر بنیں۔ خدا بیچارے مسلمانوں پر رحم عطا فرماوے۔ اور اپنے پاک مذہب کی روشنی اُن کے سیاہ دلوں پر ڈالے۔ اور اُن کو کفر و شرک سے نکال کر راہِ ہدایت پر لاوے آمین:

نظم!

ذرا دل میں تم اے مسلمانو! سوچو
کسی دن وہ تھے تم۔ کہ تھی تم سے لرزاں
عرب میں عراق و عجم تک ہی تم تھے
سبب اسکا کیا تھا؟ شریعت پہ چلنا
خدا سے کبھی تم نہ منہ موڑتے تھے
خدا سے جو منہ تم نے اپنا ہی موڑا
پھنسے جب سے تم دامِ شیطان میں ہو
اُٹھایا گیا تم سے ظلِ حقانی۔
گئی سب تمہاری وہ شاہی کی شوکت
ہوئے آکے آخر یہاں تک ہو رسوا
غضب ہے کہ بت پوجنے والے ہیں
نہ ہے کسی کو بھی ہو اتنی طاقت
بتاؤ کہ اب کسر خواری میں کیا ہے
خدارا ابھی وقت ہے آنکھ کھولو
گوارا کئے جاؤ گے کس طرح سے
اگر ہے بزرگوں کی کچھ بھی وراثت
اگر اب بھی اپنی بدی تم نہ چھوڑو
تو جانو کہ ہم کافروں سے ہیں بدتر
ذرا یہ بھی سن لو کہ باتیں وہ کیا ہیں
انہیں چھوڑ دو۔ یہ تو پھر دیکھ لینگے
جو اصلی ہے مطلب اسے پہلے لیلو۔
وہ مقصد ہے کیا؟ جسکی ہو لب پر تمہید
وہ مطلب ہے یہ قوم کو تم سکھاؤ
خدارا انہیں شرک کرنے سے روکو
انہیں یہ سکھاؤ وہ مانگو مدد اُسے
وہ بر لائے گا سب اُمنگیں تمہاری

کہ پہلے تھے کیا اور کیا آجکل ہو
زمین آسماں اور گردونِ گرداں
زمانے کے شاہوں کے سب ہوش گم تھے
سبب اسکا کیا تھا؟ طریقت پہ چلنا
اسی سے سبھی کام تم جوڑتے تھے
شریعت کے احکام کو جب سے چھوڑا
پڑے جب سے تم راہِ عصیاں میں ہو
ہوئی الوداع تم سے سب شادمانی
گئی سب تمہاری وہ عزت وہ ثروت
بنے کافروں کے تم آخر نشانا
کریں طعن و تشنیع دل کو کڑا کر
کہ دکھلادے اسلام کی انکو جودت
نہ اس پر تمہیں کچھ بھی شرم و حیا ہو
کرو کچھ تو حیلہ اگر ہو سکے تو
یہ ذلت یہ خواری نہ ٹلنے پہ مٹنے۔
کرو خرچ اب ہے یہ وقت اعانت
برائی سے اپنی نہ اب منہ کو موڑو۔
شریعت میں بھی دو دو کوسلے کہیں ہو
تجارت و حرفت کوئی پیشہ یا ہیں۔
توجہ کو اپنی ادھر پھیر ہی دیں گے
نہیں کھیل بچوں کا تم یہ جو کھیلو
وہ مطلب ہے کیا؟ جسے حاصل ہو ثروت
یہ سنت یہ بدعت یہ اُن کو بتاؤ۔
شریعت پہ چلنا انہیں تم سکھاؤ
جسے مانگتے تم ہو جا اولیا سے
مکمل کریگا مرادیں وہ ساری

غضب ہے کریں طعن ہم دوسروں کو
کہیں ان کو کافر لعین اور بے دیں
اسی راہ پہ ہم خود چلیں پر نہ سمجھیں
کوئی کیا سنائیگا ہم گر نہ سمجھیں
وہ کب آئیگا دن کہ سمجھو گے تم بھی
اٹھاؤ گے چہرہ سے اپنی سیاہی
ستم ہے کہ کافر تو توبہ کریں اب
کرینگے نہ بت کی پرستش کہیں اب
مسلمان جگہ اُن کی اب پھر دکھائیں
پرستش مزاروں کی مدد کر دکھائیں
جسے اب یہ کافر بُرا جانتے ہیں
اسے اب مسلماں بھلا جانتے ہیں
شریعت سے پھر کر پڑے گمرہی میں
مسلماں پڑے ہیں سب اس طرح سے ہیں
دکھاتے ہیں نیرنگیاں یہ جفا جو
شریک اب خدا سے کریں اولیا کو
کہاں تک یہ احوال اپنا سنوگے
کہاں تک مزاروں پہ پھر سر دھرینگے
حقیقت کو اسلام کی اب تو سمجھو
حدیث اور قرآں کو ہاتھوں میں لیکر
کرو ختم اسکو شمیم اب دعا پر
عمل ہو ہمارا کلام خدا پر

راقمہ سردار خان شمیم شاگرد حضرت آصف امرتسری

مراسلات

نامہ نگار اپنی تحریروں کے خود ذمہ وار ہیں!

مسئلہ طلاق سے اسلام کو کیا فائدہ ہو

اس میں ہم اپنا بہت فائدہ سمجھتے ہیں۔ اسلام کے ہر اصول پر بحث تو بہت طول طویل ہے۔ کہ ہر اصول کا مقرر کردہ قاعدہ دونوں جہان کے مفاد رکھتا ہے۔ اس سے ہمیں کچھ غرض نہیں۔ ہاں اس مسئلہ طلاق کا تذکرہ ضرور قابل توجہ ہے۔ اگر یہ قاعدہ طلاق اسلام میں نہ ہوتا۔ تو یقین تھا۔ کہ بہت بڑا نقصان ہمیں اوٹھانا پڑتا۔ اور ہماری قوم تو خدا جانے کس درجہ حالت ابتری کو پہنچتی۔ فی زمانا ایسی قسم کے اصولوں نے دنیا کے پلیٹ فارم پر عزت بخش رکھی ہے۔ ورنہ ہم میں جو ہر ہی کیا تھا؟

لفظ طلاق ایک اسلام میں ایسا لفظ ہے۔ جس سے مطلب شارع کا یہ ہے۔ کہ عورت کو اس لفظ کے کہدینے سے پورے طور پر آزادی کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ پھر وہ پابند قواعد زوجین نہیں رہتی۔ اگر اسلام کے سچے ہونے پر ایسے اصول مقرر نہ ہوتے۔ تو آج ہم اپنے آنکھ غیر قوموں کے مثل دقتیں اٹھاتے اور دوسرے مذہب کی تلاش کرتے اور جو کچھ آج بسبب ہونے اس مسئلہ کے متجردین بے عزتی حاصل کر رہے ہیں۔ وہ آج پھر بھی پیش آتیں۔ حالانکہ باعتبار عقل بھی اس میں بہت نقصانات ہیں آزادی جو موجودہ زمانے کی دیکھ رہے ہیں۔ حد درجہ کی ذلت کو پہنچا دینے والی ہے۔ اگر ذرا بھی نظر تعمق سے دیکھا جاوے۔ تو عالم نباتات کا نظام اس مسئلہ سے خوب اچھی طرح سے اپنی حالت کو گذار رہا ہے۔ گویا عالم اسباب کا انصرام اس مسئلہ میں بخوبی ہے۔ نہیں تو تمام کارخانہ ہی دنیا کے درہم وبرہم ہو جاتے۔ اور پھر ہمیشہ کے لئے اس قسم کے فساد برپا ہو جاویں کہ تمام بنی آدم کے خاتمہ بخیر کی ٹھہر جاوے۔ گو ہمکو اور قوموں سے غرض نہیں کہ آیا اُن میں یہ مسئلہ ہے۔ یا نہیں اگر نہیں ہے تو وہ کیوں امن وچین سے اپنی عمر گذار رہے ہیں۔ اور اُن میں ہم کوئی فساد نہیں دیکھتے سو جواب اس کا اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہے۔ کہ اگر اُن کے اصل میں یہ مسئلہ نہیں۔ مگر وہ ضرور کسی نہ کسی کی مجبوری میں پابند ہیں۔ اگر وہ پابند کسی مجبوری کے سبب سے بھی نہیں۔ تو ضرور وہ اس کا بار نقصان اپنے سر پر اٹھاتے ہونگے۔ غرض اِن باتوں سے وہ خالی نہیں۔

پس ہماری شریعت نے اس مسئلہ کو تین پہلو بیان کیا۔ مگر ہر پہلو اسی بات پر مبنی ہے۔ کہ بنی آدم میں اتحاد واتفاق رہے۔ اور فساد سے دور رہیں۔ اور اگر اس مسئلہ میں ایک بار لفظ طلاق کہدینے پر عورت کو حق زوجیت سے کبھی آزادی حاصل نہیں ہو سکتی۔ نیز اصل مسئلہ ہو وہ عورت بھی حق زوجیت عورت سے ادا کرانے کی بابت کہ عورت پردہ میں رہکر اپنے خاوند کی خوب اطاعت کا حق ادا کر سکتی ہے۔ اسلام کی سچائی پر دال ہو) اور اگر لامحالہ کوئی شکل صورت اتحاد واتفاق باہمی کی نہ پیدا ہوئی اور فساد پر فساد ٹھہتے گئے۔ تو دوسری بار لفظ طلاق کہدینا عورت کے حق میں پوری پوری تدارک کی تصویر کھینچیگا۔ مگر پھر بھی قرآن پاک نے آپس میں اصلاح اور اتفاق کر لینے ہی کا حکم فرمایا ہے۔ جیسے آیتہ میں مذکور ہے

الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان۔ یعنے طلاق دینا دوسری بار ہیں روک لو۔ تم عورتوں کو ساتھ اچھی خوبی کے یا چھوڑ دو

اس کو بلا کسی اذیت و نقصان پہنچانے کے خوبی سے - پس تیسری بار لفظ طلاق پر عورت کو بلا کسی نقصان پہنچنے کے حق زوجیت سے آزادی ہے - یا بعد تین ماہ گذر لینے کے - کہ یہ تدارک کی حد درجہ کی سزا تھی - تو تیسری بار طلاق کی بھی ضرورت و حاجت نہیں - پہلے ہی اس کو الگ کردو -

ہمارے مذہب کے سچے ہونے کی یہ بہت بڑی دلیل ہے - کہ دین اسلام میں کافی طور پر ایسے اصول مقرر ہیں - جو حوائج ضروریہ کے متعلق ضروری اور لازمی ہیں - جب ہم نظر غیر مذاہب پر ڈالتے ہیں - تو ہمکو ان کے سچے ہونے پر بھی بہت بڑا نقصان معلوم ہوتا ہے - کہ اسلام میں ہر مسئلہ کافی طور پر موجود ہے - اور ان میں ہم اکثر مسئلے پورا اور کامل تو کیا معنے اسکا وجود بھی نہیں پاتے - یورپین کی تو عادات و اختیارات عورات حد درجہ آزادی کو پہنچ چکے ہیں جس میں عورات خود مرد کو طلاق دے دیتی ہیں - اور مرد کو کچھ اختیار نہیں ہوتا - معلوم ہوتا ہے - کہ مسئلہ مذکورہ کی حد درجہ کی ہر مذہب میں ضرورت ہے - اس میں نقصانات بہت کچھ معلوم ہوتی ہیں - چنانچہ اس میں نسل کا اعتبار نہیں رہتا - کیونکہ جب عورت حق زوجیت سے آزاد ہے - تو جس مرد سے اسکو محبت ہے یا خفیہ آشنائی کے دام میں الجھی ہوئی ہے - تو ضرور اس کی ہی اولاد عورت حاصل زیادہ کریگی تو یہ اولاد اس کی بلا وجہ کے زوج کی مال کی وارث ٹھہری - دوسری نسل کو اعتبار جو اصلی طور پر موجود تھا - جاتا رہا - (ہمارے سماجی دہرم تو اس میں شاید کچھ عیب نہ سمجھتے ہوں گے - کیونکہ ان کے ہاں تو یہ مسئلہ تسلیم کیا ہوا ہے - کہ اگر اولاد کسی کے نہ ہوتی ہو - تو وہ اپنی عورت منکوحہ کو غیر مرد کے پاس جانے کی اجازت دیوے - تاکہ وہ اولاد حاصل کرکے مال و اسباب کا وارث بنلیوے - اور اگر مرد عورت کو اجازت نہ دیوے - تو وہ عورت خود اپنی پسند سے کسی مرد غیر سے اولاد حاصل کرے - اس کی نجات کے اسباب ہیں - واہ رے نصیب میدان صاف میں ماریں گے)

بعض واقعہ انسان کو ایسے ہی پیش آتے ہیں کہ عورت سے از خود لپاڈگی کی ٹھہر جاتی ہے - (کیونکہ مسئلہ طلاق جو تدارک کیلئے تھا - وہ تو مذہب میں ہے ہی نہیں) پھر عورت مرد کو دبانا چاہتی ہے - اور مرد عورت کو دبانا چاہتا ہے - کیونکہ عورت کی آزادی کا زمانہ پڑا ہے - آخرکار عورت بسبب نہ ہونے اس مسئلہ مذکورہ کے گھر سے باہر نکل کھڑی ہوئی ہے - اس آزادی کا یہ نتیجہ نکلا - کہ آپ جناب گھر میں اکیلے بیٹھے ہوئے چولہا پھونک رہے ہیں - کہ مہینوں ہو گئے - کہ یہ آفت بھگت رہے ہیں اور انتظار میں ہیں - کہ ماں باپ کے گھر سے اب آتی ہے اب آتی ہے - برسوں گذر گئے - ماں باپ سے الگ فساد ہو رہا ہے کہ تم نے کیوں ایسی کو بیاہا تھا - کیا تم جانتے نہیں تھے - کہ تم نے جان بوجھ کر یہ پاپ میرے پلے باندھا ہے - غرض فساد یہاں تک بڑھا - کہ والدین نے خود ذات شریف کو گھر سے نکال دیا - اب جناب گھر سے بھی مارے مارے پھرتے ہیں - اب اس موقعہ کو دیکھ رہے ہیں - کہ اگر موقعہ ملے تو اماں جان کے زیور طلائی کا صندوقچہ ہاتھ لگے - تو کسی ریاست میں جا کر آرام سے گذاریں - شاباش!

اور بعض اوقات ایسے معاملات پیش آتے ہیں - کہ عورت تو گھر سے نکل گئی - اور بچے ننھے ننھے مرد کے پاس رہ گئے - اب جناب کی جان عذاب میں ہے - راتوں روتے ہیں - کہ اچھی بیٹھے جی گھر کیا کیا ایک جہنم سر پر مول لے لیا ہے - اور اگر بال بچے بھی نہ ہوں - تو جناب عورت صاف حضور کو چھوڑ رات کے وقت تمام نقدی زیور وغیرہ سامان باندھ اور وہ گئی وہ گئی - لیجئے گھر کا گھر برباد ہوا - اور فقیر کے فقیر ہو بیٹھے - اور اگر یہ نہیں تو اس کے آشنا سے تو تو میں میں جناب کی ہو رہی ہے - کہ او بے غلام تو! تو کون؟ اور وہ کہہ رہا ہے - کہ او بے تو کون؟ غرض نتیجہ یہ نکلا - کہ فوجداری ایسی ہوئی کہ دونوں چھ چھ برس کے جیلخانہ کو گئے - اور بیوی صاحبہ سچے مذہب والوں کی پیچیں اڑا رہی ہیں - ان کی آزادی میں کسی قسم کی پابندی نہیں ہوئی - ہم ایسی ایسی نظیریں دنیا میں بہت دیکھ رہے ہیں ہر مذہب والا خوب اچھی طرح سمجھ رہا ہے کہ ایک دو نظیر نہیں - بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں تک ایسی نظیریں دنیا میں موجود ہیں - مگر ہم زیادہ کاغذ سیاہ کرنا نہیں چاہتے - فقط اتنا جتانا منظور ہے - کہ ہر مذہب کی سچائی تو دنیا میں ہر ایک کو معلوم ہے - کہ جس مذہب میں ایسے اصول مقرر ہیں وہ کہاں تک سچا ہوگا - (آریہ سماجی اور عیسائی بسبب نہ ہونے مسئلہ مذکورہ یا پردہ عورات کے نتائج یا محرمات ابدیہ وغیرہ وغیرہ ان کے مذہب میں ہیں) جانتے ہی ہوں گے -

کہ ہم کہاں تک سچے مذہب پر ہیں) پس اگر سچا مذہب اسلام قبول کرنیسے ان کو دنیاوی حجاب ہے - تو یہ مسئلہ طلاق جو باغ اسلام کے پھلوں میں سے ایک میٹھا پھل ہے - اس پھل کو بھی اپنے کڑوے پھلوں میں شامل کرلیں - پس نظام دنیا اور بہبودگی کیواسطے یہ بہت خوب ہوگا گو میں دنیا کے پلیٹ فارم پر کھڑا ہوکر اپنے کان سے صدائیں اہل یورپ کی سن رہا ہوں - کہ بعض یورپین لوگ یہ رائے ظاہر کرتے ہیں کہ مسئلہ طلاق بھی اسلام میں سے اخذ کرلیا جاوے - تو بہت اچھا ہوگا مگر ان کی مجبوریاں ان کو مانع آرہی ہیں - اس لئے وہ پیش قدم نہیں ہوسکتے - مگر میں یقین کرتا ہوں - کہ ضرور یہ مسئلہ یورپ میں کبھی نہ کبھی مقبول ہوجائیگا - ہمارے اڈیٹران اخبار ضرور اس کو مفید پبلک سمجھکر اندراج اخبار کریں - خصوصاً اڈیٹر پیسہ اخبار اور وکیل امرتسر کو تو ضرور توجہ اس طرف ہونی چاہئے - باقی خیرباد

راقم - محمد شفیع الحسن عفی عنہ عباسی - ماچھیواڑہ)

امرتسر میں آریوں سے مباحثہ

جناب اڈیٹر صاحب! ۶ فروری کو ایک لمبا چوڑا اشتہار بازاروں کی دیواروں پر دیکھنے میں آیا - جس میں لکھا تھا - کہ آج آرین ڈبیٹنگ کلب میں گوشت خوری پر مباحثہ ہوگا - دس دس منٹ ہر ایک کو بولنے کی اجازت ہوگی - اس پر انجمن نصرت السنہ کی طرف سے کلب مذکور کے سکرٹری کو کہا گیا - کہ اس طرح کسی مسئلہ کی تحقیق نہیں ہوسکتی - بلکہ اس تجویز کے لئے چند گھنٹے مقرر ہوں - اور مباحثہ کنندگاں دو ہی صاحب ہوں - چنانچہ آریوں نے اس تجویز کو منظور کیا - اور ۷ فروری کا دن ۱ بجے سے ۴ بجے تک مقرر ہوا - دس منٹ ایک دفعہ بولنے کے لئے تجویز ہوئے - انجمن مذکور کی طرف جناب مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مباحث قرار پائے - اور آریوں کی طرف سے ماسٹر آتما رام جی امرتسری - مولوی صاحب نے گوشت خوری کی ممانعت کے دلائل طلب کئے - اسپر ماسٹر جی نے کہا - کہ گوشت انسان کی طبعی غذا نہیں - نیز اخلاقی طور پر بھی منع ہے - دماغی ترقی کو مانع ہے - اخلاقی طور پر اسلئے منع ہے کہ کسی جانور کو ذبح کرنے کا ہمیں کوئی حق حاصل نہیں - اسی ضمن تحریر میں ماسٹر جی نے یہ بھی کہہ دیا - کہ موت میں تکلیف نہیں ہوا کرتی - بلکہ تکلیف جتنی ہے بیماری سے ہے - طبعی اور قدرتی غذا کے معنے یہ کئے کہ انسان کے دانت اور معدہ گوشت کھانے کے لئے نہیں ہے - مولوی صاحب نے کہا - کہ دانت اور معدہ اگر قدرت نے گوشت کھانے کیلئے انسان کو نہیں دیا حالانکہ ہم ہر روز گوشت کو دانتوں سے چبا کر معدہ میں ڈالتے ہیں - تو کیا ہم قانون قدرت کے خلاف کرتے ہیں - کیا کوئی شخص خلاف قانون قدرت کان کا کام زبان سے اور زبان کا آنکھ سے اور آنکھ کا ناک سے لے سکتا ہے ہمارا گوشت کھانا ہی جتلا رہا ہے - کہ خدا نے ہمیں دانت اور معدہ گوشت کے لئے دیا ہے - رہی اخلاقی ممانعت - سو اسکا جواب مولوی صاحب نے یہ دیا - کہ اول تو جس قدرت نے ہمکو ان پر سواری کرنا - بوجھ لادنا ان کا دودھ پینا (حالانکہ دودھ اس کے بچے کے لئے ہوتا ہے) ان امور پر قابو دیا ہے اس قدرت نے ہمکو ان کے کھانے کی بھی اجازت دی ہے - حالانکہ ذبح کرنے سے اس کو تکلیف ہی نہیں - ایک تو یہ کہ آپ ہی کہتے ہیں - کہ موت سے تکلیف نہیں ہوتی - بلکہ بیماری سے ہوتی ہے - پس جس بھیڑ بکری کو ہم ذبح کرتے ہیں - حقیقت میں اوسپر رحم ہے کیونکہ وہ بیماریوں وغیرہ تکالیف سے بچ جاتی ہے - علاوہ اس کے بعض موذی جانوروں کا مار دینا خود آپ کے گرو دیانند جی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۵۹ پر لکھتے ہیں - پس ایسے جانوروں کا کھا لینا جنکا مارنا بھی جائز ہے - رحم کے خلاف کسی طرح نہیں - پس آپ ان کو پہلے کہائیے - اتنا حصہ بحث کا تو صاف ہو جانے سے علاوہ اس کے ایک بات مولوی صاحب نے بڑی دلچسپ کی - جو واقعی یہ ہے کہ آجتک سماج کے کانوں میں نہ پڑی ہوگی - اس لئے ماسٹر جی اس کے جواب دینے سے کسیقدر رکتے ہوئے معلوم ہوتے تھے - وہ یہ کہ مولوی صاحب نے کہا - کہ دیکھئے آپکو ایک سہل تجویز بتلاتا ہوں - جس میں آپ گوشت بھی کھالیں - اور آپ کے رحم کے خلاف بھی نہ ہو - بلکہ آپکو مالی فائدہ بھی ہو اس مضمون کو ذرہ دلچسپ پیرائیہ میں بیان کیا کہ آریہ سماج ایک اشتہار دیدے کہ جسکی گائے - بھینس - بکری - بھیڑ مرجائے وہ سماج کو اطلاع کرے سماج کے ممبران اوسکو خود ہی اٹھا لیں گے - اور گوشت کہا کر چمڑے کی نقدی کریں گے یہ نہایت سہل تجویز ہے یہی کہا کہ آریہ سماج چونکہ ایک تعلیمیافتہ پارٹی ہے - اگر اسے کوئی الزام دیگا - کہ چوہڑوں کا کام اختیار کرلیا - تو ایسے احمقوں اور کم عقلوں کے اعتراضات سے ریفارمر کیا ریفارمری چھوڑ دیا کرتے ہیں؛ حق یہ ہے - کہ یہ تجویز حاضرین نے بڑی ہی معقول سمجھی اور اس کا جواب بھی ماسٹر جی نے کوئی معقول نہ دیا - صرف اتنا کہا کہ

آپ بھی مردہ جانوروں کی ایک منڈی کھول دیں - اور اشتہار دیں اسکا جواب مولوی صاحب نے دیا کہ ہمیں تو حاجت نہیں ہم تو ذبح کرکے کھاویں ضرورت تو آپکو [illegible] کا [illegible] رحم جانتے ہیں اتنے ہی منہ [illegible]

انتخاب الاخبار

لارڈ سٹینلی آف الڈرلی (عبدالرحمن نومسلم انگریز) جو ولائت کے ایک بڑے خاندان کے رکن تھے - اور اپنی تحقیق سے اسلام لائے تھے اُن کی انتقال کی خبر سنکر امرتسر کے اہلحدیث نے بمسجد مولانا ابوعبداللہ غلام علی صاحب مرحوم بتحریک خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج اُن کا جنازہ غائب پڑہا +

امرتسر لاہور میں بمبئی کے مخش گیت بڑی ترقی پر ہیں جس سے بچوں کے اخلاق پر بہت بُرا اثر پہنچتا ہے - گورنمنٹ توجہ کرے +

لاٹ پادریوں کا جلسہ جو کلکتہ میں منعقد ہوا تہا - ختم ہوگیا ہے اور لاٹ بشپ کلکتہ سے روانہ ہو رہے ہیں (کفارہ کی تعلیم سے گناہگاروں کا حوصلہ بڑھا گئے ہوں گے)

تخمینہ کیا گیا ہے کہ بنگال کے قریباً تمام اضلاع میں جن میں نیل کی کاشت کی گئی ہے - پیداوار نیل بہت کم ہوگی -

بمبئی کی پارسی جماعت نے اپنی مذہبی اخلاقی اور طبعی ترقی کیلئے ایک ایسوسی ایشن قائم کی ہے (آجکل انجمن خیزی کا زمانہ ہے ہر ایک قوم اپنی بہتری کی طرف متوجہ ہے - ایک ہم ہی ہیں کہ غافل ہیں)

پنجاب میں جہاں جہاں بارش بکثرت ہوئی ہے وہاں طاعون از سر نو گرمی دکھلانے لگا ہے - لاہور کے شمال مشرق سیالکوٹ - گورداسپور جالندھر - ہوشیارپور اور انبالہ میں تازہ جوش پیدا ہوگیا ہے لودیانہ میں اس وقت باقی تمام حصص پنجاب سے طاعون زیادہ ہے - (شاید بارش کے ذریعے سے مرزا قادیانی کے انکار کا سبق تو نہیں دیا جاتا؟)

امیر حبیب اللہ خاں نے مشترکہ کمیشن حدبندی کے لئے کافی انتظام و اہتمام کرلیا ہے جو ہفتہ آئندہ میں جلال آباد میں جمع ہوگی اور سب سے پہلے ہند کی حدبندی کو روانہ ہوگی -

دہلی میں ایک زنانہ ہسپتال قایم کرنے کیلئے ۵۰ ہزار روپیہ کی درخواست پبلک کی گئی تہی - مگر لوگوں نے چندہ دینے میں اس قدر سرگرمی دکھلائی کہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ اس وقت تک جمع ہوچکا ہے (مسلم یونیورسٹی کیلئے تو آج تک ڈیڑھ لاکھ پیسہ بھی شاید نہ ہوا ہو)

آسٹریا اور روس نے اُن ترکی تجاویز کو نامنظور کیا ہے - جو تکمیل اصلاح مقدونیہ کے بارہ میں پیش کی گئی تہیں دربار روم نے اب انہیں مطلع کیا ہے - کہ چونکہ اہل مقدونیہ اور اہل البانیہ نے ہر ایک غیر قوم کے پولیس افسر کو مار ڈالنے کی سازش کر لی ہے - اس لئے دربار روم افسروں کو غیر ملک کی وردیاں پہننے پر اعتراض کرتا ہے -

افغانستان میں چونکہ آجکل بڑی شدت کی سردی پڑتی ہے اسواسطے میجر روس کیپل برٹش کمشنر متعلقہ حدبندی ہند بورڈر راہی پشاور سے آگے نہیں بڑہے ہے اور انگریزی افغانی کمیشن کے یکجا ہونے کا جو انتظام سوچا گیا تہا - وہ درہم برہم ہوگیا ہے - جب یہ اطلاع پہنچ گئی - کہ کمشنران افغانستان اُن سے جلال آباد میں ملنے کو آمادہ ہیں - اُس وقت صاحب بہادر مذکور آگے کو روانہ ہوں گے -

مسز بسنٹ نے پونہ میں ۳۱- جنوری کی شام کو یورپین - پارسی - ہندو اور مسلمانوں کے ایک مجمع کثیر کے سامنے کوئی ڈیڑھ گھنٹہ تک مذہبی اخلاقی اور تمدنی معاملات پر تقریر کی (مسز اینی بسنٹ بھی تو ہرجائی ہے خود مدعی مذہب ہنود ہے - لاہور میں اسلام اور پیغمبر اسلام کی حقانیت پر ایک دفعہ لیکچر دیا - اصل میں باوا نانک جی کی طرح انکا بھی خیال ہوگا)

مصر میں نظارت حربیہ کا ارادہ ہے - کہ اپنی افواج کے اسلحہ تبدیل کرادے - پرانے ہتھیاروں کی بجائے جدید آلات جنگ اُن کو دئیے جائیں - جو ہلکے عمدہ اور زیادہ کار آمد ہوں +

خدیو المکرم کے عم بزرگوار پرنس حسین پاشا سیر یورپ سے واپس آئے ہیں - (صرف سیر سپاٹا ہی کرنے جاتے ہیں یا کچھ کام بھی)

مصر کے بعض اخبارات بیگم صاحبہ بھوپال کو مرد سمجھکر اُن کا نام نواب بیگم لکھ رہے ہیں - (شاید وہ بموجب تعلیم عورت کا حاکم اور والی امر ہونا متعجب جانتے ہوں گے)

سلطان المعظم نے حال میں یہ فرمان جاری کیا ہے کہ افواج مصر کے لئے جو گھوڑے ملک شام سے خریدے جائیں - اُن پر محصول معاف ہو (دریا دلی ہے) +

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا -

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

-: رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۳ :-

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

لہ الحمد

اہلحدیث

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفے بر جاں مسلم داشتن

نمبر ۱۵

امرتسر یکم ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۱ ہجری مطابق ۱۹ فروری سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً مذہبی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ..	عـہ
والیان ریاست سے ..	بـہ
رئیسا اور جاگیرداروں سے ..	للعہ
عام خریداروں سے ..	لعہ

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے نمونہ کا پرچہ مفت

نامہ نگاروں کے مضامین اور خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی + اشتہارات کی بابت خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار ہونی چاہیے۔ بیرنگ خطوط واپس۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

قرض بری بلا ہے

ایک شخص نامی محمد حسین نے افغانیوں سے ... یا ... روپیہ کا کپڑا ادہار بمیعاد چھ ماہ پر خرید کیا ہے حضرات افغانی صاحبان میعاد مقررہ پر تقاضے کو تشریف لائے مسمی مذکور سے روپیہ طلب کیا اس نے روپیہ کے دینے میں ہیچ پیچ کی۔ افغانی صاحبوں کا تقاضا خدا کی پناہ معاف رہے یا جائے اپنے حلوہ مانڈے سے کام یہی نامبردہ نے افغانیوں کا تقاضا شدید دیکھکر

کیا ہی خوب سوجھی

چلو ڈوب مریں جان جائے قضیہ چھوٹے۔ آپ لپکتے جھپٹتے جلدی متصل چوکی پولیس چاہ عمیق جس میں پانی بھی بہت ہے اسکی منڈیر پر جا بیٹھے افغانی صاحب نے سمجھا کہ یہ دھوکا دہی دراوہ کا کام ہے اسکے پیچھے وہ بھی جا موجود ہوئے اس

سوچا کہ انہوں نے یہاں بھی پیچھا نہ چھوڑا۔ جھٹ کود کر دھڑام کنوئیں میں داخل۔ بازار میں شور مچا۔ لیجیو دیکھیو نکالیو سردار کنوئیں میں گر پڑا ۱۱۔ فروری ۴ بجے دن کا موقعہ خلق خدا جمع ہوگئی۔ پولیس آئی کنوئیں میں آدمی کو واسطے نکالنے کے اوتارا۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ آپ زندہ صحیح وسلامت ہیں۔ خدا کی قدرت قریب ایک گھنٹے کے کنوئیں میں لبیر آگیا۔ پھر زندہ سلامت ہے پولس ڈولی میں بٹھا کر تہانہ سبزمنڈی کو لے گئی۔ ہرسہ افغانوں کو بھی ہمراہ لیا۔

اپنی زندگی کا نکیا کچھ بھی خیال + مرنیکو بہتر سمجھا جینے کو محال

افسوس صد افسوس پھر سلامتی کا دعوی۔ کام جہنم کے اور سپرا امید جنت کی (ترجمہ حدیث) رسول خدا صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے پہاڑ پر سے گر کر اپنی جان کو ہلاک کیا وہ جہنم میں جاویگا ابد میں گرا کرے گا۔ جسنے زہر پیکر اپنی جان کو قتل کیا اسکے ہاتھ میں زہر ہوگا۔ وہ ہمیشہ جہنم میں اسکو پیا کریگا جسنے مارا اپنی جان کو کسی تیز چیز سے وہ چیز اسکے ہاتھ میں ہوگی اسکو ہمیشہ اپنے پیٹ میں چبھو نکا کریگا رواہ الشیخان **والترمذی وابوداود** ثبارت قتل نفس خود کے اور احادیثیں بہت ہیں سب کا منشا یہ ہو خواہ ڈوب کر مرے یا کسی اور ذریعہ سے اسکے لئے جہنم طیار ہے دیکھو حدیث بخاری شریف میں جندب بن عبداللہ نے مرفوعاً لکھا ہے ایک آدمی مجروح تہا اسنے خودکشی کی اللہ نے کہا میرے بندے نے اپنی جان کیساتھ جلدی کی ہیں نے جنت کو اسپر حرام کیا۔ اللہم احفظنا۔ آجکل اکثر آدمی قرض روپیہ لے لیتے ہیں۔ پہر اسکی ادائگی کی فکر تک نہیں رکہتے ہیں بلکہ جہاں تک ہو سکتا ہے قرض کے مار لینے کی نیت ٹہان لیتے ہیں کچھ خوف خدا نہیں ہوتا یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ قرض کا گناہ شہید کا بھی معاف نہیں ہوتا۔ آنحضرت قرضدار پر نماز جنازہ نہ پڑہتے تہے دیکہو حدیث ابوہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے جسنے مال لیا لوگوں کا اور وہ ارادہ رکھتا ہے اسکے ادا کرنیکا تو ادا کرادیگا اللہ اس سے اور جو اسلئے لیا کہ اوسکو تلف کردے تو تلف کردیگا اللہ اسکو رواہ البخاری۔

(الحدیث)۔ اسی خرابیوں کی وجہ سے حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تہے۔ اللہم انی اعوذبک من الکفر والدین۔ یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں کفر اور قرض سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے قرض کو کفر کے برابر کر دیا۔ فرمایا۔ ہاں اسلئے کہ آدمی جب

جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا سفرِ حج

خط ۱ :۔ الحمد للہ کہ ہم سب بخیریت ہیں تکالیف سفر گو پیش درپیش ہیں۔ مگر قطع مسافت کی نعمت اتنی بڑی ہے کہ تکلیف اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ تسخیر فلک و بحر اور تہیہ اشیاء ضروریہ کیا چھوٹی چھوٹی نعمتیں ہیں۔ ایسی نعماءِ جزیلہ کے مقابلے میں ایسی تکالیف یسیرہ پر زبان شکایت کھولے رکھنا۔ اور شکر ایک دم بھی ادا نہ کرنا بیشک اس آیت کا مصداق ہے:۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْکَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰہِ لِیُرِیَکُمْ مِّنْ اٰیٰتِہٖ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ وَاِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ کَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ فَلَمَّا نَجّٰھُمْ اِلَی الْبَرِّ فَمِنْھُمْ مقتصد وما یجحد باٰیٰتنا الا کل ختار
کفور (لقمان)

صبار شکور۔ اکثر جہاز کے ساتھ ہی وارد ہے آگے دونوں صفتوں کو اکٹھا ذکر کرنے کی توجیہ کچھ صفائی سے سمجھ میں نہیں آتی تہی۔ اب یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ صبار تو ہے متعلق ہے ان تکالیف کے جو جہاز میں پیش آتی ہیں۔ مثلاً چکر۔ متلی اور قے پانی پینے کے وقت ہجوم میں دقت ہونا کھانا پکانے وقت یہ جا رہنا۔ کہ ایسی تکلیف سے کھانا پکانے سے بھوکا رہنا بہتر ہے۔ اور شکور۔ ان سب تکالیف پر ان اشیاء کا حصول ایسی جگہ پر کہ وہاں زمین نظر نہیں آتی۔ کوئی درخت وہاں دکھائی نہیں دیتا۔ چاروں طرف صدہا کوس تک پانی ہی پانی ہے۔ تو کیا ایسی جگہ پر خورش کا تیار ہونا اور اشیاء خوردنی کا ہمراہ ہونا ان تکالیف کے مقابلے میں کچھ نہیں ہے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ۔ مزید براں ایسے عمیق بحر میں جہاز پر ایسے امن سے بیٹھے رہنا۔ کہ گویا معلوم ہی نہیں گھر میں ہیں یا جہاز میں؟ تو پھر انسان اگر ان نعما کا شکریہ نہ کرے۔ اور ان تکالیف کی شکایت وردِ زبان رکھے۔ تو کیا وہ ختار کفور نہیں ہے اللہم الحفظ :۔

خط ۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ کل بروز بدھ بتاریخ ۱۲۔ رمضان المبارک جدہ میں آ گئے ہیں۔ انشاء اللہ کل بروز جمعہ یا ہفتہ قافلہ مکہ مکرمہ کو چلیگا۔ قران کی [illegible] مقدر

آسایش والی ہے۔ کہ وہاں کا آرام دیکھکر انگریزی حکومت بھول جاتی ہے بمبئی کی قرنطین اور جہاز کی تکان سے آرام کے لئے قمران علیحدہ نعمت ہے۔ وہاں کا سلوک علیحدہ نعمت ہے۔ حجاج کی زیادتی جسقدر تکالیف قمران قرنطین کی سنی جاتی تھیں۔ شاید وہ سب پچھلے سالوں میں ہوئی ہوں گی۔ میں وہ کہہ رہا ہوں۔ جو کچھ ہمارے ساتھ برتا گیا۔ الحمدللہ کہ ترکی محافظ ہمپر مقرر تھا۔ ایسا نیک مسلمان تھا۔ کہ کل حاجی اسکو دعائے خیر سے یاد کرتے ہیں۔ بے شک وہ بڑا نیکدل مسلمانوں کا خیرخواہ مخلص مسلمان پایا گیا۔ ڈاکٹر گو نصرانی تھا۔ مگر وہ بھی نیک تھا۔ قمران کی قرنطین میں کوئی تکلیف نہیں بالکل تکلیف نہیں۔ ہاں اتنا حرج ضرور ہے۔ کہ ہر روز گنتی کے لئے سب کو کوٹھیوں سے باہر کھڑا کیا جاتا ہے کبھی کسی دن ڈاکٹر چھوٹے موٹے کی نبض بھی دیکھتا ہے۔ مگر اس کے دیکھنے کا اثر سوائے اس کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ کہ اگر خدانخواستہ کسی کو اس وقت سخت بخار چڑھا ہوا ہو۔ تو پچھلے پہر اسکو دوا کھلائی جاتی ہے۔ اور کچھ بھی نہیں کیا جاتا۔ اور اگر کوئی بخار سے مرتا رہا ہو۔ مگر نبض کے بعد ڈاکٹر کے ملاحظہ کے وقت اس کا بخار اترا ہوا ہو۔ تو اسکو کوئی کچھ بھی نہیں پوچھتا۔ اور اکثر نبض نہیں بھی دیکھی جاتی۔ صرف اتنا پوچھا جاتا ہے۔ کہ سب اچھے ہو۔ اسکا جواب صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ جی ہاں سب اچھے ہیں۔ بس ڈاکٹر صاحب یہ آئے اور وہ گئے۔ آپ قیاس فرمالیں۔ کہ اس میں کیا تکلیف ہے اور کیا حرج ہے۔ پانی دن بھر کھلا رہتا ہے۔ جس وقت کوئی ٹکٹ طلب پانی کیلئے صبح اور شام جاکر دیوے پانی لے آوے۔ لکڑی سرکاری ملتی ہے ہر کوٹھی میں قریباً پچاس آدمی سما لیتے ہیں۔ ہر کوٹھی کے لئے ایک خادم مقرر ہے۔ اُس کا یہ کام ہے۔ کہ اپنے سارے ڈیرے کیلئے لکڑی پھاڑ کر چھوٹی چھوٹی کرے۔ اور جب صبح کے بعد ڈاکٹر کے آنیکا وقت ہو۔ قطار قطار پکار کر سب کو کوٹھی سے باہر کھڑا کرے۔ عورتیں علیحدہ کھڑی ہوتی ہیں۔ اور مرد علیحدہ اور اکثر معذور عورتیں اندر ہی بیٹھی رہتی ہیں۔ اور ان کی گنتی کی جاتی ہے ہاں اگر کوئی شخص نہایت سخت بیمار ہو۔ اور اسکو کچھ ہوش نہ ہو۔ تو اسکو ہسپتال میں رکھا جاتا ہے۔ اگر وہ دس دن کے اندر اچھا ہوگیا۔ تو اس کو سب لوگوں کے ساتھ روانہ کر دیتے ہیں اور اچھا نہ ہوا۔ تو اس کو وہیں رکھا جاتا ہے اور اسکا مال اسباب بھی وہیں رکھا جاتا ہے۔ حتی کہ وہ اچھا ہو جاوے۔ اور پھر اس کو دوسرے جہاز میں سوار کیا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس عرصہ میں مر جاوے۔ تو اس کا مال اُس کے وارثوں کے پاس ہی رہتا ہے۔ اور اس کا اثر باقی لوگوں پر کچھ بھی نہیں پڑتا۔ دن بڑھائے نہیں جاتے قرنطین کی دو حصے کئے ہوئے ہیں۔ کوئی شخص دوسرے حصے میں بغیر اجازت اپنے ترکی منتظم کے نہیں جا سکتا۔ اور اپنے قرنطین کی آٹھ دس جھونپڑیوں میں جہاں چاہے پھرے اور ملاقات کرے۔ دونوں فریقین میں سے ہر روز کوئی نہ کوئی مر جاتا تھا۔ مگر اس کا اثر کچھ بھی نہیں پڑا۔ نویں دسویں روز سب کو جہاز پر سوار کر دیا۔ قرنطین میں داخل ہونے سے پیشتر مہاجات وصول کئے جاتے ہیں۔ جو کہ سونیکا سکہ یعنے پونڈ ادا کرتے ہیں۔ اُن سے لعہ وصول کئے جاتے ہیں۔ اور جو چاندی کا روپیہ دیتے ہیں۔ اُن کو سے دینے پڑتے ہیں۔ بخار وغیرہ بیماری کا قرنطین میں کوئی خوف نہیں۔ ہاں البتہ ہیضہ اور طاعون کا خوف ضرور ہے اسکے سبب اگر دن بڑھ جائیں۔ تو خدا معلوم ہمارے جہاز میں سے کچھ شخص بسبب زیادہ بیمار ہونے کے قرنطین میں رکھے گئے۔ ان کو بعد صحت کے دوسرے جہاز میں سوار کیا جائیگا۔ جیسا کہ ہم پہلے جہاز والوں کے رکھے ہوئے شخصوں کو ہمارے ساتھ سوار کیا گیا۔ جدہ میں پہنچکر سبکو عہ بابت تذکرہ سرکاری یعنے پاسپورٹ کے دینا پڑا۔ اور جدہ کی قرنطین کی بابت ہمنے پہلے بمبئی ہی میں مبلغ ۔ے روپیہ معہ کرایہ جہاز کے دلایا تھا۔ وہ ہمسے نہیں لیا گیا۔ کہ وکیل معلم یہ کہتا ہے۔ کہ تین سال سے شریف کا یہ حکم ہے۔ کہ فی حاجی مبلغ سے روپیہ وصول کئے جائیں۔ تب اُن کو اجازت مکہ شریف کی دیجائے۔ خواہ کوئی مسکین ہو۔ خواہ امیر۔ اور یہ رقم جہازوں سے سوار کر کے کنارہ پر اتارنے اور مکانات تک اسباب پہنچانے کا عوض بتائی جاتی ہے۔ خیر جو کچھ ہوگا وہ دیکھا جاوے گا۔ الحمدللہ ہم سب بخیریت ہیں۔ مظفر علی رحمت سب خیریت سے ہیں۔

خط نمبر ۳

از مکہ معظمہ محلہ سندھی۔ ۱۲- شوال بروز جمعہ

ہم بخیریت ۲۰ رمضان المبارک کو داخل مکہ معظمہ ہو گئے ہیں ۲۵ تاریخ کو جانے

ایک خط ہی لکھا تھا - اور ایک خط ۱۲ رمضان کو جدہ سے اور ایک ۳ شعبان کو مدن سے - امید ہے کہ سب پہنچ گئے ہوں گے - سیالکوٹ کے کل مردمان جتنے اکٹھے چلے تھے ایک محلہ میں پاس پاس رہتے ہیں سب بخیریت ہیں - شیخ اللہ دتا کی والدہ شیخ محمد دین نظام الدین کی والدین اور شیخ چراغ دین وغیرہ وغیرہ اور میاں محمد علی اور مائی بھاگ بھری اور فلانی اور سب بخیریت ہیں - آپ نے جتنے خط آج تک بمبئی کے [illegible] کے پتے پر لکھے ہیں - وہ ہمکو سب بترتیب وار فارورڈ (Forwarded) ہو کر مکہ شریف میں پہنچتے رہے ہیں - جتنے کہ اگلے روز آپ کی بیماری اور صحت یابی کا خط ملا - عافاکم اللہ تعالیٰ - اس وقت تک کوئی نہیں ملا چونکہ مکہ شریف کے پتے پر ملا ہو - شاید اس کے بعد ملیا تے شریف کا خوش اعتقاد اور منتظم اور خوش تدبیر آدمی ہیں -

(۱) مکہ شریف میں کل بڑے بڑے قبے جن کی پرستش اور زیارت ہوتی تھی - گروا دئے ہیں - جتنے کہ خلفائے اربعہ کے اسماء پر جو کچھ لوگوں نے بنایا ہوا تھا - وہ بھی سب سفینہ زمین کر دی تھی حدیث شریف کا بھی حکم ہی

(۲) امام ابن تیمیہ رحمہ اور امام ابن قیم رحمہ کی کتابوں کی اشاعت ممنوع تھی - اب خاص اہتمام اور شوق سے ان کی اشاعت کروا دی ہے - ان دونوں میں امام ابن قیم رحمہ کی کتاب التبیان لاقسام القرآن یعنی قرآن شریف کی قسموں کا فلسفی خاص مکہ شریف میں طبع کروائی گئی ہے ص ۱۵۶ کی کتاب ہے - مضمون اس بیان کرنے والے کی طرف نظر کر لیں مجھے اسپر اور کچھ ضرورت نہیں - میں نے خرید لی ہے - ابھی تک اس کی مشہوری نہیں ہوئی - شریف صاحب نے امام [illegible] کو خاص طور پر زاد المعاد کا مطالعہ کروایا - اور اسی طرح ان اماموں کی تصنیف کا ملک کے علماء کے دل میں بٹھایا - معاندوں میں بہت جلتے بھنتے ہونگے - مگر کسی کی پیش نہیں چل سکتی تھی - شریف صاحب کو ان کی کتابوں کی ترویج کا بہت خیال ہے - اور ان کی ہی روشنی پر توحید کی اشاعت میں بہت سرگرم اور جی رہے ہیں - ۲۱ - رمضان کے جمعہ کو جب طائف شریف سے تشریف لائے - تو حضرت سلطان معظم کے پیر صاحب کا قبہ جو باقی رہ گیا ہوا تھا - نظر پڑا - اس وقت حکم کرتے ہی مسمار کر دیا - اب معلم لوگوں کی بالکل کساد بازاری ہے - نہ زیارت کی جگہ باقی ہیں - نہ حاجیوں سے سعوات کروالتے ہیں - مگر تحصیل مطلب کے لئے آپ بھی بہت کچھ کر لیتے ہیں -

(۳) شہر کے لوگوں کی سختی اور بدمعاملگی آپ حاجیوں سے سنتے رہتے ہیں - مگر اب انشاء اللہ نہ سنیگے - شہر کا ایسا انتظام کیا ہے کہ لوگوں کا ناک میں دم کر دیا ہے - رات دن میں جس گھڑی اندھیری سویرے جب جا ہو - بازار گلیوں میں سونا اچھالتے چلے جاؤ - کوئی نہیں پوچھتا - کہ میاں تمہارے منہ میں کتنے دانت ہیں - کوئی آنکھ بھر کر بھی تو نہیں دیکھتا - کان بھی تو نہیں دھرتا - بازار میں سودا سلف کا معاملہ بہت خراب سنا جاتا تھا - مگر اب کیا مجال کہ کوئی کچھ بھی غبن کر سکے ایک روپیہ دو - اور خواہ ایک پیسہ کا سودا لو - باقی واپس لیلو - ایک دمڑی تک واپس دیتے ہیں - نہ کہیں لوٹ کا نام سنا جاتا ہے - نہ دھاڑا مارا جاتا ہے - جہاں جاؤ - اور جدھر جاؤ - پھرو - آج ۱۱ شوال تک کوئی قافلہ مدینہ طیبہ کو روانہ نہیں ہوا - کچھ آدمی پیدل گئے ہیں - ابھی حجاج اس کثرت سے جمع ہیں - کہ اللہ اکبر پہلا سات آٹھ سال کے بعد آزادی سے حج کھلا ہے - اور مخلوق کی ابھی سے اس قدر اژدحام ہے - کہ عقل حیران ہوتی ہے - جب حج کا موقعہ ہوگا - تو سبحان اللہ کیا رونق ہوگی - مگر سبحان اللہ مسجد حرام بھی کیسی مبارک مسجد ہے - کہ ہزاروں آدمی حجاج ہیں - اور ہر طرف سے آ رہے ہیں - اور ہزاروں شہر کے باشندے ہیں - مگر بھرتے میں نہیں آتی - عید کو عجب رونق تھی - یوں تو ہر فجر اور مغرب کو عید ہوتی ہے - مگر جمعہ کا اور ہی بات ہوتی ہے - حیرانی ہے - کہ اس قدر مخلوق اور اتنی جگہ اور سب بھرپور نظر آتی ہے - مگر جس قدر لوگ آتے جاتے ہیں - سب سماتے جاتے ہیں - یوں ظاہر میں دیکھو - تو تل گرنے کو جگہ نہیں - سبحانہ ما اعظم شانہ -

اغاثۃ اللہفان تصنیف امام ابن قیم رحمہ علی قلم سے جو ہندوستان میں چھپی تھی - وہ شاید ملخص ہے - یہاں جو مصر سے چھپکر آئی ہیں - وہ بہت بڑی کتاب ہے اور اس کے حاشیہ پر کتاب التحریر تصنیف امام ابن قیم رحمہ ہے - کتاب تصوف میں ہے بیش قیمت ہے شریف صاحب نے خاص سفارش سے چھپوائی ہے شریف صاحب کو ان

اماموں کی تصانیف کا خاص شوق ہے۔ اور الحمد للہ کہ اب اہل حدیث کو مکہ شریف میں پوری آزادی حاصل ہے۔ کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔

مرزائیوں کا مقدمہ سیالکوٹ میں

جناب اڈیٹر صاحب اہل حدیث امرتسر

میں حسب وعدہ مقدمہ کی کیفیت عرض کرتا ہوں۔ ۹۔ ۱۰ فروری کو مقدمہ سیالکوٹ کی تاریخ تھی۔ بنائے مقدمہ تو پہلے عرض ہو چکی۔ (دیکھو نمبر ۱۲ اہلحدیث میں چھپ چکی ہے) تاریخ کو تمام شہر اور صدر سیالکوٹ کے مسلمانوں کی آنکھیں لگ رہی تھیں۔ کہ کب مولوی ثناء اللہ صاحب تشریف لاتے ہیں۔ اتنے میں ۸ بجے شام کے مولانا صاحب تشریف لائے۔ تو مسلمانوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔ ۹ فروری کو سب سے پہلے مولوی برہان الدین جہلمی پیش ہوئے۔ جن پر جرح باقی تھی۔ جرح ہوئی۔ مگر کیا عرض کروں۔ جرح کیا تھی۔ تمام مسائل کا تصفیہ تھا۔ تمام جرح کی نقل نہیں ہو سکتی چند جملے نقل کرتا ہوں۔

مولوی ثناء اللہ نے پوچھا۔ کہ کسی سچے نبی کی توہین کرنیوالا کون ہے؟ (جواب) کافر ہے (سوال) مرزا جی نے تحفہ قیصریہ میں کہا ہے کہ میں یسوع مسیح کی رنگت میں آیا ہوں (جواب) کہا ہے مگر اس لئے کہا کہ وہ کتاب ملکہ معظمہ کے نام بھیجی گئی تھی۔ اور ملکہ معظمہ عیسے علیہ السلام کو نہیں جانتی تھیں۔ بلکہ یسوع کو جانتی تھیں (سوال) مرزا جی نے یسوع مسیح کے حق میں یہ الفاظ لکھے ہیں؟ کہ وہ شریر۔ مکار۔ دغاباز۔ جھوٹا۔ حرامخور وغیرہ تھا (جواب) ہاں لکھے ہیں۔ مگر عیسائیوں کو الزام کے طور پر (سوال) حضرت ہارون زکریا جیسے علیہم السلام نبی صاحب شریعت جدیدہ تھے۔ (جواب) صاحب شریعت جدیدہ نہ تھے۔ (سوال) خاتم النبیین کا آنا ایسے نبی ہونے کیلئے مانع ہے (جواب۔ بہت تامل کے بعد) ایسے نبیوں کو مانع نہیں (یعنے آنحضرت کے بعد حضرت زکریا جیسے نبی ہو سکتے ہیں۔ (سوال) مسلمانوں کا عقیدہ حضرت عیسے کی تشریف آوری کی بابت کیا ہے۔ یعنے وہ کوئی نئی شریعت پر ہوں گے یا اسلامی شریعت پر عمل کریں گے (جواب) یہ ان مسلمانوں سے پوچھو (سوال) آپکا عقیدہ مرزا صاحب کی بیعت کرنے سے پہلے کیا تھا۔ کہ حضرت عیسے کوئی نئی شریعت لادیں گے یا قرآن و حدیث کے پابند ہوں گے؟ (جواب) مجمل ایمان تھا۔ اسپر ایک قرانیتی قہقہہ لگا۔ (سوال) براہین احمدیہ ص ۴۹۸ پر مسیح موعود کا کام سیاست (حکومت ملکی) ہی لکھا ہے؟ (جواب) ہاں لکھا ہے (سوال) جو شخص کسی ایسی پیشگوئی کو جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہو اپنے حق میں بتلاوے۔ تو وہ کافر ہے یا مسلمان (جواب) کافر ہے (سوال) مرزا نے ازالہ ص ۶۷۳ پر لکھا ہے کہ میں مطابق پیشگوئی مجدد احمد آیا ہوں (جواب۔ کتاب دیکھکر) ہاں لکھا ہے (حالانکہ یہی حضرت اپنے بیانوں میں لکھا چکے ہیں۔ کہ احمد والی پیشگوئی آنحضرت کے حق میں ہے) خیر اسی طرح کئی گھنٹے جرح ہوتی رہی۔ اخیر کے ایک دو سوال لکھتا ہوں۔ مولوی برہان الدین نے اپنے بیانوں میں ایک حدیث لکھائی تھی۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم۔ اس دعوے پر لائے تھے۔ کہ مسیح موعود امت محمدیہ میں سے ایک شخص ہوگا۔ نہ کہ اسرائیلی نبی۔ اسپر سوال ہوا کہ جملہ اسمیہ کسی اسم معرفہ کی صفت ہو سکتا ہے؟ (جواب) میں نہیں بتلا سکتا۔ (سوال) ابن مریم معرفہ ہے یا نکرہ (جواب) آپ بار بار یہی پوچھتے ہیں (سوال) بغیر صرف و نحو جاننے کے کوئی شخص علم حدیث سمجھ سکتا ہے؟ (جواب) ہاں استاد سمجھا دے تو سمجھ سکتا ہے (سوال) آپنے بھی بغیر صرف و نحو کے حدیث پڑھی تھی (جواب) نہیں میں نے تو بڑی بڑی کتابیں پڑھی ہوئی ہیں (جبھی سوالات مذکورہ کو ایسی صفائی سے حل کر دیا) (سوال) آپ حدیث مذکور کی ترکیب جانتے ہیں (جواب) جانتا ہوں (سوال) اس میں واؤ کیسا ہے؟ (جواب) واؤ عطف کا (سوال) یہ عطف کس پر ہے؟ (جواب) نزول پر (سوال) نزول کیا ہے؟ فعل یا اسم (جواب) میں اب تھک گیا ہوں مجھے رخصت ملے۔ حاکم نے پہلے تو سمجھایا۔ کہ اس وقت تو اور چار پانچ منٹوں میں جان چھوٹ جاوے گی۔ کل پھر تازہ دم ہو کر آئیں گے اور تمکو بہت سنائیں گے۔ مگر بڈھے میاں نے اسی میں خیریت سمجھی۔ کہ اتنی تو جان بچ جائے کل کو دیکھا جاوے گا۔ اس سے بعد ایک دو گواہ

(جواب) فعل ہے (سوال) یہ معطوف اور معطوف علیہ ملکر کیا ہے۔

معمولی واقعات کے گذرنے - اخیر میں ایک گواہ بڑے چلتے پرزے منشی رحیم بخش عرضی نویس رعیہ ضلع سیالکوٹ آگئے - ان کی شہادت کے علاوہ آپکا طرز بیان کچھ ایسا تہا - کہ حاکم نے مجبور ہوکر انکو متنبہ کیا - کہ ہوش سے شہادت دو - اُن کے وکیل نے عذر کیا - کہ سیدھے آدمی ہیں - تو حاکم نے فرمایا - کہ میں اسے عقل دیدوں - آپ نے اپنے بیان میں لکہایا کہ آنحضرت نے فرمایا تہا - کہ اس سال حج ہوگا - تو نہ ہُوا - دوسرے سال ہُوا تہا مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کا ثبوت مانگا - تو کہا کل دونگا - اِس بیان کو سنکر بعض ہندوں نے مسلمانوں سے تعجب کیا تہہ کہا - کیا تہا یا جیبر ایسا ہی تہا - کہ اس سال کی خبر بتلادی - تو دوسرے سال کو ہو مگر خدا مولانا ثناء اللہ صاحب کو جزائے خیر دے - جنہوں نے اسکی ایسی آسانی سے تلافی کرائی - کہ خود مخالف سے اسکی تکذیب کرائی دوسرے روز بقیہ جرح کیلئے مولوی برہان الدین پہر آگئے - تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے زاد المعاد پیش کرکے حدیث کا ایک فقرہ پڑہوایا - جس کا مضمون تھا کہ آنحضرت نے خود فرمایا - کہ میں نے تم سے کہا تہا؟ کہ اسی سال تم حج کروگے - حضرت عمر نے کہا - کہ یہ تو نہیں کہا تہا - یہ دکھا کر مولوی صاحب نے سوال کیا - کہ جو کوئی یہ کہے کہ آنحضرت کے فرمودہ کے موافق یہہ پیشگوئی نہیں ہوئی - وہ سچا ہے - یا جھوٹا مولوی برہان الدین نے خدا لگتی کہی کہ وہ شخص جھوٹا ہے - اسی خبر کو سنکر رحیم بخش مذکور نے بہی اپنے مقدمہ پر آکر اقرار کیا کہ آنحضرت نے نہیں فرمایا تہا - کہ اس سال حج ہوگا - (سوال) یسوع عیسائیوں کا مصنوعی معبود ہے (جواب) ہاں (سوال) قرآن کے صریح حکم کے خلاف کیسے ہی کوئی شخص نبی یا ولی ہوسکتا ہے (جواب) نہیں (سوال) مرزاجی نے یسوع کو جو عیسائیوں کا معبود ہے بُرے الفاظ سے یاد کیا ہے یعنی شریر مکار جھوٹا - حرامکار وغیرہ کہا ہے؟ (جواب) ہاں عیسائیوں کو الزامی طور پر کہا ہے (سوال) قرآن شریف میں کوئی آیت اس مضمون کی ہے؟ کہ مشرکوں کے معبودوں کو بُرا نہ کہا کرو - (جواب) بعد تأمل، ہاں ہے -

مولوی برہان الدین اور منشی رحیم بخش دونوں نے اس مضمون کا اقرار کیا اسی طرح اور گواہ بہی کم وبیش کہتے گئے - کسی سے صاف اور کسی سے پیچدار الفاظ میں مولوی صاحب نے کہلوایا - کہ مرزاجی اور ان کے مریدوں کے پیچھے نماز درست نہیں - ۳ دفعہ پیشی ہوکر ۲۵ فروری مقرر ہوئی - جسکی کیفیت سے پہر اطلاع دونگا - جمعہ کی شب کو مولانا صاحب نے شہر سیالکوٹ مسجد کشمیریاں میں وعظ فرمایا - جہاں اتنا مجمع تہا - کہ اہالی شہر نے اتنا بڑا مجمع کبہی نہ دیکہا تہا - جمعہ صدر کی جامع مسجد کلاں میں پڑہایا - دونوں وعظوں میں مرزا کے خیالات پر نہایت شائستگی سے بحث کی - سیالکوٹ کے باشندوں کی خوش قسمتی ہے - کہ اسی بہانے سے مولوی صاحب ممدوح کی وعظ ونصیحت سے مستفیض ہوجاتے ہیں - بڑی خوشی یہ ہے - کہ اس تقریب پر مولوی صاحب نے اپنے رسالہ الہامات مرزا کی قیمت خاص سیالکوٹ والوں کے لئے دوران مقدمہ کے دنوں تک نصف کردی - جو عموماً مسلمانوں نے ہاتہوں ہاتہ سب لے گئے - اور بہت بڑا فائدہ حاصل کیا -

راقم - ابو عبد اللہ رفیع اللہ ولد قاضی عطاء اللہ قریشی سیالکوٹ
امام مسجد صدر سیالکوٹ -

مرزائیوں کو دوبارہ شکست

۳- فروری ۱۹۱۲ء کو مرزائیوں کی طرف سے درخواست انتقال مقدمہ بنام عدالت اے ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور گزری تہی - صاحب بہادر نے فریق ثانی کے نام نوٹس جاری کرکے مسلیں طلب کرلی تہیں - اور تاریخ پیشی ۱۳- فروری مقرر تہی - اس تاریخ کو مقدمہ بمقام علیوال صاحب موصوف کی عدالت میں پیش ہوا - مرزائیوں کی طرف سے مسٹر اورٹیل صاحب بیرسٹر - خواجہ کمال الدین بابو محمد علی وکلاء تہے اور مولوی محمد کرم الدین صاحب کی طرف سے بابو مولا لال وکیل گورداسپور تہے - بحث وکلاء طرفین سنی گئی - اور مسلوں کا ملاحظہ کیا گیا - مرزائیوں کے وجوہات انتقالات بے بنیاد ثابت ہوئے - صاحب بہادر نے درخواست نامنظور کرکے مقدمہ واپس عدالت بابو چندو لعل صاحب میں بہیجا - مرزائیوں کو یہ دوسری ہزیمت **نمک بر ریش پاشیدن** کا مصداق ہے - فرمائیے مرزائی صاحبان جاء الفتح کا تو پہلے حشر ہوچکا تہا - یہ شجاعت الفتح کی مبارک قبول ہو - کیا اب بہی آپ غور نہیں فرمائیں گے خدا کے لئے اپنے بڑے میاں (الہامی صاحب) سے پوچھئے تو کیا اسکا الہام کہیں سویا ہُوا ہے - یا الہامی مشین کا کوئی پرزہ ڈھیلا پڑ گیا ہے - عبرت - عبرت

یہ امر بھی ذکر کر دینے کے قابل ہے۔ کہ علیوال اور اردگرد کے مسلمانوں نے مولوی صاحب کا بڑے تپاک سے استقبال کیا اور بڑا جوش دکھایا کرسیوں اور فرشوں کا انتظام خاطر خواہ مہیا تھا۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔ مولوی صاحب کی آمد کی خبر سنکر اردگرد سے جوق جوق زیادہ کو لوگ دوڑتے آتے تھے بعد فراغت مولوی صاحب نے معہ دیگر جماعت کے علیوال میں مسلمانوں کی ضیافت کھائی۔ ہرچند اس جگہ کے مسلمانوں نے اشتیاق ظاہر کیا۔ کہ جمعہ کی نماز یہاں پڑھائیں۔ لیکن گاڑی کا ٹائیم قریب تھا اور گورداسپور میں واپسی ضروری تھی۔ اس لئے مولوی صاحب وکیل واپس بسواری ٹمٹم تشریف لے گئے۔ واپسی کے وقت رستہ میں بہت سے مسلمان بٹالہ کے یکوں پر سوار ملے۔ جو مولوی صاحب کی زیارت کو جارہے تھے۔ رستہ میں ملاقات ہو جانے کے باعث مولوی صاحب کے ہمراہ واپس ہوئے۔ راقم۔ نامہ نگار گورداسپور۔

انجمن حامی نومسلمان امرتسر کی رپورٹ

ماہ شوال سنہ ۱۳۲۱ھ کے اخیر پر انجمن حامی نومسلمان امرتسر کے پاس بقایا سرمایہ صرف مبلغ ۱۳ ہے سات کس نومسلمان حال ہی میں مشرف باسلام ہوکر انجمن میں آئے ہیں چار انبالہ سے دو شملہ سے ایک ہاڑ نیدر سے جنکے اسلامی نام یہہ ہیں حکیم عبدالصمد معہ بیوی اور ایک دختر اور ایک لڑکے کے۔ عبدالرحمن معہ عبدالرحمن بچہ۔ عبداللہ

کل پندرہ نومسلمان آجکل انجمن میں موجود ہیں۔ جنکا خرچ ہر قسم کا انجمن کے ذمہ ہے افسوس ہے مسلمان بھائیوں نے اس انجمن کی امداد کرنی بند کر دی ہے۔ ہر ایک اہل اسلام کا فرض ہے۔ کہ اس انجمن کی جو عیسائیوں اور آریوں کے مقابلہ میں قائم کی گئی ہے۔ ازراہ اسلام پروری ہر قسم کی خیرات۔ صدقہ۔ زکوٰۃ وغیرہ سے انجمن کی امداد کریں۔ بیچارے نومسلمان جو اپنے والدین خویش اقارب دوست آشناؤں سے جدائی اختیار کرکے اور اسلام کو ایک سچا مذہب تصور کرکے آتے ہیں۔ انکی خبرگیری اور مدد ہم مسلمان بھائیوں کا ہی حصہ ہے۔

راقم حافظ محمد یوسف آنریری سکرٹری انجمن حامی نومسلمان امرتسر۔

(اہلحدیث:۔ پہلا چندہ جو اسلام میں سرور کائنات نے کیا تھا وہ نومسلموں کے لئے تھا۔ باقی چندے سب اسکی فرع اور پیچھے ہیں۔ پس مسلمانوں کو ایسی انجمن کی دل سے مدد کرنی چاہئے جس میں نومسلموں کی خبرگیری ہو۔) (ایڈیٹر)

استفتاء

سوال۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع اندریں مسئلہ کے کہ ایک بستی میں بعارضہ طاعون بہت سے آدمی انتقال کر گئے بوجہ آب وہوا تبدیل کے مکانوں کو چھوڑ کر میدان میں چھپر وغیرہ بنا کر رہنا بدلیل قرآن وحدیث وصحابہ رضی اللہ علیہم ومجتہدین کے کیا حکم ہے خلاصہ تحریر فرمادیں فقط

راقم حافظ جان محمد سوناٹے ہنجن۔

جواب۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس بستی میں طاعون ہو وہاں سے بھاگنا جائز نہیں اور جہاں ہو وہاں جانا منع ہے اسی مکان اور شہر میں رہکر صفائی کر سکتے ہیں۔

سوال۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے جلسہ واحد میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دیں مہر وغیرہ ادا کرکے مکان سے علیحدہ کر دیا۔ اب وہ اُس شخص پر کیونکر حلال ہوگی (الف)

جواب۔ اس مسئلہ میں علماء سلف کا اختلاف چلا آیا ہے حدیث مرفوع میں جو صحیح مسلم میں آئی ہے۔ یہ مذکور ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تین طلاقیں ایک مجلس کی ایک ہوتی تہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیاسی طور پر حکم دیا۔ کہ تین ہی ہونگی۔ اس لئے اہلحدیث کا مذہب ہے کہ صورت مرقومہ میں طلاق ایک ہی ہوگی اگر عدت نہیں گذری تو صرف صلح صفائی سے ملسکتے ہیں۔ اور اگر عدت گذر چکی ہے تو نکاح کرکے رہ سکینگے +

سوال۔ مرزا غلام احمد متنبی کے قصبہ کا نام انکے معتقد قادیان بولتے ہیں حالانکہ قاف عربی ہی سے مخصوص ہے ایک مرزائی صاحب کا قول ہے۔ کہ یہ لفظ اصل میں قاضیان تھا۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟

جواب۔ کچھ شک نہیں کہ قادیان کا نام اصل میں قاضیان والا تھا کثرت استعمال نسے والا کا لفظ حذف ہوکر قاضیاں رہ گیا۔ بعد میں بمحاورہ پنجابی ض د سے اور ق۔ ک سے بدل گئے اور کادیاں ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکخانہ کی مہر میں بھی یہ نام چھوٹے کاف ہی سے لکھا جاتا ہے جسکی بابت ڈاکخانہ کے اہلکاروں کا بیان ہے۔ کہ مرزا کے مریدوں نے بارہا حضرت کوشش بھی کی تھی۔ کہ مہر تبدیل ہوجائے۔ مگر نہ ہوسکی +

انتخاب الاخبار

۱۴ اسے ۱۵ فروری کو امرتسر میں یونین کلب (مجلس اتفاقیہ) کا سالانہ جلسہ ہوا۔ مجلس مذکور ہندو مسلمان سکھوں وغیرہ کی مشترکہ انجمن ہے جلسہ میں رسومات قبیحہ اور دیگر مضامین پر لیکچر ہوئے۔ مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) نے تہذیب اخلاق پر لیکچر دیا۔ جو تمام حاضرین نے بڑی خوشی سے سنا۔ آپکے لیکچر کا خلاصہ یہ ہے کہ مہذب اور جنٹلمین وہی ہے جو تمام تعلقات کو نباہے۔ سب سے بڑا تعلق انسان کا خالق سے ہے پس اسکو نباہ کرے۔ پھر مخلوق کے حقوق ادا کرے۔ پھر قرآن شریف کی پانچویں پارے کے تیسرے رکوع کی آیت پڑھی جس میں خدا کی عبادت اور مخلوق کے حقوق ادا کرنے کا حکم ہے یہی فرمایا۔ کہ کوئی شخص صرف کالر ٹائیں اور گھڑی لگانے سے مہذب یا جنٹلمین کہلانے کا حق نہیں رکھتا جبتک خدا اور مخلوق کے تعلقات کو عمدگی سے نہ نباہے (نامہ نگار)

دہلی میں ایک شخص لکھرام قوم برہمن ۱۴ فروری کو مسلمان ہوا اسلامی نام شیخ عبد الرحمن رکھا گیا خدا استقامت بخشے۔

مولوی اللہ رحمت صاحب ساکن میرٹھہ نے جو ایک خط ۵ دسمبر کے آریہ اخبار شبکاری امرتسر میں طبع کرایا تھا۔ کہ میں مسلمانوں سے سیر ہو گیا ہوں اور اب دیانند جی کی تصنیف دیکھتا ہوں۔ آریہ دوست دعا کریں۔ کہ میری شانتی و تسکین ہو۔ اسپر مسلمانوں کو ان کی نسبت بدگمانی ہوئی۔ تو مولوی صاحب موصوف نے بیان کیا کہ یہ سری چال اس غرض سے تھی کہ میں آریوں سے کچھ مدد لیکر اوہنی سے مقابلہ کر سکوں۔ گو نیت کچھ ہی ہو۔ لیکن عمل اچھا نہیں۔ آریوں سے کیا مدد لینگے اور کس معنی حاجت ہے کتابیں سب بام مل سکتی ہیں۔ روپیہ پیسہ بھی کیا دینگے اُن کی اپنی حاجتیں تو پوری ہوتی نہیں اصل سبب یہ تھا۔ کہ مولوی صاحب موصوف نے ایک شادی کری تھی جسمیں سسرال کی طرف سے کچھ بدسلوکی ظاہر ہوئی۔ باری شکر ہے کہ اب دوسری جگہ ان کی شادی کرادی گئی (نامہ نگار ضلع گورکھپور)

روس یا جاپان ہر کسیکو اجازت نہ ہوگی کہ چین پر حملہ کریں آپس میں بیشک بھڑیں

امرتسر میں کاٹن ملز کمپنی کو پچھلے سال خالص منافع ۶۰۶۷۶ روپیہ وصول ہوا۔ (مبارک ہو)۔

جے پور میں نواب خورشید علی خان بخشی فوج مقرر ہوئے۔ نواب واجد علی خان کے بیٹے ہیں۔

بلقان کی حالت ابتر۔ ٹرکی و بلغاریہ کے درمیان جنگ جلد ہوگی۔ دونو طیار ہیں (خلاف قیاس)

حیرانی ہے قبل اعلان جنگ کے جاپان نے حملہ کیا ۹ کی شام کا جلسہ بال ملتوی کیا گیا ہے۔

جاپانی بیڑہ حملہ آور میں ۱۵ جہاز تھے پلادہ نام روسی جنگی جہاز غرق کیا گیا **اور** بھی دو بلکہ تین جہازوں کو سخت صدمہ پہنچا۔ جاپانی حملہ کاری نکلا۔ اسپر خوشیاں ہیں۔

جاپانی فوج ساحل کوریہ پر اتری۔ یہاں بھی دو روسی جہاز چھین لئے ہیں

جاپان نے اعلان کیا۔ روسی چالاکی نے جنگ پر مجبور کیا ہے جوابدہ اس کا روس ہے۔

منگل کے روز جاپانی بیڑے نے اور جنگ کی جاپانی چھ جنگی جہاز تھے۔ مقابلہ رہا۔

مرزا قادیانی کا مقدمہ۔ ۱۶ فروری کو پیش ہوا۔ مرزا نے بیماری کا عذر کیا۔ کہ ایک مہینے تک میں حاضر عدالت نہیں ہو سکتا درخواست نامنظور ہوئی اور ۲۳ فروری مقرر ہوئی۔

روسی جہازوں نے حملہ کیا ساحلی قلعوں سے بھی گولہ باری ہوئی جاپان بچ نکلا ہے۔

جنوبی و غربی کوریہ پر جاپانی فوجیں تابعی جاپان جوش سے سرگرم مجسم ہے۔

امریکن خواہش ہے اس لڑائی کا رقبہ از حد محدود رکھیں۔ ورنہ آگ عالمگیر ہوگی۔ (خدا شرے برانگیزد کہ در وے خیر ما باشد۔ ٹرکی کی سلامتی)

پنجاب میں مڈل سکول کا امتحان یونیورسٹی کی ماتحتی سے آزاد کیا گیا آئیندہ مڈل پرائمری کے زبانی انسپکٹر لیا کریگا (مبارک)

پریٹوریا کی خبر بتلاتی ہے کہ ایک کمیشن قائم کی گئی ہے جو ایشیائی تجارو کے حقوق کی نسبت جنگ سے پیشتر رپورٹ کریگی +

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۳

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

لہ الحمد

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفی بر جان مسلم داشتن

نمبر ۱۶

اهل الحدیث هم اهل النبی وان
لم یصحبوا نفسه انفاسه صحبوا

اهل الحدیث لقد صانوا بجهدهم
دین الرسول وما خانوا وما شانوا

امرتسر ۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۱ الہجری مطابق ۲۶ فروری سنہ ۱۹۰۴ء جمعۃ المبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا ۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا ۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	سہ
روساء اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	ـیہ

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی ۔ اشتہارات کی بابت خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے ۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک ہونی چاہئے ۔ بیرنگ ڈاک واپس ۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے ۔

حج اکبر

عوام کے ذہن میں حج اکبر کی بہت کچھ فضیلت گڑی ہوئی ہے شاید بل جہلا اس سے بھی زائد اس کا ثواب جانتے ہیں ۔ اور حج اکبر ان کے خیال میں اسی حج کو کہتے ہیں جسکا عرفہ جمعہ کو ہو ۔ اس سال چونکہ احتمال ہے ۔ کہ مکہ شریف میں جمعرات کو عرفہ ہو ۔ کیونکہ عموماً ایک روز پہلے ہوتا ہے ۔ اسلئے کہ زمین و آسمان کی گولائی کی وجہ سے مغربی ملکوں میں چاند ایک روز پہلے طلوع کرتا ہے ۔ اس لئے اب کی دفعہ عوام میں حج اکبر کی بابت بہت کچھ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں ۔ اور حاجی اور حاجیوں کے متعلقین ہولے نہیں سماتے ۔ کہ امسال ہمکو اور ہمارے حاجیوں کو بہت کچھ فائدہ ہوگا مگر جب

اطلاع ۔ امرتسر میں انجمن اسلامیہ کیطرف سے ڈھنڈی پٹی کہ عید ہفتہ کو ہوگی ۔

اس خیال کو شریعت کی سیاہ پہ کہتے ہیں - تو افسوس سے کہنا پڑتا ہے - کہ مسلمانوں کی بے علمی اور دینی باتوں سے بے خبری کے کیا کیا کرشمہ ہیں - ایسے معمولی مسائل سے بھی بے خبر ہیں - اس کی کوئی اصل شرع میں نہیں ملتی - کہ جس حج کا عرفہ جمعہ کے روز ہو - وہ حج اکبر ہے - قرآن مجید کی سورہ توبہ رکوع اول میں حج اکبر کا لفظ آیا ہے - مگر اس کے ساتھ یوم بھی ہے یعنے یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ - یعنے وہ دن جس میں حج کا بڑا رکن ادا کیا جاتا ہے وہ عرفہ کا دن ہے - جس روز امام خطبہ سناتا ہے - وقوف ہوتا ہے - خواہ وہ دن جمعہ ہو یا جمعرات - پیر یا منگل غرض کوئی دن ہو - اس کی خصوصیت ہمیشہ حج کا عرفہ حج اکبر کا دن ہے - اس کے متعلق شریعت نے نہیں بتلایا - کہ جو عرفہ جمعہ کے دن ہو - وہی حج اکبر ہوگا یہ عوام کی غلطی ہے +

جلسہ اہلحدیث

اس علاقہ میں جماعت اہلحدیث قریب قریب چھ سات ہزار کے ہے اس پودے کے بچلانے والوں کی حالت جو تاریخی طور پر ہم تک پہنچے ہیں - آئیندہ درج کروں گا - مختصر یہ کہ اس باغ کے باغبان جناب حاجی عبد الجبار صاحب مرحوم (سرسہ مانی والے حاجی) ہیں - جنکی ادنٰی صفت یہ ہے کہ اس دار ناپائیدار پر اسباب دنیا سے انہوں نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا - آپکے مریدوں میں ایک محمد مخدوم صاحب پنچ مرحوم تھے - ان لوگوں کی ضروری سوانح عمری انشاء اللہ تعالیٰ آئیندہ ارسال کروں گا - پنچ مرحوم نے تقریبوں کے موقعوں پر علمائے کرام و بزرگان عظام کے جلسہ وعظ کرانا شروع کیا - اور دیگر مسلمانوں کے مہمان نوازی کے متکفل ہوئے - چنانچہ جماعت اہلحدیث میں طریقہ عام ہوگیا - ہر شخص نے اپنی وسعت کے موافق علماء کو مدعو کر کے قوم کو فائدہ پہنچانا اپنے اوپر لازم گردانا - کئی مرتبہ جناب مولوی محمد سعید صاحب بنارسی و جناب مولوی محمد صاحب ونکاوی تشریف لائے - اور مولانا محمد بشیر صاحب سہسوانی وارد حال دہلی و مولوی سلامت اللہ صاحب آگروی اور مولوی ابو رحمت حسن صاحب میرٹھی وغیرہ وغیرہ آئے ہیں - غرض ان جلسوں کی بدولت بہت کچھ بندگان خدا کو نفع پہنچایا - ان دنوں مجمع اودی پور میں بر مکان جناب حاجی گلزار صاحب ٹھیکیدار موضع مذکور بتقریب دعوت ولیمہ جلسہ ہوا جناب مولوی دیانت اللہ صاحب و جناب مولوی لیاقت حسین صاحب و دیگر علماء نے وعظ فرمایا - بالآخر جناب مولوی عبد اللہ صاحب لبکوہری نے ترغیب و ترہیب اکل حلال و صدق مقال و درستی عقاید و اعمال میں وہ تقریر فرمائی - کہ سامعین کا کلیجہ ہل گیا - بعد ازاں مجھ احقر نے بھی قریب ڈیڑھ گھنٹہ کی نقائص قوم و اخلاق پر سمع خراشی کی - بعدہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا - **اب عملی کارروائی ملاحظہ فرمائیے** اول ایک مدرسہ کا کھولا جانا بعد رمضان بمقام تلسی پور قرار پایا - دوسری جماعت کے صلاح پر توجہ کی گئی - جناب مولوی محمد اظہر صاحب سرپرست اہلحدیث اور جناب مولوی حاجی عبد الغفار صاحب ابن حاجی عبد الجبار صاحب مرحوم ناظم مقرر ہوئے -

تیسری جماعت میں سے چند آدمیوں نے غصب و ناجائز رقوم کے اخذ سے توبہ کیا (مثلاً وارثوں کو ترکہ نہ دینا - یا غیر کے جانوروں کا چمڑا بعد مرنیکے بلا قیمت بغیر رضامندی کے لے لینا - وغیرہ) اور باقی جماعت نے اپنی خرابیوں کو دور کرنے کا وعدہ کیا - جو جناب مولوی محمد اظہر صاحب و جناب مولوی عبد الغفار صاحب اپنے دورہ میں بھی فرمادیں گے جسکی رپورٹ آئیندہ درج صحیفہ ہوا کرے گی -

بالآخر ہم جناب پنچ گلزار صاحب کے شکر گذار ہیں - جنہوں نے عملی کارروائی کو بہت کر بھی دکھلایا - کہ قریب ۲ ہزار کے اپنے متاع کو حصہ شرعی تقسیم فرمایا یہ جلسہ ۳ دن تک رہا - اور شرکاء جلسہ کی تعداد قریب ۱۵۰۰ کے ہو

راقم :- ابو الیاس بلرام پور - گونڈہ - اودھ

[illegible]
بھائی مسلمانو!
فرق صحیح کا امتیاز کرو
اس عرض مختصر کو ضرور دیکھنا
وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
عرض مختصر ہے یہ اے مومنو!
ز اول تا آخر اسے دیکھ لیجو
یہ فرمارہے ہیں سلف صالحین

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
ذرا دل لگا کر کے اسکو سنو
طبیعت میں انصاف بھی ایک کیجیو
میں اپنی طرف سے تو کہتا نہیں

جو نہوں کو یقین ۔ تو دیکھ لو تنقیح المحققین ۔ جو حضرات حروف ضاد معجمہ کو بصورت دال مہملہ پڑھتے ہیں ۔ اُن کی خدمت بابرکت میں عرض ہے کہ وہ ذرا سوچیں اور غور کریں اور بنظر انصاف دیکھیں ۔ اکثر کتب فقہ و تفاسیر قرأت و تجوید سے ثابت ہے کہ ضاد معجمہ مشتبہ الصوت بہ ظا معجمہ ہے اور ضاد کی آواز مثل آواز ظ کے ہے جیسے ث اور س چنانچہ دیکھئے ۔ مفتی عنایت احمد صاحب رسالہ البیان الجزیل للترتیل میں لکھتے ہیں کہ ایک بلائے عام اس زمانہ میں ہو گئی ہے کہ اکثر لوگ ضاد کو بصورت دال پڑھتے ہیں ۔ مشتبہ الصوت دال کا اُسے کر دیا ہو ۔ دال پُر نہیں سو پُر ہے ۔ سو یہ غلط ہے ضاد دال سے مشتبہ الصوت نہیں بلکہ ظا سے ہے چنانچہ سب کتابوں میں ضاد کا ظا سے مشتبہ الصوت ہونا لکھا ہے نہ دال سے ۔ ایسا ہی مفتی صاحب رسالہ محاسن العمل میں فرماتے ہیں ۔ اور حضرت مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی مجموعہ فتاویٰ جلد دوم میں بحوالہ تفسیر کبیر و کشاف و اتقان و بیضاوی و عزیزی و درمختار و عالمگیری و طحطاوی و احیاء العلوم وغیرہم لکھتے ہیں ضاد کا مشتبہ الصوت ہونا ساتھ ظا کے بلانزاع ثابت ہے جس شخص سے مخرج ضاد کا نہ ادا ہو ۔ وہ ظا پڑھے ۔ اس سے اکثر کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی ۔ وھذا ھو الحق والصواب اور ضاد کو مشابہ دال پڑھنے پر کوئی دلیل صرف تجوید و فقہ و تفسیر سے ثابت نہیں ہوتی ۔ اور قاضی خاں میں ہے و لو قرء الظالین بالظاد و بالذال لا تفسد صلاتہ و لو قرء الدالین تفسد ۔ کیمیائے سعادت میں ہے ۔ فرق میان ض و ظ بجا آورد ۔ اگر نتواند روا باشد ۔ علاوہ ازیں یہ کیسے صحیح اور درست ہو سکتا ہے ۔ کہ ہم قرآن مجید میں فضل کو فدل اور بعض کو بعد اور مرض کو مرد اور فرض کو فرد اور رمضان کو رمدان اور ضلال کو دلال اور عضو کو عدو اور رضی کو ردی پڑھیں مثلاً فضل اللہ یؤتیہ اور بعضہم علی بعض اور مرض فزادہم اللہ مرضا اور فمن فرض فیہن الحج ۔ اور شہر رمضان الذی اور الا فی ضلال اور و اذا خلوا عضوا اور رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ۔ مگر مغضوب اور ضالین کو اکثر دیکھا ۔ سب جگہ دال ہی پڑھتے ہیں ۔ اگرچہ سب ایک ہی قسم کے الفاظ ہیں جیسے فرض مفروض اور غضب مغضوب ۔ ضلالت ضال مضل ۔ ضالین تعجب تو حضرات مقلدین پر ہے کہ جن کتابوں کو وہ مانتے اور سند پکڑتے ہیں ۔ اُن سے ہی ثبوت پا کر اہل حدیث بھائی تو اکثر اُن کے عامل ہو گئے ۔ مگر افسوس مقلدین حنفی بھائیوں پر کہ وہ رواج کے پابند تحقیق سے کچھ سروکار نہیں ۔ وہ اکثر ضاد کو مشابہ دال کے ہی پڑھتے ہیں ۔ اس صریح غلطی کو نہیں چھوڑتے خیر وہ جانیں اُنکا کام لقبل شخصے ؎

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو
اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

اب مضمون ہذا کو ختم کر کے اُن صاحبان کی خدمت میں جو میرے ہم خیال ہیں عرض کرتا ہوں ۔ کہ براہ مہربانی بذریعہ اخبار وغیرہ اور علیحدہ بھی اس مختصر مضمون کو چھپوا کر اس کی اشاعت میں بدل کوشش کریں ۔ اور خیال کر لیویں ۔ کہ کیسی کچھ ضرورت اس کی اشاعت کی ہے ؎

کرو اس میں کوشش کہ ہو جاوے جاری
خدا اسکا دیگا تمہیں اجر بھاری

اور خدمت میں ندوۃ العلماء بھی گذارش ہے ۔ کہ وہ بھی مزید اس طرف توجہ فرماویں ۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم دیگا ۔ فقط

الراقم

خاکسار محمد حنیف ۔ ڈیرہ دون ۔ دکان متصل مسجد ہانوالی :-

(اہلحدیث) اہلحدیث کے کالم علمی اور مذہبی تحقیقات کیلئے وقف ہیں ۔ اس لئے مضمون مندرجہ بالا کے خلاف بھی کوئی صاحب لکھیں گے ۔ تو درج کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا ۔ بشرطیکہ تہذیب اور متانت سے بغیر دل آزاری کسی فریق کے ہو ۔ ہاں یہ امر بھی واضح ہے ۔ کہ یہ بحث کوئی کسی خاص مذہب اور فرقہ سے مخصوص نہیں ۔ بہت سے حنفی بھی ضاد کو مشابہ ظ کے پڑھتے ہیں ۔ بعض اہلحدیث بھی مشابہ د کے نکالتے ہیں (اڈیٹر)

رسوماتِ شادی مسلمین ضلع بجنور

جس وقت نسبت قرار پاتی ہے ۔ تو والدین لڑکے کے کھانا پکا کر برادری کو تقسیم کرتے ہیں اور اگر متمول آسودہ حال ہوا ۔ تو تقسیم کھانا کرتا ہے ۔ اور کھلاتا ہے ۔ اور جس لڑکے سے نسبت ہوئی ہے اُس کیلئے موسم برسات میں پکوان پکا کر بھیجتے ہیں ۔ عید وغیرہ تہوار کو مٹھائی لڑکا خود لیکر سسرال میں جاتا ہے ۔ پھر یہاں تک نوبت پہونچتے [illegible]

ف ۱ علامہ [illegible]
تحفۃ الفارسیین اور
آتشکدہ [illegible]
بھی اس بات
[illegible] دیکھیا
ف ۲ [illegible]
[illegible]
[illegible]
ف ۳ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
۔۱۲

کہ تاریخ مقرر شادی کی دس پانچ آدمی جمع ہو کر کرتے ہیں۔ بعض قوم مسلمانوں نے بیچ ہنیے انگہڑا چھوت ہیں وہ برہمن سے پترہ دکھوا کر تت مقرر کرتے ہیں۔ جونسی تاریخ برہمن گن گن کر کے بتلا دیگا۔ وہی مقرر کریں گے برہمن سے اس خیال سے دریافت تاریخ کیا کرتے ہیں۔ کہ جملہ غیب وہ تو آپ جان کر بتلا دیگا۔ کہ کونسی تاریخ وساعت نیک ہے جسمیں شادی رچائی جاوے۔ اللھم احفظنا۔ شرک اسی کا نام ہے۔ غیر جسوقت تاریخ مقرر ہو چکی۔ بدست حجام کچھ نشانی کسی قسم سے اسکی کوئی خصوصیت نہیں۔ لڑکی والا بھیجتا ہے۔ اور تاریخ مقررہ سے اطلاع لڑکی کا باپ دیتا ہے۔ اب حجام صاحب مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے دولہا کے والدین کے گھر پہنچے۔ چونکہ دلہن کے والدین کی جانب سے لیکر گئی تھی وہ حوالہ کیا اب حجام صاحب کی خاطریں اسقدر ہوتی ہیں۔ کہ کسی نواب صاحب کی تواضع نہیں ہوسکتی ہے۔ وہ اس خیال سے کہ ہماری کسی قسم کی برائی غیبت دولہن کے وارثان سے نکریں جب حجام صاحب رخصت ہونے لگے دو روپیہ اور ایک جوڑہ لباس حسب توفیق نذر کیا جاتا ہے پھر تاریخ مقرر شدہ سے ایک روز پہلے اگر دولہا کے مکان کا فاصلہ ہوا۔ ورنہ اسی روز بیٹی والا جوڑہ دولہا کیلئے بھیجتا ہے۔ جوڑہ کی تفصیل کچھ نہ پوچھو۔ وہ عجب طرح سے ہوتی ہے ایک انگرکھا ایک کرتا ایک دوپٹہ تنزیب سرخ کا عموماً اور جوڑہ جوتا تو اسکے ساتھ کامدار ضرور ہوتا ہے۔ جیسی توفیق دلہن کی وارثان کی ہوئی کوئی بڑھیا کوئی گھٹیا دیتا ہے۔ بعض تو بالکل انگرکھا وغیرہ سرخ لباس بھیجتے ہیں۔ اور بعض سفید لباس پر رنگ سرخ چھڑک کر بھیجتے ہیں۔ وہ بھیجتے ہیں پر سرخ رنگ چھڑکنے اور لباس کے سرخ بھیجنے سے یہ مراد ہوتی ہے۔ کہ شادی خوشی کا لباس ہے۔ اور اگر سفید لباس کو بالکل غمزدہ لباس سمجھتے ہیں بلکہ منحوس جانتے ہیں۔ اب ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیے۔ جس روز برات روانہ ہوگی۔ دولہا کے وارثان برادری کو کھانا حسب حیثیت توفیق دیگا۔ خواہ مقروض ہو جاوے۔ اس کا برادری بھی خیال نکریگی نہ دولہا کے وارثان خیال کریں گے ایسا ہی دولہن کے وارثان برادری کو ایک وقت کھانا قبل برات آنے سے دیگا اور جسوقت برات آویگی اپنے اور غیر کو کھانا وارثان دلہن دیں گے کچھ لحاظ اپنی آبرو ریزی کا نہیں ہوگا۔ وہ کیا۔ چاہے کہیں قرض روپیہ لیتا ہوں بعد کو گھر بار وغیرہ نیلام ہوتا پھرے گا۔ مگر بیچارے وہ کیا کریں۔ برادری والا جبراً کھانا بموجب رسم پرانی کے لیتے ہیں۔ اگر کھانا اونکو نہ ملے تو کوئی برادری کا آدمی شریک نہ ہوگا اور طعون ازحد ہوگا۔ اور کھانا ولیمہ کو تو کوئی جانتا بھی نہیں۔ کہ کس کا نام ہے۔ واہ ری مسلمانی جو کام ہو بدعت ہو۔ ہاں صاحب! بھولا ایک بات یہ رہ گئی۔ کہ جس وقت برات روانہ ہونیکو ہوتی ہے۔ تو دولھا کو نہلاتے ہیں اور وہ جوڑہ جو وارثان دولھن نے بھیجا تھا دولھا کو پہناتے ہیں۔ پھر چارپائی پر بٹھا کر اوسکو خوشبو کی چیزیں ملتے ہیں اور حجام اوس کے پاس بیٹھتا ہے اوسوقت حجام کو ایک روپیہ کوئی ۸ کوئی ۴ دیتا ہے اور حجام صاحب خوب جھگڑتے ہیں غرضکہ دس پانچ روپیہ اینٹھ لئے۔ اب پھوپھی یا پھوپھی زادی یا ہمشیرہ حقیقی ہو یا اور کوئی مگر عورت ہو۔ جو پھولوں کا مالن بالاسی گوندھ لاتی ہے جس کو سہرا کہتے ہیں۔ اوس کے عمامہ پر دولھا کی پیشانی کے سامنے باندھتے ہیں اور سب رشتہ دار عورتیں اور غیر بھی گیت گاتی ہیں بہت بڑا خوشی کا عالم ہوتا ہے۔ اور آدمی بھی وہاں اوس وقت جمع ہوتے ہیں (واہ ری پردہ) پردہ ہو۔ تو ایسا ہو۔ اب جسوقت برات مکان سے چلی تو دولھا صاحب کو گھوڑا پر چڑھا دیں گے اگر اپنا ہوا۔ تو خیر۔ ورنہ مانگی مانگیں گے۔ کرایہ کو لادیں گے۔ مگر گھوڑی پر دولھا کو لیجانا عین فرض سمجھتے ہیں نوشہ صاحب گھوڑی پر چڑھکر خراماں خراماں چلے۔ آگے نوشہ کے باجہ ضرور ہوگا۔ اگر آسودہ ہوا۔ تو انگریزی باجہ بھی ہے۔ اور گشت میں طوائف بھی ہوگی عجب رنگین وقت ہوگا۔ انار آتشبازی چھوٹتی جاوے گی۔ آتشبازی باجہ خواہ غریب ہو خواہ امیر سب کے یہاں ہوگا۔ ڈھپ کے باجہ کو سنت نبویہ جانتے ہیں۔ باقی باجے کو مکروہ خفیفہ۔ اور سنئے نوشہ کے کنگن بھی باندھا جاتا ہے۔ کنگن کیا شئے ہے؟ وہ یہ ایک آہنی کیل خورد لیکر چھالیا جسمیں روزن کرتے ہیں ایک پوٹلی کپڑے کی کافور وغیرہ ہوتی ہے ایک دھاگے میں سب کو باندھکر نوشہ کی داہنی ہاتھ کی کلائی میں باندھتے ہیں۔ اس کا کیا اثر سمجھے ہوئے ہیں۔ کہ نوشہ کپڑا بدلتا ہے خوشبو ملتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کو مہندی لگی ہوئی ہوتی ہے اس کے باندھنے سے کسی کی نذر نہ لگیگی۔ کیا خوب! اب دلھن کے لباس کی

کیفیت سنئے۔ وہ دولہا کے وارثان بنا کر لیجاتے ہیں وہ جوڑا بھی عجیب رنگا رنگ کا ہوتا ہے۔ گزی باریک اریا ار گز والی خرید کر کے اسکو سبز یا سرخ رنگتے ہیں اور اس کا کرتا جیسا افغانی پہنتے ہیں۔ اور ڈھیلے پائنچوں کا پاجامہ سلا ہوا ہوتا ہے۔ اور اسی گزی کا اوڑھنا اور باریک گزی ایسی ہوتی ہے کہ دولہن صاحبہ کو اگر سارا جسم کوئی دیکھنا چاہے۔ تو دیکھ سکتا ہے وہ پہنایا جاتا ہے (باقی آئندہ)

فیاض الدین (از دہلی)

استفسارات

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ جو رسم ہے کہ شادیوں میں تین تین چار چار دعوتیں کرتی ہیں۔ اور مردہ کیلئے کھانا پکا کر برادری کو کھلاتے ہیں۔ اس کا نام کٹھ بولتے ہیں یہ فعل درست ہے یا نہیں۔ اور ایسے کھلانے کا کھانا درست ہے یا نہیں (۲) ہم دختر کی شادی میں براتیوں اور عام قرابتیوں و دوستوں شہر والوں کی دعوت دختر والی کی طرف کیسی ہے اور خصوصاً اگر دختر والا نیک نیت متبع سنت ہو۔ اور اس دعوت میں نیت ثواب رکھتا ہو (۳) نحو رسم شلوم قرض ۵ روپیہ دیگر ۲۵ روپیہ کو مزید تا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ اخبار میں جواب دیں۔ علی محمد سوہل

جواب (۱) شادی کے بعد ولیمہ کی دعوت سنت ہے ایک روز کرے یا دو روز۔ اس سے زائد نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمعہ (ریا) فرمایا ہے۔ میت کے بعد بہ نیت ثواب آسانی ساکین کو کھانا کھلانا جائز ہے۔ مگر برادری کی دعوت رسم قبیح ہے۔ خدا رحم کرے۔ اس بندے پر جو اس رسم کو مسلمانوں سے ملیامیٹ کرنے کی کوشش کرے اس قسم کا کھانا کھانا گناہ کی اعانت ہے پس نہ چاہئے +

ع۲ دختر والے پر کوئی دعوت نہیں۔ اگر وہ اپنی مرضی سے کرے تو کوئی حرج نہیں مگر چونکہ فی زمانہ لڑکی والے پر ایک فرض قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے اس رسم کے ہٹانے کی کوشش کرنی چاہئے

ع۳ پچاس کا قرض حسب پڑھ لینا چاہئے۔

سوال (۱) جس حدیث کے یہ معنے ہیں کہ کل مومن آپس میں بھائی ہیں۔ کیا اس کے مطابق والدین کو بھائی اور بہن اور بیٹے اور بیٹی کو بھی بھائی بہن کہہ سکتے ہیں اور لکھ سکتے ہیں یا نہیں (۲) نماز میں سورت مقدم کو موخر کرنے سے سجدہ سہو جائز ہوگا یا نہیں (۳) جو شخص اسلام کا مدعی ہو کر جملہ احکامات اسلام سے بیخبر ہو اور نماز بھی نہ پڑھتا ہو۔ اُس کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا کھانا جائز ہے یا نہیں جواب قرآن اور حدیث سے عنایت ہو۔ (راقم ایک خریدار ۱۱)

جواب (۱) دینی اخوت اور نسبی اخوت میں فرق ہے ماں باپ بیٹا بیٹی۔ بیوی خاوند دینی اخوت کے لحاظ سے بیشک بھائی بہن ہیں۔

اسی لحاظ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی کو بہن کہا تھا

(۲) سورت مقدم کو موخر اور موخر کو مقدم کرنا سہو میں داخل نہیں۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ سورتیں آگے کی پیچھے اور پیچھے آگے پڑھ دی تھیں

(۳) ایسے شخص کے ہاتھ کا ذبح ہوا کھانا جائز ہے کیونکہ ذبح تو عیسائیوں اور یہودیوں کا بھی جائز ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ (پ۶ رکوع۶)

سوال۔ مخنث (ہیجڑے) کی کمائی جو وہ ناچ کر یا ہر قسم کام کر کے حاصل کرے حلال ہے یا حرام۔ ایسی کمائی کی دعوت کا کھانا جائز ہے یا منع۔ راقم مہر الدین امرتسر

جواب۔ ناچ کا فعل چونکہ حرام ہے اسلئے یہ کمائی بھی حرام ہے ایسی کمائی سے حاصل کردہ مال کی دعوت جائز نہیں۔

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین اس مسئلے کے بارے میں (۱) عشاء کے فرضوں سے پہلے جو چار سنتیں بعض پڑھتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جسنے چار سنت پہلے فرضوں کے عشاء کے پڑھی اور تہجد نہ پڑھی تو بجائے تہجد کے سنتیں ہو جاتی ہیں قرآن حدیث سے کچھ ان کا ثبوت ہے یا نہیں؟

(راقم جان محمد از جگراواں)

عشا سے پہلے چار رکعتیں نوافل ہیں مگر اتنی فضیلت کہ وہ تہجد کی نماز کو قائمقام ہوسکتی ہیں۔ کسی حدیث میں نظر سے نہیں گذرے۔ یاد نہیں کہ ارشاد نبوی ایسا ہو۔ البتہ بعد وتر کے دو رکعت نوافل کیلئے حضور نے فرمایا ہے کہ رات کو آدمی نہ اٹھ سکے۔ تو قائمقام ہوجاتی ہیں۔ والعلم عند اللہ

ریویو

اسلام کی خوبیاں:۔ اس نام کا چھوٹا سا رسالہ ۲۴۹ صفحہ کا (۱۸×۲۲) سائز پر ہمارے پاس پہونچا ہے۔ مگر چھوٹا سا رسالہ کیا ہی بچوں کیلئے دریا بکوزہ میں بند۔ اعتقادی مسائل ایمان توحید وغیرہ اسلام کے سچے خادم نواب صدرالدین حسین خان صاحب رئیس بڑودہ نے تصنیف کر کے اپنی لاگت سے چھپوا کر مفت تقسیم کیا ہے عالی حوصلہ مصنف کا خیال ہے۔ کہ اس قسم کے چھوٹے چھوٹے رسالوں کا سلسلہ ہمیشہ جاری رکھیں گے خداوند تعالےٰ ایسے باحمیت مسلمان رؤسا کو اور حمیت دینی عطا کرے۔ دفتر اہلحدیث میں کئی ایک نسخے آئے تھے سب تقسیم کئے گئے شائقین مصنف ممدوح سے بہ پتہ مذکور طلب کرسکتے ہیں +

نور الہدیٰ۔ اس نام کی ایک کتاب جموں (ریاست کشمیر) سے آئی ہے۔ جس میں اس کے مصنف مولوی شیخ چراغ الدین صاحب ہیں۔ مصنف نے اسلامی عقائد لکھے ہیں زیادہ تر توجہ عیسائیوں کی جانب ہے بائبل (تورات۔ انجیل وغیرہ) سے اسلام کا ثبوت دیا گیا۔ گو یہ مضمون تو نیا ہے مگر ہاں اس میں شک نہیں۔ کہ اس سلسلہ کے قائم رہنے کی ہی آجکل حاجت ہے۔ مصنف کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے مضامین کا ایک سلسلہ جاری رہے اسی لئے اس کام کو ایک انجمن کی زیرنگرانی کیا گیا ہے۔ جسکا نام تائید الاسلام جموں ہے قیمت کتاب کی ۴ر ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے مگر جو صاحب انجمن کو ۴ر ماہوار چندہ دینگے انکو اس سلسلہ کی ہر ایک کتاب مفت ملا کرے گی۔

خط وکتابت بنام مصنف مقام جموں محلہ جوگی والہ یا بنام شیخ عبدالرسول سکرٹری انجمن مذکور مقام ومحلہ مذکور کی ہو +

ضرب عیسوی یا ابطال مرزا۔ یہ کتاب عیسائیوں کی طرف سے مرزا قادیانی کی رد میں شائع ہوئی۔ گو خطاب تو اس میں مرزا مذکور سے ہے مگر مسائل ایسے ہیں۔ کہ تمام مسلمانوں کے خلاف ہیں زیادہ زور حضرات انبیاء علیہم السلام کی عدم عصمت اور حضرت مسیح علیہ السلام کی عصمت پر دیا گیا ہے ایک دو مضمون میں خاص مرزا کو بھی آڑے ہاتھوں لیا ہے مثلاً مرہم رسل یا مرہم عیسے جو (بقول مرزا) حضرت عیسےٰ کے زخموں کے لئے حواریوں نے بنائی تھی اس کا ابطال جو اہلحدیث میں بھی نکل چکا ہے یا حضرت مسیح کی کشمیر میں قبر ہونیکا جواب جو رسالہ عقاید مرزا میں مفصل مذکور ہے مضمون تو پرانے ہیں جنکے جواب اہل اسلام کی طرف سے جو اسلام سے متعلق ہیں کافی ووافی دیئے گئے ہیں۔ اگر کچھ ہے تو مرزا کی ذاتیات کا جواب ہے۔ جو خود مرزا پر فرض ہے۔ ہاں اس کتاب سے مرزا کی ایک بات کی کھلی تکذیب ہوتی ہے جو وہ کہا کرتے ہیں۔ کہ میں سوروں کے قتل کرنے کو آیا ہوں۔ اور سوروں سے مراد عیسائیوں کو بتلایا کرتے ہیں۔ اور فرمایا کرتے ہیں کہ میری دم تحریر سے تمام سؤر (عیسائی) قتل ہوچکے ہیں مگر اس رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ان کی آواز آرہی ہے۔ شاید آخری سانس ہو۔ قیمت ۵ر ہے

پتہ رلیجس بک سوسائٹی لاہور۔ انارکلی۔

ضروری اطلاع:۔ بارہا عرض کیا گیا۔ کہ جن صاحب کو پرچہ نہ پہونچا کرے ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیا کریں اور اپنی چٹ کا نمبر بھی لکھیں تاہم بعض صاحب کئی کئی دنوں بلکہ ہفتوں بعد اطلاع کرتے ہیں۔ اکثر نام کا نمبر نہیں بتلاتے بعض کو نمبر کا شبہ رہتا ہے اس لئے گذارش ہے۔ کہ نمبر چٹ وہ ہے جو ان کے نام کے پتہ شروع میں لکھا ہوتا ہے جہاں نمبر کا لفظ ہو اس کے ساتھ جو نمبر ہو وہ لکھا کریں بڑی مہربانی ہوگی۔ (مینیجر)

انتخاب الاخبار

ناظرین اہلحدیث کو عید مبارک

اخبار وطن لاہور کے لائق اڈیٹر نے جنگ روس و جاپان کی خبروں کے لئے ضمیمہ روزانہ اردو شائع کیا ہے۔ قیمت ضمیمہ پر درج نہیں۔

افسوس مہینہ کامل گذر گیا۔ اس تمام مہینے میں مرزا قادیانی کا کوئی تازہ الہام سننے میں نہیں آیا۔

زیادہ افسوس یہ کہ موضع قادر آباد ضلع امرتسر میں ایک مرزائی خاندان تمام کا تمام طاعون سے راہی بقا ہوا۔ وکیل امرتسر الحکم قادیان سے دریافت کرتا ہے کہ اس کی اصل وجہ بتلاوے۔ ہمارے خیال میں وجہ صاف ہے۔ دل سے مرزا صاحب کے حق میں بے ایمان ہوں گے۔ اس سے زیادہ معقول وجہ کیا ہو سکتی ہے؟

منچوریا ریلوے توڑ دی گئی ہے پل کو بارود سے اڑا دیا گیا ہے۔ اس میں تیس روسی ہلاک ہوئے۔

ٹائمز کا نامہ نگار پیکنگ سے خبر دیتا ہے کہ روسی فوج کا جو اندازہ منچوریا میں کیا گیا ہے وہ مبالغہ ہے؟

یہ معلوم ہوا ہے کہ جاپانی جہازوں نے تین روسی سامان رسد کے جہاز پکڑ لئے ہیں اور دو ہزار سپاہی قید کر لئے ہیں۔

جاپان نے ساؤل پر قبضہ کر لیا ہے۔

سینٹ پیٹرزبرگ کی سرکاری خبر سے معلوم ہوا ہے۔ کہ پورٹ آرتھر میں چھ جاپانی جنگی جہازوں کو صدمہ پہنچا ہے۔

جاپان کی طرف سے خبر ملی ہے۔ کہ چار روسی جہازوں نے دو جاپانی سوداگری کے جہازوں پر گولہ باری کی۔ ایک تو غرق ہو گیا۔ مگر دوسرا بچ گیا۔

جاپانی بیڑا جس میں پندرہ جہاز تھے روسی بیڑے پر حملہ آور ہوا۔ پلاڈا نام روسی جنگی جہاز غرق ہو گیا۔ اور تین جہازوں کو صدمہ سخت پہنچا۔ جاپانی فوج ساحل کوریا پر اتری۔ یہاں بھی دو روسی جہاز چھین لئے ہیں۔

منگل کے روز جاپانی بیڑے نے ایک اور جنگ کی چھ جاپانی جنگی جہاز تھے۔ روسی جہازوں نے حملہ کیا ساحل قلعوں سے بھی گولہ باری ہوئی۔ جاپان بچ نکلا ہے۔

جنوبی اور غربی کوریا پر جاپانی فوجیں قابض ہو چکی ہیں۔

پورٹ آرتھر سے ایک سرکاری خبر کے ذریعہ معلوم ہوا کہ جنگ کے بعد وہاں ۱۹۰۰۰ جاپانی اتر آئے ہیں

لنڈن میں بھاری سیلاب کے آنے کی خبر شائع ہوئی ہے۔

میرٹھ میں ایک ٹین ساز کے لڑکے کی شادی سادہ طور پر ہوئی جسکی وجہ سے ان کی بہت کچھ بچت ہو گئی۔ بابو نیاز احمد صاحب رئیس میرٹھ و ممبر میونسپلٹی کی کوشش سے یہ اصلاح عمل میں آئی جزاہ اللہ۔

ایک آرمی آرڈر میں شاہ معظم نے لارڈ رابرٹس کی قیمتی خدمات کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اور تمام جوانان افواج برطانیہ کو ان کی نظیر سے مفید سبق حاصل کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

برٹش بجٹ کی تار خبروں میں ذکر ہے کہ انگلستان میں نئے ٹیکس لگانے کی ضرورت پڑیگی

باکو میں ارمنی لوگ روسی فتح کی دعا مانگتے تھے۔ بیچ میں ایک گولا آ پڑا۔ مجمع منتشر ہوا۔ کئی آدمی مجروح۔ دو مر گئے (خدا کی شان)

مدینہ منورہ کے متصل مفسدوں نے بیگم بھوپال کی اردلی پر گولیاں چلائیں (کچھ نذرانہ لیکر رہیں گے)

بریلی سے نامہ نگار وکیل لکھتا ہے کہ وہاں پچھلے ہفتہ دو شخص مسلمان ہوئے ایک ان میں سے ہر ایک مذہب کی تحقیق سے سیر ہو چکے ہیں آپ حافظ بھی ہیں اسلامی نام عبد اللہ رکھا گیا۔ الحمد للہ

لاہور کے کسیرا بازار میں ایک کسیرے کی دکان میں رات کے وقت چھت اوپر سے پھاڑ کر کوئی چور دکان کے اندر گھس گیا دکاندار اس روز غلطی سے چاندی کے برتن چھوڑ گیا تھا۔ اور ۴۰۰ روپیہ ایک جگہ اور ۱۰۰ روپیہ ایک اور جگہ بھی وہیں رکھا ہوا تھا۔ سو روپے اسکے ہاتھ آ گئے وہی لیکر چلدیا ۴۰۰ روپیہ اور چاندی کے برتن وغیرہ اسیطرح رکھی ہوئی ملے سوائے سو روپیہ کی اور کچھ نقصان نہیں ہوا + وما ہم بضارین بہ من احد الا باذن اللہ

روس اور جاپان کا مقابلہ

سلطنت جاپان کا وجود سنہ ۱۸۶۸ء سے ہے۔ اس لئے کہ یہی سنہ ہے جس میں حاکم موجودہ نے شوگن یعنی سپہ سالار فوجی ڈومیں یعنی امراء بزرگ دولت کی طاقت کا استیصال کر دیا اور جدید جاپان کی بنا ڈالی۔ یہ سلطنت شامل ہے تین عظیم الشان جزائر پر۔ جن کے نام ہان شیو۔ کن شیو۔ شیکوکو۔ ایزو اور فارموسا ہیں اور علاوہ ان کے صدہا چھوٹے چھوٹے جزائر بھی اس میں داخل ہیں۔ با عظمت اقوام تجارت پیشہ کی فہرست میں جاپان نے بسرعت تمام شرکت کر لی ہے۔

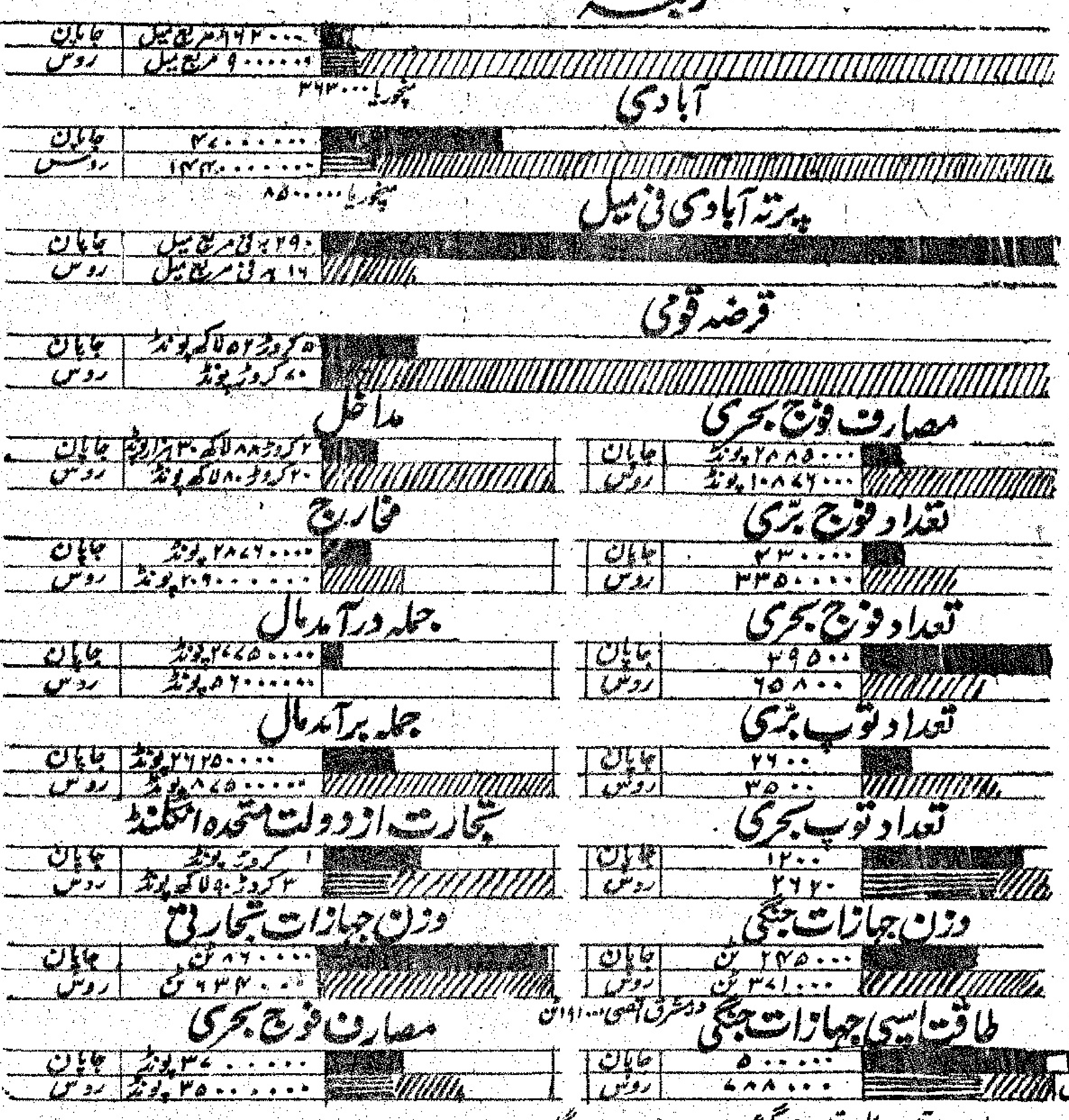

چین سے جنگ ہونے سے پہلے فوج جاپان کے چھ ڈویژن تھے اور بحالت امن اس فوج کی تعداد ستر ہزار تھی اور بحالت رزم میں ۲۶۸۰۰ اور جنگ کے بعد فوج میں نیا انتظام کیا گیا اور بجائے چھ کے بارہ ڈویژن قرار دیئے گئے اور ایک ۳۰۰۰۰۰ کی فوج ہو جائیگی سترہ سے چالیس سال کی عمر تک کے رعایا جاپان پر لازم کر دیا گیا ہے کہ وہ فوج میں داخل ہوں اور مدت ملازمت تین سال قرار دی گئی ہے - (جریدہ روزگار)

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) بمطبع اہل حدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS-AMRITSAR

الحمد لله

اخبار اہلحدیث امرتسر

اہل الحدیث لقد صانوا بجہدہم
دین الرسول وما خانوا وما شانوا

امرتسر ۱۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۱ ہجری مطابق ۴ مارچ سنہ ۱۹۰۴ عیسوی جمعہ المبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ [illegible]
والیان ریاست سے ۔ [illegible]
روسا اور جاگیرداروں سے للعہ
عام خریداروں سے ۔ [illegible]
قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے۔
نمونہ کا پرچہ مفت

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار ہونی چاہیے۔ بیرنگ ڈاک واپس۔ ہر خریدار کو نمبر خریداری لکھنا ضروری ہے

اسلام اور نسب

بعد از بعثت یہ امر ہمیشہ مرکز خاطر اقدس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) رہا کہ تمام عرب لفظاً قوم کے صحیح مفہوم میں ایک نیشن ہو جائے۔ مگر غرور نسب جو عربوں کی جبلت میں داخل تھا۔ ایک مضبوط اور دشوار گذار روک قومیت کے راستہ میں حائل تھی جب تک یہ روک تمام دور کیا جاوے مکمل امتزاج نہیں ہو سکتا تھا۔ سب سے زیادہ نسبی غرور کا مرض قریش میں تھا۔ اس مرض اخلاقی کے دفعیہ کے واسطے جناب والا نے اپنے خاندان میں زینب کا نکاح کر دیا۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاکُمْ کا عملی ثبوت دینے کے لئے جب ۶ھ میں مختلف ممالک میں قاصد بھیجے گئے تھے تو اسلامی ایلچی کو قوم غسان نے (جو عراق عجم میں

رہتی اور عربی سے عیسائی ہوگئی تھی) مار ڈالا۔ اُن کی سرکوبی کیواسطے جو لشکر مہاجرین و انصار کا بہیجا گیا۔ اُن کا سپہ سالار زید بن حارثہ تہا۔ زید لڑائی میں شہید ہوا۔ جب ۸ھ میں مکہ فتح ہوگیا اور سلسلۂ مہاجرت ختم ہوگیا۔ کیونکہ عرب کا کوئی حصہ دار الحرب نہ رہا تھا اور ۱۰ھ میں حجۃ الوداع کے بعد قریباً تمام عرب مسلمان ہوچکا تہا۔ اب دوبارہ قوم غسان پر فوج کشی کا اعلان کیا گیا۔ اسامہ بن زید اُس لشکر کا جو تمام قبائل عرب سے تیار کیا گیا تہا۔ افسر مقرر کیا گیا۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اسامہ کے تحت کئے گئے۔ یہ لشکر بوجہ علالت پیغمبر خدا کی زندگی میں روانہ نہ ہوسکا۔ بعد میں حضرت ابوبکرؓ نے روانہ فرمایا۔ اور خود پیادہ دو تین میل تک اسامہ کے ہمرکاب ہوئے۔ اس میں حکمت یہ تہی۔ کہ اسامہ اپنے باپ کا انتقام لینے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیگا اور نیز یہ کہ تمام اہل عرب پر واضح ہو جاوے۔ کہ نسب فی الحقیقت خدا کے نزدیک کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس پر بیجا فخر و ناز کیا جاوے۔ زید کی سپہ سالاری میں مہاجرین و انصار کو جتایا۔ اور اسامہ کے افسر مقرر کرنے سے تمام عرب کو اُس کا عملی ثبوت دیا۔ کہ غلام اور غلام زادہ امیر زادہ کے برابر بلکہ بڑہکر ہے۔

یہ ہے اعلیٰ تعلیم اور یہ ہے اسکا عملی ثبوت۔ جسقدر زیادہ سوچیں سمجھیں غور کریں۔ اسی قدر ہماری عقیدت ذات اقدس سے بڑہ جاتی ہو؎

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی ؛
کاندریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

تمام مذہبی و خیالی کبر و نخوت جو عقائد باطلہ اور اوہام فاسدہ نے پیدا کر رکھے تھے۔ بتدریج دور کردئے تھے۔ جو اصول بیان فرمائے۔ ان کا اپنے طریق عمل سے ثبوت دیا۔ جہاں سوز منافرت کے بجائے عالمگیر اخوت (یونیورسل برادرہڈ) قایم کی۔ اور آخر کار عبرت انگیز تاریخی واقعہ بیان کر کے اعمال صالحہ کو معیار شرافت قرار دیا۔

قَالَ یٰنُوحُ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَہْلِکَ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۔

حضرت نوح نے فریاد کی۔ کہ بار الہا تیرا وعدہ میرے اہل و عیال کے بچانے کا ہے میرے بیٹے کو غرق ہونے سے بچا۔ ارشاد ہوا۔ کہ وہ تیرا بیٹا نہیں اور نہ تیرے عیال میں داخل ہے کیونکہ اسکے اچھے عمل نہیں ہیں؎

چو کنعاں را طبیعت بے ہنر بود
پیمبر زادگی قدرش نیفزود

انسانیت کے خالص سونے پر جو صدیوں سے نسبی ملمع چڑہا ہوا تہا اخلاق فاضلہ کی کٹھالی میں تپایا۔ اور آخر کار خالص سونے کو الگ کر دیا۔ یہ تہی وہ تعلیم جس سے حضرت علیؓ متاثر ہو کر یوں فرماتے ہیں

انا ابن لنبی کنیتی ادبی + او کان من عجم او من العربی
ان الفتی من قال ہا انا ذا + لیس الفتی من قال کان ابی

مختصر یہ کہ جب وہ عوارض جو انسان کی غلط کاریوں نے پیدا کر رکھے تہے اسلامی تعلیم کی برکت سے دور ہوگئے۔ تو جوہر انسانیت نے اپنا خوشنما چہرہ دکھایا۔ اور ملک کے اس سرے سے اُس سرے تک عالمگیر اخوت قایم ہوگئی۔ کہاں وہ زمانہ تھا۔ کہ بہائی بہائی کا دشمن اور کہاں یہ وقت کہ تمام ملک و قوم یک جان دو قالب ہے اور عرب کے ہر ایک گوشہ سے یہ صدا آرہی ہے؎

آفتاب یک دیار و گوہر یک معدنیم
آشنا یانیم با ہم ہیچکس بیگانہ نیست

وائے بر حال ما۔ یہ اعلیٰ تعلیم اور یہ استخوان فروشی۔ فاعتبروا الخ۔

(خاکسار الف الدین) (وکیل)

میں نے شراب کا خیال کیوں چھوڑ دیا

انسان کی زندگی میں بہت سارے ایسے چہوٹے چہوٹے واقعات اسکو پیش آتے ہیں۔ جو بظاہر گویا بالکل بے حقیقت ہوتے ہیں۔ مگر بعض اوقات اس کی طبیعت پر اُن کا اثر ایسا گہرا پڑتا ہے۔ کہ شقی کو سعید اور سعید کو شقی بنا دیتا ہے۔ مجہے بہی ایسے واقعات اکثر پیش آئے ہیں۔ جن سے مجہے اپنے اخلاق کی تہذیب و درستگی میں بہت بڑی مدد ملی ہے۔ انہیں واقعات سے ایک واقعہ یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اور کیا عجب ہے۔ کہ اس واقعہ کا جو اثر مجہہ پر ہوا تہا۔ وہی اثر اُس کا بیان پڑہنے سے کسی کو

اثر پذیر دل پر بھی ہو۔ اور وہ بھی مستفیض ہو۔

اس زمانے میں کہ جب میں اسکول میں پڑھتا تھا۔ اور جس وقت میری عمر کے وہ دن تھے۔ کہ طبیعت غیر مطمئن تھی۔ اور کسی شے کو قبول نہیں کرتی تھی۔ تاوقتیکہ اس کا تسکین بخش سبب نہ ملجائے۔ میرے دل میں یہ سوال پیدا ہوا۔ کہ شارع نے شراب کیوں منع کی اگر خمر ام الخبائث ہے۔ تو اس حالت میں کہ کثرت سے استعمال کی جائے۔ اگر ایک شخص جادۂ اعتدال سے باہر قدم نہ رکھے۔ تو کیا مضائقہ ہے۔ شاید شارع نے قطعی ممانعت اس لئے کردی ہو۔ کہ لوگ اعتدال کے پردہ میں حد سے گذر نہ جائیں وغیرہ وغیرہ۔ یہی حالات تھے۔ جو میرے دماغ میں گذر رہے تھے میں نے چاہا۔ کہ اپنے کسی بزرگ سے بحث کر کے اس بات کا تصفیہ کروں۔ غرض دوسرے روز میں نے یہی کیا۔ کہ اپنے ایک واجب التعظیم بزرگ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا۔ کہ حضرت مجھے یہ سمجھا دیجئے کہ شارع نے شراب حرام کیوں کی؟ میری زبان سے ان الفاظ کا نکلنا تھا۔ کہ شامت آگئی۔ حضرت تھے بڑے تندمزاج۔ فوراً جھلا اُٹھے اور بڑی دیر تک سخت و سست سناتے رہے۔ اور فرمانے لگے تجھے شرم نہیں آتی۔ کہ احکام شرع میں بھی چون و چرا کرتا ہے اسی لئے تو ہم کہا کرتے ہیں۔ کہ انگریزی نہیں پڑھنی چاہئے۔ خیر میں اپنا سا منہ لیکر کھسک گیا۔ مگر میری تشفی نہیں ہوئی تھی۔ اسلئے ایک اور بزرگ سے وہی سوال کیا۔ وہ تھے زمانہ شناس۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ تمہارا سوال اصول سے تعلق رکھتا ہے۔ اور چونکہ فی زماننا ہم لوگوں نے اصول کا پڑھنا چھوڑ دیا ہے اور فروعات ہی پر جھگڑتے رہتے ہیں۔ اس لئے تمہارا جواب ذرا مشکل سے ملیگا۔ لیکن میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ ہماری شرع میں ایک بھی ایسا حکم نہیں ہے۔ جسکی کچھ اصل نہ ہو۔ یا جسکی کوئی معقول وجہ نہ ہو۔ اگر تمہیں کوئی جواب نہ دے سکے تو تمہیں ایک لحظے کیلئے بھی یہ نہ سمجھ لینا چاہئے۔ کہ شرع ناقص ہے۔ بلکہ ہمارا علم ناقص ہے۔ اُن کی اس فہمائش سے یک گونہ تسکین تو ہوئی۔ مگر پورا اطمینان نہیں ہوا۔

اب ایک روز کا ذکر سنیئے کہ میں نے ٹائمس آف انڈیا میں پڑھا۔ کہ آج شام کو فلاں ڈاکٹر صاحب ٹمپرنس پر لیکچر دینے والے ہیں۔ میں تو اسی کے خیال میں تھا۔ اسکول سے چھٹی پاتے ہی وہاں پہنچا۔ جہاں لیکچر ہونے والا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے شراب کی برائی میں نہایت مدلل تقریر کی۔ اور نقشجات اور گوشواروں کے ذریعے سے ثابت کردیا کہ شراب پینے والے بہ نسبت نہ پینے والوں کے زیادہ مرتے ہیں اور عمر بھی کم پاتے ہیں۔ قوت بھی جو دودھ گھی۔ گوشت روٹی وغیرہ غذاؤں سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ شراب سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ نشہ اترجانے کے بعد جو تکلیف اور سستی پیدا ہوتی ہے وہ شراب سے حاصل کی ہوئی عارضی قوت کا عوض دیتی ہے اور نشہ کی قوت اور خمار کی سستی کا موازنہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم خسارے میں رہتے ہیں۔ غرض اس قسم کی بہت ساری دلیلیں وہ بیان کرتے رہے۔ لیکن دو دلیلیں جو مجھے اب تک یاد ہیں۔ اور جن کا اثر میرے دل پر گہرا پڑا تھا۔ یہ تھیں کہ انہوں نے کہا کہ شراب پینے والوں کے دل پر چربی چڑھ جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ اس چربی کے غول کا حجم بڑھتا جاتا ہے۔ یہانتک کہ دل انقباض کی وجہ سے کام چھوڑ دیتا ہے جسکا نتیجہ ہلاکت ہے۔ انہوں نے اس دلیل کو عملی طور سے اس طرح ثابت کیا تھا کہ لکچر سے تین دن پہلے ایک گوشت کے تازہ ٹکڑے لیکر دو ٹکڑے کیا۔ ایک ٹکڑا ایک ایسی شیشی میں رکھدیا۔ جس میں خالص پانی بھرا ہوا تھا۔ اور دوسرا ٹکڑا دوسری شیشی میں ڈال دیا۔ جس میں شراب بھری ہوئی تھی۔ تین دن کے بعد تقریر کرتے ہوئے جب انہوں نے دونوں شیشیاں ہمیں دکھلائیں تو وہ گوشت کا ٹکڑا جو پانی میں پڑا ہوا تھا اپنی اصلی حالت پر تھا۔ مگر شراب میں ڈوبے ہوئے ٹکڑے کا رنگ بھی متغیر ہوگیا تھا۔ اور اسپر ایک قسم کی سفیدی اور غبار بھی چھایا ہوا تھا۔

دوسری دلیل دیتے ہوئے انہوں نے پہلے ہمیں یہ سمجھایا۔ کہ خون کی بناوٹ کس طرح پر ہے اور اس کا خلط کیا ہے خون ایک شفاف بے رنگ سیال ہے جسمیں سرخ رنگ کے خوردبینی کرّے تیرتے ہیں اور جنکی وجہ سے ہمیں خون کا رنگ سرخ نظر آتا ہے یہ کرّے نہایت منتظم اور بالکل مدور ہوتے ہیں اور خوردبین کے ذریعہ

ایسے نظر آتے ہیں - جیسے سڑے دل تازہ مٹر کے دانے لیکن شرابیوں کے خون کو خوردبین سے دیکھا جائے تو یہ کرتے ایسے نظر آتے ہیں جیسے مرجھائے ہوئے مٹر کے دانے اور جن کے رنگ میں بھی ایک قسم کا بلغمی پن پایا جاتا ہے - جن کے دیکھنے سے نفرت پیدا ہوتی ہے ڈاکٹر صاحب نے ایک نقشہ بھی دکھلایا تھا جس پر شراب نہ پینے والوں کے خون کے کرتے اور شراب پینے والوں کے خون کے کرتے بھی بڑا کر دکھلائے گئے تھے - جس وقت شراب کا نام سنتا ہوں یا کسی کو پیتے دیکھتا ہوں - تو فوراً اُن دو شیشیوں اور دونو قسم کے کرتوں کا نقشہ میری دماغی آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے اور شراب پینے پر دل کا الٹا قے کرنا اور نفرت پیدا ہو جاتی ہے -

افسوس ہے - کہ ہمارے مذہب کے اصول تو ایسی سائنٹفک باتوں پر مبنی ہوں - لیکن ہمارے مولوی اِن اصول کو نہ سمجھ سکیں - اور ان باتوں میں غیر ہمارے سبقت کریں - میں یہ لکھنا بھول گیا - کہ ڈاکٹر صاحب جنہوں نے لیکچر دیا تھا - پارسی تھے - اور جن کے مذہب میں شاید شراب کی ممانعت بھی نہیں بلکہ بعض مذہبی رسوم میں بھی استعمال کیجاتی ہے -

انشاءاللہ کسی وقت لحم الخنزیر کے متعلق بھی ایک ایسا ہی مضمون ہدیہ ناظرین کروں گا - (عصر جدید)

* * *

اسلام اور رسوم

اسلام کو جہاں اور باتوں پر ناز تھا - وہاں اسکو ایک بہت بڑا فخر اس امر پر بھی تھا - کہ اس نے تمام بیہودہ رسموں بدعادتوں اور مضر رواجوں کی دنیا سے بیخ کنی کر دی - اور ما وجدنا علیہ آباؤنا کی مستحکم دیوار کو جو دینی اور دنیوی ترقیوں کے آگے سد راہ ہو رہی تھی - ڈھا کر گرا دیا - جس طرح اسلام میں بعض اور خوبیاں ایسی پائی جاتی ہیں - جو دنیا کے دوسرے ملل و مذاہب کو نصیب نہیں اُسی طرح دنیا میں کوئی دین یا مذہب ایسا نظر نہیں آتا - جو رسوم قبیحہ کی آلائشوں سے پاک ہونے میں اسلام کی ہمسری کا دعوے کر سکے - باوجود اس کے کہ اسوقت تمام دنیا یورپ کی تہذیب کا لوہا مان رہی ہے اور اس کی اعلیٰ روشنی نے تمام مسکون سے جہل کی تاریکی دور کر دی ہے - پھر بھی وہاں اب تک بہتیرے رسم و رواج ایسے پائے جاتے ہیں - جنکی بنا محض توہمات پر ہے - اور جن سے سوائے اخلاقی پامالی یا مضرت کے قوم کو کوئی نفع نہیں پہنچا - افسوس ہے کہ اسلام پر ہندوستان پہنچکر جہاں اور تباہیاں آئیں وہاں اسکو ایک بہت بڑا نقصان یہ بھی پہنچا - کہ اس کے خوبصورت روشن چہرے پر رسوم قبیحہ کے بیشمار بدنما داغ دکھائی دینے لگے جسکی وجہ سے بجائے اسکے کہ ایک خدائی اس دلربا شکل کی فدائی ہوتی - اسکو نفرت و استکراہ کی نظر سے دیکھنے لگی -

اسلام اور رسوم ایک ایسا وسیع سبجکٹ ہے کہ اگر اس کے ہر ایک پہلو پر پوری طرح سے بحث کی جاوے - اور وضاحت کے ساتھ دکھلایا جاوے - کہ حقیقت میں اسلام ایک کیسا سیدھا سادھا مذہب تھا مگر مختلف ممالک میں جا کر اس کی شکل اور وضع میں کیا کیا تبدیلیاں واقع ہوئیں اور اسکو کیا کیا نقصانات پہنچے تو بجائے خود ایک ضخیم کتاب طیار ہو جاوے - ہمیں اس آرٹیکل میں جو کچھ دکھانا ہے - وہ یہ ہے - کہ ہندوستان میں پہنچکر اسلام جیسا آزاد مذہب رسوم کی قیود سے کسقدر جکڑ دیا گیا - اور ان رسم سے بھی جو اور اخلاقی مضرتیں اسکو پہنچیں - ان سے قطع نظر کر کے ہمارا مقصد یہاں صرف اسی قدر ہے - کہ ان رسوم کی بدولت ہندوستان کے مسلمانوں نے جو مالی نقصانات برداشت کئے اور کر رہے ہیں - ان کو باختصار بیان کریں -

سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے - کہ آیا انسان کے ساتھ اسلام نے حقیقت میں کچھ رسوم ایسی لگا دی ہیں - کہ جنکی انجام دہی میں خود اُس کو یا اُس کے والدین کو بیجا صرف زر سے بچاؤ نہیں ہو سکتا - اب انسان کے زمانہ حیات کو بتسلسل اُس کی پیدائش سے اسکی موت تک دیکھو - اچھا خیال کرو - کہ ایک انسان پیدا

ہوا۔ پیدائش کے بعد پہلی رسم جو اسلام نے اس کی ذات کیساتھ لگائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کے کانوں میں اذان دی جائے۔ اور وہ صرف اِس امر کے سمجھانے کیلئے کہ یہ لڑکا داخل اسلام ہوا۔ اِس اذان کے دینے میں کیا کچھ صرف زر کی ضرورت ہے؟ نہیں۔ ایک کوڑی بھی خرچ کرنے کی حاجت نہیں۔ دوسری رسم عقیقہ یا نسیکہ ہے جسمیں لڑکے کے سر کے بال اتارے جاتے ہیں۔ اسکا نام رکھا جاتا اور اس کی طرف سے ایک یا دو جانور قربانی کئے جاتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ بچے کا سر منڈوانے میں کچھ ایسے خرچ کا کام نہیں اور نہ نام رکھنے میں کسی قسم کے صرف کی ضرورت ہے۔ رہی قربانی۔ وہ بھی صرف اہل وسعت پر ہے جو کر سکتا ہے۔ کرے۔ نہ کر سکتا ہو۔ نہ کرے۔ اِس کے بعد ختنے کی رسم ہے۔ اِس کے ساتھ بھی کوئی ایسے لوازم نہیں لگائے گئے ہیں۔ جنمیں خرچ کی ضرورت ہو۔ بالغ ہونے پر مرد وعورت کیلئے نکاح ضروریات میں سے قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اسلام نے اِس کے ساتھ بھی کسی قسم کی رسم وغیرہ کی پخ نہیں لگائی۔ ہاں مرد کو ولیمہ کرنے کا حکم ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ آج تو مہاجن سے دو چار ہزار روپے سودی قرض لے کر تمام اہل قرابت اور دوست احباب کو الوان نعمت کھلادو اور کل خود نانِ شبینہ کو محتاج ہو کر بھیک مانگنے کی نوبت آئے۔ بلکہ اپنے مقدور اور وسعت کے مطابق تھوڑے سے دوست احباب کو کھانا کھلادیا جائے۔ جس سے نکاح کو شہرت ہو جاوے۔ اور اِس مواکلت اور مشاربت سے باہمی اتحاد کو تقویت ہو۔ اب شادی کے بعد سے موت کے وقت تک انسان کے ساتھ اور کوئی رسم وابستہ نہیں کیگئی۔ اِس کے مرنے کے وقت اسکے اقربا یا احباب کا فرض صرف اسی قدر ہے۔ کہ اِس کی نماز جنازہ ادا کر کے اُسے خاک کے نیچے دبا آویں اور بس

اب رہے فرائض دینی وہ چار ہیں نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوۃ۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ نماز اور روزے میں کسی خرچ کی ضرورت نہیں۔ رہا حج اِس کے ساتھ من استطاع الیہ سبیلا کی قید لگی ہوئی ہے جسکی تفسیر میں فقہا نے بڑی بڑی شرطیں لگائی ہیں۔ اور غور کا مقام ہے۔ کہ جب یہ امر مسلم ہوگیا ہے۔ کہ کسی قوم کی تقویت اور ترقی کے لئے اس میں قومی جلسوں اور صحبتوں کا جاری رہنا نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ اسی غرض سے خود ہندوستان میں کچھ عرصے سے کانگریس کانفرنس اور دوسری مجلسیں منعقد ہوا کرتی ہیں۔ جن میں ملک کے ہر حصے کے باشندے زحمت اور اخراجات سفر برداشت کر کے جا کر شریک ہوا کرتے ہیں۔ تو پھر اگر اسلام نے ایک سالانہ کانفرنس یا کانگریس ایسی قائم کی۔ جس میں اُس کے تمام پیرو خواہ وہ پردۂ زمین کے کسی گوشے کے رہنے والے کیوں نہ ہوں۔ بشرط وسعت زندگی بھر میں ایک بار ضرور شریک ہوں۔ اور ایک جگہ اکٹھے ہو کر تبادلۂ خیالات کریں۔ اور باہمی مشورے سے اپنی ہر قسم کی دینی ودنیاوی ترقی کی راہیں سوچیں۔ تو اُس نے کیا بُرائی کی؟ ایسی باتوں میں روپے خرچ کرنا قوم کیلئے باعث تباہی وہلاکت نہیں بلکہ موجب رحمت اور برکت ہے۔ اب زکوۃ کی حالت ملاحظہ ہو۔ اسکو کون سا عاقل صرف بیجا کہیگا؟ اِس اصول کو تو ہر ایک متمدن قوم ملک میں میزان دولت کے پلڑوں کو برابر رکھنے کے لئے ضروری اور لابدی سمجھتی ہے۔

اب یہ دیکھنا ہے۔ کہ آیا اور ادیان وملل کی طرح اسلام نے بھی اپنے پیروؤں کے لئے کوئی میلے ٹھیلے یا پرب تیوہار ایسے قائم کر رکھے ہیں۔ جن میں لایعنی مصارف سے چارہ ہی نہ ہو۔ مسلمانوں کیلئے اگر کوئی تیوہار رکھے گئے ہیں تو وہ صرف دو ہیں۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ۔ تو کیا ہندوؤں کی دیوالی اور عیسائیوں کے بڑے دن کی طرح مسلمانوں کے اِن دونوں تیوہاروں میں بھی ظاہری آرائش اور دھوم دھام ضروریات سے ہے؟ اس کا جواب تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیس العید لمن لبس الجدید والے مشہور خطبے سے بخوبی ملتا ہے۔ رہی عیدالاضحیٰ کی قربانیاں وہ اہل استطاعت کیلئے ہیں اور اہل وسعت کے لئے (بقدر وسعت) فی کس یا تمام اہل بیت کی طرف سے ایک ایک قربانی کرنی کوئی مشکل بات نہیں۔

جو باتیں ہمنے اوپر بیان کیں۔ ان کے سوا اسلام میں تو اور کوئی فرض دینی یا رسم مذہبی ایسی نہیں دکھائی دیتی۔ جس میں صرف بیجا داخلِ فرضیت

سمجھا گیا ہو۔ آؤ۔ اب دیکھیں۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے رسوم کی پابندی کے لحاظ سے کہاں تک اُس اسلام کی پیروی اختیار کی ہو جس نے ایک عالم کو اپنی سادگی وضع کا فریفتہ کر لیا تھا۔ اللہ اکبر! ان کی اور اصل اسلامیوں کی رسوم وعادات میں تو وہ بلا کا فرق ہو گیا ہے۔ کہ اگر پہلی اسلامی صدی کا کوئی شخص اسوقت زندہ ہو جائے اور ان کے رسوم واطوار دیکھے۔ تو اُس کو اِن کے مسلمان تسلیم کرنے میں ویسا ہی تامل ہو۔ جیسا رات کو دن مان لینے میں جسطرح ہمنے پہلے انسان کی زندگی کی تمام حالتیں اُس کی پیدائش سے موت تک دکھائی ہیں۔ اور یہ ظاہر کر دیا ہے۔ کہ اس تمام زمانے میں اسلام نے فی الحقیقت کون سے فرائض اور رسوم اُس کیساتھ لازم کر دئیے ہیں۔ اسی طرح علی التسلسل ہمیں یہ دکھانا ہے۔ کہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں نے ایک انسان کو اُس کی پیدائش ہی کے وقت سے رسوم کی قیود میں اسقدر جکڑ دیا ہے۔ کہ مرنے ہی پر اُن سے رہائی ممکن ہے۔ نہیں نہیں سچ تو یوں ہے۔ کہ مر کر بھی اُن سے چھٹکارا نہیں ملتا۔

اچھا۔ فرض کیجیے۔ کہ ایک بچہ پیدا ہوا۔ جب تک اُس کی چھٹی اور مونڈن میں اتنے روپے نہ اڑا لئے جائیں۔ کہ حقیقت میں اس کے والدین کی پوری حجامت ہو جائے۔ اور انہیں اپنی چھٹی کا دودھ یاد کرنا پڑے۔ تو وہ چھٹی چھٹی ہی کیا اور وہ مونڈن مونڈن ہی کیا! آگے چلئے اب کیا ہے؟ نمک چشی ہے یا کھیر چٹائی ہے اس میں بھی اگر زیادہ نہیں۔ تو دو چار ہزار روپے بھی نہ لگا دے۔ تو برادری میں کیونکر منہ دکھانے کے قابل رہ سکتے ہیں۔ اب وہ مولود اگر لڑکا ہے۔ تو اسکے ختنے ہیں۔ اگر لڑکی ہے تو اُس کے کان چھیدنے ہیں۔ چند ہزار روپوں کا اِدھر سے اُدھر چلا جانا تو کوئی بات ہی نہیں ہو۔ اب اسکے مکتب کی تیاری ہے۔ اسمیں کم سے کم اتنا سرمایہ صرف کر دینا تو ضروریات سے ہے۔ کہ اپنے پلے ایک ٹکا بھی باقی نہ رہے جس سے اس لڑکے کی کچھ بھی تعلیم وتربیت ہو سکے۔ ورنہ خویش وبیگانے انگشت نمائی کریں گے۔ اس بیان میں ہمنے مبالغے کو مطلق راہ نہیں دی ہے۔ بیسیوں خاندان ہمنے بچشم خود ایسے دیکھے ہیں۔ کہ جنہوں نے اپنی اولاد کے مکتبوں میں ہزاروں روپے خرچ کر ڈالے اور اب روپے کے نہ رہنے کے سبب ان کی وہی اولاد بے تعلیم وتربیت آوارہ ماری پھرتی ہے۔

اب شادی کی رسم لیجئے جو تمام رسموں میں زیادہ اہم سمجھی گئی ہے اور جس ایک رسم کے ساتھ پچاسوں سینکڑوں رسمیں بطور ذریات اور توابع کے لگ گئی ہیں۔ اور جن سے کسی طرح چھٹکارا ممکن ہی نہیں ہے۔ اس کا تو پوچھنا ہی کیا ہے۔ اِس کی تفصیل کے لئے ایک پوری ضخیم کتاب کے لکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر کسی شخص کی خواہش ہے۔ کہ ہندوستان اور خاص کر صوبہ بہار کے ایک شریف مسلمان خاندان کے ہاں کی شادی کا چھوٹے پیمانہ پر فوٹو دیکھ لے۔ تو اُسے چاہئے۔ کہ وہ پٹنے کی ایک شریفہ خاتون نے اپنے والد مسٹر محمد سلیمان بیرسٹر کی تصنیف کردہ کتاب **اصلاح النساء** کا ضرور مطالعہ کرے۔ غرض شادی حقیقت میں وہی شادی سمجھی جاتی ہے۔ جس میں پوری طرح سے خانہ بربادی ہو جائے۔ اور تمام املاک وجائیداد کو آتشبازی وغیرہ میں پھونک کر در در گدائی کرنے کی نوبت آئے۔

خیر! آدمیوں کی شادیاں تو بجائے خود رہیں۔ ہمنے ایک ایسے خاندان کے مدوجزر کی حالت بچشم خود دیکھی ہے۔ جس میں گڑیوں کی شادیوں میں نہایت دھوم دھام کر دیجاتی تھی۔ اور تمام رسوم ایک ایک کرکے ادا ہوتی تھیں اور اِس طرح سینکڑوں روپیوں پر بیدریغ پانی پھیر دیا جاتا تھا۔ لیکن اِن غلط کاریوں کا آخر نتیجہ کیا ہوا؟ آہ۔ اِس دولتمند خاندان کے ان لڑکوں اور جوانوں کو جو نہایت ہی عیش وآرام میں پلے تھے۔ اور جن کے گھر سے سینکڑوں مصاحبوں اور غریبوں کی دن رات پرورش ہوتی تھی۔ نہایت تباہ حال در بدر دست سوال پھیلاتے دیکھا بعض کی تو یہ حالت دیکھی۔ کہ اُس عیش وتنعم کے وقت میں جو انہیں افیون نوشی وغیرہ کی دھت پڑ گئی تھی (کیونکہ یہ عادتیں ہندوستان میں دولت وثروت کے ساتھ لازم وملزوم سمجھی جاتی ہیں) تو اِس افلاس وکربت کے زمانے میں اگر کسی شخص نے انپر

ترش کھا کر انہیں دو چار پیسے ہی دیئے) تو بجائے اس کے کہ وہ اُن پیسوں سے کچھ کھا کر خود کو عذاب الجوع سے نجات دیتے۔ انہیں افیون نوشی میں صرف کرتے۔ اور فاقوں پر فاقو کھینچتے کھینچتے اُن کی پیٹھ دُہری ہو جاتی۔ ان کے جانی دشمنوں کا دل بھی جنہوں نے انہیں کبھی اس عیش و آرام کی حالت میں دیکھا تھا۔ اب ایسی خطرناک حالت میں انہیں دیکھکر پگھل جاتا۔ اور بے اختیار اشکِ حسرت بہانے لگتے سچ ہے؛

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم فاعتبروا یا اولی الابصار

اب شادی کے بعد کی حالت ملاحظہ کیجئے۔ اگر خدا نے صاحب اولاد کیا۔ تو ہر ایک لڑکے کی چھٹی۔ کتب۔ وغیرہ میں اگر زیادہ نہیں۔ تو اسقدر تو ضرور اُسے خرچ کرنا واجبات سے ہے۔ جو خود اُس کی تقریبوں کے موقعوں پر اس کے والدین نے صرف کیا تھا۔ گو اُس کی حیثیت اس کے بزرگوں کی حیثیت سے کتنی ہی تنزل کر گئی ہو۔ مگر خدانخواستہ عزت اور شرافت میں تو سر مو فرق نہیں آیا ہے۔ اور عزت و ناموس کا مقتضا یہ ہے۔ کہ جو رسمیں جس طریق اور جس انداز سے بزرگوں سے ہوتی آئی ہیں۔ اُس سے رتی بھر کمی نہ ہونے پائے۔ ورنہ تمام اہل برادری میں تھڑی تھڑی ہوگی۔ اور کسی سے منہ دکھلانے کے قابل نہ رہیگا۔ غرض اس کے والدین اگر فضول خرچیوں کی بدولت چاہِ عمیق میں گرے تھے۔ تو یہ اُن کی ریس کرنے کے ہاتھوں تحت الثریٰ کو جاتا رہا۔ ع

ببیں عقل و ہمت بباید گریست

بادی النظر میں یہ سمجھ میں آتا ہے کہ رسموں کا تعلق انسان کیساتھ اُس کی زندگی تک ہوگا۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ گو انسان مر کر خود یقیناً تمام دنیاوی قیود سے رہا ہو جاتا ہے۔ مگر ہندوستان میں اسکے مرنے پر بھی اسکے ورثہ کو رسوم کی قیود سے چھٹکارا نہیں ملتا۔ اسکے مرے پیچھے تیجا۔ چہارم بیسواں چالیسواں برسی وغیرہ کا ہونا ضروری ہے جسکے انجام میں اسکے پسماندوں کو چاہیے کہ اپنے زیر کفن کے ایک اُنگل ہی نکلے۔ مثلیں اگر برسی وغیرہ سے بھی فراغت ہوگئی۔ تو شب برات ایک ایسا سالانہ تیوہار ہے جسمیں سات پشت کے مُردے اپنے اپنے نام سے کچھ نہ کچھ پیسے لے ہی مرتے ہیں۔

اس کے علاوہ ہندوستان کے مسلمانوں نے خاصکر جس قدر رسوم کو مذہبی فرائض سمجھکر اپنے آپ پر لازم کر لیا ہے۔ اور جنکی انجام دہی میں وہ کچھ کم مصارف کے زیر بار نہیں ہوتے۔ اُنکی تعداد بھی اُن رواجی باتوں سے ہرگز کم نہیں ہے۔ جنکی پابندی کو وہ دنیاوی حیثیت سے ضروری سمجھتے ہیں۔ وہ باتیں تو ایک طرف رہیں جو وہ اسلام کے نام سے کرتے ہیں۔ گو حقیقت میں اُن رواجی باتوں کو قطعاً اسلام سے تعلق نہیں۔ اور وہ مبتدعات میں سے ہیں بعض تو ایسی رسمیں جاہل مسلمانوں میں رائج ہو گئی ہیں جو خاص ہندوؤں کی معتقدات اور اعمال مذہبی میں سے ہیں۔ اور جنہیں اسلام سے کوئی لگاؤ نہیں۔ مثلاً ماتا اور گنگا کی پوجا۔ چیچک جھنیا۔ ہولی دیوالی وغیرہ تیوہار منانا

یہ دونوں باتیں تو کسی قدر وضاحت کے ساتھ بیان کر دی گئیں۔ کہ حقیقت میں کہاں تک اسلام میں رسوم کی پابندیاں رکھی گئی ہیں اور ہندوستان کے مسلمانوں نے کہاں تک اپنے آپکو ان قیود سے جکڑ لیا ہے۔ اور اسکی بدولت انہیں آئے دن کیا کچھ نتائج بد دیکھنے پڑتے ہیں۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہاں کے مسلمانوں میں رسم و رواج نے کیونکر اسقدر زور پکڑا۔ اور اس کے جواب وہ کون لوگ ہیں اور قید رسوم سے رہائی پانے کی کیا تدبیر کی جا سکتی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جو جو رسمیں یہاں کے مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں وہ قریب قریب سب ہندوؤں سے اخذ کیگئی ہیں (لسان الصدق)

عید الضحیٰ میں اختلاف

عموماً ملک میں عید یکشنبہ کو ہوئی۔ مگر امرتسر۔ پشاور۔ ملتان جھنگ کوئٹہ (بلوچستان) میں بھی شنبہ کو عید ہوئی۔ ....

....

...... افسوس کہ مسلمانوں کی کوئی کل سیدھی نہیں عید الفطر یا اختلاف ہو۔ تو ایک وجہ یہی ہے۔ کہ تحقیق کی فرصت نہیں حیرانی تو یہ ہے کہ عید اضحےٰ پر بھی اختلاف جسمیں ہفتہ کیا عشرہ کی فرصت ملتی ہے جسمیں کل دنیا سے تحقیقات ہو سکتی

انتخاب الاخبار

جاپان کا انتظام قابل تعریف ہے اور تین لاکھ فوج بغیر بری فوجوں کے انتظام میں خلل دینے کے میدان جنگ کو جا سکتی ہے۔

اخباروں میں ایک تار مشتہر ہوا ہے کہ جاپانیوں نے روسیوں کو وہ تمام جہاز شانگھے اور ڈلنی کے مابین ٹرنس سائبرین ریلوے کی آمد و رفت کے لئے رکھے ہوئے تھے پکڑ لئے ہیں۔

چین روس کے ساتھ جنگ کرنے میں جاپان کا طرفدار ہوگا۔ اور منچوریا کو چینی صوبہ قائم رکھنے کیلئے جنگ کریگا۔

دارالخلافہ روس میں بیان کیا گیا ہے کہ جاپانیوں کی ایک جرار فوج خلیج لیاؤتنگ کو بڑھ رہی ہے۔ تاکہ پورٹ آرتھر کے آس پاس ریل لائن کا سلسلہ توڑ دیا جاوے۔

چیفو سے تار خبر کے ذریعے معلوم ہوا۔ کہ پورٹ آرتھر کے قلعہ والوں نے تین روسی جہازوں کو جاپانی جہاز سمجھکر غرق کر دیا (نخوست کے آثار)

سرکاری رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ششماہی مختتمہ دسمبر گذشتہ میں ہندوستان کے ڈاکخانوں سے ۲۹ کروڑ نوّے لاکھ چیزیں گذریں جو ششماہی ماقبل سے نوّے لاکھ زیادہ تھیں۔

کلکتہ کے بڑے بازار میں ایک گھی کا گودام آگ پکڑ گیا۔ ایک لاکھ روپیہ کا گھی تلف ہوا۔

مرزا قادیانی کے گورداسپور والے مقدمہ کی تاریخ ۸ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء مقرر ہوئی ہے۔

منچوریا میں ایکسو جاپانی جاسوس پکڑے گئے۔ ۶۰ جاپانی سٹاک کے لگ تھے۔

افواہ ہے کہ زار نے ترکستان کے گورنر کو حکم دیا ہے کہ اگر انگلستان تبت میں یا کسی اور طرف کچھ بھی پیشدستی کرے تو فوراً افغانستان پر حملہ کر دے (گیدڑ بھبکی)

بڑی لڑائی خبر ہے کہ دریا یالو پر روسی اور جاپانی افواج میں سخت لڑائی ہوئی ہے۔ زار نے تقریر میں کہا کہ ہم جاپان کو سوگنا نقصان پہنچائیں گے (بیچارہ روس کی دھمکی ہے)

زار شاہ روس نے فرمان شاہی صادر کیا ہے جس میں جاپان پر بڑا غیظ و غضب ظاہر کر کے بیان کیا ہے۔ کہ گو روس کی طاقت و عظمت اور نام کے حسب حال دشمن کو صدمہ پہنچا سکنے کیلئے ہمیں کافی تیاریوں پر بہت وقت صرف کرنا پڑیگا۔ لیکن جاپان یاد رکھے کہ اس کی بے ایمانی اور بلاوجہ اشتعال دہی کا انتقام سوگنا لیا جائے گا (بہت ٹھیک ہے لیکن كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ)

روس نے امریکہ کے شہر سینٹ لوئیس کی نمائش میں شریک ہونیکا ارادہ چھوڑ دیا۔ جب جاپان کو خبر لگی تو جو جگہ روس کیلئے مختص تھی وہ بھی جاپان نے اپنی مصنوعات کیلئے درخواست کر کے لے لی۔

کلکتہ ۱۹ فروری۔ روسی پورٹ آرتھر میں جاپانی باشندوں کو بھوکا مار رہے ہیں اور سپاہی عام لوٹ مار کر رہے ہیں کوئی انتظام و قاعدہ نہیں دریائے یالو پر عنقریب لڑائی ہونے والی ہے۔ خبر ہے کہ ایک لاکھ جاپانی سپاہ اس ہفتہ جاپان کے مختلف بنادر سے جہازوں پر سوار ہوگی۔ لیکن مقامات روانگی کو خفیہ رکھا گیا ہے۔

روسی وسطی منچوریا کے شہر نوچینگ کو قلعہ بند کر رہے ہیں اور بحری و فوجی دستوں کو از سر نو مرتب کر رہے ہیں۔

جو جاپانی باشندے ولاڈی ووسٹاک سے ٹوکیو گئے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ وہاں حملے کے روکنے کے لئے کچھ تیاری نہیں کی گئی۔ نہ روسیوں نے دہانہ پر کوئی تارپیڈو سمندر میں رکھے ہیں نہ سرنگیں بنائی ہیں اور جو دس تارپیڈو کشتیاں وہاں ہیں وہ سمندر کے منجمد ہونیکی وجہ سے ایک جگہ جکڑی ہوئی ہیں۔

گرفتاری خبر ہے کہ کاسکوں کے ایک دستے نے کوریا کے بندر ویجو کے قریب ایک جاپانی میجر اور سات جاپانی سپاہیوں اور غیر فوجیوں کو بتاریخ ۱۹ فروری مع نقشہ جات و کاغذات جو ان کے پاس تھے پکڑ لیا ہے۔

لنڈن ۲۰ فروری۔ جاپانی سفیر مقیم لنڈن بیرن ہیاشی کام کی کثرت سے بیمار ہو گیا ہے۔ بعد کی خبر ہے کہ تندرست ہو گیا ہے۔

حسب الارشاد مولینا ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

الحمد لله

اہلحدیث

امرتسر

اہل الحدیث ہم اہل النبی وان
لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا

اہل الحدیث لقد صانوا بہمتہم
دین الرسول وما خانوا وما نبذوا

جلد ۱

امرتسر ۲۲ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۱ ہجری مطابق ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا ◆

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً مذہبی اور دنیوی خدمت کرنا ◆

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ◆

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے - عہ
والیان ریاست سے - سے
رؤسا اور جاگیرداروں سے للعہ
عام خریداروں سے - ۲ہ

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے - جملہ خط و کتابت اور ترسیل زر بنام مالک ہونی چاہئے - ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے - بیرنگ ڈاک واپس

اہلحدیث کی ترقی

محض خدا کے فضل اور اسکی تائید سے یہ اظہار کیا جاتا ہے - کہ اہلحدیث کی موجودہ رفتار قابل تسکین ہے قوم نے اسکی طرف خاص توجہ کی ہر جہات طرف سے اسکی آؤ بھگت ہے ذرہ دیر لگنے یا وقت پر نہ پہنچنے پر شکایات پہنچتی ہیں جو اسکی قبولیت کے آثار ہیں استفتا اور استفسار اسقدر آتے ہیں کہ اسی کام کیلئے ایک مفتی مقرر کیا جاوے تو شاید کافی نہ ہو سکے مضامین کی یہ کثرت کہ ایڈیٹوریل کی جگہ بھی گھیر لیتے ہیں مشکل یہ کہ اخبار کی ضخامت چار ورق ہیں جنمیں سے ایک ورق خبروں کے لئے چاہئے اس لئے تجویز ہے کہ دو ورق اور بڑھائے جائیں یعنی ہفتہ وار چھ ورق کلاں پر نکلا کرے لیکن تعداد اشاعت پر نظر کرنے سے یہ بوجھ گراں ایسے ننھے سے بچے کی گردن پر رکھنا ذرا اول کو پڑتا ہے - اسلئے قدردان اہلحدیث تھوڑی سی ہمت کریں تو کچھ مشکل بات نہیں یعنی ہر ایک خریدار کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ حسب ہمت .... نئے خریدار بنادیں تو تھوڑی سی کوشش سے ہو سکتے ہیں امید بلکہ یقین ہے - کہ اہلحدیث کے جوشیلے مشتاق جو ایک دم بھر کا جدائی برداشت نہیں کرسکتے اس طرف توجہ فرما دیں گے - پھر دیکھیں گے کہ انکا [illegible]

غزل در توصیف سنت

بڑھاتے رتبہ عزت ہے رسول اللہ کی سنت
ہمارے اوپر رحمت ہے رسول اللہ کی سنت
مہر سپہر سعادت ہے رسول اللہ کی سنت
مہ چرخ کرامت ہے رسول اللہ کی سنت
دلیل راہ جنت ہے رسول اللہ کی سنت
کفیل اہل سنت ہے رسول اللہ کی سنت
عدو اہل بدعت ہے رسول اللہ کی سنت
حبیب اہل سنت ہے رسول اللہ کی سنت
نہیں شک اس میں ہیں سب بدعتی نفور سنت کے
کرے بدعت سے نفرت ہے رسول اللہ کی سنت
تو ہے مومن کو بس لازم کرے اکرام سنت کا۔
شریعت کی تو زینت ہے رسول اللہ کی سنت
رسول اللہ کی سنت سے ہیں کفار سب دلریش
پئے مومن تو راحت ہے رسول اللہ کی سنت
گروہ اہل بدعت کے لئے گر سم قاتل ہے
تو سنی کو حلاوت ہے رسول اللہ کی سنت
موحد کی غزل سن کر کہا یہ اہل سنت نے
بڑی عالی تری حرمت ہے رسول اللہ کی سنت

(البرہان)

غزل در رد بدعت از منشی عبدالرؤف موحد

ہے بدعتی تو ہو لئے آخر سقر سقر
سمجھا ہے تو نے محفل مولود کو حسن
ڈھولک بجا کے ناچتے ہیں پیر نابکار
دیکھا نہ یہ کام شیاطین کے کرتے ہیں
عرسوں کی حال و قال شریعت میں ہے حرام

سنی خوش نصیب ہے جنت میں اپنا گھر
ہے کارزار صواب کر اس فعل سے حذر
عرسوں میں جاکے دیکھ تجھے شبہ ہو اگر
اسلام کے ہیں عار ہے معبود ان کا زر
رہ اس سے تو نفور کر انجام پر نظر

مکار صوفیوں نے بچھایا ہے دام کید
ملانے جو کہ کھاتے ہیں مال حرام کو
کر اپنا پیشوا تو قرآن و حدیث کو
محشر میں بدعتی کی شفاعت کبھی نہ ہو
بدعت ہے گمرہی نہیں اسمیں ذرا بھی شک
عبدالرؤف تیرا سخن سر بسر ہے وعظ

اسمیں نہ ہو اسیر ذرا تو خدا سے ڈر
انکے بطون ہوں گے وہ سوزان شرر شرر
چاہے نجات روز قیامت میں اپنی گر
شافع نہ پائینگے کبھی اس کام پر مگر
ڈالیگی تجھکو نار میں ناسی کی گر
مقصود ہو ہدایت عالم۔ نہ اخذ زر

یا رسول اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار الحکم۔ قادیان مطبوعہ ۱۰۔ فروری سنہ ۱۹۰۷ء میں نذیل حل مسائل اس سوال کے جواب میں کہ یا رسول اللہ کہنا بجا ہے۔ حکیم نورالدین صاحب موحدین کی مخالفت کرتے ہوئے یوں تحریر فرماتے ہیں کہ یا رسول اللہ کہنا درست ہے۔ مگر جو دلائل اسکے لئے لائی ہیں وہ ویسے ہی بودی ہیں۔ جو ایک گھوڑی کو بیل ثابت کرنے میں نہایت کھینچ تان اور بڑی دھکا دھکڑ کے ساتھ پیش کئے جائیں حیات مسیح علیہ السلام کے ماننے والوں کو تو مسیح میں الوہیت اور انکو حی القیوم و سمیع و بصیر ماننے والا ظاہراً کر مشرک بنایا جاتا ہے۔ اور یہ یا رسول اللہ کہنے کی تائید میں خود حکیم صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر زمانہ میں موجود یعنے وہی حی القیوم سمیع و بصیر ہونا قرار دیتے ہیں اور اس موجودگی کے ثبوت میں مرزا صاحب کی موجودگی کو پیش کرتے ہیں۔ اس سے ایک لطیف اشارہ اس بات کی جانب پایا جاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب بھی ہر زمانہ میں موجود یعنی حی القیوم سمیع و بصیر رہینگے۔ اور ہر ایک مرزائی کو یا مرزا کہنا درست ہوگا گویا کہ یا رسول اللہ کے اس مشرکانہ پکار کے جواز سے مرزا صاحب کو یا مرزا پکارنے کا راستہ صاف کیا گیا ہے جو مرزا صاحب کی تعلیم کے بالکل خلاف ہے اس الٹے اجتہاد کو اپنی آنکھیں بند کرکے کچھ وہی معبود بنانیوالے لوگ تسلیم کریں گے۔ جو حکیم الامت کو بھی روح القدس کا ترجمان مانتے ہوں گے۔ ورنہ ایک دانا جبوقت یا اللہ اور ایک ادنی ترین یا رسول اللہ کہتا ہے دونوں کا مقصود استمداد و استغاثت کے سوا

اور کچھ نہیں ہوتا۔ مگر یاد رہے۔ کہ ایک دوسرے کے مفہوم میں حق و باطل فرق ہے ایاک نستعین کی بناء پر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ ہی سے استمداد اور استعانت چاہا کرتے تھے اور اپنے اس قومی نمونہ سے امت کو گہیر گہار کر محض اسی نقطہ پر متفق فرمایا کرتے تھے۔ اور ہر حال میں یہ کہنے پر مامور تھے۔ قل لا املک لکم ضرا ولا نفعا الا ما شاء اللہ۔ یا رسول اللہ کے جواز میں حکیم صاحب نے ایک نئی شاخ فرط محبت کے اظہار کی نکالکر دنیا کو ایک تازہ مفہوم کا سبق دیا ہے۔ مگر ساتھ ہی ایک ناجائز کو جائز قرار دیتے ہیں بہت ساری ناجائز و بے ربط باتوں سے انکو کام لینا پڑ گیا۔ یہ تو بالبداہت ثابت ہے۔ کہ ہر ایک زندہ شخص کو خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ بالمقابلہ یا کہکر مخاطب کیا جاتا ہے۔ لیکن جب وہ غایب ہے یا فوت ہو گیا ہے۔ تو پھر اس حاضرانہ خطاب کا مستحق سوائے خدا حی القیوم سمیع و بصیر کے اور کوئی بھی نہیں ہوسکتا۔ خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو۔

حکیم صاحب اپنے دعوے کے ثبوت میں یہ اور فرماتے ہیں۔

قولہ۔ کیا جب اللہ تعالےٰ کو یا کہکر پکارا جاتا ہے تو وہ سامنے حاضر ہوتا ہے حسی طور پر تو اس کا ثبوت نہیں الخ

سبحان اللہ یہاں تو حکیم صاحب نے غضب ہی ڈہا دیا۔ اور اپنی ساری حکمت اور تبحر علمی کی قلعی کھولدی۔ اس کے جواب کو طول نہ دیکر ہم صرف اتنا ہی کہنے پر اکتفا کریں گے۔

فقیر بے معرفت نہ آرامد۔ تا کارش بکفر نہ انجامد

افسوس ایک تعصب سو جہالتوں کی ماں بن جاتا ہے۔ مرزا صاحب کی تعلیمات و حکیم صاحب کی تلقینات کا مقابلہ کرتے وقت ہم ششدر رہجاتے ہیں کہ یا اللہ یہ چراغ تلے اندھیرا کیا ہے؟ چنانچہ الحکم کے اسی پرچہ کے صفحہ ۲ کالم ۲ میں "ابرار اخیار ملت اور اللہ تعالےٰ" کے ذیل میں کالم ۳ تک ناظرین ملاحظہ کریں۔ کہ مرزا صاحب اپنے قدیم مسئلہ کی حمایت کس زور کیساتھ کر رہے ہیں۔ جس سے حکیم صاحب کے حل مسائل کو بہاگتے رستہ نہیں ملتا۔ پیر یا استاد تو خدا ہی کا رستہ طے کرتے ہیں اور مرید یا شاگرد اسپر کانٹے بچھاتے رہیں ع

ایں چنیں امکانِ دولت خانہ ویرانی کنند

حکیم صاحب سے ہم مودبانہ التجا کرتے ہیں کہ جبکہ حکیم الامت کا خطاب انکو مرزا صاحب سے مل چکا ہے۔ تو انکو چاہئے کہ اپنی حکمت کی گدی پر بیٹھے رہیں مگر مسند رسالت کو نہ دبا دیں کہ ع

ہر سخن جائے و ہر نکتہ مقامے دارد

اور ساتھ ہی اڈیٹر الحکم کو بھی چاہئے کہ اپنے اخبار کے کالموں میں جو صرف مرزا صاحب کی مشن کا کفیل ہے حکیم صاحب کی مشن کا کفیل نہ بنے۔ حکیم صاحب کی جدتوں کا خاتمہ کردیوے اور ان کے حل مسائل و ارشادات سے جناب مرزا صاحب کی تعلیمات کو کہچڑی نہ بنا دے ۵

محبت کے محل میں عاشق جانباز رہتا ہے
نہیں یہ رہگذر ہے اسمیں آئے جسکا جی چاہے

راقم۔ عثمانؔ جے پوری

مرزا قادیانی اور مسیح اسرائیلی

مرزا غلام احمد نے خاص مسیح علیہ السلام کا نام لیکر بہی سخت گالیاں دی ہیں۔ ان کی کتابوں سے اصل عبارت معہ پتہ صفحہ ذیل میں نقل کرتا ہوں تا کہ مخالف کی انکار کی گنجائش نہ رہے۔

(۱) ازالہ اوہام کے صفحہ ۵ میں لکھتے ہیں۔ "مسیح کی سخت زبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی تھی" ف بقول مرزا صاحب ظاہر ہے۔ کہ تمام نبی بھی سخت زبان تھے۔ لیکن مسیح سب سے زیادہ سخت زبان تھا

(شعر پنجابی) ۵

جو سخت زبان مسیح نوں نالے سب نبیاں نوں جانے
پہر کہویں مسیح موعود نہ اوسنوں احمق خلق پچھانے

(۲) فتح المسیح کے صفحہ ۸ میں تحریر کرتے ہیں۔ مسیح کا چال چلن آپکے نزدیک کیا تہا۔ ایک کہاؤ پیو۔ شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خودبین خدائی کا دعوی کرنے والا۔ مگر اس سے پہلے بھی اور کئی خدائی کا دعوے کرنیوالے گذر چکے ہیں۔ ایک مصر میں بھی موجود تھا۔

(سوال) اے مرزا انوا سچ ہی کہیو۔ کہ مسیح کو خدائی کا دعوی کرنیوالا۔ اور فرعون مصری جیسا کون لکھ رہا ہے میرزا صاحب ہیں یا کوئی اور

مسیح ہی کہنا ورنہ کاذب کے واسطے خدا کی طرف سے لعنت کا خطاب موجود ہے (شعر پنجابی)

فرعون مصر ڈیاتا لی جیہڑا خاص مسیح نوں لکھے
پھر کیوں نہ سچ احمق خلقت لگے اسدے پچھے

(۳) فاتح المسیح کے صفحہ ۱۶ میں لکھتے ہیں۔ ہاں مسیح کی دادیوں اور نانیوں کی نسبت جو اعتراض ہے اُس کا جواب تو ہمیں بھی نہیں آتا۔ آپ نے سوچا ہوگا۔ ہم تو سوچ کر تھک گئے عمدہ جواب خیال میں نہیں آیا کیا خوب خدا ہے جسکی دادیاں اور نانیاں اس کمال کی ہیں ف معاذ اللہ اس عبارت سے بقول مرزا صاحب روشن ہے کہ مسیح خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور اُس کی دادیاں اور نانیاں بھی بدکار تھیں۔ ہمارے سردار خاتم الانبیا نے سچ فرمایا ہے:- اذا لم تستحی فاصنع ما شئت اخرجہ البخاری ترجمہ جب تجھے شرم نہ ہو۔ پس جو چاہے کر نکالا اسے بخاری نے بے شرمی سے خدا کی پناہ (شعر پنجابی)۔

مسیح دی دادیاں نانیاں تائیں جو بدکار بناوے
پھر کیوں مسیح موعود نہ اپنے تائیں اوہ سداوے

دیکھو اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۳ میں مرزا صاحب کا فتویٰ "وہ انسان کتوں سے بدتر ہے۔ جو بیہودہ بکتا ہے"۔

(۴) فتح المسیح کے صفحہ ۲۲ میں لکھتے ہیں۔ آپ کے خدا صاحب نے دنیا کی چند روزہ زندگی کو ایسا پیار کیا۔ کہ ساری رات زندہ رہنے کے لئے دعائیں مانگتا رہا۔ بلکہ سولی پر بھی رضا اور تسلیم کا کلمہ منہ سے نہ نکلا ایلی ایلی لما سبقتنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں ترک کر دیا اور خدا نے کچھ جواب نہ دیا۔ کہ اُس نے ترک کر دیا۔ مگر بات تو ظاہر ہے کہ خدائی کا دعویٰ کیا تھا جو ترک کیا گیا۔

(سوال) اے مرزائیو سچ ہی کہو۔ کہ مسیح علیہ السلام کی نسبت یہ کون لکھ رہا ہے (مگر بات تو ظاہر ہے۔ کہ خدائی کا دعویٰ کیا تھا جو ترک کیا گیا)۔ مرزا جی ہیں یا کوئی اور تم بموجب آیت لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ہو المسیح ابن مریم۔ کافر کس کو کہو گے۔ مگر جواب دینے سے پہلے اپنے پیر و مرشد کا تحریری اقبال بھی مجھ سے بگوش ہوش سنو۔

دیکھو ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۲۹ میں لکھتے ہیں یہ اشارہ اس شباہت کی طرف ہے۔ جو اس عاجز کو حضرت مسیح سے ہے کیونکہ ایلی ایلی کی دعا درحقیقت حضرت مسیح نے اپنی تنگی کے وقت کی تھی ف اے مرزائیو! کیا اب بھی تم اس تحریر کے سننے کے بعد کہہ سکتے ہو کہ مرزا صاحب نے دیدہ و دانستہ مسیح ابن مریم کو خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔ اور تکبر کرنے والا وغیرہ وغیرہ توہین آمیز الفاظ سے نسبت نہیں کیا ہے۔ بلکہ اُن سے مراد اُن کی کوئی اور شخص ہے تو مرزا صاحب کا فتویٰ تم پر صادق آجاوے گا۔ دیکھو ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۴۱ میں وہ لکھتے ہیں۔ "خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے نفسانی جوش کے لئے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپا لیتے ہیں"۔

اے مرزائیو! دیکھو اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۵ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں۔ "جسقدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہاد میں غلطیاں ہیں۔ اس کی نظیر کسی نبی میں پائی نہیں جاتی۔ شاید خدائی کے لئے یہ بھی ایک شرط ہوگی" ف اے مرزائیو! کیا اب بھی تم منہ سے بول سکتے یعنے انکار کر سکتے ہو کہ مرزا صاحب مسیح ابن مریم کو خدائی کا دعویٰ کرنیوالا نہیں لکھتے خدا سے ڈر کر سچ ہی کہو۔ ورنہ ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۹ میں مرزا صاحب کا لکھا ہوا فتویٰ بالکل تم پر صادق آجائے گا وہ یہ ہے۔ (تکلف سے جھوٹ بولنا گوہ کھانا ہے) خدا سے ڈرو توبہ کرو (شعر پنجابی)۔

وجیہا فی الدنیا والآخرۃ نوں جیہڑا اسدا بولیسی
بیشک اللہ جلدی اوسنوں خوار ذلیل کریسی

اقل الراقم

بندہ اللہ دتا از جھنگ

علمائے حنفیہ سے چند سوال!

"اہلحدیث" کے کالم مذہبی اور علمی تحقیقات کیلئے وقف ہیں اگر کوئی صاحب متانت سے کسی مسئلہ کی تحقیق کرنا چاہے تو خواہ کسی مذہب اور کسی فریق کا ہو۔ کوئی روک نہیں سوالات مندرجہ ذیل آمدہ از شاہجہانپور۔ کے جوابات جو صاحب بھیجینگے درج

دل خوشی سے بلاکم وکاست درج کئے جائیں گے اہل حدیث اپنی روش کو کبھی نہ بدلیگا۔ اِلّا اس صورت میں کہ کوئی فریق متانت چھوڑکر ذاتیات پر آجاوے۔ (ایڈیٹر)

جناب اڈیٹر صاحب! السلام علیکم۔ سوالات مندرجہ ذیل ارسال کرتا ہوں۔ امید کہ اخبار میں درج فرماکر معزز فرمایا جاؤں۔ ناظرین سے امید ہے۔ کہ جواب لکھکر تسکین فرمادیں

سوال ۱۔ ماء مستعمل کے متعلق ہدایہ میں لکھتے ہیں۔ قال ابوحنیفہ رح وابویوسف رح ھو نجس اور شرح وقایہ میں ہے۔ فعند ابی حنیفۃ رح ھو نجس نجاسۃ غلیظۃ۔ ماء مستعمل کی نجاست کے لئے لوگوں نے بہت کوششیں کیں۔ لیکن آج تک کوئی شرعی دلیل نہ لاسکے۔ بعض اصحاب وہ حدیث پیش کرتے ہیں۔ جس میں جنب کے لئے ماء راکد میں غسل کی ممانعت ہے حالانکہ اس حدیث میں جنابت کی قید ہے۔ اور ماء مستعمل کو اس سے عام رکھا جاتا ہے۔ جو وضو وغسل قربت و رفع حدث و سقوط فرض جس کی بہت صورتیں نکلتی ہیں سبکو شامل ہے۔ پس مدعا عام ہے اور دلیل خاص دوسرے کوئی ثبوت نہیں۔ کہ اس حدیث میں ممانعت اس وجہ سے ہے۔ کہ ایسا کرنے سے وہ پانی ناپاک ہوجائیگا۔ اور اس بات کا کہ اس پانی کے ناپاک ہونے کی وجہ اگر وہ ناپاک ہوجاوے گا۔ اسی مستعمل پانی کا ملنا ہے۔ لہٰذا اس حدیث سے یہ بھی ثابت نہیں ہوسکتا۔ کہ مستعمل پانی ناپاک ہے۔ تیسرے اس حدیث میں ممانعت بلاقید کسی مقدار کے ہے اور خود ابی حنیفہ رح پانی کی نجاست سے متاثر ہونے کو ماء قلیل کے ساتھ مخصوص رکھتے ہیں لہٰذا یہ حدیث اپنے عموم کے ساتھ خود ان کے مذہب کو رد کرتی ہے بعض صاحب اس پانی کو اُس پانی پر قیاس کرکے ناپاک کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے کوئی ناپاک چیز دھوئی گئی ہو۔ حالانکہ یہ قیاس مع الفارق ہے۔ اُس پانی میں تو ناپاکی ملجاتی ہے اس پانی میں کونسی ناپاکی لگی اور پانی کے ساتھ جو گناہوں کا نکلنا وارد ہوا ہے۔ تو گناہ کوئی ایسی چیز نہیں جسکے مخالطت سے کوئی چیز نجس ہوجائے ورنہ ماننا پڑیگا کہ گناہ کرنے کے بعد آدمی ناپاک ہوجایا کرے۔ اور وضو کرنے کے بعد اگر کوئی گناہ سرزد ہو۔ تو یہ بسبب نجس ہونیکے اس کی نماز صحیح نہ ہو۔ اور حالت حدث اور یا جنبی کی نماز درست نہ ہو۔ جیسا کہ حامل نجاست کی نماز درست نہیں۔ حالانکہ حنفیہ خود اس کے قائل نہیں۔ دوسری یہ دلیل ایسی صورت کو شامل نہیں۔ کہ کوئی شخص مسلمان ہوکر یا بلا ارتکاب گناہ وضو کرے۔ حالانکہ دعویٰ عام ہے۔ اور دلیل ناتمام غرضیکہ کوئی دلیل ٹھیک نہیں۔ اور پانی کی طہارت قطعاً ثابت ہے۔ پس اس کے مقابلہ میں ایسے کمزور دلائل کیا وقعت رکھینگے؟

سوال ۲۔ شرح وقایہ میں ہے اعلم ان المفروض فی مسح الرأس ادنی ما ینطلق علیہ اسم المسح عند الشافعی رح وعند مالک رح الاستیعاب فرض وعندنا ربع الرأس انتہی در مختار میں ہے ومسح ربع الرأس مرۃ انتہی چوتھائی سر کے مسح کیلئے کوئی شرعی دلیل نہیں ہے۔ صاحب شرح وقایہ اور صاحب ہدایہ نے جو لکھا ہے کہ آیت مقدار مسح کی بابت مجمل ہے اور حدیث معتبرہ جسمیں مسح ناصیہ کا ذکر ہے اُس کا بیان ہے لہٰذا اسیقدر فرض ہوگا یہ چند وجوہ سے سخت مخدوش ہے۔ سب سے پہلے تو یہ بات ہے کہ اس دلیل کی بنیاد اس بات پر ہے کہ آیت مسح مجمل ہے حالانکہ وجوہ اجمال سرے سے درست ہی نہیں۔ آیت دراصل مجمل نہیں بلکہ وہ تو مطلق ہے پس حدیث معتبرہ کو اس کا بیان ٹھیرا کر اسقدر مسح کو ثابت کرنا بھی جو آیت کے مجمل ہونے پر مبنی تھا۔ رفت وگذشت ہوا۔ دوسرے اگر آیت مجمل ہے اور مسح ناصیہ والی حدیث اس کا بیان ہے تو اس سے ناصیہ کا مسح جو کہ سر کا ایک خاص حصہ ہے۔ فرض ثابت ہوگا۔ نہ مطلق ربع راس کا کہ جس طرف سے چاہیں۔ ربع راس کا مسح کرلیں جسکے فقہا قائل ہیں۔ تیسرے اگر تسلیم کرلیا جائے۔ کہ خصوصیت ناصیہ مد نظر شارع نہیں تھی۔ بلکہ محض بیان مقدار منظور ہے۔ تو بمقدار ناصیہ کے مسح فرض ثابت ہوگا۔ نہ بقدر ربع راس کیونکہ دونوں کی مقدار علیحدہ علیحدہ ہے چنانچہ بعض محققین نے صاف لکھدیا کہ ربع اور مقدار ناصیہ کے دو قول علیحدہ علیحدہ ہیں۔ دیکھو رد المحتار وغیرہ۔ چوتھی مقدار ناصیہ کے فرض ہونا تب ثابت ہو۔ کہ اس حدیث سے یہ ثابت ہوجائے کہ آپنے استیعاب

ناصیہ کا کیا حالانکہ اس حدیث سے استیعاب ناصیہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس حدیث سے ناصیہ کے ساتھ خفین کو بھی بیان کیا ہے اور ظاہر ہے کہ خفین پر استیعاب نہیں کیا۔ پس اس سے بمقدار ناصیہ فرض ہونا کیونکر ثابت ہو سکتا ہے۔ پانچویں اس حدیث میں ناصیہ کو بعد عمامہ پر بھی مسح کرنا بیان کیا ہے۔ تو اگر یہ حدیث اجمال کا بیان ہے تو اس کے ساتھ ہی یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ناصیہ کیساتھ عمامہ پر بھی مسح کیا جاوے۔ لہذا اگر فقط ناصیہ پر مسح کرے تو اس کے ساتھ ہی عمامہ پر بھی مسح کرنا فرض ہوگا۔ حالانکہ حنفیہ اس کے قائل نہیں پس یہ حدیث اگر بیان اجمال ہے۔ تو وہ فرضیت مسح عمامہ کی مع ناصیہ کو مستلزم ہے۔ اور یہ ان کے نزدیک باطل ہے اور مستلزم باطل کا باطل ہے۔ لہذا اس حدیث کا بیان اجمال ہونا بھی باطل ہوا

سوال ۳ شرح وقایہ میں ہے ان کشف ربع العضو الذی ہو عورۃ یمنع جواز الصلوۃ انتہی اسی طرح درمختار وغیرہ میں بھی ہے ربع عضو کی تحقیق بالکل بے دلیل ہے ہدایہ میں جو اسکو مسح ربع راس اور حلق ربع راس فی الاحرام پر قیاس کیا ہے اول تو مقیس علیہ خود بے دلیل ہے۔ مسح ربع راس کا قصہ تم ابھی سن چکے ہو۔ اور حلق کا بھی یہی حال ہے۔ جب مقیس علیہ کا یہ حال ہے تو قیاس کا کیا ٹھکانا دوسرے مماثلت مسلم نہیں۔

سوال ۴ درمختار میں ہے وضع الرجل یمینہ علی یسارہ تحت سرتہ آخذا رسغہا بخنصرہ وابہامہ وہو المختار وموضع المرأۃ والخنثی الثدی علی الکف تحت ثدییہا انتہی۔ ردالمحتار میں ہے قولہ بخنصرہ وابہامہ۔ ای یحلق الخنصر والابہام علی الرسغ ویبسط الاصابع الثلاث کما فی شرح المنیۃ الخ انتہی۔ نہ خاص کیفیت وضع کیلئے کوئی دلیل ہے اور نہ مرد و عورت و خنثی کے فرق کے لئے اور یہ جو کہا جاتا ہے۔ کہ یہ مستورات کے لئے باعث مزید ستر ہے۔ محض اپنی رائے ہے اور وہ بھی خلاف واقع نہ تحت سرہ ہاتھ کوئی ستری ہے اور نہ ثدیین پر رکھنے میں ستر ہے۔ بلکہ اس کا خلاف اس سے زیادہ قریب قیاس ہے۔ کیونکہ ثدیین پر ہاتھ رکھنے سے اور بلندی ظاہر ہوگی اور نیچے رکھنے میں ایک حالت استتری کی پیدا ہو جائے گی کما لا یخفی

سوال ۵ ہدایہ میں ہے ویرفع یدیہ حتی یحاذی بابہامیہ شحمتہ اذنیہ والمرأۃ ترفع یدیہا حذو منکبیہا انتہی یہ تفریق بلا دلیل ہے جس پر کوئی شرعی دلیل قائم نہیں اور ستر کا حیلہ مہمل ہے جو ہر صورت کو ملحوظ نہیں ہے۔ جسکا التزام ضروری ہو۔ نیز لازم نہیں آتا کہ ہمیشہ کانوں تک ہاتھ اٹھانے سے بے پردگی یا پردہ میں کمی ہو۔ بلکہ احتیاط کے ساتھ کانوں تک ہاتھ چادر کے اندر سے برابر اٹھائے جا سکتے ہیں؟

سوال ۶ ہدایہ میں ہے وان کانت امرأۃ جلست علی الیتہا الیسری واخرجت رجلیہا من جانب الایمن مرد و عورت کے جلسہ میں فرق کیا گیا ہے۔ اسکے لئے کوئی دلیل نہیں اور ستر کا بہانہ فضول ہے جیسا کہ پہلے مذکور ہو چکا۔

سوال ۷ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے وینبغی ان یکون بین قدمیہ اربع اصابع فی قیامہ کذا فی خلاصہ۔ یہ تحدید بالکل بے دلیل ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہیں۔

سوال ۸ درمختار میں ہے۔ وتعیین القرأۃ فی الاولیین من الفرض علی المذہب انتہی اولیین کی تعیین کی کوئی وجہ نہیں قرأۃ چاروں رکعت میں فرض ہے اور چاروں میں نہیں۔ تو صرف ایک رکعت میں ہونا چاہئے وہ صحیح ہوتا اور باقی میں نہ ہونا اسکی کیا وجہ ہے؟

راقم محمد رفعت اللہ خاں۔ شہر شاہجہانپور

شاہ جاپان اپنے حسب ونسب کا بڑا فخر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا تاج و تخت نسلاً بعد نسلٍ چلا آرہا ہے اور میں ۱۲۲ واں شہنشاہ ہوں اور یہ سلطنت سنہ ۶۶۰ قبل عیسوی میں ہاتھ لگی تب سے ابتک ہمارے ہی سلسلہ میں چلی آتی ہے۔ اور بانی اس سلطنت کا نیبو کیڈ نذر کا ہمعصر ہے اور آفتاب کا بیٹا کہلاتا ہے اور اسی سے ملک جاپان مشتق ہے آفتاب کے طلوع ہونے کی زمین۔

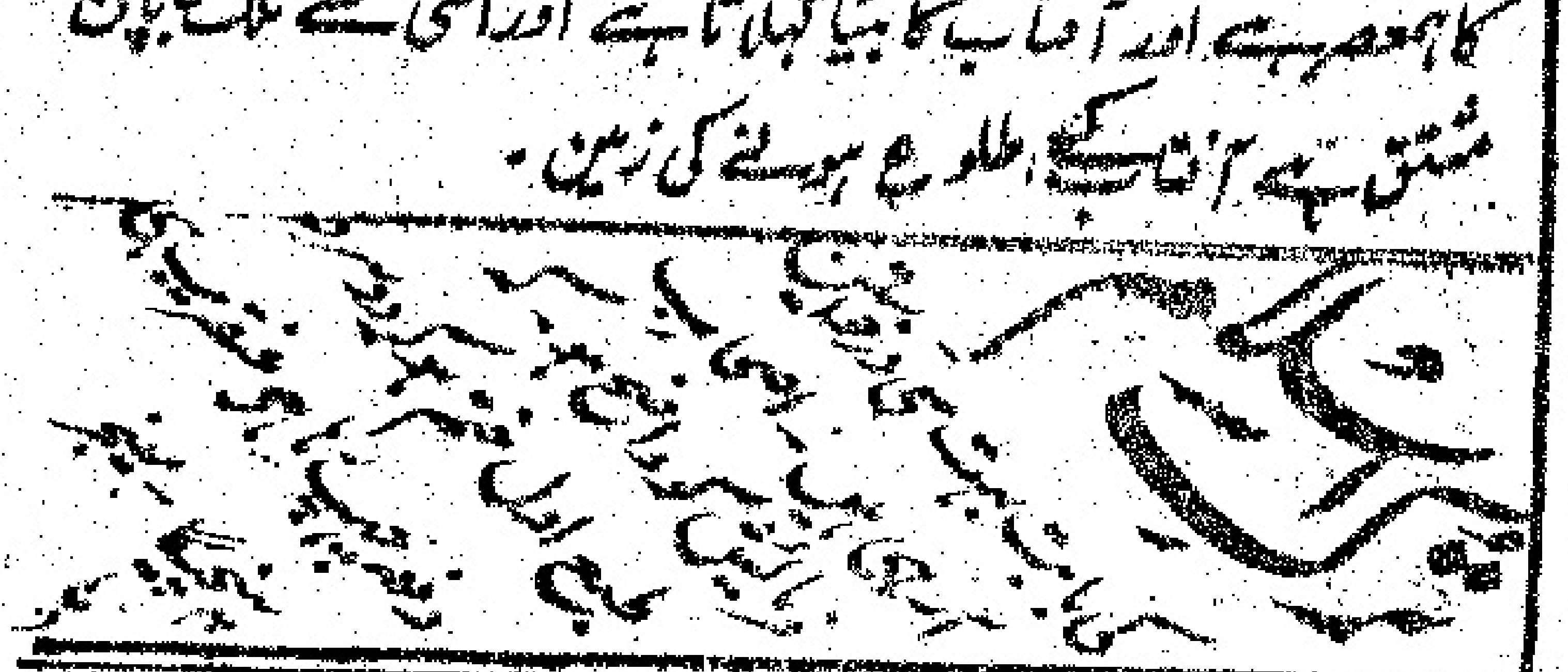

استفتاء

استفتا دربارۂ نقل مکان بہنگام شیوع طاعون

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ جس شہر میں طاعون نمودار ہو مخلوق خدا کو انتشار ہو۔ اس حالت میں اس شہر کے لوگوں کو نقل مکان کرکے باہر کھلے میدان یا جنگل میں جا کر سکونت اختیار کرنی چاہئے۔ یا کہ اسی شہر میں رہنا چاہئے۔ اکثر دیکھا اور سنا جاتا ہے کہ اس وبائے جانستان کا زور اور طول جسقدر بڑے بڑے شہروں میں ہوتا ہے اسقدر دیہات میں نہیں ہوتا۔ اور جو لوگ بہنگام شیوع طاعون ابتدا میں شہر چھوڑ کر کھلے میدان یا جنگل میں جا کر سکونت اختیار کرتے ہیں۔ وہ مصئون و مامون رہتے ہیں اس کا جواب مفصل ومدلل ارقام فرما کر سائل کو مشکور وممنون فرما دیں ٭

المستفتی احقر زمن **عبد الرؤف** از ملک برار دکن

جواب۔ بخاری مسلم کی متفق علیہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جس جگہ طاعون ہو۔ وہاں نہ جاؤ۔ اور جہاں ہو۔ وہاں سے نہ نکلو۔ اسی شہر اور مکانوں میں رہکر صفائی اور استعمال ادویہ اور حفظ ماتقدم کے طور پر سب کچھ کرسکتا ہے۔ یہہ بھی ٹھیک نہیں کہ گاؤں میں بہ نسبت شہروں کے طاعون کم ہوتا ہے۔ پنجاب میں مشاہدہ اس کے خلاف بتلاتا ہے۔ لوگ اس نسبت لگانے میں غلطی کرتے ہیں۔ کسی گاؤں میں اگر ایک آدمی مری تو شہر میں سو پچاس آدمی کا مرنا اوس نسبت سے زیادہ نہیں۔ صفائی اور حفظ ماتقدم سے شرع منع نہیں کرتی۔ ہاں ڈاکٹروں اور ہندؤں کی طرح بے جا توہمات کرنے سے منع ہے کہ طاعون کے بیمار کو ہاتھ بھی نہ لگائیں ایسے توہمات کے دفع کرنے کو حضور نے فرمایا ہے۔ **لاعدوی** کہ یعنے کسی کی بیماری دوسرے کو نہیں لگا کرتی بلکہ ہر ایک کی قابلیت ہی الگ الگ ہے۔

طاعون کے متعلق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بھی فرمایا ہے۔ جو بخاری کی روایت سے حدیث آئی ہے کہ جس جگہ طاعون واقع ہو۔ اور کوئی شخص (تمام صفائی اور حفظ ماتقدم کرکے بھی) اللہ پہ بھروسہ کرکے وہاں موجود رہے۔ یہ جانکر کہ جو کچھ میری مقدر میں ہے وہی ہوگا تو ایسے شخص کو (زندہ بھی رہے تو بھی) شہید جتنا اجر ملے گا ٭

سوال کیا بے نماز کی دعوت شرعاً درست ہے یا نہیں۔ اگر جان کر کوئی بے نماز کو کھانا کھلا دے تو اسکو ثواب ہوگا یا گناہ؟

سوال دیگر یہ جو مروج ہے کہ فوتی کے گھر میں جا کر لوگ فاتحہ پڑھتے ہیں۔ یہ فعل شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ جواب اخبار میں دیں ٭ راقم علی محمد اسمٰعیل

جواب بے نماز اگر مہمان یا محتاج یا قریبی رشتہ دار ہو تو اسکی دعوت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ ثواب ہے۔ اس قسم کے کافروں سے بھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلوک کیا کرتے تھے۔

جواب دیگر۔ تعزیت کرنے کو جانا سنت ہے اسی وقت میں میت کیلئے دعا مغفرت اور اہل میت کے لئے دعا صبر کی جائے تو یہی سنت ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ **من عزی مصابا فلہ مثل اجرہ او کما قال** یعنی مصیبت زدہ کو تسلی دینیوالے کو اسیقدر ثواب ہے۔

سوال زید و بکر کے بابت یہ معاہدہ ہے کہ اول الذکر آخر الذکر کو مثلاً [illegible] ماہوار تا انقضائے [illegible] اور بکر اس کے عوض زید کی زوجہ کو (مثلاً) ایکہزار روپیہ بعد زید کی موت کے ادا کرے شرعاً جائز ہے یا نہیں اور نیز بنک میں روپیہ بغرض حفاظت مال جمع کرنا بغیر استفادہ سود جائز ہے یا نہیں

جواب معاہدہ مذکورہ جائز نہیں مجہول الکیفیت ہے اور شبہ سود بھی ہے بنک میں روپیہ بغرض حفاظت جمع کرانا جائز ہے جیسے انگور کفار کے پاس بیچنے جائز ہیں

سوال مخدوم محمد حسین پاک پٹنی لکھتے ہیں کہ سیادت کا لفظ صرف بنی فاطمہ پر دلالت نہیں کرتا۔ تمام اہل قریش اس میں شامل ہیں۔ بلکہ یہاں تک لکھتے ہیں کہ جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی آل ہیں سب سید ہیں۔ سو آپ اس کی بابت عقلی ونقلی دلائل سے مطلع فرماویں

جواب سید اور سیادت کا لفظ کوئی شرعی نہیں بلکہ اس کے معنے سردار کے ہیں۔ پس بنی فاطمہ اپنی شرافت کیوجہ سے سردار ہیں اور قریش بھی شریف ہیں بلکہ بنی ابراہیم بھی سردار ہیں مگر ہر ایک کی سرداری الگ الگ ہی ہے اصل سب کا اعمال پہ ہے ان اکرمکم عند اللہ

اتقا کرے ہنر بنا گوہری نہ جوہر - گل از خارست و ابراہیم از آزر

القاسم

انتخاب الاخبار

قبول اسلام

مناظرہ مفصلہ دیودیا مابین اہل اسلام و دیانندی آریوں کی برکت جناب مولانا ثناء مناظرہ میں علماء اسلام کے مواعظ کی تاثیرات اور مسلمانان قرب و جوار کی ہمدردی اور خلوص نے آخر کار اپنا فوری نتیجہ دکھلا ہی دیا اور عوام و خواص اہل اسلام دیودیا کی سرگرم کوششیں رائیگاں نہیں گئیں یعنی یوم عید الضحٰی کو بعد از نماز دوگانہ چار ہنود بطیب خاطر عیدگاہ میں مشرف باسلام ہوئے تین عورتیں اور ایک مرد۔ اُن میں سے ایک عورت نہایت ضعیف ہے۔ جو عیدگاہ تک پیادہ پا نہ جاسکنے کی وجہ سے یکہ پر گئی۔ دو جوان عورتوں کا نکاح بھی ہوگیا۔ ایک کا تو نو مسلم مرد سے اور دوسری کا ایک پیدائشی مسلمان مرد سے۔ اس آخر الذکر عورت کی ماں دو سال پہلے مسلمان ہو چکی ہے۔ رب زد فزد (محمد عظیم)

مصری حکومت نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ روس و جاپان میں سے کسی کا جنگی جہاز دوسرے فریق کے گرفتار کردہ جہاز کو لیکر نہر سویز سے نہیں گذر سکتا ۔

قیصر جرمنی نے روس کو پہلی بحری شکست کی خبر ملتے ہی ہمدردی کا تار بھیجا۔ بظاہر ہمدردی باطن شماتت۔ تحسبہم جمیعا و قلوبہم شتی ۔

جاپانی حکومت نے حکم دیا ہے کہ روسی اسیران جنگ کو حتی الوسع بہت آرام کے ساتھ رکھا جائے۔ (یہی قرآن شریف کا حکم ہے)

روس و انگلستان روسی سفیر مقیم لنڈن کونٹ بنکنڈرف اپنے بیٹے کو ملنے جو میدان جنگ کو گیا ہو سینٹ پیٹرزبرگ گیا تہا۔ لنڈن واپس آکر وہ سب سے پہلے شاہ ایڈورڈ کو ملا۔ اور زار کا دستخطی خط پہنچایا افواہ ہے۔ شاہ معظم نے اُسے یقین دلایا کہ خواہ انگریزی اخبار کتنا اکساتی رہیں انگلستان اس جنگ میں مطلق دخل نہ دیگا۔

حرب عشق میں سب کچھ مباح ہے کے اصول سے جس عمدگی و صفائی سے جاپانی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اُس کا اندازہ دنیا کو ان کی کارروائی سے ہو چکا ہے۔ پورٹ آرتھر کے شب خون میں پوری پوری کامیابی کا ہونا تیار رہا تہا۔ کہ جاپانیوں نے اٹکل پچو حملہ نہیں کیا۔ بلکہ اون کو بمنزلہ حق الیقین معلوم تہا۔ کہ وہاں کے روسی کس حد تک ہوشیار ہیں اور ان کے جہاز کہاں کھڑے ہیں۔ اور کس ترتیب سے لنگر زن ہیں۔ اگر انکو یہ علم نہ ہوتا۔ تو خواہ زمانہ حال کا تارپیڈو دو بلکہ تین ہزار گز کے فاصلے سے مار کرسکتا ہے وہ روسی بیڑہ کے بہترین جہازوں کو تقریباً بیکار کر دینے میں کامیاب نہ ہوتے۔

ٹائیمز کا نامہ نگار وی ای وی سے تار دیتا ہے کہ تین جاپانی ڈویژن چمپلو میں اتر چکے ہیں یہ فوج ایسے سلیقے اور عمدہ انتظام کیساتھ جہازوں سے خشکی پر اتری کہ انگریز افسر بھی عش عش کرتے تھے دریائے یالو اور پنگ یانگ کا درمیانی علاقہ جنگی لحاظ سے نہایت اہمیت رکھتا ہے اور دونوں فریق اس امر سے خوب آگاہ ہیں۔

ٹائیمز کا نامہ نگار روس سے لکھتا ہے کہ روس کہیں دو مہینوں میں جاکر مشرق اقصی میں اسقدر فوج جمع کرسکیگا جو جاپان پر غالب آنے کیلیئے کافی ہو سکے

روسی پسپائی کوریا میں اسوقت کل ہم ایک ہزار روسی سپاہ ہے۔ جوں جوں جاپانی فوج آگے بڑہتی جاتی ہے روسی دریائے یالو کو پیچھے ہٹتے جاتے ہیں۔ جاپانیوں کا بیان ہے کہ منچورین لائن کے پل سنگری پر تین جاپانی افسروں کو پھانسی ملنے کی خبر غلط ہے۔ کیونکہ روسیوں نے ان کے جو نام مشتہر کئے ہیں وہ جاپانی افسران شان میں کسی افسر کے نہیں

لنڈن ۲ فروری۔ روسی مانچوریا ریلوے لائن کی حفاظت بڑی احتیاط سے کر رہے ہیں۔ میل میل کے فاصلے پر ایک بلند مینار بنا ہوا ہے اور ہر ایک میں ۳۰ سوار مامور ہیں۔

مہم سومالی کی نسبت ۲۶۔ فروری کی خبر ہے کہ انگریزی فوج ابھی کچھ دن ستائیگی یہ وقفہ ناگزیر تہا۔ ملا اسوقت سومالی لینڈ کے شمال مشرقی حصہ میں سرول کے علاقہ میں ہے جو بالکل بے آب و گیاہ ہے اور مزید براں انگریزوں کو اُسکی اندرونی حالت کی مطلق خبر نہیں صرف سنی سنائی آگاہی ہو اس وقفہ سے ملا کو پھر اپنی جمعیت بڑہانیکا موقع مل جائیگا۔ ملا گو دشمن ہو مگر اس کی استقامت اور مستعدی اور جوانمردی کی اب انگریز بھی تعریف کر رہے ہیں (تعریف بہادر کو میدان میں کٹوا دیگی)۔

سومالی لینڈ کے علاقہ ارگدین میں ایک اور ملا سرکار انگریزی کے برخلاف

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

کم گرا ہوا ہے۔ اور جمعیت بڑہا رہا ہے۔ امرتسر بلکہ پنجاب بھر میں اس ہفتہ بارش مثل برسات کے ہوتی رہی۔ طاعون کی ترقی کا خطرہ ہے۔ خدا عافیت دے۔

دعویٰ کرے - کہ انہ آوی القریۃ کوئی ہے - کہ بتلاوے کہ قادیاں سے دو دو کوس پر طاعون نے جو حشر قائم کر رکھا ہے قادیاں میں کیوں نہیں آتا۔ خدا قادیاں کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھیگا - کیونکہ یہ اُس کے رسول کا تخت گاہ ہے - (دافع البلاء) اللہ اللہ ؎

تھے وہ گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری اُن کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

آج کوئی ہے - کہ قادیاں میں جا کر طاعون کی تباہی کو آنکھوں سے دیکھے کہ تین ہزار کی آبادی سے بمشکل تین سو آدمی نظر آتے ہیں دوکانیں بند ہیں - بازار ویران سنسان نظر آتے ہیں - یا مراسلہ مندرجہ ذیل کو پڑھئے

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث! تسلیم

قادیاں میں آج کل سخت طاعون ہے مرزا صاحب اور مولوی نورالدین کے سوا تمام مرید قادیاں سے بھاگ گئے ہیں۔ مولوی نورالدین کا خیمہ قادیاں سے باہر ہے اوسط اموات ۳۰ - ۳۵ یومیہ ہے - مولوی نورالدین کی سالے کا لڑکا منظور الحق بھی چل بسا - مرزا جی نے اپنے گھر میں بالکل بندش کر دی ہے کہ کوئی آدمی نہ آنے پاوے - حکیم نورالدین اور قطب الدین کو حکم دیا گیا ہو کہ کسی مریض کے مکان پر نہ جاویں - مرزا جی کا سکول بھی بیماری کی وجہ سے بند ہے - (نامہ نگاراں از قادیاں - ۱۴ اپریل)

اخبار البدر قادیان ۱۶ - اپریل ۱۹۰۴ء میں بھی کمال صفائی سے اڈیٹر نے طاعون سے قادیاں کی صفائی کو تسلیم کیا ہے - اڈیٹر)

اصلاح رسومات جدیدہ

مرقومہ مولوی نعمت اللہ خاں صاحب از شاہجہانپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ☆ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ناظرین! ہم اول آپ کے سامنے پاک اسلام کا فوٹو پیش کرتے ہیں پھر یہ دکھائیں گے کہ اس پاک و صاف فوٹو میں کہاں تک رنگ آمیزی کر کے اسکو بھدا اور بدنما کر دیا ہے - تو سنئے اسلام فقط کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نام ہے مطلب اور معنے اس کلمے کے یہ ہیں - کہ کوئی معبود خالق مالک - رازق عالم حی و قیوم ممیت حاضر و ناظر وغیرہ وغیرہ نہیں مگر خدا (اللہ) دیکھئے جزو اول میں جو خداوند کریم کی وحدانیت ثابت کر رہا ہے - اسم ذات (اللہ) کا استعمال کیا - اس میں بھید یہ ہے کہ لفظ اللہ اسم ذات ہے جو کہ اپنی کل اسمائے صفات کو شامل ہے یعنے جہاں پر یہ اسم ہوگا - اس سے وہ کل صفات جو جناب باری کی شان کے لائق ہیں مراد ہوں گی - کسی دوسرے اسم سے یہ مالکیہ تامہ جو اس اسم کو ہوا - نہیں ہو سکتا - اور یہی تعلیم حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کل انبیاء علیہم السلام کے رہی - اصل وحدانیت میں کسی کا بھی خلاف نہیں - باقی رہا کلمہ کا دوسرا جزو جو کہ رسالت کو شامل ہے اسکے معنے یہ ہیں کہ محمد رسول خدا کے ہیں یعنی خدا کے پیغامبر - بعض لوگ رسول ص کو بعض صفات باری تعالیٰ میں شریک کرتے ہیں مثلاً عالم الغیب ہونا یا کسی کو نفع و نقصان پہونچانا - تو اس عقیدہ کی تردید بھی اس کلمہ میں موجود ہے - جیسا کہ فرمایا - محمد رسول اللہ محمد اللہ کا بھیجا ہوا - کیا اللہ جو کہ موصوف بجمیع صفات ہے - اگر رسول صفات باری میں شریک ہوتا تو لفظ رسول کو خداوند کریم کی طرف منسوب نہ ہوتا - بلکہ کسی ایسے اسم سے منسوب ہوتا - کہ اُس کا صفات باری میں شریک ہونا پایا جاتا اور یہاں پر تو اس کی تردید ہو رہی ہے - مگر چونکہ یہ معنے باریک تھے اور ہر شخص اسکے فہم سے عاری - تو دوسرے کلمہ میں اسکو صاف طور پر بیان کر دیا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنے میں اسبات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود قابل پرستش نہیں اور اسکی بھی گواہی دیتا ہوں - کہ محمد خدا کے بندے اور رسول ہیں - اس کلمہ میں دو جگہ وہی اسم ذات (اللہ) آیا اور عبدہ و رسولہ کی ضمیریں بھی اُسی اسم ذات کی طرف پھیریں یعنے کس کا بندہ اور رسول؟ اسی خدا کا جو لا شریک ہے - لفظ عبد کو پہلے لانے سے یہی منشا ہے - کہ اُس رسول کو بندہ ہی سمجھو اور صفات باری میں شریک نہ کرو - اور یہ بھی اسی لفظ سے معلوم ہوا - کہ آنحضرت خدا کے بندے مثل اور بندوں کے ہیں - عدیم قدرت ہیں - اب رہا یہ شبہ کہ رسول کو ہمپر از روئے مراتب کے فوقیت ہے کہ نہیں - تو اس شبہ کو وصف رسالت نے اٹھا دیا - اور بتا دیا - کہ وہ رسول ہیں - جو کمالات عبدیت میں اعلےٰ

ہے اور یہ وصف ہمارے نبی میں کامل تھا۔ اسی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

معلوم ہو۔ کہ عبد کے معنے ذلیل و خوار کے ہیں۔ یعنے خدا کے مقابلہ میں رسول جو کہ کل موجودات سے افضل ہے۔ کچھ بھی قدرت نہیں رکھتا جیسا کہ خدا خود فرماتا ہے۔ ان اللہ علی کل شئی قدیر یعنے خدا ہر ایک شئے پر قادر ہے۔ اُس کے بغیر حکم و اجازت کوئی ایک ذرہ نہیں ہلا سکتا خواہ کوئی ہو۔ اس مضمون کی بیسیوں آئتیں کلام مجید میں ہیں۔ تمام عالم کو ایکدم میں نیست کر دے یا ایکدم میں ہزار عالم بنا دے کسی بات میں اسکو دقت نہیں۔ نہ کوئی اسکو روک سکتا ہے۔ کلمہ طیبہ کی تائید میں ہزارہا آیات قرآنی موجود ہیں۔ مگر ہم بخوف طوالت ایک پر اکتفا کرتے ہیں۔ آیت اول سے خدا کی شان معلوم ہوگی اور دوسری سے حضرت محمدؐ کی حقیقت ظاہر ہوگی :- وھو ھذا

قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ کہدے (اے محمدؐ) کہ میں مثل تمہاری انسان ہوں (یعنے انسان ہونے میں ہم تم سب برابر ہیں۔ ہاں فرق کیا ہے؟ یہ کہ میری طرف وحی کیجاتی ہے اور ہمارا تمہارا خدا ایک ہے۔ یعنے ہم تم سب ایک ہی معبود کے بندہ ہیں۔ صرف یہی فرق ہے کہ میں خدا کا پیغامبر ہوں۔ ناظرین یہ اسلام ہے اور اسی کلمہ پر ایمان لانے سے انسان مسلمان ہوتا ہے کیونکہ جب تک بندہ اپنے معبود کو نہ پہچانیگا۔ تو عبادت کیسے کرے گا۔ اور جب معبود برحق کو پہچان لیا۔ تو اسکی عبادت بھی لازمی ہوگئی۔ لہٰذا یہ کلمہ اور چاروں ارکان ملکر پانچ ارکان ہوئے اور یہی رکن اسلام کہلاتے ہیں۔ پس یوں سمجھنا چاہئے۔ کہ کلمہ تخم ہے۔ اور باقی کل احکام شاخیں ہیں۔ اور اُن کل احکاموں پر عمل کرنا پھول پھل ہے۔ اور اس درخت کا نام مذہب اسلام ہے۔ پس جس نے تخم یعنے کلمہ سے انکار کیا۔ تو اُس نے مذہب اسلام کو منہدم کر دیا۔ اور جو جڑ کا منکر ہوا اُس نے بھی اسلام کو نہ پایا۔ اور تخم سے کچھ نفع نہ اٹھایا۔ اور جو کہ شاخوں یعنے احکام کا پابند نہیں ہوا۔ اسکو ہُوںٹ نصیب ہوا۔ یا جس قدر شاخوں کا منکر ہے۔ اتنا ہی اُسکے ایمان میں ضعف ہے اور جو منکر کسی بات کا نہیں۔ مگر اسپر عامل نہیں۔ تو وہ بھی پھول و پھل سے بےنصیب رہا

ناظرین! یہ ہے پاک اسلام۔ (باقی آئندہ)

استفتاء

سوال :- اگر کوئی درندہ کسی حلال جانور کا سر کاٹ جاوے اور وہ تڑپتا ہووے۔ تو ذبح کر لینے سے حلال ہو جاتا ہے؟ امام الدین خریدار ۲۶۱

جواب :- جائز ہے۔ جس طرح ہو سکے ترمذی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے :- اما تکون الذکوۃ الا فی الحلق واللبۃ قال لو طعنت فی فخذھا لاجزء عنک یعنے ایک صحابی نے عرض کیا۔ حضرت! ذبح صرف حلق اور لبہ (حلقوم) کے بیچ ہی ہوتا ہے آپنے فرمایا۔ نہیں۔ اگر تو اسکی ران میں بھی مارے تو کافی ہے۔ یہ روایت نقل کر کے امام ترمذی فرماتے ہیں :- قال احمد بن منیع قال یزید بن ھارون ھذا فی الضرورۃ (یہ حکم بوقت ضرورت ہے یعنے اگر گردن سے ذبح نہیں ہو سکتا۔ تو جس جگہ سے ذبح کر دیں جائز ہے۔

سوال :- موزوں پر مسح جائز ہے یا نہیں جائز ہے۔ تو کس حالت میں؟

(عبد الملک معمار گوجرانوالہ)

جواب :- چمڑے کے موزوں پر تو بالاتفاق جائز ہے صحیح مسلم کی روائت ہے۔ کہ سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوۃ نے خود موزوں پر مسح کیا۔ ایک روائت میں ہے۔ کہ :- رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ للمسافر ثلثۃ ایام ولیالیھن وللمقیم یوما ولیلۃ اذا تطھر ولبس خفیہ ان یمسح علیھما :- یعنے آنحضرت نے مسافر کو تین دن تک پے درپے اور مقیم کو ایک روز متصل اوقات میں مسح کرنے کی اجازت بخشی ہے۔ بشرطیکہ وضو کر کے اوسنے موزے پہنے ہوں۔

اور اگر سوتی جرابیں ہوں۔ تو انپر مسح کرنے میں اختلاف ہے بعض علماء جائز بتلاتے ہیں۔ کیونکہ ترمذی کی روائت ہے :- مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الجوربین یعنے آنحضرت نے جرابوں پر مسح کیا۔ بعض علما کہتے ہیں۔ کہ سخت ہوں تو جائز ہے

روز کے کلفت اور مہندی لگانے کی تکلیف سے سبکدوش ہو جائیں گے یاد رکھئے درصورت نہ ثابت ہونے کے آپ سے ہمیں قطعی امید ہے کہ آپ کسی یگانے بیگانے کے لعن طعن کی پروا نہ کریں گے اور بالکل صاف صفا کرا ڈالیں گے ؎

ڈاڑھی سر اور مونچھ کا بچنا بڑا دشوار ہے
کبھی ڈالے گا حجامت اب تو نائی آپ کی (باقی دارد)

ظہر احتیاطی

اس مسئلہ کے متعلق ہمارے کئی ایک دوستوں کی مدت سے خاص فرمائش تھی۔ مگر بوجہ کثرت مضامین کے اس کی نوبت نہ آئی۔

ظہر احتیاطی۔ اُس نماز کو کہتے ہیں جو بعد جمعہ چار رکعت بہ نیت ظہر پڑھی جاتی ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ جمعہ کے وجوب اور ادائگی میں شک ہے۔ کیونکہ جمعہ کی کئی ایک شرطیں ہیں جنمیں سے کئی ایک آجکل مفقود ہیں۔ یہ تو آجکل کے لوگوں کی تقریر ہے۔ لیکن فقہاء متقدمین کی یہ رائے نہیں۔ بلکہ اُن کی رائے میں ظہر احتیاطی کی بنا اور ہے۔ چنانچہ صاحب طحطاوی لکھتے ہیں۔ انما وضعہا بعض المتاخرین عند الشک فی صحۃ الجمعۃ بسبب روایۃ عدم تعددھا فی مصر واحد یعنے ظہر احتیاطی کو بعض متاخرین نے اس لئے تجویز کیا ہے۔ کہ جمعہ کی صحت میں شک ہے کیوں شک ہے؟ اس لئے کہ ایک شہر میں متعدد جگہ جمعہ جائز نہیں۔ اس روائت سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ ظہر احتیاطی کی بنا یہ ہے کہ ایک مقام پر چونکہ متعدد جگہ جمعہ جائز نہیں اس لئے جہاں متعدد جگہ جمعہ پڑھا یا جاوے گا۔ وہاں اس کی صحت میں شک ہوگا۔ لہٰذا ظہر احتیاطی کی تجویز کی گئی۔

دوسری بات جو اس روائت سے ثابت ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جس مقام پر ایک ہی جگہ جمعہ پڑھا یا جاوے۔ تو وہاں ظہر احتیاطی کی حاجت نہیں۔

اس روائت کو بیان کرکے صاحب **طحطاوی** لکھتے ہیں:۔ ولیست ھذہ الروایۃ بالمختارۃ ولیس ھذا القول اعنی اختیار الاربع بعدھا مرویا عن الامام و صاحبیہ حتی وقع لی انی افتیت مراراً بعدم صلوتھا خوفا علی اعتقاد الجہلۃ انہا الفرض وان الجمعۃ لیست بفرض۔ یعنے یہ روائت (کہ ایک مقام پر متعدد جگہ جمعہ جائز نہیں) پسندیدہ نہیں اور چار رکعت ظہر احتیاطی کا پڑھنا نہ تو امام ابوحنیفہ سے منقول ہے اور نہ صاحبین سے یہانتک کہ میں (صاحب طحطاوی) نے کئی دفعہ فتوی دیا ہے۔ کہ ظہر احتیاطی کی چار رکعتیں نہیں پڑھنی چاہئیں کیونکہ خوف ہے۔ کہ جاہل لوگ اس کو فرض جانیں گے اور جمعہ کو فرض نہ سمجھینگے ایسا ہی صاحب درمختار نے لکھا ہے:۔ قد افتیتُ مراراً بعدم صلوۃ الاربع بعدھا بنیۃ آخر ظہر خوف عدم فرضیتھا وھو الاحتیاط فی زماننا۔ یعنے میں (صاحب درمختار) نے کئی دفعہ فتوی دیا ہے کہ چار رکعت ظہر احتیاطی نہ پڑھنی چاہئیں کیونکہ خوف ہے۔ کہ لوگ جمعہ کی فرضیت ہی سے منکر ہو جائیں اور یہی (یعنے نہ پڑھنا چار رکعت ظہر احتیاطی کا) اس زمانہ میں بہت مناسب اور احتیاط ہے۔ یہ تحقیق مسئلہ کی تو بطریق فقہ حنفیہ کے تھی اگر حدیث کی رو سے دیکھا جائے۔ تو مطلع بالکل صاف ہے۔ کسی صحیح یا ضعیف حدیث میں ظہر احتیاطی کا ثبوت نہیں۔ عام طور پر صحابہ کرام جہاں ہوتے جمعہ پڑھ لیتے تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس زمانے کے باخبر علماء حنفیہ بھی ظہر احتیاطی کے مخالف ہیں۔ مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی و دیگر علماء دیوبند وغیرہ کا فتوی مطبوعہ اس کے برخلاف ہے۔ مزید تفصیل اسکی ہمارے رسالہ **اہل حدیث کا مذہب** (قیمت ۴؍) میں ملسکتی ہے۔

بقیہ مضمون دربارہ استفتا

(گذشتہ سے پیوستہ)

جواب ۴:۔ بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضکا دربارہ قربانی کیا عمل تھا مجھے معلوم نہیں یعنے یہ مجھے معلوم نہیں کہ صحابہ رضہ ذی الحجہ کی کس تاریخ تک قربانی کرتے تھے۔ ہاں عبداللہ بن عمر رضہ کا قول البتہ بسند صحیح ثابت ہے۔ کہ اضحیہ ۱۰- ذی الحجہ سے ۱۲- ذی الحجہ تک ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس مضمون کا قول نقل کیا جاتا ہے۔ مگر اس کی

ٹھیک سند معلوم نہیں۔ امام مالک رحمہ نے اُن کے اِس قول کو مؤطا میں بلاغاً نقل فرمایا ہے۔ اور صاحب ہدایہ نے حضرت عمرؓ و ابن عباسؓ سے بھی اس مضمون کا قول نقل فرمایا ہے جن کی نسبت حافظ ابن حجر رحمہ درایہ میں فرماتے ہیں۔ کہ لم اره و لم اجده یعنے میں نے اس قول کو کہیں نہیں دیکھا۔ اور مجھے اس قول کا کہیں پتہ نہیں چلا۔ اور حافظ ابن قیم رحمہ نے زاد المعاد میں امام احمد بن حنبل رحمہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا۔ کہ یہ قول بہت سے صحابہ رضہ کا ہے اور نیز بھی حافظ ابن قیم نے فرمایا۔ کہ اثرم رحمہ نے ابن عمر رضہ و ابن عباس رضہ سے بھی اس مضمون کا قول نقل کیا ہے۔ اور حافظ ابن قیم رحمہ نے حضرت علی رضہ سے ایک دوسرا قول بھی نقل کیا ہے۔ وہ یہ کہ ایام نحر ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک ہے۔ اور امام نووی رضہ نے شرح مسلم میں حضرت علی رضہ کے علاوہ جبیر بن مطعم رضہ اور ابن عباس رضی اللہ سے بھی اسی مضمون کا قول نقل کیا ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ نے فتح الباری میں فرمایا کہ بعض علماء فرماتے ہیں۔ کہ صحابہ رضہ سے ان دو قولوں کے سوا کوئی اور قول منقول نہیں ہے۔ مؤطا ص۸۵ امام مالک رحمہ میں ہے۔ مالك عن نافع ان عبد الله بن عمرؓ قال الاضحى يومان بعد يوم الاضحى مالك انه بلغه عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه مثل ذالك

درایہ تخریج احادیث الہدایہ میں ہے:۔ قوله روي عن عمر و علي و ابن عباس انهم قالوا ايام النحر ثلثة افضلها اولها۔ اما عمر فلم اره واما علي فذكره مالك في المؤطا عنه بلاغاً واما ابن عباس فلم اجده اه

اور نیز زاد المعاد ص۲۵۳ ج۱ میں ہے:۔ قال احمد هو قول غير واحد من اصحاب محمد صلى الله عليه وآله وسلم و ذكر الاثرم عن ابن عمر و ابن عباسؓ۔ اور نیز زاد المعاد ص۲۵۳ جلد۱ میں ہے:۔ قال علي بن ابي طالبؓ ايام النحر يوم الاضحى وثلثة ايام بعده اه اور شرح صحیح مسلم ص۱۵۳ جلد۲ میں ہے:۔ وممن قال بهذا علي بن ابي طالب وجبير بن مطعم و ابن عباس اه اور فتح الباری ص۲۲۵ میں ہے:۔ قال ابن بطال تبعا للطحاوي ولم ينقل عن الصحابة غير هذين القولين اه منقولہ بالا اقوال سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت علی رضہ سے دو قول منقول ہیں۔ ایک یہ کہ ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک اور دوسرے یہ کہ ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک۔ لیکن قول اول کے نہ الفاظ ہی معلوم ہوئے۔ کہ کیا تھے اور نہ سند ہی۔ اور قول ثانی کے گو الفاظ تو معلوم ہوئے لیکن سند ویسا ہی نامعلوم رہی اور یہی قول ثانی کے جو الفاظ معلوم ہوئے۔ اُن سے یہ صاف ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ یہ قول دربارہ اضحیہ ہے یا دربارہ ہدی اور جو امام احمد بن حنبل رحمہ نے فرمایا ہے۔ کہ یہ قول بہت سے اصحابؓ سے ہے۔ اُس کے بھی نہ الفاظ ہی معلوم ہوئے نہ سند ہی۔ اسیطرح جو اثرم رحمہ اور امام نووی رحمہ نے ابن عباس رضہ اور جبیر بن مطعم رضہ کا قول نقل کیا ہے۔ اُس کے بھی نہ الفاظ ہی معلوم ہوئے نہ سند ہی۔ الغرض مجھکو اسوقت تک صراحتہً بسند صحیح صرف ایک صحابی عبد اللہ بن عمر رضہ کا قول تو ملا ہے۔ کہ اضحیہ کا وقت ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک ہے۔ باقی ان کے سوا اور کسی صحابی کا قول صراحتہً بسند صحیح مجھکو اب تک نہیں ملا ہے۔ کہ اضحیہ کا وقت ۱۰ ذی الحجہ ہی تک ہے یا اُس کے بعد بھی ہے۔ اور بعد بھی ہے تو کب تک؟ لعل الله يحدث بعد ذالك امرا۔ لہٰذا ایسی حالت میں احتیاط یہی ہے کہ ۱۰ ہی ذی الحجہ کو لوگ قربانی سے فارغ ہو جائیں۔ ہاں جن علماء کو اور تاریخوں کی بھی تحقیق ہو جائے۔ وہ اپنی تحقیق پر عمل کریں۔ اور اُس تحقیق سے اپنے اور دینی بھائیوں کو محروم نہ فرمادیں۔ اُن کو بھی اُس سے اطلاع دیدیں:۔ والله اعلم بالصواب

(راقم۔ محمد عبد اللہ۔ مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ)

قادیاں میں طاعون

حباب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بُری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

اللہ اللہ ابھی کل ہی کا ذکر ہے کہ قادیانی مسیح للکار للکار کر کہتا تھا کہ قادیاں میں طاعون نہ آئیگا۔ کوئی ہے؟ کہ ہماری طرح الہام

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGIS. L. No. 352

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

لہ الحمد

اہلحدیث

اہل الحدیث ا قد صانوا بجہدہم
دین الرسول وما خانوا وما شانوا

اہل الحدیث ہم اہل النبی وان
لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا

جلد ۱ نمبر ۲۳

امرتسر ۵ صفر سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ـ للعہ
والیان ریاست سے ـ سے
رؤسا اور جاگیرداروں سے ـ للعہ
عام خریداروں سے ـ ہے
قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے
نمونہ کا پرچہ مفت ـ بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی + اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے + جملہ خط و کتابت وار سال زر بنام مینیجر ہونی چاہئے ـ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے +

[illegible]

بعض دوستوں کی ذریعہ مجھے معلوم ہوا ہے ـ کہ بعض علماء (خدا انپر رحم کرے) کسی خاص وجہ سے خفیہ خفیہ میری تفسیر القرآن عربی پر علماء سے فتوی حاصل کرتے ہیں بلا سے اگر وہ ایسا کرتے ـ کہ تفسیر مفتی کے ہاتھ میں دیکر رائے لیتے تو کوئی بات نہ تھی مگر چونکہ ایسا کرنے سے انکی مراد پوری نہ ہوتی اس لئے وہ ایسا تو نہیں کرتے بلکہ محض اخفاء حق کرنے اور اپنا اندرونی کینہ جو ہمعصری کو لازمی ہے ـ نکالنے کو انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ چند متفرق مقامات سے عبارات لکھکر جنکا نہ شروع دکھلاتے ہیں نہ اخیر بلکہ صرف درمیان سے ایک آدہ فقرہ لیکر لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ کی طرح دکھا دیتے ہیں پھر ان مفتیوں کو اجازت نہیں ہوتی کہ اس استفتاء کے کاغذ کو ایک منٹ بھی اپنے پاس رکھ سکیں اور رکھیں ان سے سخت موکد بحلف وعدہ لیا جاتا ہے ـ کہ مصنف کو معلوم نہ ہو ـ پھر اس طرفہ یہ کہ محض اپنے پاس سے میری کلام کے نتیجے نکالکر سوال ہوتے ہیں چنانچہ مشتہر ہی ـ کہ استفتاء [illegible] پر سے تمام لکھے ہیں ـ کہ مصنف [illegible] کا مسئلہ ہے [illegible] ہوسکتا ہے ـ عرش سے اسکا [illegible] تفسیر چھپی ہوئی موجود ہے ـ اسلئے مجھے اسبات کا قدر کوئی خوف نہیں ـ کہ اہل علم اس فتوی سے دھوکا کھالینگے ـ مگر عام دوستوں کی اطلاع کیلئے [illegible] رکرتا ہوں کہ تفسیر میں نسخ [illegible]

[illegible]

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ مولوی چکڑالوی کا دعوی ہے۔ کہ تمام مسائل اسلامیہ قرآن شریف سے نکلتے ہیں۔ چنانچہ اسی بنا پر وہ حدیث نبوی سے منکر ہیں۔ کہ اس کی ضرورت نہیں۔ اسی لئے اونکو بہت سی مشکلات پیش آئیں۔ مگر اس دل گردے کے آدمی نے سب کو نباہا۔ بڑا بھاری سوال اون پر وارد ہوا۔ کہ نماز کی ترتیب ہیئت موجودہ قرآن شریف سے بتلاؤ۔ یعنی یہ بتلاؤ۔ کہ رکوع۔ سجود۔ قعدہ رکعات وغیرہ قرآن شریف میں بصورت موجودہ کہاں ہیں۔ قرآن مجید میں تو صرف آتا ہے۔ کہ نماز پڑھو۔ رکوع کرو۔ سجدہ کرو۔ وغیرہ مگر تفصیل سے نہیں بتلایا بلکہ رسول خدا کے طریق پر سپرد کیا گیا اور فرمایا۔ کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ : یعنی ہمارا رسول تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہے۔ پس تم اسکے مطابق کام کرو ایسے مشکل سوال کے جواب میں مولوی چکڑالوی نے ایک رسالہ صلوۃ القرآن لکھا۔ جسپر مفصل ریویو اہل حدیث کے سابقہ نمبروں میں ہو چکا ہے ازاں بعد اس رسالہ کو بھی ناکافی جان کر ایک رسالہ برہان القرآن مفصل لکھا۔ جس میں مولوی صاحب موصوف نے جی کھول کر اپنے مدعا کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ یعنی یہ تبلانا یا ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ نماز کی ترتیب ہیئت موجودہ قرآن شریف سے ثابت ہے۔ یوں تو ہم بھی مولانا صاحب کے علم و فضل کے قائل ہیں خاصکر قوت استدلال تو ماشاء اللہ بہت ہی اعلیٰ درجہ پر ترقی کی ہوئی ہے۔ ناظرین کے اطمینان خاطر کو ہم ایک دو مثالیں آپکی قوت استدلال کی بتلاتے ہیں آپ پر سوال ہوا۔ کہ اگر قرآن مجید میں کل مسائل موجود ہیں تو کتے بلے اور گدھے کی حرمت قرآن شریف سے ثابت کیجئے۔ اسپر ہمارے شیر دل نے وہ ہمت دکھائی۔ کہ صاف ہی قرآن سے اپنا مطلب بتلا دیا کتے کی حرمت کی بابت تو آیت صاف سے مطلب ثابت کیا فرماتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے الْخِنْزِيْر حرام کیا ہے۔ خنزیر کے معنے تو سور کو ہیں۔ مگر اسپر جو ال ہے اسکے معنے کتے وغیرہ کو شامل کرتے ہیں کیونکہ یہ ال جنسی ہے۔ مگر کون پوچھے کہ مولانا ال جنسی تو اپنے افراد کو شامل ہوتا ہے نہ کہ غیر جنس کو۔ مگر یہ کیا غضب ہے۔ کہ یہ ال ہے تو خنزیر پر لیکن شمول اس کا کتے کو ہو یہ کیا معاملہ ہے۔ یہ تو ایسا ہوا۔ کہ **الانسان** بولکر بھیڑ بکری مراد لی جائے۔ اسی طرح گدھے کی حرمت کا ثبوت جناب نے بڑی تلاش سے دیا۔ کہ خدا فرماتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ
يَحْمِلُ اَسْفَارًا

یعنی جو لوگ الٰہی کتاب پر عمل نہیں کرتے۔ وہ گدھے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ گدھا حرام ہے۔ کیونکہ یہ تشبیہ ہی بتلا رہی ہے کہ گدھا حرام ہے۔ اسپر کوئی ہے کہ مولانا کی خدمت میں عرض کرے کہ حضرت یہ تشبیہ تو اُن کی بیوقوفی اور جہالت کی وجہ سے ہے کیونکہ گدھا اپنی بیوقوفی میں مشہور ہے جیسا شیر اپنی بہادری میں معروف۔ اگر ایسی ہی تشبیہات سے کوئی چیز حرام ہو سکتی ہے تو گائے۔ بھیڑ۔ بکری بھی حرام ہوں گی۔ کیونکہ کفار کو خدا نے انعام سے تشبیہ دی ہے۔ غور سے پڑھو۔ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ (یہ تو صرف چار پایوں کی طرح ہیں) پس بتلائیے۔ یہ تشبیہ کیا بتلا رہی ہے۔

افسوس ہم اصل مطلب سے دور نکل گئے ہمنے چاہا تھا۔ کہ آپ کے رسالہ کلاں پر ریویو کریں۔ خاصکر اس مضمون پر جو دو تین جدید ثبوت کے متعلق آپ نے بڑی سختی سے اعتراضات کئے ہیں۔ مگر سردست ہمارا جی چاہتا ہے۔ کہ ہم بھی آپ سے ایک سوال پوچھیں۔ غالباً وہ سوال ایسا نہ ہوگا۔ کہ اس سے پہلے کسی نے آپ پر کیا ہو۔ یا ہماری نظر سے گذرا ہوگا۔

آپ کا دعوی ہے۔ کہ جو مسئلہ اسلامی ہے۔ وہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ اور جو قرآن شریف میں نہیں۔ وہ اسلامی نہیں۔ اس لئے بڑی امید سے التماس ہے۔ کہ ڈاڑہی مونچھ رکھنے کا حکم قرآن شریف میں کہاں ہے۔ اگر ہے تو پتہ دیجئے۔ نہیں تو صفایا کرا دیجئے ہمیں کامل یقین ہے۔ کہ ہمارے مکرم دوست بابا چٹو جو محض اپنے اخلاص اور نیک نیتی سے اہل قرآن بنے ہیں وہ ضرور ہی اس سوال پر غور کرکے

نہیں تو نہیں ۔ خدا فرماتا ہے ۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنے رسول علیہ السلام تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہے ۔ پس تم اُن کے مطابق کام کرو۔

سوال رسالت اور نبوت میں کیا فرق ہے ۔ الہام اور وحی میں کیا فرق ہے ۔ مشرکوں (مثل ہنود ۔ خاکروب وغیرہ) کا مسجد میں داخل ہونا کیسا ہے؟ محمد ابراہیم از کوٹلی ہاراں ضلع سیالکوٹ ۔

جواب ۱؎ رسالت اور نبوت میں قرآن و حدیث کی رو سے تو کوئی فرق نہیں ۔ لغت میں بھی تمیز نہیں ۔ البتہ علمائے عقائد کہتے ہیں کہ رسول صاحب شریعت مستقلہ ہوتا ہے ۔ اور نبی عام ہوتا ہے ۔ لابشرط شی یعنے رسول اور نبی میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے مگر اس فرق کرنے میں اُن پر کئی طرح کی مشکلات آتی ہیں مثلاً حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو صاحب شریعت نہیں کہتے ۔ مگر قرآن شریف میں اُنکو رسولاً نبیاً کہا گیا ہے ۔ اس لحاظ سے یہ فرق کرنا خواہ مخواہ مشکلات کو اپنے ذمے لینا ہے۔

۲؎ الہام اور وحی میں بھی کوئی فرق نہیں ۔ فرق صرف اُن کے مراتب کا ہے مثلاً نبی کا الہام اور وحی اعلیٰ درجہ کے ہیں جیسے وہ خود ہیں غیر نبی کا الہام اور وحی اُسی درجہ کی ہے جس درجہ کا وہ خود ہے جیسے الہام کی بابت عام طور پر فرمایا: اَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ایسا ہی اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اور اَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ فرمایا ہاں یاد رہے ۔ کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی وحی اور الہام کے ذرائع بھی اور ہوتے ہیں جو عوام کے نہیں ہوتے ۔ اسی لئے نبی کے الہام اور وحی سے منکر کافر ہیں اور غیر نبی کے الہام اور وحی سے منکر کافر نہیں۔

سوال ۔ ایک ظالم اپنی عورت کو بلاسبب از حد تکلیف دیتا ہے ۔ کھانا کپڑا بھی نہیں دیتا ۔ اور اُس شخص کے چال چلن بھی اچھے نہیں عورت کو اُس کے پاس رہنے میں جان کا خوف ہو ۔ مالک طلاق بھی نہ دیتا ہو ۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟ کیا وہ عورت تمام عمر یونہی بیٹھی رہے ۔ یا کبھی اُس کے نکاح سے باہر بھی ہو سکتی ہے۔

(میر مصطفٰے ۔ از ناگپور)

جواب ۔ مسمات مذکورہ اپنے شہر کے کسی نیک بخت متقی عالم سے طلاق کا فتویٰ لیکر بعد عدت نکاح ثانی کر سکتی ہے ۔ قرآن شریف میں حکم ہے ۔ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۔ یعنے عورتوں کی تکلیف رسانی کے لئے مت روک رکھا کرو ۔ بلکہ فرمایا ۔ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی اُن سے نیک برتاؤ کیا کرو ۔ شرح وقایہ میں ہے ۔ اما عند الشافعی فالقاضی یفرق بینهما لانه لما عجز عن الامساك بالمعروف تنوب القاضی منابه فی التسریح بالاحسان (یعنے جو خاوند محتاج ہو ۔ عورت کو نان و نفقہ نہ دے سکے اُس کی عورت کو قاضی خاوند سے جدا کر دے ۔ یہ امام شافعی کا مذہب ہے اسپر صاحب شرح وقایہ لکھتے ہیں: اصحابنا لما شاهدوا الضرورة فی التفریق استحسنوا ان ینصب القاضی نائبا شافعی المذهب یفرق بینهما (باب النفقه) یعنے علمائے حنفیہ نے بھی یہ امر پسند کیا ہے ۔ کہ قاضی دونوں میں جدائی کر دیوے اور اگر قاضی حنفی مذہب کا ہو ۔ تو اپنا نائب شافعی المذہب کو مقرر کر کے تفریق کراوے ۔

یہ حکم اُس صورت کا ہے کہ خاوند نادار مفلس قلاش ہو ۔ چہ جائیکہ دانستہ تکلیف دیتا ہو ۔ تو ایسے ظالم کے لئے تو بطریق اولیٰ یہی حکم ہے ۔ چونکہ آج کل ایسا قاضی کوئی نہیں جو اسلامی احکام میں دست اندازی کر سکے لہٰذا کسی دیندار عالم سے فتویٰ لیکر فیصلہ کیا جاوے ۔ لیکن قانون کا بچاؤ ہر حال مقدم ہے ۔

سوال ایک شخص نے قربانی کیلئے ایک بکرا خریدا چند یوم بعد معلوم ہوا ۔ کہ بکرا مذکور فروخت کنندہ چرا کر فروخت کر گیا ہے عدالت تک نوبت پہنچی ۔ عدالت کو شہادت ٹھیک ٹھیک نہ ملی ۔ اس لئے عدالت نے بکرا واپس دیا ۔ اب اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں ؟ (شیخ عبداللہ از رڑکی ملان ضلع ہوشیارپور)

جواب اگر مشتری (خریدار) کو بطور خود معلوم ہے کہ بکرا چوری کا ہے تو قربانی نہ کرے اور اگر اسکو معلوم نہیں ۔ تو عدالت کے فیصلہ پر بنا کر کے قربانی جائز ہے ۔ والعلم عند اللہ

سوال ضروری قابل ملاحظہ ۔ مشہور حدیث ہے کہ امت محمدیہ ۷۳ فرقے ہوں گے اُن میں سے ایک ناجی ہوگا ۔ جسپر میں (رسول پاک) اور صحابہ ہیں اب ہر ایک فرقہ اپنے آپکو سمجھتا ہے کہ میں ہی اُسپر ہوں اور ہر ایک صح اپنے آپکو حق پر جانتا ہے ۔ مہربانی کرکے بتین ثبوت کے ساتھ کوئی صاحب جواب عنایت فرماویں کہ فلاں فرقہ ضرور قرآن و حدیث پر چلتا ہے (سید نذیر حسین از گھٹیالیاں)

اہلحدیث: اسکا جواب ہمارے معزز ناظرین علماء دیں ۔ تو درج کیا جاوے گا۔ (ایڈیٹر)

انتخاب الاخبار

امرتسر میں ہمارے دوستوں کے پاس ایک قلمی قرآن شریف ہے جو ۵- ربیع الثانی سنہ ۱۰۱۰ھ کا لکھا ہوا ہے۔ نہایت صاف اور خوشنوشتہ کہ دیکھنے سے جی خوش ہوتا ہے۔ پتہ (مولوی حمید الدین کٹرہ کرم سنگھ کوچہ ساولاں) کسی صاحب کے پاس اس سے پہلے کا ہو۔ تو مطلع کریں۔

ایک صاحب نے علاقہ مدراس سے اخبار وکیل امرتسر میں ایک کھلی چٹھی بنام مولوی نذیر احمد خان صاحب دہلوی کے چھپوائی ہے کہ اردو میں خطبے تصنیف کریں۔ آنکو شائد معلوم نہیں کہ مولانا حمید اللہ صاحب مرحوم سرادہ ضلع میرٹھ نے اس مضمون پر ایک کتاب خطبات التوحید مدت کی چھپوائی ہوئی ہے۔ جو مولوی صاحب موصوف سے مل سکتی ہے۔ قیمت بھی شائد کچھ آنے ہی ہے۔

روس و جاپان کی جنگ برابر چھڑی ہے خشکی پر بھی جاپان غالب ہو

غنیمت ہے کہ اس ہفتہ میں ۱۷- اپریل کے اخبار البدر میں مرزا قادیانی کے متعلق الہام سننے میں آئے مرا اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ کر دو ملے نہا خانہ دشمن کہ تو ویران کردی (۳) اجرت من الناس (۴) عمر دیکھتا ہوں اور دہر تو ہی تو ہے۔ (مضمون در بطن قائل)

قبول اسلام ترن تارن ضلع امرتسر میں ۱۵- اپریل کو ایک شخص مسمی سنت گنگا رام نے اپنی بیوی- ہمشیرہ اور لڑکے کے مسلمان ہوا نام عبد اللہ- معراج الدین- عمر بی بی اور عائشہ بی بی رکھے گئے۔

جامع مسجد مہابت خاں شہر پشاور میں بھی مذکورہ تاریخ پر چار کس مشرف باسلام ہوئے- نام نور محمد- فاطمہ بی بی عائشہ بی بی غلام محمد رکھے گئے افسوس عبد الغفور نام کسی کا کیوں نہ رکھا گیا؟

۱۴- اپریل کا مباحثہ رڑکی میں ملتوی رہا- کیونکہ آریہ چاہتے تھے کہ مسلمان صرف چالیس کس شریک مباحثہ ہوں جو خلاف قرار داد تھا- کیونکہ معاہدہ تھا کہ مکان وسیع ہو جہاں جو کوئی چاہے آئے +

جنگ روس و جاپان (۱۳- اپریل) پچھلے اتوار کو دریائے یالو پر کشتیوں میں ایک مقابلہ ہوا جو ۴½ گھنٹے تک رہا- جاپانی افسر کے مراسلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں جاپانی کوئی نہیں مرا- ایک روسی جنگی جہاز بندر آرتھر میں ڈوب گیا چار کے سوا تمام اہل جہاز غرق ہوگئے- گرانڈ ڈیوک سائرل بھی بچ تو گیا مگر زخمی ہوکر- ایک اور بڑی بھاری بحری لڑائی میں روسی پسپا ہوئے امیر البحر مکارف کے قید ہو جانیکی بھی افواہ ہے اور جہاز مذکور کے ڈوب جانیکی بھی- جاپانیوں نے بندر آرتھر پر پھر ایک حملہ کیا تھا مگر پسپا ہوئے۔ قصبہ کو کچھ نقصان نہ پہنچا- روسی بیڑہ اور قلعوں کا نقصان بیان نہیں کیا گیا (بعد کی خبر) امیر البحر مکارف بمع سٹاف ڈوب گیا اس جہاز میں سے بیس آدمی بچے- ڈیوک مذکور سخت زخمی ہوا- اسکا بھائی ایک اور جہاز سے یہ نظارہ دیکھ رہا تھا- اس جہاز کے غرق ہونیکی ۱۷ لاشیں ملی ہیں جاپانی بیڑہ اسوقت لیاؤ ٹشان میں ہے زار نے مکارف کی بیوہ کو پیام ہمدردی بھیجا ہے- کل بحری چرچ میں اسکے لئے دعا مانگی جائیگی ۱۲- تاریخ کو ایک روسی کمپنی دیپر کے مغرب میں دریائے یالو کو عبور کرنا چاہتی تھی- جاپانی کمپنی نے اسکو مار ہٹایا- ۲۳- روسی ہلاک ہوئے اور بھی چند چھوٹی چھوٹی روسی پارٹیاں دریا پار جانے کی کوشش کرتی ہوئیں پسپا کی گئیں (۱۴) مکارف کی موت پر قیصر جرمنی نے زار کو تار دیا ہے- کہ اسکا ہمیں بھی ویسا ہی غم ہے جیسا آپکو- برٹش پریس کا لہجہ بھی اس حادثہ پر ہمدردی آمیز ہے- پارلیمنٹ انگلستان کی رائے میں اس صدمہ کا روس پر اتنا اثر نہ ہوگا- جتنا کہ تمام جنگ میں اسی قدر نقصان سے ہوتا ۱۳- کو بندر آرتھر میں روسی و جاپانی جنگی جہازوں کا مقابلہ ہوا- غنیم نے روسی قلعوں پر پانچ گھنٹہ گولہ باری کی اور لوٹ گئے- ادھر سے خموشی رہی غرق شدہ روسی جہاز میں سات سو آدمی تھے- روسی افواج کی بحری کمان عارضی طور پر امیر البحر الیکسیف کریگا- روس کا ایک اور جنگی جہاز غنیم نے غرق کر دیا- اور ایک تباہ کن بھی- جاپانی صرف ایک زخمی ہوا- مکارف کی دعائے مغفرت میں زار و زارینہ دونوں شامل تھے- جب تک دعا ہوتی رہی- شہنشاہ روس برابر روتے رہے- تمام پایہ تخت روس ماتمکدہ بن رہا ہے- خوشی کے مشغلے سب بند ہیں روسی جنگی جہازوں کے نقصانات کی پایہ تخت روس کے سرکاری پیغاموں سے بھی تصدیق ہوتی ہے- (۱۵) مکارف کی جگہ بیڑہ بحر بالٹک کا کمانڈر تعینات ہوا ہے- امیر البحر الیکسیف روانہ موگڈن ہوا- ایک اور بحری جنگ پچھلے

کو سخت ضرر پہنچا- روسی گورنمنٹ نے نامہ نگاروں کو بے تار برقی سے کام لینے کی سخت ممانعت کر دی ہے- جو خلاف ورزی کریگا- جاسوسوں کی طرح گولی سے

۲۴ کرزان گزٹ روس کے لاٹ پادری نے جسکو روسی بشپ اعظم اور سید اور الہامی جانتے ہیں- پیشگوئی کی ہے کہ ۵ برس تک لڑائی رہکر روس کی فتح ہوگی- دیکھئے- یہ الہامی ہمارے قادیانی ملہم کی برابری کرسکتا ہے یا نہیں- جو لوہا ڈبونے اور بھس تیرانے کا کام ہے- روس منحوس تیرا ایسا کمال کہاں- استغفر اللہ

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISD No. 352

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

لله الحمد

اہل حدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

اہل الحدیث لقد صانوا بجہدہم
دین الرسول وملغانوا وما شانوا

اھل الحدیث ھم اھل النبی وان
لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا

جلد ۱ **نمبر ۲۵**

SOHDRA 2

امرتسر ۱۲ صفر سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا ۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا ۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا ۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	سے
والیان ریاست سے	عہ
رؤسا اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	ہار

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے
نمونہ کا پرچہ مفت - بیرنگ خط واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی ۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے ۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مینیجر ہونی چاہیے ۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہیے ۔

اہلحدیث کی ترقی

جب سے ہم نے اہل حدیث کی ترقی کے عنوان سے ناظرین کو خوشخبری سنائی ہے کہ بجائے ۸ صفحہ کے ۱۲ صفحہ کئے جاویں گے ناظرین اہلحدیث نے ایک غیر معمولی خوشی کا اظہار کیا ہے جو بفضلہ تعالیٰ اہلحدیث کی قبولیت کی دلیل ہے اُسی پرچہ میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ یہ ترقی جب ہی ہوگی کہ ہر ایک خریدار کم از کم دو خریدار مستقل پیدا کرے جسکی طرف گو اب تک تو توجہ نہ کی مگر تاہم بعض دوستوں نے دلی توجہ سے اس کمی کو پورا کر دیا ہے جو اصحاب ذیل شکریہ کے خاص مستحق ہیں :- چودھری بدر الدین بیچہ ضلع گورداسپور - مولوی محمد ابراہیم کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ - میر مصطفےٰ علی ناگپور - شیخ محمد ابراہیم اون (ملک برار) منشی عبد الرؤف باسم - مولوی محمد محی الدین بنگلور - مولوی احمد خان بلرامپور - مولوی حافظ محمد الدین ضلع بستی - شیخ محمد نوح جان محمد ضلع لدھیانہ - مولوی عبد الرحیم دیناجپور - محمد عبد الوکیل دہانی - میاں محمد حیات ۲

۲ میاں احمد کہ ... سیالکوٹ - بابو برکت علی ڈاکٹر جمال الدین شاہ وغیرہ مگر اتنے اصحاب کی کوشش اتنی ہمت کی ہرگز مقتضی نہ تھی کہ اخبار کو بڑہایا جاوے ۔ عزیز مکبیر معلوم [illegible] ہی پسندیدہ نہیں ۲۳

۲۳ اسلئے باقی دو ستون ... اگر نمبر ۲۷ کے بعد ۱۲ صفحہ کا اخبار نکالا کریگا قیمت میں بھی صرف ۴ کا اضافہ ہوگا یعنے سالانہ قیمت ۱۲ ہوگی - جن اصحاب سے قیمت وصول ہو چکی ہے
وہ اللہ اگر خود دیدیں تو جائے شکریہ ہے ورنہ کوئی تقاضا نہیں ... لی جائیگی - جن اصحاب کا ششماہی چندہ آیا ہوا ہے انکے نام نمبر ۲۷ جو دوسری ششماہی کا پہلا نمبر ہے سالانہ قیمت
انکا ہی ہوگا - اگر وہ سالانہ قیمت نہ چاہیں - تو جتنی پرچہ

آخر عربی کی فتح ہوئی

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگامِ دعا گویند
اجابت از درِ حق بہرِ استقبال می آید

عربی کی مخالفت میں علیگڈھ پارٹی کے مضامین اور اُن کی تردید ناظرین اہلحدیث کی نظروں سے سابقہ نمبروں میں گذر چکی ہیں۔ ہر چند اِن مضامین کو دیکھکر علیگڈھ پارٹی کے حامیوں نے اہل حدیث کے حق میں اِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ کے ہم معنے الفاظ میں خفگی ظاہر کی مگر آخر بقول ع

زاہد! تیرا خدا ہے۔ کیا میرا خدا نہیں؟

عربی کو کامیابی ہوئی۔ مگر اس کی تفصیل بتلانے سے پہلے علیگڈھ پارٹی کے ایک مضمون کا جواب بھی دیتے ہیں۔ گو ضروری نہیں۔ کیونکہ جب بیمار ہی تندرست ہو گیا۔ تو اب طبیبوں کے بحث مباحثے کیا فائدہ دے سکتے ہیں۔ مگر اس خیال سے کہ ناظرین کو آئندہ کے لئے علم حاصل ہو سکے کہ عربی کی مخالفت کرنیوالے کیسے کیسے کمزور تار عنکبوت سے بھی ضعیف دلائل سے کام لیتے ہیں۔ لیکن امر واقعی بھی یہی ہے۔ کہ حق کے مقابلے پر زبردست دلائل لائیں تو کہاں سے۔ ذرا عیسائیوں اور آریوں کو دیکھ لو کہ کیسے کیسے پچ پوچ اعتراضات اور دلائل سے کام چلا رہے ہیں:—

وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا

مورخہ ۳ اپریل کے علیگڈھ گزٹ میں عربی کی مخالفت میں ایک مراسلت شائع ہوئی ہے۔ جسمیں صاحب مراسلہ نے (جو ایک بڑے تجربہ کار پنشنر جج ہیں) عربی کی عدم ضرورت کے دلائل لکھتے ہیں کہ "عربی زبان بحیثیت دین کے متبرک سمجھنے میں ایک قسم کی غلطی ہے۔ عربی زبان دین اسلام کی ہرگز نہیں۔ کیونکہ اسلام کے پہلے بھی تھی۔ اگر پیغمبر اسلام کسی اور ملک میں پیدا ہوتے۔ تو ضرور قرآن کی زبان وہی ہوتی"۔ صاحب مراسلت کی اس دلیل سے معلوم ہوا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مسلمانوں کا کوئی تعلق اور مطلب نہیں۔ بس یہی کہ قرآن اُن کی معرفت ملا ہے۔ اگر قرآن شریف کسی اور شخص کی معرفت ملتا۔ تو اسی سے ہم حاصل کر سکتے تھے بلکہ اخلاقی طور پر اسکو اور وسیع کریں۔ تو یہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ ماں باپ کا بھی ہم پر کیا حق ہے۔ اگر ہمکو خدا کسی اور کے نطفے سے پیدا کرتا۔ تو ہم اُسی کے بیٹے کہلاتے۔ اگر صاحب مراسلت یہ فرما دیں۔ کہ گو یہ صحیح ہے۔ مگر آخر جو صورت وقوع میں آئی اُسکا حق بھی تو ہے۔ کہ اسکو ملحوظ رکھا جائے۔ پس جسطرح ہم اپنے باپ کی تعظیم کرتے ہیں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جان سے فدا ہیں اور اپنا آقا جانتے ہیں۔ اُسی طرح عربی زبان ہماری مذہبی اور قومی زبان ہے۔ ورنہ بتلا دیں۔ بحیثیت مجموعی کل دُنیا کے مسلمانوں کی قومی زبان کونسی ہے؟ یہی معنے ہیں اُس حدیث کے جسمیں سرور کائنات فخر موجودات علیہ التحیۃ والصلوۃ نے فرمایا ہے:۔ احبوا العرب لثلاث انا عربی والقرآن عربی ولسان اہل الجنۃ عربی۔ یعنے عرب کو تین وجہ سے پیار کیا کرو۔ ایک تو میں (خود بدولت) عربی ہوں دوم تم قرآن مجید تمہاری الہامی کتاب عربی ہے۔ سوم اہل جنت کی زبان بھی عربی ہے (گو کوئی نیچری جنت کو ایسا نہ مانے۔ مگر مسلمانوں کی قوم کا تو یہی خیال ہے۔) اسی قسم کی اور بھی دلیلیں ہیں۔ جنکا ذکر کرنا موجب طوالت ہے۔ بارے شکر ہے صاحب مراسلت نے یہ بھی تسلیم کیا ہے:۔ "قرآن ملک عرب کی زبان میں چونکہ نازل ہوا ہے اسلئے ایک زمانے میں اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کے مقاصد اور مطالب اور منشاء اور معانی اور مراد سمجھنے کے واسطے ضرور ہے کہ عربی زبان اعلےٰ درجہ کی حیثیت سے سیکھی جائے"۔ بس یہی ہمارا مطلب ہے۔ کہ مسلمانوں میں عربی دان ہر زمانے میں اتنے رہنے چاہئیں۔ جو قرآن مجید کو اسکی اصلی زبان میں سمجھکر دوسروں کو سمجھا سکیں۔ ہم نہیں کہتے۔ کہ تمام دنیا کے مسلمان اعلےٰ درجہ کی عربی میں مہارت پیدا کریں گو وہ کہتو ہیں کہ کریں۔ تو اُن کی سعادت ہے کہ اپنی قومی زبان کو زندہ رکھیں۔ پس آپکا یہ فرمانا۔ کہ ہر ایک مسلمان اسی غرض سے اعلےٰ درجہ پر عربی زبان کو نہیں سیکھ سکتا۔ بیشک صحیح ہے ہمارا بھی صاد ہے ع

شکر للہ کہ میان من و او صلح فتاد

اِس مختصر گفتگو کے بعد ہم اپنے ناظرین کو مژدہ سناتے ہیں۔ کہ

عربی فتحیاب ہوئی

کس طرح ہوئی ؟ محض خدا کے فضل سے ہوئی ۱۲- ۱۳- اپریل کو نواب محسن الملک مع دیگر اراکین کالج کے وفد (ڈیپوٹیشن) بنکر راجہ صاحب نانپارہ سے کالج کی امداد کیلئے لکھنؤ پہنچے - جہاں پر بغیر درخواست اور التجا کے آنریبل راجہ تصدق رسول خاں صاحب سی ایس آئی رئیس جہانگیر آباد نے مبلغ پانچ ہزار عربی تعلیم کے کلاس روم بنانے کو عنایت فرمایا - یہی معنے ہیں اس آیت کریمہ کے یَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ اس غیر مترقبہ امداد کے بعد وفد مذکور ہز آنر لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں بمقام لکھنؤ حاضر ہوا - تو ہز آنر نے فرمایا کہ اگر منتظمان کالج درخواست کرینگے - تو عربی تعلیم کے لئے ایک یورپین پروفیسر کالج کو دیا جائے گا ۔ پھر لکھا ہے کہ :- اب یہ مسئلہ ٹرسٹیوں (کالج کے منتظماں) کے سامنے پیش کیا جائے گا - اور جو فیصلہ ٹرسٹی کرینگے مطابق اُس کے گورنمنٹ سے درخواست کی جائیگی ہم نہایت خوش ہیں - کہ یہ مسئلہ جس نے چند مہینے سے مسلمانوں میں بے اطمینانی پھیلا رکھی تھی - اور جو ایک معرکۃ الآرا اور مختلف فیہ مسئلہ ہو گیا تھا وہ نہایت خوبی سے قریباً طے ہوا اور جو غلط شکوک اور شبہات پیدا ہوئے تھے وہ دور ہو گئے ؎

گو اڈیٹر صاحب علیگڈھ گزٹ نے خوشخبری سنائی ہے - خدا کرے منتظمان کالج بھی فیصلہ کریں - مگر اہلحدیث کو ابھی ایک کھٹکا باقی ہے - کہ عربی کی تعلیم کے لئے بھی یورپی پروفیسر ؟ آہ ! وا اسفاہ

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است
رفتن بپائے مردئی ہمسایہ در بہشت

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

(گذشتہ سے پیوستہ)

مولوی چکڑالوی نے اپنے رسالہ کلاں "برہان القرآن" میں جو ماہواری رسالہ کی صورت میں چھپا ہے حسب عادت شریفہ تین حدیثوں پر بڑی سختی سے اعتراض کئے ہیں - ایسی کہ پنڈت دیانند اور عبد الغفور (نو آریہ) نے قرآن شریف پر جو زبان درازی کی ہے - وہ بھی اس سے کم ہے -

آپ نے رسالہ ماہ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء میں تین حدیثوں کو زیر تفتیش کیا ہے فرماتے ہیں : (۱) نماز فجر کے متعلق مسلم کی ایک حدیث میں لکھا ہے :-

وقت صلوٰۃ الصبح من طلوع الفجر ما لم تطلع الشمس فاذا طلعت الشمس فامسك عن الصلوٰۃ فانها تطلع بين قرني الشيطان (مسلم مطبوعہ نولکشور ص ۲۲۳)

ترجمہ :- وقت نماز صبح کا فجر کے طلوع ہونے سے آفتاب کے طلوع ہونے تک ہے پس جس وقت سورج طلوع ہو - تو نماز سے ہٹ جا - کیونکہ تحقیق وہ درمیان شیطان کے دو سینگوں کے طلوع ہوتا ہے -

سورج کا شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہونا ملاحظہ ہو اب اگر اس حدیث کی بنا پر کوئی آریہ یا عیسائی اسلام پر ہنسی اڑائے تو اسکا کیا قصور ؟ سورج بالاتفاق زمین سے کئی گنا بڑا ہے - تو خیال کیجئے کہ شیطان کے سینگ کتنے بڑے ہونگے جنکے درمیان آفتاب سا بڑا سورج آ جاتا ہے اور وہ خود شیطان کتنا بڑا ہوگا - جسکے اتنے بڑے سینگ ہیں اور پھر یہ شیطان اہلحدیث کے دلوں میں گھس بھی جاتا ہے اور وسوسے بھی ڈالتا ہے - یہ نہیں بتایا گیا - کہ شیطان کے سینگوں پر سورج کیوں لادا گیا ہے - بعض شارحین نے یہ وجہ لکھی ہے - کہ آفتاب پرست لوگ چونکہ بوقت طلوع سورج کی پرستش کرتے ہیں اسلئے شیطان سورج کو سینگوں پہ اٹھا لیتا ہے تاکہ بجائے آفتاب کے اس کی پرستش ہو - اگر یہ بات ہے تو شیطان بوقت نماز اہلحدیث کے آگے کھڑا ہو جاتا ہوگا - تاکہ ان سب سے اپنے آپ کو سجدہ کرائے اور ان سب کی نمازیں برباد کر دے - کیا یہ عقل و دانش کی باتیں ہیں کیسی معقول حدیث ہے اور پھر شرح کیسی معقول ہوئی ہے - جانے بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ - کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے - کہ اللہ کا رسول جو عقل و دانش میں اپنے تمام دنیا سے افضل ہوتا ہے - ایسی لغو اور بے ہودہ باتیں کہے ہرگز نہیں قطعاً ناممکن ہے ہمارے پیارے نبی کے ذمے یہ خرافات کسی ایسے شخص نے گھڑ کر لگائی ہیں جو کہ عقل کا بودا اور پورا وہمی اور آپ کا پکا دشمن کوئی یہودی یا عیسائی ہے ایسا قبیح کام کسی مسلمان باایمان

کا نہیں ہوسکتا۔ بیچارے امام مسلم نے بلا سوچے سمجھے یونہی اسکو اپنی کتاب میں درج کر دیا ہے۔ عصر کے متعلق ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ سورج غروب ہوتے وقت بھی شیطان کے سینگوں میں جا چھپتا ہے۔" (انتہی)

بھولے مولوی صاحب! آپکو تو عربیت میں دعوی تھا۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ آپ ایسے بن گئے کہ کنوئیں کے مینڈک سے کچھ ہی زیادہ ہی بستے ہو آپ اہل القرآن بنے ہیں۔ کہ آریوں کی طرح بے سمجھی سے حدیث پر منہ پھاڑ پھاڑ کر اعتراض کرتے ہیں جس طرح آریوں کے ذہن میں جم رہا ہے۔ کہ مکر کے معنے فریب کے ہیں تو جہاں کہیں یہ لفظ آتا ہے۔ بس وہ یہی معنے جو بے سمجھی سے ذہن میں بٹھا رکھے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی نسبت بھی سمجھتے ہیں۔ وہی حال آپکا ہے کہ قرن کے معنے آپ نے سینگ کے سمجھ رکھے ہیں اسی لئے حدیث پاک کو سینگوں سے دھکیلنا چاہتے ہیں۔ مگر یاد رکھئے حدیث شریف وہ چٹان ہے کہ تم سے پہلے اس نے کئی ملحدوں کے سینگ توڑ ڈالے ہیں تم تو پہلے ہی معذور ہو۔ واللہ میں کبھی آپ کی نسبت ایسے لفظ نہ لکھتا۔ اگر آپ نے تھوڑی سی بھی تحقیق سے کام لیا ہوتا۔ غضب ہے! کہ آپ اتنا بڑا تو تحقیق کا دعوی کریں اور اتنے بڑے گروہ حزب اللہ (اہلحدیث) سے سینگ ٹکرائیں اور سامانِ حرب آپکا یہ کہ قاموس اور مجمع البحار تک بھی نہ دیکھیں۔ دیکھئے مجمع البحار میں جو لغت حدیث کی ایک معتبر مستند کتاب ہے۔ اس حدیث کے متعلق کیا لکھا ہے۔

قیل القرن القوۃ ای حین تطلع تحرک الشیطان وینشط فیکون کالمعین لہا وقیل بین قرنیہ ای امتیہ الاولین والاخرین وکانہ تمثیل لمن یسجد لہ وکان الشیطان سول لہ ذالک فاذا سجد لہا کان الشیطان مقترن بہا

یعنے اس حدیث کا مطلب بعض علماء نے یہ بیان کیا ہے کہ قرن کے معنے قوت کے ہیں یعنے جس وقت سورج نکلتا ہے اور مشرک اس کی عبادت کرتے ہیں اور سجدے مناتے ہیں۔ تو شیطان خوش ہوتا ہے گویا وہ اس کا مددگار ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے۔ کہ دو قرنوں سے مراد ہے اسکی پہلی پچھلی دو قومیں (یعنے رات کے پجاری اور دن کے بھگت) گویا یہ ایک تمثیل ہے مشرکوں کی جو اس وقت عبادت کرتے ہیں۔ کیونکہ شیطان نے انکی نظروں میں یہ (عبادت غیر کی) خوشنما کر رکھی ہے۔ پس جب وہ سورج کو سجدہ کرتے ہیں تو گویا شیطان سورج کے ساتھ ہے"۔

ان سب توجیہوں کی بنا یہ ہے۔ کہ لغت میں قرن کے معنے بڑی وسیع ہیں۔ دیکھو قاموس میں قریب ایک ورق کے اندر قرن کے معنے لکھے ہیں یہ بھی قوت لکھا ہے۔ قرن الشیطان وقرناہ امتہ والمتبعون لرایہ او قوتہ وانتشارہ وتسلطہ۔ یعنے شیطان کے قرن کے معنے اس کی پارٹی اور اس کی رائے پر چلنے والے ہیں۔ یا اس کی قوت اور انتشار اور دباؤ اور زور ہے"۔

پس خلاصہ یہ کہ سرورِ کائنات نے فرمایا کہ سورج نکلتے وقت چونکہ مشرک غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ تم ان کی ظاہری مشابہت سے بچو۔ اس کی مثال قرآن شریف سے سنو! چونکہ آپ اہل قرآن ہیں اسلئے قرآن کی تمثیل سے تو آپکو انکار نہ ہوگا۔ سنئے! خدا فرماتا ہے۔

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

یعنے شراب اور جوا اور بت پرستی اور تیروں سے تقسیم (جو عرب کے مشرک فال ڈالا کرتے تھے) ناپاک شیطان کے کاموں سے ہیں۔ پس تم ان سے بچو۔ تاکہ تمہارا بھلا ہو"۔

کہئے! اس پر بھی آپکی طرح کوئی آریہ اعتراض کرے کہ ان کاموں کو شیطان کے کاموں سے کہا گیا۔ کیا شیطان بت پرستی کرتا ہے یا شراب پیتا ہے۔ یا جوا کھیلتا ہے یا فالیں ڈالتا ہے۔ ہم نے تو کبھی اسے ایسا کرتے نہیں دیکھا۔ تو آپ چونکہ اہل القرآن ہیں اس کا جواب تو کچھ دہیں گے۔ بس وہی جواب حدیث والے آپکو دینگے۔ کہ آیت اور حدیث دونوں کا مطلب یہی ہے۔ کہ سورج کے طلوع کے وقت مشرک بھی سجدہ کیا کرتے ہیں جس میں غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ کیا ضرور ہے۔ کہ تم مسلمان بھی ان سے ظاہری مشابہت کرو۔

بہلا شیطان کیا ایسا ہی بیوقوف ہے۔ کہ لوگ تو نماز خدا کی پڑہیں

اور عبادت خدا کی کریں اور وہ صرف سامنے کھڑا ہونیسے خوش ہو جائے کہیں لئے اپنی مراد پالی۔ اسکی مراد تو جب پوری ہو۔ کہ بموجب اسکی کوشش کے مخلوق شرک و کفر میں مبتلا ہو۔ چنانچہ اسنے کہہ رکھا ہے

(ولا تجد اکثرھم شاکرین)

یعنے مخلوق میں سے بہت سے لوگ میری کوشش سے بدراہ ہونگے یہ نہیں کہ وہ تو عبادت کریں گے خدا واحد کی اور میں صرف انکے ہی سے خوش ہو جاؤنگا۔ (باقی دارد)

التماس:۔ علماء اہلحدیث اس کے سوا اگر کوئی اور جواب دینگے تو وہ بھی شائع کیا جائے گا۔ (ایڈیٹر)

اصلاح رسومات جدیدہ

گذشتہ سے پیوستہ

اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ آنحضرت کیوقت کے مسلمان کسطرح رہتے تھے اور ان کی حالت کیا تھی سنئے! اسوقت میں نہ شادی غمی پر اتنی باتیں ہوتی تھیں۔ اور نہ خیر القرون میں ان حرکتوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ یہ کل باتیں بدعت ہیں اسوقت میں سب مسلمان اور اہل اسلام کہلاتے تھے مثلاً بچہ پیدا ہوا۔ تو زچہ کو اسوقت تک جبتک خون نفاس آتا رہا۔ نماز روزہ سے باز رکھا کرتے اب خواہ خون ایک روز آوے یا زائد مدت تک کیونکہ خون آنا عورت کے قوای پر ہے۔ عورت جتنی قوی ہوگی۔ اتنی ہی زائد مدت تک خون آویگا۔ وہاں یہ حالت نہ تھی کہ عورت کو ۴۰ یوم تک بیکار کر دیا جاوے اسکے پاس کوئی نہ بیٹھے اسکے برتن علیحدہ رہیں۔ پھر خواہ وہ بیمار کیوں نہ ہو۔ اسکو دسواں بیسواں چالیسواں ضرور نہلایا جاوے زچہ کی چارپائی پہ تلوار یا چاقو ضرور رکھا ہے۔ اور جب وہ چالیسواں نہا چکے تو کل مکان یا خاص اس پہ جہاں زچہ کی چارپائی ہو قلعی ضرور ہو۔ اسکے تمام برتن قلعی کرائے جائیں چھٹے روز چھٹی نکالی جائے عورت کی گود میں کھیل گنڈیری ترکاری بھری جاوے بچہ کیا پیدا ہوا کہ گویا ہم شیطان کہ اس نے آتے ہی سبکو مشرک بنا دیا بجائے عقیقہ کے اسکے سر پہ مدار سالار کی چوٹیاں رکھی جائیں اماموں کا فقیر بنایا جاوے اسطرح سبز کپڑے رنگے جائیں کھچڑا پکایا جاوے۔ شربت کیا جاوے علم نقرئی بنائے جائیں نذر لغیر اللہ کی رسم ادا ہو۔ اور صاحبزادی صاحب ہنسلی ڈالکر گھر بھیک مانگیں چلے بھیک مانگنا تو آ گیا جب اور بڑے ہو تو منت کے موافق ۹ سال یا ۱۱ سال یا جس عمر کی نذر ہو۔ ختنہ کی ٹھیری مگر جبتک ختنہ نہ ہو۔ ہر سال حضرت پیر صاحب کی ہنسلی پڑنا اور ایک بلی کو جو آپ ہی کے نام کے بعض شہروں میں کھڑی ہوتی ہے سلام کرنا۔ اور گیارھویں کرنا اور بلی پہ غلاف چڑہانا ضرور ہوتا ہے خدا خدا کرکے ختنہ کا دن آیا۔ تو وہ آفت کہ خدا بچائے ڈھول باجا رنڈیاں بھانڈ ڈومنیاں آتش بازی سب کچھ موجود ہے صاحبزادی کے سر سہرا لٹک رہا ہے۔ کہاروں کی طرح ایک جامہ اور سر پہ ایک شال کھڑی بدہنی اور صاحبزادی کا ختنہ کیا بدہنی ہی شاید صاحبزادی ہوں گی پھر مکان میں آکر استرا اتارا گیا اور اور نہ معلوم کس کس کے نام کی نذریں دلائی گئیں اور پیر میں بال اور ایک کوڑی باندہی گئی اور قرض سودی لیکر کھانا کیا گیا۔ حالانکہ ختنہ میں بجز اسکے اور کچھ نہیں کہ حجام کو بلاکر ختنہ کرا دیا جائے×۔ اگر مقدرت ہو۔ تو دوست احباب کی دعوت کر دی جائے۔ ورنہ ضروری نہیں۔ یہی حال عقیقہ کا ہے کہ ان خرافات کے لئے حکم نہیں ہے۔ کہ سنت میں بدعت ملا کر بجائے ثواب کے عذاب مول لیا جاوے۔ اب حال نکاح کا سنئے۔ شریعت کا تو صرف یہ حکم ہے۔ کہ ولی کی رضامندی سے دو گواہوں کی موجودگی میں لڑکی لڑکے کی خواہش سے ایجاب و قبول کرا دیا جائے اور خطبہ پڑھ دیا جاوے۔ اور جسقدر مقدرت ہو بعد نکاح کے ولیمہ کا کھانا کر دیا جاوے اور مہر موافق حیثیت کے ہونا چاہئے۔ مگر اس میں وہ طوفان بے تمیزی ہوتا ہے۔ کہ الامان افسوس یہ کہ نہ لڑکے سے پوچھا جاتا ہے اور نہ لڑکی سے کہ تمہاری بھی مرضی ہے یا نہیں۔ صریح ظلم اور ناانصافی ہے کہ جنکا کام ہو۔ جنہیں تمام عمر کا سابقہ پڑنا ہے وہی خاموش رہیں نہ عقل اسے گوارا کرتی ہے نہ شریعت دوسری یہ کہ اس رسم میں وہ وہ باتیں کیجاتی ہیں۔ کہ خدا بچائے +

(باقی آئندہ)

× یہ ثابت نہیں (اڈیٹر)

استفتا

سوال (۱) یا رسول اللہ دہائی آپکی + در پہ لائے ہیں دل بیمار ہم
یہ شعر پڑھنا جائز ہے یا نہیں اہلحدیث و علماء ناظرین سے امید ہے - کہ جواب مدلل دیں گے + (راقم عبدالحمید از دیناجپور)

الجواب - اگر بغرض استمداد و حاجت روائی کے پڑھیگا تو بیشک شرک ہے اگر بغیر اس نیت کے محض ایک عاشقانہ سوز سے پڑھے تو شرک نہیں گو ترک بہتر ہے - کیونکہ خداتعالی نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شان والا مکان میں ایسے لفظ کہنے سے منع کردیا ہے - جس کے معنے ناجائز ہونیکا بھی احتمال ہے - لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا

سوال (۱) شراب کے ٹھیکہ کی کمائی جائز ہے - یا ناجائز؟
(۲) بنک سے سود لینا جائز ہے یا حرام؟ (راقم محمد خلیل از سیالکوٹ)

جواب (۱) شراب کی فروخت حرام ہے - اس کا نفع بھی حرام ہے اسکی ہر قسم کی لاگ لپیٹ بھی حرام ہے -
(۲) علماء اہلحدیث اس کا جو جواب دیں گے درج کیا جاویگا + (ایڈیٹر)

سوال (۱) شراب کی تحریم سابقہ ادیان یہود و نصاری میں ہے یا نہیں؟
(۲) ہاروت ماروت آدمی تھے یا فرشتے - (راقم محمد الدین مدرس ضلع پشاور)

جواب (۱) شراب کی حرمت تمام دینوں میں ہے - موجودہ تورات کی کتاب گنتی و باب وغیرہ میں بھی منع پائی جاتی ہے -
(۲) ہاروت ماروت کی نسبت علماء مفسرین کا اختلاف ہے خاکسار کی رائے یہ ہے - کہ وہ دو آدمی تھے حافظ ابن جریر محدث اور مشہور مفسر نے بھی انکے فرشتہ ہونیسے انکار کیا ہے نواب صاحب بھوپال نے بھی اسی قول کو پہلے نقل کرکے ترجیح کی طرف اشارہ کیا - کیونکہ دونوں صاحب لکھتے ہیں کہ ہاروت و ماروت شیاطین سے بدل ہے کسیقدر توضیح اسکی تفسیر القرآن بکلام الرحمن عربی کے حاشیے میں فقیر نے کردی ہے - ملاحظہ ہو -

سوال (۱) بے نماز کا جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں (۲) قریب المرگ کا قرآن شریف للہ دینا ثواب ہے یا نہیں؟ (۳) کھانا آگے رکھکر فاتحہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ (علی محمد از سوہل)

جواب (۱) بے نماز کے کفر میں اختلاف ہے جن علماء کے نزدیک وہ کافر ہے وہ تو نہ پڑھیں گے - جن کے نزدیک وہ کافر نہیں وہ پڑھ لیں - خاکسار کی ناقص رائے میں بے نماز کافر نہیں - اگر وہ خدا و رسول کے حکموں کو تسلیم کرتا ہے - تو جنازہ پڑھنا چاہئے -
(۲) خیرات کسی وقت بھی کرے ثواب ہے اگرچہ قریب المرگ کم ہے - کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے موت کے وقت خیرات کرنا ایسا ہے کہ اپنا پیٹ بھر کر محتاج کو دیوے -
(۳) - خلاف سنت ہے - نہ چاہئے

سوال (۱) زمانہ آنحضرت میں عورتیں پائجامہ پہنتی تھیں - یا تہ بند اور کہاں تک زمین کی طرف کپڑے کا سرا رہتا تھا؟
(۲) درصورتیکہ تہ بند زمین تک ثابت ہووے تو لہنگا یا ساڑہ جیسا کہ یورپین پہنتی ہیں - اس میں کیا قباحت ہے -؟
(۳) - مصافحہ ایک ہاتھ سے چاہئے یا دو ہاتھ سے؟
(۴) نماز عیدین میں کتنی تکبیریں ثابت ہیں؟ (محمد اسمٰعیل از بلامبی)

جواب (۱) عورتیں تہ بند پہنتی تھیں اور پائجامہ بھی جائز تھا - حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اجازت دی تھی کہ پاؤں سے نیچے ایک بالشت جتنا تہ بند لٹکتا رہے - تاکہ بے ستری نہ ہو - اور اگر ناپاکی کا خوف ہو تو یہ سمجھیں کہ خشک زمین پر چلنے سے پاک ہو جائیگا -
(۲) یورپین لباس پہننے سے عموماً وہی حدیث مانع ہے جسکے الفاظ یہ ہیں مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ - یعنے جو کوئی کسی قوم کی سی صورت اختیار کریگا - انہی میں سے ہوگا - کیا ضرورت ہے - کہ غیر قوموں کا طرز لباس اختیار کیا جاوے - بحالیکہ اپنا دیسی لباس اُس سے اچھا ہے -
(۳) مصافحہ ایک ہاتھ سے بھی جائز ہے دو سے بھی ترمذی میں ابن مسعود سے منقول تمام التحیۃ الاخذ بالید سلام کا تمتہ ہے - ہاتھ کا پکڑ لینا یعنے مصافحہ کرنا جس سے بظاہر ایک ہاتھ معلوم ہوتا ہے صحیح بخاری میں باب ہے - باب الاخذ بالیدین یعنے دونوں ہاتھونکا

پکڑنا چنانچہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ میرا ہاتہ آنحضرت کے دونوں ہاتہوں میں تہا مصافحہ کے اصلی معنے میں ہاتہ کی ہتیلی دوسرے کے ہاتہ کی ہتیلی سے ملا دینی ـ ان لغوی معنے اور ترمذی کی روایت کے لحاظ سے ایک ہی ہاتہ کا مصافحہ چاہئے ـ گو علماء کا اس میں اختلاف ہے ـ یہانتک کہ بعض دیندار تو اپنے منشاء کے خلاف مصافحہ کرنیوالے سے بگڑ بیٹھتے ہیں ـ مگر خاکسار کی رائے میں یہ سب نفسانی جوش ہیں

ع۲ نماز عیدین میں بارہ تکبیریں اہلحدیث کا یہی طریق ہے آٹھ تکبیریں بھی آئی ہیں حنفیہ کا اسپر عمل ہے ـ

سوال ع۱ جن سورتوں کے اخیر میں سوال ہوتا ہے مثلاً والتین کے اخیر میں ہے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ پڑہنے اور سننے والا دونوں جواب دیں یا صرف پڑہنے والا؟

ع۲ صغیر سن لڑکی یا لڑکے کا نکاح کرائے تو ایجاب کسطرح کرو ناکحین کے بالغ ہونیپر ایجاب قبول کی ضرورت تو نہیں؟ (راقم غلام کبریا ضلع بستی)

جواب ع۱ وَالتِّیْنِ کی بابت تو یہی فرمایا من قرء یعنے پڑہنے والا جواب دے ـ کہ بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشّٰہِدِیْنَ مگر سورہ الرحمٰن کی بابت آنحضرت نے فرمایا ـ کہ میں نے جنوں پر یہ سورت پڑہی تہی ـ تو اونہوں نے تمسے اچہا جواب دیا تہا ـ جب میں نے پڑہا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ تو اونہوں نے جواب دیا تہا ـ کہ لا بشیئ من نعمك ربنا نكذب فلك الحمد اس سے معلوم ہوتا ہے ـ کہ اس قسم کے سوالات جو قرآن شریف میں آتے ہیں ان کے جواب پڑہنے اور سننے والے دونوں دیں ـ

ع۲ کتب فقہ میں لکہا ہے ـ کہ صغیر سن لڑکے لڑکی کا متولی اگر باپ ہے ـ تو اپنی طرف ہی نسبت کرسکتا ہے ـ یعنے میں نے قبول کیا ـ اور اگر کوئی اور ہے ـ تو لڑکے کی طرف کرے یعنے یہ کہے ـ کہ میں اس لڑکے کیلئے قبول کرتا ہوں بعد بلوغت نکاح جدید کی حاجت نہیں ـ

سوال ع۱ ـ اعمال ایمان کے جزو ہیں یا عوارضات میں سے ہیں؟

ع۲ مفقود الخبر کی بیوی کتنی مدت کے بعد کسی دوسرے خاوند سے نکاح کرسکتی ہے؟

ع۳ ـ قعدہ (التحیات) اولی اور ثانیہ میں عورت مرد ایک ہی طرز سے بیٹھیں یا کچہہ فرق ہے؟

ع۴ زید کہتا ہے کہ جمعہ کے روز جبہ نمازیں مع نماز جمعہ کے فرض ہیں کیونکہ نماز ظہر عبارت النص سے فرض ہوچکی ہے ـ اشارۃ النص سے ساقط نہیں ہوسکتی ـ جمعہ بہی عبارت النص سے فرض ہو مگر ظہر ساقط نہیں اور کہتا ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد آنحضرت کا ظہر پڑہنا ثابت نہیں ہے نہ نقل الٰہی یا عقلی

جواب ع۱ ایمان کے مصداق بظاہر اختلاف ہے بعض علماء تو ایمان اس صلاحیت کو کہتے ہیں جو ایک مسلمان کے لئے ہونی چاہئے جسکے لئے خدا نے ہزارہا انبیاء علیہم السلام بہیجے اور کتابیں نازل فرمائیں ان معنے سے تو نیک اعمال ایمان کے اجزا ہیں چنانچہ انہی معنے سے امام بخاری لکہتے ہیں ـ باب قیام رمضان من الایمان صوم رمضان من الایمان الصلوۃ من الایمان بلکہ یہانتک کہ اتباع الجنائز من الایمان غرض جتنے نیک کام ہیں سب ایمان میں داخل ہیں اسی بنا پر محدثین خصوصاً امام المحدثین امام بخاری شروع کتاب میں فرماتے ہیں الایمان یزید وینقص کیونکہ جب اعمال صالحہ ایمان میں داخل ہیں یہانتک کہ کسی مسلمان کا جنازہ پڑہنا اور راستہ سے تکلیف کی چیزوں کا ہٹا دینا بہی ایمان میں داخل ہیں ـ تو کیا شک ہے ـ کہ جس کسی میں نیک اعمال زیادہ ہونگے ـ اسکا ایمان بہی زیادہ ہوگا ـ اور جسمیں کم ہونگے اسکا ایمان بہی کم ہوگا ـ اگر ایمان سے مراد کوئی یہ کہے کہ صرف دل کے اعتقاد کا نام ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جبرائیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ ایمان کیا ہے تو آپنے فرمایا ـ ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ (مشکوۃ) اس جواب میں آپنے صرف اونہی باتوں کو ایمان بتلایا ہے جو دل سے تعلق رکہتی ہیں اور قرآن شریف میں بہی ہے ـ کہ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُہُمْ یعنے منافقوں کے دل ایمان نہیں لائے تو اگر ایمان سے مراد ایسا ایمان ہے جو صرف دل کا فعل ہے ـ تو ظاہر ہے کہ ظاہری اعمال اسکے اجزاء نہیں ـ مگر ایسا ایمان مثل درخت بے ثمر بہیچ نیرزد

ع۲ مفقود الخبر کی بیوی ساڑہے چار سال بعد نکاح ثانی کرسکتی ہے مفصل اہلحدیث نمبر ۲۲ میں آچکا ہے

ع۳ دونوں قعدوں میں دونوں (مرد و عورت) برابر ہیں تفریق کسی آیت یا حدیث میں نظر سے نہیں گذری کتب فقہ میں لکہا ہے کہ اخیر جلسہ

۲ ـ بجانب الایمن یعنے عورت اپنا بایاں پاؤں دائیں جانب نکالکر ران پر بیٹھے جسکو تورک کہتے ہیں یہی تورک مرد کیلئے بہی حدیثوں میں ثابت ہے ـ فرق کی دلیل صاحب ہدایہ نے بہی کوئی حدیث نہیں

ع۴ سائل کا یاد غلط ہے ـ عبارت النص ظہر کیلئے نہو صرف دلوک شمس کے وقت نماز کیلئے ہے ـ کوئی بہی ہو ـ یاد چونکہ ازو حکم افراد کے اعتبار سے یہ آیت مجمل ہے ۴۴

۴۴ اس لئے حدیث نبوی سے اسکا بیان ہوچکا ہے ـ کہ دلوک شمس کے وقت کی نماز سے جمعہ کے روز یہ دو رکعتیں بشرائط مقررہ ہیں اور باقی دنوں میں چار رکعتیں اصول ہے کہ حکم المجمل الرجوع الی المتکلم ـ پس سائل کی بنا ہی غلط ہے کہ ظہر عبارۃ النص سے ثابت ہے ال ظ ہ ہ ہے اگر نماز کا حکم لے عبارۃ النص فانہ فہو ما توہم

انتخاب الاخبار

افسوس اب کی دفعہ حاجی بہت شاکی آئے ہیں کہ قریباً چار لاکھ روپیہ شریف مکہ نے مدینہ منورہ وجابیہ والوں سے وصول کر لیا۔ انتظام قافلہ نہ ہو سکنے پر والپس طلب کیا۔ تو ایک پائی نہیں دیا۔ انتظام ایسا خراب کہ مسجدوں میں پاخانہ پھرا ہوا۔ جہاز سے کنارے تک جس کشتی کیلئے انگریزی علاقہ میں ۲ر کرایہ ہے۔ عربی علاقہ میں مبلغ عہ لیا گیا۔ علاوہ اسکے کئی طرح کے ظالم بدوؤں کی طرف سے بے امنی کوئی پرسان حال نہیں۔ اناللہ۔ شاید سلطان المعظم اس نکمہ میں ہوں گے کہ جسطرح ہو۔ ریل ایکدفعہ بنجائے تو پھر سختی سے انتظام کریں۔ پھر لطف یہ کہ دوسرے ملک کے باشندوں (افغانوں۔ ایرانیوں۔ مصریوں۔ رومیوں۔ شامیوں جاویوں وغیرہ کو کوئی کچھ نہ کہے تکلیف ہو۔ تو صرف بیچارے ہندیوں کو ہو۔ کیوں؟ صرف اسلئے کہ انکو بھی معلوم ہے کہ یہ لوگ غلام ہیں۔ غلام بھی ایسے کہ ان کے مالکوں کو بھی ان کی پرواہ نہیں آہ ؎

جوہر تو مجھ میں تھے ملکوتی خصال کے ٭ ہندی بنا کے کیوں مری مٹی خراب کی

افسوس مولوی شیخ عبدالرحمن صاحب ساکن دیروال ضلع امرتسر فوت ہو گئے مرحوم ایک ایسے نیکدل موحد تھے کہ نومسلموں کے لئے نمونہ تھے جماعت اہلحدیث کو چاہئے۔ کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑہیں۔ یا کم از کم دعائے مغفرت ہی کریں ؎ خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔

امرتسر کے باشندوں کی بدقسمتی سے آجکل ایک تھیٹر کی کمپنی آئی ہوئی ہے۔ جس نے لوگوں کو دیوانہ کر رکھا ہے ہزارہا مخلوق رات کو تماشہ گاہ میں ہوتی ہے۔ کیا علم اور روشنی کا زمانہ یہی ہے۔ ہمعصر وکیل نے رائے دی ہے کہ حکام اس تماشہ کو بند کریں لیکن جب حکام اور حکام کے منہ لگنے والے سب سے پہلے کرسیوں پر جلوہ افروز ہوں گے تو کون کریگا آہ ؎

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد + وہ بھی کمبخت ترا چاہنے والا نکلا

شہر ادن ملک برار میں ۲۲۔ اپریل کو جمعہ کے روز ایک شخص مسلمان ہوا۔ نام عبدالرحمن رکھا گیا۔

افسوس مولانا احمد حسن صاحب فاضل کانپوری فوت ہو گئے مرحوم علوم کے بڑے ماہر تھے آخر عمر میں تصوف میں مستغرق ہو گئے تھے خاکسار کو ان سے تلمذ کا فخر ہے۔ اس قحط الرجال کے زمانے میں لبا غنیمت تھے۔ اللهم اغفرلہ

شہر آگرہ میں ایک بہت بڑی آتشزدگی واقع ہوئی ہے جس سے دیسی سوداگروں کا بہت سامان تباہ اور برباد ہو گیا ہے۔

شاہ ایران کی علالت طبع کے باعث تبریز۔ طہران۔ اصفہان اور شیراز وغیرہ امصار میں شورش کے آثار پائے جاتے ہیں۔ (شخصی حکومت کی کرامت)

انگلستان میں خیال کیا جاتا ہے کہ لارڈ کرزن کا بندرگاہوں کے وارڈن کا عہدہ منظور کر لینا اسباب پر دلالت کرتا ہے کہ وہ ولایت جا کر پھر ہندوستان نہیں آئینگے۔

کابل سے آسام اور ادہر کشمیر میں خاصی برفباری ہو گئی ہے۔

سلطنت ٹرکی مسٹروڈنز اور البانیہ کو فوجیں بھیج رہی ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ آسٹریا سرحد پر فوجیں جمع کر رہی ہے۔

یونانی جتے مقدونیہ میں بڑی شورش برپا کر رہے ہیں اور ایک جتے نے ٹرکی ٹکس جمع کرنیوالوں پر حملہ کر کے انہیں مار ڈالا ہے۔ (غفلت کا علاج ہی یہی ہے)

روس نے چین سے پرزور درخواست کی ہے کہ چینی فوج میں جو بہت سے جاپانی افسر ہیں۔ انہیں نکال دیا جائے۔ کیونکہ اندیشہ ہے۔ کہ وہ چینیوں کو جنرل کوروپٹکن کی فوج پر پیچھے سے حملہ کرنے کی ترغیب نہ دیں اور پیچھے سے انکا تعلق نہ قطع کر دیں۔

نامہ نگار ٹائمز اطلاع دیتا ہے کہ روسی جاپانیوں کو مانچوریا میں بڑھ آنے کی جرأت دلائینگے اور دریائے یالو پر کوئی بڑی لڑائی نہ ہوگی۔

بیگم روس نے اپنی افواج مقیم میدان جنگ کو تیار الیٹر کے بہت تحائف بھیجے ہیں گرینڈ ڈچز آلگا شاہ روس کی بہن زخمیوں کی نگرانی کے لئے بذات خود میدان جنگ کو روانہ ہونے والی ہیں۔

جاپان نے دو سال کی جنگ کا تہیہ کر لیا ہے۔ (کل یہی؟)

امیر البحر مکارف کا جانشین امیر البحر اسکرائیڈلاف بنایا گیا۔

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

Registered No. L 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

للہ الحمد

اہل حدیث

اہل الحدیث لقد صانوا بہمتہم
دین الرسول [illegible]

اہل الحدیث ہم اہل النبی وان
لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

جلد [illegible]

نمبر ۲۶

امرتسر ۹ صفر سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۶ مئی سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے [illegible]
والیان ریاست سے [illegible]
روسا اور جاگیرداروں سے [illegible]
عام خریداروں سے [illegible]
قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے
نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مینیجر ہونی چاہئے ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

اہلحدیث کی ترقی اور قابل تقلید فیاضی

پچھلے نمبر میں ہمنے توکلا علی اللہ اعلان کردیا ہے کہ ستائیسویں نمبر سے اخبار بارہ صفحوں پر شایع ہوا کریگا انشاءاللہ گو موجودہ حالت اس بوجھ کی متحمل نہ تھی مگر چونکہ مخلص دوست سخت اصرار کرتے تھے اسلئے ایسا کرنا ہی مناسب سمجھا گیا ہمنے نمبر ۲۴ میں اہل حدیث کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے یہہ بھی لکہا تہا کہ اہل حدیث کی ترقی کیلئے یہہ بھی ایک طریق ہے کہ اصحاب خیر کم وسعت شایقین اور طلبا کے نام اخبار جاری کراکر انکو فائدہ پہونچائیں چنانچہ اسکی مثال میں دو اصحاب کا ذکر خیر اسی پرچہ میں ہو چکا ہے آج ہم تیسرے ایک ایسے صاحب کا ذکر خیر کرتے ہیں جنہوں نے دو پرچے سال بہر کیلئے طالبعلموں کے نام جاری کرنیکی ہمکو اجازت دی ہے اور [illegible] [illegible] حسب موصوف مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ٹیچر ماسٹر جبل النبی پلٹن ۱۶ ہیں چونکہ صاحب موصوف نے ان دو مستحقین کا انتخاب ہمارے [illegible] سے پوچھا ہے پر اسلئے ہمنے [illegible] میاں احمد حقیق کالبکن مدرسہ دار الہدیٰ ۳ [illegible] ۲ کشن گنج دہلی کے نام اور ایک پرچہ مولوی محمد یوسف صاحب ٹہیانواں ڈاکخانہ کرانچی پرسرائے ضلع پٹنہ کو نام سال بہر کیلئے جاری کردیا ہے امید کہ دونوں صاحب میاں صاحب موصوف کو راہ راست اور ہدایہ اہل حدیث جزاک اللہ کی رسید بہیجدیں گے۔

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

چکڑالوی صاحب نے دوسری حدیث پر مندرجہ ذیل الفاظ میں اعتراض کیا ہے:-

"(۲) نماز ظہر کے باب میں بخاری کی ایک حدیث ہے جس میں اس نماز کو گرمی کے موسم میں ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا حکم ہے اور وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے حدیث ذیل میں نقل کیجاتی ہے:-

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم واشتکت النار الی ربہا فقالت یا رب اکل بعضی بعضا فاذن لہا بنفسین نفس فی الشتاء ونفس فی الصیف وھو اشد ما تجدون من الحر واشد ما تجدون من الزمہریر

(بخاری مطبوعہ انصاری ص ۷۶ کتاب المواقیت باب الابراد بالظہر فی شدۃ الحر)

ترجمہ:- ابی ہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا آپ نے کہ جب گرمی سخت ہو۔ تو نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے حال یہ ہے کہ نار جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی اور کہا کہ اے رب میرے بعض حصے نے بعض حصے کو کھا لیا۔ پس اسکو دو سانس لینے کی اجازت دی گئی ایک سانس سردی کے موسم میں اور ایک گرمی کے موسم میں اور یہی دوزخ کا گرمی والا سانس ہے جسکی وجہ سے تم اس موسم میں گرمی کی شدت پاتے ہو۔ اور سردی والا سانس ہے جسکی وجہ سے تم اس موسم میں سردی کی شدت پالیتے ہو۔

(۱) اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ طبقہ زمہریر کے سانس لینے سے شدید سردی اور طبقہ نار کے سانس لینے سے سخت گرمی ہوتی ہے۔ (۲) اور چونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ ہے۔ اس لئے شدت گرمی کے وقت نماز ظہر نہیں پڑھنی چاہیئے۔

(۳) کیا بچے بھی اس بات کو نہیں جانتے کہ سورج کی دھوپ سے گرمی ہوتی ہے۔ جسوقت دھوپ تیز ہو۔ اُسوقت گرمی بھی تیز ہوتی ہے اور جسوقت دھوپ کم ہو۔ اُسوقت گرمی کم ہوتی ہے یہ ایسی (۴) بات ہے جسکو ساری دنیا جانتی ہے۔ چھوٹے بڑے سب گرمی و سردی کی کمی بیشی کی وجہ دھوپ کی کمی بیشی سمجھتے ہیں کیونکہ یہ روزمرہ کا واقعہ اور ظہور قدرت اور بداہت اور اظہر من الشمس بات ہے لیکن ایسے صریح مسلمہ امر کے خلاف اور تمام دنیا کے خلاف یہ حدیث کے عاشق یہی کہینگے کہ گرمی و سردی دوزخ کے سانس لینے سے ہوتی ہے معاذ اللہ! حاش للہ! انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حدیث کی محبت نے ان لوگوں کے دلوں کو اندھا کر دیا ہے صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ اور یہ نہیں سمجھتے کہ یہ کیسی لغو اور بیہودہ بات کہتے ہیں جسکو عقل سلیم ہرگز تسلیم نہیں کرے گی۔ کوئی دیوانہ ملانے تو مانے اگر گرمی دوزخ کے سانس لینے سے ہے تو دوپہر کے وقت جب سورج سر پر ہوتا ہے اسوقت کیوں زیادہ ہوتی ہے؟ اور صبح کے وقت کیوں تھوڑی ہوتی ہے؟ کیا اسوقت دوزخ کا ایندھن کم پڑ جاتا ہے؟ یا آگ کو بھڑکانے والے فرشتے سو جاتے ہیں؟ میں ایک اور بات پوچھتا ہوں کہ جب پنجاب میں جون و جولائی کے مہینوں میں دوزخ کے سانس سے گرمی ہوتی ہے۔ تو انہی دنوں میں ممالک یورپ سویڈن ناروے وغیرہ میں سخت سردی کیوں ہوتی ہے۔ کیا دوزخ گرم اور ٹھنڈا سانس ایک ہی وقت میں لیتا ہے کہ گرم سانس پنجاب وغیرہ میں پہنچ جاتا ہے۔ اور ٹھنڈا یورپ میں۔ اگر ایسا ہے۔ تو یہ امر بھی اس حدیث کے خلاف ہے کیونکہ اس کے مطابق دوزخ دو سانس یکے بعد دیگرے دو موسموں میں لیتا ہے۔ بہرحال اس حدیث کا مضمون لغو۔ خلاف واقعہ اور بیہودہ ہے۔ معاذ اللہ منہا۔" (رسالہ [illegible])

اس حدیث کا مطلب بیان کرنا ہی فیصلہ کن ہے جسقدر اعتراضات کئے گئے ہیں سب کے سب مضمون کی بے سمجھی سے پیدا ہوئے ہیں۔ اسلئے بحکم مَنْ جَهِلَ شَيْئًا عَادَاهُ یعنی جو کوئی کسی مطلب کو نہیں سمجھتا وہ اُس سے ناراض ہوتا ہے۔ اصل مضمون بتلانے سے پہلے ایک تمہید کا بیان ضروری ہے جو محض عقلی ہے۔

دنیا میں جسقدر معاملات ہیں سب کے لئے کوئی نہ کوئی علت ہوتی ہے لیکن اُن علتوں کے لئے بھی کوئی علت ہوتی ہے مگر وہ علت العلل اپنے

معلول کی نسبت تو علت قریبہ ہوتی ہے۔ مگر معلول بعید کی نسبت علت بعیدہ کہلاتی ہے۔ اب اسکو ذرا مثال سے سمجھئے کہ روٹی کے پکنے کیلئے علت قریبہ گرم توا ہے اور توے کیلئے علت قریبہ آگ ہے۔ مگر روٹی کی نسبت آگ علت بعیدہ ہے لیکن بسا اوقات ظاہر بین علت بعیدہ سے غفلت کرکے علت قریبہ ہی کو اصل سمجھ جاتے ہیں۔ لیکن دوربین سے ایسی غلطی دور ہے۔

پس کچھ شک نہیں کہ دنیا میں گرمی کی شدت و ضعف سورج کے قریب و بعد پر مبنی ہے۔ اور اس سے انکار کرنا ایک بدیہی بات کا انکار کرنا ہے۔ مگر کیا اتنے ہی سے سوال ختم ہو جاتا ہے اور آگے نہیں چل سکتا؟ کہ سورج کی گرمی کیلئے علت کیا ہے؟ جبکہ دنیا میں علت و معلول کا سلسلہ خدا نے وابستہ کر رکھا ہے۔ ہر ایک حادثہ کیلئے علت ہے۔ پھر اس علت کیلئے بھی کوئی علت ہے جسکو علت بعیدہ کہا جاتا ہے۔ پس اسی علت بعیدہ کی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے۔ کہ گرمی کیلئے علت العلت جہنم کی حرارت ہے۔ جس نے سورج کو مثل توے کے گرم کر دیا ہے۔ مگر نہ ہر وقت جہنم پھونکا مارتی ہے۔ بلکہ جیسا کہ ماضی کا صیغہ حدیث مذکور میں بتلاتا ہے صرف ایک ہی دفعہ ایسا ہونے سے سلسلہ چل پڑا ہے۔ جیسے ایک ہی دفعہ گولی چلانے سے گولی میں حرکت آجاتی ہے۔ اگر آپ ظاہر بینوں کی طرح گرمی کی علت بعیدہ سے انکار کریں گے تو آپ سے کیا تعجب ہے کہ آپ روٹی پکنے کے لئے آگ کی علت سے بھی منکر ہو جائیں۔ اور گولی کی زد کو بندوقچی کی طرف نسبت نہ کریں۔ جو آپ جیسے محقق کی شان سے بہت مناسب ہے۔ لیکن دور اندیش شائد ایسا نہ کریں گے بلکہ آپکو یہی سبق دیں گے۔ کہ

گرچہ تیر از کماں ہمے گذرد ✤ از کماندار داند اہل خرد

اصل غلطی آپکو یہ لگی۔ کہ آپنے جہنم کو گرمی کے لئے علت قریبہ سمجھا حالانکہ ایسا سمجھنا سمجھ سے دور ہے۔ پس اتنی ہی تقریر سے آپ کے کل اعتراضات بیخ و بن سے اکھڑ گئے۔

اور سنئے! گرمی اور سردی چونکہ دونوں ضدین ہیں اسلئے ان کا تقاضا یہی ہے کہ ایک دوسرے کو دبائے۔ پس جس کسی کا زور پہنچ سکتا ہے۔ وہی دبا لیتی ہے جس وقت ہندوستان میں سورج معدل النہار (خط استوا) کے قریب آتا ہے اس وقت وہ اپنا اثر یہاں دکھاتا ہے۔ مگر دوسرے ملکوں میں جنکا نام آپنے لیا سمت الراس سے دوری کی وجہ سے گرمی میں کمی رہتی ہے تو سردی غالب آجاتی ہے۔ دوسرے ملکوں کا نام تو آپ کے ایڈیٹر نے محض اپنی جغرافیہ دانی جتلانے کو لکھدیا۔ ورنہ شملہ اور کشمیر کہہ دیتے تو آسان تھا۔ لیجئے ہمارا شکریہ کیجئے کہ ہمنے آپکو دور جانے کی تکلیف نہیں دی۔ میں حیران ہوں کہ آپ نے ایسی باریک دانش اٹھاتے ہوئے آگ اور پانی کی نسبت پر غور نہیں کیا۔ کہ آگ پانی کو ایسا تپاتی ہے۔ کہ بدن پر گرے تو بدن جلا دے۔ مگر کیا اسکی ذاتی برودت معدوم ہو جاتی ہے کیا اسی آگ کو پانی پر ڈالیں تو آگ نہیں بجھیگی۔ کیا تھوڑی دیر اسی پانی کو آگ سے الگ کر دیں تو سرد نہیں ہو جائے گا۔ پس ٹھیک اسی طرح جبتک جس جس ملک میں سورج کا مقابلہ رہتا ہے گرمی رہتی ہے جتنا دور ہوتا ہے اتنی ہی اصل برودت آجاتی ہے۔ جیسا کہ ضدین کا دستور ہے۔

پھر آپ لکھتے ہیں۔ کہ سردی کی شدت بھی تو دوزخ کے سانس سے ہے۔ پس سردی کے موسم میں کیوں صبح کی نماز میں تاخیر نہیں کیگئی؟ چہ خوش! بھلا مولوی صاحب سردی کی تکلیف کا انتظام تو کپڑوں سے ہو سکتا ہے مگر گرمی کا کیا انتظام؟ کیا آپکو اس سے بھی انکار ہے کہ ایک شخص سخت سردی میں کپڑے پہن کر نماز پڑھے اور ایک شخص سخت گرمی میں پسینہ بہتے ہوئے۔ دونوں کا خشوع ایک سا ہوگا؟ بھلا اور تو جانے دیجئے ہندوستان میں عموماً اور آپ کے لاہور میں خصوصاً سخت سردیوں میں تو جلسے ہوتے ہیں۔ مگر گرمیوں میں کیوں نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ گرمی کی تکلیف ہی ایسی ہے۔ کہ بے چین کر دیتی ہے۔ پھر آپ لکھتے ہیں۔ کہ بالفرض گرمی کی تیزی دوزخ کی بھاپ سے ہی سہی تو بھلا اسوقت نماز سے کیوں روکا گیا۔ اگر دوزخ کی تیزی خدا کے غضب کی علامت ہے تو اُسوقت تو ضرور ہی خدا کے آگے عاجزی کرنی چاہئے اور نماز پڑھنی چاہئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے واقعی حدیث کو نہیں سمجھا۔ مولانا یہ تو بوجھیئے

کہ یہ مخالفت جو حدیث میں آئی ہے کس قسم سے ہے شرعی ہے یا شفقتی ایسی کھوج اور کنج کاؤ مخالفت شرعیہ میں ہوتی ہے۔ گو اس میں بھی اسپر امر موقوف نہیں ہوتا۔ کہ علت معلوم ہو بھی تو اطاعت ہے۔ لیکن یہی شفقت تو ہرگز اس سوال کی متحمل ہی نہیں ہو سکتی یہاں یہ جو نہی ہے تو بطور شفقت کے ہے جو تکلیف پر مبنی ہے اسی لئے سب علماء کا مذہب ہے کہ سخت گرمی میں بھی نماز پڑھنی جائز ہے گو اہل حدیث اور شافعیہ کے نزدیک اولی ہے اور تبرید جائز ہے اور حنفیہ کے نزدیک ابراد اولی ہے۔ مگر جواز میں تو کسی کو کلام نہیں۔ پس جس وقت نماز پڑھتے ہیں سخت تکلیف تھی۔ اسوقت شارع علیہ السلام نے محض شفقت سے منع فرمایا۔ مگر نہ ایسا کہ اوسوقت نماز پڑھنا حرام ہے۔ بلکہ بطور شفقت کے فرمایا۔ کہ اس سے بعد پڑھ لیا کرو۔

ہاں یہ خوب کہا۔ کہ اگر کسی حدیث میں بالفرض یہ لکھا ہو کہ آفتاب مشرق سے نہیں بلکہ مغرب سے نکلتا ہے۔ تو حدیث کے شیدا فدا آنکھیں بند کر کے ایسی حدیث کو بھی صحیح ہو تسلیم کر لیں گے۔ بیشک اگر صحیح روایت سے ثابت ہوگی۔ تو درست تو مان لینگے۔ اور تسلیم اس کی وجہ دریافت کریں گے۔ آپ اسپر غور نہیں کرتے۔ کہ آپ کے معتقدوں نے آپکی تعلیم کے مطابق کس طرح صحیح بخاری کی تعلیم کے لئے دس ہزار کی جایداد ضبط کرنے کا اشتہار دیا تھا۔ آج وہی آپ ہیں اور وہی وہ ہیں کہ بیچارے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو بے نقط سناتے ہیں اور سنتے ہیں۔ اور اسی کتاب پر منہ پھاڑ پھاڑ کر اعتراض کرتے ہیں۔ اور آپ بھی کہتے جاتے ہیں اور وہ بھی سنتے جاتے ہیں۔ کسی کو مجال نہیں۔ کہ آپ سے پوچھے۔ کہ مولانا صاحب اسوقت آپ کس تحقیق پر تھے اور آج آپ کس خیالی پلاؤ کے دانے نکال رہے ہیں۔ جب آپ کے معتقدوں کا یہ حال ہے۔ حالانکہ وہ اتنی عمر میں کئی ایک کے مرید بنے۔ اور کئی ایک کے ساتھ ان کو حسن اعتقاد پیدا ہوا۔ لیکن جن بندگان خدا کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حسن عقیدت ہو۔ وہ کیونکر نہ تسلیم کریں۔ کہ جو کچھ خدا کے رسول نے فرمایا ہے۔ بجا ہے۔ آہ ؎

کیا تجھ کو کہوں حدیث کیا ہے ٭ دردانہ درج مصطفیٰ ہے

صوفی و عالم و حکیم دینی ٭ کرتے رہے اسی کی خوشہ چینی

(باقی دارد)

اصلاح رسومات جدیدہ

گذشتہ سے پیوستہ

سنئے! سب سے اول جس جگہ معاملہ ٹھیرے موافق حیثیت کے لڑکی پر چرچا ہونا چھڑتا یا جاتا ہے۔ پھر منگنی کی رسم ادا ہوتی ہے یعنے لڑکے کی طرف سے کچھ میوہ وغیرہ اور لڑکی کی طرف سے گلوریاں چھلا انگوٹھی۔ پھر یا تو صرف نکاح ہو جاتا ہے یا نکاح رخصتی دونوں ایکساتھ بہرحال رخصتی سے ایک یوم قبل لڑکی کی طرف سے مٹکیاں جاتی ہیں۔ ایک میں دہی اور اوپر مچھلیاں اوپر بندھی ہوئی دوسری میں پھولی تیسری میں سبزی اور باقی میں پختہ شیرینی خواہ ۲۰۰ مٹکیاں ہوں یا ۱۰۰۔ یا کم و زائد۔ اور ایک خوان میں لڑکی کا جوڑا چوڑیاں اور نتھ ہوتی ہے اور انگریزی دیسی باجا بھی ہوتا ہے۔ پھر دوسرے روز برات جاتی ہے۔ باجے ناچ۔ آتشبازی کا تو ذکر ہی نہیں۔ یہ تو علی العموم ہوتا ہے۔ اور برادری کا کھانا بھی قبل رخصتی کے ہو جاتا ہے۔ مگر دولھا صاحب کی حالت ملاحظہ ہو۔ ایک زرد پاجامہ جسم پر اور سر پر ایک حجاموں کی گتل۔ ایک گھوڑی پر سوار۔ سر پر ایک بڑا سا پھولوں کا سہرا۔ ہاتھ میں کنگن۔ جب نقال صاحب لڑکی کی طرف جا کے بیٹھے تو سب نے شربت پیا جسکے واسطے پہلے سے شکر بھیج دی جاتی ہے۔ پھر کھانا کھایا گیا۔ اب وقت نکاح کا آیا۔ حجام نے دولھا کو رنگین کپڑے پہنا کے سہرا باندھا۔ گلبدن کا پائجامہ زیب بدن ہوا اب پوری پورے نقال بنگو قاضی آئے بجائے خطبہ کے لگے آمنت باللہ پڑھانے۔ ان سے کوئی پوچھے کہ کیا مسلمان کرنے آئے ہو۔ مگر نہیں بیشک مسلمان ہی کیا جاتا ہے۔ غریب گھر سے یہانتک شرک مجسم ہوا آیا۔ اب بھی مسلمان نہ ہو ــــ مگر تعجب یہ ہے کہ مشرکانہ لباس اتارا

نہیں جاتا - خیر کلمہ پڑھا کر لگے کانوں میں نام بتلانے اور قبول کرانے اسکے بعد مہر میں جھگڑا ہوا - کوئی بولا سوا لاکھ کوئی ایک لاکھ جو سب سے مہذب تھے کہنے لگے - مہر شل باندھو - یا اللہ یہ مہر شل کیا چیز ہے؟ اجی جو لڑکی کی پھوپھی کا مہر بندھا تھا اس سے کم ہونا تو خلاف شرع ہے - پھر کون بولے لیجیے وہ بھی ہو گیا مگر دولہا کی بھی نیت کہ کون ادا کرتا ہے - ہمنے تو اتنے روپے دیکھے بھی نہیں - باندھ دو بھائی جتنے جی میں آویں - ادا تھوڑا ہی کرنا ہے - حالانکہ بموافق حکم شرع کے مہر بھی ایک قرض ہے ضرور ادا کرنا چاہئے - مگر ناظرین انصاف کیجیے کون ایک لاکھ روپیہ ادا کرے - کہاں سے لائے - جب یہ معاملہ بھی طے ہو گیا - تو صبح کو اندر سے عورت آئی - کہ چلو دولھا صاحب تمکو اندر بلایا ہے جب گھر میں قدم رکھا - تو شامت آگئی - وہاں کا بھی حال سنئے - چاروں طرف پریچہروں کا جمگھٹ نہ کسی کا لحاظ نہ شرم (یہ تو مشہور ہے کہ دولہا سے پردہ نہیں اگر کسی نے کیا بھی تو جھانکنے سے تو بعض رہ نہیں سکتی) دولھا صاحب گنہیا بنے تخت پر بیٹھے ہیں پاس ہی کو دولھن صاحبہ اور ڈومنی بھی موجود ہے وہاں پر رسمیں شروع ہوئیں - دولھن کی ماں نے دولھا کے منڈھے پر برتن رکھکر پانی پیا عورتوں میں دولھا کے سر پہ قفل بند کیا - اگر متع لگا - تو دولھن کی پاپوش بھی اسکے سر پہ جما دی - آرسی مصحف ٹونوں کی رسم ادا ہوئی - دولہا کو مصری کھلائی گئی اور بل کھلایا گیا - (دولھن کی پہونچی میں کلاوہ بندھا ہوتا ہے - اسکو دولھا ایک ہاتھ سے کھولتا ہے اور ایک ہی ہاتھ سے دولھن کے پائجامہ میں کمربند ڈالتا ہے) مہندی سر پہ لگایا گیا شربت یا دودھ پلایا گیا - (دراصل عورت کے رومال دھوکر بنایا جاتا ہے حرام حلال کا کچھ خیال نہیں) رسم سلامی کی ادا ہوئی (دولھا کو سلامی میں روپیہ ملتا ہے) دولھا صاحب نے عورت کی جوتی اٹھا کر نفس میں رکھی اور سوار ہو کر اپنے مکان پر رخصت کرا کر لائے - وہاں آکر دولھا دولھن کی مٹھی کھولی - اور ہاتھ پہ کھیر رکھکر کھائی - پھر چوتھے روز دولھا صاحب کی دعوت کا دن آیا - اس میں یہ ہوتا ہے - کہ قبل دعوت کے عورت مرد ملکر خوب کھیلتے ہیں - اور ایک دوسرے کو مارتے ہیں - پھر دعوت کھاتے ہیں - اسکے بعد چالوں کی رسم سے آخرش جب ابتدائی عمر سے جوانی تک شرک میں پھنسے رہے تو وہ نتیجہ شرک سے اور کیا کریں گے - انہوں نے بھی اپنی اولاد سے کرانا شروع کیا - اگر زائد دیندار ہوئے - تو گیارہویں پاک اور مولود بھی کہ شریعت میں بدعت ہے ہر سال کرنا شروع کردی - یہ حالت تو شادی کی تھی - اب موت کا حال سنئے: شریعت محمدیہ میں (اگر کوئی مر جاوے) تو یہ حکم ہے - کہ تجہیز و تکفین میں جلدی کرو اور غسل دیکر اور کفنا کر (مرد کو ۳ کپڑے اور عورت کو پانچ اور بوقت ضرورت جو میسر ہو) جنازہ کی نماز پڑھائے - اور دفن کردے - خیرات کرنے کے واسطے کوئی دن مقرر نہیں - جب اور جس قدر میسر ہو - خیرات کرے - جو چاہے پڑھکر بخشے - جسکے یہاں کوئی مر جاوے اسکے ہاں تین دن کھانا بھیجنا اچھا ہے - تمام لوگوں کو واسطے ۳ یوم تک سوگ جائز بعد کو حرام بخلاف زوجہ کے کہ اسکے مرنے سے زوجہ کو ۴ ماہ ۱۰ یوم تک سوگ کرنا چاہئے - اور دل سے غم کرے - اگر آنسو نکل پڑے تو مضائقہ نہیں - بیہودہ اور فضول رسمیں یہ ہیں - کہ مردہ کے پیچھے دوسپارہ یا دراز جانماز کرنا - جتنے مہمان آویں - ان کی کھانے کی فکر کرنا چلا کر رونا - تین روز سے زائد سوگ کرنا بوریا بچھانا - کھانے پر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ کرنا - تیسرے روز چنے پڑھنا اور پڑھنے والوں کو انکو کھانا - برسی ششماہی دسواں بیسواں چالیسواں تیجا کرنا ۳ یوم تک حلوے پر فاتحہ دینا - سال بھر برابر ہر جمعرات کو فاتحہ کرنا اور ہر جمعرات کا کھانا علیحدہ مخصوص کرنا - بعض جگہ مرکا نہ پڑنا سویاں ٹکیاں نہ بنانا - کڑاہی نہ چڑھانا - افسوس نادانوں نے اسلام میں یہ بیہودہ رسمیں جاری کر رکھی ہیں - اور غیر قوموں کو موقع دیا جاتا ہے - کہ وہ اعتراض کریں - سیدھے سادھے اسلام کو پیچیدہ بنا دیا ہے - افسوس جن رسموں کے مٹانے کو رسول اللہ صلعم تشریف لائے تھے وہی جاری کردی گئیں - کوئی صاحب بیوہ کی شادی کو منع کرتا ہے - کوئی شب برأت کے حامی ہیں - کسی نے تیوہار کو سجدہ شروع کر دیا ہے - غرض طرح طرح کے خرافات سے اسلام

کا نام بدنام کرتے ہیں۔ قبروں پہ میلے کئے جاتے ہیں جسکا نام عرس رکھا گیا ہے۔ چراغ جلاتے ہیں۔ پختہ قبریں بنائی جاتی ہیں بڑے بڑے عالیشان مقبرے بنائے جاتے ہیں۔ ایک تو خرچ بیجا۔ دوئم فعل حرام۔ نہ خدا کا خوف نہ رسول کی شرم۔ یا اللہ مسلمانوں کو ہدایت نصیب کر۔ آمین ثم آمین

(راقم محمد رفعت اللہ خان شاہجہانپور)

نیچر غیر محدود ہے

اگرچہ اللہ جل شانہ اپنی قدرت کاملہ کے کرشمے اور آیات بینات دمًا فوقتًا ظاہر کرتے رہتے ہیں جنکے ملاحظہ سے مومنوں کو یقین اور ایمان کی پختگی حاصل ہوتی ہے لیکن کور چشمان کی بیماری (جنکو بارعب دن کے بھی رات ہی نظر آتی ہے) بڑھتی جاتی ہے کسی طرح وہ رو با صلاح نہیں ہوتی۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالےٰ پہلے اتمام حجت اپنے آثارات فوق العادت گاہے گاہے دکھاتے ہی رہتے ہیں۔ لہٰذا ہم لوگوں کو جو خدا کی قدرت کاملہ کا انکار کرنیوالے ہیں۔ اور انکو جو قانون قدرت کو اپنی عقل ناقص کے احاطہ میں محصور کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ خداوند کریم کو معطل نکما اور بیکار جانتے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ اسنے جو کچھ کرنا تھا کر چکا اور جس طور عالم اسباب کو چلانا تھا۔ چلا چکا۔ جو طریق پیدایش کے سوا کسی دوسرے طریق سے پیدا نہیں کر سکتا۔ جو جو صورتیں اور ہیئتیں ہم دیکھتے ہیں۔ اور ہمارے پیش نظر ہیں۔ ان کے سوائے دوسری صورت یا ہیئت کا پیدا ہونا ہی مشکلات سے ہے) دعوت عام دیتے ہیں۔ کہ ہمارے پاس آویں۔ کہ ہم انکو خداوندی قدرت کا کرشمہ دکھا دیں۔ جسکو دیکھکر بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے کہ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْن۔ ہمارے قریب ہی ایک شخص عبداللہ لکڑی فروش کی دوکان ہے۔ جس نے مرغی کے نیچے چند انڈے واسطے لینے بچوں کے رکھے مدت معہودہ کے بعد بچے نکل آئے جنہیں سے ایک بچہ چار ٹانگوں والا ہے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسکے دھڑ کے دو حصے ہیں۔ ایک تو معمولی جیسے عام مرغوں کا ہوتا ہے۔ اور اسی حصہ میں بیٹ کرنے کا سوراخ ہے۔ مگر درمیان میں نہیں۔ ایک طرف اور دوسرے حصے میں دو رانیں اور ٹانگیں اور پنجے جنکو ہر وقت اٹھائے رکھتا ہے۔ مگر بعض وقت ان دوسری ٹانگوں اور پنجوں سے بھی کام لیتا ہے یعنے ان کے بل کھڑا ہو سکتا ہے لیکن زیادہ نہیں ٹھیر سکتا۔ غرضیکہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے اور جسکو دیکھکر خدا کی قدرت یاد آتی ہے اور ماننا پڑتا ہے۔ کہ:۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔ جس صاحب نے دیکھنا ہو۔ اس پتہ پر آویں:۔ کٹڑہ کرم سنگھ بہر دکان عبداللہ متصل دکان اللہ بخش بہاری چکن دوز امرتسر

راقم۔ (مولوی) خیر الدین کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

۲۸ نومبر ۱۹۰۹ء کے پیسہ اخبار لاہور میں بھی ایک خبر چھپی تھی کہ موضع آساپور ضلع دربھنگہ میں **مرغی سے مرغا بن گیا**۔ جو تحقیق کرنے پر واقع ٹھیک ثابت ہوا تھا۔ جسکی تفصیل تفسیر ثنائی جلد دوم صفحہ ۵۶ پر ہے۔

افسوس ہماری تعلیم یافتہ آریہ پارٹی اور نیچری خدا کے نیچر کو ہاتھوں سے ناپنا چاہتے ہیں (ایڈیٹر)

تقریظ

احسن البیان حدیث شریف میں ہے کہ لا تنقضی عجائبہ یعنے قرآن مجید کے عجائبات ختم نہ ہونگے اسی لئے ہمیشہ علماء اور مشائخ نے قرآن شریف سے عجیب عجیب طرح کے فوائد حاصل کئے منشاء ایزدی کی مطابق اس زمانہ الحاد میں یہ ضروری تھا کہ قرآن شریف کے عجائبات اس زمانہ کے مطابق ظاہر ہوں سو ایسا ہی ہوا۔ کہ کتاب مندرجہ عنوان میں مصنف نے احادیث اور اقوال مشائخ سے آیات قرآنیہ کے فوائد بڑی تفصیل سے لکھے ہیں۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ اصل قیمت ۱۲؍ مطبع النبی بانکی پور ضلع پٹنہ سے ملسکتی ہے

اصول منطق (اردو):۔ مصنف نے علم منطق کے متعلق اس طرح سے لکھا ہے کہ طلبا کو تھوڑی مدت میں علم منطق بخوبی آجاوے اور صحیح سمجھنے کا فن معلوم ہو جاوے۔ جو لوگ منطق انگریزی سے اپنا دماغ ناقص بنا لیتے ہیں۔ اگر اس رسالہ کا مطالعہ کریں تو بسہولیت اس عربی منطق کامل سے صحیح سمجھنے اور بولنے کی طاقت حاصل کر لیں۔ عبارت دلچسپ اور سلیس۔ طرز بیان عمدہ۔ کاغذ اچھا۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ۔ قیمت ۸ر۔ منشی عبدالحکیم عبدالکریم تاجران کتب لال بازار امرتسر سے ملسکتی ہے۔

استفتاء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین بیچ ایسے شخصوں کے کہ دشمن دین کی شفیق ہوں۔ منکران رسالت کے رفیق۔ غیر اسلام کی عادات و معاملات پر راغب۔ متاذین اسلام کی خوش بیانی و زبان دانی کے طالب۔ ترقی دنیا میں مفتوں۔ امورات دینی میں مجنون۔ نہ سیرت اہل اسلام کی بول چال سے ہویدا۔ نہ وہ دینداروں کی سی صورت شکل و لباس میں پیدا۔ اہل اسلام سے ایک ایک خرابات پہنچتا بیر ہی و عداوت و اختلافات۔ اور دشمن اسلام سے بہ جوش تالطف و محبت و مدارات۔ نہ دینداروں سے الفت۔ نہ بے دینوں سے نفرت۔ بینوا و توجروا۔ راقم خریدار اہلحدیث

جواب: اس میں کیا شک ہے کہ بُرا ہے۔ مگر آج کل تو یہ بلا عام ہے۔ حدیث شریف کا مضمون ہے۔ النّاس کابل مائة لا تکاد تجد راحلة یعنے لوگ اُن سو اونٹوں کی طرح ہیں۔ جنمیں سے ایک بھی سواری کے قابل نہیں۔ آہ ؎

آنچہ پر جستیم و کم دیدیم دلبر یار ستا نیست
نیست جز ایشان دریں عالم کہ بسیار ستا نیست

سوال ۱: مسلمان خانساماں جو انگریزوں کا نوکر ہو کر خنزیر پکاتے تو اسکے ساتھ مسلمان میل ملاپ رکھیں یا نہ؟

۲ استوی علی العرش کے معنے کیا ہیں؟ اس کا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب کے سوا اور علماء اہلحدیث دیں۔ کیونکہ مولوی صاحب موصوف کی رائے معلوم ہے۔ مگر مخالفین کے اعتراضات کو ملحوظ رکھکر جواب عنایت ہو۔ راقم خاکسار عبداللہ از موضع لہراوی ضلع گوجرانوالہ

جواب ۱: فقہائے نے خنزیر کو کافروں کے حق میں مسلمان کی بکری کا حکم میں لکھا ہے۔ پس اگر اس اصول کو مد نظر رکھا جاوے تو مسلمان نوکر کا عیسائی اور انگریز کو خنزیر پکا کر کھلانا اس درجہ بُرا نہیں۔ کہ اُس سے علیحدگی کیجاوے۔ علاوہ اسکے علماء اہلحدیث سوال دیکھ کر جو اسکا جواب بھی جو دیں گے درج کیا جائیگا۔

سوال: شخصے در یک بلد فوت شد۔ اہل آں بلدہ نماز جنازہ آں خواندند واہل بلدہ دیگر میخواہند کہ بغیر حضور میت نماز جنازہ آں بخوانند درست است یا نہ؟ (راقم مفتی ابو الفضل سید عباس شاہ باقرانی روڈ ضلع لاڑکانہ)

جواب: جنازہ غائبانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواندہ۔ در حدیث صحیح است۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعی للنجاشی الیوم الذی مات فیہ وخرج بہم الی المصلی فصف بہم وکبر اربع تکبیرات (مشکوٰۃ باب المشی بالجنازۃ) یعنے آنحضرت فداہ روحی نجاشی شاہ حبشہ را کہ مسلمان بود۔ ودر حبشہ مردہ بود جنازہ غائبانہ خواندند۔ بمقابل این صحیح حدیث صحیح حدیث وارد نہ شدہ۔ کہ دراں منع از جنازہ غائب باشد علاوہ ازیں چوں بقاعدہ متفقہ فقہا غور کردہ شود۔ امر اسہل باشد کہ جنازہ دعا است برائے میت۔ پس مثل دعا حاضر غائب ہر طور جائز باشد۔ والعلم عند اللہ۔

سوال: ۱ بعد نکاح کے حضار مجلس کو چھوہارے (خرما) اور شیرینی مثل بتاشے خواہ مصری تقسیم کرنا سنت ہے یا بدعت جواب مدلل ہو۔ ۲ اگر محفل شادی (نکاح) میں غیر اقوام ہنود شریک ہوں تو بعد عقد شرعیہ کے اُن لوگوں کو ناریل (نارجیل) یا مثل گلدستہ ہار پھول تقسیم کرنا جائز ہے یا نہ۔ ۳ غلہ کی زکوۃ کے عوض اسکی قیمت نرخ بازار کے مطابق فقراء و مساکین کو دینا درست ہے یا نہیں علی ہذا القیاس صدقہ فطر کی بدل قیمت دینا بھی درست ہے یا نہ۔ ۴ گوشت عقیقہ کا غیر اقوام مثل حجام و دائی جنائی جو اس ملک میں کفار ہیں دینا درست ہے یا نہیں؟ (راقم سید عزیز الدین خریدار ۱۴۲)

جواب: ۱ نکاح کے وقت شیرینی کا تقسیم کرنا میرے علم میں ثابت نہیں۔ لیکن بطور خوشی بغیر نیت ثواب تقسیم کیجاوے۔ تو حرج بھی نہیں عجب نہیں کہ آنحضرت کے زمانے میں جو ولیمہ کھجوروں سے کرتے تھے اُسی کو وقت نکاح کرنے کا طریق ہو گیا ہے۔ ۲ غیر اقوام ہو دوستانہ طور پر دینے تو کچھ حرج نہیں خدا فرماتا ہے: لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (پارہ ۱۰ ع) یعنے جو کافر تمکو ستاتے نہیں اُن سے سلوک اور انصاف سے پیش آنا تمکو منع نہیں۔ خدا انصاف کرنیوالوں سے محبت کرتا ہے۔ ۳ جائز چیز کا استعمال جہاں تک ہو کریں ۳ علماء کا اختلاف ہے بعض ح۳

ح۳ کہتے ہیں۔ نہیں جو کچھ شریعت نے مقرر کیا ہے وہی نکالنا چاہئے۔ خاکسار کی رائے میں اغراض فقرا کو مدنظر رکھکر اگر قیمت بھی دی جاوے۔ تو جائز ہے۔ والعلم عند اللہ

ع۴ عقیقہ قربان کی طرح ہے۔ اپنے بیگانے سب کھائیں۔ امیر و غریب سب کو جائز ہے۔

انتخاب الاخبار

مدراس میں ایک متمول برہمن نوجوان مسٹر راجارام نے کارخانہ چرم جاری کیا ہے (زمانہ کو سنج ہے - خدا کی شان !)

کراچی میں ایک خوبصورت بدچلن عورت پر چھ سات آدمی فریفتہ تھے - وارثوں کو نامحرموں کی نگاہ بازی شاق گذری - تین کو قتل کردیا - اسپر عورت نے اپنے آشناؤں سے مل کے اپنے وارثوں کے چھ آدمی قتل کروا دئے (بے پردگی کی برکت)

جاپان نے قواعد خبر رسانی کے امر بہی سخت کردئے ہیں - فقط تاربرقی کے پیغامات بخوبی دیکھے جاتے ہیں - بلکہ پرائیویٹ خطوط بہی دیکھہ بھال سے نہیں بچتے - ہر ایک خط کو کھول کر پڑھ لیتے ہیں -

ٹرکی سپاہ اور بلغارین کے ایک جنگ میں بلغاری سخت کچلے گئے تہے اسلئے بلغاری سخت خوف زدہ ہیں - ترکی فوج کا دستہ اگر ان کے پاس سے گذر جائے تو سُن ہو جاتے ہیں -

نواب احمد علی خاں صاحب بہادر رئیس مالیر کوٹلہ ۱۱ اپریل کو بوجہ طاعون سو آدمیوں کے ہمراہ دہلی میں تشریف لائے اور کشمیری دروازہ لالہ سلطان سنگھ صاحب رئیس دہلی کی کوٹھی میں قیام پذیر ہوئے (کیا موت سے بہاگ سکتے ہیں :- اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ :) یہ دنیا کی محبت کے نتائج ہیں

۲۰ - اپریل کو آنریبل مسٹر ہاسن مدراس کے گورنر ہوگئے اور مسٹر جی ایس وزیر کونسل کی خالی اسامی کو پُر کریں گے -

گذشتہ بدھ کے روز مونٹڈ پولیس حیدرآباد سندھ کے ایک سپاہی نے صوبیدار میجر ابراہیم خاں پر - پھر ایک منشی موتی چند پر گولی چلائی جسکے کہنی پر خفیف سے زخم آئے اُس نے چار اور گولیاں بہی چلائیں - مگر کسی کے نہ لگیں - سپاہی زیر حراست ہے (کیا دیوانہ تہا ؟ یا کوئی رقابت ؟)

جاپان کے سوداگروں اور بیوپاریوں کا ایک بہت بڑا جلسہ کلکتہ کے متعلق [illegible] میں منعقد ہوا تہا [illegible] تجارت [illegible]

بڑہانو جلانے کے خلاف آواز بلند کیگئی + (کون سنتا ہے فغان درویش)

قانون رازداری کا نفاذ آسام میں ہوگیا کسی سرکاری کلرک یا عہدہ دار کو کسی اخبار کے اڈیٹر سے خط و کتابت کرنے کی اجازت نہیں رہی - خواہ اُن کا آپس میں کیسا ہی گہرا تعلق کیوں نہ ہو -

سمالی لینڈ میں جنگ و جدال کچہ عرصے تک ملتوی رہیگی اسلئے تمام فوجیں ہندوستان کو واپس آرہی ہیں - (ہم پہلے ہی جانتے تہے)

۲۴ - اپریل کو اتوار کے دن مسلمانان موچی دروازہ لاہور نے جھنڈیاں نکالیں اور تمام شہر میں گشت لگاتے ہوئے کلمہ شریف کا ذکر کرتے رہے پڑہتے ہیں دفعیہ طاعون کے لئے نفل بہی پڑہے خلقت کا اندازہ پندرہ بیس ہزار کے درمیان تہا - (کیا یہ سنت ہے یا محض ایجاد بندہ)

پائنیر کو کابل سے معلوم ہوا ہے - کہ بی بی حلیمہ والدہ سردار احمد خان اور امیر صاحب کے درمیان پہر رابطۂ اتحاد قائم ہوگیا ہے - نوعمر سردار کو کابل کی فوج تاجہ کی کمان عطا کی گئی ہے (افسوس امیر صاحب بھول گئے ؎ برای جہاندیدگان کار کن + کہ صید آزمودست گرگ کہن)

جاپان میں صیغہ جنگ امیدواران مجاہدین کی درخواستوں سے بہر گیا ہے جو میدان جنگ کو جانا چاہتے ہیں اور ۵ لاکھ مجاہد ابہی سے بصورت ضرورت میدان میں نکلنے کیلئے تیار ہیں - (شاباش حب الوطنی)

جاپان کے اندر ہر قسم کا امن و امان ہے - اور سوداگر یا سیاح جو جاپان کا سفر کریں گے - بوجہ جنگ اونہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی -

روسی تسلیم کرتے ہیں کہ دریائے یالو پر ایک لڑائی میں ان کے ۲۰۰۰ آدمی مارے گئے •

امیر البحر الگزیف نے استعفا دیدیا ہے - مگر زار نے یہ کہکر نامنظور کردیا ہے - کہ یہ وقت ایسا نازک ہے - کہ ہر ایک روسی کو ملک کی خاطر اپنے ذاتی اختلافات کو نظر انداز کردینا چاہئیے • (اسلامی جنرل خالد بن ولید کی سی دور اندیشی ہی)

ڈبلی بازار لاہور میں ایک خاندان کے گیارہ آدمی تہے ایک ہی دن میں گیارہ کے گیارہ یکلخت طاعون چٹ کر گیا خدا کی پناہ طاعون کی بہنک -

خادم الاسلام مولانا ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

REGISᴰ Nº 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

للہ الحمد

اہل حدیث

لیس حدیث برجال مصطفیٰ [illegible]

[illegible]

جلد

نمبر ۲

امرتسر ۲۶ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ

اہلحدیث امر
خدمت شریف
سوہدرہ -

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے .. [illegible]
والیان ریاست سے [illegible]
روسا اور جاگیرداروں سے - للعہ
عام خریداروں سے - [illegible]
قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے
نمونہ کا پرچہ مفت - بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی + اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ کریں - جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مینیجر ہونی چاہیے ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

ہندو - سکھہ اور آریہ سماج

جب سے آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے ویدوں کی نسبت اپنے خیالات شائع کر کے سماج کی بنیاد لگائی ہے تب ہی سے آریہ سماج نے ہندوؤں سے علیحدگی الیسی کی تھی۔ کہ ہندو کے لفظ سے بھی بیزار تھے - بلکہ یہاں تک کہتے تھے - کہ ہندو کے معنے چور کے ہیں - چنانچہ آریہ مقتول کی تصنیفات میں یہ مضمون بکثرت ملتا ہے - ہمیشہ اسی خیال میں رہتے تھے بلکہ بلند آواز سے ظاہر کرتے تھے - کہ آریہ سماج کو اپنی برادری الگ کر لینی چاہیے کبھی بھولے سے بھی کوئی آریہ اپنے آپکو ہندو کہلانا پسند نہ کرتا تھا - مگر خدا کی شان - ضرورت اور مصلحت وقت ہی اک عجیب جادو ہے

[illegible]

کہ ہم انہی آریوں کی تحریروں میں دیکھتے ہیں۔ کہ اپنے آپ کو ہندو در ہندو اور سکھوں میں شمار ہونا فخر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مباحثہ دیوریا جو آریوں کی طرف سے چھپا ہے۔ اُس میں بڑے فخر و مباہات سے لکھتے ہیں:۔

کیا اب سے پچاس برس پہلے کسی ہندو کا حوصلہ تھا۔ کہ کسی مسلمان یا عیسائی سے ذرا بھی دست پنجہ کر سکے۔ کیا یہ ہی واقع امر واقع نہیں کہ کرنیل الکاٹ اینی بسینٹ جیسے عیسائیت کو اور منشی عبدالغفور بی۔ اے جیسے اسلام کو خیرباد کہکر ہندوؤں اور آریوں کی پناہ لے رہے ہیں۔ ص ۱۱۳

عبارت مذکورہ بالا میں صاف اور صریح لفظوں میں آریہ اور ہندو کو ایک مانا ہے۔ حالانکہ ہندوؤں کا مذہب اور طریق جیسا ہے وہ سب کو معلوم ہے۔ رہا یہ فخر کہ ہمارے طفیل ہندوؤں میں یہ طاقت آئی ہے۔ کہ مسلمانوں سے دست پنجہ کرنے لگے ہیں۔ سو اس کا جواب تو سہل ہے کہ جن باتوں کی وجہ میں ہدایت تھی اور جن باتوں کی وجہ سے وید باقی تمام مذہبی کتابوں سے امتیاز و نام تھا یعنے مورتی پوجا وغیرہ جب ان ہی سے انکار کر دیا۔ بلکہ مورتی پوجا کرنے کو گناہ کبیرہ قرار دیا۔ جو عین اسلام اور عیسائیت کا اصول تھا۔ تو پھر کسی مسلمان یا عیسائی سے دست پنجہ کرنا کیا مشکل تھا۔ اس کی مثال تو وہی ہوئی کہ کسی کے گھر میں جائداد ہو۔ تو چوروں کے حملے سے ڈرتا ہو اور اگر وہ سب کچھ لٹا دے، ولا کر مفلس قلاش ہو بیٹھے۔ تو کسکا ڈر اور کس کا بھاؤ۔ اس سے بڑھکر اور سنئے۔ تو ان دنوں میں تیرا مہان امرتسر میں خالصہ کالج میں سکھوں کی کمیٹی کو ایک خاص کامیابی ہوئی۔ تو ہمارے ہمعصر آریہ اخبار ہتکاری امرتسر کی رال ٹپکی۔ کہ ہو نہ ہو ہم بھی اُن میں جا ملیں۔ آپ خالصہ کالج کی سرخی دے کر سکھوں سے اپنا شوق ملاقات ان لفظوں میں ظاہر کرتے ہیں۔ شریمان سر ہیرا سنگھ مہاراجہ صاحب نے اپنے لیکچر میں سکھوں کی ایک قوم فرض کری ہے۔ اور خالصہ کالج کو قومی بتلایا ہے۔ جس سے کسقدر مغالطہ ہو سکتا ہے۔ کہ گویا سکھ ہندوؤں سے کوئی علیحدہ قوم ہے۔ حالانکہ دراصل سکھ لوگ عظیم ہندو قوم کا ہی جزو ہیں۔ اُنکا ہندوؤں کے ساتھ کھان پان کرنا رشتے ناطے رکھنے ہندو تیوار منانے مردوں کو جلانا۔ اور اوتاروں کا قائل ہونا وغیرہ یہ سب باتیں ظاہر کر رہی ہیں۔ کہ سکھ صاحبان بلحاظ قومیت ہندوؤں سے علیحدہ نہیں ہیں۔ اس خیال سے خالصہ کالج بلاشبہ ہندو قوم کا کالج ہے۔ جہاں ہندو قوم کو ہندو کالج بنارس کنیا مہاودیالہ جالندھر دیانند کالج لاہور اور گروکل ہردوار کا فخر ہے۔ وہاں پر اسکو خالصہ کالج امرتسر کا بھی فخر ہونا چاہیئے (۲۶۔ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء)

اپریل کا مہینہ دیکھکر تو یہ خیال چاہیئے تھا۔ کہ یہ مضمون ایڈیٹر نے اپریل فول لکھا ہے۔ مگر ہمارا گمان یہ نہیں کہ ہتکاری کا لائق اور سنجیدہ ایڈیٹر اپریل فول لکھنے میں وقت کھوئے۔ بلکہ واقعی اسنے ہندوؤں اور سکھوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے کی کوشش کی ہے بھلا صاحب! پھر علیگڈھ کا کالج اور اسلامیہ کالج لاہور نے کونسا گناہ کیا ہے۔ کہ ان پر آپکو فخر نہ ہو۔ جبکہ سکھ ویدوں کو الہامی نہ مانکر گوشت کھا کر بھی آپکے جائے فخر ہیں۔ تو مسلمان بیچاروں نے کیا بھینس ملایا ہے؟ سکھوں کے گرو باوا نانک جی مہاراج کو تو سوامی دیانند خود غرض بے علم۔ جاہل۔ طالب شہرت وغیرہ سخت الفاظ سے لکھیں۔ ستیارتھ پرکاش ص ۴۷۵ اور تمام دیانندی انہی گرو کی تحریر کے مطابق سکھوں کے نہان گرو جی کو ایسا ہی خیال کریں۔ اور دیانندی ستیارتھ پرکاش ص ۳۵۷ پر چلتے ہیں کہ گوشت خوروں کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا نہ کھاؤ۔ مگر ہمارا سو لائق ایڈیٹر ہتکاری سکھوں جیسی گوشتخور قوم کو اپنا بھائی خیال کریں۔ اور رشتہ ناطہ کرنے پر طیار ہوں۔ کیوں نہ ہو بھج

بدو نزد طبع دیدہ ہوشمند

ایڈیٹر ہتکاری ان لوگوں میں سے ہیں۔ جو لاہور کی ماس پارٹی آریہ سماج کے (اتنا کہنے پر کہ گوشت خور آریہ بھی آریہ سماج کا ممبر رہ سکتا ہے۔ فوراً الگ ہو کر گھاس پارٹی کی بنیاد جما دی تھی۔ کہ ہائے یہ غضب کہ گوشت خور آریہ سماج میں رہ سکے۔ ایسے پاپی کو سماج میں جگہ دی جاوے۔ پس ہم ایسی سماج میں ہرگز نہ رہیں گے ؎

ہم اور غیر دونوں یکجا بہم نہ ہونگے
ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے

ہم حیران ہیں۔ کہ کسی اصول پر آج یہ زور دیا جاتا ہے کہ سکھ بھی

ہیں اور آریہ بھی ہندو - اور یہ تینوں قومیں ملکر پاک تثلیث کیطرح اصل میں ایک ہیں کسی مذہبی قوموں کی بنیاد اون کی کتاب ہوتی ہے - جب ہم دیکھتے ہیں - کہ ان تینوں قوموں میں کسی کا الہامی کتاب پر اتفاق نہیں - سکھوں کے گرو باوا نانک جی کی بابت تو آریوں کے گرو دیانند جی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۸۳ پر تسلیم کیا ہے کہ وہ وید کی مذمت کیا کرتے تھے - رہے ہندو سو آریہ سماج اون کی بہت سی الہامی کتابوں سے منکر ہے - خود وید ہی نصف مانتے ہیں - باقی اختلاف رسوم مذہبی اور طریق عبادات ابھی باقی ہے -

ہاں ہم خوش ہیں - کہ ہم ہندوستانی ایک قوم اور نیشن کہلائیں مگر مذہبی طریق سے نہیں - یہ تو یورپ کے عیسائیوں کو بھی نصیب نہیں - یعنی ہر ایک مذہبا نہیں بلکہ ملکی حیثیت سے سکھ - ہندو - آریہ کیا مسلمان بھی یکجا جمع ہو سکتے ہیں - گو ان کے ساتھ لگنے سے پوری کچوری چھوٹی جاتی ہے -

کیا مسلمان اب بھی نہ جاگیں گے

(نامہ نگار اپنی تحریروں کے خود ذمہ دار ہیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مسلمانوں کو آپس کی نااتفاقی نے تباہ کر دیا - وہ اس قابل نہیں کہ سر اوٹھا سکیں - چاروں طرف سے انکو غیر قومیں دبا رہی ہیں - مگر یہ کچھ نہیں کہتے - کہیں کسطرح اونکو اپنے گھر سے ہی فرصت نہیں آپس کی نااتفاقیوں نے اونکو ایسا پست کر دیا ہے - کہ اون کی ہمت نہیں پڑتی - اور جو چند جوانمرد ہمت کر کے اوٹھتے ہیں - یا اوٹھنے کا ارادہ کرتے ہیں - تو اونکو انہیں کی قوم گرا دیتی ہے نہ تو مالی امداد دیتے ہیں - نہ علمی - اگر کسی نے محض توکل سے کام نکالنا چاہا - تو چاروں طرف سے اوس پر تکفیر کے فتوی ہوتے ہیں - ہر طرح سے نقصان پہنچایا جاتا ہے - افسوس افسوس - اگر ایسی حالت میں ہم پر طاعون بھیجا گیا - اور ایک غضب کا نمونہ دکھا کر چونکا یا گیا - اسنے کوئی بے انصافی کی - مسلمانوں کو لازم تھا - اور ہے - کہ ایسے وقت میں تقوی اختیار کرتے - خدا کی درگاہ میں زاری کرتے روتے گڑگڑاتے - گناہوں سے توبہ کرتے - خیرات کرتے - مگر نہیں وہ ایسا نہیں کرتے - بلکہ طرح طرح کے توہمات باطلہ میں پھنسے ہیں کوئی تو اس آبادی کو جہاں طاعون ہو - چھوڑ کر بھاگتا ہے - میت کی دفن و کفن میں شریک نہیں ہوتا - بعض ایسے ہیں کہ سر سے پیر تک کپڑے لادے پھرتے ہیں - ہر وقت جیبوں میں دوائیاں پڑی رہتی ہیں - مسلمانو! یاد رکھو جبتک سچے دل سے توبہ نہ کرو گے اور تقوی نہ اختیار کرو گے - اسی طرح کی بلاؤں میں مبتلا رہو گے مگر مسلمان اب بھی باز نہیں آتے اور جن افعال ناشائستہ سے طاعون انپر مسلط کیا گیا ہے - بار بار وہی کرتے ہیں - بلکہ طاعون کے زمانہ میں زاید - محرم سے بعد ہمارے شہر میں بھی روزانہ چند کیس شروع ہو گئے ہیں - ایسی حالت میں مسلمانوں کو توبہ کرنا چاہئے تھا تقوی اختیار کرتے - محتاجوں کی مدد کرتے - مگر ایسا نہیں کیا - اور افعال ناشائستہ کو دونی ترقی دی - چاروں طرف قبروں کو سجدے ہو رہے ہیں - غوث و قطب سے مدد مانگی جاتی ہے - نذر و نیاز ہو رہی ہے گلی کوچہ میں علم جھنڈے تعزیے گردش کرتے ہیں - ڈھول تماشہ کا ماتم ہو رہا ہے - ایک نقارہ بجاتے ہوئے سیاہ بکرے ذبح کر کے اوس کا خون گھروں میں لگایا جاتا ہے - بوٹی بوٹی تقسیم کیجاتی ہے ہر ایک گھر میں مولود ہو رہی ہے - مگر خیرات کا پتہ نہیں - ہمارے یہاں کی میلاد کا حال سنئے - ۲ - ۳ - آدمی بیٹھکر میلاد پڑھتے ہیں - میلاد کیا ہے ؟ اچھا خاصا گانا ہے اور لطف یہ کہ ایسی میلاد کو فرائض اسلام پر ترجیح دیجاتی ہے - قصہ ہذا سے ظاہر ہے سنئے ! ایک مسجد میں میلاد تھی - لوگ بڑے ذوق شوق سے سن رہے تھے - یہاں تک کہ شب کے ۹ بجے موذن نے اذان کہدی اور انتظار کیا - کہ یہ لوگ اوٹھیں تو نماز ادا کر دیں - جب اوس نے دیکھا کہ کوئی خیال نہیں کرتا - تو خود تنہا نماز پڑھ لی - اوس کا نماز پڑھنا تھا کہ چاروں طرف سے لوگوں نے اوسپر لعنت ملامت شروع کر دی کہ کیوں میلاد کو چھوڑ کر نماز پڑھی - کیا نماز میلاد سے اچھی ہے ؟

میں ناظرین سے ارشاد طلب ہوں - کہ کیا نماز میلاد سے اچھی ہے ؟! استغفر اللہ

مرزا قادیانی کا مقدمہ گورداسپور میں ۹ و ۱۰ مئی کو ہوتا رہا۔ ۴ گھنٹے مرزا صاحب بحیثیت ملزمان کٹہرہ میں رہے ۱۳ مئی قرار پائی مفصل آئندہ

کون مسلمان ایسے الفاظ سن سکتا ہے۔ وہاں پر سے ایک مہربان حکیم حیدر خاں صاحب بھی موجود تھے اونھوں نے کہا۔ مردود! اسلام کا حکم شریعت میں کہاں ہے؟ اسپر کفر کے کلمے زبان کی توہین کمبختوں کو اسلام کا ذرا لحاظ یا پاس نہیں۔ توبہ توبہ۔ دیکھئے مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ ہاں طاعون کی بابت مرزا صاحب کا خیال لکھنا تو بھول ہی گیا۔ آپکو طاعون کی بابت الہام ہوا تہا۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسهم۔ انہ اوی القریہ حاشیہ پر لکھتے ہیں۔ یہ فقرہ انہ اوی القریہ اب تک اس کے معنے مجھپر نہیں کھلے (سچ ہے تجربہ سے کوئی لگتی بات نہ ملی ہوگی) اشتہار طاعون مطبوعہ ۶ فروری ۹۸ء کو دافع البلاء مطبوعہ اپریل ۱۹۰۲ء میں فقرہ مذکورہ کی تشریح صاف طور پر یوں فرماتے ہیں ملاحظہ ہو صفحہ ۵:- یعنے جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگی۔ اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھیگا تا تم سمجھو۔ کہ قادیاں اسی لئے محفوظ رکھی گئی۔ کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیاں میں تہا۔ اب دیکھو تین برس سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ دونوں پہلو پورے ہوگئے۔ یعنے ایکطرف پنجاب میں طاعون پہیل گئی۔ اور دوسری طرف باوجود اسکے کہ قادیاں کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہو رہا ہے۔ مگر قادیاں طاعون سے پاک ہے بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیاں میں آیا وہ بھی اچھا ہوگیا۔ اور صفحہ ۶ پر الہاموں کا ترجمہ لکھتے ہیں۔ خدا ایسا نہیں کہ قادیاں کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو اُن میں رہتا ہے۔ وہ اس گاؤں کو طاعون کی دستبرد اور اسکی تباہی سے بچا لیگا۔ مگر چونکہ حضرت مرزا کے پیٹ میں کھلبلی تہی۔ کہ شاید یہ تک بندی پوری نہ ہوئی۔ تو جھٹ تاویل کر لوں گا۔ اسکے لئے بھی سامان موجود کر رکھا۔ صفحہ ۵ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں۔ کہ اوی کے معنے تباہی اور انتشار سے بچانا ہے۔ اور اپنی پناہ میں لے لینا۔ اس سے یہ مطلب کہ طاعون جارف یعنے جھاڑو دینے والا نہ ہوگا۔ خلاصہ یہ صفحہ ۵ و صفحہ ۶ پر ایک عبارت طویل میں فرماتے ہیں۔ کہ کوئی ہے جو اپنے شہر کی نسبت ایسا الہام شائع کرے۔ ہاں وہ ہم ہیں اور کہتے ہیں۔ بلکہ ہر شخص اپنے شہر کی نسبت کہہ سکتا ہے۔ کہ ہمارے یہاں طاعون جارف نہ پڑیگا۔ کوئی کہے یا نہ کہے ہم کہتے ہیں مرزا صاحب مقابلہ کر لیں۔ خدا کے فضل سے ہمارے یہاں ابھی تو ۲-۳ یومیہ کی اوسط ہے حالانکہ شہر ہے اور مرزا صاحب کے یہاں ۲۰-۲۵ یومیہ کا۔ حالانکہ قادیاں موضع ہے۔ کیوں جناب اب کیا حال ہے حکیم نور الدین صاحب کیوں قادیاں سے باہر پڑے تہے کیوں آپ نے حکم دیدیا۔ کہ میرے یہاں کوئی نہ آوے۔ کیوں حکم دیا گیا۔ کہ میری جماعت طاعون زدہ یا ایسی میت پر نہ جاوے۔ کیوں قادیاں میں بجائے ۲-۳ ہزار کے ۲-۳ سو رہ گئے۔ کیوں مرزائی سر پر پیر رکھکر بہاگے۔ عجیب بد عقیدہ ہے۔ اور کیوں نہ ہوتے جبکہ آپکو خود ہی اپنے الہام پر اعتبار نہیں مرزا صاحب توبہ کیجئے۔ اب مرزائی بھی طاعون سے ٹپک رہے ہیں۔ خدا کی درگاہ میں عاجزی کیجئے۔ ایسا تکبر اچھا نہیں خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہیں جسنے آپکو ہر بارہ میں جھٹلایا۔ اور آپکا دعویٰ آپ کے منہہ پر چہوڑ مارا۔ وہ یہ بھی کر سکتا ہے کہ قادیاں میں طاعون جارف پھیر لے آوے۔ اور آپ جہاڑو دیں۔ اور رہجے کہانے کو رہجاویں۔ اے پاک پروردگار اپنے دست قدرت سے اسلام کی حالت درست کر دے اور انکے دل کو ہمدردی سے بھر دے۔ اور انکے اختلافات اور نفاق کو دور کر دے۔ میں مضمون کی سرخی یہ لکھ آیا ہوں کہ کیا مسلمان اب بھی نہ جاگیں گے۔ اسکا حال بھی سنئے۔ مسلمانو! عبرت کا مقام ہے۔ خوب غور کرو۔ سوچو اور خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ یہ واقعہ دسمبر ۱۹۰۳ء کا ہے کہ شہر پیلی بہیت میں آریوں نے اپنی عادت قدیمہ کے موافق مسلمانوں کو چھیڑا۔ حسن اتفاق سے وہاں مولوی فیض الحسن صاحب گنگوہی تشریف لے آئے اور مباحثہ کے واسطے مستعد ہوگئے۔ مولوی صاحب زور دے رہے تھے۔ کہ تقریری مباحثہ ہو جاوے۔ مگر آریہ مصر

نو بجے اور تحریری مباحثہ پڑھا ۔ غرض یہ کہ مولانا صاحب نے ان پہلے سے آٹھ سوال کئے ۔ اور انکے جواب آریوں سے دیکر اسلام پر ۳ اعتراض کئے جنکا جواب دینے کو مولانا صاحب مستعد تھے ۔ مگر چونکہ مولوی ان کے سر ہوگئے ۔ اور جامع مسجد میں وعظ نہ کرنے دیا ۔ مولانا صاحب نے چاہا ۔ کہ لب سڑک وعظ فرماویں ۔ اور پھر ہمارے حنفی مولویوں نے مولانا صاحب پر کفر کا فتوی دیدیا اور اعلان کردیا کہ جو شخص اسکے وعظ میں شامل ہوگا ۔ وہ کافر ہو جائیگا ۔ جب مولانا صاحب کو کسی نے مدد نہ دی ۔ تو مجبور ہو کر وہ چلدئے ۔ مولوی صاحب کے جانے کے بعد آریوں نے پھر زور باندھا ۔ اور بار بار مباحثہ کیواسطے پکارا ۔ مگر ان مولویوں کو یہ شرم اور غیرت کہاں جو وہ باہر نکلتے اور بجز کافر بنانے کے انکو آتا ہی کیا ہے جو مقابلہ کرتے ۔ ٹھنڈے پیٹوں سب کچھ سنتے رہے ۔ عوام نے مجبور ہو کر پھر چاہا ۔ کہ باہر سے کسی مولوی کو بلاویں ۔ اور غالباً مولانا ثناء اللہ صاحب و مولوی فاضل اور مولوی ابو رحمت صاحب کو لکھ بھی دیا ۔ اور دونوں صاحب مستعد بھی ہوگئے (جیسا کہ پرچہ النذیر سنبھل سے ظاہر ہے) مگر پھر عوام کو ہمارے فاضل علماء نے روکدیا ۔ اور کہدیا ۔ کہ یہ دونوں صاحب وہابی ہیں ۔ اگرچہ ترک اسلام کتاب اچھی لکھی ہے ۔ مگر وہابیوں کے بلانے سے تم سب کافر ہو جاؤگے ۔ عوام مجبور ہوگئے اور خاموش ہو کر بیٹھ رہے یہ ہے ہماری ہمدردی اور یہ ہے ہماری حمیت اسلامی ۔ کہ دشمن کے مقابلے پر بھی ملکر کام نہیں کرتے ۔

راقم ۔ مولوی محمد رفعت اللہ صاحب

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

چکڑالوی صاحب نے تیسری حدیث پر بالفاظ ذیل اعتراض کیا ہے

"نماز عصر کے متعلق ایک حدیث حسب ذیل ہے اس مضمون کی اور بھی حدیثیں ہیں :-

> عن البراء بن عازب قال نزلت هذه الآية حافظوا على الصلوات والصلوة العصر فقرأناها ما شاء الله ثم نسخها الله فنزلت حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى فقال رجل هي اذن صلوة العصر فقال قد اخبرتك كيف نزلت وكيف نسخها الله والله اعلم
>
> (رواہ مسلم و احمد)

ترجمہ :- براء ابن عازب سے روایت ہے کہ یہ آیت اس طرح اتری حافظوا على الصلوات وصلوة العصر (حفاظت کرو نمازوں کی اور نماز عصر کی) پس جبتک اللہ نے چاہا ۔ ہم اس آیت کو اسی طرح پڑھتے رہے ۔ پھر اللہ نے اسکو منسوخ کردیا ۔ اور یہ آیت اسطرح نازل ہوئی حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى (حفاظت کرو نمازوں کی اور نماز وسطی کی) پس ایک آدمی نے عرض کی کہ یہ نماز عصر کا حکم ہے فرمایا ۔ میں نے تجھکو بتایا ہے ۔ کہ یہ کیسے نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اسکو کیسے منسوخ کردیا اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے (روایت کیا اسکو مسلم اور احمد نے)

(خلاصہ اس حدیث کا یہ ہے کہ پہلے حافظوا على الصلوة والصلوة العصر نازل ہوا ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے عصر کا لفظ اڑادیا اور اسکی جگہ وسطےٰ کا لفظ نازل فرمایا ۔ اور آیت اس طرح اتری

حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى

اس حدیث کے مطابق عصر کا لفظ اس جگہ اتارنے میں کچھ غلطی تھی ۔ اسلئے خدا نے اصلاح کردی ۔ لیکن معلوم نہیں اس لفظ میں خدا کو کیا غلطی معلوم ہوئی ۔ کہ اسکو کاٹکر وسطی کا لفظ اسکی جگہ درج کرایا ۔ اور غلط لفظ اتارا ہی کیوں ؟ پہلے ہی سوچ سمجھکر بولنا تھا مقولہ ہے کہ پہلے بات کو تولو ۔ پھر منہہ سے بولو ۔ اگر عصر کے لفظ میں کچھ غلطی نہیں تھی ۔ اور عصر اور وسطی یکساں لفظ ہیں تو پھر خدا نے بیفائدہ کام کیا ۔ کہ خواہ مخواہ بے سود عصر کے لفظ کو منسوخ کیا ۔ اور وسطی کا اتارا ۔ بہرحال اس حدیث کے روسے خدا پر دو اعتراضوں میں سے ایک اعتراض ضرور آئیگا ۔ یا تو لفظ عصر اتارنے میں اس سے کچھ غلطی ہوئی اور یا لغو اور بیفائدہ فعل اس سے سرزد ہوا

ایک اچھے بھلے لفظ کو کاٹ کر دوسرا لیا ہی اس کی جگہ رکھا ۔

معاذ اللہ ۔ حاشا للہ ۔ تعالی اللہ عما یصفون

یہ مسلم کی حدیث ہے جسکی حدیثوں کو قرآن پر قاضی بنایا جاتا ہے
اب کہئے مسلم یا کم از کم اسکی یہ حدیث کس سلوک کی مستحق ہے
جو خدا پر الزام لگاتی ہے ۔ میں تو کچھ نہیں کہتا ۔ آپ
خود ہی انصاف فرماویں ۔ (اشاعۃ القرآن ماہ مارچ

سچ ہے انما شفاء العی السوال ۔ بے علمی یا تجاہل انسان کو کیا نہیں کیا بنا دیتا ہے ۔ جس طرح کسی چیز کی حد سے زیادہ محبت انسان کو اسکے عیوب سے اندھا کر دیتی ہے ۔ اسی طرح کسی چیز سے بغض و عداوت اسکی خوبیاں چھپا لیتی ہے ۔ اللہ اکبر یہ دعوی اور یہ تحقیق بعینہ سوامی دیانند اور پنڈت لیکھرام کے سے اعتراض ۔ خلاصہ آپکے اعتراض کا یہ ہے کہ صلوٰۃ العصر کا لفظ جو پہلے نازل ہوا تھا ۔ کیوں اڑ گیا ۔ پس سنئے کہ یہ راوی کا فہم ہے جسنے صلوٰۃ العصر کے نزول کا ذکر کیا ہے ۔ آپنے اور نہیں تو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز کا رسالہ فوز الکبیر ہی دیکھا ہوتا ۔ تو یہ اعتراض کبھی نہ کرتے ایسا تو بہت سی روایتوں میں آپ پاویں گے کہ راوی کہتے ہیں ۔ کہ یہ آیت فلاں بارے میں نازل ہوئی ہے ۲ حالانکہ دونوں کا کوئی تعلق نہیں ہوتا ۔ مگر دراصل دونوں سچے ہوتے ہیں ۔ خیر اسکی تفصیل تو رسالہ مذکور میں دیکھیں ۔ یا ہماری عربی تفسیر کے شروع میں رسالہ فوز الکبیر کی عبارت منقولہ کو پڑھیں ۔ یہاں پر آپکا جواب صرف اتنے سے تعلق رکھتا ہے ۔ کہ بعض دفعہ سرور کائنات فداہ ابی و امی کسی آیت کی تلاوت فرماتے ہوئے کوئی لفظ بطور تفسیر کے فرما دیتے تھے ۔ جسکو بعض لوگ سمجھتے کہ یہ بھی قرآن ہی کا لفظ ہے ۔ پھر جب کبھی نماز میں یا کسی ایسے موقع پر جہاں پر صرف قرآن شریف بغیر کسی تشریح اور تفسیر کے پڑھنے کا موقع ہوتا ۔ تو وہ تفسیری لفظ نہ سنتے تو وہ سمجھتے ۔ کہ منسوخ ہو گیا ہے ۔ حالانکہ نہ تو اس کا نزول ہوتا نہ نسخ ۔ علاوہ اسکے نسخ کے معنے بھی سلف کے کلام میں بہت بڑے وسیع ہیں ۔ جنکے بیان کرنے کی یہاں حاجت نہیں ۔

۲ دوسرا کہتا ہے فلاں امر میں نازل ہوئی ۔

قرینہ اس توجیہ کا جو ہم نے کی ہے ۔ مسلم کی روایت ہے ۔ جو امام مسلم نے اسی حدیث کے متصل نقل کی ہے ۔ جسکے الفاظ یہ ہیں :۔

قال امرتنی عائشة ان اکتب لها مصحفا وقالت اذا بلغت هذه الآیة فآذنی حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰة الوسطیٰ قال فلما بلغتها آذنتها فاملت علی حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰة الوسطیٰ وصلوٰة العصر قالت عائشة سمعتها من رسول الله صلی الله علیه وسلم :۔

یعنی راوی (جو حضرت عائشہ کا قرآن لکھتا تھا) کہتا ہے مجھے عائشہ نے حکم دیا ۔ کہ جب تو اس آیت وصلوٰة الوسطیٰ پر پہنچے تو مجھے اطلاع کرنا ۔ جب میں پہنچا ۔ تو حضرت عائشہ نے صلوٰة الوسطیٰ کیساتھ یہ لفظ بھی لکھوایا صلوٰة العصر پھر کہا کہ میں نے اسیطرح پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ۔

اس حدیث سے چکڑالوی کے اعتراض ہی کی نہیں ۔ بلکہ علم و دیانت کی بھی جڑ کٹ جاتی ہے ۔ کیونکہ حضرت عائشہ کا کاتب کو ہدایت کرنا اور پھر خاص موقعہ پر اطلاع پاکر یہ لفظ صلوٰة العصر لکھوانا صاف طور پر بتلا رہا ہے ۔ کہ یہ لفظ اصل قرآن منقول عنہ میں نہ تھا ۔ بلکہ یوں کہئے ۔ کہ عام طور پر پڑھا بھی نہیں جاتا تھا ۔ جسے عائشہ صدیقہ نے بطور تفسیر اور یادداشت کے غالباً حاشیہ پر لکھوایا ۔ اور اس لفظ کے لکھوانے پر گویا عذر کیا ۔ کہ میں نے یہ لفظ آنحضرت سے سنا ہے ۔ حضرت عائشہ کی ذہین اور نکتہ رس طبیعت تو سمجھ گئی ۔ کہ یہ لفظ قرآن کا نہیں بلکہ تفسیر نبوی ہے ۔ لیکن بعض سامعین نے غلطی سے اسکو پہلے قرآن کا لفظ سمجھا ۔ پھر آخر کچھ دنوں بعد ان کی غلطی بھی رفع ہو گئی مگر افسوس کہ آپ آج تیرہ سو برس کے بعد اس سے بڑھکر غلطی میں پڑے ۔ جو آپ کی خوش قسمتی کی دلیل ہے ۔ (باقی)

ترک اسلام ۔ تیار ہو گیا ہے ۔ جن اصحاب کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں انکے نام ارسال کیا جائیگا ۔ عام مسلمانوں کو چاہئے کہ مقدور بھر اسکی اشاعت میں کوشش کریں
رعایتی قیمت ۶ / ۔ مینیجر

تحفہ چراغاں پر گہری نظر

ہمکو بعض خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ کوئی صاحب تحفہ چراغاں کے ریویو پر ہماری خلاف کچھہ لکھنا چاہتے ہیں۔ ہمکو اس کا کچھہ خوف نہیں۔ جو صاحب چاہیں۔ شوق سے لکھیں۔ ہم انصاف کی نظر سے دیکھینگے۔ کیوں کہ کسی چیز کی جانچ پڑتال ایک عمدہ چیز ہے جو اہل علم کی باخبری کی علامت ہے۔ مگر بے غور کئے کسی چیز پر کچھہ رائے دینا یا اُس کے مخالف کچھ لکھنا کوئی اچھی بات نہیں خیال کیجا سکتی۔ اور جبکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ حضرت لال حسین ان افعال کے مرتکب ہو کر ولی نہیں ہو سکتے اس لئے اب کوئی وجہ نہیں کہ بلا دلیل خواہ مخواہ انکو ولی ثابت کرنے کی کوشش کیجاوے۔ ہمکو لال حسین سے کوئی ذاتی بغض نہیں ہے۔ جو ہم خواہ مخواہ ان کی بزرگی کا انکار کریں۔ بلکہ صرف واقعات کو دیکھتے ہوئے ہم ایسا کہنے پر مجبور ہیں۔ اور ساتھہ ہی یہہ بھی خیال ہے۔ کہ ایسی کتابوں کا مذہب پر برا اثر پڑیگا۔ اور مخالفین اسلام ان واقعات کو پڑھکر خوب قہقہہ لگائینگے اور کہینگے کہ کیا خوب! جو شخص مسلمانوں کے مذہب کے خلاف کام کرے۔ اسی کو مسلمان اپنا مقتدا بنا لیتے ہیں۔ اور اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے۔ تو ان لوگوں کا یہہ اعتراض بہت وزن دار معلوم ہوگا۔ اور جو لوگ کہ ایسے شخصوں کو ولی بنا لیتے ہیں۔ وہ ایک لفظ بھی اسکے جواب میں نہ کہہ سکیں گے۔ لیکن جن کے نزدیک ہر مسلمان پر "احکام شرع فرض ہیں" وہ صاف کہدیں گے۔ کہ ہم ہرگز ایسے شخص کو اچھا نہیں جانتے۔ اور نہ ہمارا اسلام اسکی اجازت دیتا ہے۔ اور تمہارا اعتراض چونکہ ایک خاص شخص پر ہے اسکا جوابدہ وہی شخص ہے نہ کہ اسلام۔ بہرحال ہم اس کے مخالف نہیں ہیں کہ کوئی ہمارا جواب لکھے۔ نہیں لکھو اور خوب لکھو مگر ساتھہ ہی ان سوالوں کا جواب بھی دیدو۔ جو ہم ذیل میں لکھتے ہیں۔ تاکہ ہمکو یا تمکو بار بار لکھنے کی تکلیف نہ کرنی پڑے۔ اگر اس کی ضرورت ہوئی۔ کہ ہم بھی دلائل لکھیں تو ہم اپنے خیالات کی تائید میں بے شمار عقلی دلائل پیش کر سکتے ہیں۔ اسکے علاوہ ہمارے پاس اولیاء اللہ کے اقوال کا بھی ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے جسکو ہم پیش کر سکتے ہیں۔ مگر بالفعل چونکہ اسکی ضرورت نہیں اسلئے انکو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اب ہم آخر میں امید کرتے ہیں۔ کہ پنجہ فولاد کے لائق اڈیٹر ہمارے اعتراضات کو تسلیم کر کے تحفہ چراغاں کو از سر نو درست کر کے شایع کرینگے اور ان واقعات کو کتاب سے نکال ڈالیں گے۔

وہ سوالات یہہ ہیں

(۱) حضرت لال حسین کی زندگی تحفہ چراغاں میں دو حصوں پر تقسیم کی گئی ہے۔ اول حصہ اُن کی زندگی کا پابندی شرع میں گذرا ہے۔ اور دوسرا حصہ منہیات میں۔ اب سوال یہہ ہے۔ کہ اُن کی زندگی کا پہلا حصہ اچھا تھا۔ یا دوسرا؟ اگر پہلا حصہ اچھا تھا۔ اور دوسرا بُرا تو اُن کی زندگی کے دوسرے حصے کے حالات کیوں بطور اُن کی تعریف کے بیان کئے گئے ہیں؟ اور اس میں کیا خوبی ہے؟ اور اگر دوسرا حصہ اچھا ہے۔ تو کیوں؟ اور کس وجہ سے؟

(۲) احکام شریعت ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہیں۔ یا کوئی اس سے مستثنٰی بھی ہے؟ اگر مستثنٰی ہے تو کیوں؟

(۳) حضرت لال حسین عاقل بالغ تھے یا مجنوں؟ اگر مجنوں تھے۔ تو اُس کا کیا ثبوت ہے؟

(۴) ناچنا۔ کودنا۔ شراب پینا۔ ڈاڑہی منڈانا۔ حسین لڑکوں کے ساتھہ صحبت رکھنا۔ یہہ سب افعال شرعاً جائز ہیں یا ناجائز؟ اگر جائز ہیں تو کس دلیل سے؟ اور اگر ناجائز ہیں۔ تو حضرت لال حسین ان افعال کے مرتکب ہو کر ولی کیسے ہو گئے؟

(۵) تاریخ میں کسی ایسے بزرگ کا پتہ چلتا ہے۔ جو مثل لال حسین کے علی الاعلان شریعت کا مضحکہ اڑاتا ہو۔ اور بنی آدم کی اخلاق کو سخت نقصان پہنچاتا ہو؟

(۶) اگر کوئی اور شخص جو شراب پیتا۔ ڈاڑہی منڈاتا۔ ناچتا کودتا ہو

(جیسا کہ موجودہ زمانہ میں اکثر لوگ ہیں) تو وہ ولی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر ہو سکتا ہے تو کیوں؟ اور اگر نہیں ہو سکتا تو کیوں؟ جبکہ لال حسین انہیں حرکات کی بدولت ولی ہو گئے۔

(۲) حضرت لال حسین کی ولایت انہیں افعال کی وجہ سے ثابت ہوئی ہے یا کسی اور دلیل سے؟ اگر انہیں افعال سے ثابت ہوئی ہے تو کیسے؟ اور اگر دوسرے دلائل ہیں۔ تو وہ کیا ہیں؟

(۳) حضرت لال حسین کی زندگی کے واقعات مصنف تحفہ چراغاں کو کہاں سے دستیاب ہوئے۔ اور اُن کی صحت عدم صحت کا اُن کے پاس کیا معیار ہے اور وہ معیار کہاں تک درست ہے؟

(۴) کیا فقراء میں کوئی ایسا فرقہ بھی ہے۔ جو احکام شرع کو بالائے طاق رکھکر شریعت کی توہین کرتا اور کسی گناہ سے پرہیز نہ کرتا ہو۔ اور کوئی ایسا فرقہ ہے تو وہ شرعاً تعذیر اور سرزنش کا مستحق ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(۵) مست ہونا اہل زبان کس موقع پر استعمال کرتے ہیں۔ اور اس سے کیا سمجھا جاتا ہے یعنے اُس کا مفہوم کیا ہے؟

(راقم۔ ابو العلا محمد اکرام اللہ خان از شاہجہانپور محلہ ملا خیل)

محرم
اور
تعزیہ داری

مسلمانوں کی بدقسمتی۔ ہمارا شہر شاہجہانپور بیہودہ رسم و رواج میں کسی دوسرے شہر سے ہرگز کم نہیں۔ جو جو رسمیں بالکل خلاف شریعت ہیں۔ شاہجہانپور کے مسلمان اُن کو بڑی حوصلہ سے کرتے ہیں۔ اور اسی کو عین دینداری اور تقویٰ خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ یہی اعتقاد اُن کا تعزیہ داری کی نسبت ہے یہاں کئی مہینے پہلے سے محرم کی آمد آمد شروع ہو جاتی ہے۔ اور جابجا تعزیہ بنانے کا انتظام شروع ہو جاتا ہے۔ جو لوگ کہ ٹکسالی تعزیہ دار ہیں۔ وہ ایک محرم ختم ہوتے ہی دوسرے سال کے لئے تعزیہ بنوانا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ اعلیٰ درجہ کا تعزیہ سال بھر سے کم میں مشکل بن سکتا ہے۔ ان شائقین کے علاوہ تاجر بھی فروخت کے لئے تعزیہ بناتے ہیں جنکو وقت کے وقت پر شائقین خرید لیتے ہیں۔ غرض یہ کہ جس زور شور سے تعزیہ داری کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ویسا کسی قومی اور مذہبی کام کے لئے نہیں کیا جاتا۔ مسلمانوں کی یہ حالت اگر صرف عملاً ہوتی۔ تو زیادہ قابل افسوس نہ ہوتا۔ مگر مصیبت تو یہ ہے۔ کہ اس کارروائی کیساتھ انکے خیالات و اعتقادات بھی بہت فاسد اور وہ یہ کہ عام طور پر تعزیہ کو متبرک خیال کیا جاتا ہے۔ اور مثل کتاب اللہ کے تعزیہ بھی بلا وضو نہیں چھوا جاتا۔ بلکہ اکثر تعزیہ والے تو بلا وضو تعزیہ نہیں بناتے اور کاغذ بھی نہیں چھوتے۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ جو لوگ نماز کے لئے بجز عیدین کے کبھی وضو نہیں کرتے۔ وہ تعزیہ کیلئے ہر وقت باوضو رہتے ہیں پھر جب تعزیہ تیار ہو جاتا ہے۔ تو وہ بڑی تعظیم سے ایک بلند تخت پر رکھا جاتا ہے اور اسکے چاروں طرف خوشبو کی چیزیں جلائی جاتی ہیں۔ لوگ آ آکر اسکی زیارت کرتے ہیں۔ اسکی طرف پشت کرکے کھڑا ہونا سخت گناہ خیال کیا جاتا ہے۔ اور اسکے اوپر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سب چھوٹے بڑے تعزیہ (اُن کے نزدیک) ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں جیسے کہ چھوٹی بڑی تقطیع کے قرآن اور ہر قسم کی حمائلیں باعتبار کلام اللہ ہونے کے ایک مرتبہ میں ہیں۔ اسکے بعد اس تعزیہ پر بہت سی عرضیاں (امام حسین علیہ السلام کے نام پر) لٹکائی جاتی ہیں جنمیں کوئی بیٹا چاہتا ہے کوئی لڑکی کی درخواست کرتا ہے۔ کوئی مرض سے صحتیابی کی آرزو کرتا ہے۔ غرض طرح طرح کی خواہشیں اُس عرضی میں لکھی جاتی ہیں۔ اور اس کی نسبت خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس عرضی پر ضرور توجہ ہوگی۔ اور کچھ نہ کچھ حکم صادر ہوگا۔

معزز ناظرین! انہیں خیالات کی وجہ سے مسلمانوں

کے راستہ پر سے ڈگمگا گئے اور طرح طرح کی مشرکانہ رسمیں ان کے راستہ میں حائل ہوگئیں۔ جنکی وجہ سے وہ صراط مستقیم سے بہٹک گئے۔ حالانکہ اسلام کی اصلی اور سب سے پہلی تعلیم یہی تھی کہ ایک خدا کو مانو۔ اور اسی ایک خدا سے ہر قسم کی مراد مانگو۔ گو مسلمان اعتقاداً تو اب بھی کہتے ہیں۔ کہ ہم ایک ہی خدا کو مانتے ہیں۔ اور نماز میں بھی ایاک نستعین پڑہتے ہیں۔ مگر افسوس کہ ان طرز عمل اسکے خلاف ہے۔ کیونکہ وہ تعزیہ جیسی ایک بیجان چیز سے مرادیں مانگتے ہیں اور اسپر عرضیاں لٹکاتے ہیں مٹھائی چڑہاتے ہیں۔

پہر بتلائیے۔ عملاً اون میں اور کفار میں کیا فرق ہے؟ اور وہ کس منہ سے بت پرستوں کو بت پرستی سے منع کرسکتے ہیں۔ بلکہ وہ خود اسی قسم کی ایک شرمناک غلطی میں مبتلا ہیں ہمنے خود دیکھا ہے کہ جب بعض مسلمانوں نے اہل ہنود پر بت پرستی کا الزام لگایا۔ تو اونہوں نے کہا۔ ہم اور آپ برابر ہیں۔ کیونکہ ہم اگر بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ تو آپ بھی تعزیہ سے مرادیں مانگتے ہیں۔ پھر ہم میں اور آپ میں کیا فرق؟

معزز ناظرین: اس سے معلوم ہوگیا کہ اہل ہنود تعزیوں کو اصول اسلام میں داخل سمجھتے ہیں اسی وجہ سے وہ اسکو جواباً پیش کرتے ہیں لیکن چونکہ جاہل مسلمان بھی اسکو اسلامی شعار خیال کر رہے ہیں اسوجہ سے وہ کبھی یہ نہیں کہتے کہ بہائی تعزیہ ہمارے یہاں کوئی شرعی فعل نہیں بلکہ یار لوگوں کی ایجاد ہے۔

ابھی ہی دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ جب عشرہ کے روز تمام مسلمان بساطیوں کی دوکانیں بند تہیں اور صرف ایک دیندار تاجر کی دوکان کھلی تھی۔ میرے سامنے آکے ایک ہندو نے بہت تعجب سے سوال کیا کہ بڑی تعجب کی بات ہے۔ کہ اس تہوار میں تمنے اپنی دوکان بند نہیں کی۔ تم سال بہر برابر فروخت کرتے ہو۔ اگر ایک دن تعزیوں کی وجہ سے دوکان بند کرلو گے۔ تو کونسا عظیم الشان نقصان ہوگا۔ اسکے جواب میں مینے کہا۔ کہ بہلا ہم کیوں دوکان بند کریں۔ تعزیہ دیکھنا بنانا ہمارے یہاں کوئی مذہبی فعل نہیں ہے۔ یہ سنکر ہمارا مخاطب سخت متعجب ہوا۔ اور کہا کہ مجھکو آج یہ نئی بات معلوم ہوئی۔

مسلمانو! اس سے معلوم ہوگیا۔ کہ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ تعزیہ بنانا مسلمانوں کے یہاں ایک مشروع فعل ہے زیادہ تر افسوس تو یہ ہے کہ پڑہے لکہے مسلمان بھی اسکو منع نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ شاہجہانپور میں تعزیہ داری روز بروز ترقی پر ہے۔ اب کے ہی مرتبہ شاہجہانپور میں تقریباً (۵۰۰) تعزیے بنے جسمیں تخمیناً ۲۵ ہزار روپیہ صرف ہوا ہوگا یہ روپیہ کچھ زیادہ نہیں ہے کیونکہ اکثر مرتبہ ایک ایک تعزیہ میں کئی کئی سو روپیہ صرف ہو جاتا ہے۔ اور تعزیوں کیساتھ جو آتشبازی باجا وغیرہ ہوتا ہے اسمیں سدا روپیہ صرف ہوتا ہے۔ اسلئے ۵۰ ہزار روپیہ ان مصارف کے سامنے ایک معمولی رقم ہے اسکے بعد چہلم میں بہی اسی قدر روپیہ صرف ہوتا ہے۔ ۵۰ ہزار روپیہ سے اگر ۵ ہزار روپیہ سال میں بہی مذہبی کام میں صرف کیا جاوے۔ تو اس روپیہ سے ایک بڑی مذہبی انجمن قائم ہوسکتی ہے اور اس میں متعدد واعظ مقرر ہوسکتے ہیں جو اسلام کیطرف سے وکیل ہوکر اطمینان قلبی سے غیر اقوام کے حملوں کو روکیں اور اشاعت اسلام میں سرگرم رہیں۔ مگر مسلمان ایسا نہیں کرتے نہ کرنا چاہتے ہیں بلکہ وہ اپنا روپیہ ہمیشہ اونہیں کاموں میں صرف کرتے ہیں جو دین و دنیا میں فائدہ مند نہوں یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ مسلمان اپنے روپیہ کا مصرف نہیں جانتے اور نہیں تمیز کرسکتے کہ اونکو روپیہ کس کام میں صرف کرنا چاہئے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ تعلیمیافتہ نہیں اور جبتک وہ اعلی درجہ کی تعلیم نہیں حاصل کریں گے۔ انکی حالت تبدیل نہیں ہوگی۔ اے اللہ تو مسلمانوں پر رحم فرما۔ اور انکی حالت کو تبدیل کر۔ اون کو سمجھ عطا کر۔ تاکہ وہ دیکھ سکیں۔ سن سکیں سمجھ سکیں۔ بہلا برا تمیز کرسکیں۔ راقم۔ محمد اکرام اللہ۔ شاہجہانپوری

اشتہار مفید اخبار۔ خاکسار کے پاس کتب جدیدہ قریب دو ہزار کے ہیں اگر کوئی طالب علم یا عالم شوقی مطالعہ رکھتا ہو۔ تو راقم کے پاس آکر دیکھ سکتا ہے۔ تشریف آوری سے پہلے ایک ہفتہ اطلاع بخشیں۔ کتب فروش اپنی فہرستیں راقم کے پاس بھیجیں تاکہ [illegible]

استفتاء

چونکہ اہلحدیث ایک قومی پرچہ ہے کسی خاص شخص کی رای کا پابند نہیں اسلئے اسکے متعلق ہر ایک صاحب آزادی سے رای دے سکتا ہے خصوصاً اسکے فتووں کے متعلق تو علماء ناظرین کا فرض ہے کہ غلطی کی اطلاع دیا کریں اگر کسی صاحب کو عدیم الفرصتی کا عذر ہو تو صرف اتنا ہی لکھدیا کریں۔ کہ فلاں مسئلہ کی بابت فلاں کتاب دیکھو۔ تو بھی موجب شکریہ ہو کون نہیں جانتا کہ انسان مرکب الخطاء والنسیان ہے لولا علی لھلک عمر۔ بڑوں بڑوں کا کلام ہے۔

(ابوالوفاء)

سوال نمبر ۱- ایک شخص کا نام رسول میراں بخش وغیرہ ہے اسکے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں ؟

نمبر ۲:- فاحشہ عورت کی دعوت قبول کرنی جائز ہے یا نہیں ؟

نمبر ۳- اگر فاحشہ عورت کوئی کام بنوانے کیلئے کسی مسلمان کاریگر کے پاس لائے تو اس کام کی مزدوری لینا جائز ہے یا نہیں ؟

(راقم محمد خلیل شہر سیالکوٹ)

جواب نمبر ۱- اگر شخص مذکور کا عقیدہ خود شرکیہ نہیں تو نماز جائز ہے مگر اسکو چاہئے کہ ایسا شرکی نام بدل دے۔

نمبر ۲- فاحشہ کی کمائی ہر طرح حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے مھر البغی حرام یعنی زانیہ کی آمدنی حرام ہے

نمبر ۳- اسکی مزدوری بھی جائز نہیں کیونکہ وہ حرام کی کمائی تو اسکی ملک ہی نہیں پھر جو کچھ مزدور کو کام کے بدلے میں یا کسی دوکاندار کو کسی چیز کے عوض میں دے گی۔ وہ غیر کا مال دیگی اسلئے جائز نہیں۔

سوال نمبر ۴:- کافر اور مشرک میں کیا فرق ہے ؟

نمبر ۵:- مومن اور منافق میں کیا فرق ہے ؟

نمبر ۶:- جو شخص اسلام کو راست سمجھکر خاموش بلکہ فراموش رہتے ہیں اسکو کیا سمجھنا چاہئے۔ اور اسکی نجات کے بارے میں کیا رای لگا سکتے ہیں :- راقم عبد اللہ از رڑکی مغلاں ضلع ہوشیارپور۔

جواب نمبر ۴- کافر اور مشرک میں عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے یعنے کافر تو وہ ہے جو دین اسلام سے منکر ہو۔ خواہ مشرک ہو جیسے بت پرست قومیں خواہ موحد جیسے بعض فرقے عیسائیوں کے جنکو یونٹیرین کہتے ہیں اور مشرک وہ ہے جو خدا کیساتھ کسی چیز کو شریک بناتا ہے خواہ علماً یا عملاً اسلام سے منکر ہو جیسے بت پرست وغیرہ یا قائل ہو جیسے بعضے نام کے مسلمان خدا کے سوا غیروں سے حاجات طلب کرنیوالے منتیں مانگنے والے گو اصطلاح اور عام محاورہ میں انکو مسلمان کہا جائے اور وہ بھی اپنے آپکو مسلمان ہی جانیں۔ خدا فرماتا ہے وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ۔ حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ لیس الشرك عبادة الاصنام فحسب بل اذا كنت الى غير الله فقد اشركت به (فتوح الغیب مقالہ ۴۲) یعنے صرف بت پرستی ہی شرک نہیں بلکہ جب تم اللہ کے سوا کسی غیر کی طرف ذرہ بھی مائل ہوئے تو مشرک ہو گئے **نمبر ۵**- منافق دو قسم ہوتا ہے ایک تو وہ ہی جو ظاہر میں تو ایمانداری کا دم بھرے۔ مگر دل سے کافر ہو جنکا ذکر پہلے پارے کے پہلے رکوع میں ہے کہ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ یعنے وہ کہتے ہیں کہ ہم ایماندار ہیں۔ مگر دراصل وہ ایماندار نہیں ایسا منافق تو مومن کی ضد ہے یعنے مومن منافق نہیں اور منافق مومن نہیں ان ہی کی بابت فرمایا اِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ یعنے منافق آگ کے نچلے طبقے میں ہونگے ایک منافق وہ ہیں جنکا ایمان تو ہو۔ مگر عمل ٹھیک نہ ہوں یعنے بدعمل جنکو حدیث شریف میں منافق کہا گیا ہے یعنی جھوٹ بولنے والا۔ وعدہ خلاف کرنیوالا غدر کرنیوالا۔ گالی گلوچ دینے والا۔ غرض گناہ کبیرہ کرنیوالا منافق ہے یعنے فاسق کو بھی حدیثوں میں منافق کہا گیا ہے ایسے منافق کافر نہیں ہوتے بلکہ مسلمان ہی کہلاتے ہیں مگر بدعمل **نمبر ۶** اسکا جواب نمبر ۵ ہی میں آگیا ہاں توحید کا اقرار ہے تو بعد سزا کے نجات کی امید ہے حدیث شریف میں ہے کہ جنکے اعمال نامے نیک اعمال سے بالکل خالی ہونگے اونکو ارحم الراحمین بوجہ اقرار توحید محض اپنے فضل سے دوزخ سے نکالکر جنت میں داخل کریگا۔ جنت میں انکا نام عتقاء اللہ ہوگا ۔

انتخاب الاخبار

روسی مجاہدوں کی روانگی۔ دار الحکومت روس کی مجاہدوں کی پہلی ٹولی جسمیں مختلف طبقہ اور حیثیت کے اکیسو ساٹھہ جوان شامل ہیں ۲ مئی کو بجانب میدان جنگ روانہ ہوئی۔ ایک جم غفیر روانگی کے وقت موجود تھا جس نے بڑی گرمجوشی سے انکو رخصت کیا۔

جاپانی فتح پر رائیں:۔ دریائے یالو کی فتح سے جاپانی سپاہ کی قابل تعریف کارگذاری سے تعبیر کیجاتی ہے جس سے اُسکی وقعت بہت کچھ بڑھ جائے گی۔ گو ساتھہ ہی فرانسیسی و جرمنی اخبارات بھی کہتے ہیں کہ یالو پر روسی فوج تھوڑی تھی۔ اور اُس کا ارادہ جاپانیوں کو تنگ کرنے سے زیادہ ہرگز نہ تھا۔

چار آنے کی شرح تار برقی نے ہندوستان بھر کے تارگھروں کا کام اس قدر بڑھا دیا ہے کہ گورنمنٹ ہند عنقریب ٹیلیگراف آفس کے اسٹاف کو بڑھانیوالی ہے۔

خیال کیا گیا تھا۔ کہ جنگ روس و جاپان کے چھڑ جانے سے تجارت کلکتہ کو فائدہ کثیر پہنچیگا۔ مگر تاجروں کو اس بارے میں سخت مایوسی ہوئی ہے۔ (الصلح خیر)

بارکپور کے بابو کنج بہاری گھوس کے مکان میں ۲۵ مسلح ڈاکو نصف شب کے قریب گھس آئے اور اُس کے جسم کو شعلوں سے جلا جلا کر اُس سے آہنی صندوق کی چابی جسمیں تمام زیورات وغیرہ موجود تھے چھین لی۔ اور ۵ ہزار کے زیورات لیگئے۔

سنگاپور میں ایک شخص قبروں سے ہڈیاں نکالنے کے جرم میں زیر حراست ہے۔ اُس نے ۹۲ قبروں سے ہڈیاں نکالی تھیں اور تجارت کیلئے انہیں چین کو بھیجنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

روس میں ڈاکوؤں کے ایک دستے نے ایک کروڑپتی ہیکیبا گھنبرگ نامی۔ اُس کی بیوی اور چار ملازموں کو ایک کلہاڑی کے ساتھہ قتل کرکے اُس کا ۲۵ ہزار پونڈ لوٹ لیا۔ اور لیبارات مکانات کو آگ لگادی۔

جاپانیوں نے انٹنگ سے لوشان کے درمیانی خطہ پر قبضہ کرلیا ہے جس میں بیس توپیں مع گھوڑوں گاڑیوں اور سامان حرب کے علاوہ ۳۰ افسروں اور بہت سے سپاہیوں کے اُن کے ہاتھہ آئیں۔ روسی فنگ ہانگچینگ کو پسپا ہوگئے۔

زار روس کہاں دفن ہیں:۔ اس بات سے بہت کم لوگ واقف ہیں کہ پیٹر دی گریٹ کے بعد جسقدر زار روس مر چکے ہیں وہ سب ایک مقبرے میں جو جزائر نیوا کے ایک جزیرہ میں بنا ہوا ہے۔ دفن ہیں۔ ان سب کی قبریں یکساں ہیں اور ہر ایک قبر کی لوح پر متوفی کا نام درج ہے۔ سوائے اسکے اور کسی قسم کی آرائش نہیں کیگئی۔ سب کی قبریں سادہ ہیں۔ جنکے دیکھنے سے ایک عجیب عبرت پیدا ہوتی ہے (افسوس مسلمانوں کی شریعت میں تو قبروں کو سادہ رکھنے کا حکم تھا۔ مگر وہ ہیں کہ اس سادگی سے بیزار ہوکر بڑے مقبرے بنولیتے ہیں۔ افسوس)

بقول جرمن و فرنچ اخبارات کے روس کی فوج قلیل تھی اسپر جاپان کا فخر کرنا بیجا ہے۔

ٹوکیو سے خبر ہے کہ روسیوں نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا۔ تعاقب میں ۳۰۰۰ جاپانی قتل۔ (غنیمت ہے)

جاپان نے جو روسی قید کئے ہیں۔ اُن میں تین سو سپاہی ہیں اور تیس افسر بھی ہیں۔

جاپان نے پورٹ آرتھر کے محصور کرنے کی آخری کوشش میں دو تارپیڈو کا نقصان اٹھایا۔

محاصرے میں ہنوز کامیابی نہ ہوئی۔ حالانکہ اور آٹھہ بیکار جہاز یہاں غرق کئے ہیں۔

فتح یالو کی مفید شہرت سے جاپان قرضہ لینے کا فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔

پیرس و لنڈن میں جاپان کے قرضہ چاہنے کی افواہیں گرم ہیں مقدار نامعلوم۔

ٹوکیو میں جاپانیوں نے فتح یالو پر قومی جشن منائے۔ بیشمار جھنڈے لہلہا رہے تھے (ہمدم)

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

اردو اخبار جو اعلیٰ [illegible] خوبیوں اور ارزانی قیمت [illegible] دس سال سے پنجاب میں پہلا ہی اخبار ہے اسکا نمونہ ہر شخص مفت طلب کر سکتا ہے ۔

فرمائش میں اخبار (خوشخبری) کا حوالہ ضرور دیں

صاحبان! یہ کتبخانہ "ارزاں مے فروشی بسیار مے نوشی" یا "کم نفع زیادہ بکری" کے اصول پر مدتوں سے رعایتی قیمتوں کے **اشتہار** مختلف ذرائع سے عام شائقین میں تقسیم کرتا ہے چنانچہ یہ اشتہار اسی غرض سے شائع کیا جاتا ہے کہ ناظرین الحدیث ان رعایتی قیمتوں سے فائدہ اٹھا سکیں ۔ بیشک اب تو آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام والی مثل بھی صادق ہو گئی ۔ یعنے جتنے روپیہ کی کتب رعایتی قیمت پر خرید و اُتنے ہی ماہ **اردو اخبار** { جو عمدہ عمدہ مضامین ۔ تازہ بتازہ خبروں دلکش شعر و سخن دل خوش کن لطائف و ظرائف ۔ اور عقل کے کرشمے یعنی حل طلب بعض انعامی) معمول سے پُر ہو کر ہفتہ وار عمدہ کاغذ پسند لکھائی اور عمدہ چھپائی کے ساتھ اس کتبخانہ سے شائع ہوتا ہے } مفت ملتا ہے ۔ نیز ہر پیکٹ میں **لاثانی جنتری کلاں** سنہ ۱۹۱[illegible]ع کی ایک جلد مفت روانہ کیجاتی ہے ۔ صرف اشتہاری جنتری کہنا سخت بے انصافی ہوگی کیونکہ جنتری کے [illegible] صفحے مضامین مفید سے پُر ہیں اور انہیں اشتہار نام کو نہیں کتب ایسی عمدہ اور معاملہ ایسا صاف ہے کہ جو صاحب ایک دفعہ آزما لیں پھر عمر بھر دوسرے کتبخانہ کا نام نہ لیں کیونکہ بعض دیگر اشتہاری سوداگروں کی طرح اس کتبخانہ کی **غرض** صرف ایک ہی بار فائدہ اٹھانے کی نہیں بلکہ اسکا مدعا رابطہ اتحاد بڑھا کر دائمی مفاد پہنچانا اور حاصل کرنا ہے ۔ جسکا ثبوت صرف آپ کو ایک دفعہ کے تعلق سے بہت معاملے سے ملسکتا ہے ۔

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
ناول		
عمر پاشا	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
عاشق صادق	[illegible]	[illegible]
کملا پتی	[illegible]	[illegible]
اسرار [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
بچھڑے ہوؤں کا ملاپ	[illegible]	[illegible]
جرم خاموشی	[illegible]	[illegible]
[illegible] کا کمیل	[illegible]	[illegible]
[illegible] حصہ اول	[illegible]	[illegible]
؍؍ دوم	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھوٹی بہو	[illegible]	[illegible]
انتہائے ستم	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
عشرت [illegible]	[illegible]	[illegible]
محاصرہ غرناطہ	[illegible]	[illegible]
انارکلی	[illegible]	[illegible]
آرام جان	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
حسرت وصل	[illegible]	[illegible]
حسینہ [illegible]	[illegible]	[illegible]
خون ناحق یا خودکشی	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
راولپنڈی	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
چالاک عورت	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
آسمان کی [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] حصہ اول دوم	[illegible]	[illegible]
ارمان	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	[illegible]	[illegible]	نام کتاب	[illegible]	[illegible]	نام کتاب	[illegible]	[illegible]
وسلم و جمیلہ	۱۰ر	۳ر	چندر کھی	[illegible]	[illegible]	سلیمان اور تارا	[illegible]	[illegible]
انگلستان کا کچا چٹھا	۸ر	۳ر	چاک دامن	[illegible]	[illegible]	ساتول دیوی	[illegible]	[illegible]
احمق الذین	۶ر	۳ر	حسرت	[illegible]	[illegible]	سلیمان و بلقیس	[illegible]	[illegible]
اس کمبخت کا کیا کیا	۸ر	[illegible]	حسن انجلینا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایران کی شہزادی	۸ر	[illegible]	حسرت دید	[illegible]	[illegible]	سچی محبت	[illegible]	[illegible]
انقلاب	[illegible]	[illegible]	حسن بن صباح	[illegible]	[illegible]	سلیم و چندر کلا	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	مقدس نازنین	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	فلورا فلورنڈا	[illegible]	[illegible]	سپاہی کی دلہن	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	فردوس بریں	[illegible]	[illegible]	شوخ طناز	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	فتح اندلس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	حرمان نصیب	[illegible]	[illegible]	شہید صادق	[illegible]	[illegible]
بے سر و سامان	[illegible]	[illegible]	حسن اتفاق	[illegible]	[illegible]	شہید وفا	[illegible]	[illegible]
بیباک کامل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	شادی و غم	[illegible]	[illegible]
بزم حسیناں	[illegible]	[illegible]	حجاب	[illegible]	[illegible]	شعلہ جوالہ	[illegible]	[illegible]
بشارت	[illegible]	[illegible]	خاور نامہ	[illegible]	[illegible]	شریف زادہ	[illegible]	[illegible]
بستر مرگ	[illegible]	[illegible]	خون عاشق	[illegible]	[illegible]	شمع سحر	[illegible]	[illegible]
بدر النساء کی مصیبت	[illegible]	[illegible]	خون حسرت	[illegible]	[illegible]	شام جوانی	[illegible]	[illegible]
بد نصیب حصہ اول و دوم	[illegible]	[illegible]	[illegible] قسمت	[illegible]	[illegible]	شہر آشوب لنڈن	[illegible]	[illegible]
بہشت بریں	[illegible]	[illegible]	خیر النساء	[illegible]	[illegible]	حصہ اول و دوم	[illegible]	[illegible]
[illegible] جان	[illegible]	[illegible]	درگیش نندنی	[illegible]	[illegible]	صغیر و اختر	[illegible]	[illegible]
پیر مغاں	[illegible]	[illegible]	دلکش حصہ اول	[illegible]	[illegible]	طوفان بے تمیزی	[illegible]	[illegible]
پری بانو	[illegible]	[illegible]	؍؍ دوم	[illegible]	[illegible]	طلسمی بدلہ	[illegible]	[illegible]
پی کہاں	[illegible]	[illegible]	؍؍ سوم	[illegible]	[illegible]	طلسم تاریخ	[illegible]	[illegible]
پریم کلا	[illegible]	[illegible]	درد دل	[illegible]	[illegible]	عصمت	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	دروپدی	[illegible]	[illegible]	عشق و [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	دھوکا یا طلسمی فانوس	[illegible]	[illegible]	عقد ثریا	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	دلچسپ اول و دوم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تصویر [illegible]	[illegible]	[illegible]	ذات شریف	[illegible]	[illegible]	عروج و زوال	[illegible]	[illegible]
تارا بائی	[illegible]	[illegible]	راما بائی	[illegible]	[illegible]	عزیز مصر	[illegible]	[illegible]
[illegible] رسوائی	[illegible]	[illegible]	رضیہ سلطانہ	[illegible]	[illegible]	عیار	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] حصہ اول و دوم	[illegible]	[illegible]	عفتی پارسا	[illegible]	[illegible]
دیانت	[illegible]	[illegible]	[illegible] حصہ اول	[illegible]	[illegible]	عجیب سازش	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	فانوس خیال	[illegible]	[illegible]
جہانگیر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	فسانہ یوسف	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چار چاند	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کرشمہ الفت	[illegible]	[illegible]
			رقیب	[illegible]	[illegible]	کرشن کماری	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	[illegible]	[illegible]	نام کتاب	[illegible]	[illegible]	نام کتاب	[illegible]	[illegible]
[illegible] گیسو	[illegible]	[illegible]	برقع حجاب	[illegible]	[illegible]	دوست محمد خان	[illegible]	[illegible]
کوکلا کماری	[illegible]	[illegible]	مرزا [illegible]	[illegible]	[illegible]	امیر کابل		
[illegible]	[illegible]	[illegible]	میوہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	؍؍ زیب النساء	[illegible]	[illegible]
کامنی	[illegible]	[illegible]	مہر [illegible]	[illegible]	[illegible]	؍؍ سیواجی مرہٹہ	[illegible]	[illegible]
کرشمہ محبت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	؍؍ تانتیا بھیل	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	ناوک تقدیر	[illegible]	[illegible]	؍؍ گورو امرداس	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	نامہ یار	[illegible]	[illegible]	سکندر اعظم	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	نوابی دربار	[illegible]	[illegible]	ذوالقرنین		
[illegible]	[illegible]	[illegible]	نئی نویلی	[illegible]	[illegible]	؍؍ حسن آرا بیگم	[illegible]	[illegible]
کہکشاں	[illegible]	[illegible]	نور جہاں ناول با تصویر	[illegible]	[illegible]	حیات صلاح الدین	[illegible]	[illegible]
کشتہ محبت	[illegible]	[illegible]	نقلی بیگم	[illegible]	[illegible]	؍؍ غالب	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	نرالی ادا	[illegible]	[illegible]	سیرۃ النعمان شبلی	[illegible]	[illegible]
کلثوم	[illegible]	[illegible]	نازنین	[illegible]	[illegible]	المامون [illegible] شبلی	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	نشتر	[illegible]	[illegible]	سفرنامہ [illegible]	[illegible]	[illegible]
کشتہ ناز	[illegible]	[illegible]	وہ عورت جسے [illegible]	[illegible]	[illegible]	تذکرہ خواتین تیموریہ	[illegible]	[illegible]
گمگشتہ لڑکی	[illegible]	[illegible]	دنیا [illegible]	[illegible]	[illegible]	دولت عثمانیہ	[illegible]	[illegible]
گیتی آرا	[illegible]	[illegible]	وینس کا سوداگر	[illegible]	[illegible]	افسانہ قیس	[illegible]	[illegible]
گلدستہ منافع	[illegible]	[illegible]	؍؍ ؍؍ بانکا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
گلدستہ تمیز	[illegible]	[illegible]	ہر [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
گلبدن	[illegible]	[illegible]	ہیرے کی کنی	[illegible]	[illegible]	؍؍ [illegible]	[illegible]	[illegible]
لال کپتان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	؍؍ سید سالار مسعود غازی	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	؍؍ حبیب اللہ	[illegible]	[illegible]
مفقود الخبر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	دنیا کی عجائبات	[illegible]	[illegible]
مسافر دمشق	[illegible]	[illegible]	یوسف دل آرا	[illegible]	[illegible]			
[illegible]	[illegible]	[illegible]	**تواریخ و سوانحعمریاں**			**کھانا پکانیکی کتابیں**		
[illegible]	[illegible]	[illegible]	سوانح عمری شہنشاہ اکبر	[illegible]	[illegible]	حلوے مربے شربت اچار چٹنیاں [illegible] اور چاٹنیں	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	؍؍ ؍؍ اورنگزیب	[illegible]	[illegible]			
[illegible]	[illegible]	[illegible]	؍؍ ؍؍ شیخ ابو الفضل	[illegible]	[illegible]	حلوائی [illegible] نمکین چیزیں [illegible] وغیرہ بنانا	[illegible]	[illegible]
محبوب لنڈن	[illegible]	[illegible]	؍؍ ؍؍ راجہ ٹوڈرمل	[illegible]	[illegible]			
[illegible]	[illegible]	[illegible]	؍؍ ؍؍ راجہ بیربر	[illegible]	[illegible]			
مار آستین	[illegible]	[illegible]	؍؍ ؍؍ ملا دو پیازہ	[illegible]	[illegible]	رسوئی شاستر اہل ہنود کے کھانے بنانا	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	؍؍ شیر پنجاب مہاراجہ رنجیت سنگھ	[illegible]	[illegible]			
[illegible]	[illegible]	[illegible]	؍؍ ؍؍ مہاتما بدھ	[illegible]	[illegible]	خوان نعمت کلاں	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	؍؍ حضرت علی	[illegible]	[illegible]	؍؍ ؍؍ خورد	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	؍؍ نور جہاں و جہانگیر	[illegible]	[illegible]	الوان نعمت	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
ناٹک		
[illegible]	[illegible]	[illegible]
جام جہاں نما	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
مار آستین [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
پاک عصمت [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
اندر سبھا	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
بلبل بیمار	[illegible]	[illegible]
بزم سلیمان [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
بدر منیر	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
چنبیلی گلاب	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
حقیقت [illegible]	[illegible]	[illegible]
خون [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] اردو	[illegible]	[illegible]
؍؍ ہندی	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
شیریں فرہاد	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
؍؍ ہندی	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
؍؍ خورد	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

تمام درخواستیں بنام منشی رام اگروال تاجر کتب مہتمم تعلیمی کتبخانہ پنجاب پروپرائٹر اردو اخبار و منشی رام اگروال پریس انارکلی لاہور ہوں ۔

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

للہ الحمد

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفے بجاں مسلم داشتن

اھل الحدیث لقد صانوا بجھدھم
دین الرسول وما خانوا وما شانوا

اھل الحدیث ھم اھل النبی وان
صحبوا

جلد

نمبر ۲۳

امرتسر ربیع الاول ۱۳۲۲ھ ہجری مطابق ۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

22 MY 04

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت سالانہ اخبار ہذا

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ عہ
والیان ریاست سے سے
رؤسا اور جاگیرداروں سے ۔ للعہ
عام خریداروں سے عا ۱۲
قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے
نمونہ کا پرچہ مفت ۔ بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مینیجر ۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے

اطلاع ضروری

گو کتنی دفعہ پہلے بھی لکھا گیا ہے کہ ہمارے معزز ناظرین اخبار اپنا نمبر چٹ ضرور لکھا کریں چونکہ اس امر کی طرف بہت اصحاب نے توجہ نہیں فرمائی اسواسطے پھر بطور یاددہانی عرض کیا جاتا ہے کہ اپنا اپنا نمبر چٹ ضرور لکھا کریں (مینیجر)

قادیان میں طاعون

بیا با چشم روشن تا بجا در قادیان بینی؟
خزاں بینی۔ وبا بینی۔ غرض دار الزیان بینی

مثل مشہور ہے۔ دیہاتی کی پینتالیس عزتیں ہوتی ہیں اسلئے وہ ایکدو بلکہ تین چار بلکہ پانچ چھ۔ سات آٹھ دفعہ ذلیل ہونے سے اپنے آپکو ذلیل نہیں جانتا۔ جبتک کہ حسب تعداد عزتہا ذلیل ہوکر سلب کلی نہ ہو لے۔ پھر یہ شرط بھی ضروری ہے۔ کہ کسی حساب میں اوسکو غلطی نہ ہو جاوے۔ یہی حال ہمارے مرزا صاحب کا ہے۔ ایکدفعہ دو دفعہ نہیں۔ دس بیس دفعہ نہیں مرات کرات دفعہ آپ کی خاطر خواہ عزت ہوتی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ کہ مرزا صاحب بزبان حال سے کہا کرتے ہیں ؎

جوہیں تو مجھ میں تھے ملکوتی خصال کے
مرزا بنا کے کیوں میری مٹی خراب کی

کونسا مہینا یا کونسا سال ہے جسمیں ہمارے مرزا جی بحکم آیت کریمہ أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ دو دو تین تین دفعہ ابتلا میں نہ آتے ہوں۔ سالہا گذشتہ کی رپورٹ کا دہرانا تو فضول ہے اسی سال کی سناتے ہیں۔ ۲۲۔ اپریل کے اہلحدیث میں قادیان میں طاعون ہونیکا واقعہ درج کیا گیا تھا۔ اسپر بحکم الحق مُرٌّ مرزائی اخباروں میں ایک غیر معمولی طیش پیدا ہوا اور اہلحدیث جیسے راست باز حق شعار پرچے کی نسبت بہت کچھ زہر اگل رہے ہیں۔ چنانچہ الحکم سوال کرتا ہے۔ کہ اہلحدیث کو اگر خدا کا خوف ہے تو بتلاوے کہ کہاں کہا گیا تھا۔ کہ قادیان میں کبھی طاعون نہیں آئیگا۔ (۲۴۔ اپریل) گو ناظرین اس عبارت سے مرزائیوں کی بے بسی معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ قادیان میں طاعون ہونیکا کس لطیف پیرایہ میں اقرار ہے۔ اس لطیفہ سے الطف پیرایہ ایک اور ہے۔ جسکو سن کر ناظرین اس پاک جماعت کی چالاکی اور شرم وحیا سے انگشت بدنداں ہونگے۔ اخبار البدر قادیان کے دفتر سے ۵۔ اپریل کو خریداروں کو اطلاع دی گئی۔ کہ اخبار یکم مئی تک بند رہیگا۔ مطبوعہ کارڈ میں لکھتے ہیں:۔ کہ طاعون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کے ماتحت اپنا کام برابر کرتی رہی ہے:۔

اللہ اللہ! کس دبی زبان سے اقرار ہے اور کس ناز و انداز سے معشوقانہ اداؤں میں تسلیم کیا گیا ہے۔ آپ سنئے ہم آپکو بتلاتے ہیں اور آپکے سوال کا جواب دیتے ہیں:۔

دافع البلاء صفحہ ۵ کو پڑھو۔ کیسا صاف لکھا ہے:۔ کہ قادیان کے چاروں طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی ہے اور دوسری طرف باوجود اسکے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلے پر طاعون کا زور ہو رہا ہے۔ مگر قادیان طاعون سے پاک ہے۔ بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا۔ وہ بھی اچھا ہو گیا۔ کیا اس سے بڑھکر اور کوئی ثبوت ہوگا؟

اسی صفحہ پر لکھا ہے کہ:۔ قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھیگا۔ تاکہ تم سمجھو۔ کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی۔ کہ خدا کا رسول قادیان میں تھا۔

پھر صفحہ ۶ پر ایک الہام کا ترجمہ لکھا ہے۔ کہ خدا ایسا نہیں۔ کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے۔ حالانکہ تو (خود بدولت مرزا صاحب) اسی میں رہتا ہے۔

پھر صفحہ ۱۰ پر اپنے مخالفوں کو ڈانٹ بتلائی ہے۔ کہ میاں شمس الدین اور انجمن حمایت اسلام لاہور کی بابت اور مولوی عبد الجبار صاحب امرتسر وغیرہ کی نسبت مولوی نذیر حسین مولوی محمد حسین دہلوی کی نسبت پیشگوئی کریں۔ کہ طاعون سے محفوظ رہینگے اور اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا تو پھر سمجھا جائیگا۔ کہ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا ہے۔

یہ ہیں مرزا جی کی تعلّیاں! ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ ان عبارات کا کیا مطلب ہے۔ ہاں ہم اس سے انکاری نہیں۔ کہ مرزا جی کو چونکہ اندر کا چور دبا رہا تھا۔ کہ میری باتیں تو جیسی ہیں۔ وہی ہیں اسلئے بطور پیش بندی یا بحکم وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا۔ یہ بھی مرزا جی نے لکھا تھا۔ کہ کچھ حرج نہیں

انسانی برداشت کی حد تک کبھی قادیان میں بھی کوئی واردات شاذ و نادر طور پر ہو جاوے۔ جو بربادی بخش نہ ہو۔ اور موجب فرار و انتشار نہ ہو۔ کیونکہ شاذ و نادر معدوم کا حکم رکھتا ہے۔ دافع البلاء حاشیہ صفحہ ۵ و ۶۔

ناظرین! الہامی صاحب کی اس عبارت کو بھی ہماری سفارش سے الہامی مان لیں لیکن مطلب اس کا خوب یاد رکھیں بھولیں تو ہم پھر بتلائے دیتے ہیں۔ کہ قادیان میں شاذ و نادر واردات ہوں گی۔ جو ایسی قلیل ہوں گی۔ کہ کالعدم تصور ہوں گی۔

اس کلام کے بعد قادیانی عادل گواہ کی گواہی سنئے۔ جس کا نام اخبار البدر ہے۔ آپ ۱۶۔ اپریل کے پرچہ میں لکھتے ہیں: "لوگندرپال (آریہ) نے بڑے دعوی سے یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ ہم بذریعہ ہون کے قادیان کو طاعون سے پاک و صاف کریں گے۔ تو جلسہ کا ختم ہوتا تھا۔ کہ لوگندرپال تو کیا صاف کرتے۔ خود طاعون نے صفائی شروع کر دی" ص

اب ناظرین اس شاذ و نادر کو اور اس صفائی کو ذرہ صفائی سے تاکہ کسی قسم کی کدورت باقی نہ رہے۔ اللہ اللہ کہاں یہ دعوی کہ قادیان سے دو دو کوس تک طاعون ہے۔ جو بیمار اندر آتا ہے اچھا ہو جاتا ہے۔ اسی بنا پر اوس کا نام دارالامن والامان رکھا گیا تھا۔ پھر یہ ترمیم کہ شاذ و نادر واردات ہوں گی۔ جو معدوم کے حکم میں ہوں گی۔ جس کا یہ انجام بقول اڈیٹر البدر طاعون سے صفائی ہی ہو گئی۔ ناظرین منتظر ہوں گے۔ کہ یہ صفائی کس حد تک ہوئی تو ان کی آگاہی کیلئے ہم اتنا بتلاتے ہیں۔ کہ مارچ۔ اپریل کے دو مہینوں میں قادیان میں ۳۱۴ آدمی طاعون سے مرے۔ حالانکہ کل آبادی قادیان کی ۲۰۰۰ کی ہے۔ (مفصل مع شہادت آئندہ)

نماز

روز محشر کہ جاں گداز بود ٭ اولیں پرسش نماز بود

قال اللہ تعالی:۔ وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ :

ویل ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں حدیث میں آیا ہے سعد بن ابی وقاص نے رسول خدا سے پوچھا۔ کہ الذین عن صلاتهم ساهون سے کون لوگ مراد ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ جو لوگ نماز کو وقت سے دیر کر کے پڑھتے ہیں رواہ محمد بن نصر۔ خیال کی جا ہے۔ کہ بیوقت نماز پڑھنے کی سزا میں جب وہ ویل نصیب ہوں جسکی کچھ تعداد معلوم نہیں کہ کب تک اس گناہ کی بالعوض جہنم کے عذاب میں مبتلا رہنا پڑیگا۔ پھر بالکل جو تارک الصلوۃ ہے۔ اوسکا کیا ٹھکانا؟ قال تعالی: اَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ قائم کرو نماز اور نہ ہو مشرکوں سے۔ یعنے جسنے نماز چھوڑی وہ مشرکوں سے ہوا۔ اور مشرک کیلئے بشارت دی گئی ہے۔ قال اللہ تعالی۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا۔ بیشک اللہ نہیں بخشتا ہے اوس شخص کو یہ کہ جو شریک ٹھیراوے ساتھ اللہ کے کسی کو اور بخشتا ہے (شرک سے) نیچے کے گناہ جسکو چاہے (اللہ) اور جس نے شریک ٹھیرایا۔ اللہ کا اس نے بڑا طوفان باندھا۔ پیر پیغمبر سے مدد چاہنی۔ اور نذر نیاز غیر اللہ وغیرہ کہ جنکو شرک کہتے ہیں۔ اسی زمرہ میں اللہ نے بے نمازی کو فرمایا۔ اور فرمایا۔ کہ مشرک کبھی نہیں بخشا جاویگا جسکو اللہ مشرک فرما دے۔ اسکو ہم مسلمان اہل ایمان کہیں۔ یہ ہماری بے انصافی نہیں تو اور کیا ہے؟ شعر

پوچھیں گے اہل خلد کہ ای ساکنان نار ٭ تم کیوں میان نار بہ رنج والم رہے؟
دیں گے جواب وہ کہ نہ پڑھتے تھے ہم نماز ٭ اور اس عذاب نار کو جھٹلاتے ہم رہے؟

قال اللہ تعالی:۔ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ۔ پس اگر توبہ کریں اور پڑھتے رہیں نماز اور دیویں زکوۃ پس یہ بھائی ہیں تمہارے دین میں۔ جب اللہ تعالی نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فرمایا۔ یعنے سوائے اسکے نہیں کہ مسلمان بھائی ہیں۔ اور پھر اس اخوۃ دینی کو نماز پڑھنے پر معلق کیا۔ تو اب غور کر لینا چاہئے کہ تارک الصلوۃ اس اخوت دینی میں داخل کسی طرح نہ رہا۔ ہاں البتہ بے نمازی مشرک کافروں کا بھائی بند ٹھہرا نہ مسلمانوں کا۔ شیخ محمد بن اسلم طوسی نے کہا ہے کہ میں نے چاہا۔ کہ حدیث من ترك الصلوة متعمدا فقد كفر

کی موافقت ساتھ کسی آیت کے قرآن سے پیدا کروں - پس میں نے تیس سال فکر کیا - اور یہ آیت پائی قال تعالیٰ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا - پھر انکی جگہ آئی ناخلف ضائع کیا۔ اونہوں نے نماز کو اور پیروی کی خواہشوں کی سو آگے پلینگے غی کو - غی ایک چاہ ہے بیچ دوزخ کے - گرمی ہے اسمیں پیپ اہل دوزخ کی رواہ محمد بن نصیر والطبرانی والبیہقی وابن جریر عن ابی امامۃ مرفوعًا - اس آیت سے معلوم ہوا کہ تارک صلوٰۃ کافر کے ساتھ ہوگا - اگر فاسقون اہل کتاب کے ساتھ تارک الصلوٰۃ کا حشر ہوتا - تو وہ دوزخ علیا میں رکھا ہوتا - اور یہ بھی اس آیت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ اگر تارک الصلوٰۃ ایمان سے خارج نہ ہوتا - تو اسکی توبہ میں ازسرنو ایمان لانے کی حاجت نہ ہوتی - یہ ہے حاصل کلام شیخ ابن قیم کا کتاب الصلوٰۃ میں - اور میں نے نقل کیا حکم الٰہی بکفر من لا یصلی سے اور چند حدیثوں کا ترجمہ نقل میں لاتا ہوں - ناظرین غور کریں - جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا - رسول خدا صلعم نے فرمایا - کہ فرق درمیان آدمی اور کفر کے چھوڑ دینا نماز کا ہے رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی وصححہ ابن ماجہ انس بن مالک کہتے ہیں - کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا - کہ جسنے چھوڑی نماز جان بوجھ کر وہ کافر ہوا کھلم کھلا - رواہ الطبرانی - حدیث بریدہ میں آیا ہے - کہ رسول خدا نے فرمایا - جو عہد درمیان ہمارے اور ان کے (منافقوں کے) ہے وہ یہی نماز ہے - جس نے نماز کو ترک کیا وہ بیشک کافر ہوا۔ رواہ احمد وغیرہا۔ ثوبان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین العبد وبین الکفر والایمان الصلوٰۃ فاذا ترکها فقد اشرك رواه هبة الله الطبرانی وقال اسنادہ علی شرط مسلم۔ یعنی ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں - کہ رسول خدا نے فرمایا - کہ فرق درمیان عبد و کفر و ایمان کے یہی نماز ہے - جس نے چھوڑا نماز کو - اس نے شرک کیا ۔ (باقی آئندہ)

ترکِ اسلام تیار ہوگیا ہے - شائقین کی درخواستیں جلد ہی مفت میں آنی چاہئیں طبع ثانی ۔ ۷ر منیجر اخبار ہذا

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

چوتھی حدیث پر جو چکڑالوی صاحب نے اعتراض کیا ہے - بالفاظ ذیل ہے :-

(۴) نماز مغرب کے متعلق بخاری ومسلم دونوں میں اس مضمون کی متعدد احادیث موجود ہیں - کہ اگر نماز تیار ہو - اور کھانا بھی سامنے آجائے تو پہلے کھانا کھا لینا چاہئے حدیث ملاحظہ ہو -

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قدم العشا فابدؤا بہ قبل صلوٰۃ المغرب ولا تعجلوا عن عشائکم (بخاری ص ۳۲۴ مطبوعہ انصاری باب اذا حضر الطعام واقیمت الصلوٰۃ)	ترجمہ - انس سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت شام کا کھانا آجاوے پس کھالو اس کو نماز مغرب سے پہلے اور کھانے میں جلدی نہ کرو۔
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع عشاء احدکم واقیمت الصلوٰۃ فابدؤا بالعشاء ولا یعجل حتی یفرغ منہ وکان ابن عمر یوضع لہ الطعام وتقام الصلوٰۃ فلا یاتیها حتی یفرغ وانہ لیسمع قراءۃ الامام (بخاری ص ۳۲۴)	ترجمہ - ابن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کسی کا شام کا کھانا رکھا جائے اور نماز کی اقامت (یعنی تکبیر) کہی جائے - تو کھانا شروع کردو اور کھانا کھانیوالا جلدی نہ

کرے جبتک کہ اس سے فارغ نہ ہوجاوے اور ابن عمر کا کھانا رکھا جاتا تھا اور نماز کی اقامت کہی جاتی تھی - تو وہ نماز کی طرف نہیں آتے تھے - جب تک کہ فارغ نہ ہولیتے اور یقینًا وہ ضرور امام کی قرأت سنتے تھے ۔

مسلم میں بھی اس مضمون کی متعلق بہت سی احادیث ہیں ان حدیثوں کا مضمون صاف ظاہر ہے کہ شام کیوقت اگر ایکطرف کھانا آجاوے - اور ایکطرف جماعت تیار ہو تکبیر بھی ہو جاوے - تاہم کھانے کو نماز پر ترجیح ہوگی امام مسلم

صاحب نے اس میں یہاں تک مبالغہ کیا ہے۔ کہ آپ ایسی حالت میں نماز کو مکروہ جانتے ہیں۔ چنانچہ مسلم میں باب ان لفظوں میں باندھا گیا ہے۔ "باب کراہۃ الصلوٰۃ بحضرۃ الطعام الذی یرید اکلہ فی الحال" (باب نماز کے مکروہ ہونیکا طعام کی موجودگی میں جبکہ فی الحال اسکے کھانیکا قصد ہو) اور آپ نے اسی باب میں کہیں سے یہ حدیث بھی لکھ ماری ہے۔ لَاصَلٰوۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ (کھانیکی موجودگی میں نماز جائز نہیں)

یہ محض پیٹ پروری اور شکم پرستی کی باتیں ہیں۔ ملّاں لوگ عموماً بڑے پیٹو ہوتے ہیں کھانے کو دیکھکر بھلا ان کو صبر کیسے ہوسکے۔ یہ حلوے مانڈے پر جان دیدیں۔ ان کی بلا نماز کی پروا کرے اول طعام بعد کلام (یعنی نماز) معاذاللہ۔ حاشا للہ! اسی حلوے کے شوق نے ہی ان لوگوں کو ایسی حدیثیں بنانے پر بھی مائل کردیا۔ اور قرآن سے محروم کردیا۔ ابن حجر اور نووی وغیرہ شارحین نے ان حدیثوں پر ملمع کرنا چاہا ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ "اگر کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھی جائے۔ تو خیال کھانیکی طرف رہیگا اور نماز میں خشوع و خضوع کامل نہیں ہوسکیگا۔ اسلئے پہلے کھانا کھا لینا چاہئے" لیکن غور کرنیپر یہ ملمع نہایت ہی کمزور اور بھدا معلوم ہوگا۔ اگر کسی کو بوقت نماز شہوت آجاوے اور بیوی بھی مسجد میں نماز پڑھنے کی غرض سے موجود ہو۔ تو نماز میں اس کا دل ضرور بیقرار ہوگا۔ اور خشوع و خضوع کا ستیاناس ہو جائیگا۔ پس اسکو بھی حکم ضرور ہونا چاہئے تھا کہ پہلے جماع کرلو۔ پھر نماز پڑھ لینا۔ ان حدیثوں میں تو ایسا نہیں لکھا۔ لیکن کیا عجب کہ ان بہتر حوروں کے عاشقوں نے اس مضمون کی بھی کوئی حدیث بنا رکھی ہو۔ لیکن اگر نہیں بنائی۔ تو پھر بتائیں۔ کہ ایسا شخص کیا کرے؟ اگر کوئی دوکاندار ہو۔ اور اسکے دل میں فکر ہو۔ کہ شام کا وقت ہے گاہکوں کا موقع ہے خدا جانے کتنے گاہک چلے جائیں اب کہئے کہ ایسے شخص کے خشوع و خضوع کا کیا حال؟ کھانیکو دیکھکر جتنا ایک ملّاں کا دل بیقرار ہوتا ہے دوکانداروں کو گاہکوں کے بکھر جائیگا۔ اس سے شائد ہی کچھ تھوڑا غم ہوتا ہو! پس دوکاندار کو بھی حکم ہونا چاہئے کہ بھائی! سودے سلف سے فارغ ہوکر نماز پڑھ لینا ولا یعجل حتی یفرغ منہ۔ ایسا ہی اور کاروبار والوں کو حکم ہونا چاہئے لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ اگر ان حدیثوں کی بنا پر مسلمان ایسا کرنے لگیں۔ تو شام کے وقت مسجدیں خالی ہی رہا کریں۔ لیکن شام پر ہی کیا منحصر ہے یہ حدیثیں اگر ان کا بس چلے تو مسلمانوں سے ساری نمازیں ہی چھڑا دیں مسلم والی حدیث لاصلوٰۃ بحضرۃ الطعام میں نماز مغرب کی قید نہیں۔ اور مغرب کی قید ہونی بھی نہیں چاہئے کیونکہ کھانیکا معاملہ یا کوئی اور امر خشوع و خضوع کا حارج دیگر نمازوں کے وقت بھی واقع ہوسکتا ہے۔ پس تمام نمازوں کے متعلق یہی حکم ہونا چاہئے کہ بھائی سب جھگڑوں قضیوں سے فارغ ہوکر جب تمہارا دل مطمئن ہو۔ نمازیں بھی پڑھ لینا۔ ان کی کیا جلدی پڑی ہے۔

اگر کسی شخص کے سر پر قرض بہت ہو۔ اور قرض کے غم و فکر میں وہ ہر وقت حیران و سرگردان اور پریشان و غلطان اور پیچان رہتا ہو۔ یا کوئی شخص دائم المریض ہو اور بیماری کا دکھ درد اور رنج و الم اس پر غالب ہو۔ تو وہ اب کیا کرے کیا وہ ساری عمر نمازیں نہ پڑھے! قرض کے اترنے یا صحتیابی کا منتظر رہے؟ ان حدیثوں اور ان کے ملمع سے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ بے نماز ہی رہے"

ہائے ری ضد تیرا ستیاناس۔ تو کیسی کیسی بیجا حرکتیں کراتی ہے۔ کیسی صاف اور پیارا اخلاقی تعلیم کو کس طرح چکڑالوی صاحب نے بگاڑا ہے۔

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ✦ عیب نماید ہنرش در نظر

مطلب حدیث کا صاف ہے۔ کہ چونکہ بھوک ایک طبعی اور وجدانی امر ہے اسلئے بغیر اسکی تکمیل کے نماز میں چونکہ خشوع اور دلبستگی نہیں ہوسکتی اسلئے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ پہلے اس طبعی خواہش کو پورا کرو۔ آپکو شہوت کا خیال آنا کہ کسی کی بیوی ساتھ ہو۔ تو پہلے جماع کرلو بالکل غلط قیاس ہے اسلئے کہ جماع بھی گو خواہش طبعی میں داخل ہے۔ مگر بھوک اور جماع میں فرق بیّن ہے۔ جماع کی خواہش اتنی دیر ہی غالب رہتی ہے۔ جتنی دیر انتشار رہے۔ لیکن جب طبیعت کو ادھر ادھر لگانے سے

انتشار ہٹ جائے۔ تو جماع کی خواہش کا ہٹ جانا یا مغلوب ہو جانا بھی ممکن ہے۔ خصوصاً متاہل (خانہ دار) کے لئے تو ایسے واقعات ہو آپیش آتے ہیں۔ بخلاف بھوک کے کہ ٹلانے سے ٹلتی نہیں بھوکے کو سو سمجھاؤ تمہارے دلائل کا جواب گو نہ دے سکے۔ مگر بھوک سے انکار نہ کر سکیگا۔ اسلئے یہ اعتراض آپکا بالکل پنڈت دیانند کی طرح ہے۔ کہ جنت میں ہمیشہ رہنے سے جی اکتا جائیگا۔ کیونکہ ہمیشہ میٹھا کھانے سے طبیعت برگشتہ ہو جاتی ہے جیسے پنڈت مذکور نے غلط قیاس کر کے قرآن مجید کی تکذیب کی۔ اسیطرح آپ نے حدیث شریف پر بیجا حملہ کیا۔ حالانکہ دونوں کی سمجھ کی غلطی ہے پھر آپکا یہ لکھنا۔ کہ قرض یا مرض کے غم میں سرگردانی ہوتے نماز نہ پڑھے کیسا بیہودہ سوال ہے۔ کیا یہ غم بھی امور طبعیہ سے ہے۔ کیا ایسا شخص کسی طرح اپنا غم غلط نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر ہم یہ کہیں۔ کہ قرضدار بوجہ فکر قرضہ کے اور بغرض دعا حضور خداوندی میں مزید خشوع کریگا ۔ تو قرین قیاس ہے ۔ علے ہذالقیاس مریض سے توقع۔ ایسا ہی آپکا سوداگر کو پیش کرنا بھی لغو ہے۔ سودا بیچنے کی رغبت امور طبعیہ سے ہے؟ یا دنیا کی محبت ہے تعجب ہے کہ آپ ایسے دنیاداروں اور دنیا کی محبت رکھنے والوں کی ایسی محبت رکھتے ہیں

مولوی صاحب! ایسی حدیثوں کی بناء بڑی گہری حکمت پر ہوتی ہے ایسے جلد بازوں کو جیسے آپ ہیں ایسی تہ تک پہنچنا مشکل ہے آپکا فرض صرف یہ ہے۔ کہ آپ کو جس حدیث میں شبہ ہوا کرے اوس حدیث کو لکھکر علمائے اہلحدیث کی خدمت میں صرف اتنی التماس کیا کریں۔ کہ اس حدیث کا مطلب کیا ہے نہ یہ کہ ایسی بیدردی سے اعتراض کرنے بیٹھ جایا کریں۔

لیجئے ہم آپکو قرآن شریف سے مثال دیں تاکہ آپکو بھی قدر عافیت ہو سنیئے خدا فرماتا ہے۔ لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا۔ یعنی کافروں سے تمہیں ڈر ہو۔ تو نماز کو قصر کرنے میں تمکو گناہ نہیں۔ لیجئے آپ اپنے جیسے بیباکانہ سوال۔ سنئے! بھلا اگر کسی کو گھر بیٹھے چوروں سے ڈر ہو۔ یا گلی میں کتوں ہی سے ڈرتا ہو۔ تو کیا وہ بھی نماز کو قصر کرلے؟

جو اس کا جواب آپ دیں گے وہی اہلحدیث آپکو حدیث کی تائید میں کہینگے۔ سچ ہے ؎

نہ از جور مردم رہد زشت رو
نہ شاہد ز نامردم زشت گو

(باقی باقی)

غزل در مذمت عرس

از منشی عبدالرؤف صاحب موحد

سب جمع ہیں زمانے کے مکار عرس میں
اشرار نابکار و فجار عرس میں

سارنگی کی الاپ ہے۔ طبلہ کی تھاپ ہے
دعوائے اتقا ہے اور یہ کار عرس میں

شیوخیت کا سن ہے مشائخ کہاتے ہیں
مطرب کو نذر کردی ہے دستار عرس میں

آتا ہے حال پیر جی کو حال و قال دیکھ
رقاصہ کی ادا پہ ہیں بلہار عرس میں

یہ حال پیر جی کا مریدین دیکھکر
کرتے ہیں واہ واہ کی بھرمار عرس میں

بھرتے ہیں دم محبت شارع کا دمبدم
سب شرع کے خلاف ہیں اطوار عرس میں

لے ساتھ غول بادہ کشوں کا ادہر اودھر
پھرتے ہیں بن کے قافلہ سالار عرس میں

امرد پرستی ہے۔ کہیں نظارہ بازی ہے
بجلی گرائے خالق جبار عرس میں

کرتے طواف ملکے ہیں گرد مزار حیف
آداب کعبہ سے ہے یہ انکار عرس میں

روزی طلب کرے کوئی اولاد مانگے ہے
شرک جلی کا گرم ہے بازار عرس میں

ہے پاک ان امور سے دینِ محمدی
دیں سے ہے کیا غرض؟ ملے دینار عُرس میں
افعالِ مشرکانہ و رنڈی کے ناچ پر
کیا ٹھٹھکہ اڑاتے ہیں فجار عُرس میں
بیزار ایسے کاموں سے ہیں صاحبِ مزار
رندانِ بادہ کش یہ ہوکہ پکار عُرس میں
دیکھو اگر رسائی اولادِ حسن کو ۔
کچھ نام تو نہ جانیکا زنہار عُرس میں
عبدالرؤف تو نے یہ لکھی غزل ہے کیا
چمکائی گویا آگ سے ہے تلوار عُرس میں

منظرِ شہرِ خموشاں

صاحبو! ہے کس قدر عبرت بھری یہ داستاں
خاک ہونے کے لئے آئے ہیں سارے انس و جاں
مال و دولت چیز کیا ہے؟ کیا ہے شانِ خانداں
ایکدن مٹ جائے گا سب نقشِ ہستی کا نشاں
کب رہیں گی سامنے یہ اچھی اچھی صورتیں
مٹی ہو جائیں گی مٹی کی یہ ساری مورتیں
بند ہو گی ہر زباں اور بند ہو گا ہر دہن
بات کب نکلے گی منہ سے کام کیا دیگا سخن
خواہ ہو کوئی گدا یا ہو کوئی شاہِ زمن
اوڑھنا سب کو پڑے گا ایکدن دو گز کفن
محفلِ خاموش ہو گی بزمِ یارانِ جہاں
ہائے ہو گی ایک کی بھی تو نہ جانِ ناتواں
حال میرا جب اسی ماتم میں ابتر ہو گیا
تب تو بس شہرِ خموشاں میں گذر میرا ہوا
میں نے رو رو کر وہاں پوچھا بتا دو تو ذرا
اے یہاں والو تمہارا کیا سے کیا ہے ماجرا
ہیں کہاں دارا سکندر ہے کہاں گوتم رشی
ہے کہاں شاہِ زماں وہ ہے کہاں مرسل نبی
ہے کہاں منڈن مشر اگنی کہاں وآیو کہاں
وہ یدھشٹر ہے کہاں اور ہیں کہاں سب سورماں
ہیں کہاں سیتا سی وہ بن باس کی سب رانیاں
کاروانِ رفتگاں کا کچھ بھی ہے باقی نشاں
خاک کے بستر پہ ایسے نامور بھی سو گئے
گہری نیند آئی اونہیں یہ کیا سے کیا اب ہو گئے
آئینہ جس نے بنایا وہ سکندر ہے کہاں؟
طے کہاں ہے کئے کہاں ہے ان کا لشکر ہے کہاں
ہیں کہاں جمشید و دارا شاہ اکبر ہے کہاں؟
وہ کولمبس ہے کہاں وہ شکسپیر ہے کہاں؟
ملکِ یوناں کے وہ افلاطون وغیرہ ہیں کدھر
اگلے وقتوں کے کہاں ہیں ہائے وہ اہلِ ہنر
وہ میرے اہلِ وطن خویش و برادر ہیں کدھر
وہ عزیزِ دل میرے جاں کی برابر ہیں کدھر
ہائے وہ نازوں کے پالے ناز پرور ہیں کدھر
بسترِ راحت پہ سونے کے وہ خوگر ہیں کدھر
خواہر و دختر کہاں ہیں میری مائیں ہیں کہاں
باپ دادا اور چچا بھائی کا ہے کچھ بھی نشاں
مر گئیں جو عورتیں باعصمت و پردہ نشیں
ان کو اس شہرِ خموشاں میں ملی کتنی زمیں؟
بال بیواؤں کے شوہر بھی تو آئے ہیں یہیں
وہ یہاں آکر بنے ہیں کون سے گھر کے مکیں؟
ہائے اکلوتے ہزاروں گود کے بچے یہاں
ہائے وہ لختِ جگر آنکھوں کے تارے ہیں کہاں
کہہ چکا جب اس قدر یاس میں تب آئی صدا
کیا تجھے لایا یہاں کوئی جنونِ فتنہ زا
ان کو کیا تو پوچھتا ہے کیا کہیں کب کیا ہوا:-

وہ تو کب ہیں خاک تک کا بھی نہیں اب تو پتا
ہڈیاں تک تو نہیں باقی کہاں ہو تن بدن
یاد ہے جن کی تجھے اب وہ کہاں ہیں سیمیں تن
اُن کے جسم و جاں کا اب تو پتہ چلتا نہیں:۔
کھا گئی اجسام کو اُن کے یہیں کی سرزمین۔
ایک ذرہ میں بھی اُن کا نقش صورت ہے کہیں
مٹی دیتے ہیں یہیں مٹی میں ملتے ہیں یہیں:۔
تو مگر یہ یاد رکھ روحیں نہیں ہوتیں فنا
صورتوں کو ہے تغیر ہے نہیں انکو بقا
کھیل بن بن کر کروڑوں ہی تو بگڑے ہیں یہاں
صفحہ تاریخ میں شاید ہو جس کی داستاں
جنکے لاکھوں تذکرے ہیں وہ بشر ہیں اب کہاں
ہیں شبیہیں اُن کی اب تو داخل وہم و گماں
بھاگ جا چل دور ہو تجھکو خبر آتی نہیں
کون ہو اپنا یہ اپنی زندگی اپنی نہیں
صاحبو! شہر خموشاں کا یہ قصہ سن لیا
جائے عبرت ہے رہو اس سے جو تم نا آشنا
اسکو بھی سنتے ہوئے کوئی بنے جو ناسزا
ہو نہیں سکتا زمانے میں کبھی اس کا بھلا:۔
حیف ہے دو چار دن کی زندگی میں کچھ نہ ہو
ہیچ ہے جینا جو اس شرمندگی میں کچھ نہ ہو
بات میں سچ سچ بتا دوں پھر بھی تمکو صاحبو
گوش دل سے اس میرے کہنے کو لیکن تم سنو
ایکدم کو بھی نہ اس دنیا میں غافل تم رہو!
جو کرو تم حق کرو — جو کچھ کہو تم حق کہو
بہتری اپنی بھلا اوروں کا تمکو چاہئے
درد اپنوں سے سوا اوروں کا تمکو چاہئے
بیوگان ہند کو دیکھو تو کیا بیزار ہیں؟
ہیں وہ اچھی یا کہ وہ مجبور ہیں بیمار ہیں؟
کام کر سکتی ہیں۔ یا ہر کام میں بیکار ہیں
بیخودی چھائی ہوئی ہے یا کہ وہ ہشیار ہیں
تم بنو غمخوار اُن کے پوچھو حالت کیا ہوئی
کیا مصیبت ہے پڑی ایسی بری گت کیا ہوئی
چاہئے علمی ترقی کا برابر ہے خیال
حسن سے بڑھکر ہے! دولت سے زیادہ ہے کمال
مذہبی اصلاح میں چھوڑو نہ کوئی قیل و قال
دھرم کی راہوں میں ہو اچھی تمہاری چال ڈھال
نیکیاں ہوں دائیں بائیں اور رام و دیں ساتھ
گارگی شیلاوتی سی عورتیں گھر بھر میں ہوں
صاحبو! اب کیا کہوں کہنے کو باقی کیا رہا
اور کیا اس سے زیادہ میں کہوں کرنا ہے کیا
ہے مگر اس سے بھی بڑھکر اپنے خالق کی رضا
فرض واجب ہے ہر اک بندہ پہ جس کا ماننا
یہ نہ ہو ممکن نہیں پھر رستگاری کا سبق
ہے فقط بیان یہی تو دینداری کا سبق

(آریہ پتر)

مرزا قادیانی کا اعتقاد قرآن مجید کی نسبت

اُن کی کتابوں سے اصل عبارت معہ پتہ صفحہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ تاکہ کسی مخالف کو انکار کی گنجائش نہ ہو۔ اور موافق کو پورا پورا اطمینان ہو۔

(۱) ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۳۰ میں لکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے۔ یعنے بقول مرزا صاحب ظاہر ہے۔ کہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے۔ اور خداوند تعالیٰ اکثر جگہ قرآن میں فرمادی کہ سیدھی آیات بینات ہیں اور نیز فرمایا:۔

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتب ولم یجعل لہ عوجا۔

ترجمہ:۔ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے اوتاری اوپر بندہ

اپنے کتاب اور نہیں کی واسطے اُسکے کجی اور جیسے فرمایا :- لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا۔ ترجمہ مت کہو راعنا اور کہو انظرنا۔

(۲) ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۵ میں تحریر کرتے ہیں - قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔ ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اُس سے بیخبر نہیں رہ سکتا مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر اُن پر لعنت بھیجتا ہے۔

ف :- اس عبارت سے بقول مرزا صاحب ظاہر ہے - کہ قرآن شریف ایسی قسم کا سخت زبان اور سخت گالیاں دینے والا ہے - کہ جس سے نہایت درجہ کا جاہل اور غبی بھی بیخبر نہیں ہے - پس مرزا صاحب کا یہ اعتراض قرآن شریف پر نہیں ہے - بلکہ خداوند قدوس حلیم و حکیم پر ہے - کیونکہ قرآن شریف اُس کا کلام ہے - اور جسنے فرمایا ہے :- لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول :-

(۳) ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۷ میں - ولید مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کئے :-

یعنے مرزا صاحب نے خداوند قہار کا خوف دل سے دور کر کے اکمل کلام کی نسبت یہہ لکھدیا - کہ قرآن میں ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں ۔ بریں عقل و دانش بباید گریست :- افسوس تو اس بات کا ہے کہ مرزا صاحب نے انسان اور مسلمان بلکہ امام الزمان اور مہدی اور مسیح موعود اور رسول اور نبی کہلا کر یہہ لکھدیا - کہ قرآن سخت زبان ہے اور گندی گالیاں سے پُر ہے - معاذ اللہ مرزا صاحب گویا خداوند کریم علیم کو گندی گالیاں دینے والا تصور کرتے ہیں - کاش اگر مرزا صاحب جنوں میں سے ہوتے - تو قرآن کی نسبت اون کے منہ سے یہہ تو نکلتا قولہ تعالی - فقالوا انا سمعنا قرآنا عجبا یہدی الی الرشد فامنا بہ - ترجمہ پس کہا اونہوں نے (جنوں نے اپنی قوم کو) تحقیق سنا ہمنے قرآن عجیب کہ راہ دکھاتا ہے طرف بھلائی کی پس ایمان لائے ہم ساتھ اُس کے :-

استفتاء

سوال نمبر ۷ :- ایک امام مسجد کو ڈکاروں کی بیماری ہے جماعت کے وقت ایسے زور سے ڈکار لیتا ہے - کہ مقتدیوں کی طبیعت برداشت نہیں کر سکتی - ایسے امام کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں ؟ (منشی حسین شاہ از بوتالہ سرداراں جھنڈا سنگھ)

سوال نمبر ۸ :- جو امام مہتروں (خاکروبوں) کے نکاح پڑہاوے اسکے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں ؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۹ :- جو شخص مرزائیوں سے سلام علیکم کرے اُسکے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے ؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۱۰ :- ایک شخص ملازم سرکار ہے - کوئی شخص اُسے کہتا ہے - کہ میرا فلاں کام حسب منشا کر دو - میں تمکو کچھ دونگا - یہ رشوت ہے یا نہیں ؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۱۱ :- جب بچہ پیدا ہو - تو اکیس یوم تک عقیقہ درست ہے یا بعد اُس کے بہی - اور عقیقہ کی کیا شرائط ہیں اور لڑکی کے عقیقہ کا کیا حکم ہے ؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۱۲ :- معمولی جرابوں پر مسح جائز ہے یا نہیں ؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۱۳ :- بخاری و مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کُنّا نُخرِجُ اَلفِطرَ صَاعاً مِّن طَعَامٍ اور ترمذی میں عمرو بن شعیب سے روایت ہے او صاع من طعام (انما عدد) احادیث میں طعام سے کونسا غلہ مراد ہے ؟

سوال نمبر ۱۴ :- گوشت قربانی کا بطور صدقہ غیر اقوام مثلاً برہمن - چہتری - تیلی - تنبولی وغیرہ اقوام احباب کو دینا درست ہے یا نہیں ؟ (قاضی ابو ایوب محمد یعقوب ناگپور)

جواب نمبر ۷ :- چونکہ یہ ایک بیماری ہے کوئی عیب شرعی نہیں اسلئے اقتدا جائز ہے - امام مذکور کو چاہئے کہ کوشش سے علاج کرے - مقتدیوں کو اس سے ہمدردی چاہئے - ہاں اگر وہ مقتدیوں کی ناپسندیدگی معلوم کر کے خود ہی امامت چہوڑ دے تو اور بات ہے مگر عزل کے قابل نہیں :-

جواب نمبر ۸ :۔ ناکردیوں کے نکاح میں اگر کوئی کفریہ شرکیہ رسم ادا نہیں کرتا۔ تو خیر یہ مسئلہ اہل حدیث کے سالانہ نمبروں میں آچکا ہے۔

جواب نمبر ۹۔ مرزائیوں سے سلام علیک کرنے سے آدمی کافر نہیں ہو جاتا۔ اسلئے ایسے امام کے پیچھے بھی نماز جائز ہے۔ خواہ مخواہ کے تشدد نہ چاہیئے ہاں ان لوگوں سے زیادہ میل ملاپ نہ رکھنا چاہیئے جسکا نتیجہ اچھا نہیں۔

جواب نمبر ۱۰۔ اگر کوئی ملازم کسی ایسے کام کے سنوارنے پر اجرت یا انعام لیتا ہے۔ جس سے کسی دوسرے کا حرج ہے۔ تو بیشک رشوت ہے۔ اور اگر ایسا نہیں بلکہ ایک معمولی بات ہے۔ جس میں کسی مستحق کے کام کا جسکے لئے وہ نوکر رکھا گیا ہے۔ حرج نہیں تو خیر گو مناسب نہیں۔ حدیث شریف میں جس رشوت پر سخت وعید آئی ہے وہ رشوت فی الحکم ہے یعنی بے انصافی پر۔

جواب نمبر ۱۱۔ اصل عقیقہ تو ساتویں روز ہے۔ مگر بعض علماء نے لکھا ہے۔ کہ اگر کوئی مانع پیش آجاوے۔ تو چودہویں۔ اکیسویں اٹھائیسویں روز بھی کیا جاوے۔ تو جائز ہے مگر بعد ضرورت عقیقہ کی شرائط وہی ہیں جو قربانی کے ہیں۔ اور لڑکی کا عقیقہ ایک بکری ہے۔

جواب نمبر ۱۲۔ جرابوں پر مسح جائز ہے حدیث شریف میں ہے۔ (جو ترمذی میں ہے) کہ آنحضرت نے جرابوں پر مسح کیا تھا۔ یہ مسئلہ پہلے نمبروں میں آچکا ہے۔

جواب نمبر ۱۳۔ طعام سے مراد گیہوں ہے۔ جو عموماً کھانے میں آتا تھا۔ خود اسی حدیث میں بھی قرینہ ان معنے کا ہے۔ چنانچہ اسی لفظ کے لحاظ کیساتھ یہ بھی ہے اَوْصَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ

جواب نمبر ۱۴۔ جائز ہے اور عقیقہ کے مسئلہ میں بھی ہو چکا۔ خدا فرماتا ہے اطعموا القانع والمعتر مانگنے نہ مانگنے والوں سب کو کھلاؤ جب خدا عام حکم کرے تو تخصیص کرنیوالا کون ہے ؟

تقابل ثلثہ توریت۔ انجیل۔ قرآن کا مقابلہ قیمت عہ

اسلام اور جاپان

چہ نسبت است بحسن تو حسن خوبانرا + فانہم کالنجوم وانت کالبدر

آجکل جو جاپان کو غیر متوقعہ فتوحات روس جیسی قہار سلطنت پر حاصل ہو رہی ہیں۔ تو قدرتی طور پر دنیا کی نظر اسکی ترقی اور اس کی ترقی کی علت اور اسباب کی طرف لگ رہی ہے۔ واقعی بات بھی اس قابل ہے۔ کہ اس غیر معمولی ترقی کے اسباب تلاش کئے جائیں کہ اونپر دوسری قومیں عملدرآمد کریں۔ بڑی وجہ جاپان کی ترقی کی یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ اوس نے تعلیم میں ترقی کی ہے جس سے اُن کو خودداری کی لیاقت پیدا ہوئی اور مدت تعلیم اس ترقی کی کل پچیس سال بیان کیجاتی ہے۔ جو کسیقدر مبالغہ سے خالی نہیں۔ کیونکہ گو جاپان کی موجودہ حالت پر تھوڑے سال سے پہنچا ہے۔ جس سے وہ رشک حساد ہو رہا ہے۔ مگر اس میں شک نہیں۔ کہ جاپان کی سلطنت مدت سے قائم ہے۔ مگر ہم کو اس سے بحث نہیں ہمنے صرف یہ دکھانا ہے۔ کہ جاپان کی ترقی موجودہ زمانے کے لحاظ اور ظاہری اسباب پر نظر کرکے گو حیرانی اور تعجب میں ڈالنے والی ہے لیکن اسلام کی پہلی ترقی کے مقابلہ پر کچھ بھی نہیں کون نہیں جانتا۔ کہ جس زمانے میں پیغمبر اسلام علیہ السلام نے عرب میں نبوت کا دعوی کیا اونکی کیا کیفیت اور حالت تھی۔ یہی جو مندرجہ ذیل اشعار میں بیان کی گئی ہے ؎

عرب کچھ نہ تھا۔ اک جزیرہ نما تھا کہ پیوند ملکوں سے جسکا جدا تھا
نہ وہ غیر قوموں پہ چڑھکر گیا تھا نہ اوس پر کوئی غیر فرمانروا تھا
تمدن کا اُسپر پڑا تھا نہ سایہ
ترقی کا تھا واں قدم تک نہ آیا (باقی آئندہ)

عجیب سرمہ ایک حق پرست اور خدا رسیدہ شخص کا عطیہ ہے ضعف بصر جالا۔ سفیدی۔ موتیا بند۔ پڑبال۔ دھند۔ پانی کا جاری ہونا۔ خداوند تعالی کے فضل وکرم سے چند روز میں صحت ہو جاتی ہے۔ عمر رسیدہ کو خاصکر مفید ہے قیمت فی تولہ عہ

پتہ :۔ حکیم محمد الدین چوک لوہگڑھ امرتسر

انتخاب الاخبار

مرزا قادیانی کا مقدمہ ۱۳-۱۴-۱۶-۱۷-۱۸ مئی کو ہوتا رہا - اور ہر روز ہوتا ہے - اور مرزا صاحب بدستور ملزمانہ حیثیت سے کھڑے رہتے ہیں۔

جنگ روس و جاپان رویٹر کا نامہ نگار سینٹ پیٹرزبرگ اطلاع دیتا ہے کہ جنرل پفلگ نے رپورٹ کی ہے کہ جاپانیوں نے ۵ ماہ حال کو ۳۰ ٹرانسپورٹ پٹسوٹو میں اور نیز کیپ کے خاتمہ پر جنگی جہازوں کی گولہ باری میں اتارے - روسی چوکیاں پسپا ہو گئیں - دس ہزار فوج شام تک آ چکی تھی وہ جاپانی دستے مغرب اور جنوب مغرب کو روانہ کئے گئے -

پورٹ آرتھر علیحدہ کر دیا گیا - جاپانی لیاؤ ٹنگ میں کثرت سے جمع ہو گئے ہیں اور انہوں نے ریلوے اور تار برقی کو کاٹ کر پورٹ آرتھر کو علیحدہ کر دیا ہے

امیر البحر ٹوگو نے رپورٹ کی ہے - کہ پورٹ آرتھر کو مکمل طور سے بند کر دیا گیا ہے صرف کشتیوں کے گذرنیکا راستہ باقی ہے یقین کیا گیا ہے - کہ چھوٹے چھوٹے جہاز بھی پورٹ آرتھر سے روانہ ہو سکتے ہیں۔

روسی جنرل کی تقریر - جنرل سٹوسل نے کل پورٹ آرتھر میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا - کہ پورٹ آرتھر خشکی کی جانب بھی معرض خطر میں ہے اور کہا کہ مجھے پورٹ آرتھر کے آدمیوں کی بہادری پر بھروسہ ہے -

فنگ ہنگ چنگ پر جاپانیوں کا قبضہ سینٹ پیٹرزبرگ کی خبریں مظہر ہیں کہ جاپان نے مقام مذکورہ پر قبضہ کر لیا ہے - اور روسی وہاں سے شکست کھا کر واپس آ گئے ہیں

روس کی تازہ شکست - دریائے یالو پر جو شکست روسی فوج کو ہوئی ہے - معلوم ہوتا ہے - کہ زار روس نے اسے بہت اندیشناک تصور کیا ہے - چنانچہ سینٹ پیٹرزبرگ میں اسکی تفصیل شائع نہیں کی گئی - اور روسی رعایا کو اس سے ناواقف رکھنے کی حتے الوسع کوشش کی جا رہی ہے کئی ماہ سے روسی اس فکر میں تھے کہ جاپانی فوج مانچوریا پر حملہ نہ کر سکے - ان کی قلعہ بندیاں اور خندقیں اور تمام تیاریاں جاپانیوں کو آگے بڑھنے سے روکنے کی غرض پر مبنی تھیں - لیکن آخر کوششوں کا انجام کیا ہوا ؟ روسیوں کو سمندر پر تباہی اور موت اور ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا - ان کی کئی جہاز ٹوٹ گئے ہزارہا آدمی زخمی اور تلف ہوئے - ایک بڑا افسر غرق ہو گیا - اور تین سو آدمی اور بیس افسر جاپانیوں نے قید کر لئے بڑی امید روسیوں کو خشکی کی لڑائی پر تھی ہر شکست کے جواب میں جو انہیں سمندر پر ملتی تھی - وہ یہی کہتے تھے - کہ ٹھیرو اور صبر کرو - جاپانیوں کو خشکی پر آ لینے دو - ہم ان کی مزاج پرسی کریں گے - مگر اب اس شیخی کا فیصلہ بھی ہو گیا ہے جاپانی فوج نے دریائے یالو عبور کر کے جو زبردست اور کامیاب حملہ روسی فوج پر کیا ہے - اور اٹھائیس توپیں چھین لی ہیں اس نے روس کی رہی سہی عزت کو بھی خاک میں ملا دیا ہے آخری تار برقی اس مطلب کی موصول ہوئی ہے - کہ جاپانیوں نے آگے بڑھ کر نیوچوانگ پر بھی قبضہ کر لیا - اگر یہ خبر صحیح ہے جو غالباً صحیح ہوگی تو روسی طاقت کو ایک مہلک صدمہ پہنچا ہے کیونکہ اس خبر کا صحیح مطلب یہ ہے - کہ پورٹ آرتھر اور ڈالنی کا تعلق منقطع ہو جائیگا روسی ریلیں جاپانیوں کے دست قدرت میں آ جائیں گی - اور جو روسی فوج اس وقت یالو کے قریب پڑی ہے - اگر وہ لایویانگ کو جان بچا کر بھاگ نہ گئی تو جاپانی آگے اور پیچھے دونوں طرف سے اس پر ٹوٹ پڑیں گے اور اسے ہتھیار ڈالتے ہی بن پڑے گی - غرض روسی اس وقت نازک حالت میں ہیں - اور جنرل کروپٹکن کی شہرت کو اس تازہ شکست سے سخت صدمہ پہنچا ہے (آریہ گزٹ)

ملک سپین میں ایک لاکھ ۹۰ ہزار ۲ سو ۲۷ فقیر ایسے ہیں کہ جنکا پیشہ بھیک مانگنا ہے - جنمیں سے ۱۵ ہزار ۹ سو ۴۳ عورتیں ہیں اور شہروں میں فقیروں کو اجازت ملی ہوئی ہے کہ وہ بھیک مانگ کر گذارہ کریں اور بھیک مانگنے کو حلال سمجھا جاتا ہے اور

کیاونگ کی لڑائی کے بعد سے دو آدمی کورز جنرل کوریگز کے پاس پہنچ چکی ہین۔ اور اب جنرل کوروپاٹکن کے پاس ۲۳۰۰۰ ضرب اتواپ ہو گئی ہین۔

شملہ مین یکبیک موسم پلٹ گیا پچھلے جمعہ سے متواتر پانی پڑ رہا ہے۔

کابل مین ملیشیا فوج۔ امیر عبدالرحمن خان مرحوم نے اپنی فوج مین ملیشیا کا طریقہ جاری کیا تھا جس سے سمجھا گیا تھا کہ انکی باقاعدہ فوج زیادہ مضبوط اور طاقتور ہو جائیگی۔ انہون نے یہ حکم دیا تھا کہ ہر ایک خاندان کے سات آدمیون مین سے ایک آدمی رکروٹ کے طور پر افغانی فوج مین حاضر ہو کر مختصر عرصہ تک فوجی تعلیم حاصل کیا کرے۔ انہین سے ہر ایک آدمی کو یہ استحقاق دیا گیا کہ وہ اپنے پاس اپنے گاؤن مین ایک رائفل رکھہ سکا کریگا۔ افغان لوگون نے دل سے یہ فوجی خدمت قبول کی لیکن انکو رائفلین نہین دیگئین گو انکو فوجی تعلیم باقاعدہ طور سے دیگئی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے خاندانون نے بڈھے اور بیکار لوگون کو رکروٹ کے طور پر بھیجنا شروع کر دیا اور اس سے اس تدبیر مین ناکامی ہوتی گئی۔

اب امیر حبیب اللہ خان نے یہ حکم دیا ہے کہ اس تمام گردونواح کا ملاحظہ کیا جاوے اور اگر ضرورت ہو تو دیہات کے سب سے طاقتور اور مضبوط آدمی کو فوجی تعلیم کیلئے منتخب کر لیا جائے ظاہرا امیر صاحب نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ فوج ملیشیا مین سوا مضبوط اور طاقتور آدمی کے اور کسی کو نہ رکھا جائے۔ (یہی طریق خلفاء راشدین کے زمانے مین تھا۔)

طاعون ہفتہ گذشتہ مین کل ہندوستان مین ۱۱۷۹۱ اموات مین طاعون سے ہوئین۔ اس سے پہلے ہفتہ مین ۱۰۱۹۹ اموات ہوئی تھین گذشتہ سال کے اسی ہفتہ مین طاعونی اموات کی تعداد ۱۳۰۸۸ تھی منجملہ ۱۱۷۹۱ کے اضلاع بمبئی مین ۱۸۵۶ سنٹرل انڈیا مین ۹۲۹۔ ممالک متحدہ ۲۷۰۴۔ احاطہ مدراس مین ۵۳۵۔ راجپوتانہ مین ۵۳۳ بنگال مین ۵۰۰ ممالک متوسط مین ۵۴۳۔ ریاست حیدرآباد ۴۳۳۔ پنجاب مین ۱۰۲ اموات ہوئین۔ (مرزا جی کو دارو نیارہ)

مہدی جو آجکل وادی سیدنی واقعہ نیل ازرق پر ترکتازیان کر رہا ہے اسکی سرکوبی کے لئے فوجین بھیجی گئی ہین۔ (ہمارے قادیانی مہدی نے تو ابتک کوئی ہاتھ نہ دکھایا۔ شائد آئندہ۔)

مصر مین ایک لڑکی چھت سے گر کر بظاہر مرگئی۔ اسکو بعد معائنہ ڈاکٹری دفن کر دیا گیا مگر ابھی پوری طرح مٹی نہ دی تھی کہ اُسنے چیخ ماری۔ (ہمارے مرزا صاحب کا معجزہ ہوگا۔)

امرتسر مین زیر نگرانی آریہ سماج ایک ودھوا عورت کی شادی کی گئی۔ (قرآن شریف کی تائید انکحوا الایامیٰ منکم)

دریائے گنگ کی طغیانی کیوجہ سے سون پور اور ضلع پٹنہ کے دیگر بڑے حصون مین جانون اور مکانات کا سخت نقصان ہوا۔

جنرل ہاسپٹل کلکتہ کے ایک درخت کی جڑہ مین سے بودھ کی تصویر برآمد ہوئی ہو جو ۳ فٹ بلند۔ ۲۳ انچ چوڑی اور ۵۰۰ انچ موٹے پتھر پر کھدی ہوئی ہے۔

۸ تاریخ کو لارڈ کچنر بہادر شملہ واپس تشریف لے آئے۔

لارڈ کرزن بہادر معہ جنابہ ویسرائی صاحبہ ۱۷ اکتوبر کو شملہ پہنچ جاوینگے۔

کوئیٹہ مین ضروری عمارت تیار ہونے تک غالبا انڈین اسٹاف کالج کے لئے "دیولالی" کی عمارت کام مین لائی جاویگی۔

رائٹر کا نامہ نگار ٹوکیو تحریر کرتا ہے کہ غالبا جنرل ہاسیگاوا کمانڈنگ امپیریل گارڈ منچوریا کے گورنر بنائے جاینگے۔

عدن سے خبر ملی ہے کہ فی الحال حدبندی کی اور کارروائی ہوگی۔ لہذا اگر کوئی خاص وجہ پیش نہ آئی تو اب ضرورت نہین ہے کہ شمالمغربی حصہ مین خط حدبندی کی کھینچے جاوین۔ اور اینگلو ترکش کمیشن کا اجلاس بار ثانی منعقد ہوا۔

عدالت جج خفیفہ کلکتہ کا اختیار سماعت ۵ ہزار روپے تک بڑھا دینے کی تجویز تھی۔ ایوان تجارت سے اس امر مین رائے دریافت کی گئی تھی۔ اُسنے خلاف رائے دی۔

بوجہ علالت طبع مولوی صاحب اسدفعہ فتوے نہین لکھے گئے خدا شفا بخشے۔ (کاتب)

کارخانہ
عطر و تیل
انقدیم سے بفضل خدا
جاری ہے
طلب کرنے
ہوگی۔
تیل
اس ہمارے کارخانہ
ایجاد ہوا ہے۔ بالونکو
سے ہو سکتا ہے
ہونے
ممبوب
کارخانہ
افزا
مفرح

جنان السیر فی احوال سید البشر

دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے جو نبی کریم کے سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہو اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پائے یہ بیمثل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکے آٹھ چمن ہیں۔ ہر چمن روحانی لذت دینے میں گلزار بہشت کا نمونہ ہے کہانی نہیں ناول نہیں قصہ نہیں بلکہ نبی کریم کی سوانح عمری اور مقدس احوال ہے جو امت مرحومہ کے پاس بجز ان معلومات کے باعث سعادت اور کونسی چیز ہو سکتی ہے عربی اور فارسی شناس تو ان زبانوں کی تصنیفوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں کسی نے دیکھی نہ سنی دیکھنے میں دو جلدیں ہیں مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ جناب مولانا الحاج شاہ عبد الحی واعظ انوار اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی ہے اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے جسکی فہرست مضامین کتاب کا آئینہ ہے چمن اول انوار نبوت اسمیں ابتدائے خلقت نور محمدی قصہ اصحاب فیل تک بالتفصیل احوال مرقوم ہے چمن دوم کمال نبوت اسمیں ولادت باسعادت نبوت کو گیارہویں سال تک کل حالات ہیں۔ چمن سوم جمال نبوت اسمیں معراج شریف اور ساتوں آسمان ذکری و جنت و دوزخ کا احوال ہے چمن چہارم اخبار نبوت اسمیں ہجرت سے وفات شریف تک کا احوال ہے۔ ایسا ہی جلد دوم بشارات محمدی شمائل محمدی۔ عبادات محمدی۔ معجزات محمدی۔ جس وضاحت اور خوش اسلوبی سے یہ احوال اس کتاب میں مندرج ہیں دیکھنے پر موقوف ہے لفظ بلفظ اسکا جو شعر میں منقبتی اثر رکھتا ہے پڑھنے والوں کو دل سے پوچھا جاتا ہے کوئی بستی کوئی قریہ شہر ایسا نہوگا کہ جسمیں یہ کتاب پہنچ کر عشاق نبوی کے سینے روشن نہ کئے ہوں چند سال سے یہ کتاب مصنف نایاب ہو گئی تھی اور بوجوہ چند اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا دیکھئے مالک کتاب کو ورثا سے بمشقت اجازت پائی تو خوشی سے چھپوا کر بلحاظ فائدہ رسانی قیمت مجلد صرف تین روپیہ ۳ اور بیجلد تین روپیہ ۳ رکھدی گئی ہے چند نسخے فروخت ہوئے اور چند باقی رہ گئے ہیں شائقین جلدی کریں ورنہ پھر کتاب کا ملنا حسب سابق دشوار ہو جائیگا محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ کتاب ملنے کا پتہ

لشکر بنگلو تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب

ادویات مجرب

لائف پلز (حبوب حیات) اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہے یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی اور کثرت محنت سے درماندہ نہوں یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی اور کثرت محنت سے درماندہ نہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں لائف پلز تین بکس کا کورس ہوتا ہے جو بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دن میں بالکل دور ہو جاتی ہے نامردی ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ ضعف معدہ۔ جریان سرعت انزال۔ رقت منی۔ سل بول۔ تقطیر البول۔ لقوہ۔ اور رعشہ وغیرہ کے لئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۰ گولیان عہ/

روح دافع بخارات نوبتی تپ یعنی چہ تپ وغیرہ۔ ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا نوبتی تپ و چوتھیہ بخارات کیواسطے کرشمہ صحت ہے بڑی کامیابی کیساتھ شہرت حاصل کر رہا ہے ایک شیشی سے تین چار مریض صحت پاتے ہیں قیمت ۱۲

روح دافع طحال۔ قیمت فی شیشی عہ/ اس عجیب الاثر روح سے ان لوگوں نے جو یونانی ویدک اور انگریزی ڈاکٹری علاج کر مایوس ہو چکے تھے بفضل خدا صحت پائی ہے۔

لڑکیون کا مقوی شربت اعضائے رئیسہ و شریفہ۔ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی ہو کر جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہیں۔ اگر آپ کسی محنت کی وجہ سے مثل کسل یا کسی بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو اسکی ایک خوراک ساری کسل اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کر دیگی۔ قیمت فی شیشی ایک اونس ۸ر دو اونس عہ

جوہر مصفی خون فی شیشی خورد عہ کلان عہ/ فسادات خون تر خشک خارش۔ خنازیر۔ بھگندر وغیرہ۔ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے فقط ایک شیشی کافی ہے اسکے استعمال سے دوبارہ مرض نزدیک نہیں آتی۔ ایام امراض وبائیہ میں اسکا استعمال کرنا ضروری ہے حبوب گوہر چشم کے استعمال سے سرخی بیاض دھند ناسور

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی منیجر کارخانہ انگریزی و یونانی ادویات
چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب ارشاد مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

قادیاں میں طاعون

گذشتہ سے پیوستہ

نمبر سابق میں قادیاں میں طاعون کی بابت مرزاجی کی پیشگوئیاں درج کر کے بتلایا گیا ہے۔ کہ مارچ۔ اپریل کے دو مہینوں میں قادیاں میں ۳۱۳ آدمی طاعون کا شکار ہوئے۔ چونکہ قادیانی پرچہ الحکم کے ایک نامہ نگار نے اہل حدیث پر اعتراض کیا ہے۔ کہ اہلحدیث کہاں کی سند باتیں لکھتے ہو۔ کیا سلسلہ حدیث کے راویاں کا یہی طریق تھا۔ اسلئے اہلحدیث اس سوال کی قدر کرتا ہے۔ کیونکہ خدا کے فضل سے اہلحدیث کو ناز ہے۔ کہ اس نے آج تک سلسلہ اخبار کو خوب ملحوظ رکھا ہے۔ سنئے! قادیاں میں ۳۱۳ والی روایت کے راوی ایک بڑے معتبر اور ثقہ مرزاجی کے مخلص دوست اور مشیر خاص بلکہ ہمسایہ دیوار بدیوار یعنے سید محمد علی شاہ صاحب قادیانی نقشنویس ہیں۔ جنہوں نے گورداسپور میں چند معزز اصحاب کے مجمع میں یہ بیان کیا۔ کہ مارچ اور اپریل کے دو مہینوں کے اندر ۳۱۳ آدمی مرے ہیں۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ حکیم نورالدین کی لڑکی کو بخار ہوا تھا جب شبہ ہوا کہ طاعونی بخار ہے تو چنانچہ اون کو حکم ہوا۔ کہ باہر درختوں کے نیچے اسکو لیجائیں۔ اور وہ چلے گئے ہیں۔ کہئے اڈیٹر الحکم! اہل حدیث اس سے زیادہ اپنی سند کا ثبوت کیا دے سکتا ہے۔ اور اگر آپ سید صاحب موصوف کا اس بیان سے انکار چھاپ دیں گے۔ تو ہم آپکو گورداسپور پلیگ ڈیوٹی آفس کی رپورٹ سے نام بنام بتلادیں گے۔ جسکی سردست ہمکو ضرورت نہیں۔ بتلائیے جس مقام پر اسقدر طاعون ہو۔ کہ ۲۸ سو کی آبادی سے ۳۱۳ چل بسیں اور صدفح کے باشندے [illegible] بجائے خود مسیح موعود اور مہدی مسعود کے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا [illegible] کالج (تعلیم الاسلام قادیاں) بھی بند ہو کر مدرسین اور طلبا اپنے اپنے گھروں کو چلتے ہیں۔ وہ طاعون جارف اور موجب انتشار و فرار ہے یا ابھی کچھ کسر ہے اللہ اللہ! مرزاجی کی وہ بھول بھلیاں اور یہ حیلہ سازیاں،

آہ ہ

جو آرزو ہے اسکا نتیجہ ہے انفعال ✦ اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہو

بتلائیے! اب بیچاری قادیاں کو مرزاجی کی وجہ سے دارالامان کہا جائے یا دارالزیاں اور بیت الحزان۔

اسی بحث کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ کیا مرزاجی کا کوئی امتی بھی وبائے طاعون سے مریگا یا نہیں؟ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہئے کہ بموجب حدیث نبوی انکو شہادت ہوگی یا نہیں؟ آجتک تو مرزائی اسی بات پر نازاں تھے۔ کہ ہمیں طاعون ہرگز نہیں ہوگا۔ کیونکہ مرزاجی نے اپنی کاغذی کشتی میں مریدوں کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا۔ مگر افسوس کہ جب موضع تلونڈی جھنگلاں اور موضع ننگل باغباناں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں بقول مرزاجی انکی امت اس وبا سے کتوں کی موت کثرت سے مرے تو مسٹر الحکم کو یہ سوجھی کہ مبادا خود بدولت ہی کہیں تشریف نہ لیجاویں۔ اسلئے اونہوں نے جھٹ لکھ مارا۔ کہ حضرت جی کو الہام ہوا تھا۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض مبائعین یعنے مرزائی بھی نشانہ طاعون ہو گئے۔ (الحکم ۲۴۔ اپریل صفحہ ۳۔ کالم ۱) چلو جی ۵

بس ہو چکی نماز مصلے اٹھائیے

مرزائیو! کس ناز پر تم کہتے تھے۔ کہ ہم خدا کی پناہ میں ہیں۔ مرزاجی نے کس بھروسہ پر تمہارا کاغذی کشتی میں ٹیکہ طاعون کرانے سے منع کیا تھا۔ کہ بس مرے سلسلہ عالیہ متعالیہ میں داخل ہونا ہی طاعون سے حفاظت ہے۔

آج اس الہام سے معلوم ہوا۔ کہ سلسلہ عالیہ کے معزز ممبر بھی فتنۂ طاعون میں ہوں گے اور ضرور ہوں گے۔ گو ہماری دعا ہے۔ کہ خدا سب ہندوستان کو اس بلا سے عافیت بخشے مگر مرزاجی کے الہام سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرزائیوں کی خیر نہیں۔ کیونکہ انکا الہام جتلا رہا ہے کہ چھوٹے بڑے سب کے سب مرزائی حتے کہ خاندان رسالت بطالت بھی اس میں مبتلا ہوں گے اور ضرور ہوں گے۔ کیونکہ الہام مرقومہ آیت قرآنی ہے اور اسمیں النّاس کا لفظ سب امت محمدیہ کو شامل ہے۔ مگر جس حیثیت سے مرزاجی کو الہام ہوا۔ اوس حیثیت سے وہ فرقۂ احمدیہ (مرزائیہ)

کو گہیرتا ہے۔ جیسا قرآن کی آیت ہونے کی حیثیت سے سب انبیاء کو مراد لیتا ہے۔ پس جسطرح آیت کے نزول کے وقت تمام انبیاء بلکہ تمام خاندان رسالت حقہ کو اس آیت نے اپنا مصداق بنایا تہا۔ اور سب کو تکلیفات پہنچی تہیں۔ اسیطرح مرزاجی کے الہام ہونے کی حیثیت سے اب الہام کا مدار صدق اسپر ہے کہ کل مرزائی حتٰے کہ خاندانِ رسالت کا ذمہ بہی اس سے حصہ وافر لیں بہت خوب ؎

چشم ما روشن ودل ما شاد

مرزاجی کا الہام بہی کیا تہا۔ جان کا روگ ہوا۔ کہ اپنی قسمت کیلئے سابقہ تمام الہاموں بلکہ تمام مرزائیوں بلکہ تمام خاندان رسالت باطلہ کے ممبروں کو بہی ہضم کرجاوے۔ آہ ؎

درد ہے جاں کی عوض ہر رگ وپے میں ساری
چارہ گر ہم نہیں ہونے کے جو درماں ہوگا

ناظرین! یہ ہیں مرزاجی کے الہام اور یہ ہیں اُن کی تاویلات باایں ہمہ! کہ اُن کے الہاموں کا حشر اجسام مگر مرید ہیں۔ کہ وہی سچائی یا ڈہٹائی کا راگ الاپے جاتے ہیں۔ سچ ہے ؎

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

چکڑالوی صاحب نے پانچویں حدیث پر بہی بالفاظ ذیل اعتراض کیا ہے :-

(۵) نماز عشا کے متعلق ابوداؤد میں وقتوں کے باب میں "ایک حدیث میں تو یہ مضمون ہے۔ کہ فجر۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب اور عشا پانچوں وقت تمام انبیاء نماز پڑہتے رہے ہیں۔ لیکن اسکے قریب ہی وقتوں کے باب میں ہی پہر ایک حدیث اس مضمون کی آپ نے لکہی ہے کہ عشا کی نماز پہلی امتوں میں نہ تہی اور اُمت محمدیہ کو سابقہ اُمتوں پر اس نماز کے ساتہہ فضیلت دی گئی ہے بُعد المشرقین"

دونو حدیثیں ملاحظہ ہوں :-

(۱) عن عاصم بن حميد السكوني انه سمع معاذ بن جبل يقول ابقينا النبي صلى الله عليه وسلم في صلوة العتمة فتاخر حتى ظن الظان انه ليس بخارج والقائل منا يقول صلى فانا لكذلك حتى خرج النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا له كما قالوا فقال اعتموا بهذه الصلوة فانكم قد فضلتم بها على سائر الامم لم تصلها امة قبلکم (ابوداؤد باب وقت عشا صفحہ مطبوعہ نولکشور)

ترجمہ۔ عاصم بن حمید السکونی سے روایت ہے۔ کہ اُس نے معاذ بن جبل کو کہتے ہوئے سنا۔ کہ نماز عشا کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے چہوڑ رکہا اور آپنے بہت دیر کردی یہانتک کہ گمان کرنیوالے نے گمان کیا کہ آپ نہیں نکلینگے اور ہم میں بعض یہ کہتے تہے کہ آپ نماز پڑہ چکے اور ہم اسی حالت میں تہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے پس لوگوں نے آپکو جو کچہہ کہا سو کہا تب آپ نے فرمایا۔ کہ اس نماز میں دیر کیا کرو۔ کہ تحقیق اس نماز سے تمکو تمام اُمتوں پر فضیلت دی گئی ہے تم سے پہلے اس کو کسی اُمت نے نہیں پڑہا۔

اس حدیث کے الفاظ زیر خط سے اظہر من الشمس ہے کہ عشا کی نماز پہلے کسی اُمت نے نہیں پڑہی۔ یہ صرف اُمت محمدیہ کو فضیلت دی گئی ہے۔ اب دوسری حدیث دیکہیے

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امني جبرائيل عليه السلام عند البيت مرتين فصلى بي الظهر حين زالت الشمس وكانت قدر الشراك وصلى بي العصر حين كان ظله مثله وصلى بي المغرب حين

ترجمہ :- ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبرائیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے قریب دو دفعہ میری امامت کی۔ پس اُس نے مجہے ظہر کی نماز پڑہائی۔ جبکہ سورج ڈہل گیا۔ اور سایہ جوتی کے تسمہ کے برابر تہا۔ اور عصر کی نماز پڑہائی جبکہ سایہ اسکے برابر ہوگیا اور مغرب کی

افطر الصائم وصلی بی العشاء حین غاب الشفق وصلی بی الفجر حین حرم الطعام والشراب علی الصائم فلما کان الغد صلی بی العصر حین کان ظلہ مثلیہ وصلی بی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء الی ثلث اللیل وصلی بی الفجر فاسفر ثم التفت الی فقال یا محمد ھذا وقت الانبیاء من قبلک والوقت مابین ھذین الوقتین۔

ابو داؤد باب المواقیت [illegible] مطبوعہ نولکشور

نماز پڑھائی جبکہ روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اور عشا کی نماز پڑھائی جبکہ شفق غائب ہو گئی اور فجر کی نماز اسوقت پڑھائی جبکہ کھانا پینا روزہ دار پر حرام ہو جاتا ہے لیکن جب دوسرا دن ہوا تو اس نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جبکہ اس کا سایہ اسکی مثل ہو گیا اور عصر کی نماز پڑھائی جبکہ اسکا سایہ اسکی دو مثل ہو گیا اور مغرب کی نماز پڑھائی جبکہ روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اور عشا کی نماز رات کے تیسرے حصے تک پڑھائی اور فجر کی نماز پڑھائی۔ پس خوب روشنی ہو گئی۔ پھر میری طرف متوجہ ہو گیا ”اور کہا اے محمد یہ ہے وقت تجھ سے پہلے تمام انبیاء کا اور وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے“

الفاظ حدیث سے بخوبی واضح ہے۔ کہ سابقہ انبیاء کی نمازوں کے بھی یہی پانچوں وقت تھے۔ جن میں عشا بھی داخل ہے۔

میں بڑے شوق سے انتظار کروں گا۔ کہ کوئی اہلحدیث صاحب ان حدیثوں میں تطبیق دے۔ بظاہر ان حدیثوں میں بڑا تناقض ہے۔ لیکن حدیثوں میں یہ تناقض ہونا کوئی عجیب بات نہیں آمین اونچی کہنے کی بھی حدیثیں موجود ہیں آہستہ کہنے کی بھی۔ ترمذی میں دونوں باب موجود ہیں۔ اور ایک ہی راوی دونوں طرح کی حدیثوں کی روایت کرتا ہے رفع یدین کرنے کی بھی نہ کرنے کی بہت سے مسائل کی ہر دو طرح کی حدیثیں موجود ہیں افسوس با صد افسوس!!

پہلی حدیث میں ایک اور بات قابل غور ہے کہ معاذ بن جبل

صاحب نماز عشا کو نماز عتمہ کہتے ہیں اور خود رسول سلام علیہ کی نسبت بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے اس نماز کو متعلق اعتموا کا لفظ بولا ہے۔ جو کہ عتمہ سے مشتق ہے مسلم و بخاری میں ایک حدیث ہے جسمیں ان کا کہنا آپ کی طرف منسوب ہے وانی العتمۃ والصبح لاتوھما ولو حبواً۔ یعنی اگر لوگ جانیں کہ عتمہ (عشا) اور صبح کی نمازیں کیا ثواب ہے۔ تو ان نمازوں میں [illegible] کر بھی آویں اس میں آپ کا عشا کو عتمہ کہنا ہی بیان کیا گیا ہے حالانکہ دوسری حدیثوں میں یہ بیان موجود ہے کہ رسول سلام علیہ نے نماز عشا کو نماز عتمہ کہنے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ اس کو عتمہ گنوار لوگ کہتے ہیں۔ حدیث ملاحظہ ہو مسلم میں باب ہے باب فی اسم صلوٰۃ العشاء

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم الا انہا العشاء وھم یعتمون بالابل

(مسلم [illegible] مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور)

ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ گنوار لوگ تمہاری نماز کے نام کہنے میں تم پر غالب نہ آجائیں خبردار! اس کا نام عشا ہی ہے اور چونکہ لوگ اونٹنیوں کے دودھ دوہنے میں دیر کرتے ہیں (اس لئے اس کا نام عتمہ رکھتے ہیں)

اب جائے غور ہے۔ کہ ایک جگہ تو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ رسول اللہ سلام علیہ نے نماز کو عتمہ کہنے سے منع کیا ہے کیونکہ یہ گنواروں کی بولی ہے لیکن دوسری جگہ یہ کہا جاتا ہے کہ خود رسول اللہ نے ہی اس نماز کو عتمہ کہا۔ گویا کہ خود ہی آپ نے کہنے کے خلاف کیا۔ معاذ اللہ حاشا للہ اے رسول کے جاں نثار اے رسول کے نام پر نعرہ بلند کرنے والو! آنکھیں کھول کر دیکھو۔ کہ تمہارے پیارے رسول کو یہ حدیثیں گنوار بناتی ہیں۔ کیا ایسی حدیثوں کو تم پیار سے اپنے پاس رکھو گے یا جلا دو گے۔ اے طالبو

تم ہی کہتے ہو۔ کہ تو رسول اللہ کے حق میں گستاخانہ کلمے بولتا ہے۔ اب اپنے گریبانوں میں منہ ڈالو اور شرم سے ڈوب مرو۔ اب بالآخر میں پھر یہ سوال کرتا ہوں۔ کہ کیا یہ ممکن بھی ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ صلعم علیہ نے کبھی ایسی متناقض باتیں زبان مبارک سے نکالی ہوں۔ ہرگز نہیں۔ یہ ممکن ہی نہیں ہو سکتا۔ میرا ایمان تو یہی کہتا ہے۔ کہ اے اہل حدیث تمہارا ایمان اسکو ممکن جانے تو جانے مجھے تو عین الیقین ہے کہ یہ احادیث جھوٹی ہیں۔ اور یہ کسی ایسے شخص نے گھڑ کر آپ کے ذمے لگائی ہیں جو کہ پکا دشمن آپکا ہے اسلام سے بیزار ہے کوئی یہودی یا نصرانی ہو۔

خلاصہ اس مضمون کا دو جملوں میں ہے یہ کہ آپ دونوں حدیثوں میں دو طرح سے تعارض پاتے ہیں۔ اول یہ کہ حدیث جبرئیلی میں عشا کی نماز کا وجوب امم سابقہ پر معلوم ہوتا ہے مگر پہلی حدیث سے اس کا خلاف مفہوم ہے۔ دوم یہ کہ عشا کے وقت کو عتمہ کہنے سے منع کیا۔ مگر سرور کائنات علیہ افضل التحیۃ والصلوٰۃ نے عتمہ کہا۔ پس یہ ہے آپ کی طول طویل تقریر کا خلاصہ۔ اب سنئے! پہلے تعارض کے جواب میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ پہلی امتوں پر عشا کی نماز فرض نہ تھی۔ بلکہ بطور نفل کے پڑھتے تھے۔ ان معنے سے آنحضرت نے نفی کی ہے یعنی مطلب یہ ہے۔ کہ پہلی امتوں نے اس نماز کو تمہاری طرح بطور فرض کے نہیں پڑھا۔ جبکہ بطور نفل کے پڑھتے تھے جس کا وقت حدیث جبرئیل میں بتلایا گیا ہے۔ مگر میرے نزدیک راجح یہ ہے کہ پہلی امتوں پر بھی نماز عشا بدستور فرض تھی۔ اور حدیث جبرئیلی جو اوقات بتلائے گئے ہیں۔ بالکل وہی ہیں جو حضرات انبیاء علیہم السلام کی نمازوں کے لئے تھے مگر اس حدیث میں جو فرمایا کہ کسی نے آپکے پہلے یہ نماز نہیں پڑھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت اتنی رات گذری پر نہیں پڑھی۔ چنانچہ ابوداؤد کی اس حدیث کے متصل ہی امام ابوداؤد نے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں:۔ لولا ضعف الضعیف وسقم السقیم لاخرت ھذہ الصلوٰۃ الی شطر اللیل یعنے آنحضرت نے فرمایا۔ اگر ضعیفوں کا ضعف اور بیماروں کی بیماری مانع نہ ہو۔ تو میں اس نماز عشا کو نصف شب تک پیچھے کر دیا کرتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کی طرف حضور نے اشارہ فرمایا کہ نماز عشا اسوقت قریب نصف شب کسی نے تم سے پہلے نہیں پڑھی نہ یہ کہ کسی نے مطلق نماز عشا پڑھی ہی نہیں۔ ہاں اس توجیہ پر آپ یہ اعتراض کر سکتے ہیں کہ یہ توجیہ حدیث جبرئیلی کے خلاف ہے۔ جس میں صاف لکھا ہے کہ عشا کی نماز کا وقت ثلث شب تک ہے پھر یہ نصف شب تک کیوں نماز ادا کرنے کی تجویز فرمائی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ثلث شب تک نماز کا وقت تو معمولی بتلایا ہے اس کے آگے عدم جواز نہیں بتلایا۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اوقات معمولہ حضرات انبیاء علیہم السلام کا ثلث شب تک ہے اور عصر کا دو مثلوں تک مگر بایں ہمہ جیسا دو مثل بعد عصر کی نماز جائز ہے۔ اسی طرح ثلث شب کے عشاء کی نماز جائز ہے بلکہ بلحاظ تکلیف بیداری اولیٰ اور افضل ہے۔ فتدبر فانہ دقیق۔

عتمہ کی بابت بھی آپ نے غلطی کھائی ہے اصل جڑ غلطی کی یہ ہے کہ آپ حدیث شریف کے ایسے شائق اور محب خالص ہیں کہ حدیث میں کیسا ہی حکم کیوں نہ ہو۔ آپ اسکو شرعی تصور کر لیتے ہیں۔ جو آپ کی حدیث دانی کی دلیل ہے۔ حالانکہ احادیث شریفہ میں کبھی تو احکام شرعیہ ہوتے ہیں۔ جنکے کرنے پر ثواب۔ اور نہ کرنے پر عتاب ہوتا ہے۔ مگر یہ طریق ہمیشہ نہیں بلکہ بعض اوقات احادیث میں احکام شفقتی ہوتے ہیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محض شفقت سے اپنی امت کو فرماتے ہوتے ہیں جیسے تبرید ظہر ہم بتلا آئے ہیں۔ کبھی احکام عرفی بھی ہوتے ہیں۔ جو زباندانی کے متعلق ہوتے ہیں۔ ان کی مثال ہم اردو میں پاتے ہیں۔ کہ شہروں کے رئیس اور فصیح اللسان اپنے متعلقین کا کوئی گنواری لفظ سنکر کہا کرتے ہیں۔ کہ گنواروں کی طرح نہ بولا کرو۔ مگر کبھی کبھی گنواروں سے پالا پڑ جائے۔

تو اُن گنواروں کے سمجھانے کو وہی لفظ بولنے پڑتے ہیں جنسے منع کیا ہوتا ہے۔ تو یہ میری تقریر ایسی ہے کہ کسی عاقل فہم کو (جسکے تعلقات کا دائرہ عام وخاص سے ہے) اس میں ذرہ بھر شک نہیں ہوسکتا۔ پس حضور نبوی کا یہ فرمانا۔ کہ تم عتمہ نہ کہا کرو۔ قسم اوّل سے ہے مگر خود عتمہ کہنا قسم ثانی سے ہے۔ علاوہ اسکے اگر ہم آپ سے اس کا ثبوت طلب کریں۔ کہ بتلایئے اس کا ثبوت ہے؟ کہ حضور نبوی نے عتمہ کہنے سے منع پہلے کیا پھر خود ہی عتمہ کہا کیوں؟ یہ ممکن نہیں۔ کہ جن احادیث میں عتمہ کہنے کا ذکر احادیث میں آتا ہے۔ وہ پہلے کی ہوں اور جن میں منع آتا ہے وہ پیچھے کی اور بنیاد منع اور بولنے کی وہی ہو۔ جو اوپر بیان کر گئے ہیں۔ تو بتلایئے؟ آپ کس دلیل سے اس کا خلاف کہہ سکتے ہیں:-

ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ

مرزا قادیانی کا اعتقاد قرآن مجید کی نسبت

[illegible]

اور خود اللہ تعالیٰ قرآن شریف کی تعریف میں ارشاد فرماوے

اللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا

(ترجمہ) اللہ نے اوتاری بہتر بات کتاب۔ احسن کے معنے بہت خوبصورت۔ اللہ پاک فرماوے میری کتاب احسن الحدیث ہے اور مرزا کہے۔ کہ قرآن سخت زبان اور گندی گالیاں دینے والا ہے۔

اگر یہاں یہ سوال ہو۔ کہ مرزا صاحب نے قرآن مجید کی نسبت ایسا کیوں لکھا۔ تو جواب یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب پر سخت زبانی کے باعث یعنی سخت اور گندے الفاظ اپنی تالیفات میں مخالفین کی نسبت تحریر کرنے کے باعث لوگوں نے اعتراض کئے۔ تو مرزا نے اپنی سخت زبانی کے الزام کو رفع کرنے کیلئے یہ لکھدیا۔ کہ قرآن میں بھی ایسے الفاظ ہیں۔ جو نہایت سخت اور گندی گالیاں ہیں۔ پس بجہت ثبوت ازالہ سے اصل عبارت نقل کرتا ہوں:-

دیکھو! صفحہ ۱۲ میں لکھتے ہیں ”پہلی نکتہ چینی اس عاجز کی نسبت یہ کی گئی ہے۔ کہ اپنی تالیفات میں مخالفین کی نسبت سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔

ف:- چہ نسبت خاک را با عالم پاک؟ بیشک مرزا صاحب اپنی بدزبانی کے باعث عند اللہ اور عند الناس بھی ملزم ہیں چنانچہ چند سال کا عرصہ ہوا ہے کہ حکام وقت نے بھی مرزا صاحب کو بدزبانی سے حکماً بند کیا تھا۔ لیکن العادۃ من الموت ہے پہلے ہٹنا بھی تو مشکل ہے جیسا کہ سنا جاتا ہے کہ مرزا صاحب پر باعث بدزبانی ایک مقدمہ دائر ہے یہ بھی سنا جاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب اس مقدمہ میں فتح کا نقارہ بجاتے ہیں۔ خیر جو کچھ ہوگا۔ دیکھا جائیگا۔

اب میں مرزائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ غور سے سنئے۔ کہ خداوند تعالیٰ کا معاملہ جو مخلوق کے ساتھ ہے۔ وہ واقعی اور ٹھیک طور پر ہے کیونکہ جیسے وہ تمام اشیاء کا اکیلا خالق ہے۔ ویسے ہی مالک بھی ہے۔ اور اسکو اپنی تمام مخلوق اور مملوک میں ہر طرح سے کرنے اور کہنے کا حق ہے۔ مخلوق میں سے کسی کی کیا مجال ہے کہ اوس پر اعتراض کرے یا اُس سے پوچھے کہ آپ نے ایسا کیوں کیا یا کہا۔ چنانچہ اپنے اپنی تعریف میں فرمایا ہے۔ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ (ترجمہ) نہیں سوال کیا جاتا۔ اُس چیز سے کہ کرتا ہے اور وہ سوال کئے جاتے ہیں۔

اے مرزائیو! خداوند تعالیٰ سے ڈر کر ضد اور تعصب کو دور کرکے ایمانا سچ ہی کہو۔ کہ اگر کوئی مسلمان یہ کہے۔ کہ قرآن اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے (۱) اور یا یہ کہے۔ کہ قرآن ایسا سخت زبان اور گالیاں دینے والا ہے۔ جس سے غایت درجہ غبی اور جاہل بھی بخبر

نہیں ہے۔ (۳) اور یا یہ کہے۔ کہ قرآن میں ایسے الفاظ موجود ہیں جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں۔ تو ایسے شخص کو تم مسلمان کہوگے یا کچھ اور؟ میں کہتا ہوں۔ کہ قرآن کہتا ہے لعنت اللہ علی الکاذبین اور تم کہو لے سزا لو! آمین ؎

خدا سے ڈر تعصب چھوڑ بیٹھ — اگر حق کی سمجھ ہے تو اے پیارے
نہ مانے جو حدیث مصطفےٰ کو — اُسے تو آگ ہو در گور پیارے

راقم:- بندہ اللہ دتا از یتیم خانہ بہاولپور

سخت شکایت

کہ بارہا لکھا گیا ہے۔ کہ خریدار اپنے خط میں اپنی چٹ کا نمبر ضرور لکھا کریں۔ گو اُن کا نام نامی کتنا ہی مشہور ہو۔ اور اڈیٹر اور محرر کو اُن سے ذاتی نیاز حاصل ہو۔ مگر رجسٹر کی تلاش میں تو تکلیف ہوتی ہے۔ آج ایک کارڈ نقل کیا جاتا ہے دیکھئے! کس طریق سے لکھا ہے۔ کیا ایسے خطوط کی تعمیل ہو سکتی ہے:۔

‹‹از طرف فدوی احمد حسن طالب علم السلام علیکم! بعدہٗ گذارش یہ ہے۔ کہ پتہ معروف پر اخبار روانہ فرما دیں گے››

‹‹بلکہ پتہ ذیل میں روانہ کیجئے گا››

اِس خط کو دیکھکر کون کہہ سکتا ہے؟ کہ پتہ معروف کیا ہے؟ اور یہ صاحب کون ہیں۔ راقم خط کو یہ خیال نہیں آیا۔ کہ اوّل تو احمد حسن کی تلاش میں کتنا وقت لگیگا۔ پھر بعد دقت ملا۔ تو ممکن ہے کہ کوئی اور احمد حسن بھی خریداروں میں ہوں۔ غرض بے نمبر خط کی تعمیل میں محرر کو سخت تکلیف ہوتی ہے بعض دوست نمبر لکھتے بھی ہیں تو رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۳ لکھدیتے ہیں حالانکہ چٹ کا نمبر وہ ہوتا ہے جو اُن کے نام کے سر پر ہوتا ہے دوسری شکایت یہ کہ باوجود مرات کرات لکھنے کے بھی کئی احباب ہفتوں بلکہ مہینوں بعد پرچہ کی عدم وصولی سے اطلاع دیتے ہیں۔ حالانکہ کئی دفعہ لکھا ہے کہ ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیا کریں۔ تاکہ دوسرے پرچے کے ساتھ ہی روانہ ہوسکے ہمنے بھی بہت سے شکایتی خطوط جمع کرکے پوسٹ ماسٹر جنرل کی خدمت میں بھیجدیے ہیں۔ آج ٹون انسپکٹر ڈاکخانجات تفصیلی حالات لکھکے لے گئے ہیں۔ امید ہے۔ کہ آئندہ کو پرچہ نہ پہنچنے کی شکایات پیدا نہ ہوگی +

نفس ناطقہ اور اُس کے کام

(ماخوذ از عصر جدید)

جس شخص نے پہلے ہی سے علم النفس پر زیادہ توجہ نہ کی ہو وہ پوری طرح نہیں سمجھ سکتا۔ کہ علم النفس کیا ہے؟ یا اُسکا مطالعہ کیوں کرنا چاہئے؟ اور اگر اُن لوگوں سے صلاح مشورہ کریں۔ جنکا کام ہے۔ کہ ہمکو اسباب سے آگاہ کریں تو ہمکو بلا شبہ معلوم ہو جائیگا۔ کہ اِن دونوں سوالوں کے جواب میں کچھ نہ کچھ اختلاف رائے ہے۔ مگر یہی بات مطالعہ کے ہر ایک مضمون کی بابت زیادہ تر صادق آتی ہے۔ کیونکہ جو تعریفیں معلم اپنے شاگردوں کو نہایت ہی ابتدائی عمر میں بتاتے ہیں۔ یا کتابیں لکھنے والے کتابوں کے ابتدائی صفحوں میں درج کرتے ہیں وہ منجملہ اُن چیزوں کے ہیں۔ جن پر علمی تحقیقات کرنیوالوں کا عام اتفاق بہت ہی کم ہوتا ہے۔

علم النفس کیا ہے؟ مگر باوجود تمام مشکلات کے یہ بات ممکن ہے کہ اس سوال کا جواب اس طرح پر دیا جاوے۔ جس سے ہر شخص علم النفس کا مطالعہ اس طرح شروع کر سکے کہ اُس کو اس علم کے موضوع اور طریقہ دونوں کا خاصی صفائی سے تصور پیدا ہو جاوے۔ فقط اتنی ضرورت ہوگی۔ کہ تعریف میں چند لفظ استعمال کیے جائیں گے۔ جنکے معنوں کو زیادہ صاف طور پر سمجھنے کیلئے اسوقت تک چھوڑ دینا چاہئے۔ جبکہ اس مضمون کا مطالعہ آگے بڑھے۔

اس امر پر غور کرتے ہیں کہ علم النفس کیا ہے؟ ہم روزانہ

زندگی کے تجربوں میں سے کسی تجربہ سے شروع کر سکتے ہیں کیونکہ اس علم میں بمقابلہ باقی تمام علوم کے کم از کم ایک فائدہ ہے۔ کہ اس علم کے واقعات اور نمونوں کو ہمیں دور تلاش کرنا نہیں پڑتا۔ اور نہ اُن لوگوں سے روپیہ دیکر خریدنا پڑتا ہے۔ جنہوں نے اُن نمونوں کو جمع کیا ہے جیسا کہ علم نباتات۔ علم طبقات الارض۔ علم الاعضا وغیرہ میں ہوتا ہے۔ ہم اُن واقعات کو ہمیشہ اپنے ساتھ لئے پھرتے ہیں۔ جن نمونوں کا مطالعہ کرنا ہے وہ خود ہم ہی تو ہیں۔

آؤ اب چند انسانی تجربوں کو جن سے ہر شخص مانوس ہے مثال کے طور پر بیان کریں۔ فرض کرو۔ کہ بازار میں چلتے چلتے ہماری توجہ کسی خاص شخص کی طرف مائل ہو گئی ہے جو دُور سے ہماری طرف آ رہا ہے۔ اول اول اُس شخص کی صورت صاف طور پر ہمکو نظر نہیں آتی۔ اور اسی وجہ سے ہم اپنے دل سے یہ سوال کرتے ہیں۔ "یہ شخص جو دور سے اس طرف آ رہا ہے کون ہوگا"۔ جو سوال ہم نے اپنے دل سے اس طرح پوچھا ہے اس کا جواب دینے کیلئے غالباً اب ہمارے دل میں شوق پیدا ہو جائے گا۔ پس ہم زیادہ غور سے نظر ڈالتے ہیں اور اس اثنا میں سرگرمی سے سوچتے ہیں۔ کہ یہ شخص کس سے مشابہ ہے۔ اس خاص وقت میں اس رستہ سے کس شخص کے آنے کا احتمال ہے۔ تھوڑے عرصہ میں اُسکے خدوخال اور لباس زیادہ کامل طور پر معلوم ہو جاتے ہیں مگر ابھی ہم اس شخص کو پہچان نہیں سکتے۔ اور نہ اس کا نام بتا سکتے ہیں۔ یا عام طور پر کہینگے۔ کہ ہم اس بات کا تصور نہیں کر سکتے۔ کہ وہ کون شخص ہوگا۔ مگر ایکایک ہم اسکو پہچان لیتے ہیں۔ ہمارے دل میں یہ بات آتی ہے۔ کہ یہ تو میاں رمضان خاں ہیں۔ ان سے تو گذشتہ موسم گرما میں سمندر کے کنارہ پر ہمسے ملاقات ہوئی تھی۔ اور ہمکو یاد ہے۔ کہ کشتی کی سیر یا لان ٹینس میں چند گھنٹے ہم نے اُن کے ساتھ بسر کئے تھے۔ اب اُس پہلے تاثر کی بجائے۔ جسکی وجہ سے اس شخص کو یاد کرنے کی کوشش میں ہم سرگرم اور حیران اور متفکر تھے۔ ایک حظ نفس کا تاثر پیدا ہوتا ہے۔ ہم فوراً تدبیریں کرتے ہیں کہ اُس کی دعوت کریں۔ اور اُسکو کسی شہر کی سیر کرائیں۔ مگر اب اس بات کو یاد کر کے کہ ہم نے پہلے سے قول و اقرار کر لیا ہے جسکو پورا کرنا ضرور ہے تاثر کی تبدیلی دوبارہ واقع ہوتی ہے۔ اور آخر کار استدلال کے ایک فوری عمل کے بعد۔ جس سے ہم اشیاء کی تصویر اپنے دل میں قائم کر لیتے ہیں۔ کہ دو ممکن طریقوں میں سے کون سے طریقے سے فوائد یا نقصانات پیدا ہو سکتے ہیں۔ ہم کسی ایک طریقہ کو پسند کر لیتے ہیں۔

(۲) **حیثیت نظر**۔ اس قسم کے تجربے جو ابھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شخص کی زندگی میں اکثر اوقات پیش آتے ہیں۔ مگر جس حیثیت سے علم النفس میں اُن پر نظر کیجاتی ہے۔ اُس حیثیت سے بالعموم اُن کا لحاظ نہیں کیا جاتا اگر یہ خاص تجربہ ہم میں سے کسی شخص کے سامنے ٹھیک اُسی طرح پیش آئے۔ جس طرح کہ بیان کیا گیا ہے تو ہمکو اپنے نفس کے کاموں میں بہ حیثیت کذائی غالباً کچھ دلچسپی نہ ہوگی۔ بلکہ ہم زیادہ تر ان سوالوں کو حل کرینگے "یہ کون شخص آ رہا ہے؟ مجھے کس نام سے اسکو پکارنا چاہئے؟ کیونکر اس سے صاحب سلامت کرنی چاہئے؟ اور ملنے کے بعد اُس سے کس طرح پیش آنا چاہئے؟ جو ہماری دلچسپی کا باعث ہو"۔ یعنے ہمارے سوالات عملی ہوتے ہیں۔ اُن کا تعلق ہمارے اپنے خیالات تاثرات اور تدابیر سے بہ حیثیت کذائی کچھ نہیں ہوتا یا بہت ہی کم ہوتا ہے۔ بلکہ ہر شے کا تعلق اُن ہی چیزوں سے ہوتا ہے جن کی بابت ہم خیال کر رہے تھے یا جن کی طرف ہمارے تاثرات مائل ہوئے تھے یا جنکے متعلق ہم تدبیریں کر رہے تھے۔ اس معمولی عملی حیثیت نظر کو بعض اوقات ظاہری حیثیت نظر کہتے

مگر جس حیثیت نظر سے اُن تمام واقعات کا خیال کیا جاتا ہے جو شل واقعہ مذکورۂ بالا کے ہیں - اُس حیثیت نظر کو علم النفس بالکل تبدیل کر دیتا ہے - آؤ اب اُسی پر اختصار کے ساتھ تبدیل شدہ حیثیت نظر سے غور کریں - سب سے پہلے ہم یہ بات دیکھتے ہیں - کہ اس قصہ میں "توجہ" کا بیان ہے - جو ایک شے کی طرف مائل ہو گئی تھی اور پھر ارادۃً اس پر قائم ہو گئی تھی - پھر ادراک کا - یعنی اس بات کا علم کہ وہ کیا شے ہے - جو حواس (اور اس صورت میں آنکھوں) کے استعمال سے اور نیز خیال کرنے اور یاد کرنے کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے - یہاں تک کہ صاف طور پر شناخت حاصل ہو جاتی ہے پھر تاثرات کا جو رنج [illegible] کی کیفیت اور لہجہ کو بدل دیتے ہیں اور آخرکار تدبیر اور پسند کا بیان ہے اور اس امر کا بھی ذکر ہے - کہ اُنکے طرزِ عمل ہیں انکو کسطرح پورا کرنا چاہیئے - اب دیکھو توجہ - ادراک - خیال - یادداشت - تاثر - خواہ خوشی کا ہو خواہ غم کا - تدبیر کرنا اور پسند کرنا یہ سب چیزیں بہ حیثیت کذائی اور نیز ذاتی اعتبار سے ایسے واقعات ہیں - جن سے علم النفس بحث کرتا ہے ﴿ (باقی آئندہ)

استفتاء

سوالات

نمبر ۱۵: - علم مسمریزم سیکھنا جائز ہے یا نہیں؟ (محمد خلیل از سیالکوٹ)

نمبر ۱۶: - نابالغ لڑکے لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں - باپ ایجاب قبول کرے تو کسطرح کرے - (ایضاً)

نمبر ۱۷: - نماز میں جب انسان کھڑا ہو - تو ہر دو پاؤں کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہیئے آیا کچھ مقرر ہے یا اختیار ہے - (ب) نماز پڑھتے ہوئے اگر سامنے سجدے کی جگہ یا کسیقدر بلندی پر طاق میں قرآن شریف یا کوئی دینی کتاب رکھی ہو - تو نماز درست ہے یا نہیں؟ (خریدار اہلحدیث)

نمبر ۱۸: - کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اور عمرو دونوں برادر حقیقی تھے اور اُن کی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ جدا جدا تھی - اتفاقاً زید اور اسکی زوجہ مرض طاعون میں انتقال کر گئے - زید کے ایک بیٹی ہے - زید نے بقید حیات اپنی بیٹی کو ایک مکان اور ایک دوکان اور ایک کھیت جہیز میں دیدیا - چار کھیت اور ایک مکان زید کا اور ہے - عمرو کہتا ہے کہ زید نے میرے بیٹے کو متبنے کیا ہے - اب یہ جائیداد زید کی سب میری اور میرے اس بیٹے کی ہے کہ جسکو زید نے متبنے کیا ہے - اس کل جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ میں زید کی بیٹی کا کچھ حق نہیں میں مالک ہوں - بیٹی زید کی کہتی ہے کہ کل جائیداد کی میں وارث ہوں متبنے کا شرع شریف سے کچھ حق نہیں اب ان دونوں میں شرعاً اصل مالک کون ہے اور کتنا کتنا حصہ دونوں کو ملنا چاہیئے - کتاب اللہ اور کتاب الرسول اور اجتہاد مجتہدین سے جو مطابق سنت کے ہو - تحریر فرمائیے بینوا توجروا (عبداللطیف از سیندرو ضلع)

نمبر ۱۹: - ایک شخص اپنی لڑکی کو اسکے خاوند کے گھر نہیں بھیجتا اور کسی دوسرے گھر میں چھپا دی ہے حالانکہ اسکے خاوند میں کوئی عیب نہیں اور وہ آباد کرنا چاہتا ہے - اور عام لوگوں سے سنا جاتا ہے کہ وہ لڑکی کو عیسائیوں کے گھر چھپا دیا ہے اسپر حدیث شریف کا کیا حکم ہے

راقم: (حافظ میراں بخش از سیالکوٹ)

نمبر ۲۰: - نماز میں سورتوں کا آگے پیچھے پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ جیسے قل ھو اللہ پہلے پڑھے اور تبت یدا پیچھے -

نمبر ۲۱ - سورہ فاتحہ کے بعد کوئی آیت شروع کرے اور بھول جاوے اور کہیں سے شروع کر دیوے تو نماز ہوگی یا نہیں؟ (مصطفے از ناگپور)

نمبر ۲۲ - اگر صبح کو غسل کر کے کپڑے بدلے جائیں اور یقین ہو کہ جرابیں بوٹ کے اندر ہیں صرف دوپہر کو بوٹ نکالے اور پلنگ پر ہو بیٹھے استراحت کے بعد پیشین (ظہر) کو اٹھے اور جرابیں پاؤں میں ڈال لیں پانی موجود ہے مگر دل جرابوں اور پاؤں کی پاکی کی شہادت دیتا ہے - اسلئے ان پر صرف ہاتھ پھیر کر نماز ادا کی گئی نماز درست ہوئی یا نہ؟ **نمبر ۲۳** ٹیشن آشین و بابوں کیلئے بھی بطریق مذکور کیا حکم ہے؟ (خریدار اہلحدیث از کوہاٹ)

جوابات

نمبر ۱۵ - علم مسمریزم ایک انسانی قوی کو ترقی دیتا ہے اس میں کوئی کلمات شرکیہ کفریہ نہیں ہوتے بلکہ محض قدرتی اسباب کا استعمال ہے۔ اسلئے اسکے سیکھنے میں کوئی قباحت معلوم نہیں ہوتی۔ اگر کوئی صاحب اسکی قباحت سے اطلاع دینگے۔ تو درج کردی جائے گی۔

نمبر ۱۶: نابالغوں کا نکاح کرادینا درست ہے باپ کو اختیار ہے۔ کہ بیٹے کے نام پر قبول کرے یا اس کا نام نہ لے۔ تو بھی بیٹے ہی کا نکاح ہوگا۔ جو تمام حاضرین کے ذہن میں مقصود ہوگا یہ مسئلہ اہلحدیث کے سابقہ نمبروں میں بھی آچکا ہے

نمبر ۱۷ - نماز میں اپنے پاؤں کو جتنے اندازہ پر بیرون از نماز عادتاً کھڑا ہوسکے کھڑا رکھے ہاں ساتھ والوں کی تکلیف کا خیال رکھے۔ کیونکہ ساتھی کو تکلیف دینا حدیث میں منع آیا ہے۔ (ب) نماز پڑھتے ہوئے سامنے کوئی کتاب ہو۔ نماز میں خلل نہیں آسکتا۔

نمبر ۱۸ - زید کی لڑکی کا نصف اور بھائی کا نصف متبنی کا کوئی حق نہیں خدا فرماتا ہے۔ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ایک لڑکی کا نصف ہے بھائی عصبہ ہے متبنی کی بابت فرماتا ہے مَا جَعَلَ اَدْعِيَاءَكُمْ اَبْنَاءَكُمْ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ یعنے تمہارے لے پالک خدا کے نزدیک تمہارے بیٹے نہیں ہیں یہ تو صرف تمہارے منہ کی باتیں ہیں۔

نمبر ۱۹ - اگر واقعی ایسا ہے تو سخت گنہگار ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ بارہ سال کی لڑکی کا نکاح اگر باپ نہ کراوے تو جو کچھ خرابی پیدا ہوگی اوسکو گناہ ہوگا۔ ایسا ہی اس صورت میں باپ مجرم ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ شیطان کسی گناہ سے اتنا خوش نہیں ہوتا۔ جتنا بیوی خاوند میں لڑائی ہونے سے ہوتا ہے مگر کوئی باپ بلاوجہ اپنی لڑکی کو غیر آباد کرنا نہیں چاہتا۔ اسکا علم خدا کو ہے۔

نمبر ۲۰: سورتوں کی تقدیم تاخیر کی بابت کوئی حدیث نہیں آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایکدفعہ پہلی رکعت میں سورہ کہف پڑھی۔ اور دوسری میں سورہ یوسف پڑھی تھی فقہا نے بلا ترتیب سورتوں کا پڑھنا مکروہ لکھا ہے۔ مگر کوئی دلیل اسپر نہیں بتلائی۔ والعلم عند اللہ۔

نمبر ۲۱: - درست ہے۔

نمبر ۲۲: - نماز درست نہ ہوگی۔ کیونکہ اگر جرابیں اتار کر سویا ہے تب بھی اور پہن کر سویا ہے تب بھی سونے سے وضو ٹوٹ گیا۔ اسلئے نئے سرے سے وضو کرکے جرابیں پہنے اور آئندہ کو مسح کرے۔

نمبر ۲۳: - بنین پر بھی مسح درست نہیں۔

انتخاب الاخبار

مرزا قادیانی کا مقدمہ گورداسپور میں برابر ہو رہا ہے اور مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کی شہادت نئے سرے سے ہوتی رہی۔ ابھی ختم نہیں ہوئی۔

مرزا جی کو الہام ہوا ہے۔ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِیْنَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنِّیْ اَمَرْتُ الْمَلٰئِكَةَ لَكُمْ زَادَ اللّٰهُ عُمُرَكَ (الحکم ۱۲ - ۲۴ اپریل ۱۹۰۷ء) یعنے جو تم چاہو۔ کرو میں نے تمکو بخشدیا۔ انشاء اللہ امن پانے والے ہوگے۔ جو چاہو۔ کرو۔ میں نے تمہارے لئے فرشتوں کو حکم دیا۔ خدا نے تیری عمر زیادہ کردی۔ (مضمون بدستور در بطن قائل۔ دیدہ باید۔ سے وقت پیری شباب کی باتیں ایسی ہیں جیسی خواب کی باتیں)

سرکاری رپورٹ ہے۔ کہ قادیاں میں مئی کے پہلے ہفتہ مختتمہ ۷ مئی میں ۶۰ - آدمی آلودہ طاعون ہوئے اور ۵۲ فوت ہوئے دوسرے ہفتہ مختتمہ ۱۴ مئی میں ۳۶ - آلودہ ہوئے اور ۳۷ فوت ہوئے⊕ حالانکہ ۲۴ - اپریل کو الحکم نے بڑی خوشی سے ایک غیر معمولی پرچہ نکالا تھا۔ کہ قادیاں میں اب آرام ہے

⊕ اور تیسرے ہفتہ ۸ فوت ہوئے۔

اس آرام سے بیماری کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

قبول اسلام۔ مولوی غلام محی الدین خاں صاحب پیش امام جامع مسجد شاہجہانپور کے ہاتھ پر ۷ مئی کو تین آدمی مسلمان ہوئے احمد۔ مریم۔ بی اسلامن نام رکھے گئے۔ ۲۹۔ اپریل کو بھی ایک آدمی عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہوا تھا۔ بی اسلامن سے اُس کا نکاح کیا گیا۔ (شیخ احمد اللہ امرتسری)

سیالکوٹ۔ کنچنیوں نے اتفاق کر لیا ہے کہ اپنی عورتوں کو براتوں میں ڈولیوں کے ساتھ نہ جانے دینگے سبے پڑگی ہے۔

۲۲ مئی کو انجمن اسلامیہ امرتسر نے حسب دستور مجلس مولود بڑی شان و شوکت سے کرائی۔ (خدا اسلام) مسلمان بھائی کیا سنتوں سے فراغت پا چکے ہیں کہ بدعات میں مشغول ہو گئے ہیں۔ ابھی تو کئی ایک سنتیں بلکہ فرض واجب بھی باقی ہیں۔ آہ

تو کار زمیں را نکو ساختی — کہ با آسمان نیز پرداختی

مجلس مولود کے بدعت ہونے کا اقرار خود علماء حنفیہ کو بھی ہے خدا مسلمانوں پر رحم فرماوے اور انکو اتباع سنت کا شوق عطا کرے۔

۵ ماہ کے زور و شور کے بعد آخر کار طاعون گیا ہے اب بالکل مفقود ہو گیا ہے۔ قریباً سات ہزار مرد عورتیں اور بچے اس کی نذر ہو چکے ہیں (افسوس قادیاں میں ابھی تک ہے)

دربھنگہ میں ایک برہمن عورت جسے حسن مجسم بتایا جاتا ہے۔ کلام و منتر کے زور سے طاعون، سرطان، پھوڑا پھنسی اور زکام وغیرہ کے مریضوں کو اچھا کر رہی ہے۔ والعلم عند اللہ

ماہ حال کے پہلے نصف میں کل ہندوستان کی ریلوں کی آمدنی بمقابلہ ماسبق کے اسی عرصہ کی نسبت بقدر ۵ لاکھ روپیہ کے زیادہ ہوئی۔

لارڈ کرزن بہادر موجودہ انتظام کے مطابق ۲۳۔ یا ۲۴ ستمبر کو ہندوستان میں واپس آئینگے۔

محکمہ آب و ہوا نے پیشین گوئی کی ہے کہ شمال مغربی ہندوستان میں غضب کی گرمی پڑے گی خصوصاً رات کے وقت۔

(دیکھئے قادیانی گپ نہ ہو)

میجر پڑ ۳۰۔ اپریل کو بخیر و عافیت کابل پہنچ گئے اور امیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر ہز ہائینس کی ہتھیلی میں اپریشن کیا۔ جس سے وہ دن بھر کر سوئے امیر صاحب میجر صاحب موصوف سے بڑے خوش ہوئے ہیں۔

کابل کی خبریں مظہر ہیں۔ کہ افغانستان میں فصلوں کی حالت اچھی ہے۔

لارڈ کرزن لنڈن میں پہنچ گئے ہیں۔ ٹائمز نے ایک لیڈر میں لارڈ کرزن بہادر کی حکومت کی از حد تعریف کی ہے اور لکھا ہے کہ لارڈ موصوف بر وقت یہاں پہنچے ہیں۔ کیونکہ ان کا مشورہ دربار تبت ہوم گورنمنٹ کیلئے خاص طور سے مفید ثابت ہوگا

روسی جنگی ضرورت کے لئے لوگوں سے مویشی لے رہے ہیں۔ جس سے جاپانی سخت اظہار ناراضگی کر رہے ہیں۔

دریائے یالو کی لڑائی میں جاپانیوں کے ۳۰۔ افسر اور ۸۷۰۔ آدمی ہلاک و مجروح ہوئے

جاپانی کامیابیوں نے روس میں خطرہ پیدا کر دیا ہے اور جنرل سٹاف راوی ہے۔ کہ تازہ ترین حالات طویل اور خونخوار جنگ کی خبر دیتے ہیں۔

جرمن اخبارات جو اب تک سرد مہری سے کام لے رہے تھے جاپانیوں کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

روسیوں نے چین کی ۴۲ کشتیاں چاول سے لدی ہوئی لیاہو کے قریب گرفتار کی ہیں۔ جو ٹنشن کو جا رہی تھیں

جاپانیوں نے از سر نو پورٹ ایڈمز کی ریلوے پر قبضہ کر لیا ہے اور پورٹ آرتھر کا سلسلہ رسل و رسائل وغیرہ پھر منقطع ہو گیا ہے (شاباش)

جو روسی دریائے یالو کی لڑائی میں مجروح ہوئے تھے اُن کا

جاپانی بڑی احتیاط سے علاج کرتے ہیں (انسانی ہمدردی یہی ۱۶ - کی شام کو زار میدان جنگ کو جانے والی فوجوں کو الوداع کہنے کا راکان گئے -

گورنمنٹ چین نے اپنے قائمقاموں کے نام جو ممالک غیر میں مقیم ہیں - احکام نافذ کئے ہیں - کہ وہ تمام طاقتوں کو یقین دلادیں کہ خواہ کچھہ ہی کیوں نہ ہو - وہ جنگ میں ثالثی کی پالیسی پر پورے طور سے کاربند رہیگی (چین بھی عجب بے غیرت ہے جاپان تو اسکے لئے لڑے مگر وہ علیحدہ ہوکر تماشہ دیکھا کئے)

جاپانی باوجود روسیوں کی سخت گولہ باری کے خلیج کرین کی سرنگوں کو ہٹا رہے ہیں -

بمبئی میں راجہ بائی کا گھنٹہ گھر - ایک مشہور و خوبصورت عمارت ہے - پہلے ہی قریباً پنجسال کا عرصہ گذرا کہ اسپر سے گر کر بقول بعض گرائی جاکر دو پارسی لیڈیاں مرچکی ہیں - یہ افسوسناک و دردانگیز حادثہ لوگوں کو ابھی بھولا نہ تھا - کہ حال میں ایک اور پارسی نوجوان اسکے اوپر سے گر کر ہلاک ہوگیا -

دہلی کے جینیوں نے آریوں کی ایک کتاب کے خلاف مجسٹریٹ ضلع کی عدالت میں استغاثہ دائر کیا ہے اس کتاب میں آریوں نے جین مت والوں پر بڑے دل آزار حملے کئے ہیں

گورنمنٹ نے کوئٹہ میں سردارزادوں کی تعلیم کے واسطے ایک بورڈنگ بنانے کو ساٹھہ ہزار روپیہ منظور کیا ہے -

بنارس میں سنسکرت یونیورسٹی کیلئے ۵ لاکھ روپیہ جمع کریں گے - آنریبل منشی مادہولال ایک لاکھ دینگے - (ہمارے لیڈروں کو عربی کی مخالفت ہی سوجھتی ہے)

شملہ میں گھوڑوں اور کتوں کی نمائش کا سالانہ جلسہ ۴ جون کو قرار پایا - انعام بٹینگے -

بمبئی میں پلیگ ہسپتال کے ڈاکٹر این ایچ چوکسے کو طاعون ہوگیا ہے - (کہیں مرزا صاحب قادیانی کو بُرا تو نہیں کہا؟)

کرسچن کالج مدراس کے ایک طالب علم نے ٹیکا چیچک کرایا - اسکے اثر سے مرگیا -

ولایت میں پروفیسر وُلف نے دو نئے سیارے معلوم کئے بارھویں اور تیرھویں سطر کے درمیان (قومی اقبال کے نشان ہیں کہ ایک ایک جماعت بلکہ فرد فرد الگ الگ کام میں لگا ہوا ہے - کوئی علمی تحقیقات میں ہے تو کوئی تجارتی اور ملکی ترقی کی فکر میں - پھر ایک دوسرے کے حامی ہیں - یہی اسلامی تعلیم تھی - کہ اَلْمُسْلِمُوْنَ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا یعنے مسلمان تو ایک دیوار کی طرح ہیں جسکی ایک اینٹ دوسری کو تھامے ہوتی ہے مگر کیا ہم ایسے ہیں؟ افسوس اسکا جواب نفی میں ملتا ہے - آہ! ؎

شریعت کے جو ہمنے پیمان توڑے + وہ لیجاکے سب اہل مغرب نے جوڑے

امریکا میں مسٹر کا خطاب موقوف کرینگے بجائے اسکے نام کے ساتھہ پیشہ کا لفظ استعمال ہوگا -

جنگ یالو میں پانچہزار جاپانیوں نے بیس ہزار روسیوں پر حملہ کرکے ان کو تتر بتر کردیا تھا - (انگریزی اخباروں کی یہ سے بیجا تعصب کا نمونہ ہے)

جاپانی تارپیڈو پانچ سرنگیں دریافت کرکے انکو اڑا چکے روسی گولہ باری سے بے پروا ہیں -

اس مضمون کی تار خبر آئی ہے کہ روسیوں نے نیوچوانگ کا علاقہ بالکل خالی کردیا -

سنا جاتا ہے کہ جاپانی فوج میں کرنیل کے عہدہ پر ایک ترکی افسر بھی ہیں - اُن کا نام نامی عبداللہ یوسف آفندی ہے -

لنڈن میں جو لوگ بے ضرورت اور آوارہ گرد پہنچ جاتے ہیں - اُن کے روکنے کیلئے پارلیمنٹ میں مسودہ قانون پیش ہے - اسکے بعد کوئی بیکار آوارہ باشندہ غیر داخل نہ ہوگا -

ڈاکٹر عطا محمد صاحب خان بہادر حضور والیسرائے کے آنریری اسسٹنٹ سرجن مقرر کئے گئے ہیں -

ایک جلیل القدر نوجوان میمصاحبہ مسماۃ میڈم کنڈورانف نے روسی فوج میں اپنا نام لکھوایا ہے منچوریا کو روانہ ہونیوالی ہے اور قادراندازوں کی اول رجمنٹ میں شریک ہونگی خاص پایہ تخت سے یہ اول لیڈی ہیں جو میدان جنگ میں مردانہ وار نکلی ہیں +

حسب الارشاد مولانا ابوالوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS-AMRITSA
الحمد لله
اہلحدیث
نمبر ۳

امرتسر ۱۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۳ جون سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ عـ
والیان ریاست سے ۔ ہے
رؤسا اور جاگیرداروں سے للعہ
عام خریداروں سے ۔ عـا
قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے
نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے

ضروری گذارش

اپنے معزز ناظرین اخبار سے بارہا عرض کیا گیا کہ اپنا نمبر چٹ ضرور لکھا کریں۔ مگر ہمارے مہربان توجہ مبذول نہیں فرماتے۔ اور بعض اصحاب لکھتے بھی ہیں تو بجائے نمبر چٹ کے اخبار کا رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ امید ہے۔ کہ ہمیں اپنے معزز اصحاب سے آئندہ شکایت کا موقع نہ ملیگا۔

نفسِ ناطقہ اور اوس کے کام

گذشتہ اشاعت سے آگے

(۳) تعلقات کا مطالعہ:۔ آؤ! اب پھر اسی قصہ کی طرف رجوع کریں۔ اور خاص اپنی تحریر کی کسی ایسی ہی بات کو یاد کرکے اس قصہ کو گرم اور تازہ کریں

اس تمام تجربہ کے امتحان سے جو بات ثابت ہوتی ہے۔ یہ قصہ اس پر صاف طور پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی یہ بات کہ تجربہ کی مختلف صورتیں (مثلاً توجہ۔ ادراک۔ یادداشت وغیرہ) ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ جس حیثیت سے یہ حکایت الہی بیان کی گئی ہے۔ اس سے ثابت ہوگیا ہے کہ شوق کے تاثر نے کس طرح توجہ کو بیدار اور قائم کر دیا۔ اور توجہ نے ادراک کے نشو و نما پر کیونکر اثر ڈالا۔ کیونکہ اگر ہمکو شوق نہ ہوتا اور ہم توجہ نہ کرتے۔ تو ہم اس شخص کے پاس سے غالباً یونہی بغیر شناخت کئے نکلجاتے۔

اس حکایت سے یہ بھی ثابت ہو گئی ہے۔ کہ مشابہت اور عدم مشابہت پر کس طرح غور کرنی چاہیئے اور پوری شناخت سے چیزوں کا ادراک کرنیکی غرض سے تصور کرنا۔ یاد کرنا اور خیال کرنا ضروری ہیں۔ اس حکایت سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ شوق اور توقع وغیرہ کے تاثرات کس طرح ادراک اور خیالات پر اثر ڈالتے ہیں۔ اور علیٰ ہذا القیاس تاثرات پر ادراک۔ حافظہ اور خیالات کا اثر کس طرح پڑتا ہے اور آخر میں ہمکو یہ بات معلوم ہوئی ہے۔ کہ تدبیر اور پسند کی طرف تاثرات رہنمائی کرتے ہیں۔ اور اگر ٹھیک ٹھیک اس بات پر غور کریں۔ تو اس سوال کو حل کرنے کے ارادہ ہی میں کہ یہ کون شخص دور سے آرہا ہے؟ ایک طرح کی تدبیر یا پسند مضمر ہے بلکہ توجہ اور حافظہ کی اس تمام کوشش میں بھی جس نے آخر کار اس سوال کے حل کرنے کی طرف ہدایت کی تھی۔ یہی بات پائی جاتی ہے۔

(۴) مطالعۂ ذات:۔ ایک اور واقعہ جو اس تمام مطالعہ کو صحیح طور پر سمجھنے کیلئے بہت ضروری ہے اسکو دریافت کرنے کے لئے ہمکو اپنے قصہ کے معنوں پر زیادہ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم اپنے دل سے یہ سوال کریں۔ کہ وہ ادراک۔ خیال۔ تاثر۔ تدبیر وغیرہ کس شخص کے تھے؟ تو ہمکو فوراً یہ جواب ملیگا۔ کہ یہ سب چیزیں درحقیقت میری ہی تھیں میں نے دیکھا تھا۔ میں نے ادراک کیا تھا۔ میں نے یاد کیا تھا۔ میں خوش یا پریشان ہوا تھا۔ میں نے تدبیریں کی تھیں میں نے پسند کیا تھا۔ اب اگر یہ سوال کیا جائے کہ تمکو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی؟ تمکو کس طرح معلوم ہو گیا۔ کہ ادراک کرنے خیال کرنے اثر قبول کرنے اور تدبیر کرنے کے واقعات تمہارے نفس سے تعلق رکھتے ہیں؟ تو اس کے جواب میں معمولی آدمی غالباً صرف منہ دیکھتا رہجائیگا۔ مگر یہ منہ دیکھنا گویا یہ کہنا ہے کہ اس قسم کے واقعات کی بابت یہ خیال کرنا کہ وہ نفس کے سوا کسی دوسری شئے سے متعلق ہیں میری طاقت سے بالکل باہر ہے۔

بیشک جب میں یہ بات جانتا ہوں کہ وہ واقعات پیش آرہے ہیں۔ یا اس بات کو یاد کرتا ہوں۔ کہ وہ پیش آئے تھے۔ تو میں یہی سمجھتا ہوں۔ اور یہی یاد کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے ہی نفس سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو واقعات مجھے اس طرح معلوم ہوئے ہیں یا مجھے یاد ہیں۔ ان سب کا موضوع میں ہوں۔ پس علم النفس میں اسی حیثیت سے اس قسم کے واقعات پر بحث کی جاتی ہے۔ اسکو باطنی حیثیت کہتے ہیں۔ کیونکہ علم النفس کسی موضوع یا نفس اسکے تجارب و افعال کا مطالعہ ہے۔

پس ہم دیکھتے ہیں۔ کہ علم النفس میں ان تمام واقعات سے بحث ہوتی ہے۔ جن کا مطالعہ اس حیثیت سے کیا جاتا ہے کہ وہ دوسرے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور کسی خاص شئے سے جسکو موضوع یا شخص کہتے ہیں متعلق ہیں جسکو

ہر شخص معمولی طور پر لفظ "میں" یا "ہمیں" "خود" سے تعبیر کرتا ہے۔ اسی باطنی تعلق سے اس علم کے واقعات کا مطالعہ کرنے کے ذریعہ سے یہ علم بحیثیت سائینس ترقی کرسکتا ہے۔ کیونکہ اس علم میں جن واقعات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ وہ وہی خیالات۔ تاثرات اور تدابیر ہیں جنکی نسبت ہر ایک موضوع جب کبھی اُن کا خیال کرتا ہے۔ یہی کہتا ہے۔ کہ وہ خاص میرے ہی ہیں +

(۵) **شعور اور نفس**۔ یہاں تک ہمنے اُن مختلف قسم کے واقعات کا ذکر کیا ہے۔ جن سے علم النفس بحث کرتا ہے۔ مثلاً توجہ۔ ادراک بذریعہ حواس۔ یادداشت۔ خیال۔ تاثر۔ تدبیر وغیرہ کے واقعات لیکن ہمکو ایک ایسی اصطلاح کی ضرورت ہے جو ان سب پر بالاشتراک صادق آسکے۔ کیونکہ اگر ان تمام واقعات پر اس حیثیت سے غور کی جائے۔ جس حیثیت علم النفس اُن پر بحث کرتا ہے۔ تو اُن میں فی الحقیقت کوئی نہ کوئی شئے مشترک ضرور پائی جاتی ہے۔ اب ہم اس شئے کو۔ جو اُن سب سے بالاشتراک تعلق رکھتی ہے "شعور" کے نام سے نامزد کریں گے۔ اور یہ سوال کہ "شعور سے کیا مراد ہے"؟ اگر ممکن ہوا۔ تو ہم زیادہ تخصیص کے ساتھ اس سوال کے جواب کو آئیندہ پر چھوڑیں گے۔ پس توجہ۔ ادراک حافظہ۔ تصور۔ خیال۔ تاثر۔ اور پسند ان سب کو شعور کی مختلف صورتیں کہ سکتے ہیں۔ یا اگر زیادہ اچھی طرح بیان کیا جائے۔ تو یہ کہینگے۔ کہ کسی شئے پر توجہ کرنا۔ خواہ وہ کوئی شے ہو۔ کسی شئے کا ادراک کرنا۔ خواہ شئے مدرکہ کچھ ہی ہو۔ کسی شئے کو یاد کرنا خواہ شے یاد کردہ کچھ ہی ہو۔ وغیرہ۔ یہ سب شعور کی حالتیں یا اس کے عمل ہیں +

مگر ان تمام مختلف صورتوں میں ہم ہی شعور حاصل کرتے ہیں۔ ہم ہی ان تمام مختلف عملوں کو پورا کرتے ہیں۔ یا۔ اُن تمام مختلف حالتوں میں موجود رہتے ہیں۔ اگر اس حیثیت سے نظر کی جاوے۔ کہ ہم ذی شعور بننے کے قابل ہیں۔ اور ان تمام مختلف صورتوں میں شعور حاصل کرنے کی سچی قابلیت رکھتے ہیں۔ تو ہم اپنے آپ کو نفس یا روح کے نام سے موسوم کرسکتے ہیں۔ اسی وجہ سے صفت "روحانی" (یا نفسانی) کا اطلاق ان ہی تمام واقعات۔ افعال اور حالتوں پر ہوسکتا ہے۔ پس ان سب کو بحیثیت مجموعی اپنی روحانی زندگی۔ یا اپنے نفس کی زندگی کہ سکتے ہیں۔

(۶) **علم النفس کی تعریف**:۔ جو کچھ یہاں تک بیان کیا گیا ہے اب اُس کا ماحصل مفصلہ ذیل تعریف میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ علم النفس وہ سائینس ہے جسمیں شعور کی حالتوں یا واقعات سے بہ حیثیت کذائی بحث کیجاتی ہے اور اس اعتبار سے یہ علم اِن حالتوں کے اس موضوع کی زندگی کا سائینس ہے۔ جسکو "خود" یا نفس کہتے ہیں۔ علم النفس میں بہ حیثیت سائینس صرف واقعات سے بحث نہیں ہونی چاہئے۔ اور صرف یہی بات نہیں بتانی چاہئے کہ وہ واقعات کیا ہیں اور باہمی مشابہت یا عدم مشابہت کے لحاظ سے وہ کس طرح تمیز کئے جاسکتے ہیں۔ بلکہ اُن کی تشریح بھی کردینی چاہئے۔ کہ وہ کن کن حالتوں میں واقع ہوتے ہیں۔ کس ترتیب سے واقع ہوتے ہیں۔ اور یہ بات بھی کہ پیچیدہ اور بعد کے واقعات آسان اور ابتدائی واقعات پر کس طرح منحصر ہیں۔ پس علم النفس کا مقصد یہ ہے۔ کہ روحانی زندگی کے نشو و نما کو بیان کرے۔ اور اُس کی تشریح کرے۔ (عصمت جبیں)

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

ماہ مارچ کے رسالے میں جو اعتراضات خمسہ چکڑالوی صاحب نے کئے تھے اُن کے جوابات تو لفضلہ تعالےٰ دیے گئے۔ اپریل کے رسالے میں بھی ایک مضمون اسی قسم کا نکلا ہے۔ جس کے دیکھنے سے ان بیچاروں کی اندرونی حالت کا نقشہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کہاں تک انکو حقانیت سے عداوت اور سچائی سے ضد ہے اپریل کے رسالے میں اور حدیثوں پر اعتراض کئے گئے ہیں مگر

ایسے کہ ان اہل قرآن کی قرآن دانی کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ اعتراض سے پہلے ایک تمہید ہے۔ جس میں جی کھول کر حدیث اور حدیث کے ماننے والے دنیا کے کل مسلمانوں کو خوب ہی کوسا ہے۔

"نقل مشہور ہے۔ اونٹ کی کوئی کل سیدھی نہیں یہ عجیب الخلقت ہے۔ افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت یہی حالت احادیث کی ہے اونٹ کی فطرت صرف ریگستان میں چلنے کی ہے نہ کہ کوہستان اور تری کے میدان میں جہاں پاؤں پھسلتے ہی اس غریب کی ٹانگیں پسلی کا تار و پود بکھر جاتا ہے۔ پس اینڈی بینڈی بے سر و پا لسٹم پسٹم حدیثیں مقلدین ائمہ و مقلدین رواۃ (اہلحدیث) ہی پہ چلتی ہیں اور جو لوگ صراط سویا سیدھی راہ (قرآن مجید) پر چلتے ہیں۔ وہ احادیث کو تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور اور ناقابل اعتماد سمجھتے ہیں وہ تو فبای حدیث بعد اللہ وآیاتہ یومنون الآیۃ پر عمل کرتے ہیں۔"

ہاں صاحب! قرآن مجید میں بھی آپکی اس تقریر کی تصدیق پائی جاتی ہے۔ جہاں ارشاد ہے۔ مَا تُغْنِی الْآیٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ۔ یعنی نہ ماننے والوں کو نہ کوئی نشان فائدہ دے سکتا ہے۔ نہ ڈراوا۔ پھر آپ لکھتے ہیں:-

"ظاہر ہے کہ جیسے رسالہ اشاعۃ القرآن جاری ہوا ہے عاملین بالفقہ اور عاملین بالحدیث (دونو قسم کے مقلدین) پر قیامت برپا ہے اور جیتے جی ہی انگاروں پر لوٹ رہے ہیں۔ حیلوں۔ حوالوں اور طرح طرح کی فضول تاویلوں سے قرآن کو گھٹاتے اور عمرو زید کے کلام یعنی حدیث کو بڑھاتے ہیں۔ کیا قرآن کی رو سے یہ لوگ مسلمان ہیں؟ کیا قرآن معطل چھوڑ دینے کو نازل ہوا ہے؟ کیا قرآن میں احادیث پر عمل کرنے کا حکم ہے؟ کیا آنحضرت صلعم بجائے رسول ہونے کے مختار موکل اور وکیل ہیں؟ خدا تعالیٰ تو آپ کو یہ حکم دیتا ہے۔ قل (وادری) ما یفعل بی ولا بکم (یعنی کہدے اے محمد صلعم کہ میں نہیں جانتا کہ میرے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جاوے گا بھلا کوئی موکل اپنے وکیل کو ایسا حکم دیتا ہے اس صورت میں تو وکیل وکیل ہی نہیں رہتا۔ پیغمبر صاحب کو تو یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ خدائے تعالیٰ قیامت کے دن ان کے ساتھ اور دوسروں کے ساتھ کیا معاملہ کرے گا۔ اور مقلدین آپ کو شفیع یقین کرتے ہیں۔ یہ شفاعت کا مسئلہ کیا نصاری کے مسئلہ کفارہ سے کچھ کم ہے؟ اس سے بڑھ کر شیعوں نے امام حسین کے خون کو امت کا کفارہ بنا دیا۔ اور ان کے مجتہدوں نے حکم لگا دیا۔ کہ من بکی علی الحسین وجبت لہ الجنۃ۔ یعنی جو شخص حسین پر رویا۔ اس پر جنت واجب ہو گئی۔ لیجئے تکالیف شرعیہ نماز۔ روزہ حج۔ زکوۃ سب ساقط ہو گئیں۔ پیغمبر صاحب علیہ السلام اور حسین نے سب کو بخشوا دیا۔ بہشت سستے چھوٹے ہلدی نہ پھٹکری اور جنت میں داخل۔ پس شیعہ اور سنی دونوں ایک گھاٹ اتر گئے ہیں۔"

قیامت تو کیا بپا ہوتی۔ البتہ قیامت کی علامت بیشک دیکھی گئی ہے۔ چنانچہ رسالہ اشاعۃ السنہ میں بھی اس امر کی تصدیق کی گئی ہے۔ کہ وہ اسلئے کہ حدیث شریف میں ہے:-

یَفْشُو الْجَهْلُ وَیُرْفَعُ الْعِلْمُ قَبْلَ الْقِیَامَةِ یعنی قیامت سے پہلے جہالت کا شیوع ہوگا اور سچا علم (جو مشکوۃ نبوت سے دنیا میں آیا ہوگا) اٹھ جائیگا۔ گو ابھی تک خدا کے فضل سے قرآن و حدیث دیگر علوم حقہ کی ترقی ہے۔ اور کسی ایسے ویسے کو ناکام کوشش سے کچھ فرق نہیں آیا۔ لیکن ؎

ڈر ہے کہ کہیں نام ہی مٹ جائے نہ اسکا
مدت سے اسے دور زماں میٹ رہا ہے

بیشک قرآن مجید کی عظمت کم کرنیوالا بے ایمان ہے مگر افترا کرنیوالا بھی از فرمان والاشان جسمیں ارشاد ہے:-

ان الذین یوذون المومنین والمومنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا واثما مبینا :۔ یعنے جو لوگ کسی مسلمان کو بغیر کئے کسی گناہ کے تکلیف دیے ۔ یعنے ناکردہ گناہ اوسکی طرف نسبت کرے تو اُس نے بڑا ہی بہتان اور صریح گناہ اپنے سر پر اٹھایا پس آپ سوچ لیں ۔ کہ خدا کی سچی کتاب جسکی بظاہر آپ تائید کرتے ہیں ۔ آپ کے حق میں کیا فیصلہ کرتی ہے ۔ ہاں یہ سوال معقول ہے ۔ کہ کیا قرآن میں احادیث پر عمل کرنے کا حکم ہے؟ بیشک ہے اور ہم بارہا ثبوت دے چکے ہیں سنئے خدا فرماتا ہے! ۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ۔ لمن کان یرجو اللہ والیوم الاخر

یعنے ایمانداروں اور مسلمانوں کیلئے اللہ کا رسول ایک عمدہ نقشہ ہے پس اس نمونہ کے مطابق عمل کریں ۔ دیکھئے رسول علیہ السلام کو مسلمانوں کے لئے کیسا نقشہ بنایا ہے ۔ کہ ہر ایک کام میں اُن کی پیروی کی جاوے ۔ کسی خاص امر اور فعل میں نقشہ نہیں فرمایا ۔ بلکہ عام طور پر اسوہ لکھا ہے ۔ پس بموجب اس آیت کے ضروری ہے ۔ کہ مسلمان آنحضرت کی چال چلن اختیار کریں پس وہ بجز احادیث کے کیونکر ممکن ہے ۔ کہاں سے آپ بتلا سکتے ہیں ۔ کہ آپ دن کو کیا کرتے تھے رات کو کیا کرتے تھے گھر میں آپکا برتاؤ طریق کیا تھا؟ باہر کیا تھا؟ مجلس میں کیا تھا؟ خلوت میں کیا تھا؟ یہ تو کیا ہی ثابت کریں گے ۔ آج تک نماز کا طریق تو آپ سے ثابت نہ ہو سکا ۔ ہاں آیت ما ادری ما یفعل بی ولا بکم کے خوب معنے سمجھے کہ قیامت کے روز سے متعلق ہے ۔ کیوں نہ ہو ۔ اہل قرآن کی تفسیر دانی بھی تو ہے ۔ کہ خود قرآن ہی کے خلاف جبتک نہ ہو ۔ تفسیر ہی کیا ہوئی ۔ سنئے مولانا اگر یہ آیت قیامت کے متعلق ہے ۔ تو دوسری آیت کے کیا معنے ہیں ۔ جس میں ارشاد ہے :۔

یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ نورہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم

یعنے قیامت کے روز خداوند تعالی پیغمبر علیہ السلام کو اور اُن کیساتھ والے ایمانداروں کو ذلیل نکریگا ۔ بلکہ اونکا نور اُن کے دائیں بائیں چلتا ہوگا ۔ ایک اور آیت میں فرمایا :۔

عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا ۔ یعنے ضرور تیرا پروردگار تجھے ایک عالیقدر محمود مقام پر قائم کرے گا ۔ اور فرمایا ۔

ولسوف یعطیک ربک فترضی

یعنے تیرا پروردگار تجھے اتنا دیگا ۔ کہ تو راضی ہو جائیگا ۔ کہئے ! اتنی آیات صریحہ کے ہوتے بھی آپنے اس آیت کو قیامت کے متعلق کرکے یہ کہدیا ۔ کہ آنحضرت کو خود اپنے انجام اور حشر کی خبر نہ تھی ۔ جسکے صاف یہ معنے ہیں ۔ کہ آنحضرت کو خود اپنی نجات کے ہونے کی بھی خبر نہ تھی ۔ اگر آپ کے یہ معنے صحیح ہوں تو کچھ شک نہیں ۔ کہ عیسائیوں کے اعتراضات پر چھاپا خوب زور سے پڑیگی اور آپ اسکے باعث ہونگے جسکی جزا خیر کے مستحق بھی آپ ہی ہونگے ۔

ایک کمال آپنے یہ کیا ۔ کہ اہل قرآن کہلا کر قرآن کی آیت بھی صحیح نہیں لکھی یعنے :۔ قل لا ادری ۔ حالانکہ تمام قرآن میں یہ الفاظ نہیں ملتے ۔

رہا شفاعت کا مسئلہ اس میں بھی آپنے کجی سے کام لیا اہل قرآن کہلا کر خود قرآن کو بھی خوب غور سے نہیں دیکھا سنئے ہم جو استدلال مسئلہ شفاعت پر کریں گے ۔ آپکے گدھے کی حرمت سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوگا ۔ غور سے سنئے! خدا فرماتا ہے :۔ ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما :۔ یعنے منافق اگر اپنے نفسوں پر ظلم کرکے حضور نبوی میں آتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ۔ اور رسول علیہ السلام بھی اُن کے لئے بخشش مانگنا چاہتے تو ضرور خدا اُن کو بخشدیتا ۔ کہئے یہ شفاعت ہے یا کچھ اور ایسی دنیا میں خدا اپنی نبی کی شفاعت سے گناہ بخشدینے کا وعدہ کرتا ہے ۔ تو قیامت میں شفاعت سے آپکو کیوں استعجاب ہے ۔ بحالیکہ خود خدا فرماتا ہے :۔

لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا

ایک مقام پر فرمایا:-

لَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ :—

یعنی انبیاء اور ملائکہ خدا کے اذن سے شفاعت کر سکیں گے

جب قرآن شریف سے بالاجمال انبیاء علیہم السلام کی شفاعت کا ثبوت ملتا ہے۔ اور خصوصاً سید الانبیا کی شفاعت دنیا میں بھی ثابت ہے۔ اس اجمال کی تفصیل اگر حدیث نبوی سے ثابت کر دی جائے۔ تو آپ جیسے معترض کو اعتراض کرتے ہوئے یہ خیال بھی تو نہیں آتا۔ کہ تفصیل کے انکار سے اجمال کا انکار بھی لازم آئیگا

باقی امام حسین رضی اللہ عنہ کی بابت کوئی شیعہ آپکو جواب دیگا

پھر آپ لکھتے ہیں:-

مقلدین رواۃ (اہلحدیث) شخصی مقلدین پر اعتراض کرتے تھے کہ یہ لوگ قول امام کے مقابلے میں احادیث کو نہیں مانتے ہیں۔ اور مشرکین فی الرسالۃ ہیں۔ ایسے اور لیجیے اب بڑے بول کا سر نیچا ہو گیا۔ یعنی اہلحدیث قرآن کو نہیں مانتے۔ اور اس کے مقابلے میں ہزارہا راویوں کے اقوال کو مانتے ہیں۔ مقلدین ائمہ اربعہ تو اپنے ایک ہی امام کے مقلد تھے۔ اہلحدیث نے ہزاروں امام بنا لیے جو ضعیف سے ضعیف حدیث کا راوی بھی جو کچھ کہے وہ صحیح اور کروڑوں مقلدوں کا ایک مستند اور مسلمہ امام جو کچھ کہے وہ غلط۔ یہ تو مقلدین سے بھی بدتر نکلے اگر وہ مشرکین فی الرسالۃ ہیں۔ تو یہ حدیث پرست مشرکین فی التوحید ہیں۔ دونوں ٹکسالوں کے سکوں میں کچھ بھی فرق نہیں۔ اب رہا کھوٹا یا کھرا۔ یہ قرآن مجید کے پرکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ ماحصل یہ ہے۔ کہ قرآن مجید کے چھوڑنے والے اور ایک معنے سے قرآن مجید کے منکر سب ہیں۔

اس کلام میں بھی آپنے اپنے معمولی کذب اور افترا سے کام لیا ہے جبتک کوئی مثال آپ نہ دیں گے۔ کہ فلاں امر میں اہلحدیث نے خلاف ضعیف سے ضعیف راوی کے قول کو قرآن شریف پر ترجیح دی ہے آپ جواب کے مستحق نہیں۔ آپکو ذرہ بھر بھی خدا کا خوف ہوتا تو آپ کبھی بھی یہ نہ کہتے۔ آپکو یاد نہیں۔ کہ اہل حدیث کا تو یہ مذہب ہے۔ کہ سوائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی راوی کا قول سند نہیں۔ خواہ صحابی ہو۔ یا تابعی۔ ایسے اقوال کو اہل حدیث روایت موقوفہ کہتے ہیں۔ اصول حدیث کی تمام کتابوں میں بالتصریح ملتا ہے۔ کہ اقوال موقوفہ سند نہیں۔ دیکھو شرح نخبہ مقدمہ ابن الصلاح وغیرہ کسقدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ آپ اہل قرآن ہو کر ناحق جھوٹے افترا لگا کر اپنی فتح کا نقارہ بجانا چاہتے ہیں۔ جھوٹ بولنا اور کسی فریق یا کسی شخص پر ناحق کے افترا لگانا ایسا کبیرہ گناہ ہے۔ کہ پائخانہ کھانے کے برابر ہے۔ سچ کہنا یہ وصف آپنے پنڈت دیانند سے سیکھا ہے۔ یا لیکھرام یا دھرمپال سے۔ ان تینوں میں سے ایک کی شاگردی تو آپنے ضرور کی ہے۔

جس طرح گور پرستوں اور پیر پرستوں نے اپنے ولیوں اور پیروں کی کراموں کے خلاف قصے اپنی اپنی کتابوں میں گھڑ رکھے ہیں۔ کہ فلاں قطب نے یہ کہا۔ اور یوں کہا اور فلاں غوث نے یہ حکم دیا۔ اور یہ کرشمہ دکھایا یہی کیفیت راویان حدیث کی ہوئی۔ ہزاروں لغو اور خلاف عقل حدیثیں بھری ہوئی ہیں جنکو مثل قرآن بتایا اور یقین کیا جاتا ہے۔ لیکن اماموں سے جو حدیثیں مروی ہیں اور جن پر انہوں نے عمل کیا ہے وہ تمامہ مثل قرآن نہیں یعنی جو حدیث تقلیداً اپنی سمجھ میں آگئی۔ وہ مثل قرآن ہے۔ اور جن احادیث پر دوسرے مقلدین عمل کرتے ہیں۔ وہ ہذیاں ہیں۔ یہ تو اچھا خاصہ اتباع ہوائے نفس ہوا۔ جسکی ممانعت کلام مجید میں ہے۔ افرءیت من اتخذ الٰہہ ھواہ۔ یعنی اے محمد تو نے اس شخص کو دیکھا۔ جس نے اپنے ہوائے نفس کو خدا بنا لیا۔ پھر

اہل حدیث ہی احادیث کو مثل قرآن کہتے ہیں مقلدین نہیں کہتے۔ وہ قول امام کو واجب العمل سمجھتے ہیں اور وہی ان کے نزدیک مثل قرآن ہے۔ وہ اہل تقلید یہ اہلحدیث ع للناس فیما یعشقون مذاہب :-

قاعدہ ہے۔ کہ جس شے کو انسان دوست رکھتا ہے اپنے کو اسی کی جانب منسوب کرتا ہے۔ اہل قرآن قرآن کو عزیز رکھتے ہیں (اور ہر مسلمان کو عزیز رکھنا چاہیے) وہ اپنے کو قرآن کیجانب منسوب کرتے ہیں ؎

تو و طوبے و ما و قامت یار فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

پھر زبان پر تو یہ قول۔ اجی صاحب! قرآن پر عمل کرنیکا کون منکر ہے اور جب اہل قرآن کا نام بھی آجائے تو آگ سر سے لگے اور تلوؤں سے نکل جائے۔ علماء مقلدین والہحدیث اپنے کو بڑے فخر سے اہل الذکر۔ اہل ہدیٰ۔ اہل ایمان اہل فرقان بتلائینگے۔ مگر اہل قرآن کے نام سے جل بھن جائینگے۔ حالانکہ مذکورہ بالا سب نام قرآن مجید ہی کے ہیں۔ یہ تعصب و نزاع لفظی نہیں۔ تو کیا ہے؟

کوئی پوچھے۔ اہل قرآن تم سے کیا چاہتے ہیں اور کیا کہتے ہیں۔ یہی کہ قرآن پر عمل کرو۔ اور ہم کو قرآن ہی کافی ہے۔ جو احسن الحدیث ہے۔ لیکن تعصب اور کورانہ تقلید ماننے بھی دے۔ اہل قرآن تو اپنے دلائل صرف قرآن سے پیش کرتے ہیں۔ اور مقلدین روایۃ احادیث سے۔ گویا خدا کے کلام کا معارضہ اور مقابلہ انسانوں کے کلام سے کیا جاتا ہے۔

بھلا قرآنی صاحب اس کے جواب میں اگر کوئی شخص قرآن شریف پر عمل کرنے کو لعنت اللہ علی الکاذبین کہدے۔ تو آپ ناراض تو نہ ہونگے۔ اہل قرآن کے نام سے اس لئے لوگوں کو رنج ہوتا ہے۔ کہ اس لفظ کے مصداق بننے کے جو لوگ مدعی ہیں۔ جن میں یہ وصف ہیں ۱ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں ۲ قرآن شریف کے اتباع کا دعویٰ کرکے اس کی تحریف کرلیتے ہیں مثلاً جہاں رسول کے اتباع کا حکم ہے۔ وہاں رسول سے مراد قرآن بتلاتے ہیں حالانکہ یہ معنے کلام عرب اور اصول عربیت کے خلاف ہیں بلکہ خود منشاء خداوندی کے بھی مخالف۔

۳۔ صحابہ کبار اور آئمہ اطہار اور بزرگان دین اور محدثین کو گمراہ بتلاتے ہیں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو اتباع طاغوت کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ نہ اسلئے کہ آپ قرآن شریف کے اتباع کا دم بھرتے ہیں۔ اگر آپ قرآن شریف کے متبع ہوں تو

چشم ما روشن دل ما شاد

پھر آپ لکھتے ہیں :-

شخصی اور روائتی مقلدین کا بڑے سے بڑا دعویٰ یہ ہے کہ حدیث مثل قرآن ہے۔ حالانکہ اس سے بھی قرآن ہی کی فضیلت اور ترجیح نکلتی ہے یعنی قرآن اصل ہے اور حدیث اسکی مثل یعنی نقل ہے۔ کجا اصل کجا نقل۔ زید مثل شیر ہو ظاہر ہے۔ کہ شیر کا درجہ بڑھا ہوا ہے۔ اگر مشبہ اور مشبہ بہ درجے میں برابر ہیں تو تشبیہ محض فضول بلکہ تحصیل حاصل ہو جائے اور غور سے دیکھئے تو یہ دعوے بھی محض زبانی ہے اور درحقیقت ان کے نزدیک حدیث مثل قرآن نہیں۔ بلکہ قرآن سے افضل ہے ورنہ وہ اپنے کو ہرگز عامل بالحدیث ثابت نکرتے بلکہ عامل بالقرآن ثابت کرتے قرآن کو چھوڑ کر حدیث پر عمل کیا گیا۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ حدیث کو قرآن سے افضل اور قرآن پر قاضی قرار دیا گیا۔

نعوذ باللہ من ہذا العقیدۃ ۔

اس میں بھی آپ نے معمولی افترا اور بہتان سے کام لیا ہے اہلحدیث اسلئے اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ کہ حدیث چونکہ ان کے نزدیک قرآن شریف کی شرح اور تفسیر ہے اسلئے شرح کی طرف منسوب ہونیسے اصل متن کی طرف نسبت خود ہی ہو جاتی ہے اور متن کی طرف نسبت ہونیسے شرح کا انتساب نہیں ہو سکتا۔ مثلاً جو شخص شرح ملا پڑھتا ہوگا۔ وہ کافیہ بھی اسی میں پڑھیگا۔ مگر کافیہ خوان شرح ملا پڑھنیوالا

امام الدین

میں شمار نہ ہوسکیگا - یہ نہیں کہ اہل حدیث قرآن چھوڑکر حدیث پر عمل کرتے ہیں - اسکی کوئی مثال آپ دینگے - تو جواب دیا جائیگا - سردست یہ صرف آپکا ایجاد بندہ ہے (باقی باقی)

قادیانی کے بطلان دعاوی کا فوٹو

نامہ نگار اپنی تحریروں کے ذمہ دار ہیں

ناظرین کو واضح ہو - کہ مرزا صاحب بخیال خود ملہم ہیں - منجملہ اُن کے الہاموں کے اسوقت قابل غور مفصلہ ذیل الہام ہے :-

وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم انہ اوی القریۃ الخ رسالہ دافع البلا - صفحہ ۶ سطر ۲

مرزا صاحب اس الہام کی تفسیر یوں فرماتے ہیں - اس تمام وحی سے تین باتیں ثابت ہوئی ہیں - (اول) یہ کہ طاعون اسلئے دنیا میں آئی ہے - کہ خدا کے مسیح موعود (یعنے مرزا صاحب) سے نہ صرف انکار کیا گیا - بلکہ اسکو دکھ دیا گیا الخ رسالہ دافع البلا صفحہ ۸ سطر ۱۹ و ۲۰ - دوسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی - وہ یہ ہے کہ طاعون اس حالت میں فرو نہ ہوگی - کہ جب لوگ خدا کے فرستادہ کو قبول کرلیں گے - (یعنے مرزا صاحب کو) اور کم سے کم یہ کہ شرارت اور ایذا اور بدزبانی سے باز آئیں گے - الخ رسالہ دافع البلا صفحہ ۹ شروع سطر ۱ - معترض مرزا صاحب طاعون کا سبب اگر آپکی بیعت کا انکار ہی ہے - اور فرو ہونا طاعون کا آپکے دعوائے مسیحت پر موقوف ہے - تو بہتر ہے - کہ آپ گورنمنٹ کو اطلاع دیدیویں کہ ٹیکہ وغیرہ جو انسداد طاعون کے لئے تدابیر کر رہی ہے - اوسپر روپیہ ضائع نہ کریں - تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی - وہ یہ ہے - کہ خداوند تعالی بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے - گو ستر برس تک دنیا میں رہے - قادیان کو اسکے خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا - کیونکہ یہ اسکے رسول کا تخت گاہ ہے - الخ رسالہ دافع البلا صفحہ ۱ شروع سطر ۲ -

معترض - ناظرین کو واضح رہے کہ یہ ایک ایسا صاف دعوای مرزا صاحب کا ہے - جسکی ذرہ بھی تاویل نہیں ہوسکتی - کیا کوئی ایسا بشر ہوگا جسکو معلوم نہ ہوگا - کہ قادیان اسقدر طاعون سے تباہ ہوگیا جو بمقابلہ گرد و نواح کے بہت بڑھکر ہے ہم ایک فہرست خاص باشندۂ قادیان کیطرف سے ذیل میں درج کرتے ہیں - جو انہوں نے طاعون کی حالت میں ہمارے پاس ارسال کی تھی - مگر وہ صاحب یہ بھی تحریر کرتے ہیں کہ مرزائیوں کی تعداد اموات اسلئے کم ہے - کہ شروع ہی میں سب مرزائی بھاگ گئے تھے چنانچہ مرزا صاحب کا اسکول وغیرہ بند ہوگئے تھے ممکن ہو کہ اسکے بعد بھی کئی اموات ہوئی ہوں وہ فہرست یہ ہے - ہندو ۱۰۰ - مسلمان ۱۵۰ - مرزائی ۵۰ - چوہڑے ۲۵

معترض - مرزا صاحب ابھی تو دو سال کامل بھی گذرے نہیں کہ قادیان جسکو حضور دار الامان سے مشہور کرتے تھے طاعون سے تباہ ہوگیا - کیا اب آپکے الہامات سچے مانیں جائیں ؟ کیا آپکو مسیح موعود مانا جاوے کیا قادیان اب دار الامان ہے - کیا آپ سچے شفیع ہیں کیا آپ بروزی طور پر رسول ہیں نہیں ہرگز نہیں - نعوذ باللہ من ھذا الاعتقاد :- ناظرین مذکورہ بالا دعوی مرزا صاحب جو کہ سراسر جھوٹ اور دھوکہ آپ پڑھ چکے ہیں - اور بالمشافہ دیکھ چکے ہیں باوجود مشاہدہ کے پھر کوئی مرزائی انکے دعاوی کا معتقد ہو - ایسے اعتقاد پر افسوس صد افسوس - راقم - عبد الکریم مدرس عربی ہائی سکول منٹگمری

آریہ ڈیبیٹنگ کلب امرتسر

کا سالانہ جلسہ ۲۸ - ۲۹ مئی کو ہوا حسب دستور آریوں کیطرف سے جلسہ کیوقت میں مباحثہ کا نوٹس تھا ہندوؤں کیساتھ مورتی پوجا بال بدھوا بیاہ پر بحث ہوتی رہی ہندوؤں کیطرف سے سنسکرت کے فاضل پنڈت رام لال جی شاستری تھے خوب بحث ہوئی مسلمانوں کیساتھ پہلے روز گوشت خواری پر بحث تھی اوس روز مسٹر غلام حسن طالب علم نے تمام وقت گوشت خوار کا مضمون عمدہ طرح سے نباہا - اخیر وقت پر انجمن نصرت السنہ کے وکیل جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل تشریف لائے تو مسٹر موصوف نے نہایت ادب سے عرض کیا کہ جناب مولانا صاحب کے ہوتے ہوئے میں نہیں کہسکتا مگر چونکہ اوس روز وقت پورا ہو گیا تھا - اسلئے مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ میں کل آؤنگا اور نیوگ کے مسئلہ پر بحث اٹھاؤنگا اور آریہ سماج کی

طرف سے نیوگ کی تلافی ہو تبلائی جائے گی بڑی خوشی سے سنونگا۔ چنانچہ ۲۹ مئی کو مولوی صاحب مع اراکین انجمن نصرت السنہ امرتسر ٹھیک وقت پر پہنچے اور ڈیڑھ گھنٹہ بحث کیلئے مقرر تھا۔ مولوی صاحب معصوف نے پہلی تقریر میں یہ سوال کیا۔ کہ آریوں کا دہرم ہے کہ جس کسی کے نطفے میں ضعف ہو۔ وہ اپنی جورو کو اجازت دے کہ کسی سے نطفہ ڈلوا کر اسکے لئے بچہ پیدا کرے مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ کام بیحیائی ہے بے غیرتی ہے۔ یا کیا ہے؟ بہت خوب جسکا جی چاہے کرے لیکنہ کرے۔ سو دفعہ کرے۔ مگر میں یہ پوچھتا ہوں کہ باپ بیٹے کا تعلق تو نطفے کی وجہ سے ہوتا ہے اس بچے میں اور عورت کے خاوند میں کیا تعلق ہے کیا یہ اسکا نطفہ ہے؟ جب کچھ بھی نہیں تو پھر وہ اسکا باپ اور یہ اسکا بیٹا کیوں کہلائے اس سوال کو مولوی صاحب موصوف نے ذرا واضح اور شگفتہ تقریر میں بیان فرمایا۔ ایسا کہ سب حاضرین اسکا مطلب سمجھ گئے مگر افسوس کہ اس سوال کا جواب آریوں کی طرف سے ماسٹر آتما رام جی نے یہ دیا۔ کہ اگر کوئی جوان ہو مگر اسکی بیوی بانجھ ہے یا کسی سخت بیماری میں مبتلا ہو تو وہ نوجوان کیا کرے اسکا جواب مولوی صاحب نے دیا۔ کہ اسکا جواب قرآن شریف نے دیا ہے اور نہایت عمدہ دیا ہے۔ مگر اسوقت میں بحیثیت سائل کھڑا ہوں جواب دینا آپکا کام ہے میرا نہیں آپ میرے سوال کا جواب دیں جب یہ مسئلہ طے ہو جائیگا۔ تو دوسرا مسئلہ پیش کیا جائے گا۔ آپ بڑی خوشی سے جو چاہیں قرآن شریف پر سوال کریں مگر خلط ملط بحث نہ کریں۔ مگر افسوس کہ سارا وقت گذر گیا۔ مگر ماسٹر جی نے اس سوال کا کچھ بھی جواب نہ دیا۔ حالانکہ مولوی صاحب نے انکو بہت کچھ ابھارا۔ اور عار دلائی کہ کسی طرح جواب دیں لیکن ماسٹر جی نے بھی ایک ہی کہی کہ کچھ بھی ہو سکے میں جواب نہ دونگا۔ آخر تمام وقت گذر گیا۔ اور تمام حاضرین یہ کہتے ہوئے نکلے کہ آج آریوں نے جیسی منہ کی کھائی ہے کبھی نہ کھائی تھی اس کے بعد سکھوں نے درخواست کی۔ کہ ہم سے بحث کرو ستیارتھ پرکاش کے بہت سے مضامین پر ہم بحث کریں گے مگر آریہ مولوی صاحب سے ابھی شکست فاش اٹھا چکے تھے الٹے ہو گئے ہو کر سکھوں سے مباحثہ کرنے سے صاف لفظوں میں انکار کیا۔ یہانتک کہ یہ بھی کہدیا کہ ہم ہار گئے حالانکہ سماج کی عادت اور انکے اصول سے یہ کوسوں دور ہے غرض [illegible] السلام صم قابل دید تھا۔ کہ شاید کبھی ملے۔ تمام ہندو و مسلمان مولوی موصوف کے حق میں دعا دیتے تھے کہ تم سلامت رہو ہزار برس۔ ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار۔ راقم خاکسار محمد الدین سکرٹری نصرت السنہ امرتسر

استفتاء

سوال نمبر (۱) - مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے یا زندہ ہیں۔ اگر زندہ ہیں تو کہاں ہیں۔ انکی زندگی اور دوبارہ تشریف لانے کے کونسے دلائل ہیں۔ اور جو ہیں وہ قرآن مقدس کے ہیں یا عقلی اور خیالی۔

سوال نمبر (۲) - جو شخص صلیب پر چڑھایا گیا وہ کون تھا عوام کہتے ہیں۔ کہ وہ چور تھا۔ لیکن اوسکی صورت شکل حضرت عیسےٰ کی سی ہو گئی اور جناب مسیح چوتھے آسمان پر اوٹھائے گئے تھے۔ کیا یہ ٹھیک بات ہے یا غلط۔ اگر ٹھیک ہے۔ تو کس آیت یا صحیح حدیث کی رو سے

سوال نمبر (۳) عہدہ امامت - عہدہ نبوت کی کوئی جزو ہے - یا الگ - اگر جزو ہے - تو امام کو جزوی نبی کہنا جائز ہے یا ناجائز۔

راقم :- ابراھیم خان دوبال

جواب نمبر ۱ - حضرت مسیح زندہ ہیں خدا فرماتا ہے۔ اِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ یعنے جتنے اہل کتاب ہیں (مسیح) کی موت سے پہلے ایمان لے آوینگے حدیث شریف میں آیا ہے:- کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِیْکُمْ ابن مریم من السماء (بیہقی) یعنے تم کیسے اچھے ہوگے جب حضرت مسیح آسمان سے اترینگے - یہ سوال کہ کہاں ہیں عقل سے دور ہے۔ جبرئیل میکائیل وغیرہ ملائکہ کہاں ہیں۔ یہاں زمین کے رہنے والوں کا پتہ نہیں لگ سکتا - کہ کون کہاں ہے۔ اور کیوں کہاں؟ حالانکہ زمین بہ نسبت آسمان کے بہت ہی چھوٹی ہے۔ بلکہ نسبت ہی کچھ نہیں۔ تو آسمانیا کا سوال کیسے۔ جہاں خدا نے انکو حکم کیا ہوگا۔ وہیں ہیں

نمبر (۲) صلیب کی بابت قرآن شریف میں اتنا آتا ہے - کہ:- شُبِّہَ لَھُمْ جسکے معنے ہیں۔ کہ مسیح علیہ السلام کا قتل یا صلب اونپر مشتبہ ہو گیا۔ جسکے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت آئی ہے - کہ وہ شخص جسکو سولی دیا گیا وہ شخص مسیح کا مخالف تھا اور یہ امر ممکن الوقوع ہے۔

جواب نمبر۳- عہدہ امامت نیابت نبوت ہے یعنے امام اور خلیفہ وقت نبی کا نائب ہوتا ہے جیسے نبی خدا کا نائب ہوتا ہے پس جسطرح نبی میں خدا کی ماہیت نہیں آجاتی۔ اسیطرح خلیفہ اور امام وقت میں نبوت کا کوئی جزو نہیں آتا۔ نبوت کوئی مرکب چیز نہیں بعض لوگوں کو اس حدیث سے شبہ ہوتا ہے جس میں مذکور ہے۔ کہ سچا خواب نبوت کا چھیالیسواں جزو ہے۔ اسکے معنے یہ ہیں۔ کہ نبوت کے آثار میں سے چھیالیسواں حصہ ہے۔ نہ کہ نبوت کی ماہیت کے جزو۔

سوال نمبر۴- زید جب پیدا ہوا۔ تو اسکے ماں باپ نے عقیقہ کسی سبب سے نہ کیا۔ یا اونکو توفیق نہ تھی۔ یا عقیقہ کے فوائد نہ جانتے تھے اب زید اپنا عقیقہ بذات خود کرسکتا ہے یا نہیں اور پیدائش بھی معلوم نہیں۔ تو کس طور سے وہ عقیقہ کرے؟ **سوال نمبر۵-** صدقہ فطر ایک ہی آدمی کو دیا جاوے۔ یا کئی ایک کو۔ راقم (حافظ عبدالقادر مٹوائید)

جواب نمبر۴- بطور صدقہ کردے تو جائز ہے حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ اپنی اولاد کی طرف سے قربانی (یعنے عقیقہ) کیا کرو جبتک عقیقہ نہ ہو۔ بچہ محبوس رہتا ہے۔ **نمبر۵-** ایک شخص کو دے یا متعدد کو دے۔ کوئی حرج نہیں۔

سوال نمبر۶- جس شخص کی زمین رہن لی ہوئی ہو اور اس زمین میں سے اسکو غلہ مکی و گندم وغیرہ بہت آتا ہے اور وہ شخص سوای اسکے اور دستکاری بھی کرتا ہے جسکی آمد بہت ہے اور نمازی بھی ہے۔ گاہ بے نماز بھی ہوجاتا ہے اور خلیق بھی ہے اور کچھ مسجد کے کام میں امداد کرتا ہے کیا اسکے گھر کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر۷- جو شخص کسی کے گھر دعوت کھا کر آیا مثلاً کوئی میٹھی چیز کھا کر آیا اسنے پھر گھر آکر چند لقمہ نمکین کھانے سے کھائے غرض یہ ہے کہ دعوت کے اوپر اسنے اپنے گھر یا اور کسی کے گھر تھوڑا سا کھانا پھر کھایا اس طرح کھانا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر۸- ایک شخص متولی مسجد ہے اور امام مسجد ہے۔ اسکو کوئی شخص روپیہ یا دو روپیہ دیگیا۔ کہ کسی مسجد کے کام میں صرف کرنا۔ اس روپیہ سے ۸ یا ۴ کار خانگی میں خرچ کرلئے۔ یہ خرچ کرنا اسکو جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر۹- ایک شخص کسی زمانہ میں وتروں میں دو قعدی کیا کرتا تھا۔ جب اسکو یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ جناب رسالتمآب نے وتروں میں ایک ہی قعدہ کیا ہے پھر وہ ایک قعدہ کرنے لگا۔ اب اگر ایک قعدہ کی حالت میں بھول کر موافق پہلی عادت کے دو قعدی کر جاوے تو اسکو سجدہ سہو نکالنا پڑیگا۔ یا نہیں۔

جواب نمبر۶- جائز ہے یہودی باوجودیکہ بیاج لیتے تھے مگر چونکہ اور کاروبار بھی کرتے تھے اسلئے اُن کی دعوتیں قبول کی جاتی تھیں۔

جواب نمبر۷- یہ سوال مشکل ہے شائد عام شہرت سے متاثر ہوکر سائل نے سوال کیا ہے کہ دعوت کھا کر گھر سے نہیں کھانا چاہئے جو بالکل بے اصل ہے

جواب نمبر۸- جواب ظاہر ہے کہ جائز نہیں خیانت مجرمانہ ہے ہاں اگر متولی کی بھی کوئی تنخواہ مقرر ہے تو خرچ مذکور اپنے نام پر خرچ کرسکتا ہے

جواب نمبر۹- سجدہ سہو لازم نہیں۔

سوال نمبر۱۰- ایک شخص امام کے پیچھے فاتحہ پڑھتا ہے کسی نماز میں وہ مسبوق ہے امام کیساتھ رکوع میں ملا۔ مگر اس رکعت کا رکوع تو پالیا فاتحہ نہیں پڑھی وہ رکعت اسکی ہوئی یا نہیں؟

سوال نمبر۱۱- اپنی منکوحہ سے حالت حمل میں جماع کرنا وضع حمل تک جائز ہے یا نہیں؟

سوال ۱۲- صدقہ فطر کا ہر ایک مسلمان پر ہے؟ خواہ مقروض غریب محتاج مسکین ہو۔ یا اہل نصاب پر ہی ہے۔

سوال ۱۳- قربانی کا گوشت تیار و خام کرکے اہل ہنود وغیرہ کو دینا بھی جائز ہے یا نہیں؟

جواب نمبر۱۰- مدرک رکوع کے مدرک رکعت ہونے میں اختلاف ہے مگر خاکسار کے نزدیک رکوع میں ملنے سے رکعت نہیں ہوتی کیونکہ دو رکن (قیام اور فاتحہ) فوت ہوگئے ہیں **نمبر۱۱-** جائز ہے حدیث میں آتا ہے **نمبر۱۲-** صدقہ فطر کے وجوب میں بھی اختلاف ہے بعض علما نصاب کی قید لگاتے ہیں مگر حدیث میں آتا ہے کہ نابالغ بچوں بلکہ غلاموں پر بھی صدقہ فطر واجب ہے ...... اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ فطر کے لئے نصاب شرط نہیں۔ **نمبر۱۳** مساکین ہنود کو جائز ہے اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ (مانگنے نہ مانگنے والوں سب کو کھلاؤ)

انتخاب الاخبار

مرزا قادیانی کا مقدمہ گورداسپور میں برابر ہر روز ہوتا ہے صرف ۲۸-۲۹ کی تعطیل کی وجہ سے ناغہ رہا۔ مولوی ابوالوفا ثناء اللہ کی شہادت ہفتہ عشرہ میں بعد مشکل ختم ہوئی مرزائی وکیل نے مولوی صاحب اور انجمن نصرت السنہ امرتسر کی تحریروں سے ثابت کرنا چاہا کہ مولوی صاحب موصوف ہمارے دلی سخت مخالف ہیں انجام کیا ہوا۔ والعلم عند اللہ ۔ مرزاجی بدستور گھنٹوں بحیثیت ملزمان عدالت کے کمرے میں کھڑے رہتے ہیں حافظ عبد القدوس صاحب سہارنپوری جو مرزائیوں کی طرف سے گواہ تھے ۔ ۲۳ مئی کی تاریخ پر حاضر نہ ہونے ان کے نام وارنٹ ضمانتی مبلغ پانسو روپے کا حکم ہوا۔

نگینہ ضلع بجنور صوبہ الہ آباد میں مسلمانوں اور آریوں کا مباحثہ بڑی شان و شوکت سے ہونیکو ہے ۔ ۵ جون سے ۷ جون تک رہیگا ۔ آریہ بہت بڑی تیاری کر رہے ہیں تحصیل دیوبند کے مباحثہ کی زک اتارنے کی فکر میں ہیں ۔ مسلمان ہیں ۔ کہ بدستور غافل ۔ ہاں بھروسہ ہے تو یہ کہ اِنَّ جُندَ اللہِ ھُمُ الغٰلِبُون (اللہ والے ہی غالب رہینگے) مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو بھی دعوت مباحثہ آئی ہے ۔ آپ ۳ جون کو روانہ ہونگے ۔ انشاء اللہ۔

۲۳ مئی کو بمقام قصبہ چندوسی میں وقت گیارہ بجے شب کے ڈاکا پڑا۔ اور اٹھارہ بیس آدمی حملہ آور تھے سوائے ایک دوکان ساہوکار کے کہ کچھ سامان بزازی بھی رکھتا تھا۔ اُس کا نقصان گیارہ ہزار کا ہوا۔ اور کسی پر صدمہ نہیں پہنچا۔ کچھ نقدی اور کچھ زیورات نقرئی و طلائی اور کچھ تھان ریشمی لے گئے تھانہ دار کو اطلاع دی گئی ۔ اوسوقت اُس نے اُن چوروں کا تعاقب کیا ۔ چند بندوقیں بھی طرفین سے چلیں مگر نقصان کسی کو کچھ نہ ہوا۔ اور وہ چور شہر کے شہر ہی میں غائب ہوگئے (عرب کے بدوؤں سے بھی بڑھ گئے وہ تو ایک مسلم ملک کے ہیں۔ مگر یہاں تو کئی پشتوں سے سلاح سے آشنا ہی نہیں۔ پھر یہ حال ہے ۔ تو بدوؤں کو کیوں بدنام کیا جاتا ہے ۔ ایڈیٹر)

بریلی میں ایک حلوائی کی عورت دودھ گرم پی گئی چند عرصہ کے بعد اسکی حالت غیر ہوگئی ۔ ڈاکٹر اور حکیموں کو دکھلایا گیا ۔ سب نے بالاتفاق کہا کہ یہ مر گئی ہے ۔ جب اسکو چتا میں رکھدیا ۔ تو وہ عورت گلبلائی لوگوں نے اُسے نکالکر پوچھا ۔ کہ کیا حال ہے ۔ اُس نے کہا ۔ کہ مجھے فرشتے لیگئے تھے ۔ اور خدا بیٹھا ہوا تھا ۔ اور خدائن بیٹھی ہوئی پرپیپ کر رہی تھی ۔ فرشتوں نے آپس میں جھگڑا کیا ۔ اور خدائن نے کہا اسے چھوڑ دو ۔ اسکی عمر ابھی باقی ہے سو میں ابھی زندہ ہوں ۔ اسکو لوگ گھر کو لے آئے ۔ وہ عورت اب زندہ ہے (نامہ نگار اہلحدیث) (دماغی فتور ہے ۔ ایڈیٹر)

ہندوستانی پانچ روپے کا نوٹ ولایت میں تیار ہو رہا ہے ۔ نیا نوٹ پرانے نوٹ کی نسبت کسیقدر بڑا ہوگا ۔ اور اوسپر تین کی بجائے چار دیسی زبانوں کے حروف ہونگے ۔

بنارس میں ایک عام جلسہ پنڈتوں کا زیر صدارت ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بنارس ہوا ہے ۔ جس میں سنسکرت کالج بنارس میں سنسکرت کو ترقی دینی منظور کیگئی ہے ۔ (کیا مسلمانوں کو بھی پڑھا دیں گے ؟)

بمبئی کی خوبصورت عمارت راجہ بائی گھنٹہ گھر پر سے ۔ اسال پیشتر دو پارسی لیڈیاں گر کر مر گئی ہیں ۔ اب کے پھر ایک نوجوان پارسی اسپر سے گر کر مر گیا ہے ۔

وسط ایران میں سے جدید تار برقی لائن ہندوستانی تار برقی لائنوں کے ساتھ ملا دی گئی ہے ۔

تبتیوں کو ارد گرد کی وادیوں سے برابر کمک پہنچ رہی ہے ۔ ایک ہزار آدمی لاسہ سے اور دو بڑی توپیں خبر ہے ۔ کہ وہاں آ رہی ہیں ۔

ٹڈی دل شولاپور کے درختوں اور پودوں کا ستیاناس کر کے وہاں سے رخصت ہوگیا ہے آم کے درخت بالکل تباہ ہوگئے اور کاشتکاروں کی محنت رائیگاں گئی ۔ (خدا کی پناہ)

۳۰ مئی کو باوجودیکہ ہم نے تبتیوں کی بڑھی ہوئی چوکی پر قبضہ کر کے انہیں خوب سبق دیا تھا ۔ مگر پھر بھی انہوں نے ہماری عقب میں ایک

قادیان میں اخر ماہ مئی ۱۹۰۴ میں ۲۱ آدمی طاعون سے بیمار ہوئے ۲۰ ہی مر گئے

انا للّٰہ

کے فاصلے پر گاؤں کے ایک سلسلہ پر قبضہ کرکے سلسلہ خط و کتابت بند کردیا +

ایک ہزار اور تبتی لاسہ سے میدان جنگ کی طرف آ رہے ہیں اور گیانٹسی کی تبتی فوج کو کیولری کی اور کمک پہنچی ہے -

۱۱ مئی کو انبالہ میں ایک محمڈن بورڈنگ ہوس کا بنیادی پتھر رکھا گیا جسکے لئے ڈاکٹر خالق بخش صاحب نے ۱۵ سو روپے کی رقم عطا کی ہے -

اب ہر سال ٹیکہ چیچک لگانے کا مادہ کابل بھیجا جایا کریگا - کچھہ مقدار امیر عبدالرحمن خاں کے عہد حکومت میں پنجاب سے جایا کرتی تہی - جو غفلت سے کچھہ عرصہ تک بند رہی -

امیر صاحب کی صحت اب رو بترقی ہے - گو بائیں ہاتھہ کی تیسری انگلی کاٹنی پڑی تہی - میجر برڈ عنقریب ہندوستان کو واپس آنے والے ہیں -

۱۸ کی خبر ہے کہ جاپانی نیوچوانگ کی طرف بڑھہ رہے ہیں - اور پیر کے روز کینیانگ کی روسی فوج قلعہ کے ساتھہ ایک لڑائی ہوئی جس میں روسیوں کو قلعہ سے نکال دیا گیا -

جاپانیوں نے اپنی پیشقدمی میں جن جن مقامات لیاؤ ٹنگ پر قبضہ کیا تہا - انہیں خالی کرلیا ہے سٹینڈرڈ کا نامہ نگار ٹٹسین سے بطراز ہے کہ ایک لڑائی میں ۲ ہزار روسی ہلاک اور مجروح ہوئے -

کاسکوں کے ایک دستہ نے جاپانیوں کو فنگ ہانگچنگ سے ۱۱ میل کے اندر بھگا دیا - لڑائی ۲ گھنٹے تک جاری رہی -

سینٹ پیٹرز برگ میں بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل سٹوسل نے پورٹ آرتھر کی نوجوں کا جتھا بنا کر جاپانیوں کو پسپا کردیا اور ان کے ایک ہزار آدمیوں کو زخمی کردیا - روس کے ۱۵۰ - آدمی مارے گئے -

وتیاسے پالو کی لڑائی میں جاپانیوں کا نقصان حسب ذیل ہوا کل مقتول (۲۱۸) جنمیں (۵) افسر اور مجروح (۷۸۳) جن میں ۳۲ - افسر تھے - روسی (۱۳۶۳) مقتول اور (۶۱۲) مقید ہوئے -

لارڈ کرزن ۲ جولائی کو پانچ بندرگاہوں کے وارڈن بنائے جائیں گے +

مجرب ادویات

عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ :- یہ عرق ایسی بیش قیمت ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلے درجہ کی مقوی مہی مصفی خون مدد ہاضمہ مزیل نامردی ضعف باہ ضعف اعصاب ضعف دماغ ضعف بصر لقوہ اور رعشہ وغیرہ ہیں یہ عرق اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت دینے کے سوا مسمن بدن اور مفرح القلوب بھی اعلے درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل عا تین بوتل صہ اور تین سے زیادہ کے خریدار کو بحساب فی بوتل عمر -

تقویت النسا - حیض اور رحم کی ساری بیماریاں مثل غشیاں قے بیجوالی - اسہال ہچکی اختناق الرحم - کثرت یا قلت حیض وغیرہ جسکے باعث علاوہ گوناگون تکلیف برداشت کرنے کے بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں ہماری اس تیر بہدف مجرب دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالی جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے - چند آزمائش کرنیوالے اصحاب نے اسکو مفید ثابت کرکے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایکشیشی ۲ - اونس عہ تین اونس صہ

طلا - جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بداعتدالیوں کے سبب شادی کرنیکی قوت کا سامنا خیال کرتے ہیں اس بے نظیر طلا کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئی اسکے ہمراہ ہماری لائف پلز (حبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعضاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی تین روپے (ہے)

دافع بواسیر خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہو جاتی ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانے کی حاجت نہیں رہتی تھوڑے عرصہ کی ہو - تو صرف پوڑیا ورنہ دو یا تین پڑیاں کھانی چاہئیں قیمت فی پڑیہ عہ دو پڑیہ عہ تین عہ

جوہر ہاضمہ :- اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایک چمچی نوش فرمادین بفضلہ تعالی کل امراض معدہ سے مخصوص ہیں گے قیمت فی شیشی ۲ اونس عہ

روح دافع بخارات نوبتی تپ تیجہ و چوتھیہ وغیرہ - ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا نوبتی تیجہ و چوتھیہ وغیرہ بخارات کیواسطے کرشمہ صحت ہی بڑی کامیابی کے ساتھہ شہرت حاصل کر رہا ہے ایک شیشی سے تین چار مریض صحت پاتے ہیں - قیمت ۱۲ ار ۱ -

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینجر کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی - چوک ننت سنگھ امرتسر آنی چاہئیں

بحکم الارشاد مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR

للہ الحمد

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

اہل الحدیث لقد صانوا بجمعہم
دین الرسول وما خانوا وما شانوا

اہل الحدیث ہم اہل النبی وان
لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا

جلد ۱ نمبر ۳۱

امرتسر ۲۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۱۰ جون سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
روسا اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	عا ۱۲

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ ڈاک الا

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند درج ہوں گی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہی جملہ خط و کتابت وترسیل زر بنام مینیجر۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہیے۔

معذرت

خاکسار ۹ مئی سے ۳ جون تک گورداسپور مرزا قادیانی والے مقدمہ میں مصروف رہا ۱۳ جون کو نگینہ ضلع بجنور میں بغرض مباحثہ جانا ہوا ادھر وہاں بھی کئی دن لگینگے۔ اس لئے جن اصحاب کے سوالات کے جوابات نہ دئیے گئے ہوں وہ معذور تصور کریں:۔ والعذر عند کرام الناس مقبول:

نیازمند (ایڈیٹر)

SOHDRA 11 JU 04

علمائے دین سے
اسلام کی اپیل بزبان خود

افسوس صد افسوس آجتک میں اس انتظار میں کہ اب آپ لوگ خواب گراں سے بیدار ہو کر میری خبر لیتے ہیں میری اشاعت و ترقی کی فکر کرتے ہیں ۔ اب فروعی اختلاف کی بحث سے کنارہ کرتے ہیں ۔ مخالفوں پر مانند شیر ببر کے حملہ آور ہوتے ہیں ۔ مگر اب جبکہ انتظار حد سے زیادہ گذر گیا ۔ اور آپ لوگ خواب غفلت سے بیدار نہ ہوئے ۔ فروعی جھگڑوں سے دست بردار نہ ہوئے ۔ تو اب مجھکو خود ہی دست بستہ باادب تمام آپ صاحبان کے روبرو اپنی زبان خوش بیان کشادہ کر کے اپیل کرنی پڑی ۔ کہ اللہ جلشانہ نے مجھکو تمام عالم کے واسطے مقرر کیا ہے یا انہیں لوگوں کے واسطے جو آجتک مجھ میں داخل ہو چکے ہیں ۔ اگر تمام عالم کے واسطے مقرر کیا ہے اور ضرور کیا ہے ۔ جیسا کہ کلام پاک سے ظاہر ہے :-

من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین ؕ

تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ لوگ غیر اقوام کو میری دعوت نہیں دیتے کون امر آپکو مانع ہے کیا اسکے خلاف کوئی پروانہ نازل ہو گیا ہے اپنے فائدے کیلئے دور و دراز ملکوں میں جا پہنچتے ہو ۔ قریوں قریوں سرگرداں و حیراں پھرتے ہو ۔ مگر میری طرف سے ایسے بیفکر رہتے ہو ۔ جیسے دیانندی خوف خدا سے ۔ فرمائیے تو سہی کیا آپ صاحبان نے میرے بانیوں کا ورثہ اسی لئے لیا ہے کیا میرے بانی میری اشاعت و ترقی کے وسائل سے غافل رہتے تھے جو آپ غافل رہتے ہیں ۔ آپ نے ورثہ کیوں لیا ہے ۔ کیا آپ لقب ورثۃ الانبیا حاصل کر کے میری اشاعت سے غافل رہکر زندگی بسر کریں گے کیا ایسے نازک وقت میں جبکہ ہر طرف سے مجھپر ظالمانہ حملے ہو رہے ہیں ۔ لوگ کفر و شرک و بدعت میں پھنس رہے ہیں آپ لوگونکا غافل و ساکت رہنا و بال کا نشان نہیں ہے ضرور ہے ۔ سنئے میرے بانی نہیں نہیں مجھسے عمدہ طریقہ کی بنیاد قائم کرنیوالے سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ۔ قال رسول اللہ صلعم والذی نفسی بیدہ لتامرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر او لیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عذابا منہ فتدعونہ فلا یستجیب لکم

کیسا زبردست فرمان ہے ۔ کیسی سخت وعید ہے کیا آپ صاحبان کی نگاہ سے یہ فرمان عالیشان نہیں گذرا ۔ ضرور گذرا ہو گا ۔ پھر مجھسے غفلت کا کیا باعث ہے ۔ کیا آپکو میری اشاعت کا طریقہ معلوم نہیں ہے ؟ کیا آپ نے جہاد کو میری اشاعت کا طریقہ سوچ رکھا ہے ۔ اگر واقعی یہی ہے تو خوب ! ع

بریں عقل و ہمت بباید گریست

دیکھو پاک پروردگار کا فرمان :- اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ؕ

کیا احسن طریقہ اللہ پاک نے میری اشاعت کا ارشاد فرمایا ہے کیا یہ طریق آپکو برا معلوم ہوتا ہے کیوں نہیں آپ لوگ اس طریق سے میری اشاعت میں کوشش کرتے ہیں دیکھو میرے مخالف اپنے جھوٹے مذہب کی اشاعت میں کیسے کوشاں ہیں ۔ دور دراز ملکوں سے تکالیف شدید برداشت کر کے آتے ہیں ۔ اور طرح طرح سے مذہب کی اشاعت میں کوشش کرتے ہیں ۔ آریوں کو دیکھو ۔ کس طرح اپنے مذہب کی اشاعت میں مصروف ہیں ۔ آریہ مقتول کے نام سے فنڈ کھول رکھا ہے ۔ لاکھ کے قریب روپیہ ہر وقت فنڈ میں موجود رہتا ہے اسی مقتول کی یادگار میں اسی فنڈ کے ذریعہ میرے خلاف رسالہ جاری کر رکھا ہے ہر سال ہر ضلع و قصبہ بلکہ قریوں میں بھی جلسہ کرتے ہیں ۔ میرے پیروں کو بھی دعوت دیتے ہیں ۔ دو ایک سبھائیں قائم کر لی ہیں

جنہیں وہ پنڈت ملازم رکھے ہیں۔ جو ہر وقت میری مخالفت پر کمربستہ جا بجا لیکچر کہتے پھرتے ہیں اور میرے پیروان و دیگر خلق خدا کو بہکانے میں کسی طرح ابوالجان سے کم کوشش نہیں کرتے ہیں کیا آپ لوگ مجھ جیسے عمدہ اور سچے مذہب کی اشاعت میں ان کے برابر بھی کوشش نہیں کر سکتے ہیں۔ کیا صاحبان مجبہ میں اُن کے برابر گویائی نہیں ہے اگر ہے اور ضرور ہے تو کیا سبب ہے۔ کہ ان کی طرح آپ کوشش نہیں کرتے کیا میرے مؤید انجمنوں سے یہ نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ آپ لوگوں کو ہر گلی کوچہ میں میرا ڈنکہ بجانے اور میری حقانیت بیان کرنے کے واسطے ملازم رکھیں۔ تو پھر دیکھیں میری اشاعت کا حال۔ میں راست راست کہتا ہوں۔ کہ اگر یہ طریق اختیار کیا جاوے۔ اور میرے نام کے جلسہ بلاناغہ ہر سال ہر ضلع اور قصبہ میں ہوا کریں۔ تو میری ترقی و اشاعت دن دونی رات چوگنی ہو۔ پس اب فرمائیے کہ یہ طریق آپ صاحبان کو پسند ہے۔ اگر ہے اور ضرور ہے۔ تو کیا میری نام کی انجمنیں نہیں پسند کرتی ہیں۔ یا آپ لوگوں کو اس کام کے واسطے ملازم نہیں رکھتے ہیں۔ اگر واقع میں ایسا ہی ہے تو پھر یہ کس مرض کی دوا ہیں۔ جب میری اشاعت کے واسطے آپ ملازم نہیں رکھتے ہیں۔ تو یہ کس کام کے ہیں میرا نام کیوں لگا رکھا ہے۔ یا آپ لوگ خود ہی ایسی طریق کو پسند نہیں کرتے ہیں۔ اور یہ بھی سن لیجئے۔ حضرت کہ آپ لوگ جو میری اشاعت سے غافل ہو رہے ہیں۔ یا میرے نام کی انجمنوں کا قصور ہے۔ کہ آپ صاحبان کو ملازم نہیں رکھتے ہیں۔ تو فرمائیے کہ میں آپکو یا انجمنوں کو خدا کا مجرم اور اپنا بدخواہ سمجھوں یا اسکے خلاف اگر یونہیں میری اشاعت سے غفلت رہے تو نہ صرف یہی کہ عوام لوگ یہ کام نہیں کر سکتے بلکہ خدا کے اس سب سے بڑے حکم یعنی میری اشاعت کو ناچیز و فضول جانیں گے یہ سمجھکر کہ جو کام ہمارے علماء نہیں کرتے ہیں۔ وہ ضرور عبث ہوگا۔ کیا ایسوں پر دونا عذاب نہیں ہوگا ضرور ہوگا

دیکھو ارشاد خداوندی:۔

لِيَحْمِلُوٓا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِيْنَ
يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ

چونکہ میری اشاعت میں غفلت خواہ آپ کی طرف سے ہو۔ یا انجمنوں کی طرف سے ہو۔ جان بوجھکر ہو رہی ہے اور میرے مخالفوں کو میری قبول کرنے کی دعوت نہیں دی جاتی ہے بلکہ مہر سکوت لگائی گئی ہے۔ کیا یہ آپ لوگوں کی غفلت کا سبب نہیں ہے ضرور ہے۔ صادق آتی ہے۔ آپ پر آیت بالا۔

اگر آپ لوگ یہ طریقہ بالا میری اشاعت کا کریں تو عوام کے واسطے نمونہ ہو۔ اور مخالفین ایسا جاہلانہ اعتراضات کرنے سے رکیں۔ مکرر عرض ہے کہ اگر بفحوائے وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ہر وقت و ہر زمانہ میں علماء پر میری اشاعت کرنا۔ اور مخالفوں کو میری دعوت دینا سب سے مقدم فرض ہے تو کیا وجہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں جو سینکڑوں ہزاروں کتابیں غیر مذہب والوں نے میری مخالفت میں مشتہر کیں اور کر رہے ہیں۔ آپ لوگ سکوت اختیار کئے بیٹھے ہیں۔ پھر بھی نہیں۔ کہ خود ہی سکوت کئے ہو۔ بلکہ جو میرے شیر میری تائید میں متوجہ ہوگئے ہیں۔ اور زبردست دلائل سے میرے پرنور چمکتے دمکتے ہوئے چہرے کو گرد و غبار سے پاک و صاف کر رہے ہیں۔ ان سے بھی ناراض ہو۔ ناراض ہی نہیں کفر کا فتوی جڑنے کو تیار ہو۔ جو آپ لوگوں کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے نہ خدا کا ڈر نہ رسول کا کھٹکا۔ مولوی فیض الحسن صاحب پر کفر کا فتوی جڑ ہی دیا۔ جنہیں کفر کا فتوی لگانے سے ڈر ہے۔ انکو وہابی کہکر عوام کو بہکایا واہلحدیث نما بھی۔ کیا آپ لوگوں کو میرے بانی نے یہی تعلیم دی ہے (معاذ اللہ)

بڑے افسوس کا مقام ہے کہ آپ لوگ نہ خود ہی میرے مخالفوں کے حملوں کو روکیں اور نہ روکنے والوں کا ساتھ دیں

بلکہ روکنے والوں کو بھی بُرے الفاظ سے یاد کریں - کیا آپ لوگ یہ بھول گئے - کہ میرے مخالفوں کے رد میں وعظ کرنا ہر عبادت پر مقدم ہے - سنو فرمان ایزدی :-

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ الخ - پس اس فرمان ایزدی کو مدنظر رکھکر عالم کا فرض ہے - کہ میری تائید کو کمربستہ ہو - اور مخالفوں کے حملے کو روکے - ورنہ روز حشر پرسش ضرور ہوگی - کیونکہ حسب ارشاد نبوی حتی الامکان ہر بُری چیز کا مٹانا ضروری ہے

من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان

ہاں حضرت عوام الناس کو بھی گوش حق نیوش سے سننا چاہئے - کہ جو کوئی میرا شیر میری تائید میں کتاب لکھے - یا رسالہ جاری کرے - فوراً خریدا کریں - کیونکہ میرے مخالفوں کو سرتوڑ جواب دینے والوں کی امداد کرنا ہر مسلمان زن و مرد کو ضروری ہے - جبتک آپ لوگ امداد کیواسطے تیار نہ ہوں گے شیر بھوکے پیاسے میدان جنگ میں کب تک کیسے مقابلہ کریں گے نیز بموجب حدیث نبوی یہ بھی ایک قسم کا جہاد ہے - سنو!

فمن جاھدھم بیدہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بلسانہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بقلبہ فھو مؤمن :- (ترجمہ) جس نے جہاد ہاتھ سے کیا وہ بھی مومن ہے اور جس نے دل سے جہاد کیا وہ بھی مومن ہے - پس میرے شیر جو کتابیں مخالفوں کے مقابلے میں لکھتے ہیں - وہ ہاتھ کے جہاد میں داخل ہے اسلئے کہ قلم کو نیزہ بھی کہتے ہیں - لہذا یہ دستی جہاد ہوا - اور لسانی یہ کہ میرے شیر مخالفوں کے مقابلے پر وعظ کہتے - حقانیت میری بیان کرتے ہیں یہ لسانی جہاد ہوا - اور قلبی ہر کوئی کر سکتا ہے یعنے بُری چیز کو دل سے بُرا سمجھتا ہے اور غازیوں مجاہدوں کی معاونت ضروری ہے - بارشاد الرحمن - اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ آوَوْا وَّنَصَرُوْا أُولٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ط

جو لوگ ایمان لاکر خدا کی راہ میں اپنے وطن چھوڑ آئے - اور اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کیا - اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی - (غازیوں کی) یہی لوگ آپس میں رفیق ہیں اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے غازیوں کی مددگاروں کی تعریف بیان فرمائی ہے غور کا مقام ہے - جس کام میں مدد کرنیوالوں کی تعریف اللہ پاک بیان فرمائے - آپ لوگ اوس کام کو نکریں کوئی میرے شیروں غازیوں کی امداد ضرور کریں - ورنہ روز حشر شافع محشر کو کیا جواب دو گے - نیز ایک جگہ اللہ پاک کا یوں بھی ارشاد ہے :-

وَإِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ -

اور اگر دینی امور میں تم سے مدد چاہیں - تو تمہیں اون کی مدد کرنی ضروری ہے دیکھئے - کیسا زبردست ارشاد ہے - بھلا یہ تو ایک قسم کا جہاد ہی ہے - دینی کام ہونے میں کیا شک ہے دوسری جگہ یوں فرمایا ہے - پاک پروردگار نے :-

كُوْنُوْا أَنْصَارَ اللّٰهِ - کون ہے اللہ کے دین کا مددگار - اس سے یہ خیال نہیں کرنا چاہئے - کہ اللہ مدد چاہتا ہے بلکہ یہ مطلب ہے - کہ کون ہے اللہ کے دین کا مددگار - اور اللہ کے نزدیک دین (اسلام) میں ہی ہوں :-

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ - پس مناسب ہر مسلمان کو کہ اگر مجھکو دل سے چاہتے ہیں - اور میری محبت رکھتے ہیں - تو میرے شیروں یعنے علماء کی جان و مال سے مدد کریں - تاکہ میرے شیر بھی دل کھولکر مخالفوں کے حملوں کو دفع کریں - اور میرے نورانی چہرے کو پاک و صاف رکھنے میں اچھی طرح سے کوشش کریں آپ لوگوں کو بہت ضروری ہے - کہ میرے علماء کی کتابوں کو جلد جلد خرید کر اُن کی حوصلہ افزائی کریں - اگر آپ لوگ اس میں کوتاہی کریں گے - تو روز حشر پرسش کا خطرہ ضرور ہے

میں آپ لوگوں کو اپنے چند شیروں کے نام جو شب و روز مخالفوں کے حملہ دفعہ کرنے پر کمربستہ رہتے ہیں بتلاتا ہوں - سنو! اصلح نوجوان مانند موسی بن عمران مولانا بالفضل اولانا جناب مولوی ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری ہیں جن کی تحریر و تقریر کا مخالف بھی لوہا مان گئے ہیں بفراخ دلی میری تائید میں ایک اخبار بھی اہلحدیث نامی جسکو آپ مطالعہ کرتے ہیں - جاری کر دیا ہے - جناب مولوی* ابو رحمت حسن صاحب میرٹھی میرے بڑے بھاری مؤید ہیں - آریہ مقتول کے اُنہوں نے دھرے اڑا دیئے تھے اب میری تائید میں ایک رسالہ النذیر نامی جاری کر دیا ہے - جس میں بڑے بڑے اعلےٰ مضامین میری تائید میں شائع ہوتے ہیں اور جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی مصنف تفسیر حقانی بھی سب سے زبردست شیر ہیں اور مولانا حافظ ابو الفرح محمد عبد الحمید صاحب پانی پتی سکرٹری یتیم خانہ قیصری آگرہ بھی میرے شیر ہیں ایک رسالہ ہمدرد اسلام جاری کر دیا ہے - جسمیں بہت عمدہ طریقہ سے میری تائید کی جاتی ہے اور مولوی محمد شجاعت علی صاحب بریلوی واعظ اسلام بھی میرے مؤید ہیں - ان کے علاوہ اور بھی چند شیر ہیں مگر بخوف طوالت ان کے اسمائے گرامی لکھ نہیں سکتا اسقدر اور بتلائے دیتا ہوں - کہ سیالکوٹ سے بھی ایک میرے مؤید نے انوار الاسلام نامی رسالہ جاری کر رکھا ہے یہ میرے شیر ہیں - انکی مدد دل کھول کر کرو - انکے اخبار و رسالہ خریدو - ان کی کتابیں ہاتھوں ہاتھ لو - پھر دیکھو کہ میری اشاعت کس طرح ہوتی ہے اب میں حق تعالیٰ سے یہ دعا کر کے اس اپیل کو ختم کرتا ہوں - کہ یا اللہ ان لوگوں کے دل کھول دے - تاکہ یہ میری اشاعت کو محسوس کر کے خواب غفلت سے بیدار ہو کر میری اشاعت میں دل و جان سے کوشش کریں - میرے شیر علما شیر ببر کی مانند مخالفوں پر حملہ آور ہوں اور میرے عوام مسلمین دل کھول کر شیروں کی مدد کریں آمین ثم آمین یا رب العالمین -

حضرات علمائے اسلام اور ہر خاص و عام پیارے اسلام کی اپیل کو فضول نہ سمجھیں بلکہ ضرور ہی اس اپیل کو بحال کرنا چاہئیے - خارج کرنا بہتر نہیں پیارے اسلام نے کوئی بات بلا دلیل نہیں کہی ہے ہر بات پر آیت و حدیث بتلا دی ہے - میری بھی یہی دعا ہے کہ اللہ پاک آپ صاحبان کو خواب غفلت سے بیدار کر دے - تاکہ آپ صاحبان اسلام کی اشاعت کو محسوس کر کے مذکورہ بالا اپیل پر عمل کریں - وما علینا الا البلاغ -

راقم - خدا کا سچا دین اسلام - بقلم عاجز شیخ احمد اللہ ازہروی

(ایڈیٹر) واقعی اسلام کی اپیل مذکورہ بالا بہت ہی مؤثر ہے اعیان اسلام خصوصًا علمائے اسلام کے قابل ملاحظہ ہے اگر چندے بھی غفلت رہی - تو ؎

ڈر ہے کہ کہیں نام ہی مٹ جائے نہ اسکا
مدت سے اسے دور زماں میٹ رہا ہے

ہم آئندہ کو اسپر کچھ لکھینگے -

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

اخبار تالیف و اشاعت لاہور میں ایک اہل قرآن صاحب لکھتے ہیں کہ مدت ہوئی - کہ فرقہ محدثین نے فرقہ حنفیہ پر یہ الزام لگایا تھا - کہ حنفی لوگوں نے اپنے اجتہادات کو دین بنا لیا ہے اور اصل مذہب اسلام تو احادیث میں رچا ہوا ہے اور وہابی کہتے تھے - کہ قرآن شریف سے حدیث مقدم ہے کیونکہ قرآن مختصر مجمل متن ہے اور احادیث اس کی مفصل شرح ہے - اس خیال سے میں نے کتب احادیث کا ایک انبار خرید لیا مگر اب مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کا رسالہ اشاعۃ القرآن بابت ماہ مارچ دیکھا - تو جو کچھ اس رسالہ میں بخاری شریف اور مسلم شریف وغیرہ کتب احادیث کی نسبت لکھا ہے اسکو فوراً دل میں خیال گزرتا ہے کہ دنیا میں جس قدر نسخے کتب احادیث کے ہیں - سب کے سب دریا برد کر دئیے جائیں -

---

* مولانا صاحب وید و شاستر کے خوب ماہر ہیں

مگر چونکہ نہ تو مجھے سب نسخے ملسکتے ہیں نہ سب کا تلف اور دریا برد کرنا میرے مقدور میں ہے اور صرف اپنے خرید کردہ نسخے تلف کر دینا بھی کوئی فائدہ نہیں ۔ اس لئے فرقہ اہلحدیث کی خدمت میں عرض ہے کہ یا تو مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کے اُن اعتراضات کا معقول جواب دیں ۔ یا جن کتب فروشوں اور محدثوں نے کتب احادیث کے خریدنے میں میرا روپیہ تلف کرایا ہے ۔ اپنی کتابیں واپس لیں اور میرا روپیہ مجھکو واپس دیدیں ۔ ان احادیث کو پڑھکر بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بدظنی کے اور کچھ فائدہ نہیں ۔ اگر ایک مہینے تک جواب نہ آیا ۔ تو میں وہ سب کتابیں بذریعہ وی پی تاجروں کو واپس بھیجکر اپنا روپیہ وصول کر لونگا ۔ اگر کسی تاجر نے وی پی واپس کی ۔ تو پھر بذریعہ عدالت روپیہ لے لونگا ۔ خود ساختہ زید بکر کی باتونکو آنحضرت کی طرف منسوب کر کے دھوکہ دیکر ناحق لوگوں کا روپیہ محدثین ضائع کراتے ہیں عجیب انصاف ہے ۔ راقم ایک حنفی تائب

(ایڈیٹر) بھلا اس عقل کے مالک کی کیا شکایت جسکو اتنی بھی خبر نہیں ۔ کہ کتب خرید کردہ واپس کرنا وہ بھی بعد استعمال کہاں تک ممکن ہے شاید یہی عقل آپکو اہل قرآن کی جماعت میں لے گئی ہے کیوں نہ ہو ؎

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز ٭ کبوتر با کبوتر باز با باز

چکڑالوی صاحب کے اعتراضات کے جواب اہلحدیث میں برابر نکلتے رہے ہیں ۔ لیکن ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

نماز

[illegible] اپنی تحریر کے خود ذمہ دار ہیں

مرقومہ منشی ضیاء الدین صاحب دہلوی

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچہ ۳۰ مئی ۱۹۱۲ء

کسطرح دعوی مسلماں کا ہو اسکا صحیح ٭ سر نہیں جھکتا جسکا پیش الہی مرگ تک

حدیث ابن عمر میں مرفوعاً آیا ہے جس نے محافظت کی نماز کی اسکے لئے باعث ہے نورانیت کا ۔ اور جس نے حفاظت نہ کی (نماز کی) اسکے لئے نہ نور ہوگا نہ برہان نہ نجات بلکہ دن قیامت کے معذب ہوگا ۔ ہمراہ قارون فرعون و ابی بن خلف کے رواہ احمد باسناد جید ۔ حفاظت سے مراد ہے کبھی نماز نہ چھوڑے وقت پر پڑھے قیام قعود وغیرہ کو اچھی طرح سے ادا کرے ۔ اگر کبھی نماز پڑھی یا کبھی نہ پڑھی یا دکھاوے کو پڑھے یا بالکل ہی نہ پڑھے تو ایسے آدمیوں کیلئے یہ حدیث بڑی بشارت ہے معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے سر دین کا اسلام ہے اور اسکا ستون نماز ہے ۔ رواہ احمد والترمذی وقال حسن صحیح وابن ماجہ والطبرانی ۔ رسول خدا نے دین کو ایک قبہ قرار دیا اور نماز کو ستون فرمایا جسطرح قبہ بلا ستون کے قائم نہیں رہ سکتا اسی طرح دین تارک الصلوٰۃ کا نہیں ٹھیر سکتا ایسا ہی عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا ۔ کہ نماز ستون ہے دین کا جس نے چھوڑا نماز کو اس نے گرا دیا دین کو ۔ رواہ البیہقی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔ کہ جو شخص نماز نہیں پڑھتا ۔ پس وہ کافر ہے ۔ رواہ ابن شیبہ والبخاری فی تاریخہ ۔ غرضکہ اور بہت حدیثیں و اقوال صحابہ موجود ہیں بوجہ طوالت مضمون کے نقل سے قاصر ہوں ۔ مگر سب کا اخذ یہ ہے ۔ کہ بے نمازی کافر ہے ہم یہ بھی نہیں کہسکتے کہ کافر کسدرجہ کا ہے مگر یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ بے نمازی نہیں کافر ہے کیونکہ کھلم کھلا جب قرآن حدیث سے بے نمازی کا کافر ہونا ظاہر ہے ۔ پھر اس میں چون و چرا کی کیا ضرورت ۔ مگر میں نہایت افسوس کیساتھ کہتا ہوں ؎

سرکشانِ دینِ حق سے بھر گئی روئے زمیں ٭ پیروانِ حکمِ داور کا پتہ ملتا نہیں
شرک بدعت فسق آتا ہے نظر چاروں طرف ٭ حق پرست و دیں پرور کا پتہ ملتا نہیں

امیروں کو دیکھا جائے وہ اپنے روپیہ پیسہ میں مست ۔ غریب آدمی اپنی مصیبت میں گرفتار ۔ بہتوں کو آخرت کا کچھ خیال نہیں ۔ ذرا سی زندگانی دنیا پر مغرور بن بیٹھے ہیں دین بھی آجکل کھیل تماشا ٹھیر گیا ۔ علمائے زمانۂ حال کا عجیب حال ہے جب موقع محل دیکھا ۔ ویسا کیا ۔ کتاب الایمان وغیرہ کی حدیثوں کو

ترجیح دیکر کتاب الصلوٰۃ کی حدیثوں کو کہدیا۔ کہ یہ حدیثیں تنبیہاً ہیں اگر کسی سے نماز قصداً ترک ہو گئی۔ تو کچھ مضر ایمان نہیں ہے۔ البتہ جیسے اور گناہ ہیں۔ اُن کے مثل یہ بھی گناہ ہے سو اللہ غفور الرحیم غور کی جا ہے۔ لہٰذا ان فقروں کو بے نمازی سُنکر دلیر ہو جاویں گے تو اور کیا ہوگا۔ بے نمازیوں کو کیا غرض جو تکلیف اوٹھا کر گرمی سردی وغیرہ میں نماز پڑھیں۔ اپنی جان مصیبت میں کیا ہی خوب کسی نے یہ شعر کہے ہیں ؎

مولوی اب طالب دنیا و حیفہ ہو گئے ٭ وارث علم پیغمبر کا پتہ ملتا نہیں
حق کو ناحق کر دیا جب ہاتھ آیا سو پچاس ٭ دل میں اُن کی خوف محشر کا پتہ ملتا نہیں
سچ ہے گر لا لکھتوں لحق پہ کرتے وہ عمل ٭ لقمۂ تر نقرہ و زر کا پتا ملتا نہیں

ہاں البتہ اگر کچھ علماء حق پرست حق گو ہیں تو یہ بیچارے اہل حدیث ہیں۔ ورنہ سب نے تھوک بند کر لی۔ کہ فلاں کے یہ جائز ہے فلاں کے حرام ہے۔ کوئی سر سے ہی حدیثوں کا منکر بن بیٹھا۔ کوئی مسیح موعود کا دعوے کرنے لگا۔ اپنی اپنی رطل قافیہ پیمہ دانی کا دعوی کر رہا ہے۔ حالانکہ قرآن حدیث کو پس پشت ڈالدیا ہے یہ سب خرابیاں رائے و تقلید پرستی کی ہیں اور تاویل احادیث کی بدولت فرقے جُدا جُدا بن گئے ہیں۔ مسلمان اہل ایمان کی شان یہ ہے کہ جو کچھ فیصلہ و حکم دینی وغیرہ ہیں اللہ کے اور اُس کے رسول کی طرف سے ہو چکا ہے۔ کافی وافی سمجھیں۔ اِس موقع پر سمجھنا چاہئے۔ کہ بے نمازی کیلئے فیصلہ بموجب آیات و حدیث رسول یہی ہے۔ کہ بے نمازی کافر ہے۔ کیونکہ جہانتک اِس مسئلہ میں غور کیا اور دیکھا گیا۔ کوئی آیت قرآنی و حدیث رسول آجتک اس خاکسار کو نہیں ملی جسکے یہ لفظ ہوں کہ بے نمازی کافر نہیں ہے بلکہ مسلمان اہل ایمان سے ہے اور بے نمازی کے جنازی کی نماز پڑھنی چاہئے۔ البتہ خلاف میں آیات حدیث بے شمار ہیں۔ صاف صریح آیات و حدیث کے مقابلے پر کوئی اپنی رائے ظاہر کرے۔ تو اُس کے برابر کوئی ظالم نہ ہوگا۔ شحص

لوگ لا مذہب کہیں یا وہابی دیں خطاب ٭ ہے مجھے اخبار اور آیات قرآں سے غرض
ہمکو بس ہے حجت قرآن و برہان حدیث ٭ کیا رواج مکہ و رسم خراساں سے غرض

حدیث شریف میں آیا ہے ۔ صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي یعنے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم ویسی نماز پڑھو جیسی میں پڑھتا ہوں کتب احادیث سے اظہر من الشمس ہے کہ رسول اللہ صلعم نماز میں رفع یدین کرتے۔ جہری نماز میں جہر سے یعنے باواز آمین کہتے اور بلکہ یہانتک رسول خدا نے فرمایا۔ کہ جو شخص آمین و سلام سے چڑتا ہے وہ یہودی ہے۔ افسوس یہودیت کی خصلت فرقہ رائی پرستوں نے اختیار کرنا پسند کر لیا ہے۔ مگر آمین کہنے سے عار ہے۔ آمین کہنے والوں کو مسجدوں سے نکالتے ہیں۔ غریب مسلمانوں کو طرح طرح کی تکلیفیں حتے الوسع پہنچاتے ہیں۔ خیر جو کچھ دنیا میں چاہئے مسلمانوں کو تکلیف پہنچالیں۔ آخرت میں انشاء اللہ تعالی مزہ چکھینگے ؎

گلشن سنت کی بو جسکو نہیں آتی پسند۔
کیسے وہ پائیگا بد خو باغ جنت کی مہک

اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأ الفاتحۃ الکتاب متفق علیہ نہیں ہوتی نماز اُس شخص کی جو نہ پڑھے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جسوقت میں قرات پکار کر پڑھوں۔ نہ پڑھو کچھ۔ مگر سورہ فاتحہ رسول اللہ صلعم کا یہ حکم تاکیدی کہ بغیر سورہ فاتحہ پڑھے نماز نہ ہوگی۔ مگر اس مقدمہ میں رای پرستوں کی تاویلیں دیکھی جاویں تو بالکل لچر اور واہی تباہی جھوٹی جھوٹی دلیل و مثالیں بمقابلہ صحیح صحیح حدیثوں کے پیش کرتے ہیں۔ جو بالکل قابل تسلیم نہیں ہیں۔ اگر کوئی عمل حدیث پر نہ کرے اوسکو اختیار طلبی ہے البتہ ضرور یہ بات کہی جاوے گی کہ بغیر سورہ فاتحہ پڑھنے کے خواہ امام ہو یا مقتدی۔ ہرگز نماز نہ ہوگی۔ اور جسکی نماز نہ ہوئی تو بے نمازی ٹھیرا۔ اور بے نمازی کو اللہ نے اور اُسکے رسول نے کافر فرمایا اب میری عرض ہے۔ کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے قرآن کی آیت اور حدیث شریف کا ترجمہ کرکے لکھا ہے۔ اگر

اگر کوئی صاحب چپ بیٹھے ہیں۔ تو اپنے رسول کا حکم پڑھنا چھوڑ دیں اور اپنے دل میں خیال کر لیے۔ کہ میں ایسے رسول کی بات کو نہیں مانتا۔ جسکا فرمان میرے امام کے خلاف ہو۔ بس اب تنازعہ دور ہوا۔

دیکھئے تیرہ سو برس سے کو بجا ای سرخرو ۔ پھر رہی ہے دین بہتری کی دہائی آج تک
جسکو خوش آتا نہیں احکام قرآن و حدیث ۔ اسمیں تو ایمان کی ہرگز نہ آئی آج تک

غزل در مذمت پیران دنیا پرست

از منشی عبد الرؤف صاحب موحد

ایسے بنے ہیں اب تو یہ مکار پیر جی
دعویٰ فقر اور ہیں زردار پیر جی

سائل کو اپنے در سے جھڑک کر نکالدیا
قارون صفت ہیں ایسے دلآزار پیر جی

نازک قدم نہیں ہے کیونکہ اٹھیں بھلا
چلتے نہیں بدون ہوادار پیر جی

داڑھی سپید ہو گئی انکی ہے مثل سن
امرد کی کاکلوں پہ ہیں بلہار پیر جی

کسبی کا مال کھائیں کریں اسکو ہی پسند
قادر کی ہو گی تب تو پھٹکار پیر جی

مال حرام کھا کے بڑھائی ہے اپنی توند
جانا ہے پیش خالق جبار پیر جی

مال حرام بود بجائے حرام رفت
کسبی کا مال کھا ہوئے مردار پیر جی

بیت الحرم کو حج کو جانا حرام ہے
مصنوعی قبریں اور ہیں زوار پیر جی

عبد الرؤف تیری غزل سن کو بار بار
دھنتے ہیں اپنے سر کو یہ مکار پیر جی

ولیمہ

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مندرجہ سطور اپنے اخبار میں درج کرکے ممنون و مشکور فرماویں۔

زیادہ ولیمہ نہ کرے تو ایک بکری ہی سہی۔ رسول خدا صلعم نے عبد الرحمن بن عوف رض سے فرمایا تھا۔ اولم ولو بشاۃ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور گوشت روٹی کھلایا تھا۔ یہ حدیث بخاری کی ہے بی بی صفیہ کے ولیمہ میں فقط حیس یعنی مالیدہ کھلا دیا اسکو بخاری نے روایت کیا ہے بعض بیبیوں کے ولیمہ میں فقط دو سیر جو صرف کئے۔ سیوطی نے کہا۔ کہ یہ شاید بی بی ام سلمہ تھیں غرض کہ سنت صحیحہ سے دو ہی کھانے ثابت ہیں۔ ایک ولیمہ دوسرے طعام عقیقہ اسکے سوا کسی تقریب میں کوئی طعام ثابت نہیں ہے گو دعوت ضیافت کرنے سے منع نہیں کیا ہے۔ مگر اکثر دعوت زمانہ نبوت میں یوں ہوتی تھی۔ کہ غربا اہل اسلام جنکو کھانا نہ ملتا تھا۔ صحابہ انکو دعوت کرکے گھر لیجاتے۔ جو میسر ہوتا۔ وہ کھلا دیتے یا کوئی مہمان آتا۔ اوسکو کھانا کھلاتے یہ ڈھونگ کھانے پینے کا ذرا ذرا سی بات پر سینکڑوں ہزاروں آسودہ لوگوں کو اپنی اولاد کی تقریب میں مہینوں تک کھانا کھلایا جاتا ہے کھانے کے ساتھ برتن بھی عنایت ہوتی ہیں بالکل خلاف سنت ہے۔ نری ریا ہے۔ اسراف ہے۔ اکثر لوگ نکاح سے پہلے کھایا کرتے ہیں۔ جسکو منڈھے کی روٹی یا جونار یا طعام داری یا بارائی کھانا کہتے ہیں حالانکہ یہ ہنود کی رسم ہے اور بالکل خلاف سنت ہے اور دنیاوی رسم ہے۔ اور اسی طرح سے وہ کھانا بھی جو اسکی طرف سے ہوتا ہے۔ اُس میں برادری والے اور دوست آشنا پوچھے جاتے ہیں۔ ایسی دعوتوں میں متبع سنت کو ہرگز شریک نہیں ہونا چاہئے۔ اُمرا اور روساء کے ولیمہ میں سارے شہر و گاؤں کے ہندو مسلمان مشرک وموحد ہدایتی و بدعتی فاسق و فاجر شریک ہوتے ہیں۔ کہو ہندو کو طعام ولیمہ کھلانا کیونکر درست ہوا۔ حدیث ابن عباس میں آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کھانے سے طعام متفخرین کے رواہ ابوداؤد۔ یہ حدیث مرسل ہے اس سے یہ معلوم ہوا۔ کہ جو شخص بڑائی مارنے کیلئے کھانا کھلاوے ناموری لیتا ہے شہرت سخاوت کا قصد کرے۔ اُس کا کھانا نہ کھاؤ امرا و روسا کا طعام الطعام غالباً ایسے خیالات سے ہرگز خالی نہیں ہوتا۔ گو اپنے منہ سے سو بار کیوں نہ کہیں کہ ہم ثواب کیلئے کرتے ہیں۔ اگر ثواب کیواسطے کرتے ہو۔ تو جو شکل ثواب کی خدا نے

رسول نے فرمائی ہے اوسیطرح کرو۔ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کی دہوم دہام نہ کرسکتے تھے یا اونکو اور صحابہ کو مقدور اس خرچ کرنیکا نہ تہا۔ حضرت عثمان رضؓ کی تونگری تو مشہور ہے۔ مگر اونہوں نے اپنے زمانہ خلافت میں بہی ایسے کام نہیں کئے اور نہ کسی اور خلیفہ نے۔ ہاں اُن کا روپیہ راہ خدا میں اوسجگہ صرف ہوتا تہا۔ جہاں حکم خدا اور رسول ہے۔ اُس طرحپر خرچ ہوتا تہا جسطرح ارشاد ہوا ہے۔ نہ موافق جی کی خواہش کے۔ (باقی دارد)

استفتاء

سوال نمبر ۱۔ جو شخص امام مسجد ہو۔ وہ اگر مردہ نہلادے تو اسکی اقتدا جائز ہے یا نہیں؟ راقم سید حسین شاہ خریدار ۱۰۳

سوال نمبر ۲۔ جس گاؤں میں ایک ہی امام مسجد ہو۔ اور میت نہلانے سے پرہیز کرے تو اُسکے لئے کیا حکم ہے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۱۔ مردہ نہلانا کوئی کفر نہیں شرک نہیں گناہ کبیرہ نہیں صغیرہ نہیں پھر امام کی امامت میں کیا قصور ہے؟

جواب نمبر ۲۔ امام مسجد اگر مردہ نہلانے سے پرہیز کرے تو اوسپر کوئی گناہ نہیں۔ اہالی میت خود نہلائیں یا اُسکا کوئی انتظام کریں۔ ہاں اگر امامت پر مقرر کرتے وقت امام سے اس خدمت کے ادا کرنے کا بھی وعدہ کیا تہا۔ تو ایفاء عہد کے لحاظ سے اس کا انتظام کرنا اوسپر ضروری ہے۔

سوال نمبر ۳۔ شروع نماز میں نیت زبان سے کہنی نزدیک اہلحدیث وفقہا کے سنت ہے یا بدعت؟ راقم منشی اللہ دتا از بہاولپور

سوال نمبر ۴۔ رکوع میں امام کیساتھ ملنے سے بغیر پڑھنے فاتحہ کے نزدیک اہلحدیث کے رکعت ہوتی ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۵۔ بعد ادائے نماز فرض امام اور مقتدیوں کا دعا مانگنا سنت ہے یا بدعت؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۳۔ زبانی نیت کرنا بدعت ہے۔ نیت کے معنے ہی یہ ہیں کہ دل سے ہو۔ فقہا حنفیہ نے بھی اسکو پسند نہیں کیا

جواب نمبر ۴ رکوع میں رکعت کے ملنے میں اختلاف ہے خاکسار راقم کے نزدیک رکعت نہیں ہوتی یہ مسئلہ اہلحدیث کے پہلے نمبروں میں بھی آچکا ہے۔

جواب نمبر ۵۔ بعد نماز فرض دعا مانگنا سنت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ بعد نماز فرائض دعا کیا کرتے تھے بلکہ فرمایا ہے کہ نماز فرض کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۶۔ چچی یا بہابھی یا بھتیجے کی بیوی سے نکاح درست ہے یا نہیں؟ راقم جان محمد از جگراؤں

سوال نمبر ۷۔ حضرت عیسے جب آسمان سے اُتریں گے تو اُس وقت مخالفین مذہب اُس آیت پر یہ اعتراض کریں گے کہ قرآن شریف غلط ہے۔ کیونکہ اُس میں لکھا ہے۔ کہ عیسے آسمان پر ہے۔ (ایضاً)

جواب نمبر ۶۔ چچی یا بہابھی یا بھتیجے کی بیوی سے نکاح درست ہے۔ بشرطیکہ اس رشتہ کے سوا اور کوئی رشتہ محرمات کا نہ ہو

اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ۔

جواب نمبر ۷۔ حضرت عیسے کا آسمان پر ہونا جیسا مذکور ہے ویسا اُنکا دُنیا پر آنا بھی تو مذکور ہے ہاں اگر یہ ہوتا۔ کہ دُنیا پر کبھی نہ آئینگے۔ تو قرآن شریف پر اعتراض ہوتا۔ اگر کسی شخص کی بابت یہ کہا جائے کہ آج وہ بمبئی میں ہے اور آئندہ جمعہ تک اپنے مکان پر پہنچ جائیگا۔ تو اسکے پہنچنے کے دن یہ کلام غلط ہو جائیگا۔ نہیں بلکہ صحیح ہوگا۔

سوال نمبر ۸۔ بنی ہاشم کو زکوۃ دینا جائز ہے یا نہیں اور اونکو زکوۃ کا لینا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۹۔ نماز ظہر کا وقت کہانتک ہے ایک مثل سایہ تک یا دو مثل تک۔ (خریدار اخبار از کوہاٹ)

جواب نمبر ۸۔ احادیث صحیحہ مندرجہ مشکوۃ وغیرہ میں ثابت آیا ہے۔ کہ بنی ہاشم زکوۃ کے مصرف نہیں۔ نہ اونکو اسکا لینا جائز ہے ہاں بعض علماء حنفیہ نے یہ کہا ہے کہ چونکہ انکو اب خمس غنیمت کا حصہ نہیں ملتا۔ اسلئے زکوۃ کا لینا اونکو جائز ہے

۱۰ جون ۱۹۰۶

مگر محض اُن کی ذاتی رائے ہے کسی حدیث میں یوں نہیں آیا۔ کہ خمس غنیمت بنی ہاشم کو معاوضہ زکوۃ ہے جبتک معاوضہ ملے تبتک زکوۃ نہ لینا۔ بلکہ یوں آیا ہے کہ انما ہی اوساخ الناس یعنے زکوۃ اسلیے بنی ہاشم پر حرام ہے۔ کہ یہ لوگوں کے مال کی میل ہے۔

جواب نمبر ۹ ۔ نماز ظہر کا وقت ایک مثل سایہ تک ہے۔ حدیث جبرئیل میں صریح مضمون ہے۔ کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت کو ظہر کا وقت ایک مثل تک بتلایا ہے یہ حدیث ایسی واضح ہے۔ کہ صاحب درمختار بھی اسی کے قائل ہوئے ہیں۔ دو مثل تک کا مذہب صحیح اور مدلل نہیں۔

سوال نمبر ۱۰ ۔ عورتوں کو سجدہ کے وقت مردوں کی مانند پیچھا اٹھا کر سجدہ کرنا چاہیے یا کچھ فرق ہے؟

سوال نمبر ۱۱ ۔ امام اور مقتدی رکوع سجود وغیرہ ارکان ادا کرنے میں کچھ فرق کریں یا آن واحد میں کریں؟ فتح الدین از سیالکوٹ

جواب نمبر ۱۰ ۔ عورتوں اور مردوں کے سجدہ میں فرق کرنے کی بابت کوئی حدیث نہیں آئی۔ فقہا حنفیہ نے لکھا ہے۔ کہ عورت مرد کی نسبت نیچے کرے۔

جواب نمبر ۱۱ ۔ حدیث میں آیا ہے کہ صحابہ کرام کہتے ہیں۔ کہ ہم اُسوقت سجدہ کو اترتے تھے جب آنحضرت سر بزمین رکھتے۔ اسیطرح سر اوٹھاتے وقت مقتدی امام سے پیچھے اٹھے

سوال نمبر ۱۲ ۔ بے نماز کیساتھ کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں

سوال ۱۳ ۔ شراب ساز اور رشوت خور اور سود خوار کے سودا بیچنا اور اُن کی دعوت قبول کرنا درست ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۱۴ ۔ جس چیز پر محصول چنگی مقرر ہو۔ اوس کو بغیر ادائے چنگی لے آنا جائز ہے یا نہیں؟ منشی محمد یٰسین از کوہ جگراتہ

جواب نمبر ۱۲ ۔ بے نماز کے ساتھ کھانا جائز ہے اوسکی تعظیم و تکریم مذہبی حیثیت سے نہیں چاہیے کھانا تو کفار کیساتھ کھانا بھی جائز ہے۔

جواب نمبر ۱۳ ۔ شراب ساز رشوت خور سود خوار اگر کوئی جائز پیشہ بھی کرتے ہیں۔ تو جائز ہے جبتک یہ معلوم نہ ہو۔ کہ ناجائز کمائی سے دعوت ہوئی ہے۔

جواب نمبر ۱۴ ۔ جس چیز پر محصول چنگی مقرر ہو۔ اُس کا ادا کرنا ضرور ہے کیونکہ کسی سلطنت کے زیر سایہ رہنا اس بات کا صاف اقرار اور معاہدہ ہے۔ کہ اُس کے قوانین کے پابند رہینگے۔ خدا فرماتا ہے۔ اوفوا بالعهد

سوال نمبر ۱۵ ۔ ایک شخص نے کتے شکار کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ جسوقت کتے شکار کو پکڑتے ہیں تو شکاری کتوں سے چھڑا کر تکبیر اللہ اکبر چلا دیتا ہے۔ شکار مذکور حلال ہے یا نہیں؟ راقم جلال الدین از صدر سیالکوٹ

جواب نمبر ۱۵ ۔ قرآن و حدیث دونوں کے مطابق شکار مذکور حلال ہے اگر کتا سکھایا ہوا ہو۔ اور اسکے منہ ہی میں شکار مرجائے اور تکبیر پڑھنے کی نوبت ہی نہ آئے تب بھی حلال ہے

سوال نمبر ۱۶ ۔ عابدہ کی لڑکی۔ ہندہ کا لڑکا۔ ہندہ کے لڑکے نے عابدہ کا دودھ پیا۔ بعد دو سال کے عابدہ کے لڑکا ہوا۔ اور ہندہ کے لڑکی ہوئی۔ ان ہر دو کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

راقم محمد عثمان خاں از کیری ڈاکخانہ بت ضلع مظفر نگر

جواب نمبر ۱۶ ۔ عابدہ اور ہندہ کے پچھلے لڑکے لڑکی کا نکاح درست ہے کیونکہ اِن دونوں میں دودھ کی شراکت نہیں ہے شرح وقایہ میں ہے۔ تحل اخت اخیہ رضاعا کما تحل نسبا۔

ضرورت ہے

ہمیں ایک معلم کی ضرورت ہے جو معلمی کے کام سے واقف ہوں جن لڑکوں کو تعلیم دلانی ہے ان کی حالت ابتدائی ہے فارسی کی پہلی دوسری پڑھتی ہیں قرآن مجید ختم کر چکے ہیں معلم صاحب میں یہ بات ہونی چاہیے کہ لڑکے انکا رعب مانیں اور عربی کی عمدہ تعلیم دیسکیں طریق تعلیم سے

انتخاب الاخبار

قبول اسلام جامع مسجد مہابت خان شہر پشاور میں جناب مولوی مولانا مرزا خان صاحب مشنری اسلام کے ہاتھ پر ذیل کی تاریخوں میں غیر مذاہب والے مشرف باسلام ہوئے

نام کفر	ذات	عمر	اسلامی نام	تاریخ جب اسلام میں آیا
لچھمن ولد بہاری	ہندو کوری	۲۸ سالہ	عبدالرحمن	۲۲-اپریل سنہ ۱۹۰۴ء
منو ولد گردہاری	〃	۲۲ 〃	عبدالرحیم	〃
لچھمینا بنت الونی	〃	۲۴ 〃	فاطمہ	〃
سیتے ولد منو	مہتر	۲۶ 〃	دین محمد	۶ مئی سنہ ۱۹۰۴ء
سندر سنگھ ولد گنڈا سنگھ	سکھ	۲۱ 〃	خیر محمد	۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۴ء
نانکی بنت مایہ	جہیور	۲۹ 〃	نوران	۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۴ء
اتواری بنت نانکی	〃	۱۲ سالہ	پیران	〃
لچھمی 〃	〃	۹ سالہ	جمیران	〃
منگری	〃	۷ سالہ	عائشہ	〃
چنداس بیٹا	〃	۵ سالہ	پیر محمد	〃
جمن ولد دین محمد	عیسائی	۲۸ سالہ	جمن	یہ تائب ہو کر پھر اسلام میں آیا

قبول اسلام۔ نہایت خوشی کا مقام ہے کہ ملک حیدرآباد دکن میں ۲۷ مئی کو ڈاکٹر کانشی کانت چٹو پادھیا صاحب پی ایچ ڈی سابق پروفیسر مہاراج کالج میسور نے بعد نماز جمعہ اس امر کا اعلان کیا کہ میں ہندو مذہب کو ترک کر کے بطیب خاطر مسلمان ہوتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب کلکتہ کے رہنے والے ہیں ہندوستان میں تکمیل تعلیم کر کے ولایت تشریف لے گئے کچھ عرصہ تک لنڈن میں رہ کر فلسفہ جدید کی تعلیم حاصل کرنے جرمنی گئے۔ وہاں پی۔ ایچ۔ ڈی (ڈاکٹر آف فلاسفی) کی ڈگری حاصل کی جو ان سے پہلے ہندوستان میں کسی کو نہ ملی تھی۔ وہاں سے روس تشریف لے گئے اور پایہ تخت روس کے یونیورسٹی کالج میں دو سال تک پروفیسر رہے آپ کو سنسکرت اور انگریزی کے علاوہ جرمن۔ روسی۔ فرنچ۔ لاطینی۔ یونانی زبانوں پر بھی عبور حاصل ہے تعلیم فلسفہ کے بعد چونکہ آپ کو ہندو مذہب سے تشفی نہ ہوئی۔ اس لئے تحقیقات مذاہب شروع کی۔ دس سال تک دنیا بھر کے ہر مذہب کی چھان بین کرتے رہے۔ اور بالآخر اس نتیجہ پر پہنچے کہ **سچا مذہب اسلام ہی ہے** ڈاکٹر صاحب اپنی قوم میں خاص عزت اور وقعت رکھتے تھے مسلمانوں کو بھی آپکے مشرف باسلام ہونے کی خاص خوشی ہے (وکیل)

شیخ الاسلام عبداللہ کوئیلم نے بکمال خوشی سے جامع مسجد لورپول میں ایک ہندو معزز شخص کو مشرف باسلام کیا۔ یہ نو مسلم صاحب بہت قابل و ذی علم ہیں اور اکثر شیخ الاسلام کے وعظ و لیکچر سننے کیلئے ایک سال سے مسجد لورپول میں آیا کرتے تھے۔ آخر ان کے وعظ اور دین اسلام کی حقانیت نے ان کے دل میں اثر کیا وہ مسلمان ہو گئے نام عبدالرحیم رکھا گیا + (وکیل)

جالندھر سٹیشن پر ایک نوجوان گرہ کاٹ پکڑا گیا۔ کود کر ٹرین کے نیچے ہی کچل گیا۔ (کافی سزا ملی)

امیر صاحب افزائش نسل اسپاں کی طرف متوجہ ہوئے ہیں عربی ذات ۱۰۰ نر گھوڑے ہند سے منگوائیں گے۔

امیر صاحب ترقی زراعت کی طرف بھی متوجہ۔ ادرک اور ہلدی (زرد چوب) کی کاشت بڑھائی ہے۔ اس کی کاشت اور تیاری کی نگرانی کیلئے وادی کانگڑہ سے ماہرین منگوائے گئے ہیں۔ شوق ہے۔

امیر صاحب نے چھوٹے جانوروں پرندوں وغیرہ کا شکار کھیلنا ترک کر دیا۔ خواب کی وجہ سے۔ خواب میں دیکھا۔ یہ شکار نہیں بلکہ عذاب ہے۔ خدا ناراض ہوتا ہے اسکے قہر سے بچنا چاہئے۔

مدراس بفضلہ خدا طاعون سے بالکل پاک ہو گیا وہاں عملہ طاعون کو رخصت کر دیا ہے (شاید سب نے مرزا قادیانی کی بیعت کر لی ہوگی)

جاپان نے سنیچر گذشتہ کو ڈالنی سر کیا۔ ۲۰ ہزار فوج بری اور

نگینہ ضلع بجنور میں مسلمانوں اور آریوں کا مباحثہ ہو رہا ہے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مسلمانوں کی طرف سے اور ماسٹر آتما رام جی امرتسری آریوں کی طرف
ہیں جلسہ عالی شان ہے نتیجہ آئندہ بتلایا جائیگا

کچھ فوج بحری ایکوقت میں پہنچیں (جاپانیوں نے روسیوں کی ستر توپیں مع دیگر سامان کے حاصل کیا ہے)

روسیوں نے ۹ گھنٹہ تک مقابلہ کیا یہاں سے تمام فوج فرار ہو کر پورٹ آرتھر میں گھس آئی ہے -

جاپان نے علاوہ ڈالنی کے تالنواں پر بھی قبضہ کر لیا ہے - اسی کو لیو چو تونگ بھی کہتے ہیں -

روسیوں نے جنگی جہازوں اور ساحلی قلعوں سے آگ برسائی - جاپانی خاموش تھے - لوٹ گئے -

اخبار ٹائمز نے جاپانی فتوحات کی بڑی تعریف کی - جاپانیوں پر اعلےٰ فوج جرمن کا دھوکا ہوتا تھا -

اخبار مذکور پوچھتا ہے کہ کیا اب بھی روس کسی مقام کے بچاؤ کی کوشش کر سکتا ہے - نہیں -

بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل کارو پاٹکن برسات کے بعد پانچ لاکھ فوج سے ندامت دھو دیگا -

جاپان بھی پانچ لاکھ فوج جلد تر لا سکتا ہے - بڑی بات بالٹک کے بیڑے کا پہنچنا ہے -

پورٹ آرتھر میں روسی مقابلے کی بیحد کوشش کر رہے ہیں عظیم خندقیں کھودیں مورچے توپیں وغیرہ -

امریکہ کی بہت سی باتیں بالکل عجیب ہیں یہاں کے مقام [illegible] میں ایک کسان رہتا ہے جسکی مونچھیں آٹھ ہاتھ لمبی ہیں اتنی لمبی مونچھیں آجتک کہیں دنیا میں کہیں سنی نہیں گئیں + ہم خیال کرتے ہیں کہ اب کمبھ کرن کی قوم کا پتہ بھی دھیرے دھیرے ملتا جاویگا -

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے - کہ لنڈن میں ایک لاکھ آدمی لوگوں کے جیب کاٹنے کا ہی روزگار کرتے ہیں اور لنڈن میں ایک ہزار آدمیوں پیچھے ۵ ڈاکٹر ہیں -

سینٹ لوئس واقعہ امریکہ کی عالیشان نمائش میں ایک اتنی عظیم الشان گھڑی دکھائی گئی جسکے منٹ کی سوئی ساٹھ فٹ لمبی ہے

حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند آنجہانی ابھی پیرانہ سالی میں جس لکڑی کے سہارے چلتی تھیں وہ وہی لکڑی تھی جو کسی زمانہ میں انگلستان کے بادشاہ چارلس دوم کی

مرزا قادیانی کا مقدمہ روزانہ ہو رہا ہے یکم جون کو مرزا نے سخت شدت پیاس میں پانی پینے کی اجازت طلب کی - لیکن حاکم نے اجازت نہ دی -

عجب ادویات

روح دافع طحال قیمت فی شیشی ۱۲ - اس عجیب الاثر روح سے ان لوگوں نے جو یونانی - ویدک اور انگریزی ڈاکٹری علاج سے مایوس ہو چکے تھے بفضل خدا صحت پائی ہے -

بوٹیوں کا مقوی شربت اعضائے رئیسہ و شریفہ - حرارت غریزیہ و قوت ہاضمہ اس سے قوی ہو کر جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہیں اگر آپ کسی محنت کیوجہ سے مثل یا کسی بیماری کیوجہ سے کمزور ہو گئے ہیں - تو اسکی ایک خوراک ساری کسل اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کر دیگی قیمت شیشی ایک اونس ۸ دو اونس ۱۲

جوہر مصفّے خون فی شیشی خورد ۸ کلاں ۱۲ - فسادات خون تر و خشک خارش - خنازیر - بھگندر وغیرہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے فقط ایک شیشی کافی ہے - اسکے استعمال سے وبائیہ امراض نزدیک نہیں آتی ایام امراض وبائیہ میں اسکا استعمال کرنا ضروری ہے -

بالوں میں لگانے کا خوشبودار تیل - یہ چنبیلی اور دیگر خوشبودار روغنوں سے بہتر ہے اسواسطے کہ اسکے استعمال سے دماغی بیماریاں مثل نزلہ ضعف دماغ ضعف بصر وغیرہ امراض سے محفوظ رہینگے اور سفید بال اسکے متواتر لگانے سے کچھ عرصہ کے بعد سیاہ ہو جاوینگے زیادہ تعریف کی ضرورت نہیں استعمال آپ ظاہر کر دیگا [illegible]

بال اڑانیکا عرق - پانچ منٹ میں صفاچٹ میدان ہو جاتا ہے قیمت شیشی خورد ۳ شیشی کلاں ۶

پلین کلر جوڑوں کے دردوں اور ان کے ورموں میں اعلےٰ درجہ کا فائدہ کرتا ہے ذات الجنب اور ذات الریہ میں مخصوص طور پر مفید ہے قیمت فی شیشی ۸

حبوب گوہر چشم جن کے استعمال سے سرخی - بیاض - رمد - ناسور ناخنہ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں قیمت ۵ دو گولی مع ٹکٹ [illegible]

سرمہ عزیزی - اسکی ایک ایک سلائی اپنے کیمیا کی تاثیر کے سبب بہتے پیپ - آشوب - دھند - غبار - جالا - سرخی وغیرہ کو زائل کرتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے فی تولہ ۱۲ [illegible]

مصری سرمہ - یہ سرمہ بچوں کے امراض چشم میں از حد مفید اور بالکل بے ضرر ہے قیمت فی تولہ ۴

کھانسی کی دوا - تر و خشک کھانسی نزلہ زکام وغیرہ کو صرف ایک چھوٹی سی شیشی سے فائدہ ہوتا ہے قیمت ۴ اگر کھانسی کے ہمراہ لازمی بخار دق یا سل ہو - تو شیشی کلاں کا استعمال کریں قیمت ۸

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینجر کارخانہ انگریزی یونانی

حسب الارشاد مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ۲ اہلحدیث پریس امرتسر میں چھپا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

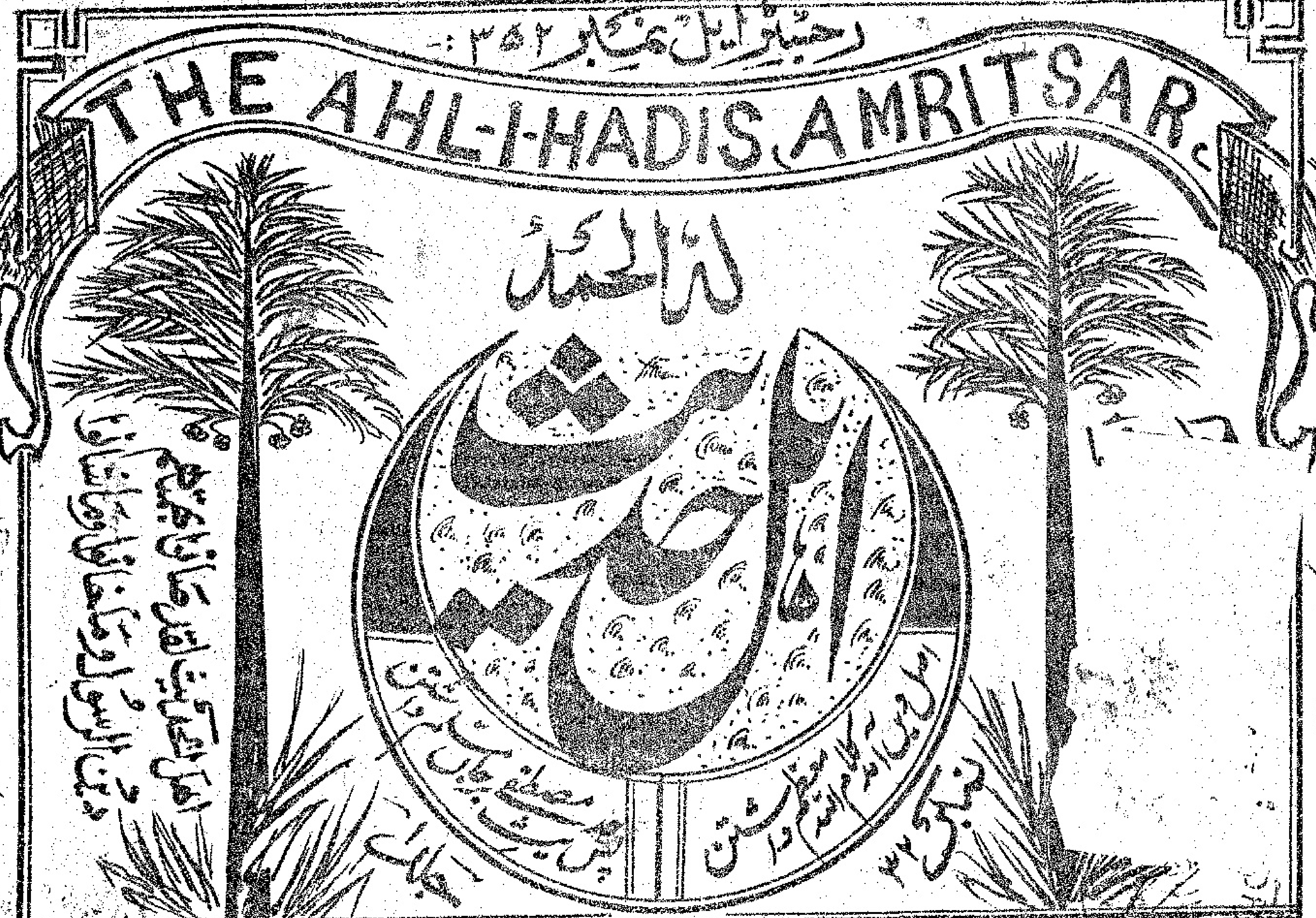
للہ الحمد
اہلحدیث
اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن
اہل الحدیث لقد صانوا بجہدہم
دین الرسول وما خانوا وما شانوا
نمبر ۳۲

امرتسر ۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۲ مطابق ۱۷ جون سنہ ۱۹۰۴ع یوم جمعہ مبارک

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	للعہ
والیان ریاست سے	عہ
روسا اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	عہ

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک والیں

بہ نگارونظم مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی نسبت بذریعہ خط وکتابت مینجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت وترسیل زر بنام مینجر ہونی چاہیے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

آپ لکھتے ہیں:-

جس طرح مقلدین عاملین بالفقہ حدیث سے جلتے ہیں اسی طرح مقلدین رواۃ یعنی عاملین بالحدیث حدیث کے مقابلہ قرآن سے جلتے ہیں اہل انصاف فرمادیں۔ کہ دونوں میں بدتر کون فریق ہے یعنی قرآن کا چھوٹا منکر کون اور بڑا منکر کون ہے حدیث جسکو مثل قرآن بلکہ باعتبار عمل کے جسکا درجہ قرآن سے بھی بڑھکر ہے (کیونکہ درجہ اُسی کلام کا افضل ہوتا ہی جسکو معمول بنایا جاوے۔) ہم ذیل میں اُس کی حقیقت اپنے

قبول اسلام۔ مباحثہ نگینہ ضلع بجنور میں دو ہندو مشرف باسلام ہوئے ایک کا نام عبد الغفور دوسرے کا عبد الرحمان رکھا گیا۔ جامع مسجد مراد آباد میں ایک کھتری کا لڑکا

نگینہ ضلع بجنور میں اہل اسلام اور آریوں کا مباحثہ ۵ جون سے ۱۴ تک بڑی شان سے ہوتا رہا۔ ناظرین ہزارہا کی تعداد میں [illegible] اسلام کیطرف سے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری مباحث تھے۔ مباحثہ کتابی صورت میں شائع ہوگا۔ آئندہ پرچہ میں کسقدر لکھینگے +

ناظرین پر ظاہر کرتے ہیں۔ یہ وہ حدیثیں ہیں۔ جو صحاح ستہ میں نہایت صحیح اور مستند ہیں۔ جنکے راوی ثقہ اور معتمد علیہ ہیں۔

اول۔ لو کان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو میری ہی اتباع پر مجبور ہوتے۔ حاشا اللہ کہ یہ لغو کلام وما ینطق عن الہویٰ کا ہو۔ جس سے ایک مستقل اور اولو العزم نبی کی اہانت ٹپکتی ہو۔ جیسے شب دیجور سے ظلمت۔ اس کے یہ معنے ہوئے کہ موسے بھی میرے امتی ہوجاتے جو صاحب کتاب اور صاحب شریعت تھے حالانکہ جو امتی ہو۔ وہ ہرگز نبی نہیں ہوسکتا۔ قرآن مجید تو ہمکو یہہ تعلیم دیتا ہے کہ لا نفرق بین احد من رسلہ اور اسی بنا پر آنحضرت صلعم نے ایک زرہ فروش یہودی کے معاملہ میں فرمایا کہ لا تخیروا فی انبیاء اللہ یعنے انبیاء میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دو۔ مگر افسوس ہے کہ راویان حدیث نے موسیٰ پر آنحضرت کو ترجیح ہی نہیں دی بلکہ اُن کی نبوت ہی اڑا دی اور اُن کی شریعت اور اُن کی کتاب ہی منسوخ کردی۔ جس کی تصدیق قرآن مجید کرتا ہے مصدقا لما بین یدیہ من التوراۃ الآیہ اور ظاہر ہے کہ جس کتاب کی قرآن مجید کی تصدیق کرے وہ کیونکر منسوخ ہوسکتی ہے۔ یہ حدیث نہیں۔ بلکہ لہو الحدیث ہے یعنے ایک لغو اور عبث کلام ہے۔ جو باعتبار واقعہ کے بھی سراسر جھوٹ ہے کیونکہ نہ آپ کے زمانے میں موسیٰ زندہ تھے نہ اونہوں نے آپکا اتباع کیا۔ پس اس لغو کلام نے کیا نتیجہ دیا۔

اِس مضمون میں آپنے قرآن دانی کا ثبوت پورا دیا۔ اب کوئی بھی شبہ ہے کہ اس حدیث کے بموجب حضرت موسے علیہ السلام کا امتی ہونا لازم آئیگا حالانکہ اگر آپ غور کرتے۔ تو یہ مضمون آپکو قرآن شریف ہی سے ملسکتا تھا غور سے سنو!

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیِّیْنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتَابٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ (پ ۳ ع ۱)

(ترجمہ) خدا نے انبیاء سے وعدہ لیا کہ میں نے جو تمکو کتاب اور تہذیب اخلاق دی ہے۔ اس کے بعد کوئی رسول تم پاس آوے۔ جو تمہاری تعلیم کی تصدیق کرتا ہو۔ تو اوسپر ایمان لانا اور اوس کی مدد کرنا یہہ ہدایت کر کے فرمایا۔ اسپر تم نے اقرار کیا اور میرا وعدہ لیا یا نہیں؟ وہ بولے کہ ہم نے اقرار کیا۔ پھر کہا۔ کہ پس تم گواہ رہو۔ میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں یاد رکھو۔ کہ جو کوئی اس وعدے سے روگرداں ہونگے وہی بدراہ ہوں گے۔

کہئے! اس آیت کا مطلب یہ نہیں۔ کہ ایک حضرت موسے کیا تمام حضرات انبیاء علیہم السلام بھی سرور کائنات فخر موجودات حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زندہ ہوتے۔ تو اس آیت کی ہدایت کے مطابق سب کے سب آپ پر ایمان لاتے۔ اور آپ کی امداد کرتے۔ اگر اوس وقت تم جیسے اہل قرآن غیض میں آتے اور کچھ عذر کرتے تو یہی سنتے کہ؎

شور بختاں بآرزو خواہند مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

ہاں آپ کی قرآن دانی کا ثبوت ہو رہا ہے کہ آپ اپنے زعم میں اس حدیث کو آیت قرآنی لا نفرق والی سے مخالف جانتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ کہ امتی کبھی نبی نہیں ہوسکتا کیا مولانا! حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے امتی نہ تھے یا ان کے بعد کل خاندان بنی اسرائیل حضرت موسے علیہ السلام کے تابع نہ تھے۔ اگر انکار ہو۔ تو سنو!

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىۃَ فِیْھَا ھُدًی وَّنُوْرٌ یَحْکُمُ بِھَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا (پ ۶ ع ۷) (ترجمہ) ہم نے تورات اتاری تھی۔ جس میں ہدایت اور نور تھا۔ جس =

فرمانبردار انبیاء رحکم کرتے رہے۔

پس اسی آیت اور حدیث کے مطابق لَا نُفَرِّقُ کے معنے سمجھئے کہ یہ ہیں کہ ہم یعنی مسلمان انبیاء علیہم السلام میں تفریق نہیں کرتے۔ کہ بعض کو مانیں اور بعض کو نہ مانیں۔ جیسے یہود و النصاریٰ کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ بعض کو فاضل اور بعض کو مفضول جاننا بھی منع ہے۔ جو بحکم نص قرآنی ثابت ہے۔ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ ایسا ہی لَا تُخَيِّرُوا فِي أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ والی حدیث کا حکم ہے۔ یعنے انبیاء کو ایسے طریق سے ایک دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو۔ کہ کسی کی ان میں سے حقارت ہو جاوے۔ جسکی شریعت کی اجازت نہیں دی۔ پس کہئے حدیث مذکور لہو الحدیث ہے یا آپ کی تقریر پُر فضول۔

مولوی صاحب! انما شفاء العی السوال جس بات کو آدمی نہ جانتا ہو۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ اس کے جاننے والے سے سوال کرے۔ ہمیں بار بار کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ آپ بھی بدوں حدیث فہمی کے آریوں کی طرح بے سمجھی سے اعتراضات کر دیتے ہیں۔ جو ایک مومن کی شان سے بعید ہے۔ اگر آپ نے حدیث سمجھی ہوتی۔ تو بھلا ایسے اعتراض کرتے جو آپ لکھتے ہیں۔ کہ "باعتبار واقع کے بھی سراسر جھوٹ ہے کیونکہ نہ آپ کے زمانے میں موسیٰ تھے نہ انہوں نے آپکا اتباع کیا" کیا اسی عربی دانی پر آپ اہل قرآن بنے ہیں۔ جنکو حرف لَو کی وضع سے بھی اطلاع نہیں۔ یا دانستہ تجاہل کرتے ہیں۔ مولانا لَو کا استعمال اسی لئے تو ہے۔ کہ اپنے مدخول کا عدم بتلاوے۔ غرض صرف تلازم کا اظہار ہوتا ہے۔ جو ہر حال میں حاصل ہے سنئے۔ آپ تو اہل قرآن ہیں۔ مگر آیات قرآنیہ ہمکو بتلانی پڑتی ہیں۔ غور سے سنئے! لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (یعنے آسمان و زمین میں اگر اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو دونوں خراب ہو جاتے) یہاں تو کہئے کہ واقع کے خلاف ہونیکی وجہ سے یہ کلام جھوٹ ہے۔ کیونکہ دنیا میں اللہ کے سوا اور معبود تو کوئی ہی نہیں۔ پھر خدا کا یہ فرمانا۔ کہ دنیا میں اگر اور معبود ہوتے تو غلط ہے۔ اسی برتے پر آپ اپنا نام قرآنی رکھتے ہیں شاید آپ جیسوں ہی کے حق میں پنڈت لیکھرام نے کہا ہے ؎

قرآنی۔ کرانی۔ پُرانی تمام
فتادند بریک زنبیا دخام

پھر آپ نے ایک اور حدیث پر اعتراض جمایا ہے جسکو دیکھ کر بیساختہ ہنسی آتی ہے اور ان اہل قرآن کی سمجھ پر عقل ہنستی ہے کہ انکو ہو کیا گیا ہے؟ مگر آخر بات بھی تو یہی ہے۔ کہ اگر ایسے ویسے اعتراضات نہ کریں تو گنتی کہاں سے لاویں۔ آریوں کیطرح کتاب کا سیاہ کرنا منظور ہے۔ اگر وہ ہی سوچ بچار کر اصلی مطلب سمجھ کر اعتراض کرتے۔ تو کیوں پنڈت دیانند ۱۵۹۔ اور مہاشہ دھرمپال ۱۱۵ اعتراضات کرتے کسیطرح اتنی تعداد حاصل نہ ہوتی۔

بہر حال آپ لکھتے ہیں:۔

دوسری حدیث۔ کنت نبیا و آدم منجدل بین الماء والطین یعنی آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ میں نبی تھا۔ اور آدم سلام علیہ ابھی پانی اور مٹی میں گوندھے ہوئے تھے ہم پوچھتے ہیں کیا فی الواقع ایسا ہی تھا۔ ہر شخص اقرار کریگا کہ آنحضرت صلعم کیا معنے کوئی انسان حضرت آدم سے پہلے نہ تھا چہ جائیکہ کوئی نبی۔ اگر یہ کہو۔ کہ علم الٰہی میں آنحضرت نبی تھے۔ تو کوئی تعریف نہ نکلی۔ کیونکہ علم الٰہی میں تو ہر شے ذرے سے لیکر آفتاب تک اور قطرے سے لیکر دریا تک اور چیونٹی سے لیکر ہاتھی تک موجود تھی۔ پھر قرآن تو آپکو آخر النبیین (خاتم النبیین) بتاتا ہے اور اس حدیث نے آپکو اول النبیین بنا دیا۔ فرمائیے یہ حدیث سچی ہو یا قرآن مجید؟ مسلمانوں کو خوب یاد رکھنا چاہئے۔ کہ تمام حدیثیں جنسے خودستائی اور غلو اور تفخر اور ایک معنے سے غرور اور تکبر مترشح ہے۔ وہ ہرگز صاحب وما ینطق عن الہویٰ کا کلام نہیں ہو سکتا۔ کلام مجید میں تو آپ کی نسبت وما محمد الا رسول وارد ہوا ہے یعنے محمد صرف ایک قاصد ہے یہ حصر اور استثناء کے طور پر ہے اور دوسری جگہ قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی اسکے سوا جو کچھ آپ کی نسبت زید و عمرو بیان کریں وہ

آپ پر بہتان ہے پڑہو- الم یجدک یتیماً فاوی ووجدک ضالاً فھدی ووجدک عائلاً فاغنی - سبحان اللہ کیا صداقت اور سادگی ہے اور آپ کی حالت کا کیسا سچا بیان ہے برخلاف اسکے حدیثوں کے آپکو خدا بنا دیا - اور تو جو زمانے کے راویوں مولویوں نے آپ پر وہ وہ طوفان باندہے ہیں - کہ خدا ہی سمجھے (باقی آئندہ) (راقم ایک آفی)

اس اعتراض کے جواب میں بہی ہم اتنا کہنے سے باز نہیں رہ سکتے ؎

سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجا است

مطلب حدیث کا وہی ہے جو آپنے خود لکہا - کہ آنحضرت صلعم علم الٰہی میں اسوقت بہی نبی تھے جسوقت حضرت آدم ابہی پیدا بہی نہیں ہوئے تھے (جس سے یہ جتلا دینا مقصود ہے کہ آنحضرت کی نبوت بہی امور واقعیہ سے ہے - کیونکہ علم باری تعالیٰ میں امور واقعیہ ہی ہوتے ہیں - نہ کہ غیر واقعی غور سے سنو! خداوند تعالیٰ اُن لوگوں کا رد کرتا ہے جو امور غیر واقعیہ کاذبہ کا علم خدا کی طرف نسبت کرتے تھے قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ (خدا کو ایسی باتیں بتلاتے ہو - جنکو نہ آسمانوں میں جانتا ہے نہ زمین میں)

مقصود اس حدیث سے منکرین رسالت محمدیہ کا رد کرنا ہے - جو آپکی نبوت کو امور واقعیہ سے نہ جانتے تھے کہئے عقل بڑی یا بھینس؟ بس آپ کی تمام تک بندی ایک دم ملیامیٹ ہو گئی - جو آپ نے لکہی ہے - کہ علم الٰہی میں تو ہر شئے ہے ذرے سے لیکر آفتاب تک اور قطرے سے لیکر دریا تک اور چیونٹی سے لیکر ہاتہی تک موجود تہی -

ہم بہی مانتے ہیں - کہ موجود تہی بلکہ موجود ہے - مگر یہ تو کہئے اجتماع النقیضین یا شریک الباری تو علم الٰہی میں موجود نہیں - لیکن آپ اور آپکا رسالہ اشاعت القرآن تو علم الٰہی میں موجود ہے - پہر اس سے کیا یہ نتیجہ نکالنا صحیح نہ ہوگا - کہ آپ اور آپکا رسالہ تو امور واقعیہ سے ہیں - مگر اجتماع نقیضین یا شریک الباری امور واقعیہ سے نہیں ہیں - اگر ہوتے تو علم الٰہی میں بہی موجود ہوتے -

بیشک جس حدیث سے خودستائی اور تجبّر اور تکبر معلوم ہو وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں مگر جس حدیث سے بطور تعلیم امت اظہار مرتبہ ہو - تو اوسکی تصدیق میں کیا کلام ہے ورنہ آیت قرآنی بہی غلط ہو جائیگی سنو اور غور سے سنو! اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (اے رسول تو بڑی ہی خلق پر ہے اور فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنْتَ لَهُمْ (تو محض خدا کی رحمت سے نرم ہو رہا ہے اور لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (خدا نے تیرے پہلے پچہلے تمام گناہ معاف کردئے ہیں) وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (تجپر خدا کا فضل بہت بڑا ہے علیٰ ہٰذا القیاس پس جسطرح ان آیات کا ذکر بطور اظہار مرتبہ نبوت اور تعلیم امت ہے نہ بطور فخر اور غرور اسی طرح احادیث میں کوئی واقع تجپر اگر آتا ہے تو اوس سے مراد بہی تعلیم امت اور اظہار مرتبہ ہوتی ہے نہ فخر و ریا - چنانچہ آنحضرت نے اس امر کی تصریح کیلئے فرما بہی دیا ہے کہ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ (میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ بطور فخر نہیں بلکہ بطور تعلیم امت اور اظہار واقعات کے ہے) جبکو آپ جیسے بدخواہان حدیث نے ایک بہانہ بنالیا - جو محض اپنی سمجھ کا پھیر ہے +

اسلامی اخلاق

تہذیب اخلاق کی ضرورت اور خوبیاں عقلی دلائل سے

صاحب اخوان الصفا کے مختصر بیان سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ ایسے تمام حکما جو بغیر دلائل کے کسی امر کو تسلیم نہیں کرتے تہذیب اخلاق کو سب سے زیادہ ضروری اور مقدم سمجھتے ہیں اور تعرف سعادت ابدی اور فلاح اخروی کیلئے اسے ضروری جانتے ہیں - بلکہ اُن کے نزدیک کوئی انسان فی الحقیقت

انسان ہی نہیں ہو سکتا - جبتک اُسکے اخلاق مہذب نہ ہوں کیونکہ انسانی نفس کا تکملہ تمام تر اسی پر مبنی ہے - میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر حکیم افلاطون کی وہ وصیتیں جو اُنہوں نے ارسطو کو کی تہیں - نذرِ ناظرین کروں اور وہ مکالمہ بھی جو ارسطو اور سکندر کے مابین ہوا - اِن دونوں بیانات سے میرے قول کی پوری تائید ہو جاوے گی -

حکیم افلاطون کہتا ہے کہ خدا کو پہچان اور اُسکے حق کو نگاہ رکھ - اور اپنی ہمت کو ہمیشہ علم سیکہنے اور سکہلانے میں مصروف رکھ - اور اہل علم کا کثرت علم سے امتحان نہ کر - بلکہ شر اور فساد سے مجتنب رہ - اور حق تعالی سے ایسی چیز طلب کر جسکے نفع میں کبھی زوال نہ آئے (یعنے باقیات صالحات) اور ہمیشہ بیدار رہ - کیونکہ شر اور برائی کے اسباب بہت ہیں - اور جو چیز کرنے کے قابل نہو - اُسکی آرزو بھی نہ کر - اور اس امر کو اچھی طرح سے جان کہ انتقام آلہی بندہ سے بطور تادیب اور تہذیب کے ہے غیظ و غضب کے طریق پر نہیں ہے اچھی زندگی اور حیات طیبہ کے صرف تمنا رکھنے پر قناعت نہ کر - جبتک اچھی اور شائستہ موت نصیب نہو - اور حیات کو شائستہ نہ شمار کر - مگر ایسی حالت میں کہ وہ خیر اور نیکی کے حاصل کرنیکا وسیلہ ہو -

سونے اور آرام کرنے کا ارادہ نہ کر - جبتک اپنے نفس سے ان تین چیزوں کا محاسبہ نہ کر لے - اول یہ کہ اس روز تجھسے کوئی خطا ہوئی ہے یا نہیں دوسرے یہ کہ اس روز تو نے کوئی اچھا کام کیا ہے یا نہیں تیسرے یہ کہ کسی عمل کو اپنی تقصیر سے تو نے ضائع کیا ہے یا نہیں - تجھے ہمیشہ یاد کرنا چاہیئے - کہ اس جہان میں آنے سے پہلے کیا تہا اور مرنے کے بعد پھر کیا ہو جائیگا - کسی شخص کو ایذا مت دے کیونکہ دنیا کی سب چیزیں ہمیشہ معرض تغیر اور زوال میں ہیں وہی شخص بد بخت ہوتا ہے جو کہ آخرت کی یاد سے غافل ہو - اور گناہ سے باز نہ رہے - ایسی چیز کو اپنا سرمایہ نہ بنا - جو تیری ذات سے خارج ہو - کسی مستحق کے ساتھ نیکی اور سلوک کرنے کیلئے اُس کے سوال کا انتظار نہ کر - ایسے شخص کا شمار حکیموں میں نہ کر - جو دنیا کی کسی لذت سے خوش ہو یا مصیبت سے فریاد اور جزع کرے - موت کو ہمیشہ یاد کر اور مردوں سے عبرت پکڑ - آدمیوں کی کم توقیری فضول کلامی سے ہوتی ہے اور ایسی چیزوں کے بیان کرنے سے جو بغیر پوچھے وہ بیان کرے - جو شخص کہ کسی کے لئے برائی چاہتا ہے اُس کا نفس پہلے ہی شر کو قبول کر چکتا ہے - پہلے خوب سوچ - پھر زبان سے بات نکالو - اور جب زبان سے نکالو - تو عمل بھی کرو - سب کا دوست رہ - جلدی سے غصہ نہ کیا کر - تاکہ غضب کی عادت نہ پڑ جاوے - محتاج کی حاجت روائی کر دوسرے روز پر نہ اوٹہا رکھ - کیونکہ معلوم نہیں - کہ کل کیا ہو - گرفتاروں کی اعانت کر - مگر نہ ایسوں کی جو بدخوئی میں گرفتار ہوں - جبتک دو جھگڑنے والوں کی باتوں کو نہ سمجھ لے - اُن کے معاملے میں فیصلہ نہ کر - صرف قول کے اعتبار سے حکیم نہ ہو - بلکہ عمل اور قول دونوں کے اعتبار سے حکیم بن کیونکہ حکمت قولی اسی جہان میں رہجاتی ہے - اور حکمت عملی اُس عالم تک پہنچتی ہے اور وہاں پہنچکر باقی رہتی ہے - اگر نیکی کے حاصل کرنے میں کسی قسم کا رنج اوٹہائیگا تو رنج نہ باقی رہیگا اور نیکی قائم رہیگی اور اگر بدی سے کوئی لذت اوٹہائیگا - تو لذت مٹ جاویگی - مگر بدی باقی رہیگی - اُس دن کو یاد کر - جب تجھے آواز دیں اور تو سننے اور کلام کرنے کے آلہ سے محروم ہونے کے سبب سے نہ سن سکے - اور نہ کلام کر سکے - اور نہ یاد کر سکے اور یقین جان کہ تو ایسی جگہ جانے کیلئے طیار ہے کہ وہاں نہ دوست کو پہچانیگا اور نہ دشمن کو - لہٰذا اس جہان میں تو کسیکو نقصان سے متہم نہ کر - اور ایسی جگہ تو جائیگا - کہ وہاں مالک اور غلام برابر ہونگے لہٰذا یہاں غرور سے کام نہ لے - توشہ تیار رکھ تو کیا جانتا ہے کہ موت کب آویگی اور خوب سمجھ لو - کہ خدا کی عطا کردہ نعمتوں میں حکمت سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے - اور

حکیم وہی ہے جسکے خیالات اور بیانات اور اعمال سب ایکدوسرے سے موافق ہوں۔ اُن کے آپس میں کوئی خلاف نہ ہو۔ نیکی کا بدلہ کر۔ اور بدی کو معاف رکھ۔ اِس عالم کی باتوں میں سے کسی بات میں، ملال کو دخل نہ دے اور کسیوقت سستی نہ کر اور نیکیوں سے چشم پوشی کرنا جائز نہ رکھ اور کسی بُرائی کو وسیلہ اکتساب کا نہ بنا۔ اور جس کا ترک کرنا اولیٰ ہے اُسے کسی سرور کی وجہ سے اختیار نہ کر۔ اور ایسے سرور سے ہمیشہ اعراض رکھ حکمت کو ہمیشہ دوست رکھ۔ اور حکمت کی باتیں سُن اور دُنیا کی خواہش کو دور کر۔ اور قابل تعریف آداب سے بےاعتنائی نہ کر۔ اور کوئی کام وقت سے پہلے شروع نہ کر۔ اور جب کسی کام میں مشغول ہو۔ تو فہم اور بصیرت سے کام لے و دلیری پر مغرور نہ کر۔ اور مصیبتوں کے نازل ہونے پر اپنے نفس کو شکستہ اور ذلیل نہ کر۔ دوست کے ساتھ اس طور سے معاملہ کر کہ حاکم کی ضرورت نہ پڑے۔ اور دشمن کے ساتھ اس طرح سے مقابلہ کر۔ کہ اگر حاکم تک معاملہ پہنچے۔ تو کامیابی تجھی کو ہو۔ کسی شخص کے ساتھ مسخرہ پن نہ کر۔ اور سبھوں کے ساتھ تواضع اور خاکساری سے پیش آ۔ اور کسی خاکسار کو حقیر نہ سمجھ جس امر میں تو اپنے کو معذور رکھتا ہے۔ اوسی امر میں اپنے بھائی کو ملامت نہ کر۔ بُرائی پر شادمانی نہ کر۔ اقبال پر اعتماد نہ رکھ اچھے کاموں سے پشیمان نہ ہو۔ کسی شخص کے ساتھ جھگڑا نہ کر۔ ہمیشہ انصاف کا خواہاں اور فائدہ رسانی کا پابند رہ[1]۔

مکالمہ سکندر و ارسطو۔ ارسطو سکندر کا اوستاد اور وزیر تہا۔ ایک وقت سکندر نے یہ چند باتیں ارسطو سے پوچھیں۔ جو بطور سوال وجواب کے ناظرین کیخدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔ اس تمام گفتگو میں سوال کرنیوالا سکندر اور جواب دینے والا ارسطو ہے۔

(س) خداوند جلیل سے کیا مانگنا چاہیئے (ج) دونوں جہان کی بہتری اور نکوئی (س) زندگی کیوں کر بسر کرنی چاہیئے؟ (ج) ایسے طور پر کہ لوگوں کے دل تجھسے راضی اور خوش رہیں (س) عمر کس شغل میں گذاری جاوے؟ (ج) علم کے حاصل کرنے میں (س) سب سے دانشمند اور ہوشیار کون ہے؟ (ج) جو شخص عاقبت کو دنیا پر فوقیت دے کر بمقابلہ دُنیا اُسے قبول کر لے (س) بلند ہمت کون ہے؟ (ج) جو شخص زمانہ کی مخالفت سے رنجیدہ نہ ہو (س) کون ایسی شیرینی اور مٹھاس ہے جو اپنے کھانے والے کو ہلاک کرتی ہے (ج) شہوت اور خواہش پرستی (س) کون ایسی آگ ہے جو اپنے ہی روشن کرنیوالے کو جلاتی ہے؟ (ج) حسد (س) وہ کونسی بنا ہے جو کبھی خراب برباد نہیں ہوتی؟ (ج) عدل و انصاف (س) وہ کونسی تلخی اور کڑواہٹ ہے جو آخر کار شیریں ہو جاتی ہے (ج) صبر (س) اور وہ کونسی شیرینی اور مٹھاس ہے جو آخر کار تلخ اور کڑوی ہو جاتی ہے (ج) شباب و جوانی (س) وہ کونسا پیراہن اور لباس ہے جو کبھی پُرانا نہیں ہوتا (ج) نیکنامی (س) وہ کونسی بیماری ہے۔ جسکے علاج سے اطبا عاجز ہیں (ج) بیوقوفی اور نادانی (س) آدمیوں کیلئے کون چیز زیبا اور نیک ہے (ج) راستی اور سچائی (س) راہ راست کس ذریعہ سے اور کس چیز سے پہچانی جاتی ہے (ج) علم کی روشنی سے (س) دنیا کسے کہتے ہیں؟ جو چیز آخرت میں کسی طرح کام نہ آوے (س) وہ روشن زندگی جو روشن ہو۔ کیونکر معلوم ہوتی ہے (ج) کم کھانے سے (س) حسد کسکے ساتھ کرنا چاہیئے (ج) اپنے نفس کے ساتھ (س) اللہ کی رضامندی کس طرح سے حاصل ہوتی ہے (ج) ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے سے (س) سنجیدہ کسے کہتے ہیں (ج) جو شخص کم کہے اور زیادہ سُنے (س) نیک بختی کس طرح سے حاصل ہوتی ہے (ج) تین چیز سے علم حاصل کرنے اور سبھوں سے بکشادہ روئی پیش آنے اور سخاوت کی عادت پکڑنے سے (س) دل میں کس چیز سے روشنی آتی ہے (ج) موت کے یاد کرنے سے (س) دل میں تاریکی کس چیز سے پیدا ہوتی ہے (ج) خست اور درم و دینار کی محبت سے

---

[1] نوٹ۔ از اخلاق جلالی و ناصری وغیرہما۔

ے زر پرستی میکند دل را سیاہ - آخر ایں صفر البدو را سیکشد

(س) دنیا میں کس طرح سے رہنا چاہیے (ج) مثل راہ چلنے والے مسافر کے - کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل یعنے دنیا میں مثل مسافر راہ چلنے والے کے رہ - حدیث علوی

(س) منزل پر کس طرح سے پہنچنا چاہیے (ج) سبکباری سے یعنے ہلکے پھلکے ہے

تودہ از کثرت اسباب بر خود تنگ میدان + سبکروحاں چو بوئے گل ز دلبستند محملہا

(باقی دارد)

بیاہ کے بعد ماں باپ سے علیحدگی

تہذیب کے معنی ہیں طرز معاشرت - معاملات - عادات واطوار کی درستگی - فروری کے عصر جدید میں مولانا ڈاکٹر نذیر احمد کی جو رائے چھپی ہے کہ مسلمانوں کی تباہی کا اصل سبب یہی ہے کہ وہ احکام قرآنی کو سمجھتے نہیں - اور اگر سمجھتے ہیں تو کم عمل کرتے ہیں - بہت صحیح ہے - اگر ہر فرد مسلمان قرآن کو سمجھکر پڑھتا - اور اس کی ہدایتوں پر عمل کرتا - تو نہ سیف اصلاح تمدن کے قایم کرنے کی ضرورت پڑتی - نہ عصر جدید کے شایع کرنیکی بلکہ محمڈن کانفرنس ہی کا وجود نہ ہوتا - اور اس کے قایم کرنیمیں جو دماغ سوزی محنت اور مشقت سید احمد خاں اور ان کے ہمنشینوں کو کرنی پڑی - وہ مسلمانوں کے کسی اور بہبودی کے کام میں صرف ہوتی - اور تہذیب بھی ہمارے گھر کی لونڈی ہوتی - مگر چونکہ صورت واقعہ برعکس ہے یعنے اکثر مسلمان تعلیم قرآنی سے بے بہرہ ہیں - تو مہذب بننے کا بہترین طریقہ تو یہی ہے - کہ مولانا ڈاکٹر نذیر احمد کی نصیحت پر عمل کریں - ورنہ جس قوم اور جس ملک میں کوئی اچھی رسم دیکھیں یا قابل تقلید رواج پاویں - اس کو اختیار کریں بقولے الناس علی دین ملوکھم ہمنے بہت سی باتیں انگریزوں کی اختیار کرلی ہیں لیکن جن باتوں میں ہمنے ان کی ریس کی ہے - وہ اکثر نمود اور ظاہرداری کی باتیں ہیں جو باتیں حقیقت میں مفید تھیں - ہمنے ان باتوں میں ان کی پیروی نہیں کی مثلاً یہی انکی ایک رسم کتنی اچھی ہے - کہ شادی ہوجانے کے بعد اپنے والدین کے ساتھ نہیں رہتے - جس روز ان کا عقد ہوتا ہے اسی روز انہیں جوتے مار کر گھر سے نکال دیا جاتا ہے -

خود مختاری اور آزادی انسان کی فطرت اور طبیعت میں پڑی ہوئی ہے اس لئے لازمی امر ہے کہ بچہ جب عاقل و بالغ ہو جانے کے اس کو ماں باپ سے علیحدہ کر دیا جاوے تاکہ آزادی اور خود مختاری کا وہ بزرگ مادہ جو قدرت نے اس کی فطرت میں ودیعت کیا ہے ترقی پاتا جاوے - اور اپنی ذات پر آپ بھروسا کرنے اور اپنے بل پر آپ کھڑی ہونے کی صلاحیت اس میں پیدا ہو - لڑکوں کے بارہ میں تو ماں باپ کو لازم ہے - کہ سن بلوغ کو پہنچنے کے تعلیم سے فارغ ہوتے ہی ان کو اکتساب معاش پر مجبور کریں اور جتنا جلد ممکن ہو - خود سے علیحدہ کردیں - ہاں لڑکیوں کو البتہ جیسا کہ موجودہ رواج ہے - ان کے بیاہ ہونے تک والدین کے سایہ عاطفت ہی میں رہنے دیا جائے -

انسان ماں کے پیٹ سے عقل لیکر نہیں پیدا ہوتا - اسکی عقل اکتسابی ہے - اس لئے ممکن ہے - کہ جو رواج اس نے اس زمانے میں اختیار کیا ہو - کہ جس وقت اس کی عقل درجہ کمال کو نہیں پہنچی تھی - وہ اس کے نقص عقل کی وجہ سے ایک بیہودہ رواج ہو - لیکن برعکس انسان کے دیگر حیوانات جس قدر عقل کا مادہ انہیں فطرت کی طرف سے ملنے والا ہوتا ہے وہ بطن مادر ہی سے لئے ہوئے پیدا ہوتے ہیں - اس لئے جو فعل حیوانوں سے ظہور پذیر ہوتا ہے - وہ عین منشائے فطرت ہے - مثلاً جب کوئی جانور بیمار ہوجاتا ہے - تو غذا کم کھاتا ہے - اور جو چیزیں مضر ہیں ان سے آپ ہی آپ احتناب کرنے لگتا ہے - یا بیا اپنا گھر تنکا کمال منفعت کے سامانوں سے بناتا ہے وغیرہ وغیرہ پس بہت ساری باتوں میں ہم جانوروں کے

کسی عادت کی تقلید کرتے وقت لازم ہوگا کہ ہم عقل انسانی کو کام میں لا کر عادات حیوانی کا موازنہ کریں اور دیکھیں ۔ کونسی چیز قابل اختیار کرنے کے ہے اور کونسی چیز قابل ترک کرنے کے ہے ۔ موضوع زیر بحث کے متعلق اگر ہم جانوروں کی طرف رجوع کریں ۔ تو ہم دیکھینگے ۔ کہ ہر ایک حیوان اپنے بچوں کی پرورش جب تک بچے اپنی حفاظت کرنے اور اپنی غذا آپ حاصل کرنے کے قابل نہیں ہو جاتے ۔ بڑی محنت و مشقت اور دلسوزی سے کرتا ہے مگر جہاں بچے اس قابل ہوئے ۔ کہ وہ آپ اپنی حفاظت کر سکیں اور غذا بہم پہنچائیں اور ماں باپ نے انہیں مار مار کر علیحدہ کیا اب جانوروں کی اس خصلت کو ہم انسانی عقل کی ترازو میں تول کر دیکھیں ۔ تو اس کی خوبیوں کا پلہ بھاری کر دینے کے لئے ہمیں بہت سی دلیلیں ہاتھ آئیں گی ۔ مگر اس کے خلاف ہمیں شاید ہی کوئی دلیل ہے ۔

بیاہ ہونے کے بعد ماں باپ کے ساتھ رہنے میں لڑکا جو کچھ کما کر لاتا ہے ۔ چھوٹے بڑے ادب کے خیال سے سب کا سب والدین کے ہاتھ میں دیدیتا ہے ۔ جس کی وجہ سے اس کی بیوی کو امور خانہ داری میں کوئی دخل نہیں ہوتا ۔ اور عالم شباب میں انتظام داری کی جو امنگ اس کے دل میں ہوتی ہے وہ بالکل پامال کر دی جاتی ہے اور وہ ایک غلامانہ زندگی بسر کرتی ہے ۔ ساس کے تحکم اور بہو کی اس تحکم بیجا سے آزاد ہو جانے کی طبعی کوشش کا نتیجہ یہ ہوتا ہے ۔ کہ ساس بہوؤں میں ہمیشہ جھگڑا اور فساد بپا رہتا ہے ۔ اور گھر نمونہ دوزخ بن جاتا ہے ۔

جہلا میں تو ساس بہوؤں کی لڑائی کا نتیجہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ شادی کے بعد میاں بیوی بہت جلد ماں باپ سے الگ ہو جاتے ہیں ۔ مگر کب ؟ جب بیٹا اپنی بیوی کی جانبداری میں ماں باپ سے گستاخانہ اور بے ادبانہ پیش آ چکتا ہے اور ساس سسرے اپنی بہو کے دشمن بن چکتے ہیں ۔

شرفا البتہ بدنامی کے خیال سے ماں باپ کے ساتھ ان کی زندگی تک جوں توں کر کے نباہ دیتے ہیں ۔ مگر جس بدنامی اور فضیحت سے وہ ڈرتے ہیں ۔ کیا وہ نہیں ہوتی ؟ ہوتی ہے اور بیشک ہوتی ہے ع

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

غرض جس پہلو سے دیکھا جاوے بیاہ کے بعد ماں باپ سے علیحدہ ہو جانا ہی افضل و اولیٰ اور عین مصلحت ہے ۔

چونکہ میں انگریزوں میں اس رواج کے ہونے کی خوبی کو پہلے بیان کر آیا ہوں ۔ اسلئے مجھے خوف ہے کہ بعض حضرات اس نیک رسم کے مسلمانوں میں رواج دینے کی تحریک کو تشبہ بالنصاریٰ کی ذیل میں لا کر مسترد کر دیں گے لیکن سچی تہذیب تو خذ ما صفا ودع ما کدر ہی کا مفہوم ہے اور اگر پھر بھی دل نہ مانے تو یہ سمجھو کہ ہم انگریزوں کی تقلید نہیں کرتے بلکہ ترکوں کی تقلید کرتے ہیں ۔ کیونکہ آجکل فی الحقیقت تہذیب و شائستگی کے میدان میں ترک مسلمانوں کے ہراول ہیں ۔ بلکہ ترکوں کو بھی جانے دو ۔ خود ہمارے اسلاف اور قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرز معاش پہ نظر ڈالو تو اس نیک رسم کو ان میں ضرور مروج پاؤ گے ۔

ہاں چند خاص صورتوں میں بحالت مجبوری ہمارے پرانے ہندوستانی رواج کی پابندی ہم پر لازم آتی ہے ایک تو اس حالت میں کہ میاں بیچارے نکھٹو ہوں یا کم استطاعت اور دوسری وہ حالت ہے کہ بیوی پھوہڑ ہو ۔ یا امور خانہ داری سے نابلد ۔

حالت اولیٰ میں تو کسی شخص کو کوئی حق ہی نہیں ہے ۔ کہ خانہ آبادی کی آرزو کرے ۔ امام غزالی نے کتاب احیاء علوم الدین کے باب نکاح میں اس حالت کے متعلق نہایت وضاحت کے ساتھ بحث کی ہے ۔

حالت ثانیہ کی تکلیف کا اندفاع تعلیم نسواں پر موقوف ہے لیکن الحمد للہ تعلیم نسواں کی ضرورت کو قوم نے علی العموم تسلیم کر لیا ہے ۔ اس ضرورت کے رفع کرنے کی تدبیریں سوچ رہی ہے اور ان تدبیروں پر عمل پیرا ہونے کی جد و جہد کر رہی ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا ۔ کہ ہمارے بعد کی نسل کو تو کم مگر اس نسل کے بعد آنے والی نسل کو ان پڑھ بیویوں کی شکایت

موقعہ بالکل باقی نہ رہے گا۔

والدین جب عمر رسیدہ ضعیف و ناتواں ہو جائیں اور کچھ اندوختہ بھی نہ رکھتے ہوں۔ تو تو شرعاً اور عرفاً اولاد کا فرض ہے۔ کہ ان کی دستگیری کرے۔ اور اپنے ساتھ رکھے۔ والدین کے بڑھاپے اور آخر عمر میں اولاد کو ان کی بدمزاجی اور چڑچڑے پن کو بھی برداشت کرنا پڑے گا۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ نوجوان اولاد ماں باپ کی اس تنگ مزاجی کی تحمل نہیں ہوتی۔ جو ان میں بوجہ ضعف پیری پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن ہم اپنی طفولیت کو بھول جاتے ہیں کہ دن بھر میں ہم اس قدر ضدیں اور تنگ مزاجیاں کیا کرتے تھے۔ اور ماں باپ تھے۔ کہ اپنا آرام حرام کر کے ہمیں بہلایا کرتے تھے۔

غرض ان چند شکستہ حالتوں کے سوا جہاں تک بن پڑے بیاہ کے بعد ماں باپ کے علیحدہ رہنے کو رواج دینے کی کوشش کرنی چاہئے اور اسکو بھی منجملہ ان اصلاحوں کے ایک اصلاح قرار دینی چاہئے۔ جن کی قوم کو ان دنوں ضرورت ہے۔

(از عصر جدید)

استفتاء

سوال نمبر ۱۔ عشا کا وقت کس وقت سے شروع ہوتا ہے اور کس وقت تک رہتا ہے؟ راقم۔ سید عبدالکریم

سوال نمبر ۲۔ امام قرأت جہر میں بعد سورۃ فاتحہ کے اور سورۃ کے بسم اللہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ اگر پڑھ سکتا ہو۔ تو اس سے کوئی حرج لازم ہو یا نہیں؟

سوال نمبر ۳۔ شوہر کو اپنی زوجہ متوفات کا منہ دیکھنا اور جنازہ کا اٹھانا جائز ہے۔ یا نہیں؟

جواب نمبر ۱۔ نماز عشا کا وقت مغرب کی طرف سرخی ہٹنے سے نصف شب تک ہے۔ حدیث شریف میں ہے: وقت صلوٰۃ المغرب ما لم یغب الشفق الی نصف اللیل الاوسط۔ (مسلم)

جواب نمبر ۲۔ امام اگر بسم اللہ جہر سے پڑھتا ہے تو نماز میں کوئی حرج نہیں۔ علماء کا اختلاف ہے۔ بعض جہر کے بھی قائل ہیں ایسی باتوں میں جنہیں امامان دین کا بھی اختلاف ہو۔ باہمی تخرش مناسب نہیں۔ ترجیح اور چیز ہے۔

جواب نمبر ۳۔ شوہر اپنی بیوی کو غسل دے۔ جنازہ اٹھائی کوئی حرج نہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خود ہی غسل دیا تھا۔ یہ جاہلوں کا مسئلہ ہے۔ کہ خاوند مردہ بیوی کو ہاتھ نہ لگاوے۔

سوال نمبر ۴۔ جابر انصاری دعوت آنحضرت کردہ بود۔ یا نہ و عوام الناس میگفتند۔ دو پسر جابر صحابی مردہ شدند۔ آں دو را بطور معجزہ آں سرور زندہ کردہ بودند۔ ایں واقع از حدیث صحیح ثابت است یا نہ؟

راقم۔ سید شاہ عباس اسٹیشن باڑانی وڈسٹنگ

جواب نمبر ۴۔ جابر رضی اللہ عنہ بوقت جنگ دعوت آنحضرت کردہ۔ چنانکہ در طعام برکت کثیر شدہ بود۔ لیکن قصہ زندہ کردن پسران او ثابت نیست۔ (والعلم عند اللہ)

سوال نمبر ۵۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جب زید کے لڑکے کی شادی ہوتی ہے۔ تو برات عمر کے گھر جاتی ہے اور زید اپنے بیٹے کو ہاتھ میں کنگنا باندھتا ہے اور سر پر پتیل اور پھولوں کا سہرا لٹکاتا ہے اور ہاتھ پاؤں میں مہندی لگاتا ہے۔ اور زرد پوشاک پہناتا ہے۔ جب عمر کے گھر جاتا ہے تو پہلے باہر لڑکی والی برات کو روک رکھتے ہیں اور وقت مقررہ پر عمر اپنی برادری کو ہمراہ لے کر برات کے پاس آپہنچتا ہے۔ اور ایک رسم جسکو ہندی میں (ملنی) کہتے ہیں۔ کرتا ہے۔ جب برات گھر جاتی ہے تو لڑکے کو اندر لیجا کر قبل از نکاح لڑکی کی (جھوٹھ) کھلوائی جاتی ہے۔ اور تھال میں تیل لگا کر اس میں ایک برتن (چھننا) الٹا رکھا جاتا ہے اور جوان لڑکیاں اسکو دبائی کہتی ہیں اسکو ہمارے ملک میں (تلکن) کہتے ہیں۔ پھر آٹے کے چھوٹے چھوٹے برتن بنا کر لڑکے کے آگے رکھتے ہیں اور ایک عورت ان برتنوں پر برتن کا ڈھکنا (چپنی) رکھے جاتی ہے اور لڑکا اتارتا چلا جاتا ہے۔ اسکو ہمارے ملک میں (کھنڈ کنے) کہتے ہیں۔ علی ہذا القیاس ایسی

رسومات ہوتی ہیں۔ آیا ایسی رسومات کے کرنے سے نکاح ہو سکتا ہے۔ یا نہیں؟ اور اسی حالت میں نکاح کیا جاتا ہے اگر یہ نکاح درست نہیں۔ تو دوبارہ نکاح کرنا چاہئے یا نہیں۔ اگر دوبارہ نہ کیا جائے۔ بلکہ وہی ہے۔ اور لڑکی جوان ہو جائے۔ یعنے دلھن بالغ ہو جائے اور دین کی سمجھ ہو جاوے۔ اور شوہر اس کا ایسے سفر میں ہو۔ جسکی اسکو خبر نہ ہو۔ یہاں تک کہ دو سال کے عرصہ سے خط وغیرہ بھی موقوف ہو گئے ہوں۔ اب عورت مذکورہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ جواب ازروئے قرآن شریف و حدیث صحیح یا اقوال صحابہ ہو۔ راقم عاجز اللہ دتا خیاط

جواب نمبر ۵۔ یہ رسوم سب کی سب واہیات خرافات ہیں مگر نکاح تو ایک عقد عرفی کا نام ہے۔ پس جب مشرکوں کافروں اور یہودیوں۔ عیسائیوں کا بھی نکاح ہو جاتا ہے۔ اور اسلام نے اس کو معتبر رکھا ہے۔ کیونکہ ایک عرفی عقد ہے۔ اسی طرح ان ظالم کے مسلمانوں کا نکاح بھی درست ہے۔ اور دو سال کے مفقود الخبر کی بیوی کا نکاح ثانی درست نہیں۔

سوال نمبر ۶۔ زید نے اپنے بیٹے متبنے عمر کی شادی بکر کی لڑکی سے کرنی چاہی مگر بکر نے براہ دور اندیشی زید سے کہا۔ کہ تمہارا صلبی بیٹا نہیں ہے کہ تمہاری محبت اس سے اصلی سمجھی جاوے جب تک یہ تمہارے کاروبار میں محنت کر کے فائدہ دیکھاتا ہے تم بیٹا کہتے ہو۔ مبادا اس میں کوئی بدچلنی آ جاوے۔ یا ہماری لڑکی اور تم لوگوں میں نہ بنے یا اور کوئی حادثہ ایسا پیش ہو۔ کہ یہ دونوں تمہارے یہاں نہ رہیں۔ تو ہم اس لاوارث اور بے جائیداد لڑکے کا کیا کر سکتے ہیں۔ اس پر زید نے اقرار کیا۔ کہ لڑکے کے مہر کا روپیہ ہم ادا کریں گے۔ خواہ کوئی صورت بھی بھلائی برائی کی ہو۔ اور اس شرط پر شادی ہونا قرار پایا ہے۔ چنانچہ اقرار کے مطابق بکر نے کچھ روپیہ مہر مقررہ میں سے قبل از نکاح زید سے لیا اور بقیہ روپیہ مہرانہ کا کاغذ بوقت نکاح روبروئے حاضرین مجلس نکاح لکھا لیا اور گواہوں کے دستخط بھی ہوئے۔ چنانچہ کچھ مدت بعد اب وہی وقت آیا۔ کہ زید نے عمر بیٹے متبنے کو معہ اس کی بی بی منکوحہ مذکورہ کے نکال دیا۔ یا خود وہ دونوں کسی وجہ سے نکل گئے اور بکر و اس کی لڑکی نے بقیہ روپیہ مہرانہ جسکا کاغذ لکھا چکے ہیں۔ زید سے طلب کیا۔ اور زید نے نہ دیا۔ پس عدالت میں نالش ہوئی۔ اب مطابق شرع کے زید پر عدالت ڈگری دے سکتی ہے یا نہیں عزیز الدین ۲۵

جواب نمبر ۶۔ زید چونکہ ضامن ہے اسلئے بحکم فرمان نبوی اَلزَّعِیْمُ غَارِمٌ (ضامن قرضدار ہے) زید پر ڈگری ہوگی۔

سوال نمبر ۷۔ انبیاء علیہم السلام کی روحیں کہاں رہتی ہیں۔

سوال نمبر ۸۔ لیلۃ القدر میں جو فرشتے اور روح اترتے ہیں اس روح سے کیا مراد ہے۔ **نمبر ۹۔** محفل مولود میں جہاں قیام نہ ہوتا ہو۔ شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

جواب نمبر ۷۔ حضرات انبیاء علیہم السلام اور دیگر صلحاء کی روحیں عالم ارواح میں رہتی ہیں۔ جو خدا نے ان کے لئے مقرر کی ہے۔

جواب نمبر ۸۔ لیلۃ القدر میں روح سے مراد جبرائیل ہے۔

جواب نمبر ۹۔ مجلس مولود جس میں خاص ذکر ولادت سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کا ہو۔ زمانہ صحابہ کرام میں دستور نہ تھا۔ ہاں اگر کوئی واعظ وعظ کے ضمن میں ولادت شریف کے صحیح صحیح واقعات بطور پند و نصیحت کے بیان کر دے تو کیا مضائقہ۔ پس جو مجلس خاص اسی غرض سے کہ اس میں ولادت کے رطب و یابس ہی سنائے جائیں۔ اس میں شریک ہونا بھی اچھا نہیں۔ ایک تو اسلئے کہ ایسی مجالس کا تو زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں نہ تھا۔ دوئم اسلئے کہ عموماً ایسی مجالس میں غلط روایات اور موضوعات بے اصل قصے بیان کئے جاتے ہیں۔ سوئم اس لئے کہ عرفی مولود کی (جسمیں قیام وغیرہ بھی ہوتا ہے) ایک گونہ تائید سے ممکن بلکہ قرین قیاس ہے کہ شروع شروع میں اسی طرح سے اس کی ابتدائی ہوئی ہو۔

سوال نمبر ۱۰۔ تعویذ آیات قرآنی کا کسی مرض کیلئے باندھنا جائز ہے یا نہیں۔ **جواب نمبر ۱۰۔** آیات قرآنی کا تعویذ باندھنا جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے بچوں کے گلوں میں آیات قرآنیہ لکھوا کر بندھوا دیتے تھے۔

انتخاب الاخبار

قبول اسلام ۔ ۲۳ اپریل کو لالہ پربھو داس و سفری و حیمن و کنو و جھبی جنکے نام اسلامی یہ ہیں ۔ عبدالغفور و عبدالکریم و عبدالرحیم مریم ۔ کریما ۔

قبول اسلام ۔ مندرجہ ذیل اشخاص نے دین اسلام قبول کیا

نمبر شمار	کفری نام	اسلامی نام	عمر
۱	بڈیا	حسنی	۲۵ ۔ برس
۲	جھبیا	مریم	۲۷ ″
۳	مکریا	احمدی	۲۰ ″
۴	بدھو	سکونہ	۱۸ ″
۵	گنیتا	نصیبن	۳۵ ″
۶	درگی	کریمن	۲۴ ″
۷	چھوٹا لڑکا	عبدالحق	۱۰ ″
۸	بدھو لڑکا	محمد احمد	۷ ″
۹	مدام	عبداللہ	۲۶ ″
۱۰	گہنے اکہ	محمد عاشق	۲۸ ″

اخبار انگلستان کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ تیس سے زیادہ جاپانی سوداگران نے مذہب اسلام قبول کرلیا ہے اور مسلمانان شانگھائی نے لورپول کے مشہور وکیل مسٹر عبداللہ کوئیلیم سے درخواست کی ہے ۔ کہ وہ مذہب اسلام پر چند چھوٹے چھوٹے رسالے تحریر کردیں جن کا ترجمہ جاپانی زبان میں کیا جائے گا ۔ اس زمانے میں جب کہ عیسائی اپنے دین کی اشاعت میں کروڑوں روپیہ کے صرف اور لاکھوں ادمیوں کی خدمات سے کوشش کررہے ہیں مسلمانوں کا دین مبین سے غافل ہونا اور اپنے بھائیوں کی خبر نہ لینا سخت تاسف انگیز ہے چین میں ۳ و ۴ کروڑ کے درمیان مسلمان گنے جاتے ہیں ۔ مگر ہمیں ان کی کچھ اطلاع نہیں ۔ (وطن)

امیر صاحب کابل نے مرزا افضل احمد خان کو ملا محمد عظیم مستوفی کی جگہ بمبئی میں اپنا تجارتی ایجنٹ مقرر فرمایا ۔

موروی کی سینٹ پولیس نے مشہور ڈاکو بھوجارنگا کو گرفتار کرلیا ہے جس نے ریاست موروی میں لوٹ مچا رکھی تھی ۔

اس وقت ہم تبت کیا تھ ۴ مکسم توپیں ہیں ۔

کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس میں ۲۷۰۹ طلباء پاس ہوئے ۔

گزشتہ منگل کو کلکتہ میں ایسی گرمی پڑی ۔ کہ چند گھوڑے بازار میں چلتے چلتے مر گئے ۔

لوئر برہما میں ایک مہلک بیماری سے جنگل کے تمام بڑے بڑے رقبوں کے ہرن ۔ بھینسے ۔ جنگلی سور ۔ ہاتھی وغیرہ معدوم ہو گئے ہیں ۔

کپتان ایچ ۔ ایم مور ریذیڈنٹ سرجن یورپین جنرل ہاسپٹل بمبئی طاعون سے انتقال کر گیا +

علی پور میں ایک نوجوان ایک ویران جھونپڑے میں مردہ پایا گیا ۔ ایک بہت بڑا چاقو اسکے پاس پڑا تھا ۔

ایک ہندو ہاسپٹل اسسٹنٹ درجہ دوم امتحان میں نوٹوں سے مدد لیتا ہوا پکڑا گیا ۔ اس کے درجے کو گھٹا کر تیسرا کر دیا گیا ۔

امیر صاحب کابل نے رعایا کو حکم دیا ہے کہ وہ آئندہ ۴ بیویوں سے زیادہ عورتیں نہ کیا کریں امیر صاحب نے خود اپنی زائد بیویوں کو طلاق دے دی ہے اور بموجب فرمان شاہی سردار عبدالقدوس خان نے ۹ ۔ اور میر عطاء اللہ خان نے ۲۰ بیویوں کو طلاق دی ہے ۔

شہر جالندھر کے ریلوے اسٹیشن پر ۲۹ مئی کی صبح کو ایک خوش پوش تعلیم یافتہ جنٹلمین ایک مسافر کی جیب کترتا ہوا پکڑا گیا ۔ اور ٹرین کے حرکت کرتے ہی پلیٹ فارم پر کود کر مر گیا +

امیر صاحب نے اپنی توجہ زراعت کی طرف بھی مبذول فرمائی ہے ۔ اور شمالی کوہستان کابل میں ہلدی اور ادرک کی کاشت کے تجربات کا حکم نافذ فرمایا ہے ۔

میر اکبر فرزند ملک خواص خان آفریدی کو اس کے ایک خدمتگار رسید گل نامی نے نشانہ بندوق بنایا اور کوہ سفید میں جا چھپا ۔ امیر صاحب نے

اس کی گرفتاری کے لئے ایک ہزار روپے کا انعام مقرر فرمایا ہے

کرنیل ینگ ہسبنڈ نے ایک چٹھی قلعہ میں بھیجی اور تبتی جنرل سے درخواست کی۔ کہ اسے لاسہ کو روانہ کرے۔ مگر تبتی جنرل نے اسے ایک رقعہ کیساتھہ لوٹا دیا۔ جس کا مطلب یہہ تہا۔ کہ میں اس چٹھی کو نہیں بھیج سکتا۔ آپ چینیوں کے توسل سے بھیجیں۔

گذشتہ اور سال حال میں امیر صاحب کابل نے اپنے اس وظیفہ میں سے جو امیر عبدالرحمن خاں کی وفات سے لیکر گورنمنٹ ہند کے پاس جمع ہو رہا تہا۔ کچھہ حصہ وصول کیا ہے۔

شیرانوالہ دروازہ (لاہور) میں ایک بڑھیا کا سکھہ ملازم جو اس کا بڑا معتبر تہا۔ اسے قتل کرکے بہاگ گیا اور امرتسر میں پکڑا گیا۔

محلہ نہالاں متصل چوک وزیر خاں میں ایک باپ نے اپنے بیٹے کی بغرض تنبیہ گوشمالی کی۔ جس سے وہ مر گیا۔ باپ زیر حراست پولیس ہے۔

شملہ کی نمائش اسپاں وسگاں میں لیڈی ایمپتھل کی آسٹریلین نسل کی گھوڑی اٹلانٹا نے اول درجہ کا انعام حاصل کیا۔

افغانستان میں سخت گناہ کی پاداش میں ہاتہہ کاٹنے کی جو سزا مدت سے مروج تہی اسے امیر حال نے منسوخ کردیا ہے علاوہ ازاں ہز ہائینس نے یہ حکم بہی نافذ کیا ہے۔ کہ کوئی شخص ننھے ننھے پرندوں کا شکار نہ کرنے پائے۔

امسال بنگال کے امتحان انٹرنیس میں ۲۷۷۹ طلبا پاس ہوئے جن میں صرف ۱۴۰ مسلمان تھے یعنے فقط ۵½ فیصدی کلکتہ مدرسہ کا نتیجہ بہت عمدہ رہا۔ اس کے ۱۸ امیدواروں میں سے جو شریک امتحان ہوئے تھے۔ ۱۶ کامیاب نکلے۔ کلکتہ مدرسہ مسلمانان بنگال کا مشہور دار العلوم ہے لہذا اوسکی ترقی سے تمام مسلمانوں کو عموماً اور مسلمانان بنگال کو خصوصاً خوشی ہونی چاہیے۔

اللوا کو بعض مصری حجاج کی زبانی پتہ لگا ہے۔ کہ سید محمد المنبہی وزیر جنگ مراقش نے اپنے سفر حج میں ۲۰ ہزار گنی سے زیادہ کی رقم راہ مولیٰ میں خرچ کی۔ حجاج عموماً ان کی حسن اخلاق کی تعریف کرتے ہیں۔ اور سرزمین حجاز میں ان کی سخاوت کا شہرہ ہے [illegible]

امیر صاحب کابل نے زمان خاں صاحب کو وظیفہ دیکر ہندوستان بہیجدیا کابل میں ایک

مجرب ادویات

عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ۔ یہ عرق ایسی بیش قیمت ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی مقوی بہی ہیں یرقان۔ معدہ کا ضعف۔ مرض مردی ضعف باہ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ لقوہ اور رعشہ وغیرہ میں یہ عرق اعضائے رئیسہ و شریفہ کو تقویت دینے کے سوا آسمن بدن اور مفرح القلوب بہی اعلیٰ درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل عہ۔ پوری بوتل عــہ۔ تین بوتل صہ اور تین سے زیادہ کے خریدار کو بحساب فی بوتل عہ۔

تقویت النسا حیض اور رحم کی ساری بیماریاں مثل غشیان۔ قے بیخوابی۔ اسہال۔ پیچش۔ اختناق الرحم۔ کثرت یا قلت حیض وغیرہ جس کے باعث علاوہ گوناگوں تکلیف برداشت کرنے کے بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں۔ ہماری اس تیر بہدف بےخطا دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ عوارض دور ہوکر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے۔ چند آزمائش کرنے والے اصحاب نے اسکو مفید ثابت کرکے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بہی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۲ اونس سے روپیہ ۲۔ ۴ اونس صہ۔

طلا جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بد اعتدالیوں کے سبب شادی کرنے کو موت کا سامنا خیال کرتے تہے وہ اس بے ضرر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہوگئے اسکے ہمراہ ہماری لائف پلز (حبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی تین روپے (سے)

دافع بواسیر خونی ہو یا بادی۔ بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہو جاتی ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانیکی حاجت نہیں ہوتی تھوڑے عرصہ کی ہو۔ تو صرف ایک پوڑیہ ورنہ دو یا تین پڑیاں کہانی چاہئیں قیمت فی پڑیہ عہ دو پڑیہ عہ تین پڑیہ عہ

جوہر ہاضمہ۔ اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایک چھوٹی شیشی منگوا کر آزمائش فرما دیں بفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے مخصوص ہونگے قیمت فی شیشی ۲ اونس عہ

آتشک کی دوائی۔ بغیر منہ آئی کے صحت ہوتی ہے قیمت سے مرہم عہ۔

سفوف دافع جریان قیمت ۲۴ خوراک عہ

دافع سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو ہفتہ عشرہ میں دور قیمت عہ

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی منیجر کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی

حسب الارشاد مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

کہ مولوی صاحب اِن شرائط سے قرآن مجید کو مطابق کریں میرے نزدیک مطابق نہیں ہے۔

مولوی صاحب نے اِس کے جواب میں بعض شرائط کو جو غالباً گذر آئے وہ ہیں تسلیم کیا۔ اور فرمایا۔ کہ باقی شرائط کی نسبت ماسٹر صاحب صاف صاف یہ بتائیں کہ یہ تعریف وید میں درج ہیں یا نہیں۔ اگر وید میں نہیں۔ تو اقرار کرنا ہوگا۔ اور اگر ہے تو اول اپنے وید سے مدلل بہ دلائل کریں۔ اوسپر میں اعتراض کرونگا۔ یا تسلیم کرونگا بحالت اعتراض اون کے عقلی دلائل سننے کیلئے طیار ہوں اور انکو چاہئے کہ وہ اول اپنے دعوے کے موافق اپنی پیش کردہ تعریف الہام سے وید کو چسپاں کر کے دکھلائیں۔ قرآن شریف پر اسوقت اونکو حملہ کرنیکا حق حاصل نہیں ہے کیا وہ اپنا کام مجھسے لینا چاہتے ہیں۔ جب میں الہام کی تعریف بیان کرونگا۔ تو مجھپر واجب ہوگا۔ کہ میں قرآن شریف کو اوس کے مطابق کر کے دکھلاؤں۔

اس میں شک نہیں کہ مباحثہ بڑی معقولیت سے شروع ہوا تھا۔ اگر مناظر بحث کے اندر قائم رہتا۔ اور فضول دلائل خارج از بحث امور اوس میں شامل نہ ہو جاتے۔ تو یقیناً نہایت آسانی سے بہت جلد جلد امور مابہ البحث طے ہوتے چلے جاتے۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت سی لفظی اور فروعی بحثیں اور دخل در معقول اعتراضات شامل ہوتے چلے گئے اور گفتگو اصل بحث سے دور ہو گئی مثلاً ماسٹر صاحب نے فرمایا کہ مولوی صاحب نے بجائے صحیح علم کے صرف علم تسلیم کیا۔ اور بجائے دل میں انکشاف ہونے کے صرف انکشاف کا لفظ استعمال کیا۔ جس کا جواب مولوی صاحب نے دیا۔ کہ محض علم اوس مفہوم کو ظاہر کرنے کیلئے کافی ہے۔ کیونکہ غیر صحیح علم کا نام جہل ہے۔ اور انکشاف کے لفظ کی نسبت فرمایا۔ کہ یہ فعل صرف دل ہی کے لئے مخصوص ہے۔ اس لئے دل کا لفظ غیر ضروری ہے۔ غرض اسی طرح سے تقریروں میں بیجا طوالت ہوئی اور اصل بحث کے جواب نظر انداز ہوتے چلے گئے یا غیر کافی دئے گئے اور اوس کیساتھ ہی اعتراضات دور از کار شامل کر لئے گئے جیسا کہ ہمنے اوپر بطور نمونہ کے دکھلایا ہے۔

مولوی صاحب نے اُن کے دعوے الہام اور اُس کی تعریف کی بناء پر اعتراض پیش کئے۔ کہ نیوگ کا مسئلہ آپ کے وید میں بالکل خلاف عقل ہے۔ جس میں ایک شوہر دار عورت باجازت اپنے شوہر کے ایک غیر شخص سے نطفہ حاصل کر سکتی ہے۔ اور وہ نیوگی بچہ جائز وارث اور شریک خاندان شوہر ہوتا ہے چونکہ یہ خلاف عقل ہے۔ تو وید آپ کی تعریف کے موافق کسی طرح الہامی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح ابتدائے آفرینش کی شرط نمبر ۳ کی بابت کہا گیا۔ کہ رگ وید منتر ۲ کا صاف مضمون ہے۔ کہ اسی طرح صاحب علم قدیم کے دہرم کے حکم کو عزیز جاننے والے لائق فائق گذر چکے ہیں اور ایشور کے حکم کی تعمیل کر چکے ہیں۔

اِس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جسوقت یہ منتر بندوں کو سنایا گیا۔ اوس سے پیشتر بہت سے بندے گذر چکے ہیں۔ پس آپ کی تعریف کے موافق وید الہامی کتاب نہیں ہو سکتی۔

شرط نمبر ۴ مستحقین الہام کی نسبت مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ جن لوگوں پر وید نازل ہوا۔ آپ اُن کے نام اور حالات ظاہر کیجئے تاکہ اُن کا استحقاق ثابت ہو۔ جبتک یہ ثابت نہ ہوگا۔ وید الہامی کتاب ثابت نہیں ہو سکتی۔

اِس قسم کے اعتراضوں پر ماسٹر صاحب نے جوابات دیئے جو بطور نمونہ درج ہیں مثلاً نیوگ کے مسئلہ کے جواب میں متعہ کا مسئلہ پیش کیا۔ جسپر کہا گیا۔ کہ اول تو یہ مسئلہ قرآن شریف میں موجود نہیں [illegible] غیر مسلمین قرآن شریف کی آیۃ موجود ہے دوئم یہ مسئلہ اختلافی ہے سوم یہ نیوگ کی نظیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نیوگ شوہر دار عورت کے متعلق ہے۔ اور اِس لئے وہ خلاف عقل ہے اور متعہ غیر شوہر دار عورت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے پس اِسکا اُسکا مقابلہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان کا مصداق ہے۔

ابتدائے آفرینش میں الہام ہونے کی شرط پر ماسٹر صاحب نے اِس ترجمہ کو تسلیم نہیں کیا جسپر مولوی صاحب نے خود اونہیں کا ترجمہ پیش کیا۔ جسکا بھی یہی مطلب تھا۔ لیکن ماسٹر صاحب نے اوس کی تاویلات کی اور کوئی شافی جواب نہیں دیا۔

مستحقین الہام کے حالات ماسٹر صاحب نے غیر ضروری بتلا کر

خلاصہ یہ ہے کہ آخر جلسہ تک یہ بات دیکھی گئی۔ کہ ضمنی اعتراضات اور سوالات کے جوابات کیساتھ مولوی صاحب نے اصل اعتراضات کو بار بار دہرایا۔ اور توجہ دلائی۔ لیکن سوائے طوالت بحث کے کوئی شافی جواب آخر تک نہیں ملا۔ حتی کہ تعریف الہام کے دو حصہ شرائط پر قطعی بحث کی نوبت نہ آسکی۔

اب ہم بعض وہ اعتراضات اور جوابات فریقین کے قلمبند کرتے ہیں جنہیں قریب قریب بحث کے دس روز ضائع ہوئے جس کا نتیجہ ناظرین خود نکال سکتے ہیں۔ مثلاً ماسٹر صاحب کے اعتراضات حسب ذیل۔

(۱) عبادت میں بجز خدا کے کسی بندہ کا ذکر نہ آنا چاہیئے جیسا کہ نماز میں حضرت محمد صاحب کا نام آتا ہے۔

جواب:۔ مولوی صاحب نے اس کے جواب میں فرمایا۔ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نماز میں پرستش کے طور پر نہیں لیا جاتا بلکہ نماز میں اس کا اقرار کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مثل اوروں کے بندے ہیں اور رسول بھی ہیں۔ نماز میں سراسر خدا کی وحدانیت اور معبودیت ظاہر کیجاتی ہے ابتدا الحمد سے ہے جس میں سراسر خدا کی توحید اور اپنی عبودیت ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح برابر رکوع اور سجود میں خدا کی تسبیح اور عظمت بیان کی جاتی ہے۔ آخر میں رسول کی عبودیت اور رسالت کے اقرار کے ساتھ اون پر رحمت کی دعا کی جاتی ہے۔ جو ایک ہادی اور محسن کیلئے شایاں ہے اور یہ احتیاط اسلام میں اس لئے مقرر کی گئی ہے کہ قبل ازیں بعض امتوں نے اپنے نبیوں کو معبود قرار دے لیا۔ اور خدائی کے درجہ پر پہنچا دیا۔ جس کی زندہ مثال عیسائی اور یہودی موجود ہیں۔ اور خود ہندو اپنے بھگتوں کی مورتیں بنا کر پوجتے ہیں۔ عبادت میں یہ لازم کرلیا ہے کہ مسلمانوں کے نبی مثل اور بندوں کے ہیں۔ اس عمل سے خدا کی توحید اور معبودیت میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ اور نہ کبھی نبی کا درجہ عبدیت سے بڑھ سکتا ہے۔ جو غلطی اور امتوں سے سرزد ہوئی اس کا اسلام نے بڑی خوبی سے ہمیشہ کیلئے انسداد کر دیا۔ آپ کے یہاں چار رشیوں کو عبادت میں مخاطب کیا جاتا ہے۔ اور ان سے طرح طرح کی استدعا کے لئے اشلوک موجود ہیں اور ہمارے یہاں نماز میں ایاک نعبد وایاک نستعین کہا جاتا ہے یعنے صرف تجھی کی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ لیکن ماسٹر صاحب نے آخر تک اس سوال کو قایم رکھا۔ کہ عبادت میں بندہ کا نام نہ آنا چاہیئے۔ اور یہ مردم پرستی ہے حالانکہ نماز میں رسول کی عبدیت ظاہر ہوتی ہے نہ کہ معبودیت۔

(۲) ماسٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ مسلمانوں کے عقیدہ کے موافق زمین کسطرح گواہی دے گی؟

مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ تمام قدرتی طاقتوں کو عقل انسانی نہیں پہنچ سکتی ہے۔ تاہم اس کی مثال فونوگراف موجود ہے جو بالکل بیجان شئے ہے اور اجزائے ارضی سے بنا ہوا ہے اور وہ ہماری گفتگوئیں کو ہو بہو بیان کر دیتا ہے۔ پس خدا کی قدرت سے کچھ بھی بعید نہیں ہے۔ کہ اوس نے اپنی طاقتیں مخفی رکھی ہیں اور اُن کے ذریعے سے تمام امور کا اظہار ہو جاوے۔ ماسٹر صاحب نے اسپر اعتراض کیا کہ فونوگراف اوسوقت تک کوئی آواز نہیں دیتا۔ جبتک کوئی اسکا چلانیوالا نہ ہو۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ اس کا چلانے والا تو ایک ضعیف البنیان انسان ہوتا ہے اور زمین کا چلانیوالا جب کہ خداء قادر مطلق کی اعلیٰ طاقت ہو۔ تو کیونکر زمین کا گواہی دینا ممکن خیال نہیں کیا جا سکتا۔ اس جواب پر ماسٹر صاحب نے یہ اعتراض جمایا۔ کہ زمین اب کیوں نہیں بولتی۔ جواب دیا گیا۔ کہ فونوگراف بھی اپنے آپ نہیں بولتا رہتا۔ جب تک کہ اس کا چلانیوالا نہ چاہے۔ اور اسکو حرکت نہ دے۔ لیکن یہ اعتراض بھی آخر تک شمار نہیں کیا گیا۔

(۳) ماسٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ آسمان کا جبکہ وجود ہی نہیں تو اس کا پھٹنا کس طرح قابل یقین ہو سکتا ہے؟

مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ جو شئے آنکھ سے نظر آتی ہے۔ اور دقت نظر سے غائب نہیں ہوتی اور اسکا عکس برابر آئینہ اور پانی میں دکھلائی دیتا ہے۔ آپ اوس کے وجود سے کس طرح انکار کر سکتے ہیں۔ اگر معدوم ہے۔ تو عکس کس چیز کا پڑتا ہے آپ اس کا معدوم ہونا دکھلائیں۔ اوسوقت اعتراض کریں۔ آفتاب کا

عدم اگر کوئی شخص دلیل سے ثابت کرے تو کون عقلمند اس بات کو مان سکتا ہے۔ ماسٹر صاحب دلیل مشاہدہ کی کوئی تردید نہیں کر سکے۔ جب آسمان کے عدم پر کوئی دلیل نہیں ہے اور اُس کا وجود ظاہر ہے۔ تو اوس کا ہٹنا ممکن ہے۔ اگر اوس کا پھٹ جانا آپ خلافِ عقل سمجھتے ہیں۔ تو آپ کے یہاں جو جوان جوان اُگنی اور وایو۔ شی وغیرہ زمین سے گاجر مولی کی طرح نکلیں گے۔ تو اوسوقت میں بھی دکھا دونگا۔ کہ آسمان اس طرح پھٹتا ہے بشرطیکہ آپ میرے پاس موجود ہوں لیکن یہ سوال بھی آخر تک قایم رہا۔

(۴) ماسٹر صاحب نے گوشت خواری پر اعتراض فرماتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمان بکری اور اور بہت نرم نرم جانور تو کھاتے ہیں۔ اور شیر وسوروں کو نہیں کھاتے۔ جو زراعت وغیرہ کو خراب کرتے ہیں اور درندہ ہیں۔ اگر ان پر بھی بہادری دکھلاتے تو مخلوق کو بھی فایدہ پہنچتا۔

مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ جیو جیو سب یکساں ہیں آریہ اوسوقت اعتراض کرنے کے مستحق ہیں۔ جب کسی جیو کی بھی وہ ہتیا نہ کریں حالانکہ پانی میں ہزارہا جیو ہیں ہوا میں بیشمار جیو ہیں۔ اور ہزارہا قسم کے جیو ہیں۔ جنکو آریہ صاحبان کھاتے پیتے اور مارتے ہیں مثلاً جب گئو ماتا کے زخم میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ تو آپ ڈاکٹری صاحب کی خوشامد کرتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب کوئی ایسی دوا لگائیے کہ ان کیڑوں کو ہم مار دیں۔ کیا یہ ظلم نہیں ہے۔ کہ ایک جان کے لئے ہزارہا جانوں کا نقصان کیا جائے۔ پس آریہ صاحبان کو اعتراض کا کیا حق ہے؟ اور اگر درندوں و نقصان رساں جانوروں کو بوجہ اُن کی ضرر رسانی کے مارنا اور کھانا جائز ہے اور ہم کمزوروں ہی پر بہادری دکھلاتے ہیں۔ تو اس کمی کو ہمارے بھائی آریہ صاحبوں کو پورا کرنا چاہئے۔ اور بڑے بہادروں میں نام لکھوائیں۔ اور اگر ہم اس کے مستحق نہیں ہیں۔ تو آپ اُس گھاس کے وجود سے کیسے منتفع ہو سکتے ہیں۔ جو محض غریب بکریوں کے لئے قدرت نے پیدا کیا ہے۔ اوس بکری کی گردن مضبوطی سے جکڑی جاتی ہے۔ اور اسکو بیدردی سے گھسیٹا جاتا ہے۔ کہ وہ دودھ نہ پی سکے اور اسطرح نہایت بیرحمی اور ظالمانہ برتاؤ سے اوسکو اُس کے قدرتی حق سے محروم کیا جاتا ہے اور خود بالخصوصیت سے مزے اُڑاتے ہیں۔ دراصل خداوند تعالیٰ نے دنیا میں سب چیزیں انسان کے لئے پیدا کی ہیں اوسکو اختیار ہے کہ جس مصرف میں جسکو مناسب سمجھے لائے۔ اور جن چیزوں سے طبیب حاذق اوسکو منع کرے اون سے پرہیز کرے چونکہ خداوند تعالیٰ حکیم مطلق ہے۔ اس لئے جن چیزوں سے اوس نے اپنے رسول مقبول کی معرفت ہمکو منع کیا۔ اوس میں ضرور ہمارے لئے کوئی حکمت ہے۔ اور اُس سے ہمکو پرہیز لازمی ہے۔

ماسٹر صاحب نے کہا۔ کہ گوشت خواری سے عقل اور ذہن کو نقصان پہنچتا ہے۔ گوشت خوار لوگ ایجاد نہیں کر سکتے۔ جن لوگوں نے گوشت نہیں کھایا۔ دنیا میں اونھوں نے بہت ایجادیں کیں ہیں جیسے کہ افلاطوں۔ سقراط۔ بقراط وغیرہ۔ اور یہی فونوگراف جسکا مولوی صاحب نے ذکر فرمایا۔ ایک ویجی ٹیرین یعنی ایک بقولات خور کی ایجاد ہے۔

نوٹ۔ سقراط کا رسالہ تو خود گوشتوں کی تعریف میں موجود ہے معلوم ماسٹر صاحب نے سقراط کا نام کیوں شامل کر دیا۔ (اڈیٹر)

مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ گوشت ایک غذا ہے اور ماسٹر صاحب کا یہ کہنا کسی طرح ٹھیک نہیں کہ گوشت خوروں میں قوت ایجاد نہیں آتی دیکھو تمام یورپ اور امریکہ عموماً گوشت خوار ہے۔ اور اُن کی تمام ایجادیں دنیا کے پیش نظر ہیں۔ اور اسبات کی زندہ شہادت ہیں۔ کہ گوشت خوری مانع ایجاد نہیں اور ویجی ٹیرین کی تعداد اتنی تھوڑی ہے۔ کہ اون کے سالانہ جلسہ میں لنڈن جیسے بڑے شہر میں صرف چھیاسی روپیہ چندہ لکھا تھا۔

پس ظاہر ہے کہ یہ تمام ایجادیں بقولات خوروں کی نہیں ہیں اور نہ تمام بقولات خور موجد ہیں۔ ماسٹر صاحب نے اس کا کوئی جواب شافی نہیں دیا۔ لیکن سوال آخر تک قائم رہا۔

(۵) ماسٹر صاحب نے اعتراض کیا۔ کہ انسان ہر کام صرف اپنی محدود عمر میں زیادہ سے زیادہ سو برس تک کرتا ہے۔ آپ کے

ٹ تارکین گوشت

یہاں اُس کی سزا میں دوزخ کے اندر ہمیشہ کے لئے رہیگا۔ یہ کیا انصاف ہے۔ زیادہ سے زیادہ سو (۱۰۰) برس تک سزا کا مستحق ہو سکتا ہے

مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کرشن نے گیتا میں لکھا ہے۔ کہ جو شخص دائما نیک عمل کرتا ہے۔ وہ پھر تناسخ کے چکر میں نہیں آتی ہمیشہ کیلئے مکتی ہو جاتی ہے۔ اس کے کیا معنی کہ اس نے اپنی محدود عمر تک نیک کام کئے۔ اور ابدالآباد تک نجات اور آرام پایا کیا آپ کے نزدیک اُن مجرموں کو جو فرض کیجئے۔ زنا یا ظلم یا قتل کے مرتکب ہوتے ہیں اور اون کا یہ فعل چند منٹ کے لئے محدود ہوتا ہے۔ اون کو اسیقدر منٹ تک قید خانہ میں رکھنا چاہئے مثلاً گورنمنٹ انگریزی یا اور گورنمنٹیں دس دس برس اور دائم الحبس کی سزائیں ایسے جرموں میں دیتی ہیں۔ یہ سراسر ناانصافی اور بیوقوفی ہے۔ کیا ایک شخص جس سے دس پانچ منٹ زنا کا جرم سرزد ہوا۔ اوس کو دس منٹ سے زیادہ سزا دینا جبر و تعدی نہ ہے۔ اگر یہی آپ کا انصاف اور عقل ہے۔ تو کیا کہنے ہیں۔ اور کیا اچھا اعتراض ہے جسے کوئی بھی آپکے سوا ایک منٹ کیلئے تسلیم نہیں کر سکتا۔

(۶) ماسٹر صاحب نے اعتراض کیا۔ کہ آپکے یہاں جزائے اعمال نیک جنت ہے۔ اور جنت کی یہ حقیقت ہے کہ جس میں تمام نفسانی خواہشات کے اسباب مہیا ہیں۔ ایک ایک جنتی کے لئے ستر ستر حوریں ہونگی تو ایک ایک حور کیلئے ستر آدمی ہونے چاہئیں پینے کیلئے شراب ہوگی۔ حالانکہ دنیا میں شراب حرام ہے۔ یہاں کا خدا گویا اور ہو اور وہاں کا اور ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور ہماری یہاں خدا سے وصل ہو جانا نیک اعمال کا بدلہ ہے۔ جو روحانی خوشی کا باعث ہے۔

مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ ستر حوروں کا ثبوت قرآن شریف سے دیجئے۔ کیونکہ اس وقت مقابلہ وید اور قرآن مجید سے ہے اور ہمارے یہاں سب سے بڑی نعمت جسکا کلام مجید میں ذکر آیا ہے۔ جو جنتیوں کو دی جاویگی وہ اللہ جل شانہ کی رضامندی ہے۔ جو محض روح ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ اور وصل سے کہیں بڑھ کر ہے پس یہ کہنا غلط ہے۔ کہ محض نفسانی خواہشیں پورا کرنیکا نام [illegible] یہاں نجات ہے۔ بہشت میں اون لذتوں کا ہونا اس لئے ہے کہ دنیا میں نیک اعمال میں جو تعلق جسم اور روح میں رہا ہے اون کو راحت و شادمانی کے جو ذریعہ ہیں۔ وہاں کے آرام و خوشی میں بھی اس تعلق کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ کیونکہ رضوان الٰہی تو محض روح کے لئے ہے۔ باقی نعماء جنت جنکو ماسٹر صاحب نے نفسانی خواہشوں سے تعبیر فرمایا ہے۔ جسم کے لئے ہیں۔ کیونکہ جسم کا قصور ہے۔ کہ وہ نعمائے جنت سے محروم رکھا جائے۔

اور شراب جنت وہ شراب نہیں ہے جو ماسٹر صاحب سمجھے ہیں۔ شراب عربی لفظ ہے۔ عرب میں ہر پینے کی چیز کو شراب کہتے ہیں اور کلام مجید میں وہاں کی شراب کی تعریف کر دی ہے (لا فیہا الغول الخ) یعنے نہ اُس میں کوئی نشہ ہوگا۔ نہ اس کے پینے والے متوالے ہوں گے۔ پس شراب جس وجہ سے حرام ہے۔ جب وہ وجہ نہ رہی تو اسلئے وہ حرام بھی نہ رہی۔

البتہ آپ کے یہاں نیک اعمال کی جزا بذریعہ تناسخ دنیا کی عیش و آرام اور نفسانی خواہشات کا پورا ہونا اور دولت مندی ہے آپ کے عقیدہ میں البتہ لکھنؤ اور بنارس کی رنڈیوں کی روحوں کو پچھلے جنم کے اعمال صالحہ کی یہ جزا ملی ہے کہ جسکے باعث وہ ریشمی لباس اور زیور و جواہرات سے آراستہ ہو کر (جن کا ذکر وید میں ہے) اپنے عشاق کو گرویدہ کرتی ہیں اور رات دن عیش و نشاط میں بسر کرتی ہیں۔ کیا اعمال صالحہ کا یہی پہل ہونا چاہئے۔ کہ جو تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

ماسٹر صاحب نے تناسخ سے گریز کرکے یوں فرمایا۔ کہ واہ مولوی صاحب لکھنؤ کی رنڈیوں کی آپنے بہت اچھی نظیر دی۔ جو آپکے بہشت کے سامانوں میں سے ہے۔ اور اس جواب کے بھروسہ پر بھی اپنا اعتراض آخر تک قائم رکھا۔

(۷) ماسٹر صاحب نے اعتراض کیا۔ کہ بنی نوع انسان میں عورت اور مردوں کے حقوق برابر ہونے چاہئیں۔ دونوں کو برابر آزادی دی جائے اس کے کیا معنے ہیں۔ کہ مرد تو آزادانہ طور سے اپنی زندگی بسر کریں۔ اور کھلم کھلا سب جگہ پھریں۔

انتخاب الاخبار

مہم تبت میں پانچ ہزار فوج شامل ہے - ڈیڑھ ہزار فوج گیانسے پر پیشقدمی کرے گی۔

مہم تبت کو محصار کے روز آگے بڑھنا تھا - جنرل میکڈانلڈ خود کمان پر ہیں۔

تبتی سخت مقابلے پر تھے چٹان کو سرنگ سے اڑا دیا - اسپر بھی تبتی خوف زدہ نہ تھے۔

بندرگاہ کراچی کے مال گدام کو وسعت دینے کی تجویز درپیش ہے۔

گورنمنٹ ہند ستمبر آئندہ میں ایک تجارتی مشن ایران کو بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

رنگون میں ایک مس نے جو ہوٹل میں مقیم تھی چھت میں رسا لٹکا کر خود کشی کرلی۔

بڑودہ کے جینیوں کی درخواست پر گائیکواڑ بڑودہ نے ان اشیا کا محصول معاف کر دیا ہے - جو آئندہ جین کانفرنس کے لئے بیرونجات سے شہر میں لائی جائے گی۔

امسال نیلگری میں بھی طاعون کے پھیل جانیکا اندیشہ ہے چنانچہ ایک کیس اوٹکمنڈ میں اور دو الیعقوریں ہوئے ہیں۔

سناتن دھرم سبھا لاہور کا پندرھواں سالانہ جلسہ ۲۴ جون سے شروع ہو کر ۲۷ تک ہوتا رہا - آریہ سماجیو! کہاں ہو؟

امیر صاحب کابل نے افغانستان اور ترکستان کے ملحقہ حفاظتی قلعوں کو مضبوط کرنیکا ارادہ کیا ہے۔

عدن کو طاعون سے آزاد قرار دیا گیا ہے۔

ٹوکیو کا ایک تار مظہر ہے - کہ ۲۷ جون کی خونریز لڑائی کے بعد افواج تلدکش نے ایک بہت بڑی روسی فوج کو شکست دے کر درہ فنشولنگ پر قبضہ کرلیا ہے۔

سینٹ پیٹرزبرگ میں یقین کیا جاتا ہے - کہ تشیابو کے نواح میں جنگ اٹل ہے - جہاں روسی فوجیں مقابلے کے لئے جمع ہیں۔

مسٹر راچندر آئر چیف جج میسور ہائیکورٹ نے سنسکرت زبان کی ترقی تعلیم اور کتب خانہ کے لئے دو لاکھ روپیہ دیا ہے (عربی کے شائقینو! سنتے ہو؟)

کوہاٹ میں گورنمنٹ ایک قطعہ زمین اس غرض سے لینے والی ہے - کہ سرحدی قبائل کے بزرگوں کے واسطے ایک پولیٹیکل سرائے بنائی جاوے۔

مرزا صاحب قادیانی کا مقدمہ برابر ہوتا رہا۔

سالگرہ ملک معظم کی مبارک تقریب پر مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالی کو شمس العلماء کا خطاب ملا۔

سلطان المعظم نے ایک فرمان کے ذریعہ آرمینین عورتوں کو سرخ کپڑے پہننے کی ممانعت کی ہے - کیونکہ ان کے ملک کے ضلع ساسون میں یہ خونریزی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔

فورمن کرسچن کالج لاہور کے نیوٹن ہال میں مسلمانوں کے بورڈنگ کے پاس ایک مسجد بنانے کی تجویز ہے - اس کے لئے بعض زندہ دل نوجوان بڑی سرگرمی سے چندہ جمع کر رہے ہیں (نمازی بھی چندہ سے لائیں گے یا خود تکلیف گوارا کریں گے؟)

ریاست پالم پور میں ایک قاتلہ عورت کی گرفتاری کے لئے سو روپے انعام مقرر ہوا ہے - اس نے اپنے شوہر کو ہلاک کر ڈالا (کیوں؟ غمزۂ عشق)

جمعہ گذشتہ کو مری کے ایک ہوٹل میں کوئی شخص جو بعد میں تاجر و سیاح معلوم ہوا - رات بھر خوب مے نوشی کرتا رہا - اور حالت نشہ میں بالکل مدہوش ہو گیا - تو استرے سے اپنا گلا کاٹ لیا - خون کی ندی سی بہنے لگی - لوگوں کو پتہ لگا - ڈاکٹر اور ہوٹل کا مینیجر گئے تو اسے تڑپتا پایا - گو اتوار تک زندہ اور ہوش میں تھا - لیکن ڈاکٹروں نے کہدیا ہے کہ بچیگا نہیں - (مے نوشو! سنتے ہو؟)

امیر صاحب کا خیال ہے کہ ایک قلعہ بند چھاؤنی ڈکہ میں بنائیں اور ایک قندھار و چمن کے درمیان اسلام آباد میں - ان دونوں کے نقشے تیار ہو رہے ہیں۔

شریف مکہ کے صاحبزادہ کو دولت ایران سے تمغہ شیر و خورشید ملا ہے۔ اور باب عالی نے وقت ضرورت اسکے استعمال کرنے کی اجازت بھی دے دی ہے۔ (ایرانی حاجیوں کی خاطر کی ہوگی)

حکومت عثمانیہ نے حکم دیا ہے کہ جملہ معلمین کی تنخواہ میں اضافہ کیا جاوے اور تنخواہ کی شرح فی گھنٹہ مقرر کی جاوے (کیا پایا؟)

مسقط میں پچھلے مہینہ بڑی بھاری اور عجیب ژالہ باری ہوئی جو صرف پندرہ منٹ رہی۔ لیکن اس سے شہر کے درخت ہائے میوہ جات کا نقصان عظیم ہوا۔ میووں کا قریباً ۳/۴ حصہ بالکل تباہ ہو گیا۔ خربوزہ اور خشخاش کو سخت ضرر پہنچا۔ بعض اولے چھوٹی نارنگی کے برابر تھے۔ اور ان کا وزن ۳ ۱/۲ اونس تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ ان اولوں میں سوا سوا تولہ وزن کے کنکر بھی تھے۔

نینی تال کی چھاونی روہیلکھنڈ سے اودھ میں منتقل کر دی گئی ہے جس سے بریلی کا نقصان اور لکھنؤ کا فائدہ ہوگا۔

ہفتہ مختتمہ ۲۵ جون کی طاعونی رپورٹ سے اس وبا میں نمایاں کمی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ اس ہفتہ کل ہندوستان میں صرف ۲۰۸۳ موتیں ہوئیں بمقابلہ ہفتہ سابق کے ۵۹۲۹۔ اموات کے بایں تفصیل پنجاب ۱۸۲۵۔ اضلاع بمبئی ۲۴۳ کلکتہ ۴۲۔ ریاست میسور ۲۶۴ اضلاع بنگال ۱۲۔ صوبجات متحدہ ۲۴۔ اور کشمیر میں صرف ۸ (کیا

آجکل دنیا کے باشندے مرزا صاحب قادیانی سے بیعت حاصل کر لیتے ہیں؟ اگر نہیں تو کبھی کیوں ہوئی؟ اسکا جواب قادیانی دینگے؟

پورٹ آرتھر کے بندرگاہ کے باہر ۲۳ جون گذشتہ کو جمعرات کے دن روسی اور جاپانی جنگی جہازوں کے بیڑوں میں ایک اور بحری لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی میں روسیوں کو شکست ہوئی اور ان کے چار جنگی جہازوں کا نقصان ہوا۔

جاپانیوں نے روسیوں کا ایک اول درجہ کا جہاز پرسویٹ کی قسم کا بیکار کرکے غرق کر دیا۔ اور ۳ جنگی جہاز اور جنمیں سے ایک تو اول درجہ کا جہاز سیواسٹوپول کی قسم کا تھا اور ایک دوسرا کروزر تھا۔ بیکار کر دئیے۔

مرزا قادیانی کے مقدمہ گورداسپور کی تاریخ ۹ جولائی مقرر ہوئی ہے

مجرب ادویات

لائف پلز (حبوب حیات) اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے درماندہ ہو کر اپنی جوانی کا حظ اٹھائیں تو اسکو اپنی جیب میں رکھئے لائف پلز تین بکس کا کورس ہوتا ہے جو بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دنوں میں دور ہو جاتی ہے۔ نامردی ضعف باہ ضعف اعصاب ضعف دماغ ضعف ابصر ضعف معدہ۔ جریان رقت انزال رقت سلسل البول۔ تقطیر البول لقوہ اور رعشہ وغیرہ کیلئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۰ گولیاں عہ

روح دافع بخارات نوبتی تپ و چوتھیہ وغیرہ ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا نوبتی تپ و چوتھیہ وغیرہ بخارات کے واسطے کرشمہ صحت ہے بڑی کامیابی کیساتھ شہرت حاصل کر رہا ہے ایک شیشی سے تین چار مریض صحت پاتے ہیں قیمت ۱۲/

روح دافع طحال قیمت فی شیشی عہ اس عجیب الاثر روح سے ان لوگوں نے جو یونانی۔ ویدک اور انگریزی ڈاکٹری علاج سے مایوس ہو چکے تھے بفضل خدا صحت پائی ہے۔

بوٹیوں کا مقوی شربت اعضائے رئیسہ شریفہ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی ہو کر جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہیں۔ اگر آپ کسی محنت کی وجہ سے شل یا کسی بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو اسکی ایک خوراک ساری کسل اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کر دے گی قیمت شیشی ایک اونس عہ دو اونس عہ

جوہر مصفی خون فی شیشی خورد عہ کلاں عہ فسادات خون تر و خشک خارش خنازیر بھگندر وغیرہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے فقط ایک شیشی کافی ہے۔ اسکے استعمال سے وبائیہ امراض نزدیک نہیں آتی ایام امراض وبائیہ میں اس کا استعمال کرنا ضروری ہے:۔

بال اڑانیکا تیل پانچ منٹ میں میدان صفاچٹ شیشی خورد ۲ شیشی کلاں

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینیجر کارخانہ ادویات انگریزی

حسب الارشاد مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

[illegible] چوک سنت سنگھ امرتسر

یک بار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSA

الحمد لله

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام الله معظم داشتن
پس حدیث مصطفی بجان مسلم داشتن

جلد ۱

نمبر ۳۵

امرتسر ۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۸ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	ھے
روساء اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	عا ۱۲

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے
نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ آنے والیں

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت منیجر سے فیصلہ ہوسکتا ہے جملہ خطوط وکتب وارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

آریہ واہل اسلام کا مناظرہ بمقام نگینہ

گذشتہ سے پیوستہ

(۸) ماسٹر صاحب نے اعتراض کیا۔ کہ جو آیتہ آپ نے کلام مجید کی پڑھی اُس سے اور نیز اور آیات سے والدین ہمسایہ وغیرہ کے حقوق کا پاس رکھنا نکلتا ہے۔ لیکن کسی جگہ کلام مجید سے اوستاد کے حقوق ثابت نہیں ہوتے۔ حالانکہ ہمارے ویدیں اوستاد کے حقوق ادا کرنے کی ہدایت ہے۔

مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ اوستاد کے حقوق کا ذکر کلام مجید میں موجود ہے اور آیہ ھَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ اس منشاء کو کافی طور پر ظاہر کر رہی ہے۔ کیونکہ علم کا سکھلانا بہت بڑا احسان ہے

لہذا اس احسان کے لئے ہمارا قرآن صاف لفظوں ہدایت کر رہا ہے نہ صرف ایک علم کے سکھلانیکا احسان بلکہ یہ ایسی جامع و مانع آیہ شریفہ ہے - کہ جس میں تمام احسانات کے حقوق کا اظہار ہوتا ہے -

(۹) ماسٹر صاحب نے اعتراض کیا - کہ آپکے یہاں خدا کا توبہ قبول کرلینا بے انصافی پر مبنی ہے - انسان جو چاہے گناہ کرتا رہے اور توبہ کرلے معاف ہے -

مولوی صاحب نے کلام مجید کی آیات سنائیں اور اُن کی تفسیر فرمائی - کہ قرآن شریف کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ توبہ کے بھروسہ پر جسقدر چاہے گناہ کئے جائے بلکہ ایسی توبہ قبول نہ ہوگی فلاں فلاں ثبوت ہے - البتہ خداوند تعالیٰ احکم الحاکمین اور قادر علی الاطلاق ہے - جہاں اُس میں اور صفات ہیں - وہاں وہ رحیم و کریم بھی ہے وہ مجبور و معذور نہیں ہے اور مختار کل ہے کیسے نقصان کی بات ہوتی اگر ایسا ہوتا - ہم لوگ جو انسان ضعیف البنیان ہیں اپنے کسی ملازم یا تابعدار سے کوئی ناگہانی خطا سرزد ہو جاوے - اور وہ اپنے قصور کا اعتراف کرے - تو اوسپر رحم آجاتا ہے اور اوسکو معاف کردیا جاتا ہے گو کیا ہی ہمارا نقصان اوس نے کیا ہو - اس سے کوئی ناانصافی لازم نہیں آتی ہے اور خدا جسطرح مالک اور خالق ہے - اور اسکے مقابلہ میں ضرور قصور سرزد ہو جاتے ہیں وہ ایسا بے رحم اور سنگدل ہو - کہ اُس کے سامنے کتنا ہی گڑگڑایا جاوے رحم کی التجا کی جاوے اور اپنے عجز و قصور کا اظہار کیا جاوے - وہ عفو نہ کرسکے - عفو ایک اعلیٰ صفات ہے - اس سے محروم رہنا ایسی اعلیٰ ذات کیلئے عقل کے خلاف ہے بیشک ہمارا خدا رحیم و کریم ہے - آپکا خدا ایسا ہوگا جس میں مطلق رحم نہ ہو اور رحم نہ کرنے کا مجبور ہو - ہمارے یہاں حقوق عباد کے گناہ ضرور قابل بازپرس ہوں گے - دانت توڑنے کی مثال یہاں صادق نہیں آسکتی -

(۱۰) ماسٹر صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کیا - کہ ۹ برس کی لڑکی سے نکاح کیا - اور کہتے ہوئے کہ یہاں ہندستان میں قانونی جرم ہے -

مولوی صاحب نے فرمایا - کہ یہ ماسٹر صاحب کی ناواقفیت ہے وہ عرب کی آب و ہوا سے اگر واقف ہوتے - تو ایسا سوال نہ کرتے - ہر ملک کی آب و ہوا اور اُس کا اثر جدا ہے اسی پر بلوغ اور قویٰ کا ضعیف و قوی ہونا منحصر ہے - کابلیوں کی مثال سب کے سامنے موجود ہے - لڑکیاں سب جگہ اپنے ہم عمر لڑکوں سے پہلے بالغ ہو جاتی ہیں - عرب میں ۹ سال کی لڑکیاں عموماً بالغہ ہو جاتی ہیں -

نوٹ :- معلوم ہوتا ہے - ماسٹر صاحب نے تمام ہندوستان بھر کی اُس ہندوانہ مخالفت سے تجاہل عارفانہ کیا جبکہ تعزیرات ہند کی اس دفعہ کی جسکی طرف ماسٹر صاحب نے اشارہ کیا ہے ترمیم ہوئی تھی اور عمر رضامندی و ہمبستری شوہرانہ پر گورنمنٹ کے خلاف اس درجہ شور و غوغا مچا تھا - کہ تمام ہندوستان اُس سے گونج اٹھا تھا - اور اہل ہنود کے تمام تعلیم یافتہ و غیر تعلیم یافتہ اشخاص نے اور اہل ہنود کی تمام سبھائیں اور انجمنیں اور اخبارات نے زمین آسمان ایک کر ڈالا تھا - اور ولایت تک اُسکی مخالفت کی تھی اور گورنمنٹ کا ایسا کرنا مذہبی دست اندازی قرار دیا جاتا تھا اب سمجھ میں نہیں آتا - کہ جو امر کل مذہب ہنود کے موافق تھا وہ قانون انگریزی میں داخل ہونے سے اُس کے خلاف ہو گیا - اور مذہبی بحث میں قانونی استدلال سے کام لیا گیا -

(۱۱) ماسٹر صاحب اور بھی اعتراضات قرآن شریف میں احکام متضادہ ہونے اور **استبدال زوج مکان زوج** جسکو ماسٹر صاحب نے تبادلہ ازدواج سے تعبیر کر رکھا تھا - اور ایسے ہی بہت سے اعتراضات جنکا سمجھنا عربی لٹریچر کی واقفیت پر مبنی تھا پیش کرتے رہے -

مولوی صاحب نے ان سب باتوں کے جواب بڑی تفصیل اور وضاحت سے دئیے - مگر مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ عربی سمجھنے سے تعلق رکھتے ہیں - اور اس میں آپکو محاورہ عرب اور عربی الفاظ پردازی کی پابندی کرنا پڑے گی اور متکلم کے خلاف مقصد معنی بیان کرنے کا کوئی حق نہیں ہے - آپکے سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش میں فرماتے ہیں - کہ وہ شخص بہت مندبی ہے

جو متکلم کے خلاف مطلب بیان کرتا ہے۔ پس ان آیات کے معنے اور مطالب ہیں۔ جنکو ہمارے مفسروں نے بیان کیا ہے۔ اور یہی آپ کو تسلیم کرنے چاہئیں اور اس صورت میں آپکا کوئی اعتراض قائم نہیں رہ سکتا۔ اور اگر آپ اپنی طرف سے مطلب پیدا کرینگے تو آپ کے سوامی جی آپکو سندی بتلا گئے ہیں تو آپکو کچھ نہیں کہنا۔ چنانچہ لفظ ختم کا قرآن شریف میں جہاں جہاں استعمال ہوا ہے۔ اور اس اصطلاح سے جو معنے نکلتے ہیں۔ مولوی صاحب نے اُس کا مشرح بیان کیا۔ جس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ ان معنوں سے قرآن شریف پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح استبدال زوج مکان زوج میں لفظ مکان کے معنے سمجھائے کہ مکان کے لفظ سے طلاق مراد ہے اور دوسری آیۃ شریف سے اوسکو ربط دیا۔ اور فرمایا۔ کہ جب تم ایک عورت کو طلاق دے کر دوسری عورت کیساتھ نکاح کرو۔ تو مطلقہ عورت کو جو سامان از قسم زیور وغیرہ دیا گیا ہے وہ واپس مت لو۔ اور کہا۔ کہ عربی لٹریچر سے ناواقفیت کے باعث اس قسم کے اعتراض فرماتے ہیں۔ مگر ماسٹر صاحب آخر تک اپنی ہٹ پر قائم رہے۔

(نوٹ) ہمنے ماسٹر صاحب کے بڑے بڑے اعتراضات اور مولوی صاحب کے جوابات کا خلاصہ ناظرین کے روبرو پیش کر دیا اب ناظرین خود فیصلہ کرلیں۔ کہ آیا یہ اعتراضات اصل بحث سے کسقدر متعلق ہیں۔

اب ہم مولوی صاحب کے بعض اعتراضات کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔ جو ابتدا بحث سے پیدا ہوئے۔ اور آخر تک اون کے جوابوں کے لئے اصرار رہا۔

(۱) مولوی صاحب نے ماسٹر صاحب کی بیان کی ہوئی تعریف الہام پر جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اول ہی یہ اعتراض کیا۔ کہ وید خود آپ ہی کی بیان کی ہوئی تعریف کے مطابق الہامی نہیں ہو سکتا آپ کو چاہئے۔ کہ وید کو اُس سے کامل طور سے مطابقت کر کے دکھلائیں۔

ماسٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ جب تک ابتدائی تعریف نہ ہو جائے تب تک ثبوت دینا قبل از وقت ہے۔ اس کے بعد ماسٹر صاحب اس دن تک اس پہلو پر نہیں آئے کہ وہ اپنے دعوے کو ثابت کریں۔

(۲) مولوی صاحب نے اپنی پہلی ہی تقریر میں تعریف بیان کردہ ماسٹر صاحب کے ثبوت کے لئے یہ سوال کیا۔ کہ اس تعریف کو وید سے ثابت کیجئے۔ یا یہ صاف صاف کہئے۔ کہ یہ تعریف وید میں نہیں ہے۔ ورنہ عقلی دلائل سے ثابت کیجئے۔ ماسٹر صاحب نے آخر تک اس کو ثابت نہیں کیا۔

(۳) مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ آپ نے جو اپنی تعریف الہام میں الہام کو مطابق عقل ہونے کی شرط سے مشروط کیا ہے۔ اور نیوگ کا مسئلہ یعنے ایک شوہر دار عورت کا اپنے خاوند کی اجازت سے غیر شخص سے نطفہ حاصل کرنا۔ اور اس سے جو بچہ پیدا ہو اوس کا شوہر کے خاندان میں شامل کرنا اور وارث جائز قرار پانا۔ جو وید سے ثابت ہے۔ کسی طرح مطابق عقل نہیں ہو سکتا۔

ماسٹر صاحب نے اس کے جواب میں فرما دیا۔ کہ آپکے یہاں متعہ ہے

مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ متعہ کلام مجید سے ثابت نہیں اور وہ آیات قرآت فرمائیں۔ جن سے اس مسئلہ کی تردید ہوتی ہے اور فرمایا کہ یہ اختلافی مسئلہ ہے۔ اس پر حجت نہیں ہو سکتی۔ تیسرے متعہ غیر شوہر دار اور آزاد عورت سے متعلق ہے اور نیوگ شوہر دار عورت سے تعلق رکھتا ہے۔ پس متعہ اور نیوگ میں زمین و آسمان کا فرق ہے

سوال از آسمان جواب از ریسمان۔

ماسٹر صاحب نے اس پر بحث کی۔ کہ رج اور معاہدہ سے ملکر نیوگی بچہ وارث جائز ہو سکتا ہے۔

مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ رج یعنے نطفہ یا خون حیض تو مادہ بن سکتا ہے۔ لیکن معاہدہ کیا چیز ہے یہ تو صرف ایک اقرار کا نام ہے۔ اس سے بچہ کا کونسا عضو بنتا ہے۔ اس قسم کے تعلقات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خدا کا کیا ہوا تعلق جیسا باپ بیٹے بھائی بھائی کا تعلق۔ جو کسی طرح ٹوٹ نہیں سکتا۔

دوم انسان کے کئے ہوئے تعلقات جیسے میاں بیوی کا تعلق

یہ مصنوعی تعلقات ٹوٹ سکتے ہیں۔ اور اُن کو قدرتی تعلقات کی مثل سمجھنا خدا اور پرمیشور کی سخت بے ادبی ہے۔ اسی لئے ہنود ہم میں عورت ورثہ نہیں پاتی۔ شوہر کا معاہدہ نہ اوس شخص سے ہے جس سے نطفہ حاصل کیا گیا۔ نہ اوس بچہ سے شوہر کے نطفہ کا تعلق ہے۔ پس یہ کسی مصنوعی یا قدرتی تعلق میں نہیں آسکتا۔ اس لئے نہ نسل میں شریک ہو سکتا ہے نہ وارث قرار پا سکتا ہے۔ اسپر ماسٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ آپ کے یہاں بھی تو کسی بیوہ عورت سے جسکے ساتھ بچہ ہو۔ نکاح کر لیا جائے۔ تو اوس بچہ کی غور و پرداخت کرتے ہیں۔

مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ وہ نسل میں شریک نہیں ہو سکتا۔ نہ وارث بن سکتا ہے۔ اس کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے۔ وہ قرآن شریف کی ہدایت کے موافق۔ جس نے ہمکو بتلایا ہے۔ کہ یتیموں بے کسوں ضعیفوں کی مدد کرنی چاہئے۔

(۴) مولوی صاحب نے اعتراض کیا۔ کہ آپکے بیان کردہ تعریف کی اس شرط کے موافق کہ الہام ابتدائے آفرینش میں ہوتا ہے وید الہامی نہیں کہا جاسکتا۔ کیونکہ رگ وید منتر ۲ کا صاف مضمون ہے۔ کہ اسی طرح صاحب علم قدیم کے دہرم کے حکم کو عزیز جاننے والے لائق فائق گذر چکے ہیں۔ ایشور کے حکم کی تعمیل کر چکے ہیں تم بھی عمل کرو۔ اس منتر کا ترجمہ صاف بتلاتا ہے۔ کہ جب یہ منتر ایشور کے بندوں کو سنایا گیا۔ تو اوس سے پہلے بھی اور ایسے بزرگ گذر چکے تھے۔ جس کی تعریف اس منتر میں ہے پس معلوم ہوا۔ کہ وید ابتدائے آفرینش میں نازل نہیں ہوا۔ اور اس لئے وہ الہامی نہیں ہے۔ اسی طرح یہ مذکور ہے۔ کہ تم روئیں تن فولاد بازو ہو کتنے پہلے بھی دنیا کو جیتا ہے۔ پس یہ ثابت ہو گیا۔ کہ وید الہامی نہیں۔ یا شروع دنیا میں الہام کا ہونا ضروری ہے۔

ماسٹر صاحب نے جواب میں فرمایا۔ کہ رگ وید پہ چلے گئے قرآن شریف پہ کیوں نہ چلے گئے۔ اور فرمایا۔ کہ منتر ۲ کا حکم اُن لوگوں کے لئے ہے۔ جو آئندہ ہوں گے۔

مولوی صاحب نے اعتراض کیا۔ کہ منتر کے الفاظ میں زمانہ ماضی پایا جاتا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ کچھ لوگ پہلے گذر چکے ہیں۔ نہ وید میں اُن لوگوں کے اعمال کی تصریح ہے۔ جنکی پیروی کے واسطے ہدایت کی جاتی ہے۔ یہ سوال آخر تک قائم رہا۔

(۵) مولوی صاحب نے اعتراض کیا کہ جب آپ فرماتے ہیں کہ وید مکمل کلام الٰہی ہے۔ تو آپ اپنے مسئلہ تناسخ کا وید سے اس طرح ثبوت دیجئے۔ کہ جس سے یہ صاف معلوم ہو۔ کہ فلاں فلاں عمل کرنے سے فلاں فلاں جون بدل جاتی ہے اور عبادت کی تفصیل وید سے دکھلایئے تاکہ بموجب آپ کی تعریف کے وید کا مکمل ہونا ثابت ہو۔ اور ساتھ ہی مولوی صاحب نے قرآن شریف کی بہت سی آیات متعلق تفصیل عبادات قرأت فرمائیں۔

ماسٹر صاحب نے اس کے جواب میں کچھ منتر پڑھے جن کا مطلب صرف یہی تھا۔ کہ جیسا کرنا ویسا بھرنا۔ لیکن صاف صاف یہ بیان نہ تھا۔ کہ کون سے عمل سے کون سا جون بدل جائے گا۔ ماسٹر صاحب نے یہ تسلیم کیا۔ کہ بیشک آپ کی لسٹ بڑی ہے۔ ہمارے یہاں بھی منتر ہیں۔ دو تین منتر ماسٹر صاحب نے پڑھکر سنائے۔ لیکن اُن منتروں میں ایسی تفصیل نہ تھی۔ لہذا اعتراض آخر تک قائم رکھا۔

(۶) مولوی صاحب نے ماسٹر صاحب کے اس بیان پر کہ قرآن مجید کی تعلیم سے وید کی تعلیم بدرجہا افضل ہے فرمایا۔ کہ وید سے وحدانیت کا ثبوت دیجئے۔ ماسٹر صاحب نے چند منتر پڑھے جس سے خدا کی وحدانیت نکلتی تھی۔ لیکن مولوی صاحب نے دیگر آیات وحدانیت کے ساتھ کلام مجید کی یہ آیہ پڑھی۔

لو کان فیہما آلہۃ الا اللہ لفسدتا

اور فرمایا۔ کہ اس قسم کا ثبوت وحدانیت وید میں کہاں ہے بتلایئے جو مع دلیل کے ہو۔ اور اس کا جواب دیجئے۔ کہ جب مادہ و روح میں صفت قدامت ویسی ہی ہے۔ جیسی پرمیشور میں۔ تو شرک لازم آیا۔ اور وحدانیت باقی نہ رہی۔ کیونکہ پرمیشور جن صفات سے متصف ہے۔ وہ صفات کسی دوسرے میں نہ ہونی چاہئیں۔ یہ سوال آخر تک قائم رہا۔

(۷) مولوی صاحب نے اعتراض کیا جب الہام بقول آپ کے بندوں پر ہدایت اور تعلیم کے لئے نازل ہوتا ہے اور وید الہامی ہے تو فرض کیجئے کہ دو سو برس تک سب لوگ وید پر عمل کریں۔ تو آپ کے مسئلہ تناسخ کی رو سے دنیا کی یہ صورت ہوگی۔ کہ ایکدن تمام روحیں انسانی قالب میں ہوں گی۔ نہ دودھ کے لئے گائے ملے گی نہ سواری کیلئے گھوڑا۔ نہ شکاری کو کتا نہ ہل جوتنے کو بیل۔ نہ شہد کو مکھی باقی رہے گی۔ اور چونکہ سب انسان ایک رتبہ اور حیثیت کے ہوں گے۔ تو کوئی حرفہ اور پیشہ اور احتیاج و استمداد باقی نہ رہے گی۔ تمام انسانی حوائج میں خلل واقع ہوگا۔ اور کاروبار دنیا کے معطل اور نظام عالم درہم و برہم ہو جائے گا۔ اور ایک بہت بڑی خرابی لاحق ہوگی۔ اور اس تمام خرابی کا باعث وید کی تعلیم اور اس پر عمل کرنا قرار پائے گا۔ حالانکہ الہامی تعلیم کسی خرابی کا موجب نہ ہونی چاہئے۔ پس وید الہامی کسی طرح نہیں کہا جا سکتا

ماسٹر صاحب نے جواب دیا۔ کہ یہ عجیب بات ہے۔ کہ مولوی صاحب جو چاہیں فرض کر لیں۔ ہم فرض کرتے ہیں۔ کہ وید پر ۲۰۰ برس تک کوئی عمل ہی نہ کرے۔ تب مولوی صاحب کی فرضی بات قائم نہیں رہ سکتی۔ اس پر مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ ہمارا فرض تو اوس کے منشا و غرض کے موافق تھا۔ کیونکہ الہام عمل ہی کے لئے ہوتا ہے لیکن ماسٹر صاحب اس کو عمل کے لئے نہیں بتلاتے۔ اور فرض کرتے ہیں۔ کہ دو سو برس تک کسی نے عمل نہ کیا۔ تو اعتراض رہا۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اس حالت میں بھی میرا اعتراض بدستور قائم ہے۔ آپ کے فرض کے موافق ہی اگر دو سو برس تک کسی نے وید پر عمل نہ کیا۔ تو تمام انسان کتے۔ بلی۔ گدھے۔ سور بیل گائے وغیرہ وغیرہ بن جائیں گے۔ اور نوع انسان جس کے لئے وید نازل ہوا تھا۔ عالم سے مفقود ہو جائے گی۔ خدا کی غرض و منشا فوت ہو جائے گی۔ اور اس طرح بھی نظام عالم خراب ہو جائے گا۔ اور ان سب خرابیوں کا باعث وید کا نزول ہوگا۔

(۸) مولوی صاحب نے ماسٹر صاحب کے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ روح کیا ہے اور یہ بیان فرما کر کہ ہمارے یہاں روح مخلوق الٰہی ہے۔ اور اوس پر عبادت واجب ہے اعتراض کیا۔ کہ آپ کے یہاں روح اور مادہ انادی یعنی پرمیشور کی طرح قدیم ہے۔ جیسا کہ پرمیشور۔ اور تمام جاندار ہستی روح اور مادہ سے ہی بنی ہے۔ اور پرمیشور نے ایک مال لاوارث سمجھکر اُن پر بلا کسی استحقاق کے قبضہ کر رکھا ہے۔ تو اس صورت میں پرمیشور ظالم اور غاصب قرار پاتا ہے۔ کہ ناحق ناروا روح کو پکڑ کر مادہ کے پنجرے میں ڈالدیا۔ دوسرے مادہ اور روح پر کوئی فرض عائد نہیں ہوتا۔ کہ پرمیشور کی عبادت کرے جبکہ وہ اسکا خالق نہیں ہے۔ اگر تمام روحیں جمع ہو کر پرمیشور کے مقابلے میں نیشنل کانگرس کریں۔ اور اپنی آزادی کا رزولیوشن پاس کر کے پرمیشور سے کہیں۔ کہ تیری عبادت اور فرمانبرداری ہم پر واجب نہیں ہے۔ تو پرمیشور اس کا کچھ جواب نہیں دے سکتا۔ اور پرمیشور کوئی چیز باقی نہیں رہ سکتا۔ اور نہ کوئی چیز بنا سکتا ہے۔ پس آپ کی تعلیم وید کے موافق پرمیشور کی اتنی ہستی ہے

ماسٹر صاحب نے جواب میں فرمایا۔ کہ نیشنل کانگریس عجیب خیال ہے یہ قرآنی تعلیم کے علاوہ ہوگی۔ یہ تدبیر کہاں آگئیں اور پنجرا کہاں سے؟ المختصر یہ اعتراض آخر تک قائم

(۹) مولوی صاحب نے ماسٹر صاحب کی عبادت کے متعلق اعتراض کیا۔ کہ آپ کے یہاں جو ہون عبادت میں شامل ہے۔ اوس میں فلاں فلاں اشیا کم از کم اتنے وزن کی درکار ہیں۔ جن کی قیمت ۲۰ ہوتی ہے۔ یہ ایک روزانہ ٹیکس ہے جو ہر فرد بشر پر پانچ روپیہ ماہوار کے حساب سے عائد ہوتا ہے۔ دنیا میں کثرت سے کم آمدنی والے لوگ ہیں۔ جن کی آمدنی فرض کیجئے پانچ روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں۔ پھر اُن کے ساتھ بال بچے اور ہر قسم کی ضروریات انسانی ہیں۔ اس حساب سے انسانوں کی کثیر آبادی عبادت کرنے سے ہمیشہ مجبور رہے گی۔ کیونکہ اگر وہ اپنی تمام آمدنی ہون کی نذر کر دیں۔ تو بھوکے مر جائیں گے اور تمام خاندان کی طرف تو ایسے قلیل المعاش انسان کبھی بھی عبادت کا فرض ادا نہیں کر سکتے۔ غرض آپ کے وید نے ایسی عبادت تجویز کی۔ جو ناممکن العمل

ص جب روح اور مادہ کو خدا نے پیدا ہی نہیں کیا۔ اور وہ ایسا ہی قدیم ہے

ہے - اور یہ پرمیشور کی عقل سے بعید ہے۔ بخلاف اسکے ہمارے یہاں غریب سے غریب بھی خدا کی بندگی کر سکتا ہے -

ماسٹر صاحب نے جواب دیا۔ کہ مولوی صاحب نے جو قیمت ہون کی تجویز کی ہے - وہ اس زمانہ کے نرخوں کے موافق گراں ہو گئی ہے - لیکن پیشتر ایسی نہ تھی جیسے گھی اور گوشت کی قیمت بڑھ گئی - آپکو بھی چاہیئے - کہ گوشت کھانا چھوڑ دیں

مولوی صاحب نے فرمایا - کہ ہمارے یہاں گوشت کا کھانا فرض نہیں - لیکن ہون آپکے یہاں فرض ہے - اگر اب قیمت بڑھ گئی ہے - تو کیا قیمت بڑھ جانے سے ہون اب فرض نہ رہا - اور وید کے احکام پہلے ہی زمانہ کے لئے تھے اگر الہام کسی خاص زمانہ کے لئے ہے - تو آپکے قول کے موافق وید الہام نہیں ہو سکتا -

ماسٹر صاحب نے فرمایا - کہ ہم ہون کا مصالحہ کم بھی کر سکتے ہیں -

مولوی صاحب نے جواب دیا - کہ سوامی دیانند سرستی صاحب کی ستیارتھ پرکاش میں اس کی تفصیل موجود ہے - جس میں کم از کم کا لفظ ہے - اور اس کی قیمت ۱۲ر سے کم نہیں ہو سکتی - اور اس میں علی قدر حیثیت زیادہ کی کوئی حد نہیں غرض یہ سوال آخر تک قائم رہا -

(۵) مولوی صاحب نے تعریف الہام کی۔ اس شرط پر کہ مستحق بندوں پر الہام ہوتا ہے - اعتراض کیا - کہ وید جن پر نازل ہوا - ان کے حالات زندگی بیان کیجئے - جس سے ان پر نزول الہام کا استحقاق ثابت ہو -

ماسٹر صاحب نے جواب دیا - کہ ملہم کے علم کی صداقت کافی ہے اوس کے حالات سے کوئی تعلق نہیں -

مولوی صاحب نے کہا - کہ اگر اس کی ضرورت نہیں تو استحقاق کی شرط فضول ہوئی جاتی ہے - اور فرمایا - کہ ہدایت اخلاقی ہوتی ہے یا حکمی - ایک شخص ہمسے کہے - کہ اس راستہ پر نہ چلو - دیکھو وہ درندہ بیٹھا ہوا ہے ایسے شخص کی ہدایت بلا تردد مان لی جاوے گی - کیونکہ اخلاقی ہدایت ہے - لیکن اگر ایک شخص کہے - کہ میں گورنمنٹ کی طرف سے مامور ہوں تمکو اس راستہ سے چلنے نہ دونگا - تو اس صورت میں یہ معلوم کرنے کی بڑی ضرورت ہے - کہ ایسا حکم دینے کا اسکو کیا استحقاق ہے - اور وہ کون ہے ؟ اور اس کے پاس گورنمنٹ کے حکم کی کیا علامت ہے اور آیا وہ ایسا منصب رکھنے کی قابلیت رکھتا ہے یا نہیں - پھر آپ کو ان رشی کے حالات بیان کرنے ہوں گے - یقیناً آپ اون کے حالات اس لئے بیان کرنا نہیں پسند کرتے - کہ پبلک میں بیان کرنے کی قابل نہیں - لیکن آپ کو دعویٰ بغیر اس کے پورا نہیں ہو سکتا مگر ماسٹر صاحب آخر تک اس سے گریز فرماتے رہے - اور سوال قائم رہا -

نوٹ :- مندرجہ بالا اعتراضات اور ان کے جوابات تمام مباحثہ کی باہمی تقریروں کا لب لباب ہے جس میں صرف اہم مسائل لکھے گئے ہیں جو اہم سمجھے جاتے ہیں اور اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ کسی مسئلہ پر گو دس دن تک برابر فریقین کے خیالات ظاہر ہوتے رہے لیکن ہم نے ایک ہی جگہ کام کی باتیں لکھدی ہیں باقی اشعار اور فریقین کے تمثیلی قصص وغیرہ بیکار باتوں کو قلم انداز کر دیا ہے - ہم آریہ صاحبان اور اہل اسلام کو مبارکباد دیتے ہیں کہ یہ مذہبی جلسہ نہایت خیر خوبی کے ساتھ ختم ہوا - چنانچہ خاتمہ کے وقت جانبین سے پریسیڈنٹوں نے ہر دو فریق کا شکریہ ادا کیا - اور سب کے آخر میں آریہ صاحبان کے اصرار سے منشی عنایت احمد صاحب منصف الیہ فریقین نے ایستادہ ہو کر آریہ صاحبان کا شکریہ ادا کیا - اور فرمایا کہ یہ باغ جس میں ہمیشہ اہل ہنود صاحبان کا رام لیلا ہوتا آیا ہے - خدا کی شان ہے - کہ اس باغ میں دس دن تک برابر قرآن کا وعظ ہوتا رہا - اور فریقین نے نہایت سنجیدگی اور متانت کے ساتھ مباحثہ ختم کیا - باہم کوئی شکر رنجی کی نوبت نہیں پہنچی - مگر مباحثہ جس مبحث پر یعنے الہام پر،

شروع ہوا تھا۔ اس کے چند شرائط پر بحث ہو سکی اور زیادہ تر وقت غیر متعلق اعتراضات میں صرف ہوا۔ آریہ صاحبان اصل بحث الہام کے متعلق جن باتوں کے ثابت کرنے میں قاصر رہے امید ہے۔ کہ وہ ان پر پھر غور کریں گے اور ایک سال کے بعد ممکن ہے۔ کہ پھر مناظرہ ہو۔ اس جلسہ میں گو جناب مولانا احمد حسن صاحب امروہی اور مولانا مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی و صاحبزادہ حافظ احمد صاحب دیوبندی سلمہم اللہ تعالے نے تکلیف سفر گوارا فرمائی اور ان کی برکات قدوم سے مسلمان مستفیض ہوئے بالخصوص حضرت مولانا مولوی احمد حسن صاحب کا وعظ اپنی جامعیت اور فاضلانہ تقریریں فی زمانہ اسلامی علماء کے لئے ایک نمونہ تھا جس نے ثابت کر دیا۔ کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیضان اسوقت تک ہمارے یہاں موجود ہے اور حضرت مولوی صاحب سے جو قاسم ثانی کا لقب منسوب ہے وہ بالکل بجا ہے۔ لیکن اس جلسہ میں ان بزرگواروں کے تکلیف فرمائی کی چنداں ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ جناب ابو الوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری (مولوی فاضل) نے اس اسلامی خدمت کو نہایت اعلیٰ درجہ پر ادا فرمایا۔ جو ہر مسلمان پر شکریہ کا استحقاق رکھتے ہیں۔ اور مولوی ابو رحمت حسن صاحب میرٹھی جن کی واقفیت وید بے مثل ہے۔ اس کے لئے نہایت کافی و وافی تھے چنانچہ مولوی صاحب نے اپنے فرض کو کامل طور پر انجام دیا۔ اور روزانہ مسجد جامع نگینہ میں وعظ فرما کر وید کی حقیقت سے مسلمان اور ہندؤں کو آگاہ فرما دیا۔ اور اہل اسلام نگینہ نے جلسہ کو نہایت خوش اسلوبی سے قائم بھی کیا۔ اور بڑی فیاضی و سیر چشمی کے ساتھ مہمانداری کی۔

سب سے بڑی بات

جو نتائج جلسہ پر شمار ہوتی ہے اور اس سے کامیابی و ناکامیابی کا ثبوت ملتا ہے یہ ہے۔ کہ تین ہندؤں نے بالاعلان جامع مسجد نگینہ میں اسی جلسہ کی تقریروں سے متاثر ہو کر مذہب حقہ اسلام قبول کیا۔ جس میں ایک شخص جو مذہب اسلام چھوڑ کر آریہ ہو گیا تھا۔ وہ بھی شامل ہے۔ (ایڈیٹر **اہلحدیث** ایام جلسہ میں تو تین ہی مسلمان ہوئے تھے لیکن اب پانچ تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ اور آئندہ امید ہے۔ اللہم زد فزد

ایک اہل قرآن کا خط اہلحدیث کے نام

"ناظرین کو معلوم ہوگا کہ امرتسر کے بعض علماء اہلحدیث نے میرے مخالف ایک تحریر شائع کی ہے جس میں میری تفسیر عربی کی چالیس غلطیاں شائع کی ہیں نہ صرف غلطیاں بلکہ مہربانی یہ کی۔ کہ میری الفاظ میں معنے آپ داخل کرکے جسکا یہ مطلب ہے۔ کہ مجھ پر بہت سے افترایات بھی کئے اور میری مضمون کو بگاڑ کر عوام کے ذہن میں پہنچایا۔ خیر اسکی شکایت کا تو محل نہیں۔ اسکا جواب تو الگ رسالہ کی صورت میں شائع ہونے والا ہے۔ سردست میں اپنے ایک دوست اہل قرآن کی ہمدردی کا خط یہاں نقل کر کے اور ان کا شکریہ مع جواب کے لکھتا ہوں"

جناب مولوی صاحب سلام علیکم طبتم۔

مولوی صاحب ایں مولوی تو نہیں ہوں مگر آپ لوگوں کا خادم ہوں اور جس جگہ پر مجھ سے غلطی سرزد ہو۔ وہاں پر مجھکو معاف فرمانا۔ میں پیشتر امرتسر آپ کی خدمت میں آیا تھا۔ آپکو یاد ہوگا۔ مگر اسوقت آپکی نسبت تعریفیں امرتسر میں اڑ رہی تھیں۔ اور اسی ارادہ کیواسطے آپکے پاس آیا تھا جو میں اسوقت ظاہر کرتا ہوں۔ آپ نے جسقدر حصہ عمر کا بسر کیا ہے اس میں جو کچھ فائدہ اٹھانا تھا۔ اٹھا لیا اور اب اگر زندگی اور ہے تو اور فائدہ اٹھائیں گے اسی طرح سے میں اپنا حال ظاہر کرتا ہوں۔ کہ میری عمر پچاس سال کی ہے جو کچھ اس عمر میں نفع و نقصان اٹھانا تھا۔ اٹھایا۔ اور آگے بشرط زندگی جو منظور خدا کو ہوگا۔ وہ ہوگا۔ اب ارادہ میرا یہ ہے۔ کہ پونے دسہزار کی جائداد اپنی وقف کی ہے اور پندرہ ہزار کے اندر کرنے کا

ارادہ پختہ ہے واسطے اشاعت قرآن کے ۔ مولوی صاحب ! آپ اہل قرآن ہیں ۔ اور اہلحدیث اپنے آپکو ظاہر کر رکھا ہے ۔ میں تو اتنا جانتا ہوں ۔ کہ اسلام میں خالق کیساتھہ مخلوق کا کیا حق ہے آپنے مدت آپنے اہلحدیث بنکر قوم کی خدمت کی ۔ اور بہت مذہب کو پہیلایا اور اوسکی تائید کی ۔ مگر اصل جو مقصود تہا ۔ اُس میں بھی بہولا رہا ۔ اور آپ بہی تیرھویں صدی میں افواہ عام لوگوں کی زبان زد تہی ۔ کہ زمانہ امام مہدی کا اچہا ہوگا ۔ جسکا نمونہ خداوند تعالی نے مولوی عبد اللہ چکڑالوی کو اتفاق سے بہیج دیا ۔ اور قرآن جو اصل کتاب آسمانی ہے جسکی تابعداری کرنے کا حکم رسول اسلام کو دیا ۔ اور کل قوم کو بہولا تہا ۔ اسکی اشاعت اور تبلیغ میں مصروف ہوکر بندگان خدا کو اسکا شوق دلایا اہل قرآن کے نام سے محبت دلائی ۔ اور اسپر عمل کرنے پر خدا کی طرف متوجہ کیا ۔ اور لوگوں کو تاریکی میں سے نکالکر طرف نور کے لائے ۔ اب جو فتوی آپ پر مولوی لوگوں نے لگایا ۔ آپ ہوش کیجیے بالکل ہوشیار اور بیدار ہو جاؤ ۔ کیونکہ بہت وقت گذر گیا ۔ اور تہوڑا رہا ۔ اور دنیا سے بہی آپ خلاصی پا گئے ۔ کیونکہ آپنے بہی مذہبی لوگوں پر تمام عمر زور شور سے فتوے لگائے تہے ۔ جو آن سے تمکو حاصل ہوا ۔ ویسی دنیاوی وہ آپکو روشن ہوگیا ہے اب میں تم کو بہی یہی دعوت کرتا ہوں ۔ خدا واسطے اس دعوت والے کو مدد دو میں بوڑہا ہوں تم جوان ہو ۔ اہل قرآن کی خدمت کیواسطے پچیس ہزار روپیہ آپ ہاتہ میں لو ۔ اور خرچ کرو ۔ اور انتظام کرو ۔ اور خود معہ آل و عیال کے لاہور تشریف لے آؤ ۔ میری جگہ پر کام ۔ متولی اور سرپرستی کا کرو ۔ کیونکہ یہ کام خدا کا ہے ۔ میرے اسوقت عیال ہیں ۲۰ ۔ آدمی ہیں ۔ اور سب اپنی اپنی جگہہ پر کاروبار کرتے ہیں ۔ اور خوش و خرم ہیں غرض سب کے محتاج نہیں ہیں ۔ اور نہ کسیکا مذہب میں کچھ اتفاق ہے سب سے سخت مخالف ہیں ۔ ایسے میں جانتا ہوں تمہارے بہی بن گئے ۔ اور دین دنیا میں وہ ہمارا کچھہ نہیں کر سکتے ہیں ۔ اگر میرا کہا مانو ۔ تو جسطرح تمنے دنیا کا رنگ دیکہا ہے ۔ ایسے ہی مینے تمام رنگ دیکہکر سب کاروبار دکان کا چہوڑ کر اشاعت قرآن کی فکر میں ہوں ۔ جان کو وقف کر چکا ہوں ۔ کہ کسی طرح اسکی ترقی ہو جو کتابا آپ کی تصنیفات میں سے ہیں اور کتاب اللہ کے خلاف ہیں اُن کو فروخت کر ڈالو ۔ اور فقط ایک کتاب اللہ کو اپنا معیار اور دستور العمل بناؤ میرے ہمراہ اسوقت عیالداری میں جملہ تین شخص ہیں ایک میں اور ایک بیوی ۔ اور ایک لڑکا خورد ہے ۔ جو دیوانہ ہے اور جسقدر عیال تمہارا ہے اول مقتدین سے کہاؤ ۔ اور پیچھے کاروبار انجمن میں صرف کرو ۔ اور اور اپنی جائداد کو اپنے عیال کے واسطے رکہو ۔ جواب خط کا مہربانی فرماکر حرف بحرف دیویں ۔ مگر شرط انصاف ضرور ہے انصاف مدنظر رکھکر جواب تحریر کرنا ۔ والسلام ۔

راقم شیخ محمد چٹو اہل قرآن ۱۴ - جون ۱۹۰۴ء لاہور

(خاکسار کی طرف سے اس کا جواب)

کرمفرمائے بندہ وعلیکم السلام !

خاکسار آپ کی اس قدر افزائی کا شکریہ ادا کرتا ہے اور اس کا جواب وہی دیتا ہے ۔ جو کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے زمانہ عتاب نبوی میں ایک بادشاہ کے خط کا دیا تہا ۔ تفصیل اسکی یہ ہے ۔ کہ جنگ تبوک میں سب صحابہ شریک جنگ تھے ۔ مگر کعب بن مالک جو ایک نامور سردار تہا محض اپنی سستی سے جانا جاتا رہ گیا ۔ جب حضور واپس تشریف لائے ۔ تو منافقوں اور ضعیف الایمانوں نے تو جھوٹے سچے عذر کرکے معافی کرالی ۔ مگر کعب نے صاف کہدیا کہ حضرت میرا کوئی عذر نہ تہا ۔ میں صرف غفلت اور سستی سے رہ گیا ۔ اسپر آپ نے حکم دیا ۔ کہ جب تک خدا تیرا فیصلہ نہ کرے گا ہم کچھ نہیں کہہ سکتے اور تمام مسلمانوں کو بند کیا گیا ۔ کہ کعب سے کوئی شخص کلام نہ کرے کعب کہتے ہیں کہ میں اسی حال میں تہا ۔ کہ غسان کے بادشاہ کا خط میرے نام آیا ۔ کہ افسوس ہے ۔ آپ کی شان کے مناسب قدر نہیں ہوئی آپ سے معزز آدمی ایسی حالت میں رہے یہ مناسب نہیں ۔ پس آپ ہمارے پاس تشریف لائیے ۔ ہم آپ کی شان کے مناسب قدر کریں گے کعب کہتے ہیں کہ : میں نے کہا یہ اور مصیبت آئی ۔ اس خط کا جواب میں نے یہ دیا ۔ کہ اس کاغذ کو جلتے تنور میں ڈالدیا

سنیے کرمفرمائے من میں اہلحدیث اس لئے نہیں ہوں کہ دنیاوی فوائد حاصل کروں ۔ اگر ایسا ہوتا ۔ تو دوسرے طریقوں میں زیادہ

تو آپ ملسکتے ہیں بلکہ اس لئے کہ قرآن و حدیث کو واجب الاتباع جانتا ہوں۔ اس لئے آپ کی اس مہربانی کا شکریہ کرکے آپ کی عزت کو بحکم عطار شما بہ لقائے شما واپس کرتا ہوں۔ لیکن آپ کے پاس اگر اپنے مذہب کے دلائل ہیں۔ تو پیش کیجیے۔ هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين۔ ہاں آپ کے اس عنایت نامہ سے ان معترضوں کا جواب ملسکتا ہے جو کہتے ہیں کہ میں نے علیگڈھ سے دوسو روپیہ لیکر ایسی تفسیر لکھی ہے۔ ان عقل کے پتلوں اور آنکھ کے اندھوں کو اتنی بھی خبر نہیں۔ کہ علیگڈھ میں کون نیچری والا ہو اور اگر کسی نیچری نے دیا ہے۔ تو نیچریوں کے خلاف مسائل کیوں تفسیر میں لکھے ہیں۔ حضرت مسیح کی حیات و ممات۔ ولادت۔ معراج۔ معجزات وغیرہ وغیرہ

خدا نے آپ کے خط سے ان معترضوں کو جواب دلوادیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر میں روپیہ لیکر غلط راہ اختیار کرتا۔ تو آج آپ کی دعوت سب سے پہلے قبول کرتا۔

بہرحال میں مکرر آپکا شکریہ کرتا ہوں۔ اور آپ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ کہ خداوند کریم آپ کو اپنی راہ دکھاوے اور اسی پر مارے آمین۔ (ابوالوفاء)

استفتاء

(س) نمبر (۱) :- مندرجہ ذیل حدیثیں صحیح ہیں یا غلط اور موضوع۔
قال النبي صلى الله عليه وسلم يا ابا هريرة اياك والمجامعة في اول الشهر فان قضي بينكما ولد يكون مجنونا وليلة النصف من الشهر يكون الولد عقيما عقورا وليلة العيد الاضحى يكون الولد بست اصابع وليلة الاربعاء يكون الولد قتالا سفاك الدماء وعونا اكل الربا وليلة الاحد يكون ولدا لوالديه ولا تجامع زوجتك في الشمس فان الولد ياتي [illegible] ولا تكشفن عورتها في النجوم فان الولد ياتي مشوما على نفسه ووالده ولا تجامعها تحت شجرة مثمرة فان الولد ياتي غير صالح ولا تنظر الى فرجها اذا جامعتها فان ذالك يورث العمى في القلب والبلادة في الولد واذا يريدت السفر فلا تجامع تلك الليلة فان الولد ياتي مبذرا ملحيا في معصية الله تعالى وقال عليه السلام يا ابا هريرة عليك بالمجامعة في ليلة الاثنين فان قضي بينكما ولد يكون حافظا لكتاب الله تعالى راضيا بما قسم الله تعالى له وليلة الثلثاء يكون الولد مؤمنا مخلصا ويوم الخميس
يكون الولد فقيها ولا يعجز عليه السلام ويوم الجمعة قبل الزاجرة يكون الولد عبدا صالحا ولا تجامع بين الهاجرة
قبل الهاجرة والعصر فان قضي ولد يكون الولد احول ولا تكثر الكلام عند الجماع فان قضي ولد يكون اخرس ولا تجامع زوجتك وانت مستقبل القبلة فبهذا اوصاني جبرئيل عليه السلام (مفتی سید عباس شاہ از [illegible])

ج نمبر ۱ :- میرے علم میں یہ حدیث نہیں علماء اہلحدیث اس کا پتہ بتلاویں گے۔ تو درج کیا جائے گا۔

سوال نمبر (۲) :- قربانی کا گوشت غیر قوموں ہنود وغیرہ کو دینا درست ہے یا نہیں؟ (محمد عبد الفیاض از سکنے گاؤں)

جواب نمبر (۲) :- درست ہے خدا فرماتا ہے اطعموا القانع والمعتر یعنی مانگنے نہ مانگنے والے سب کو کھلاؤ۔

سوال نمبر (۳) :- رمضان میں قضاء عمری کی دو رکعتیں پڑھنی جائز ہیں یا نہیں اس کا ثبوت کہاں تک ہے؟ (محمد خلیل از شہر سیالکوٹ)

سوال نمبر (۴) :- بعض لوگ ہر نماز کے ساتھ نماز ملا کر پڑھتے ہیں۔ (ایضاً)

سوال نمبر (۵) :- جناب رسول خدا کو کس نماز میں وحی بواسطہ تجلیات کے ہوتی تھی؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۶ :- وحی کی اقسام کتنی ہیں؟ (ایضاً)

جواب نمبر (۳) قضاء عمری کا کوئی ثبوت نہیں بدعت ہے بادشاہوں کے خوش آمدی ملانوں نے اُن کی غفلت اور احکام شرعیہ میں سہل انگاری دیکھکر یہ نسخہ ایجاد کیا تھا۔ کہ تمام سال کی نمازیں دو رکعت قضاء عمری سے معاف ہو جاوینگی۔ جواب نمبر (۴) جو لوگ نماز کیساتھ نماز ملا کر پڑھتے ہیں وہ اس خیال سے پڑھتے ہیں کہ ہماری قضا شدہ نمازیں

پوری ہو جاویں۔ سو اگر واقعی اُن کی نمازیں اتنی قضا ہوئی ہوں تو خیر ورنہ نوافل ہی سہی۔

نمبر ۵ - حدیثوں میں اتنا آتا ہے کہ آنحضرت فرماتے ہیں کہ نماز اچھی طرح پڑھا کرو۔ تمہارا رکوع سجود نماز میں مجھ پر مخفی نہیں ہوتا۔

نمبر ۶ - وحی کی اقسام دو ہیں۔ ایک جلی اور ایک خفی۔ جلی وحی میں قرآن شریف ہے۔ جس کے بعینہٖ الفاظ خدا کی طرف سے ہیں۔ وحی خفی سے مراد وہ ہے۔ جو آنحضرت کو بذریعہ خواب یا کشف کے القا ہوتا تھا۔

سوال نمبر (۷) :- یہاں کے لوگوں میں دستور ہے کہ آمدنی زمینداری وغیرہ کا اکیسواں حصہ خدا تعالیٰ کے واسطے پیشکش رسول مقبول یا پیر صاحب نذر مقرر کرتے ہیں۔ پھر اس کا مالیدہ بنا کر ملا کر برادری میں تقسیم کرتے ہیں ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس سے نذر مقررہ ادا ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر یہ روپیہ کسی مسجد کی تعمیر پر لگایا جاوے تو جائز ہے یا نہیں؟ (قادر دین از جہلم)

سوال نمبر (۸) :- میت کی طرف سے ملا لوگ اسقاط و کفارہ وغیرہ کرتے ہیں جس کی صورت یہ ہے۔ کہ ایک قرآن شریف کو چند آدمی یکے بعد دیگرے دست گرداں کر کے میت کو بخشتے ہیں۔ اور اس کے عوض سمجھتے ہیں۔ کہ میت کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے یہ جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۷ :- نذر خداوندی جب ہی پوری ہوگی کہ حسب الحکم شریعت خرچ کیا جائے جس طرح اور جہاں شریعت نے حکم دیا ہے وہاں ہی لگائی جاوے۔ یہ طریق بالکل خلاف سنت ہے صورت مذکورہ میں ایک تو عموماً ایسے لوگوں کے حالات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے نفع و ضرر سمجھتے ہیں جو شرک ہے دوم برادری کے لوگ محتاج نہیں۔ پھر ان کو اس قسم کے کھانے کھلانے محض ایک رسم کا پورا کرنا ہے آج زید نے کر کے سب کو کھلایا کل عمر ایسا نہ کرے تو اسے طعن تشنیع ملتے ہیں۔ کہ ہمارا کھانا کھایا جاتا تھا۔ اس لئے نذر مذکورہ جبتک شرعی طریق پر کسی ایسی جگہ نہ لگائی جاوے۔ جہاں شریعت نے حکم دیا ہے پوری نہ ہوگی۔ مسجد کی تعمیر یا مرمت بیشک شریعت کے حکم کے مطابق ہے۔

نمبر ۸ - میت کی طرف سے اسقاط کرنا جاہل اور پیٹ پرست ملانوں کا کام ہے اور سخت ظلم اور شریعت پر دلیری ہے۔

سوال نمبر ۹ :- جب کوئی مرد فوت ہو جاوے۔ تو اسکی بیوی اسکو ہاتھ لگا سکتی ہے یا نہیں۔ یعنی شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب نمبر ۹ :- کوئی حرج نہیں۔ لوگوں میں ایک غلط خیال مشہور ہے۔ کہ مرنے سے عورت مرد کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔ اسلئے عورت مرد سے اور مرد عورت سے جدا ہو جائیں۔ حالانکہ یہ خیال صحیح نہیں۔ اگر ایسا ہو۔ تو عورت مرد کی اور مرد عورت کا وارث کیوں ہو؟

سوال نمبر ۱۰ - محفل میلاد مروجہ جس میں شیرینی روشنی قیام بروقت ذکر ولادت آنحضرت جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ سمجھنا کہ اس مجلس میں رسول اللہ تشریف لاتے ہیں کیسا ہے؟

سوال نمبر ۱۱ - سوئم چہلم بعد وفات جائز ہے یا نہیں؟ نمبر ۱۲ - فاتحہ مروجہ کہ طعام کو آگے رکھ کر قرآن پڑھتے ہیں برائے ثواب مردہ جائز ہے یا نہیں؟ نمبر ۱۳ - گیارہویں پیران پیر مروجہ ہند جائز ہے یا نہیں؟ نمبر ۱۴ - اذان میں جب حضرت کا نام آتا ہے وہاں انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا جائز ہے یا نہیں؟

راقم - غلام رسول خاں چھاونی آگرہ رسالہ ۱۲۹

جواب نمبر ۱۰ :- مجلس میلاد جائز نہیں اگر یہ کوئی شرعی کام ہوتا۔ تو خود سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تعلیم دیتے اور صحابہ کرام کرتے اور اسکو پھیلاتے یہ خیال کہ آنحضرت خود تشریف فرما ہوتی ہیں یہ تو بالکل غلط بلکہ مشرکانہ ہے نمبر ۱۱ - سوئم چہلم محض رسوم جو برادری کی دعوت ہوتی ہے محض رسوم دنیاوی اور فضول ہیں البتہ ایصال ثواب کیلئے مساکین کو کھانا کھلانا جائز ہے نمبر ۱۲ - فاتحہ مروجہ بدعت ہے زمانہ سرور کائنات میں اس کا عمل نہ تھا نمبر ۱۳ - گیارہویں جس طریق سے دی جاتی ہے یہ ہے کہ پیر صاحب سے امداد کی توقع ہوتی ہے۔ اُن کے نام کا ورد کیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ سو اسکے شرک ہونے میں

۱۴ ۔ آنحضرت کے نام پر انگوٹھا چومنا بدعت ہے۔ کسی آیت یا حدیث یا اقوال سلف میں ثابت نہیں ۔

اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSA

لہ الحمد

اہلحدیث

جلد ۳ نمبر ۳۶

امرت سر ۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۰۴ع جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	للعہ
والیان ریاست سے	عے
رؤسا اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	۱۲/عہ

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت ۔ بیرنگ ڈاک الیہ

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت منیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

مرزا صاحب قادیانی اور اسلامی اخبار

اذا غدرت حسناء اوفت بعہدہا
ومن عہدہا ان لا یدوم لہا عہد

قادیانی اخبار الحکم ۱۷ مئی میں پیشگوئی شائع ہوئی تھی۔ کہ مرزا صاحب کو الہام ہوا ہے۔ کہ شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہوگا۔ چنانچہ مرزائیوں نے اسکو بڑی شہرت دیکر پبلک کی توجہ کو اس پیشگوئی کیطرف پھیرا جس میں وہ ایک حد تک کامیاب بھی ہوئے یعنے عام رائے کا رجحان اسطرف ہوا۔ کہ دیکھیں اب کی دفعہ بھی یہ پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ چنانچہ خدا خدا کرکے ایام حمل پورے ہوئے۔ تو ناگہاں

خبر پہنچی - کہ ۲۵ جون کو امتہ الحفیظ پیدا ہوئی اسپر مصحح سراج الاخبار جہلم یوں رقمطراز ہے ...کہ

لڑکے سے لڑکی ہو گئی

ناظرین سراج الاخبار ۲۰ جون کے پرچہ میں پڑھ چکے ہیں - کہ مرزاجی نے شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہونیکا الہام کیا تھا - اور یہ الہام الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء میں شایع ہو چکا ہے - اب یہ خبر ناظرین کی حیرت کا باعث ہوگی - کہ مرزاجی کے حرم سرا میں ۲۴ جون ۱۹۰۴ء یوم جمعہ کو بجائے لڑکے کے لڑکی پیدا ہو گئی - آج ساکنان دار الامان میں سناٹا اور اداسی کا عالم بپا ہے - اب قادیانی کے اس الہام کی قلعی کھلنے پر گورداسپور میں خوب تمسخر ہو رہا ہے -

سبحان اللہ - کیا [illegible] - منجموں طبیبوں کی بھی فیصدی دس باتیں پوری ہو جاتی ہیں - لیکن قادیانی ملہم کی فیصدی ایک گپ بھی سچی نہیں ہوتی - ہائے غضب پھر بھی مرزائی صاحبان نہیں سوچتے کیوں جی بتلایئے ؟ اب کیا تاویل ہوگی - بس یہی کہ "لڑکا پیدا ہوگا" استقبال کا صیغہ ہے - آخر کبھی نہ کبھی تو پیدا ہو ہی جاویگا - لیکن بھائیو یہ تب سنا جاتا - کہ خاص ایام وضع حمل کے دنوں میں یہ الہام شایع نہ کیا جاتا - اور پھر ایام معہودہ سے چند دن باقی ہیں اور اُدھر دنیا میں ڈنکے کی چوٹ کہا جاتا ہے کہ شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہوگا - بجز اس کے اور کیا ہو سکتا ہے - کہ ابھی حمل میں ہوگا - ہاں اب تو کہدیجئے - کہ الہام غلط ہو گیا اور بڑی صفائی سے غلط ہو گیا - اب مرزاجی کو اندیشہ کرنا چاہئے - کہ جب ایک الہام کا یہ حشر ہوا - تو بقیہ اوس کے ساتھ کے الہاموں کا بھی یہی انجام ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ - بقیہ الہامات جو فتح و نصرت کے متعلق شایع کئے گئے ہیں - وہ بھی اس لڑکے والے الہام کی پیشگوئی سے برعکس ہوتے نظر آتے ہیں - جب ستون گر گیا - تو [illegible] کا خدا حافظ -

او مرزاجی! خدا کیلئے آئندہ باز آجایئے جانے دو - بہتیری جگ ہنسائی ہو چکی ہے - اب عاقبت کی فکر کیجئے - دنیا روزے چند آخر ان الہاموں کے بدلے کیا کیا مصیبتیں پیش آئیں - اور کیا کیا آئیں گی - ان بطش ربک لشدید - یا اللہ تو سب مسلمانوں کو ہدایت کر - آمین ؎

مگر ہمارے خیال میں سراج الاخبار کی یہ جلد بازی ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے اس الہام کو اوس نے جھوٹا لکھا - اگر سراج الاخبار شعر مندرجہ عنوان کو غور سے پڑھتا - تو کبھی ایسا لکھتا شعر مذکور کا اردو ترجمہ ہے - کہ جب کوئی محبوب خلاف وعدہ کرے تو خلاف وعدہ نہ سمجھو - کیونکہ اوس کے وعدے میں یہ بھی داخل ہے - کہ وہ عہد کو پورا نہ کرے گی ؎

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

ان معنے سے گو یہ پیشگوئی ظاہر بینوں کی نظر میں پوری نہ ہوئی ہو - لیکن اہل باطن کے لئے اس میں بھی ایک راز ہے - کیونکہ اگر لڑکا پیدا ہوتا - تو پھر تو یہ ایک ایسا معجزہ تھا - کہ بین ثبوت رکھتا - پھر جو اوس کو نہ مانتا (بقول مرزا صاحب) اوس کی خیر نہ تھی - اس لئے خدا کی حکمت ہوئی - کہ مخلوق ایکدم نہ تباہ ہو جاوے کیونکہ ایک تو پہلے ہی مرزا طاعون بیگ سے ہلاکت ہو رہی ہے دوسری یہ بلائے عام اگر بھیجدی جاتی - تو خدا حافظ - اس حکمت کے کرنے میں یہ نقصان تو ہوا - کہ مرزاجی کی پیشگوئی پر زد پہنچی - سو خیر یہ کوئی نئی بات نہیں ہمیشہ سے رسم چلی آئی ہے پہلے بھی کئی دفعہ لڑکے سے لڑکی ہوئی - زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ ہوا - پچھلے ہی سال تھا - جنوری کو مرزاجی نے پیشگوئی کی تھی - کہ خدا نے مجھے چار لڑکے دئے ہیں (حالانکہ [illegible] اور سب زندہ ہیں) اور پانچویں کی خوشخبری دی ہے - چنانچہ اوسی مہینے میں لڑکی پیدا ہوئی جس پر انجمن نصرت الاسلام امرتسر کے زندہ دل سکرٹری حکیم محمد الدین کا اشتہار نکلا تھا - کہ گو لڑکی ہوئی - لیکن لڑکے کی بھی امید ہوئی - کیونکہ راستہ تو صاف ہو گیا - اس پر مرزا صاحب کو غاسق کا الہام ہوا تھا - یعنی وہ لڑکا گو اب کی دفعہ پیدا نہیں ہوا - لیکن ہوگا - کیونکہ وہ غاسق اللہ ہے پیٹ میں چھپنے والا ہے - اس پر مرزاجی کے دوستوں کی

ادب العرب
[illegible]
اسلامیہ
[illegible]
عزت [illegible]

آئندہ کے لئے آنکھیں تکیں - چنانچہ آپ کے بھی منتظر تھے مگر افسوس ؎

یاں انتظار وصل - وہ آغوش غیر میں * قدرت خدا کی درد کہیں اور دوا کہیں

اس لئے ہم نے کہا - کہ سراج الاخبار نے جلد بازی کی کہ حضرت کا کلام سمجھا نہیں ؎

اے کہ آگاہ نئی عالم درویشاں را
تو چہ دانی کہ چہ سوداست سر ایشاں را

قابل عمل تجویز

محسن قوم جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث دام فیضکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ - اس پُرفتن زمانہ میں جبکہ چاروں طرف سے اسلام پر مخالفین اسلام ہر ایک قسم کے جا و بیجا اعتراضات کر رہے ہیں خود اہل اسلام کا اسلام سے لاپرواہ رہنا کسقدر تعجب اور افسوس کا مقام ہے - چکلوں میں رنڈیاں ہیں - تو مسلمان - شرابخانوں میں بشراب نوشوں کا زیادہ حصّہ مسلمان - جرائم پیشہ (چوری وغیرہ) میں نسبتاً مسلمان زیادہ - جیلخانوں میں مسلمانوں کا نمبر اوّل ہے ٹھیک - سچ فرمایئے - کہ بہتری اگر مصلحان قوم سمجھ رہے ہیں تو کس قسم کی اور وہ ممکن ہے - تو کیونکر - فرض کیجئے کہ آپ لوگ قوم کو متموّل دیکھنا چاہتے ہیں - لیکن اگر متموّل ہو کر وہ دولت کو رنڈی بازی شراب خواری وغیرہ عیاشیوں میں صرف کر دیگی (جیسا کہ آج کل اکثر متموّل مسلمان کر رہے ہیں) تو کیا ایسے تموّل سے بھوکوں مرنا بلکہ قوم کے ریفارمروں کا ڈوب مرنا اچھا نہیں - افلاس یک عیب و تموّل صد عیب؟ - میں کہتا ہوں ایسے تموّل سے جو تمام فواحشات کا مخزن اور منبع اور جملہ شرارتوں کا سرچشمہ ہے اس سے مسلمانوں کا غربت میں مگر شریعت الٰہی کا پابند ہو کر رہنا کروڑوں درجہ اچھا ہے - نہ نو من شر ہو نہ رادھا ناچے گی

آج آپ کی توجہ کے قابل ایک مطبوعہ تجویز بالا خدمت کرتا ہوں براہ نوازش اسکو اوّل سے آخر تک ملاحظہ فرماویں - بعدازاں اگر مناسب ہو تو تمامہ درج اخبار کر دیں - ورنہ اسکے ضروری حصص بالخصوص اخیر پر ایک نیک تجویز کے ذیل کی عبارت کو درج کر کے اپنی قیمتی رائے سے اہل اسلام کو مستفیض فرماویں - آپ کے مسلّمہ اور اکلوتی اسلامی اخبار کے ذریعہ اس خیال کا اہل اسلام میں ہر دلعزیز ہو کر عمل پذیر ہو جانا کوئی عجب بات نہیں - اگرچہ بعض لوگ اس سے اختلاف کرینگے - کیونکہ یہ انکو تلخ معلوم ہوگی - مگر آپ جانتے ہیں - کہ نمک مرچ وغیرہ تلخ اور ترش اشیاء کی ترکیب سے جو چیز ہانڈی کے لئے تیار کی جاتی ہے - اس کا نام مصالحہ ہے - والسلام مع الاکرام

(خادم اسلام حبیب اللہ منشی فاضل از لاہور)

اہلحدیث :- مطبوعہ تجویز کا خلاصہ یہ ہے - کہ مسلمان اسلامی احکام کی پابندی کا معاہدہ کریں - اور خلاف ورزی پر سزا تجویز کریں - مگر افسوس سوال یہ ہے - کہ کون کرے - مسلمانوں کی تو یہ حالت ہے - كُلَّمَا عَاهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ :- عوام کالانعام تو بجائے خود خواص ہی اس قابل نہیں - کہ ان کو اسلامی احکام کا پابند کہا جاوے - علماء کرام - اڈیٹران اخبار - مالکان مطابع بھی تو مسلمان قوم کے اصناف ہیں - بتلایئے! انہیں کتنے ایک ہیں - جو نمونہ اسلام کہلانے کا حق رکھتے ہیں - حالات موجودہ کے لحاظ سے - تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ ؎

ڈر ہے کہ کہیں نام بھی مٹ جائے نہ اسکا
مدت سے لیے دم بزباں بیٹھے رہے ہیں رشید

اُمّ الامراض

جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث! دام عنایتکم

تسلیم! پہلے آپ کے پرچہ میں حفظ صحت پر مضمون دیکھا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا - کہ آپ اپنے ناظرین اخبار کی صحت کا خیال بھی رکھتے ہیں - اس لئے میں بھی مضمون ذیل ارسال خدمت کرتا ہوں - اگر مناسب سمجھئے تو ایک گوشہ اخبار میں جگہ دے کر مشکور فرماویں -

قبض

جسکو انگریزی میں کون سٹی پیشن کہتے ہیں۔ اگرچہ یہ بیماری ۵۰-۶۰ فیصدی بیماروں میں سے بھی زیادہ ہوگی۔ اور ہر ایک کتاب طب انگریزی یا یونانی میں بہت کچھ لکھا ہوا ہے۔ لیکن مجھکو جو ذاتی تجربے اس کے بدنتائج معلوم ہوئے ہیں۔ تحریر کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہیں اوّل ہی اوّل بواسیر۔ سر درد۔ سر کا گھومنا۔ بدہضمی۔ غذا کا کم ہضم ہونا تھکاوٹ۔ اعضا شکنی۔ صفرا کا زور۔ مالیخولیا۔ بخار۔ بھوک کا نہ لگنا پیٹ میں نفخ۔ درد پیٹ۔ دل کا دھڑکنا۔ منہ کا بدمزہ رہنا۔ کسی قسم کا خارجی مادہ خون میں جذب ہو کر جسم میں علامات زہر پیدا کرتا ہے جب ہاضمہ اور ہضم غذا میں فرق ہوتا ہے۔ تو جسم پر کئی قسم کے پھوڑے پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ انتڑیوں میں سخت سدہ ہو جانے سے بندھ پڑ جاتا ہے۔ اور بعض وقت بہت کمزور انتڑی پھٹ بھی جاتی ہے۔ کھانسی۔ سل۔ نزلہ وغیرہ بھی کبھی کبھی اس سبب سے پیدا ہوتی ہیں۔ پیارے ایڈیٹر! قبض سے سل کا ہونا ممکن ہے ایک مریض کا حال ذیل میں تحریر کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوگا۔ کہ سل کا بڑا سبب قبض ہوا۔ ایک لڑکی کی شادی گیارہ سال کی عمر میں ہوئی۔ جب وہ اپنے سسرال جانے لگی۔ تو اوسکو غذا حسب معمول وہاں نہ ملنے کے سبب اول قبض کی شکایت رہنے لگی۔ اور اس کے ساتھ ہی پیٹ میں درد اور نفخ بھی ہونے لگا۔ اور بخار کی علامات بھی ظاہر ہوئیں۔ جب تک بخار کم رہا۔ تب تک اوس کے رشتہ دار سسرال اور باپ کی طرف سے خیال نہیں ہوا۔ جب بخار زیادہ ہوا۔ اور وہ بیچاری چلنے پھرنے سے عاجز ہو گئی تب ڈاکٹروں اور حکیموں سے مشورہ اور علاج کیا گیا۔ تو سب کی یہ رائے ہوئی۔ کہ پورانا بخار ہے۔ جب معمولی ادویات بخار سے فائدہ نہیں ہوا۔ تب اُس کی چھاتی کی طرف خیال ہوا۔ کیونکہ گاہ گاہ خشک کھانسی بھی آتی تھی۔ آخر کو یہاں تک نوبت پہنچی۔ کہ کھانسی بخار روز بروز زیادہ ہوا۔ اور تب ڈاکٹروں نے بیماری کا نام گیلپ انگ تھائسس رکھا۔ یعنی گھوڑے کی دوڑ کی طرح بیماری آئی ہے۔ اور بیچاری مریضہ ایک ماہ کے اندر فوت ہوگئی۔

آپ اس بیمار کے حال سے معلوم ہوا۔ کہ اوّل علامات قبض ہی کی بعد میں درد شکم اور نفخ پھر بخار اور اخیر میں کھانسی مع بخار اور علامات مثل اسہال ورم وغیرہ زور سے ہوئیں۔ میرے نزدیک صغر سنی کی شادی اور کمی غذا باعث قبض ہو کر کتنی لڑکیاں اس ہندوستان میں مبتلائے سل ہو کر دنیا سے بغیر کھائے پیئے کے چل دیتی ہیں۔

اسباب قبض

کمزوری یا سستی عضلات انتڑیاں وکمی مواد جگر و انتڑیاں۔ اسباب مذکورہ بالا کے معاون حالتیں یہ ہیں:۔

(ا) عادت (Habitual) زیادہ حصہ دن کا گھر دوکان یا کچہری میں بیٹھنے سے انتڑیاں سست ہو جاتی ہیں اور اپنا کام اچھی طرح سے نہیں کر سکتیں۔ اچھی طرح سے پاخانہ نہ پھرنا۔ بسبب میلا اور غلیظ ہونے جائے ضرورت۔ جیسا کہ ٹٹی ریلوے اسٹیشن یا سرکاری ٹٹی شہروں میں ہوتی ہیں۔ اچھی طرح سے انتڑیاں خالی نہ ہونے دینا۔ جیسا کہ کہیں ایک اہلکار کچہری یا دوکاندار۔ اپنے صبح تک کئی بار پاخانہ جاتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ کام کے وقت حاجت پاخانہ نہ ہو۔

(ب) خوراک۔ اکثر خوراک جو جلد ہضم ہوتی ہیں۔ اور جن کا فضلہ کم نکلتا ہے۔ قابض ہوتی ہیں۔

(ج) تمام کمزوری جسم اور بیماری جگر اور ریڑھ کی ہڈی

(د) ادویات جلاب۔ ان ادویات کا ہر روز استعمال کرنے سے انتڑیاں کمزور ہو جاتی ہیں۔ اور قبض کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ ایک مریض نے مجھ سے کہا۔ کہ مجھکو بغیر ہڑ کھانے کے پاخانہ نہیں ہوتا۔ اور ہڑ کھانے سے عادت اسقدر ہو گئی ہے۔ کہ دو چھٹانک تک کھاتا ہوں۔ اور پھر بھی قبض رہتی ہے کیوں ایسا ہوا اسلئے کہ وہ ہر روز وہ قبض کشا دوائی کھاتا رہا۔ یہاں تک کہ انتڑیاں کمزور ہو گئیں اور پاخانہ خارج کرنے کی طاقت نہ رہی۔ اوس بیچارہ کو بواسیر بھی نہایت سخت تھی۔

(ہ) جب انتڑیاں میں زخم ہوتا ہے تو اکثر قرح ہو جاتا ہے جس

قبض رہتی ہے۔ رسولی پیٹ میں ہونیسے بھی قبض ہوتی ہے۔ بوجہ بوجھ رسولی کے انتڑیوں پر۔

علاج

علاج سبب پر ہر ایک بیماری کا ہوتا ہے۔ جیسا سبب ہو۔ ویسا علاج کیا جاوے۔ اگر بیٹھنے کی وجہ ہو۔ تو ورزش اور کھلی ہوا میں چلنے پھرنے کی ہدایت کریں۔ جس سے پیٹ کے عضلات حرکت کریں۔ جگر اور انتڑیاں کا اگر سواد کم ہو۔ تو مناسب ادویات دیں۔ اگر غذا میں کمی نباتات ہو۔ تو میوجات اور سبزی بکثرت سے دیں۔ جلاب کی دوائی ہر روز کھلانے سے منع کریں۔

بہت سے علاج مریض کی حالت کے بموجب حکیم یا ڈاکٹر کو کرنی کا اختیار ہے۔ چونکہ میری توجہ کئی دنوں سے اس بیماری اور اس کے بدنتائج کی طرف تھی۔ تاکہ کوئی ایسا نسخہ تیار کیا جاوے جو مفید عام ہو۔ بقول شخصے جوئندہ یابندہ ۱۹۰۵ء میں مینے ایک نسخہ شربت جسکا نام نباتاتی مقوی شربت ہے تیار کیا۔ اور بہت مفید پایا۔ اور نیز گولیاں بھی سادہ ادویات سے تیار کیں۔ کہ جس سے قبض اور اسکے بدنتائج رفع ہوں۔

راقم ڈاکٹر ارجنداس ایل ایم ایس سابق اسسٹنٹ سرجن
(حال پنشنر) امرتسر۔ کٹڑہ سنت سنگھ

منشی فیاض الدین دہلوی

کی کسی تحریر کا جواب ایک صاحب نے بھیجا ہے۔ مگر چونکہ اہلحدیث کے مذاق کے خلاف اوس میں ذاتی اور شخصی حملے ہیں اس لئے درج نہیں ہوسکا۔ نامہ نگار اگر کسی کے یا ایڈیٹر کے خلاف کوئی مضمون لکھا کریں تو بصورت مضمون مخالف لکھا کریں تو مفید ہوسکتا ہے مثلاً کسی صاحب نے قرأت خلف الامام کا مسئلہ لکھا۔ تو دوسرا اوس کے خلاف لکھ سکتا ہے۔ اوسی میں فریق اول کے دلائل کے جواب دیسکتا ہے۔ مگر نہ کسی دل آزار طریق سے نہ کسی پر حملہ کرنے سے (ایڈیٹر)

انوار الاسلام سیالکوٹ

کی ناصفائی معاملہ کی بابت ہمارے پاس شکایات آتی ہیں۔ مگر ہم نے مناسب سمجھا۔ کہ اپنے ہمعصر دوست کو سرسری متنبہ کریں۔ کہ ایسی طرح برتاؤ کرے۔ کہ کسی کو بھی شکایت کا موقع نہ ملے۔ آئندہ اختیار

ذخیرہ معلومات

سارے بچے ایک طور پر نہیں بڑھتے۔ لیکن بسال اول عام طور سے ۸- انچ بڑھتے ہیں۔ اور بسال سوم ان کی قد تقریباً اوس سے نصف ہوتا ہے۔ اور جبکہ ۱۵ سے ۱۸ سال کے ہوتے ہیں۔ تو بچے بڑی سرعت سے بڑھتے ہیں۔ بخلاف اس کے بعد سال ہشتدہم افزائش میں کمی ہو جاتی ہے اور جب ۲۰ برس کی عمر ہو جاتی ہے۔ تو درازی قد موقوف ہو جاتی ہے۔

سنہ ۱۹۰۱ء میں ہندوستان نے اپنی تجارت برآمد میں ساڑھے چھ کروڑ روپیہ کی روغنیات اور تخموں میں اور ۳ کروڑ کی غلہ گندم میں اور آٹھ کروڑ کی کپاس اور سوت میں ترقی کی۔ اور سوا کروڑ کی چاول میں ترقی ہوئی۔ اور ایک کروڑ کی افیون میں اور ۳ کروڑ روپیہ کی چرم میں ترقی ہوئی۔

علاوہ بریں بعد استثنار چاندی صرف ڈھلے ہوئے سفید کپڑے میں پونے چار کروڑ روپیہ کی ترقی ہوئی۔

یہ بات قیاس سے ثابت ہوئی ہے۔ کہ دنیا میں فی منٹ ۶۷ ۱۱ اموات اور ۷۰ پیدائش ہوتی ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی زیادتی بہت کم ہے تاہم ختم سال میں آبادی دنیا میں ۱۲- لاکھ آدمیوں کے اضافے ہوتے ہیں۔

دس کروڑ آدمی میں ۳ کروڑ ۳۳ لاکھ ۳۳ ہزار ۳ سو ۳۳ ہر سال مرتے اور ۹ لاکھ ۱۳ ہزار ۲ سو چالیس ہر روز اور ۳ سو ۷۳ ہر گھنٹہ اور ہر

اور ایک ہر سکنڈ میں مرتے ہیں۔

مگر ایسا خیال نہ کرنا چاہئے۔ کہ پیدائش و ممات میں اس سے زیادتی و کمی نہیں ہوسکتی ہے۔ بلکہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے حکم پر موقوف ہے جب جسطرح اُس کی خواہش ہوتی ہے۔ حکم فرماتا ہے۔

جو رپورٹ کہ سنہ ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی ہے۔ اوس سے معلوم ہوا کہ یورپ میں زنا کے بچوں کی تعداد روز بروز ترقی پر ہے۔

فرانس میں ۱/۵ حصہ بچوں کی قانوناً و مذہباً ناجائز ہوتے ہیں پیرس دار السلطنت فرانس میں ۲۹ فیصدی زنا کے بچے پیدا ہوتے ہیں شہر ویانا اور وارسا میں اس طور کے بچوں کی تعداد ۲۷ و ۳۳ فیصدی ہیں۔

راقم ابوالمحامد محمد مانوی

ہم اور ہماری طرز معاشرت

(ماخوذ از عصر جدید)

یہ تو زمانہ کا قدرتی مذاق ہے۔ کہ تمام چیزوں کو یہ نہایت ہی سرعت کیساتھ اپنی جانب متوجہ کرلیتا ہے۔ اور نہ صرف متوجہ کرتا ہے بلکہ اپنا اثر ڈالتا ہے۔ کہ اُس سے بچنے کی کوئی مفر نہیں رہجاتی مگر سمجھدار اور اور نتائج اخذ کرنیوالی قوم کا فرض یہی ہوتا ہے کہ وہ زمانہ کی رفتار پر بخوبی غور کرے اور اپنے کو اُس کے ساتھ چلنے کے قابل ثابت کرے۔ ورنہ ترقی کرنا ایک امر محال ہے۔ مگر اُس کے ساتھ ہی کبھی اس بات سے مطمئن نہ رہے۔ کہ شاداب اور خوشبودار پھولوں کی ٹہنیوں میں صرف روح کو تروتازہ اور لبھانے کا مادہ ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض پھول ایسے ہیں۔ جن کی تیز خوشبو ہر دماغ اور روح پر یکساں نتائج نہیں پیدا کرتی۔ اِن پھولوں میں خار بھی ہوتے ہیں۔ جو کہ اپنی ادنیٰ لمسہ دلخراش نتیجہ دکھلاتی ہیں۔ چنانچہ یہی حالت زمانہ کی بھی ہے۔ کہ زمانہ بدلتا ہے کروٹ لیتا ہے۔ طبیعتاً ہی ٹھوکریں کھاتا ہے۔ ہر زمانہ میں جہاں پچاس باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ انسانی ترقی کو سرسبز و شاداب کریں۔ بہت سی باتیں الٹی بھی ہیں۔ کہ گذشتہ عمدگیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

اس مختصر تمہید کے بعد مجھکو یہ عرض کرنا ہے کہ ہم کو اس امر پر غور کرنا چاہئے۔ کہ جو معاشرت ہمنے اختیار کی ہے وہ ہمارے لئے کس حد تک مفید ہے۔

چونکہ اصلاح تمدن (جس کا ایک ناچیز رکن میں بھی ہوں) میں یہ بات طے پاگئی ہے۔ کہ ہماری جدید معاشرت قابل اصلاح ہے۔ اور غالباً اس تحریک کے پیش کرنے کا فخر مجھی کو حاصل ہوا اس لئے صیغہ کے ہر رکن کا فرض ہونا چاہئے۔ کہ اس پر غور کرے۔ اور نہ صرف غور کرے بلکہ جو بات کہ آپس کے مباحثہ سے طے ہو جاوے۔ اُس پر عملدرآمد کرے۔

پوشاک

انگریزی تعلیم یافتہ فرقہ میں اسّی فیصدی حضرات ایسے ہیں جنہوں نے کہ اپنی پرانی پوشاک کو ترک کرکے انگریزی پوشاک اختیار کی ہے مگر ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اس پوشاک کے اختیار کرنے میں کیا مصلحت سمجھی گئی ہے۔ ہمارے خیال میں بجز ایک جھوٹی شیخی کے اظہار کے اور کوئی وجہ نہیں ہے۔ کیونکہ اگر خیال یہ ہو کہ یہ پوشاک زیادہ باعزت اور شاندار ہے۔ تو ہماری رائے میں یہ خیال محض غلط ہے۔ کیونکہ اُس کی عزت اگر کچھ ہوسکتی ہے۔ تو اُسی قوم کی نظروں میں ہوسکتی ہے جس کی یہ پوشاک ہے مگر اکثر یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ عزت اور وقعت کا ہونا تو درکنار وہ قوم ان لوگوں کو ذلت کی نگاہوں سے دیکھتی ہے۔ بلکہ اکثر انگریزوں نے اس کا اظہار نہایت حقارت آمیز لہجہ اور طریقے سے کیا ہے۔ پچھلے زمانے کے لوگ اُن کو جو نفرت سے وہ ظاہر ہے اور بعض حضرات جو ابھی اس متنفر نگاہوں میں اس حد تک بڑھ گئے ہیں۔ کہ انہوں نے اُن کو کفر کا فتویٰ دیا۔

غرضکہ کوئی فرقہ اس پوشاک کو عزت اور وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ ہاں صرف دو فرقے ایسے ہیں۔ جن کی نظروں میں کچھ وقعت اور رعب ہے ایک فرقہ تو دہقانوں کا ہے جس کے دلوں میں وقعت نہیں بلکہ ایک قسم کا رعب ہے اور

یہ اُس قدرتی تعلقات کی وجہ سے ہے جو کہ فاتح اور مفتوح کے درمیان ہوا کرتے ہیں - کیونکہ یہ امر مسلم الثبوت ہے - کہ فاتح کی ہر چیز مفتوح کی مختلف جماعتوں میں عجیب حالات پیدا کرتی ہے اور ہندوستان کا دہقانی فرقہ جو کہ ہر طرح سے ذلیل اور دبا ہوا ہے - اُس کے دل میں فاتح کی ہر چیز کی وقعت اور رعب ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اُن کے دلوں میں انگریزی پوشاک کی جانب ایک قسم کا رعب اور وقعت ہے - دوسرا فرقہ جو کہ اس پوشاک کی قدر و منزلت کر سکتا ہے - وہ وہی فرقہ ہے - جس نے کہ یورپ اختیار کیا ہے - لہٰذا اُس کی نسبت کچھ کہنا عبث ہے کیونکہ یہی فرقہ اپنے یورپ کی قدر نہ کرے - تو پھر کون کرے گا - اب اگر خیال یہ ہو - کہ پوشاک بہ نسبت اور پوشاکوں کے زیادہ آرام دہ ہے تو یہ بھی غلط ہے - کیونکہ اس پوشاک میں بڑے بڑے مصائب ہیں - جن کو کہ ہندوستانی صاحب بہادر برداشت کرتے ہیں اور اُن کا دل خوب جانتا ہوگا - اس مقام پر میں چند مصائب کا ذکر بھی کئے دیتا ہوں - سب سے بڑی مصیبت اس پوشاک کے اختیار کرنے سے یہ ہے - کہ ہندوستانی جماعت ابھی بالکل اس پوشاک سے نامانوس ہے اس لئے انگرکھا اور زیادہ تر شیروانی اور اچکن پہننے والی جماعت میں اس پوشاک کو اختیار کرنا اپنے کو ہنسوانا ہے - کیونکہ جس مقام پر پچاس آدمی اُس پوشاک کے ہوں - وہاں ایک آدمی اگر انگریزی پوشاک پہنکر پہنچ جائے - تو کیا کیا دقتیں ہوں گی - اوّل تو اُن لوگوں کو خود نفرت ہوگی - دوسرے یہ صاحب بہادر اکڑے ہوئے اور حقارت آمیز نگاہوں سے اُن حیثیتوں پر غور کریں گے - اور اگر بیٹھنا بھی چاہیں گے - تو نہ بیٹھ سکیں گے - کیونکہ اُن کا تنگ اس قدر کسا ہوگا - کہ فرش اور پلنگ پر اگر بیٹھیں گے - تو پتلون کے بوتام الفط ہو جائیں گے - دوسرے کوٹ پتلون کی عزت کے خلاف ہے - کہ کرسی چھوڑ کر چارپائی یا دری پر بیٹھیں اس وقت اُن کو مجبوراً دو باتیں کرنی پڑیں گی - یا تو کھڑے رہیں یا چل دیں - امر اقل الذکر ہندوستانی آداب سے ہرگز منظور نہیں کر سکتے - اور اُن کا جلدی چلا جانا بھی ناگوار ہوگا +

اس کے علاوہ اس میں اسراف بھی بہت زیادہ ہے - صرف ایک ایک کوٹ کی سلائی بعض اوقات سو سو دو دو سو دی جاتی ہے غرضکہ جس پہلو سے آپ غور کریگا - انگریزی پوشاک کو ہرگز ہندوستانی جماعت کے لئے موزوں نہ خیال کریگا +

میری اس تحریر سے ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہئے - کہ میں اُس قبیلہ کی جماعت کا ایک رکن ہوں - جسکا خیال ہے - کہ لباس کا تعلق بھی مذہب سے ہے - اس لئے ہمکو کفاروں کا لباس نہ اختیار کرنا چاہئے میرے خیال میں لباس کا کوئی تعلق مذہب سے نہیں ہے - بلکہ عادت سے ہے - میری ممانعت صرف ہماری موجودہ تہذیب کی رو سے ہے

آپ سوال یہ ہوتا ہے - کہ پھر ہمکو کونسا لباس اختیار کرنا چاہئے آیا کوئی نیا لباس ایجاد کرنا چاہئے یا پرانا اسلامی لباس اختیار کرنا چاہئے -

قبل اس کے کہ میں اپنے خیالات کو ظاہر کروں یہ کہہ دینا مناسب خیال کرتا ہوں - کہ اسلام کا کوئی مقررہ لباس نہیں ہے اور جو لباس کہ پیش کیا جاتا ہے - یا جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ یہ شرعی لباس ہے یہ محض غلط ہے -

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی جدت پسند طبیعت کا تقاضا تھا - کہ اُنہوں نے بزمانہ خلافت بغداد علماؤں کے لئے یہ لباس اختیار کیا ہے - جو کہ آج کل عام مسلمانوں کیلئے پیش کیا جاتا ہے - ورنہ حضور سرور کائنات نے مجوسیوں اور رومیوں کا لباس زیب بدن فرمایا ہے اور اکثر صحابہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا - پس اُس لباس کو اسلامی لباس قرار دینا غلطی ہے -

ہماری رائے میں مسلمانوں کو کوئی نئے لباس کی اختراع کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ زمانہ کی رفتار اور رجحان ہم کو امام صاحب کے اختراع کردہ لباس کو اختیار کرنے دیگا - لہٰذا نہایت مناسب ہوگا - کہ ممالک اسلامیہ کے مروجہ لباس پر غور کیا جائے اور اُس کو اختیار کیا جائے +

ہماری رائے میں مسلمانوں کی اُس جماعت کیلئے جو کہ اعلیٰ اور

ـه اس کی کیا ضرورت ہے ہندوستان میں جو مسلمانوں کا لباس ہے - وہ کافی ہے (ایڈیٹر)

[illegible]

متوسط درجہ کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ لباس زیادہ موزوں ہوگا ترکی ٹوپی۔ ترکی کوٹ قمیص۔ پاجامہ جس کی مہریاں چوڑی ہوں (جس کو اکثر لوگ علیگڑھی پاجامہ کہتے ہیں۔

طرز زندگی

ہماری رائے میں طرز زندگی میں گو لباس بھی شامل ہو سکتا ہے مگر میں نے ایک خاص وجہ سے اس پر علیحدہ بحث کی ہے اور اس مقام پر صرف حسب ذیل باتوں سے بحث کرنا مقصود ہے۔

مکان

جو قطع اور وضع پرانے مکانوں کی ہوتی تھی۔ اس کی نوعیت ہی بدل گئی۔ وہ کوٹھے کے لانبے لانبے کمرے دالان در دالان بارہ دریاں وغیرہ وغیرہ جو کسی زمانہ میں شان عمارت تھیں اب بیکار ہیں اور ہرگز باعث آرام نہیں ہو سکتیں۔ موجودہ معاشرت کے لحاظ سے مکان کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ بڑی کوٹھیاں ہوں۔ یا دو منزلہ سہ منزلہ اور دس دس گز کے لانبے چوڑے کمرے ہوں۔ مکان ہوں۔ چھوٹے اور کمرے بھی چھوٹے ہوں۔ مگر کمرے متعدد ہوں۔ موجودہ معاشرت کے لحاظ ایک آدمی کیلئے چھ کمرے نہایت ہی ضروری ہیں یعنی غسل خانہ۔ سونے کا کمرہ۔ دفتر۔ کھانے کا کمرہ۔ ملنے کا کمرہ مہمان کے لئے۔

ہر مکان میں ایک چھوٹی سی پائیں باغ ہو جس کے درخت اور پھول صاحب خانہ کے پسند اور مزاج پر موقوف ہوں۔

آرائش

مکان کی آرائش زیادہ تر ہر شخص کی پسند پر ہے اور آرائش کچھ لازمہ زندگی نہیں ہے۔ مگر ہاں جو اشیاء لوازمہ زندگی ہیں۔ وہ پلنگ۔ میز۔ کرسی۔ الماری۔ نہانے کا کنگال وغیرہ وغیرہ ہیں۔

ملنے جلنے کے آداب

ہمارے مضمون میں اس قدر گنجائش نہیں ہے۔ کہ ہم اُن آداب پر گفتگو کریں۔ گو انگریزی آداب کی اکثر کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ مگر ان آداب پر کامل طور سے عملدرآمد کرنا یا اُن کا رواج پانا ہرگز مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ تمام آداب ہمارے لئے ہرگز موزوں نہیں ہو سکتے۔ ہاں ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اس امر پر غور کیا جائے۔ کہ کون کون سے آداب ہمارے لئے مناسب ہیں۔ اور کون کون سے نہیں ہیں۔ اور پرانے آداب بھی بالکلیہ ترک کر دینے لائق نہیں۔ لہذا ان پر بھی اسی طور سے غور کیا جائے میری رائے یہ ہے۔ کہ دونوں آداب پر غور کر کے ایک مجموعہ تیار کیا جاوے۔ اور منتخب جلسے کے سامنے پیش کیا جاوے۔ اس امر میں مجھ سے جو امداد ہوگی۔ وہ میں کرنے کو تیار ہوں۔

استفتاء

سوال نمبر ۱۔ ایک مولوی صاحب نے بیان کیا۔ کہ جو مرد اور عورت دونوں بے نماز ہوں تو اون کی اولاد حرام ہوگی اور اگر مرد پڑھتا ہو اور عورت نہ پڑھتی ہو۔ تو اوس سے صحبت حرام ہے۔ کیا یہ بات درست ہے؟

سوال نمبر ۲۔ عورت کے نماز نہ پڑھنے سے مرد بھی گنہگار ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۳۔ بدعتی کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

سوال نمبر (۴)۔ اس طرح سے درود پڑھنا کیسا ہے: (صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ)

سوال نمبر (۵)۔ جو شخص قرآن شریف غلط پڑھتا ہو۔ اور مولود مروجہ کو ثواب کہتا ہو۔ اور آنحضرت کی شان میں ندائیہ نعت پڑھتا ہو (جیسے مدینہ میں بلالو) اُس کی امامت درست ہے۔

سوال نمبر (۶): یہ بات کہ ایک مرتبہ کلمہ پڑھنے سے چار ہزار گناہ کبیرہ معاف ہو جاتے ہیں۔ درست ہے یا نہیں؟

سوال نمبر (۷): وتروں کا مفصل قاعدہ کیا ہے تعداد رکعات و دعائے قنوت کہ کونسی اور کس وقت پڑھنی چاہیئے اور کَے سلام اور کَے قعدوں سے پڑھی جاوے۔

سوال نمبر (۸): ۔ نماز جمعہ کی تعداد رکعات کیا ہیں اور کتنی رکعت ایک ایک سلام سے پڑھنی چاہئے۔

سوال نمبر (۹): ۔ عورتوں کو رنگا ہوا کپڑا پہننا درست ہے یا نہیں؟

سوال نمبر (۱۰): شراب ساز اور سود خوار کے ساتھ سودا بیچنا درست ہے یا نہیں؟ راقم منشی محمد یامین کوہ چکراتہ

جواب نمبر (۱) ۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں۔ مولوی صاحب نے بے نمازوں کی تنبیہ کرنے کو کہا ہوگا۔

جواب نمبر (۲): ۔ مرد پر فرض ہے۔ کہ عورت کو احکام شرعیہ خصوصاً نماز روزہ کی تاکید کرتا ہے۔ نہ کرنے سے گنہگار رہیگا۔ اور اگر کرتا ہے۔ مگر عورت اسے قبول نہیں کرتی۔ تو سختی سے کہے معمولی زدوکوب سے کہے۔ پھر بھی اگر نہ مانے۔ تو پھر مرد کو گناہ نہیں۔

جواب نمبر (۳) امام بخاری نے صحیح بخاری میں ایک باب تجویز کیا ہے۔ کہ بدعتی کے پیچھے نماز درست ہے۔ خواجہ حسن بصری کا قول ہے کہ صَلِّ وَعَلَیْہِ بِدْعَتُہ یعنے بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ اوس کی بدعت اوس کی گردن پر ہے۔

جواب نمبر ۴ ۔ اس طرح کا درود اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ کو حاضر ناظر جان کر پڑھتا ہے۔ تو شرک ہے۔ اور اگر اس خیال سے نہیں۔ بلکہ محض ایک عاشقانہ طرز سے ندا کرتا ہے۔ پھر شرک تو نہ ہوگا لیکن خلاف سنت ضرور ہے۔ کیونکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو درود امت کو سکھایا ہے۔ وہ سب سے افضل ہے۔

جواب نمبر ۵ ۔ مولود کو ثواب جاننے والا بدعتی ہے اوس کی اقتدا کا حکم پہلے آچکا ہے۔ البتہ اگر قرآن غلط پڑھتا ہے۔ تو اوس کو امام مقرر نہ کرنا چاہئے۔ اور اگر وہ مقرر ہے۔ تو پھر اوس کی غلطی دیکھی جائے گی۔ کہ اگر فساد نماز تک پہنچتی ہے تو جائز نہیں۔ اور اگر معمولی مخرج حروف میں غلطی کرتا ہے تو خیر۔ ایسا ہی نعت ندائیہ سے اوس کی غرض عاشقانہ سوز ہے تو خیر۔

جواب نمبر ۶ ۔ میرے علم میں اس مضمون کا کوئی ثبوت نہیں۔ البتہ مسلمان ہوتے وقت جو کلمہ پڑھا جاتا ہے اوس کی بابت حدیث ہے۔ اَلْاِسْلَامُ یَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَہٗ یعنے اسلام اپنے سے پہلے گناہوں کو میٹ دیتا ہے۔

جواب نمبر ۷ ۔ وتروں کا مفصل قاعدہ یہ ہے۔ کہ ایک رکعت پڑھے تین پڑھے۔ پانچ پڑھے۔ سات پڑھے۔ نو۔ گیارہ تک پڑھ سکتا ہے۔ تین پڑھنے کی صورت میں درمیان کا قعدہ بیٹھکر بھی پڑھ سکتا ہے۔ اور بغیر قعدہ بھی اور پر سلام دیکر ایک رکعت الگ پڑھ سکتا ہے۔ اور ایکساتھ بھی۔ مگر دعا کے قنوت پڑھنے فصل کردے دعا قنوت سنت ہے۔ کوئی دعا پڑھ لے۔ جس میں اپنی بہتری جانے اہل حدیث بعد رکوع پڑھتے ہیں۔ حنفی قبل از رکوع پڑھتے ہیں

جواب نمبر ۸ ۔ جمعہ کی رکعتیں حنفیہ کے نزدیک پہلی چار رکعتیں سنت ہیں مگر اہلحدیث جمعہ کی پہلی دو رکعتیں بطور تحیۃ المسجد کے سنت مانتے ہیں۔ فرض کی دو رکعتیں تو سب کے نزدیک مسلم ہیں۔ فرضوں کے بعد چار رکعتیں حدیث شریف میں آئی ہیں۔ دو بھی آپ نے خود پڑھی ہیں۔ حدیث میں ہے کہ دو رکعتیں ایک سلام سے پڑھیں

جواب نمبر ۹ ۔ رنگا ہوا کپڑا عورتوں کو جائز ہے مردوں کو بعض رنگ زعفرانی اور معصفر منع ہے۔

جواب نمبر ۱۰ ۔ شراب ساز اور سود خوار۔ اگر کوئی جائز کام نہیں کرتا۔ تو اوس سے سودا کرنا جائز نہیں۔ اور اگر بھی کرتا ہے۔ تو جائز ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے ایک پمفلٹ جو ورقہ شایع کیا ہے جس میں مولوی کرم الدین صاحب سے مصالحت کے واقعات لکھی ہیں مگر افسوس کہ اون میں راست گوئی سے پوری عداوت کا اظہار کیا ہے جسکی ایک ہی مثال کافی ہے لکھتے ہیں کہ یہ مسودہ جناب خاں بہادر شیخ خدابخش صاحب جج نے بھی پسند کیا۔ حالانکہ شیخ صاحب سے ہمنے خود سنا۔ کہ وہ اس مسودہ کو ناپسند فرماتے تھے بلکہ فرماتے تھے کہ مینے کہدیا ہے کہ صلح کرنی ہے تو اتنا کافی ہے کہ دونوں فریق دعوی چھوڑ دو۔ چنانچہ مولوی کرم الدین صاحب نے منظور کر لیا تھا۔ مگر مرزا جی نے منظور نہ کیا۔ یہ بھی فرمایا کہ ہمسے اونہوں نے اس واقعہ کے چھاپنے کا ذکر کیا۔ تو ہمنے سخت منع کیا۔

انتخاب الاخبار

امرتسر کے ڈاکخانہ کا ایک پوسٹمین پانسو روپیہ کے غبن کرنے میں ماخوذ ہے اوس کا بیان ہے - کہ میں نے ایک شخص کو ساتھی بنایا تھا - ایک جگہ میں ایک مکان کے اندر گیا - اور روپیہ کی تھیلی اوسکو ہاتھ میں دی تو لیکر گم ہو گیا - (خدا کو معلوم)

مرزا صاحب قادیانی پر جو مولوی کرم الدین صاحب جہلمی نے ہتک عزت کا دعوی کیا ہوا ہے - جو عرصہ ڈیڑھ سال سے مقدمہ چل رہا ہے اس ہفتہ بھی ہوتا رہا -

امرتسر میں ایک اسلامی کتبخانہ قایم کرنے کی تحریک ہو رہی ہے ہم اس کی بابت آیندہ مفصل لکھینگے - سردست ہم محض نیک نیتی سے اتنا مشورہ دیتے ہیں - کہ جناب مولوی غلام رسول (رسل بابا) صاحب مرحوم کے کتب خانہ کو استعمال میں لانے کی کوئی جائز صورت نکالی جاوے تو سب سے مقدم ہے - اس کی بابت مولوی غلام مصطفٰے صاحب برادرزادہ مرحوم اور شیخ غلام صادق صاحب اور میاں غلام نبی صاحب سوداگر غور کریں - تو نتیجہ عمدہ ہونے کی توقع ہے -

ایک برہما کی عورت ریل کے تیسرے درجہ میں اپنا ہاتھ جس میں زیور تھا باہر نکالے ہوئے سفر کر رہی تھی - کسی بدمعاش نے پائدان پر آکر چلتی ریل میں تلوار سے ہاتھ صاف اڑا دیا (کیا فایدہ؟)

شاہ حبش نے خاص سفیر کے ہاتھ چند بیش قیمت تحائف سلطان المعظم کو بھیجے ہیں - ان تحائف میں چند نادر طیور کچھ نہایت قیمتی بوٹیاں اور ایک سالم ٹکڑا ہاتھی دانت کا ہے - جو لمبائی میں تین گز ہے -

ترکی حکومت میں ٹکیس رسوم التمغہ کے متعلق جدید قواعد نافذ کئے گئے ہیں - ان میں اس ٹکیس کی مقدار کسی قدر بڑہا دی گئی ہے - اس ٹکیس کو ہندوستان کے ٹکیس اسٹامپ کے مطابق سمجھنا چاہئے -

امیر کابل نے سردار غلام خاں بارک زئی سابق گورنر غزنی کو گورنر اسمار کے معزز عہدہ پر جرنل بہادر خاں کی جگہ مقرر کیا ہے -

عدن اب طاعون سے بالکل پاک ہو گیا ہے - (مرزا صاحب قادیانی سے بیعت کر لی ہوگی)

واشنگٹن وغیرہ میں جاپانی ایجنٹ دس ہزار ٹن آٹا خرید رہے ہیں - جو آیندہ چھ ہفتے میں پورٹ آرتھر بھیجا جاوے گا - آجکل جاپانی فوج موتیلنگ سے لیاؤ ینگ کی جانب بڑہی چلی آ رہی ہے تاکہ روسیوں کا راستہ کاٹ دے - اور روسی جنرل کروپٹکن اپنی فوج کو لیکے ہیچنگ کے علاقے میں پہنچا ہے -

روسی اندازہ کرتے ہیں - اب تک ۳۲½ کروڑ روپیہ جنگ پر خرچ ہوا - خرچ روز افزوں ہے (آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا)

سلطان المعظم نے ارمنی مستورات کو سرخ بلوار پہننے کی ممانعت کی - یہ نشان خونریزی کی ہے -

ملائے سومالی لینڈ نے سر اوٹھایا - جنوب نوگل میں آٹھ ہزار پیرو جمع ہو گئے - ان میں دو ہزار رفلوں سے مسلح ہیں - مجرتائن لوگ جوق جوق اسکے ساتھ شامل ہوتے جاتے ہیں (آخر کیا کرینگے اپنے بھائی سوڈانیوں کی طرح مرمٹ جائیں گے ؎

چو کردی باکلوخ انداز پیکار
سر خود را بنادانی شکستی

آہ! خدا تو مسلمانوں کو راہ پر لا +

۲۹ جون تک ممالک متحدہ کہ موسم اچھا تھا - تمام صوبوں میں پانی برسا - دو ضلعوں میں ۹-۱ انچ تک پانی برسا - اوکھ اور نیل کی زراعت اچھی ہے (پنجاب ابھی رحمت کا منتظر ہے)

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ایک گارڈ کو جو مسافروں کا مال چرایا کرتا تھا - ۳ سال قید کی سزا ہوئی - ۱۴-۱۵ ہزار کی مالیت کا مال برآمد ہوا ([illegible] ہر برے کام کا انجام برا ہوتا ہے)

ٹنسن سے خبر آئی کہ ۲۷ جون سے ڈالنی پر جاپانی فوجیں اتر رہی ہیں -

یہ قطعی حملہ پورٹ آرتھر پر کمال جوش سے کیا جاوے گا - امید کہ اس کا نتیجہ کچھ کرنیوالا ہوگا -

ٹوکیو سے خبر آئی سوموار کو روسی فوج نے درہ موتیاین لنگ پر حملہ کیا - اسوقت غبار کی تاریکی بہت تھی -

جاپانیوں نے بزور مقابلہ کر کے شکست دی ۸۰ روسی قتل ہوئے ۲۵ جاپانی کام آئے ۔ بوقت صبح ۔

جاپان میں پانچ فوجی افسروں کو مارشل کا اعزاز دیا گیا ۔ وائیس ایڈمرل ٹوگو کو بھی پورا ایڈمرل بنایا ہوا ۔

پایہ تخت چین میں بھی ایک چینی اخبار روس کی طرف سے جاری کیا گیا ۔

سینٹ پیٹرزبرگ میں نافذ ہوا ۔ لڑائی کیلئے اور ۲۴۷۳۰۲ سپاہ طلب کی گئی ہے ۔

اس کے علاوہ بحری فوج کیلئے بھی سپاہ طلب کی گئی ہے اور جنوبی صوبوں سے بھی فوج منگوائی گئی ہے ۔

جنگ روس و جاپان کے متعلق ۴ ۔ جولائی کو ڈلہوزی میں ایک مباحثہ ہوا ۔ تمام فوجی افسروں کو حاضر ہونے کا حکم دیا گیا تھا ۔ اور باشندوں کو مدعو کیا گیا (نتیجہ اپنا سبق)

جاپانیوں نے ۲۹ جون کو قلعہ جات چکوانشن سینانشن اور ساکوشن پر قبضہ کر لیا ۔ روسی فوج ۴۰ نعشیں میدان جنگ میں چھوڑ کر مغرب کو پسپا ہو گئی ۔ جاپانیوں کے سو آدمی مقتول و مجروح ہوئے ۔ علاوہ دیگر سامان حرب کے دو توپیں بھی ہاتھ آئیں ۔

۲۸ جون کو ہیچنگ سے ۱۵ میل جانب مشرق روسیوں کو شکست ہوئی اور اس خطرے سے کہ ان کی لیاپنگ کا راستہ منقطع کر دیا جائے گا ۔ وہ لشیجاؤ سے شمال کی طرف ہٹ رہے ہیں ۔

روسی جاپانیوں کے ایک بری اور بحری حملے کی خبر دیتے ہیں جو جاپانیوں نے ۲۶ ماہ گذشتہ کو پورٹ آرتھر کے بیرونی قلعوں پر کیا ۔ روسی (۲۰۷) آدمیوں کے نقصان کے ساتھ پسپا ہو گئے ۔ جاپانیوں کا نقصان نسبتاً زیادہ تھا ۔

ایک تار کے مطابق جو سینٹ پیٹرزبرگ میں موصول ہوا ہے بوجہ بارش کے ابھی لڑائی کی توقع نہیں ہے منچوریا میں خوب پانی برسا ہے ۔ کاروبار بند ہے ۔ اور فوجیں خشک مقامات کو جا رہی ہیں ۔

لاہور میں دو آدمیوں کو مٹی کی پختہ اینٹیں چرانے کے جرم میں پانچ پانچ ضرب بید کی سزا ہوئی ۔

پونہ کے ایک یورپین کو جعلسازی اور دھوکہ دہی کے جرم میں ۱۲ سال قید سخت کی سزا ہوئی ۔

ریوٹر پایہ تخت روس سے تار خبر دیتا ہے ۔ کہ بندرگاہ ولاڈی واسٹک سے تمام عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو چلے جانے کا حکم ہو گیا ہے

نامہ نگار ریوٹر ٹوکیو سے لکھتا ہے کہ جاپانی قیدیان جنگ کی نسبت چونکہ روسیوں نے کوئی اطمینان بخش اطلاع نہیں دی ۔ اس واسطے پایہ تخت جاپان میں اس کے متعلق سخت برہمی پیدا ہو رہی ہے ۔ اور جاپانی خیال کرتے ہیں ۔ کہ روسی ہمارے آدمیوں کے ساتھ سخت گیری و تشدد کا برتاؤ کر رہے ہوں گے ۔ اس لئے پتہ نہیں دیتے ۔ کہ ان کا کیا حال ہے اب غالباً امریکن گورنمنٹ سے استدعا کی جاوے گی ۔ کہ سینٹ پیٹرزبرگ میں ان اسیران حرب کی بابت خاص طور پر تحقیقات اور کوئی ایسا انتظام کرے ۔ کہ جاپان کو ان کی خیر خبر برابر پہنچتی رہے ۔

دریائے کابل میں جلال آباد سے نیچے پچھلے ہفتے سخت طغیانی آئی لالپورہ (ڈکہ) کے چوبی پل کو بڑا نقصان پہنچا ۔

امیر صاحب کا خیال ہے ۔ کہ ایک قلعہ بند چھاؤنی ڈکہ میں بنائیں اور ایک قندھار و چمن کے درمیان اسلام آباد میں ان دونوں کے نقشے تیار ہو رہے ہیں ۔

تازہ ترین خبر ہے ۔ کہ امیر صاحب کو حادثہ شکار کی چوٹ سے اب بالکل آرام ہو گیا ہے ۔

ریاست پالم پور میں ایک قاتلہ عورت کی گرفتاری کے لئے سو روپے انعام مقرر کیا گیا ہے اس نے اپنے شوہر کو ہلاک کر ڈالا (عشق کا فساد ہوگا)

بمبئی ہائیکورٹ میں ایک شخص نے جی ۔ آئی ۔ پی ریلوے پر اس وجہ سے ۵۳۹۸۲ روپے ہرجانہ کی نالش کی ہے کہ ریلوے مذکور کی غفلت سے ریل کے پلیٹ فارم سے اترتے وقت اس کے کولھے کی ہڈی ٹوٹ گئی (بہت مناسب چلتی گاڑی سے اترے ہونگے)

افسوس امرتسر کے رئیس الحکماء حکیم عزیز الدین بعارضہ ذات الجنب ۱۱ ۔ جولائی کو فوت ہو گئے مرحوم اپنے فن میں یگانہ تھے ۔ یونانی طب کے ایک محافظ تھے فن طبابت کو شرافت سے برتتے تھے ۔ حضرت مولوی غلام علی صاحب مرحوم سے مرحوم کو بڑی حسن عقیدت تھی ۔ اسی لئے وصیت کر گئے تھے کہ مولوی صاحب مرحوم کا صاحبزادہ جنازہ پڑھاوے ۔ خدا بخشے

التشهير

كتاب قيام الليل وكتاب قيام رمضان وكتاب الوتر ثلاثتها لابی عبد الله محمد بن نصر المروزی المتوفی بالمحرم الحرام سنة ۲۹۴ه المعاصر للمفسر محمد بن جرير الطبری رحمة الله عليهما اجود الكتب واجمعها فی هذا الباب جزی الله عنا مولفها خير الجزاء؛ حيث يسر لنا طريق الاهتداء واوضح لنا سبيل العمل فی ذالك على حسب ما اقتضته الملة البيضاء؛ ذكر رحمة الله عليه فی كل باب من ابوابه الاحاديث التی رواها باسناده عن سيدنا رسول الله صلی الله عليه وسلم واتبعها اثار الصحابة و التابعين وتبعهم رضوان الله عليهم اجمعين - وحقق المسائل وفضل الدلائل؛ وقد وجدناها بعد العلامة المحدث الشيخ **احمد بن علی المقريزی** صاحب الخطط وآثار التاريخ وكتاب تجريد التوحيد المفيد المتوفی سنة ۸۴۵ه فاختصرها بحذف المكرر من الاحاديث المسندة والاثار وحذف اسانيد الاثار فقط دون الاحاديث ولم يتصرف فيها سوی ذالك فلكثرة فوائد هذه الكتاب و جامعيتها ودعائها الی طريق السلف الصالحين وهدايتها لاتباع سبيل المؤمنين - احببنا ان نحليها بحلية الطبع لتعم الفائدة ويكمل النفع - وينكشف الغطاء ونزول النقع والتصحيح وضبط حركات الاسماء وايضاح بعض المشكلات والتوضيح - قررنا من الثمن للورق البالی ۱۰ وللابيض الممتاز الاعلی ۱۲ ومن اشتری منا سبعة نسخ جملة واحدة اعطينا الثامنة مجانا ومن ارسل الينا نقد خمسين نسخة جملة واحدة اعطيناه ستين وليس له علينا حق فيما بين ذالك الثامنة بعد كل سبع وقد الحقنا باخر هذه الكتاب رسالة اخرى لابی الفرج الحافظ عبد الرحمن بن رجب الحنبلی رحمة الله فی شرح حديث سيد رسول الله صلی الله عليه وسلم ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لها [illegible] الی اخره [illegible] والله الموفق للعمل وقد جعلنا فی اولها ترجمة [illegible] رب العالمين المستعين - الی نفع عباده [illegible] من بلد ملتان [illegible]

مجرب ادویات

عرق ماء اللحم انگوری دوا آتشہ اعضاء رئیسہ و شریفہ - حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہیں - بڑھاپے کے ضعف جسم کی کمزوری - تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی - تفریح دل ضعف باہ جس میں سنگ اور ہضم غذا کے واسطے نہایت فائدہ کرتا ہے مقوی اعصاب مبہی و مشتہی اعلیٰ درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزا سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر ایک پیر و جوان بچہ و زناں بے خطر فائدہ حاصل کر سکتا ہے - قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل ۱۲ تین بوتل صہ

تقویت النساء حیض اور رحم کی ساری بیماریاں غشیان صبح بحالی - استحاضہ حیض - اختناق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جن باعث علاوہ گوناگوں تکالیف برداشت کرنے کے بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں ہماری اس تیر بہدف دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے چنانچہ آزمائش کرنے والے اصحاب نے اس کو مفید ثابت کر کے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں - قیمت ایک شیشی ۲ - اونس ہے
۴ - اونس صہ

طلاء جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنے کو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے اس کے ہمراہ ہماری **لائف پلز** (حبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی عہ روپیہ (تین روپیہ)

دافع بواسیر خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہو جاتی ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانے کی حاجت نہیں رہتی - تھوڑے عرصہ کی ہو - تو صرف ۲ یا ۳ ورنہ ۶ یا ۱۲ ٹکیاں کھانی چاہئیں قیمت فی ڈبیہ ۸ دو ڈبیہ عہ تین ڈبیاں عہ

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی منیجر کارخانہ ادویات
انگریزی و یونانی چوک سنت سنگھ امرتسر

[illegible] ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

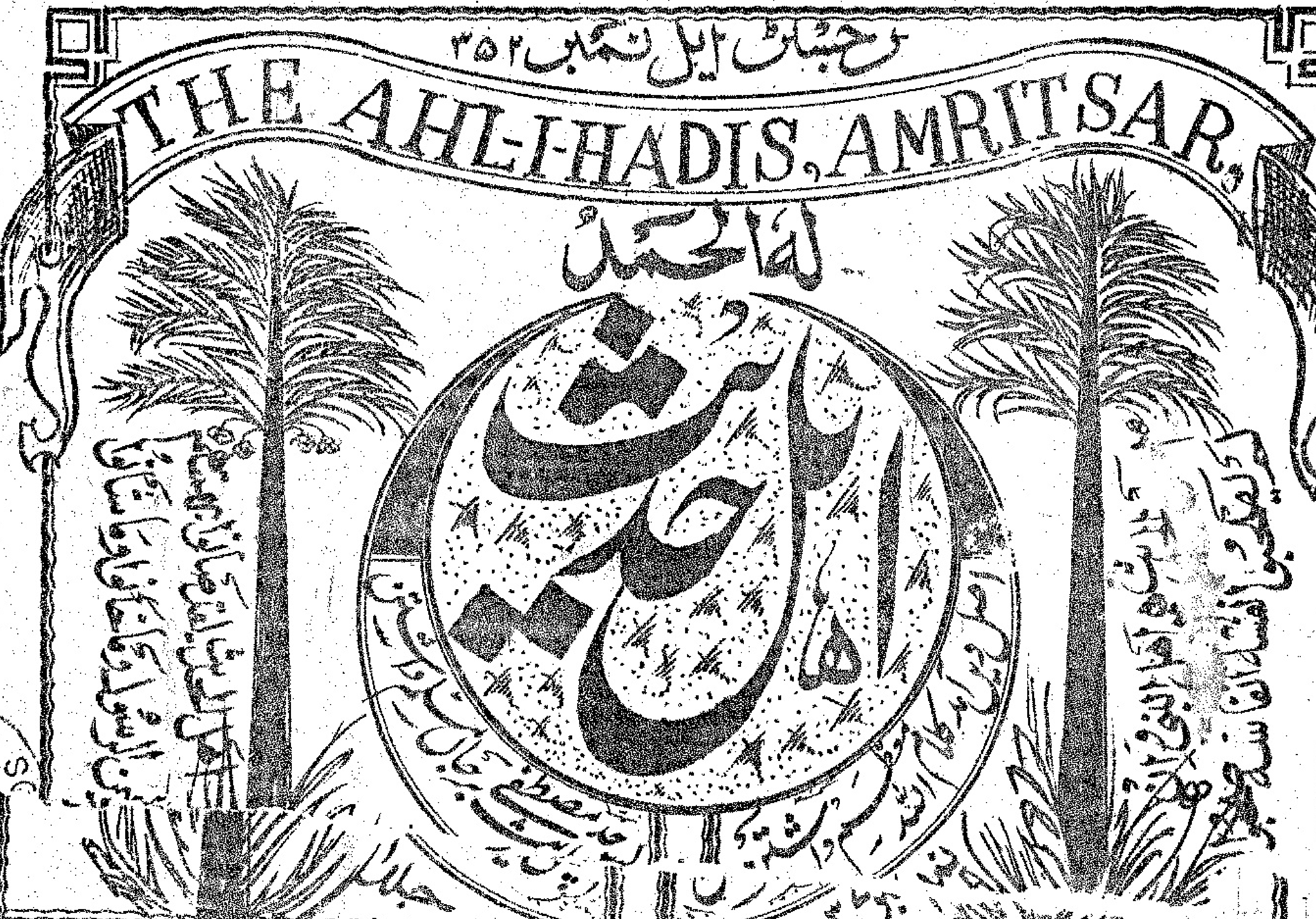
لہ الحمد
اہل حدیث
اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم داشتن

امرتسر مورخہ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ..	عہ
والیان ریاست سے ..	سے
رؤسا اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے ..	عہ ۱۲

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک الیس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت تصفیہ سے فیصلہ ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

اہل حدیث کی گذارش

کچھ دنوں سے ہمارے قدردانوں کی رفتار ترقی پہلے کی سی تیز نہیں۔ جس کی وجہ بجز اس کے کیا ہوگی۔ کہ چونکہ کئی دنوں سے مہربانوں کو توجہ نہیں دلائی گئی۔ اسلئے ان کو خیال پیدا ہوا ہوگا۔ کہ اخبار کی اشاعت اب ایک قابل اطمینان حد تک پہنچ گئی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ یہ خیال صحیح نہیں بلکہ ابھی تک یوں کہئے کہ اہل حدیث کا اخباروں میں شمار ہونا بھی مناسب نہیں۔ اس لئے اپنے کرمفرماؤں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ خریدار بہم پہنچانے کی فکر کریں۔ جو ملنے والے ہوں ان کو ترغیب دیں اور جو دور دراز رہنے والے ہوں۔ مگر مذاق رکھتے ہوں۔ ان کی

الحدیث ا
بخدمت شریف
سوہدرہ

SOHDRA
24
04

اسماء مبارکہ کی فہرست لکھکر بھیجدیں - تو کچھ مشکل نہیں بہت سے بے خبروں کو خبر پہنچ جاوے گی -

آئندہ ہفتہ اشتہار بھی بھیجا جاوے گا - وہ اپنے احباب کو دکھائیں کسی نمایاں جگہ مسجد وغیرہ میں چسپاں کراویں - تو باعث مشکوری ہوگا

ہندؤں میں چھوت کا مسئلہ

ہندؤں میں کم و بیش چھوت کا رواج عموماً پایا جاتا ہے - گو اس کی بانی ملکی رسم و رواج کو بھی بہت کچھ دخل ہے - مگر معلوم ہوتا ہے - کہ ان میں مذہبی طور پر اس کی کچھ اصل ہے - گویا نیاں مذہب نے اس کی بنا کچھ ہی سمجھی ہو جو اس زمانہ کے رسم و رواج کے مطابق ایک حد تک عمدگی رکھتی ہو - مگر چونکہ اسقدر تشدد اور بنی نوع انسان سے نفرت صریح عقل اور انصاف کے خلاف ہے اس لئے زمانہ حال کی روشنی کے سامنے لازمی تھا کہ اس میں تنزل ہوتا جاوے - اس کے کئی ایک باعث قدرتی طور پر پیدا ہو گئے - ملک میں انگریزی تعلیم کا عام رواج ہوا - جس کا لازمی نتیجہ میل ملاپ دوستانہ تعلقات سفر بحری اور بری - برف اور لیمولیٹ - سوڈا واٹر کا رواج جس کی بوتل کو ہر ایک قوم کا آدمی منہ لگا کر پی لیتا ہے - ان سب اسباب کے علاوہ بڑا بھاری سبب جس نے چھوت کے مسئلہ کو بہت کچھ نقصان پہنچایا - یا واٹر ورکس ہے یعنی نلکوں کا جاری ہونا - گو یہ قدرتی عمل سے نہ سہی - مگر اس خیال سے کہ جس طرح قدرتی اشیاء میں سب مخلوق کا برابر حصہ ہے دھوپ - ہوا - سردی - گرمی وغیرہ اشیاء سے جسطرح ہندو فائدہ اٹھاتے ہیں - اسی طرح مسلمان بلکہ دوسرے کل اعلیٰ ادنیٰ قومیں بھی مستفید ہوتی ہیں - اسی طرح چونکہ سرکار کو بھی اپنی تمام رعیت کو ایک ہی نظر سے دیکھتی ہے اس لئے جہاں جہاں ہندؤں کے بڑے بڑے شہر مثل بنارس وغیرہ کے لئے ہیں - وہاں بھی یہ تمیز نہ ہو سکی مگر نہ معلوم امرتسر کے ہندو بھائیوں کے لئے کس نے صلاح دی - کہ انہوں نے درخواست کر دی - کہ نلکوں کے پانی میں ہمارے لئے تمیز کی جائے یعنی ایک نلکہ اگر مسلمانوں کے ہو - تو ایک دوسرا مقام پر ہندؤں کے لئے الگ ہو - ہم اس مسئلہ پر سردست معقول طرز سے بحث کرنا نہیں چاہتے - بلکہ یہ غور کرتے ہیں - کہ ایسا ہو بھی سکتا ہے کہ ہندؤں کا نلکہ مسلمانوں سے الگ ہو ہمارے خیال میں معزز ہمعصر وکیل نے بہت ٹھیک کہا - کہ دو نلکوں کا ہونا بہت سے فوجداری مقدمات اور پارٹی کا باعث ہوگا — کیونکہ بعض لوگ جو بیرونجات سے آویں گے ان کو کیا معلوم کہ ہندؤں کا نلکہ کون ہے اور مسلمانوں کا کون، وہ تو مثل دوسرے شہر والوں کے جہاں جہاں نلکے ہیں ایک سے جھکر پانی پی لینگے - جس پر فریق ہندو کی چونکہ وہ غرض و غایت جو اس علیحدگی سے ملحوظ تھی - پوری نہ ہوگی - تو خوب سوٹم سوٹا چلیگا - شاید اس انتظام میں پولیس بھی زائد کرنی پڑے - پولیس کیا موجودہ مجسٹریٹوں سے مقدمات بھی فیصل نہ ہوں گے - آخر کار مجسٹریٹ زائد بڑھانے پڑیں گے ان وجوہ سے تو ہم متفق ہیں - کہ بہت سے لوگوں کے لئے ایک روزگار کی صورت نکل آوے گی - مگر ہاں اپنے ہندو بھائیوں کی علیحدگی کا بیشک ہمکو رنج ہوگا -

جدا اہل پارس ہم اور ہنود قسمت جدا ہو اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

اس دعوی کی دلیل ہم ایک آریہ اخبار سے پیش کرتے ہیں - جس نے ایک دو واقع اسی قسم کی چھوت کے متعلق نقل کئے ہیں - اور خوب ہی پھبتیاں اڑائی ہیں -

آریوں کا معزز اخبار ست دہرم پرچارک ہردوار مورخہ ۱۵ اساڑھ یوں لکھتا ہے :-

از جنگ چین مصنفہ ٹھاکر گدادھر سنگھ جی

روٹی پانی کے بارہ میں دو چٹکلے بھی سن لیجئے -

ایک چوکے میں دو تین راجپوتوں نے اپنا کھانا جا کر تیار کیا - اور باہر نکل کر ٹھنڈے ہونے لگے - کہ ذرا دم لے کر بھوجن کریں گے اتنے میں ایک امریکن سپاہی آکر آہستہ سے چولھے کی آنچ میں اپنا چرٹ سلگانے لگا -

ہرے ہرے رام رام یہ کیا کیا یہ کیا ہوا!!! بیچارہ امریکن سپاہی حیران ہے کہ کیا بات ہوئی وہ سمجھا - کہ شاید یہ لوگ روٹی چرائینگی

تہمت لگاتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں کوٹ ٹوپ پھاڑ کر دکھاتا ہے۔ کہ دیکھ لو۔ میں نے روٹی نہیں لی۔ صرف چوٹ سلگا لیا ہے۔ پر یہاں معاملہ ہی دیگر تھا۔ سپاہی نے تو ان کو جھیلا کرتے دیکھ کر اپنا رستہ لیا۔ اور اون دہارک ہندؤں کو بجز اس کے کہ کل روٹیاں کرشن ارپن یا دریائے بیہہ کے حوالے کرتے اور چارہ ہی کیا تھا ایک دوست چوکی میں ہی روٹی بن کر طیار ہوئی تھی۔ روٹیوں کی بڑی تہالی میں چوٹے کے پاس رکھی تھی۔ کہ ایک جاپانی سپاہی نے ایک ڈالر تہالی کے پاس رکھ دو روٹیاں اوٹھا لیں۔ ہائے ہائے اچکا تو چھوت ہو گیا۔ اتنی محنت کری کرائی خاک میں مل گئی راجپوت جاپانی پر بہت ناراض ہو رہے ہیں۔ اور وہ غریب کھڑا منہ تک رہا ہے کہ یہ کیا ہوا۔ یہ کیوں بک رہے ہیں۔ کہ میں نے تو روٹیوں کے دام سے بہت زیادہ پہلے ہی دے دیا ہے ایک اور بھلے مانس راجپوت نے دیکھا کہ اب کہنا سننا فضول ہے سب روٹیاں جاپانی کو دینے لگا۔ اور اس کا ڈالر بھی لوٹا دیا جاپانی نے سمجھا کہ شاید یہ لوگ دام دینے سے چڑ گئے ہیں جو کہ نامناسب حرکت تھی اُسنے نہایت انکساری کے ساتھ ڈالر واپس لے لیا اور چاہتا تھا۔ کہ تھوڑی روٹیاں لیجائے۔ باقی اُن کے لئے رہنے دے۔ مگر یہاں تو معاملہ ہی کچھ اور تھا۔ آخر کار جاپانی بصد شکر کل روٹیاں ہی لے گیا۔ اور ڈالر بھی۔ راجپوت اپنے دہرم کو پیٹ کر بھٹے بھوننے لگ گئے

گو افسوس کہ اخبار مذکور نے چھوت پر پھبتیاں تو اڑائی ہیں۔ لیکن تعجب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج بھی باوجود دعوئی ابن وآن وغیرہ کے ایسی غیر معقول الجھن میں پھنسا ہوا ہے۔ آریہ سماج کے بانی دیانند جی نے گو ہندؤں کی بہت سی رسم و رسوم بلکہ مذہب میں اصلاحیں کی ہیں۔ مگر چھوت کے مسئلہ کو بالکل وہ بھی نہ صاف کر سکے اونہوں نے بھی صاف لکھا۔ اور آریہ سماج کو بھی سبق دیا۔ کہ گوشت خوروں کے ہاتھ کا مت کھاؤ۔ اسی لئے ماسٹر آتما رام صاحب جیسے آریہ نے نگینہ کے مباحثہ میں بطور فخر کے کہا تھا۔ کہ میں سرحد پنجاب پر گیا۔ تو وہاں کے پٹھان میرے لئے پانی لسی وغیرہ لائے مگر میں نے نہ پیا۔ کیونکہ وہ گوشت خوار ہیں کیا ہی معقول وہم پرستی ہے۔ آریہ سماج اور یہ وہم پرستی معقول جوڑا ہے۔ مگر اس خیال سے کہ آریہ سماج کے اور کونسے خیالات میں پاکیزگی پائی جاتی ہے۔ جو اس میں نہ ہونے سے اعتراض ہو۔ تمام پاکیزہ سے پاک اور پوتر نیوگ کیا کم ہے۔ جسکو بڑی چمک دمک سے مہذب دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اسپر بھی افسوس نہیں ؎

بلا سے کوئی ادا اُن کی بدنما ہو جا
کسی طرح سے تو مٹ جائے ولولہ دل کا۔

امرتسر میں ایک ممبر کمیٹی کا انتقال

کسی کا کندہ نگینے پہ نام ہوتا ہے ٭ کسی کی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے
عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جسمیں شام و سحر ٭ کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

اشعار مذکورہ اور نیز روزانہ مشاہدہ اور تجربہ ہمیں سبق دیتا ہے۔ اور ہر آن الرحیل الرحیل کی آواز سے کان بھر رہا ہے اس لئے کسی کا مرنا جینا ہمارے لئے ایک معمولی مشغلہ بن رہا ہے۔ مگر جو لوگوں کے کان حق سے آشنا ہیں۔ اون کو تو چاروں طرف سے نصیحت ملسکتی ہے کسی اہل دل نے کیا سچ کہا ہے ؎

غافل تجھے گھڑیال یہ کرتا ہے منادی ٭ گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

میاں امیر بخش مرحوم ممبر میونسپل کمیٹی جن تکلیف دہ بیماری سے مرا ہے اہل شہر سے مخفی نہیں ہے جو دنیا کی بے ثباتی کا پورا نقشہ بتلانیکو کافی ہے۔ ہمیں اس موقع پر مرحوم کی سوانح عمری کا لکھنا مقصود نہیں بلکہ ممبران کمیٹی کو ایک وعدے کا یاد دلانا منظور ہے۔ گو اونکو خود ہی یاد ہو گا۔ اسلئے ہمارے یاد دلانے کی ضرورت نہیں مگر چونکہ پبلک بڑی بے صبری سے اوس وعدے کو دیکھ رہی ہے اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ مسلمان ممبران میونسپلٹی کو عموماً اور سردار جیون صاحب تحصیلدار صاحب امرتسر کو خصوصاً جن موجودگی بلکہ اونہی کی کوشش سے میاں فیروزالدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر کے مکان پر الیکشن کی صلح کے موقع پر ہوا تھا۔ یاد دلاتے ہیں کہ

جسوقت تمام حاضرین نے بصدمنت مولوی احمد اللہ صاحب سے گذارش کی تھی۔ کہ اس موقعہ پر آپ اپنی درخواست ممبری واپس لے لیں۔ اگر کوئی جگہ خالی ہوئی۔ تو آپ کو پہلے داخل کرلیا جاویگا۔ اوس موقع پر مولوی صاحب موصوف نے اپنے دوستوں اور موکلوں کی خوشنودی کو بالائے طاق رکھکر تحصیلدار صاحب کی سفارش اور مسلمان ممبروں کی درخواست کو منظور فرمایا تھا۔ پس اب انتظار ہے۔ کہ ممبران کمیٹی ایفا وعدہ کرکے آیندہ کو اپنا اعتبار پبلک میں پیدا کریں گے۔ یا اس کے خلاف (خدانہ کرے) حسب ضرورت ہم آیندہ بھی کچھہ لکھینگے۔

ایک مخلص دوست کی نصیحت

ناظرین اہلحدیث کو معلوم ہوگا۔ کہ امرتسر کے بعض علما نے میری عربی تفسیر کے خلاف ایک چھوٹا سا رسالہ اردو میں شائع کیا ہے جس کے جواب میں کئی ایک مضامین آئے۔ مگر مناسب یہی سمجھا گیا۔ کہ اخبار میں درج نہ ہوں۔ مگر آج ایک مخلص دوست جناب مولوی محمود علی صاحب پروفیسر رانڈھیر کالج کپورتھلہ کے ایک خط کا درج کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ نہ اس لئے کہ وہ مخالفین کی کسی تحریر کا جواب ہے۔ بلکہ اسلئے کہ مجھ خاکسار کو ایک نصیحت دوستانہ ہے جس کی بابت میں مولوی صاحب موصوف کا دل سے شکرگذار ہوں۔

وثنا۔

خط مذکور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مولوی صاحب دام فیضہ۔ السلام علیکم! اگرچہ مجھکو جناب کی زیارت کا موقع نہیں ملا۔ مگر غائبانہ عقیدت ضرور رکھتا ہوں۔ اس لئے کہ جناب کی کوششوں کا ذکر اکثر سنتا رہتا ہوں۔ جو تردید مذاہب غیر میں آپ کی ذات سے ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں۔ کیونکہ اس قحط الرجال کے زمانے میں جبکہ اسلام پر ہر چہار جانب سے نہایت شرمناک حملے ہوتے رہتے ہیں اور اسلام کے حمایت کرنیوالے بیشتر خواب خرگوش میں مبتلا ہیں ایسے نفوس طیبہ کا وجود جو اپنے اوقات گرامی کو خدمت دین میں صرف کریں بس غنیمت ہے۔ مگر اسوقت جو میں عریضہ لکھہ رہا ہوں اس کا باعث اپنا اظہار عقیدت یا جناب کی تحسین و مدح نہیں کیونکہ آپ جو کچھہ کرتے ہیں وہ محض حسبۃً للہ کرتے ہیں اور اس کا اجر جو کچھہ اس منعم متعال کی جانب سے ملیگا۔ وہی بس ہے۔ کسی اور کے احسان و شکر کی ضرورت نہیں۔ اور مجھ پر جو مسرت آپ کی مساعی جمیلہ سے حاصل ہوتی ہیں۔ وہ بھی خدا کے لئے ہے جسکے اظہار کی حاجت نہیں بلکہ اسوقت خط لکھنے کا سبب ایک تحریر ہے۔ جو میری نظر سے گذری اور اس میں بتصدیق اکثر علمائے ہند آپکو مذہب اہلسنت× سے خارج کرنے کا فتویٰ دیا گیا ہے۔ اسوقت مجھے اس سے بحث نہیں کہ علماء کی تحریر درست ہے یا آپ حق پر ہیں اور نہ میں ایسے محاکمہ کی لیاقت رکھتا ہوں ہاں البتہ اسقدر جانتا ہوں۔ کہ جو شخص اسلام کی تائید اور اغیار کے اعتراضوں کی تردید کا بیڑا اٹھائے وہ شخص علمائے گذشتہ کے تمام و کمال خیالات اور سلف کے مختلف الآراء تفاسیر کی ہر بات کا مقلد بنکر اس مباحثہ میں عہدہ برآ نہیں ہوسکتا۔ اور ضرور ہے کہ وہ شخص متقدمین کے مختلف خیالات میں سے جس امر کو غلط سمجھے اس سے صاف انکار کرے اور اپنے کامل غور و خوض کے ساتھ صرف احکام خدا و رسول کو پیش نظر رکھکر ایک مستحکم رائے قائم کرلے اور پھر اس اصول پر اسلام کی حمایت میں مصروف ہو۔ اور اس طرح کرنے پر ضرور ہے کہ بعض کوتاہ نظر یا وہ حضرات جن کے گوشہ خلوت اور عبادت خانوں تک اسلام پر حملہ کرنے والوں کی آواز نہیں پہنچتی اور وہ لوگ جو صرف اندرونی مخاصمتوں میں مصروف رہنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور غیروں کو صرف کافر کہدینے میں اسلام کی فتح جانتے ہیں۔ غرض ان خیالات کے لوگ اس شخص کے مخالف ہوجائیں گے اور میں خیال کرتا ہوں کہ غالبا آپ کے بارہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ اور ہندوستان کے ہر گوشہ سے آپ کے خلاف صدا بلند رہی۔ جس سے مجھے اندیشہ پیدا ہوا کہ مبادا آپ ان علماء کی جواب دہی میں مصروف ہوجائیں۔ اور اس طرح ایک تو اندرونی مخالفت میں جو بدقسمتی سے پہلے ہی نہایت شدت سے ہے ایک اور اضافہ ہوجائیگا۔ اور

+ [illegible] اہلسنت [illegible] سے خارج نہیں [illegible] نہیں کیا۔ [illegible] ان مقلدین [illegible] اہلسنت ہیں [illegible] جواب [illegible]

اہلحدیث میں جو پہلے ایک فرقہ تھا۔ اب ثنائی اور شاید غزنوی نام کے دو گروہ پیدا ہو جائیں گے اور دوسری جو خدمت اسلام کہ صرف تنہا آپسے یا شاید ہندوستان میں دو چار اور بزرگواروں کی ذات سے ہوتی ہے۔ اُس کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اور یہ وہ صدمہ ہے جس کے خیال سے دل میں اگر کسی کے پہلو میں دل ہو۔ ایک رعشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اسی اندیشہ نے مجھے جرأت دلائی۔ کہ آپ کی خدمت میں عرض کروں پس پھر اُس خدا کے لئے جسکے بھیجے ہوئے سچے دین کی جو آپ اسوقت تک خدمت کرتے رہتے ہیں آپ علماء کے جواب اور ان سے بحث کرنے کی طرف ہرگز ہرگز متوجہ نہ ہوں کیونکہ اس طرح یہ جھگڑا اسقدر طول پکڑ جاوے گا۔ کہ نہ صرف آپ کی تمام عمر تک بلکہ آپ کے متبعین اور نیز فریق ثانی کے معتقدین میں یہ بحث ایک غیر محدود زمانے تک جاری رہکر بھی ختم نہ ہوگی۔ آپ صرف تنہائی میں ان اعتراضوں پہ غور کریں۔ اور جو بات اُن کی آپ کو حق معلوم ہو۔ نہایت جوانمردی سے اس کی نسبت تسلیم کا اظہار کر دیں جن باتوں میں آپ اون کی طرف سے زیادتی سمجھتے ہیں یا ان کے پیش کردہ تفسیر کو آپ سچے دل سے غور کرنے کے بعد حق نہیں سمجھتے اس کی نسبت ان کو کچھ جواب نہ دیں اور مخالفین کے طعنوں اور شکست کھانے کے بازاری پھبتیوں کی کچھ پرواہ نہ کریں۔ اور اپنی اُس فرض میں جسکے واسطے خدا نے آپکو موزوں بنایا ہے۔ اور جس کا ادا کرنے والا کم از کم پنجاب میں آپ کے سوا اور کوئی نہیں۔ اُس میں مصروف رہیں اور اسلام کے بیرونی حدود کو بے محافظ چھوڑنے کے خطرناک غلطی کے مرتکب نہوں۔ خدا نے چاہا۔ تو آپ کے مخالفین کی بک جھک چند روز میں خود بخود بند ہو جائے گی۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ میری گذارش آپکو ناگوار نہ ہوگی۔ اور اپنی فرصت کے وقت اسپر غور فرما کر کوئی مناسب رائے قائم فرمائینگے

نسئال اللہ لنا ولکم التوفیق للسلوک علی سبیل الرشاد۔

(راقم۔ محمد علی پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ)

(خاکسار) رسالہ مذکورہ کا جواب طیار ہونے کو تھا بیشک توجہ نہ چاہئے تھی۔ مگر بموجب فرمان نبوی اتقوا مواضع التھم (تہمت کی جگہ سے بچتے رہو) کچھ لکھنا ہی پڑا۔ کیونکہ میرے عنایت فرماؤں نے کئی ایک مواقع پہ تو میرے کلام کے معنے غلط کئے ہیں۔ اور کئی ایک جگہ بیجا تہمتیں لگائی ہیں۔ اور بعض جگہ خود غلطی کھائی ہے اس لئے چند روز کی توجہ سے جواب طیار کیا گیا۔ جو عنقریب شائع ہوگا۔ طوالت نزاع کا خطرہ یہاں بھی بعض دوستوں کو ہوا تھا چنانچہ اُن کے کہنے سے میں نے ایک اشتہار یکم جولائی کو دیا تھا۔ کہ کوئی ثالث منصف مقرر کر لیجئے جو فیصلہ دے۔ فریقین منظور کریں تا کہ آئندہ نزاع ختم ہو جاوے۔ مگر افسوس کہ فریق ثانی نے اسے تسلیم نہ کیا۔ آپکے اس خط نے مجھپر ایک خاص اثر کیا۔ اگر شروع میں آتا۔ تو تعجب نہ تھا۔ کہ میں بالکل اسپر عمل کرتا۔ مگر اب تو رسالہ مذکور طیار ہو گیا ہے لیکن آپ مطمئن رہیں۔ کہ خاکسار اپنے فرائض منصبی میں کمی نہ کرنے دیگا۔ انشاء اللہ

دست از طلب ندارم تا کام من بر آید ❊ یا تن رسد بجانان یا جان ز تن بر آید

(نیاز مند ابو الوفاء)

نفاق

بیروں کنم ز دل ہمہ دود نفاق را
یا گل کنم ز دست چراغ وفاق را

پہلے ہی میں نہ نظم جو دشت نفاق میں — مضموں بھی منتشر ہیں رہ افتراق میں
ابھی ہو زلف نظم ہوائے فراق میں — فرق آگیا ہے آج نظام وفاق میں
تیغ نفاق کھنچ گئی ہے گیسو دار پہ
باندھے ہوئے کمر ہیں مضامیں فرار پہ

مضموں بہم ہوں خاک کہ وہ در نفاق ہو — یاں ذکر اتفاق تو بالائے طاق ہے
رجحان طبع نظم کا سو تو فراق ہو — اظہار جو ہو گردش نیلی رواق ہو
انجم کی طرح نظم کے گوہر ادھر ادھر
بکھرے ہوئے ہیں [illegible] دلبر ادھر ادھر

مصرع ہر اک جدا ہے پئے اتفاق — بندش بھی کج ہے سست ہے یہاں کی نفاق
ہے پست کاخ نظم بھی پائے نفاق سے — در سخن فضول ہوا نفاق سے

کھلتے ہیں ہو کہ بند یہاں پاؤں دست کے
نقطے جدا ہیں لفظ سے بالا و پست کے

طرز بیاں ہو آج سراپا فراق پر خنداں ہے افتراق اسی اتفاق پر
پرواز کا ہے قصد جو چرخ نفاق پر کھولا ہے مرغ فکر نے مانند داق پر

چل پھر رہا ہے خامۂ رنگیں بیاں مرا
میداں میں ہے نفاق کے اب امتحاں مرا

اے شاہباز فکر و دماغ رسا ادھر ہے شوق شکار مضامین ہے آ ادھر
مضموں نفاق ہی کا ہیں پیچ جابجا ادھر ہو جائیں صید ہے نہ کوئی دوسرا ادھر

صیاد دہر کو ہے تلاش شکار آج
مرغ سخن بھی بھولے ہیں راہ فرار آج

برہم زن وفاق و دل آرام ہے نفاق پیدا کن مصائب آلام ہے نفاق
غارت گر اخوت اسلام ہے نفاق دور جہاں میں گردش ایام ہے نفاق

سب لوگ مبتلائے مصیبت اسی کے ہیں
آلودۂ بلا و اذیت اسی سے ہیں

ہے دو دلوں میں باعث رنج و عنا نفاق ہے گم کن کلاہ و سر پر عنا نفاق
ہے کار و بار دہر میں تخم نزاع نفاق ہے بر بلا عمارت دل کی بنا نفاق

اعراب دل متحرک تحریک ضم نہیں
مضمر حروف دل کے ہیں دیکھو بہم نہیں

ہے واسطہ ہو داغ دل و اندوہ آئینہ لبریز الم خون سے ہیں لالہ زار ہیں
دو نول ملنگی کیا چمن روزگار میں ممکن نہیں ہے جو ہوں کبھی شاخسار میں

یاں دال سے دلالت دیرینہ نفاق ہے
اور لام سے لطیفۂ [illegible] ہے

اُجڑا ہے کیا نفاق سے عشرت سرائے دل آرام اس الم سے بھلا خاک پائے دل
تھا اتحاد جب کبھی حاجت روائے دل چلتی تھی صبح و شام ہوائے ولائے دل

دل خوش تھا ۔ جان زار تھی مسرور عیش سے
سیر جہاں بھی کرتے تھے ہم فرح بیش سے

دلہا کو خلق کرتی تھی دل کی ہم آپ سیر تھے اتفاق و لطف سے خورشید خود نوید
بیعت کناں تھی قوم تو تھے ہم بھی دستگیر تھی خلق سب مرید تو ہم ہی تھے اسکے پیر

شاہنشہ زمانہ بھی گویا غلام تھے
دن رات ہم سے اونکو سلام و پیام تھے

اونچا کیا ہے دست ستم کو نفاق نے نیچا دکھا دیا ہے کرم کو نفاق نے
دلدادۂ حسد کیا ہم کو نفاق نے دل میں بڑھایا اور بھی غم کو نفاق نے

قدرت کہاں کہ دور کریں ہم نفاق کو
روشن کریں گے خاک ۔ چراغ وفاق کو

آپس میں پھوٹ تجھ سے پڑی اے نفاق دل کیونکر مقام ہو گیا تیرا رواق دل
گل ہو چکی ہے روشنی اتفاق دل چھوٹا ہوا ہے دامن مہر و وفاق دل

یارب بھٹکتے پھرتے ہیں ہم لوگ سب مدام
تاریکی نفاق سے ہے روز شب ظلام

دن رات ہوتی رہتی ہیں کثرت سے واردات ہوتے عدالتوں میں ہیں کیا کیا مقدمات
دنیا میں اس نفاق بلا کی ہے تیری گھات آگے تبسم کہ فتنۂ محشر کی چالبات

پھانسی کسی کو دی تو کسی کو رہا کیا
کس طرح ہم کہیں کہ روا ناروا کیا

ہے قوم اس نفاق کی آفت میں مبتلا سو طرح کی بلا و مصیبت میں مبتلا
دن رات ہے جہاں کی نحوست میں مبتلا ہی طرفہ یہ کہ پھر بھی ہے نخوت میں مبتلا

مغرور و دل پسند و خود ہیں اسیر قوم
فاقوں سے جاں بلب ہے امیر و فقیر قوم

دشمن ہماری قوم تو ہم قوم کی عدو کھوئی ہے ہم نے ایسے ہی جھگڑوں میں آبرو
کرتے ہیں اتحاد کی جو لوگ جستجو راہ نفاق ڈھونڈھتے پھرتے ہیں چار سو

ہے حسب قوم اونکی ۔ روش اون کی پاک ہے
واں اُڑ رہی عداوت قومی کی خاک ہے

آپس کی اس لڑائی نے مفلس بنا دیا اجڑا ہے گھر کسی کا تو گھر بار بک چکا
نفرت وہی ہے قوم میں باہم گرا ہوا جنگ و جدل بپا ہے کوئی بے تلا ہوا

وہ بد معاش ہے اُسے نیچا دکھائیے
اس کی مذلتوں کا تماشا دکھائیے

لڑنا لڑانا صبح و مسا ان کا کام ہے آفت میں ڈالدیں یہ کسی کو تو نام ہے
خرچ مقدمات میں صرفہ تمام ہے اس صرفۂ فضول کو اپنا سلام ہے

کیا کیا خسارتیں نہ ہوئیں اس فضول سے
پھر دیکھتے ہیں سب اسے نظر قبول سے

دل میں وہی ہے جوش نکلنے کا ٹھیک نہیں   کچھ ہے یہ ہوس ہے قرض بھی ملجائے گر کہیں
اوسکے خرید لیں کوئی ہم حصہ نہیں   اوٹھ بیٹھکے پھر دکھائیں ہم شکل ہنسکیں

شاید مرے سے بھی لڑینگے عدالت میں جاکے ہم
پھر ڈھاینگے ستم نئے ڈگری کو پاکے ہم

گر ابتدا میں ہار گئے ہم تو پھر اپیل   ججی میں جاکے کرینگے تو دینگے بندگی ڈھیل
اور ہم پیروی کریں بیرسٹر اور وکیل   پھر محنتانہ کی بھی کرینگے کوئی سبیل

لے کے قرض کھاینگے اور دیں گے اونکو بھی
خوش وقت ہم رہینگے بھی رکھینگے اون کو بھی

ہاں گر اپیل سے بھی ہوا فیصلہ خلاف   ہائیکورٹ تک ہم مرافعہ ثانی کرینگے صاف
بیرسٹروں وکیلوں کے گھر پہ ہو طواف   بیٹھی میں بحث کیلئے تا کرلیں اعتراف

ان سے ہے یہ امید کہ ہمکو جتائیں گے
ڈگری فریق ثانی کو کوشش سے پائینگے

گر اس اپیل نے بھی دکھائیں خرابیاں   ہیں پارلیامنٹ لندن کی بالیاں
لے کے بار قرض کا جہیلینگے سختیاں   بڑھ بڑھ کے اور دکھائینگے ہم چالبازیاں

اس پیروی سے ہی کبھی ہٹنا نہ چاہئے
صرف خرچ سے کبھی ڈرنا نہ چاہئے

جیتا اگر مقدمہ لندن کی کیا عجب   کل ہو حیات اپیل ہماری کی ہے طلب
صرف کثیر ہوگیا گرچہ بلا سبب   لیکن خوشی یہ ہے کہ ہوئی کامیاب سب

اب فکر ہے کہ قرض ہو سب بیش و کم ادا
ڈگری کو بیچیں یا کریں اب سے ہم ادا

پہلے خیال یہ ہوا ڈگری فریق پہ   جاری کریں برائے حصول زمین و زر
لیکن بلا وکیل کے ممکن نہیں مفر   درخواست کیسی دیتے ہیں ہمکو نہیں خبر

اسوقت بھی ضرورت زر ہے برائے خرچ
لائیں کہاں سے حاجت زر ہے برائے خرچ

ڈگری کو بیچدیں ہوا پیدا یہ پھر خیال   کم ہی زر ثمن سے ملیجائے نقد مال
قرضہ کو ہم ادا کریں جس سے برا ہے حال   باقی جو بچ رہے اسے کھائینگے چند سال

لیکن کیا حساب تو باقی بچت نہیں
قرضہ کو سب ادا کریں اتنی سکت نہیں!

چندے تو مبتلا ہوا اس میں کہ کیا کریں؟   خود کھائیں یا کوئی قرضہ ادا کریں

اب کیا عجب کہ قرض دہندہ ہوا کریں   ہم خاک آج خندۂ دنداں نما کریں

ڈگری کریں گے جاری جو وہ مال و ذات پر
ہوں گی نصیب ذلتیں ہر ایک بات پر

دیوالیہ میں یہ خیال آخر آگیا   چارہ نہیں ہے ہمکو بجز اسکے دوسرا
ڈگری کو پیش کرکے عدالت میں برملا   پیچھا چھڑائیں اپنا کہ ہے یہ بری بلا

پیدا کریں گے رزق کو محنت سے زور سے
کھائینگے گھر میں بیٹھکے عزت کے طور سے

کیا کیا نفاق سے نہ اٹھائیں خسارتیں   پامال جب قوم کی ہیں سب عمارتیں
کرتے ہیں برملا وہ ہماری حقارتیں   بڑھتی چلی ہیں غیر کی ہم پر جسارتیں

سب جان کے حقیر دباتے ہیں برملا
ذلت میں اپنی ہمکو لٹاتے ہیں برملا

اے دل کریگا قوم کی کب تک شکایتیں   طول عمل ہے غمزدہ دل کی حکایتیں
باہم بھلادو دل سے عداوت اے عزیز   بنجائیں بگڑی قوم کی اسمیں جو حالتیں

بس آج اختتام پہ ذکر نفاق ہو
اور ہر بشر کے دل میں امید وفاق ہو

نشان ہے پاس کرکے جو بیرسٹری لی آپنے   بیمار قوم کے لئے کوئی دوا بھی لا
تا ہیں اوکی سند سے نمایاں یہ ہوئے   دارو مریض قوم کو یاں چاہئے سوا

قائل کار آمد آپ کی نہیں اس دم مشاورت
صحت کے بعد کیجئے باہم مشاورت

ہے عرض میری آپ سے یہ از زبان قوم   ہو جائیں آپ قوم کی بنجائے شان قوم
امداد ہوگی آپ سے یہ تھا بیان قوم   لیکن خیال خام تھا جو تھا گمان قوم

ہاں آپ دستگیر ہوں اسوقت قوم کے
ارشاد تھیں پھر ہوں اسوقت قوم کے

دولت کی دوسروں کو اگر کچھ ملا تو کیا   لے کے اپنی قوم ہی گھر میں اگر تو کیا
اسطرح نفع آپکو گر کچھ ہوا تو کیا   عاجز کو اور اپنے عاجز کیا تو کیا

پھر قوم سر بلند ہو کام ایسا کیجئے
نام آور زمانہ ہو نام ایسا کیجئے

ہر قوم کو مقدمہ بازی کا مشغلہ   ہم ہوں کہ ادہر ہوں نہ خجل اپنے عیب سے
آبائی جائداد کو بھی بیچتے ہیں سب بیٹا   حاصل کریں گے قوت بازو سے جو بنا

دن رات مجلس میں رہیں ان کا یہ کام ہو
آوازۂ حدوث الم کو پیام ہے

دل میں ہے آج کثرتِ آلام ساقیا! اور غم فزا ہے گردشِ ایام ساقیا
میخانہ کھول دے یہ سر شام ساقیا ہوں منتظر۔ ادہر بھی کوئی جام ساقیا

وابستہ سب امیدیں ہیں تیری نگاہ سے
امیدوار در پہ پڑا ہوں پگاہ سے

جاتا ہے چل تیری بزم سے ناشاد ساقیا تاہم دعا ہے تو رہے آباد ساقیا!
ہے قوم اب نفاق سے برباد ساقیا ہے سخت مصیب وقت کی افتاد ساقیا

ساقی وہ مے پلا کہ زمانے میں نام ہو
دور نفاق دور ہو اور یہی کام ہو

منعم ز غفلتو کہ سبک گوش قوم کر کیا کر رہا ہوں قوم کی اصلا نہیں شعر
ھذا الکلام طیب یقینا البشر لوان اکار ڈوان مسلط سید بائی ماسٹر

Livein doo rd IN warld
Said my master

ہاں اے صبا بگو بہ جہاں ایں پیام ما
بشنو بہ گوش ہوش و خرد ایں کلام ما

راقم

فرصت اگر جو فکر زمانہ سے پائیں گے
رنگ۔ اتفاق قوم کا ہر سو جمائیں گے
(ایڈیٹر)

تقریظات

برق اسلام بر ترکِ اسلام۔ یہ وہی کتاب ہے جسکا مدت سے اشتہاری اعلان کیا جاتا تھا۔ اس کے مضامین کی بابت اس سے زیادہ کیا کہا جاوے کہ انوار الاسلام سیالکوٹ کے کہنہ مشق اڈیٹر کے قلم کا نتیجہ ہے جسکی طرز تحریر سے ناظرین آگاہ ہیں۔ ترکِ اسلام کے ایکسو پندرہ سوالوں میں سے ۳۰ سوالوں کے جواب سر دست حصہ اول میں دئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ **ترکِ وید** کا ایک حصہ لگایا گیا ہے۔ مگر افسوس کہ ۳۰۰ صفحوں کی تعداد کو محدود رکھنے کے لئے خط بہت ہی باریک کرایا گیا۔ جس سے کتاب کے مضمون کا لطف جاتا رہا۔ قیمت ۴ر۔ دفتر انوار الاسلام شہر سیالکوٹ سے ملسکتا ہے۔

فتح الموحد۔ اس کتاب میں مصنف علام نے مجلس مولود شریف کی تاریخ اور اوس کا نشو و نما پانا اور رواج پہر اس کی شرعی تحقیق نہایت بسط سے کی ہے۔ جس کی نظیر کسی اور کتاب میں شاید مشکل سے ملے قیمت ۸ر جو کسی قدر زیادہ ہے ہماری درخواست ہے۔ کہ اگر نہیں تو محصول ڈاک وغیرہ خرچ اسی میں محسوب کیا جاوے۔ پتہ مولوی عبد الخالق خان حنفی موحد مقام دہلی۔

فیصلہ قرآنی۔ تکذیب قادیانی۔ مضمون نام سے ظاہر ہے مرزا صاحب قادیانی کے خیالات کی تردید ہے مصنفہ حکیم حافظ محمد سعید الدین صاحب اسٹیشن کاہنا کچہ ضلع لاہور قیمت ۸ر۔ ہماری رائے میں مصنف موصوف نے چونکہ بغرض تجارت تصنیف نہیں کی۔ اس لئے قیمت میں کمی کر دیں۔ تو بہت مناسب ہو کل صفحات ۹۲ ہیں۔

بابو عبد الغفور (دہرمپال) پر فوجداری مقدمہ کرنے کی اجازت صاحب ڈپٹی کمشنر دہلی سے مانگی گئی۔ اونہوں نے بغرض منظوری گورنمنٹ پنجاب کے پاس بھیجدی ہے (کرزن گزٹ ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء) دیدہ باید۔ ہماری رائے اس بارہ میں کچھ ہی ہو بہر حال اہالی دہلی نے جو کچھ کیا ہے۔ سوچ سمجھکر ہی کیا ہوگا۔ تاہم ہم اس امر سے خوش ہیں۔ کہ عبد الغفور مذکور کے ترکِ اسلام کے متعدد جوابات ہونے کے بعد قانونی کارروائی ہونے سے آریوں کا یہ عذر نہ رہا۔ کہ مسلمان جواب دینے سے عاجز ہیں اس لئے سرکار میں دوڑتے ہیں بلکہ مسلمان جیسے کہ اپنے علم سے کام لیتے ہیں قانونِ سلطنت سے بھی فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ گو ہم کسی وجہ سے اسکے

[illegible]

مباحثہ نگینہ۔ نگینہ میں چھپ رہا ہے۔ جن صاحب کو ضرورت ہو۔ وہ حکیم ارتضی علی صاحب مقام نگینہ ضلع بجنور سے خط وکتابت فرماویں +

فتوے

سوال نمبر ۱۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ولی میت نے ایکبار نماز جنازہ کی بعض لوگوں کے ساتھ پڑھی۔ اور دوسرے لوگوں کے ساتھ بامامت شخص آخر نماز جنازہ پڑھی۔ تو یہ تکرار نماز جنازہ جائز ہے یا نہیں۔ اور اگر ولی اس مسئلے سے ناواقف ہے اور بسبب امر کسی عالم کے اوسنے دوبارہ نماز جنازہ پڑھی۔ تو وہ گنہگار ہوگا۔ یا وہ عالم یا دونوں یا کوئی نہیں۔

سوال نمبر ۲۔ نماز جنازہ تین روز تک متواتر جائز ہے یا نہیں۔ حدیث و فقہ سے مدلل جواب تحریر فرماویں؟

سوال نمبر ۳۔ فی زماننا جو مروجہ خطبہ کا ترجمہ پڑھا جاتا ہے اس کے جواز کی کیا دلیل ہے؟ (ایک طالب العلم از مدرسہ احمدیہ آرہ)

جواب نمبر ۱۔ نماز جنازہ میت کے لئے دعا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اخلصوا له بالدعاء۔ پس دعا اگر متعدد دفعہ کی جاوے تو کیا منع ہے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جنازہ تین روز تک پڑھا گیا۔ صاحب ہدایہ نے کہا ہے۔ کہ ایک دفعہ پڑھنے سے فرض ادا ہوگیا۔ اور نفل مشروع نہیں۔ مگر اس پر کوئی آیت یا حدیث دلیل نہیں لاسکے بلکہ شراح ہدایہ کو آنحضرت کے جنازے کی بابت بہت کچھ تکلف کرنا پڑا۔ جو خواہ مخواہ کا بوجھ اپنے ذمہ لیتا ہے اور اگر یہ بات محقق ہوجاوے کہ تعدد نماز جنازہ منع ہے۔ تو صورت مرقومہ میں ولی میت کو گناہ نہیں کیونکہ وہ عامی ہے اس نے ایک عالم کے کہنے سے کام کیا ہے۔ فھذہ مذھب مفتیہ

جواب نمبر ۲۔ اس کا جواب آگیا۔

جواب نمبر ۳۔ خطبہ میں وعظ کہنا سنت ہے حدیث شریف میں ہے کان یقرأ القرآن ویذکر الناس (مشکوۃ) یعنی آنحضرت خطبہ میں قرآن شریف پڑھکر لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے درمختار میں ہے یکره التکلم فیها الا الامر بمعروف لانه منها یعنی خطبہ میں بات کرنا منع ہے سوائے امر معروف یعنی وعظ و نصیحت کے کیونکہ یہ اسی خطبے میں داخل ہے۔ ہدایہ میں ہے ولو خطب قاعدا او علی غیر طهارة جاز لحصول المقصود۔ کفایہ شرح ہدایہ میں اس مقصود کی تشریح کی ہے وهو الوعظ والتذکیر مفصل بحث رسالہ اہلحدیث کا مذہب میں ملاحظہ ہو۔

سوال نمبر ۴۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جہاں بیماری مذکور ہو۔ وہاں سے بھاگ کر دوسرے شہر یا ایک محلے سے دوسرے محلہ میں یا ایک مکان سے دوسرے مکان میں جانا جائز ہے یا نہیں اور یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ کتب تاریخ مثل ابن خلدون وغیرہ میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حضرت ابو عبیدہ کو ملک شام کیطرف سپاہ سالار کر کے حضرت نے روانہ فرمایا۔ جب فوج مرسلہ وہاں پر پہنچی۔ تو اوہیں مرض وبا پڑی اور حضرت عمرؓ کو خبر ہوئی آپ نے سپاہ سالار مذکور کو فرمان لکھا کہ جس جگہ تم ہو۔ وہ جگہ مرطوب ہے فوج کو لیکر پہاڑ کی طرف چلے جاؤ۔ مگر اونھوں نے اوس پر عمل نہ کیا۔ اور فوت ہوگئے۔ پھر ان کی جگہ اُن کا بیٹا سپاہ سالار ہوا۔ پھر حضرت عمر نے اوسکو بھی فرمان سابقہ پر توجہ دلائی۔ مگر اس نے بھی عمل نہ کیا آخر وہ بھی فوت ہوگیا۔ پھر اُن کی جگہ ایک اور صحابی سپاہ سالار ہوئے۔ پھر اون کو اوہی فرمان کی طرف اشارہ ہوا۔ لیکن اونہوں نے اوس پر عملدرآمد کیا۔ اور فوج کو پہاڑ ہی پر منتشر کیا۔ اس سے بیماری رفع ہوگئی۔ کیا یہ روایت صحیح ہے یا نہ اور اس روایت سے لوگ مستند ہو کر بیماری کے مکان سے مفرور ہونا جائز جانتے ہیں اور اکثر لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ جیسے اور دوائی ہر مرض کیلئے کیجاتی ہے۔ اسی طرح آب وہوا کا بدلنا بھی ایک دوا ہے اور یہ بھاگنا ہمارا بدلنا آب وہوا کا ہی جواب اس کا ساتھ ادلہ کے بالتفصیل عنایت فرماویں تاکہ عوام الناس کے شکوک رفع ہوں (راقم [illegible])

جواب نمبر ۴۔ مرض طاعون سے بھاگنا منع ہے حدیث شریف میں ہے کہ جب کسی زمین میں طاعون پڑے۔ تو وہاں سے نہ بھاگو۔ ابن خلدون میں لکھا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہ کو حکم بھیجا تھا کہ کسی اونچی جگہ پر چلے جاؤ۔ اونہوں نے ابو موسیٰ کو مناسب جگہ کی تلاش کیلئے مقرر کیا

مگر اس جگہ جانے سے پہلے ہی فوت ہو گئے۔ لیکن اس میں یہ ذکر نہیں۔ کہ اوسوقت اوس جگہ پر طاعون بھی تھا۔ ممکن ہے کہ اوس شہر میں طاعون ہو۔ مگر چھاونی میں جہاں ابوعبیدہ کی فوج رہتی تھی طاعون نہ ہو۔ مگر احتیاطاً حضرت عمرؓ نے نقل مکانی کا حکم دیا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت عمرؓ کو بھی اوسوقت تک اس حدیث کا علم نہ ہو۔ چنانچہ اسی صفحہ ابن خلدون پر جہاں ابوعبیدہ کے نام حکم جاری کیا گیا ہے یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ ایک دفعہ سفر میں تھے جہاں کا قصد تھا۔ وہاں طاعون کے ہونے کی خبر آئی۔ تو آپ نے مشورہ کیا۔ کہ کیا جاویں چنانچہ واپسی کی رائے حضرت عمرؓ کو پسند آئی۔ اُس پر عبدالرحمن بن عوفؓ نے حضرت عمرؓ کو یہ حدیث سنائی کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جہاں طاعون ہو وہاں نہ جاؤ۔ نہ وہاں سے نکلو (ابن خلدون بقیہ جزء ثالث ۱۲۴) اس سے غالب گمان ہوتا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ نے جسوقت انتقال مکانی کا حکم ابوعبیدہؓ کو دیا تھا۔ اوسوقت تک اس حدیث کی خبر آپکو نہ ہوئی ہوگی اور یہ ممکن ہے۔ اسلئے حدیث مذکور کا حکم صحیح ہے اوس کے خلاف نہیں چاہئے۔ ہاں صفائی مکان ولباس نہایت ضروری ہے ایسا ہی یہ بھی صحیح نہیں۔ کہ ابوعبیدہؓ نے حضرت عمرؓ کا حکم نہ مانا۔ امیر المومنین کے حکم کی تعمیل نہ کرنا مسلمانوں کا کام نہیں۔ بلکہ اسی وقت ابوعبیدہؓ نے مکان مناسب کی تلاش کے واسطے ابوموسیٰ کو حکم دیدیا تھا۔ مگر خود انتقال کر گئے۔

سوال نمبر ۵۔ ایک شخص مر گیا۔ اُس کے تین بھائی حقیقی اور دو لڑکیاں اور عورت اوس کی زندہ ہے اُن کے کس طرح حصے ہونگے۔

(محمد پناہ خریدار اخبار)

جواب نمبر ۵۔ ۲۴ عدد پر حصہ ہو کر ۳ بیوہ کو ۱۶ لڑکیوں کو باقی تینوں بھائیوں کو ملینگے۔

سوال نمبر ۶۔ ایک شخص حج کو جانا چاہتا ہے۔ مگر اُس کی والدہ اسکو روکتی ہے۔ اب شخص مذکور کیا کرے؟

سوال نمبر ۷۔ کوئی شخص اپنی بیٹی کے نکاح پر داماد سے روپیہ لیسکتا ہے۔ تو ہندوؤں اور ایسے مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟

سوال نمبر ۸۔ بے اختیار وسواس جو دل پر گزرتے ہیں اونپر بھی مواخذہ ہوگا؟ حالانکہ ہم اونکو برا بھی جانتے ہیں۔

جواب نمبر ۶۔ والدہ کو بھی ساتھ ہی حج کو لیجاوے۔ اگر وہ اسپر بھی راضی نہ ہو۔ تو اس کی ناراضگی کی پرواہ نہ کرے حدیث شریف میں ہے **لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق** یعنے خدا کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی فرمانبرداری جائز نہیں۔

جواب نمبر ۷۔ بیشک لے لینا جائز ہے ہندوؤں کا دستور ہے۔ کہ نہیں لیتے۔ پس یہی فرق ہے۔ اور جو لیتے ہیں۔ اُن کے ساتھ ایسے امور میں فرق کرنا جائز نہیں۔ اسکو ضد کہتے ہیں حدیث شریف میں ایک دفعہ صحابہ نے عرض کیا۔ کہ حضرت ہمیں تو قرآن مجید میں حکم آیا ہے۔ کہ عورتوں سے حیض میں علیحدہ رہا کریں۔ اسپر یہودی کہتے ہیں۔ کہ محض ہماری مخالفت کے لئے یہ حکم بنایا گیا ہے افلا نخالفھن یعنے کہا پھر ہم پوری طرح اُن کی مخالفت نہ کریں۔ کہ اون سے جماع بھی کر لیا کریں آپکو سخت رنج آیا۔ فرمایا۔ نہیں۔ ناحق کی ضد مت کیا کرو

جواب نمبر ۸۔ بے اختیار وسواس جو گذرتے ہیں۔ اونپر مواخذہ نہیں۔ بلکہ اگر انکو برا سمجھتا ہے۔ تو اس کی بابت حدیث شریف میں صریح الایمان کا لفظ آیا ہے ایک صحابی نے عرض کیا۔ کہ ہمارے دل پر ایسے خیالات آتے ہیں۔ کہ ہم اونکا ظاہر کرنا ایسا برا سمجھتے ہیں۔ کہ ہماری زبان آگ سے جل جائے تو اچھا ہے۔ اوسپر آپنے ارشاد مذکور فرمایا۔ کہ یہ تو صریح ایمان کی علامت ہے۔

سوال نمبر ۹۔ نماز میں خیال کس طرف رکھے اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ خیالات یکسو ہوں۔

جواب نمبر ۹۔ حدیث شریف میں آیا۔ کہ جب بندہ الحمد للہ کہتا ہے۔ تو خدا اسکے جواب میں حمدنی عبدی کہتا ہے۔ اسیطرح جب الرحمن الرحیم کہتا ہے۔ تو خدا جواب دیتا ہے۔ پس ہر لفظ کو جو منہ سے نکالے۔ دل میں خیال رکھے کہ خدا نے مجھکو یہ جواب دیا ہے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ رسالہ ہمعات میں لکھتے ہیں کہ اسطرح سے نماز پڑھنا دل پر ایک خاص اثر پیدا کرتا ہے۔ واللہ ولی التوفیق

انتخاب الاخبار

پنجاب میں ۱۲ ضلعے ۸۰ تحصیلیں اور پانچ دیسی ریاستیں اب تک طاعون سے آلودہ ہیں (مرزا قادیانی سے پوچھو)

امیر کابل نے ڈھکہ میں ایک مسلح سرائے بنانے کا حکم دیا۔

مرزا صاحب قادیانی کا مقدمہ گورداسپور میں جاری ہے ۲۳ ۲۴ جولائی تاریخ مقرر ہے

نواح کائپنگ میں پوری شکست کھا کر بھی روسیوں نے ایک دوسری لڑائی کی رو میں بھی نیچا دیکھا۔

خواجہ حسن نظامی دہلوی بقول پیسہ اخبار فوت ہو گئے تھے۔ اب بقول وکیل امرتسر زندہ ہو گئے کیا مرزا صاحب مسیح قادیانی کا معجزہ ہے۔

بقول جنرل اکو یہ لڑائی دوپہر کو بند ہو گئی تھی۔ لیکن روسی توپخانہ بند نہ ہوا بلکہ جاری رہا۔

تعاقب کرنے والی جاپانی فوجوں پر روسی توپخانہ گولہ برساتا تھا۔ ۳ بجے وہ بھی خاموش کیا گیا۔

اس لڑائی کے نقصانات ہنوز زیر حساب ہیں پانچ روز تک جنگ رہی تھی۔

جاپانی فوج کے ایک اعلیٰ افسر کو ران میں گولی لگی ہے۔ [illegible] پورٹ آرتھر سے براہ راست خبر بالکل بند ہے۔ جنگ کا [illegible] کئی دن ہو گئے ہیں۔

کہتے ہیں روس کی ۳۰ ہزار نہیں بلکہ لاکھ سے زیادہ فوج پورٹ آرتھر میں محصور ہے جو مضبوط ہے۔

وہ تین ماہ تک اوقات کاٹ سکتے ہیں کمک کے امیدوار ہیں [illegible] توڑ کا جوڑ ہے۔

چیفو سے خبر آئی۔ سوموار شام کو پورٹ آرتھر کی طرف دو مہیب آوازیں سنائی دیں۔ [illegible] چونک پڑے۔

سلطان المعظم نے حکم صادر فرمایا ہے کہ آئندہ سے جامع مسجدوں کے اماموں، مؤذنوں اور دیگر تمام خدام کی تنخواہیں ٹھیک وقت پر ملا کریں۔ (غنیمت ہے)

نواب صاحب رامپور کربلائے معلی وغیرہ کی زیارت کو جاتے ہیں۔ ہمراہی ۵۰۰ ہیں۔ (کیوں؟)

لاہور کی وہ خوبصورت مسجد کہ جسمیں مدت تک نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ٹریفک سپرنٹنڈنٹ کا دفتر رہا اور جسکو لارڈ کرزن کے خاص حکم سے ریل والوں نے خالی کر دیا۔ اب مسلمانوں کو پوری طور سے دیدی گئی۔ مسلمانوں نے اس مسجد میں قالین اور جانمازیں عمدہ طور سے بچھا دی ہیں۔ ایک عرصہ کے بعد جولائی کو جمعہ کے روز اس مسجد میں مسلمانوں نے سب سے اول نماز جمعہ ادا کی۔ ریلوے کی ۸۰۰ مسلمان ملازم جمعہ کی نماز میں اس مسجد میں موجود تھے نماز جمعہ کے بعد تمام مسلمانوں نے لارڈ کرزن کے لئے دعا خیر مانگی جنکے حکم کی کوشش سے یہ مسجد مسلمانوں کو واپس ملی۔ اس مسجد میں امام اور مؤذن روزانہ پنجوقتہ نماز پڑھانے کے لئے مسلمانوں نے مقرر کر دیئے مسجد کے احاطہ میں ایک بہت بڑا کنواں اور ایک حوض بھی نکل آیا ہے

نگینہ کے آریہ اور مسلمانوں کے مباحثوں کے نتیجہ میں اس ہفتہ اور خوشخبری ہے۔ کہ ایک صاحب نے جو ۳۰ ؏ سے زیادہ پنشن پاتے ہیں مع اپنے صاحبزادے اور صاحبزادی کے اسلام قبول کیا۔ آپ رڑکی کے رہنے والے ہیں (سراج الاخبار)

لارڈ کچنر کمانڈر انچیف نے ہندوستان میں فوج کی از سرنو تقسیم کرنیکی تجویز پیش کی ہے کہ جسکے موافق زیادہ تر فوج سرحدی مقامات پر رکھی جاویگی اور بہت سی چھاؤنیاں نئی قائم ہوں گی اور بعض پرانی چھاؤنیاں چھوڑ دی جاینگی۔ اس تجویز پر آجکل انگلستان کی ڈیفنس کمیٹی غور کر رہی ہے۔ ڈیفنس کمیٹی بہت احتیاط کے ساتھ اس تجویز کی ایک ایک بات پر خیال کرے گی۔ ہندوستان میں فوج کو از سرنو تقسیم کرنے کی تجویز کے موافق گورہ فوج کی عظیم تعداد موسم گرما میں بجائے پہاڑوں کے اور سرحدی مقامات میں بھیجی جایا کریگی +

ڈاکٹر اکشئی کانت چٹرجی کی بابت جو حال ہی میں بمقام حیدرآباد مشرف باسلام ہوئے ہیں۔ دکن ٹائمز لکھتا ہے کہ آپ بنگالی ہیں ایک ممتاز فاضل ہیں انگریزی بنگالی سنسکرت۔ عربی۔ فرنچ۔ روسی اور جرمن زبانوں میں اعلیٰ قابلیت رکھتے ہیں۔ ایک یورپین یونیورسٹی کے ڈاکٹر آف فلاسفی ہیں۔ جرمنی زبان میں آپ نے ایسے ایسے پرزور لکچر دیئے اور اعلیٰ اعلیٰ مضامین لکھے کہ یورپ بھر میں اُن کی قابلیت کی دھاک بیٹھ گئی۔ حتی کہ پایہ تخت روس میں ہندی زبانوں کے پروفیسر مقرر کیے گئے۔ جس عہدہ کی خدمات ڈاکٹر صاحب نے سال بھر سے زیادہ باعزت و تعریف انجام دیں۔ آپ بابو سیتل کنٹ چٹرجی (ایڈیٹر ٹریبیون) کے برادر معظم ہیں۔

اشتہار بشارت آثار

مجموعہ کتاب قیام اللیل

جس میں تراویح کی تحقیق بہت عمدہ طور پر زمانہ قدیم سے درج ہے چھپا ہے کاغذ عمدہ خط عمدہ قیمت کاغذ سفید صرف ۱۲؍ حنائی صرف ۱؍ دیکھنے کے قابل ہے - یہ رقم کیا چیز ہے - ایسی عمدہ غیر مشتہر نعمت کے سامنے - لاریب جس نے نہیں دیکھی - وہ دیکھکر افسوس کریگا کہ میں نے اسکو پہلے کیوں نہیں دیکھا - مصنف اس کا امام بخاری کا ہمعصر زمانہ ہے اس نے ۲۹۴ھ میں وفات پائی ہے - نصیب ان کے جنہوں نے یہ کتاب چھپوائی اور پھر جنہوں نے یہ کتاب خریدی -

لوگو! ایسی کتابوں کو خریدو - جو موجب رضاء الٰہی ہیں - اور موجب وصول جنت ہیں - اللھم انی اسئلک الجنۃ وما قرب الیھا من قول او عمل واعوذ بک من النار وما قرب الیھا من قول او عمل الٰہ الحق آمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ واہل بیتہ اجمعین والسلام

نوٹ:- اس کتاب کے سوا اور ہر قسم کی کتابیں مطبوعہ مصر واستنبول وغیرہ عربی فارسی اردو بیٹھے بٹھائے ایک کارڈ کے آنے پر کتب مطلوبہ ارسال خدمت کیجاتی ہیں فقط - پتہ یہ ہے -

حافظ عبد السلام مالک کتبخانہ اسلامیہ اندرون لوہاری
دروازہ شہر ملتان

نوٹس

مجھکو کتابوں کا بڑا شوق ہے - کتب فروش نسخے اور فہرستیں میرے پاس بھیجا کریں - تو پسندیدہ کتاب منگوا لیا کرونگا -

المشتہر

مولوی سید ابو الفضل شاہ عباسی اسٹیشن باقرانی روڈ ضلع لاڑکانہ

مجرب ادویات

لائف پلز (حب حیات) اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہتے ہیں - کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے ماندہ نہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو اسکو اپنی جیب میں رکھئے لائف پلز تین بکس کا کورس ہوتا ہے - جو بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دنوں میں بالکل دور ہوجاتی ہے - نامردی ضعف باہ - ضعف اعصاب - ضعف دماغ - ضعف بصر - ضعف معدہ جریان - کثرت انزال - رقت منی - سلسل البول - تقطیر البول - لقوہ اور رعشہ وغیرہ کے لئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۸ گولیاں عہ

روح دافع بخارات نوبتی تپ تجربہ تپ تہیہ وغیرہ ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا نوبتی تپ تجربہ تپ تہیہ وغیرہ بخارات کیواسطے کرشمہ صحت ہے بڑی کامیابی کے ساتھ شہرت حاصل کر رہا ہے ایک شیشی سے تین چار مریض صحت پاتے ہیں قیمت ۱؍

روح دافع طحال قیمت فی شیشی عہ اس عجیب الاثر روح سے ان لوگوں نے جو یونانی - ویدک اور انگریزی ڈاکٹری علاج سے مایوس ہوچکے تھے بفضل خدا صحت پائی ہے -

بوٹیوں کا مقوی شربت اعضائے رئیسہ شریفہ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی ہو کر جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہیں اگر آپ کسی محنت کی وجہ سے مثل کسل یا کسی بیماری کی وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں - تو اس کی ایک خوراک ساری کسل اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کر دے گی قیمت شیشی ایک اونس ۸ دو اونس عہ

مصفی خون قیمت فی شیشی خورد عہ کلاں عہ فسادات خون تر و خشک خارش - خنازیر - سبگ زرد وغیرہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے فقط ایک شیشی کافی ہے اسکے استعمال سے وبائیہ امراض نزدیک نہیں آتیں ایام امراض وبائیہ میں اسکا استعمال کرنا ضروری ہے -

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی منیجر کارخانہ
ادویات انگریزی و یونانی چوک ست سنگھ امرتسر

حسب ارشاد مولانا ابو الوفا مولوی ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

الحمد

اہلحدیث

اهل الحدیث هم اهل النبی وان
لم یصحبوا نفسه انفاسه صحبوا

اهل الحدیث لقد صانوا [illegible]
دین الرسول [illegible]

[illegible]

امرتسر یوم جمعہ ۱۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

[illegible]

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے [illegible]

والیان ریاست سے ۔ [illegible]

رؤسا اور جاگیرداروں سے [illegible]

عام خریداروں سے ۔ [illegible]

قیمت ہر حال پیشگی آنی ضروری ہو

نمونہ کا پرچہ مفت [illegible]

[illegible]

حسب وعدہ

آج کے پرچہ کے ساتھ اشتہارات ارسال ہیں۔ امید ہے کہ ہمارے دوست اور اہل حدیث کے قدردان ان اشتہاروں کو اپنے دوستوں اور باذاق احباب تک ضرور پہنچا دیں گے اور مسجدوں اور عام گذرگاہوں میں لگوا دیں گے اور اگر اشتہاروں کی اور ضرورت ہو۔ تو طلب فرما دیں۔

نمبر سابق میں ہم نے یہ بھی لکھا تھا۔ کہ جن لوگوں کو آپ ایسے اخبار کا مذاق سمجھیں۔ ان کی فہرست مہتمم کے نام بھیجدیں۔ سو اب دوبارہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ امید کہ بہت جلدی توجہ فرما دیں گے + (مینیجر)

۱۹- جولائی ۱۹۰۴ء

مباحثہ نگینہ میں آریوں کی مغلوبیت

بقول آریہ اخبار

اخبار ہتکاری امرتسر نے مباحثہ کی کیفیت شائع کی۔ مگر افسوس کہ باوجود تبادلہ اہلحدیث کو کوئی پرچہ نہ بھیجا۔ بذریعہ تقاضا کا لکھا۔ تو وہ بھی ہضم۔ محرر کو قیمت دے کر بھیجا۔ تو جواب ملا کہ پرچہ نہیں رہا۔ لیکن اصل وجہ یہ تھی کہ ماسٹر آتمارام جی نے حسب معمول آریہ سماج راست بیانی سے سخت عداوت کرکے کیفیت لکھی تھی۔ اس لئے انہوں نے سوچا کہ اہلحدیث کی نظر سے گذرنا خیر نہیں یہ آریہ سماج کی قدیمی عادت ہے۔ کہ مباحثہ میں شکست اٹھا کر بیرونی دنیا کو گمراہ کرنے کے لئے غلط واقعات شائع کیا کرتے ہیں۔ جس کی زندہ مثال ایک تو مباحثہ دیوریہ ہے۔ جس میں آریہ سماج کے مشہور لیکچرار اور ودوان پنڈتاں نے منہ کی کھائی۔ اور ندامت دھونے کیلئے آخری جب حسب قرارداد مباحثے کے پرچے پورے ہوگئے تو بذریعہ پریذیڈنٹ ایک رقعہ پیش کردیا۔ کہ مباحثہ جاری رکھا جائے۔ اسپر اہل اسلام نے کہا۔ کہ حسب شرائط مباحثہ بخیر و خوبی تمام ہوچکا ہے۔ پس ہمارے مہاشہ جی کو بات ملگئی جھٹ سے اپنی کتاب مباحثہ کے صفحہ ۱۰۹ پر لکھ مارا۔ کہ مولوی صاحبان کا مباحثہ جاری رکھنے سے صاف انکار۔ حالانکہ یہی مہاشہ جی اسی کتاب کے صفحہ ۲۲ پر شرائط میں لکھتے ہیں کہ ہر ایک مضمون پر پانچ پانچ تقریریں ہوں گی۔ کہئے مہاراج جب علمائے کرام نے اس شرط کے مطابق پانچ پانچ تقریریں پوری کردیں اور ان میں بفضلہ تعالی آریوں کو کامل شکست ہوچکی۔ اور ثابت ہوچکا کہ آریہ مت میں بجز ایک نعمت غیر مترقبہ نیوگ کے کوئی فضیلت نہیں۔ تو پھر ناحق تضیع اوقات کیوں کرتے ہو۔ اسی طرح مباحثہ نگینہ میں مہاشوں کو جب بڑی عزت سے شکست ہوئی۔ ایسی کہ دس منٹ میں آپ اپنی مقررہ شرائط الہام کو ثابت نہ کرسکے۔ تو اخباروں میں مشہور کردیا کہ مولوی صاحبان نے تین روز پہلے ہی مباحثہ بند کرنے کی درخواست کردی۔ کیونکہ مباحثہ ۱۷ جون تک تھا اور ۱۴ ہی کو ختم کر بیٹھے (دیکھو اخبار ستدھرم پرچارک جالندھر مورخہ —— ص ——)

حالانکہ اسی اخبار مورخہ ۲۶ جیٹھ صفحہ ۱ پر مباحثہ کا اشتہار سکرٹری آریہ سماج نگینہ کی طرف سے ہے کہ مباحثہ ۵ جون سے ۱۴ تک رہیگا۔ کہئے مہاراج اس سیاہ جھوٹ کا کیا علاج! خیر یہ تو بیرونی دلائل ہیں جن سے آریوں کی ہزیمت اور شکست فاش کا ثبوت ملتا ہے اب ایک خاص اندرونی شہادت:-

اخبار مباحثہ بدایوں میں سوامی درشنانند نے نگینہ کے مباحثہ پر ریویو کیا ہے۔ مگر افسوس کہ آپ آریہ سماج کی حمایت میں ایسے مدہوش ہوئے کہ ان کو خبر تک نہیں۔ کہ میں آریوں کے خلاف کہہ رہا ہوں یا تائید کر رہا ہوں۔ بحیثیت ریویو نویس آپ کا فرض تھا۔ کہ واقعات اور فریقین کی تحریروں اور تقریروں کی شرح کرکے ان کا حسن و قبح بتلاتے مگر انہوں نے کیا تو یہ کیا۔ کہ خود مدمقابل بن بیٹھے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی آریہ سپیکر (ماسٹر آتمارام جی) کی تقریریں کو قابل قبول نہیں جانتے۔ شاید اسی لئے وہ عین جلسہ سے نکل گئے تھے آپ نے پہلا اعتراض یہ کیا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اپنی کمزوری محسوس کرکے ویدوں پر اعتراض کرنے شروع کردئے جب تک تعریف الہام کا فیصلہ نہ ہولیتا۔ کسی فریق کا حق نہیں تھا۔ کہ دوسرے کی کتاب پر اعتراض کرتا۔

جناب من! بہت ٹھیک ہے مگر معاف رکھئے یہ غلطی بھی آریہ مباحث سے ہوئی کہ اُس نے قبل از تصفیہ قرآن شریف پر اعتراض کرنا شروع کردیا دھرم سے کہنا کہ کمزوری ہے یا نہیں؟ ہاں مسلمان مباحث کا حق تھا۔ کہ تعریف الہام کا جتنا حصہ صحیح ہو۔ اوسے تسلیم کرے اور باقی کی صحت کا مطالبہ کرے۔ چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا تھا۔ کہ الہام کی تعریف میں جتنے اجزا صحیح قابل قبول تھے اون کو تو تسلیم کیا۔ باقی پر سوال اور مطالبہ کیا۔ کہئے اس نے کیا غلطی کی ہاں جب آریہ سپیکر اپنی غلط بیانی ہی پر مصر رہا تو لاچار اوس نے تنبیہ کرنے کی غرض سے اوسکی تعریف کے لحاظ سے اعتراض کیا۔ کہ اگر تم اس تعریف کو صحیح جانتے ہو۔ تو اس تعریف سے خود وید بھی الہامی نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ آپ نے یہ قید لگائی ہے۔ کہ الہام شروع دنیا سے ہو۔ حالانکہ ویدوں میں لکھا ہے۔ کہ تم پہلے بزرگوں کی چال چلو۔ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا

ہے۔ کہ حدیث شروع دنیا سے نہیں ہیں۔ یہ سوال بیجا تھا۔ تو آریہ سپیکر کا فرض تھا۔ کہ فوراً اسکو بیجا کہتا۔ نہ کہ جواب کی طرف متوجہ ہوتا۔ اور پھر جواب بھی ایسا جسکو آپ بھی کہتے ہیں۔ کہ ماسٹر جی کے جوابات سے مولوی صاحب کی تشفی نہ ہوئی ہو۔ (باقی دارد)

قرآن کی شکایت اہل قرآن سے

یوں تو خدا نے مجھے تمام عالم پر فخر دیا ہے۔ اور میں خود مفخر عالم ہوں مصحف عزیز میرا نام ہے۔ اسی لئے ہر شخص کو میرے ہی باعث عزت و احترام ہے اور کیوں نہ ہو۔ کہ میں ہی خاص کلام پاک مالک العلام ہوں۔ (لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید) میری ہی صفت خاص ہے۔ ہاں بوجہ آیۂ کریمہ ولیحکم اہل الانجیل بما انزل اللہ فیہ کے مجھے انجیل شریف پر غبطہ ضرور تھا۔ کہ دنیا میں اوسکے اہل تو موجود ہوں۔ اور میری اہل مفقود و اہل مفقود اب چودہ سو برس کے زمانہ بعید میں بھی کوئی میری اہل خاص کے نام سے پیدا نہ ہوا۔ اگرچہ قیامت کے دن خدا نے اہل قرآن پکارے جانے کا وعدہ اہل ایمان سے فرمایا۔ وہ آیت یوم ندعو کل اناس بامامہم سے ظاہر ہے۔ اس میں بھی مفسرین نے نے میرے ساتھ سہیم و شریک کر دی۔ کسی نے آئمہ اطہار کو کسی نے رسول کردگار کو کسی نے ائمہ فقہا کو کسی نے اہل کتب آسمانی کو کسی نے مجھکو بھی لیا لیکن میری خوشی یہ تھی۔ کہ اس دنیا میں بھی میرے اہل پکارے جانے کا استحقاق کسی کو حاصل ہو۔ اگرچہ اہلحدیث اہل تقلید اہل تجوید اہل تنزیل اہل کلام وغیرہ وغیرہ سب ہی میرے خادم ہیں۔ اور میں سب کا مخدوم لیکن خاص اہل قرآن پکارے جانے کا شرف انمیں سے کسیکو بھی حاصل نہیں ہوا۔ اور ان میں سے کسی نے بھی اپنے واسطے یہ لقب مبارک پسند نہیں کیا۔ ہاں اب چودھویں صدی میں ایک گروہ چکڑالویہ نے اپنے حق میں خاص اس پیاری لقب کو پسند کیا اور اپنے گروہ کو اہل قرآن کرکے مشہور کیا۔ اگرچہ اس سے مجھکو دینی تو خوشی آئی۔ لیکن افسوس ہے کہ میرے اس اہل نے میرے چودہ سو برس کے رفیق و ہمدم کو مجھ سے جدا کر دیا اور مجھ میں اور میرے حبیب میں باہم جدائی ڈالدی×۔ حالانکہ میرے مالک صاحب نے مجھے آیات اللہ اور میرے ہمدم کو الحکمۃ کا خطاب عطا کیا تھا اور ہر جگہ میرا اور میرے حبیب کا باہم ساتھ کر دیا تھا یعنے انکو نائب خاتم رسالت کے طریقہ انیقہ کو اسوۂ حسنہ فرما کر میرا ہمدم اور رفیق و خادم میرے غوامض کا منکشف میرے حقائق کا محقق میرے دقائق کا مدقق میرے اجمال کا مفسر میرے حالات کا مبین۔ میری تعریف کا معرف میری خوبیوں کا مظہر وغیرہ وغیرہ کر دیا تھا۔ خیر یہ شکایت تو بجائے خود ہے سردست مجھ کو بہت بڑی شکایت اہل قرآن سے یہ ہے کہ باوجود میری اہل ہونے کے اور اہل قرآن کہلانے کے آج تک اونہوں نے اون اعتراضات کی نسبت (جو بعض) کارہ و عادی سمجھ کے گروہ آریہ نے غلط ملط میری نسبت کئے اور میری عمدہ تعلیم کو برا کہکے پبلک پر ظاہر کیا، کچھ بھی لکھا اور میری بریت نہ کی۔ بلکہ اولٹا میرے رفیق و ہمدم (یعنے حدیث) پر وہ وہ بیہودہ ذہنی اور الزامات قائم کئے۔ کہ الامان والحفیظ جو کسی آریہ و دیانندی وہابیائی سے بھی ایسی امید ہو سکتی تھی اور غضب یہ کہ میرے ہی نام کی اور میری ہی اشاعت کے رسالہ میں کہ جن میں اپنے خدام کا قدردان ہوں اور رسالہ کو کہا ہی کہ اونہوں نے میری حمایت متعدد رسائل لکھے اور میرا اول بالا کیا۔ اور میرے دشمنوں کا منہ ...... کیا۔ اگرچہ وہ جسے میرے خدام اپنے کو اہل حدیث یا اہل تقلید وغیرہ کر کے مشہور کرتے ہیں میں اون سب کے حق میں دعا خیر کرتا ہوں اور قیامت کے روز اونکو اپنی شفاعت کی امید دلاتا ہوں خاص کر میرا افتخام صاحب اعلام مرد میدان وفا محرک اسلام ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل امرتسری اور صاحب ترکہ اہتمام مولوی عبدالحمید صاحب پانی پتی اور ایڈیٹر انار الاسلام اور راو رکن السلام قاضی غلام امیر صاحب۔ صاحب اسلام اور اور محقق حق مولوی عبد الحق صاحب تفسیر حقانی کہ میرے بدخواہوں کو اپنی گرفت کے راستے جڑ و بن کر دیا۔ کاش میرے اہل بھی اس طرف توجہ کرتے اور اپنے سے اس عار کو ٹالتے۔ لیکن کیونکر ممکن ہو اور اکثر میری ہی دوستوں سے خلاف و جنگ ہے گروہ مذکور سے مجھے کیا امید ہو سکتی ہے۔ کہ ان کے نزدیک تو میں قرآن ملامت

× جو کہ احباب کو احباب سے جدا کر دے ہم نے اوسکے تئیں ابلیس کا نانا جانا (اڈیٹر)

ہوں - لیکن اون کو یاد رہے کہ میں اور عترت یعنے اہل بیت ہم پایہ ہیں میری مدد عین اہلبیت کی معاونت ہے ؎

اوڑائے ناصح سے غالب ہوا ہو کیسا سر!
صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

راقم قرآن شریف (المقلد - ممتاز احمد از بنارس)

(**اہلحدیث**) اصل نیابت نبوت تو یہی تھی کہ قرآن شریف کی تبلیغ کفار میں ہو - اُن کے شکوک و اعتراضات رفع کئے جاویں - مگر مسلمانوں کی خوش قسمتی سے اُن کے علما ایسے بھی ہیں - جو نہ خود یہ کام کر سکتے ہیں نہ اس کو مستحسن جانتے ہیں ؎

ہر کس از دست غیر نالہ کند
سعدی از دست خویشتن فریاد

بدعتی کی امامت

جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پرچہ اخبار اہلحدیث ۱۰ جولائی میں چند سوالات مع جوابات میری نظر سے گذرے جنمیں سے چند جواب بندہ کی فہم کے موافق غیر صحیح معلوم ہوتے ہیں - لہٰذا یہ جواب مع سوال درج اخبار فرما کر مشکور و ممنون فرمائیگا

سوال (۱) بدعتی کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں ؟ **الجواب** - مجیب صاحب نے تو اسپر گول گول بیان کیا ہے اصل بات یہ ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز گاہے گاہے ادا کرنا جائز ہے - مگر بدعتی کو امام مسجد بنا لینا جائز نہیں - بلکہ صحابہ کرام نے بدعتی کو مسجد سے نکال دیا ہے - چہ جائیکہ اسکو امام مسجد مقرر کیا جائے - بہت دور بات ہے - اور حدیثوں میں تو خود موجود ہے - کہ بدعتی کا روزہ نماز وغیرہ کوئی شے قبول نہیں - پس ایسے لوگوں کو احتیاط چاہیئے - سوال (۲) اسطرح کا درود پڑھنا کیسا ہے ؟ (صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ) **الجواب** مجیب صاحب نے حاضر ناظر جان کر پڑھنے کی ممانعت ظاہر کی ہے اسپر اعتراض یہ ہے کہ ایسے الفاظ کی بابت اعتقاد اور خیال کی قید لگانے کی ضرورت ہی کیا ہے - یہ کسی حدیث سے استدلال کیا گیا ہے اس تو الفاظ ہی سے شرک ثابت کر رہے ہیں جو جواب اہلحدیث کے خلاف ہے یا کا لفظ سوائے خدا کی ذات کے دوسری غائب کو ہرگز ہرگز لائق نہیں حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے تو تلقین کردہ آنحضرت صلعم کے التحیات میں تبدیل کر دی تھی - السلام علیک ایہا النبی آنحضرت نے تلقین تمام صحابہ کرام کو کیا تھا - مگر عبداللہ بن عمرؓ نے بعد وفات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کو یوں بدل لیا کہ السلام علی النبی ورحمۃ اللہ - موطا امام مالک میں یہ روایت موجود ہے اور جیسی کچھ محبت اونکو حضرت سے تھی - ویسی کچھ تو فی زماننا مسلمانوں میں شمہ بھی نہیں - **سوال (۳)** وتروں کا مفصل قاعدہ کیا ہے ؟ **الجواب** مجیب صاحب نے اسپر بھی چھپی چھپی باتوں میں جواب ادا کیا ہے مگر زیادہ تر افسوس اس جملہ کا ہے کہ درمیان کا قعدہ بیٹھکر بھی پڑھ سکتا ہے - اسپر اونہوں نے کیا دلیل دی ہے - صاف صحیح حدیثوں سے ثابت ہے - کہ وتروں میں ایک قاعدہ اخیر سے وتر کو پورا کرے اور ایک وتر سے لیکر گیارہ تک ادا کر سکتا ہے - مگر ایک کی فضیلت اور ثواب ہے - کیونکہ حدیث میں اللہ وتر یحب الوتر آچکا ہے - اگر فقہا کے بیان کرنے سے یہ لکھا ہے - تو وہ بھی بے دلیل ہے کہ تین وتر کو دو قعدے اور ایک سلام سے ادا کرے اور مجیب صاحب کا اسی سوال کے جواب میں آگے چلکر یہ فرمانا کہ دعاء قنوت سنت ہے کوئی دعا پڑھ لے جسمیں اپنی بہتری جانے - اہلحدیث بعد رکوع پڑھتے ہیں حنفی قبل از رکوع پڑھتے ہیں کچھ مفید نہیں - کیونکہ شارع سے قنوت کا پڑھنا وتروں میں اور نہ پڑھنا بھی ثابت ہے - جب نہ پڑھنا بھی ثابت ہے تو کسی دعاء کا اختیار کر لینا اپنی طرف سے کب جائز و درست ہے یہ آیت شرعوا لہم من الدین مالم یاذن بہ اللہ کا مصداق بنتا ہے اور اہلحدیث کا دعاء قنوت بعد از رکوع پڑھنا تو حدیث سے استدلال ہے اور حنفی لوگوں کا وتروں میں قبل از رکوع رفع یدین کر کے ادا کرنا کس دلیل سے ہے ؟ اسپر مجیب صاحب نے کچھ غور نہیں کیا - اگر غور کرتے تو حق بات کہتے ہوئے کبھی شرم و لحاظ کسی کا نہ کرتے - کیا شارع کی پیروی و اطاعت کے روبرو کسی اور کی بھی قید ہے کہ فلاں فلاں مذہب کی بھی بات مان لیا کرو - یہ ہرگز نہیں - پس ہم سب کو لائق ہے کہ قرآن و حدیث

کے ہوتے ہوئے کسی کے مذہب کی قید کر لینی اچھا نہیں اور آیت کا مصداق بنتا ہے۔ لِمَ تقولون ما لا تفعلون الخ یعنی مت کہو وہ بات جو تم نہیں کرتے ہو۔ فقط

راقم محمد شفیع الحسن عباسی عفی عنہ سکندرآباد

اہل حدیث:۔ فتوی میں بدعتی کے پیچھے نماز کا جواز لکھا تھا جا بجا کو بھی منظور ہے۔ رہا دائمی امام بنانا تو یہ سوال تھا نہ جواب (دیا) کا لفظ بطور عبادت کے کسی کے حق میں سوائے خدا کے جائز نہیں۔ بطور سوز و محبت کے منع نہیں۔ وتروں کی بابت آتا ہے کہ مغرب کی نماز سے مشابہ نہ کرو۔ اس سے بعض علما بتلایا کرتے ہیں۔ کہ درمیانی قعدہ نہ بیٹھو۔ مگر مشابہت رفع کرنے کے لئے دعاء قنوت بھی کافی ہے۔ دعاء قنوت کا پڑھنا بھی جب آپ مانتے ہیں کہ شارع سے ثابت ہے۔ تو پھر سنیت میں کیا کلام ہے۔ کیا سنت ایسے ہی کہتے ہیں جو ہمیشہ کام کیا ہو۔ حنفیوں کا قبل از رفع یدین کرنے کا ذکر بے تعلق ہے۔ علاوہ اس کے لا ترفع الایدی والی حدیث سے اون کا استدلال ہے۔ باقی باتیں آپکی جوش پر مبنی ہیں۔ جو اپنی حد تک مبارک ہے ٭

اسلام اور کفر کی تبلیغ کا مقابلہ

قابل توجہ اعیانِ اسلام

خروس اور شہباز سب اوج پہ ہیں
مگر ایک ہم ہیں کہ بے بال و پر ہیں!

افسوس کہ اسلام جس طرح دنیاوی ترقی میں غیر اقوام سے ہٹے ہیں اسی طرح تبلیغ مذہب میں مخالفین سے بہت پیچھے ہیں۔ تو وہ عیسائی ہندو۔ برہمو۔ دیانندی وغیرہم کے مذہبی حمایت و اشاعت کی حیرت انگیز کوششوں کا نقشہ ہماری پیش نظر ہے کوئی فرقہ کسی پہلو پر اشاعت مذہب سے غافل نہیں۔ ایک جاہل سے فاضل تک ادنےٰ سے اعلےٰ تک دوسروں کو اپنا ہم خیال بنانے میں نت نئے طریقوں سے کام لیتا ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ عیسائی صاحبان بالعموم نہایت ارزاں بلکہ مفت کتابیں کیوں تقسیم کرتے ہیں اپنے اسکولوں میں قلیل فیس پر کیوں تعلیم دیتے ہیں۔ گلی گلی وعظ کیوں کہتے ہیں۔ اُن کی عورتیں گھر گھر مستورات کو پڑھاتی یا موزہ گلوبند کیوں سکھلاتی پھرتی ہیں۔ اُن کا اصلی مقصد عیسائی بنا کر آپ کی مذہبی خیالات کا تبدیل کرنا ہے۔ اخباروں کی فائل اُٹھانے سے صدہا مثالیں اس کی ملیں گی۔ کہ جب کوئی عورت ان کی جال میں پھنس گئی ہے تو معاً اس کو اڑا لے گئی ہیں۔ میں یہاں مختصراً عیسائیوں کی مذہبی انتظام کی حالت لکھتا ہوں۔ شاید آپکو معلوم ہو۔ کہ یورپ کے عیسائیوں میں صرف تین مذہب بڑے شمار کئے جاتے ہیں۔ اول گریک چرچ یعنے یونانی کلیسا کہ جو زار روس کو اپنا مذہبی پیشوا اور خلیفہ مسیح سمجھتے ہیں اور تمام دینی اور دنیوی امور میں اُس کا حکم واجب التعمیل جانتے ہیں دوسرا رومن کاتھولک یا رومی کلیسا جو پوپ کو اپنا رہنما اور پطرس کا خلیفہ خیال کرتے ہیں۔ اگرچہ تعداد کے لحاظ سے اب اس کلیسا کے معتقد ہیں۔ مگر فرانس کی ایک زبردست سلطنت اس کی حامی ہے۔ اس کلیسا کے پادری ایسے مقامات پر زیادہ ملینگے۔ جہاں بت پرستی اور اوہام پرستی و پیر پرستی کا زور ہوگا۔ تیسرا پروٹسٹنٹ جسکو آج کل زیادہ عروج ہے۔ چھوٹی بڑی کئی سلطنتیں اس کی معتقد ہیں خصوصاً انگلستان و جرمن ان دو بڑی سلطنتوں میں ہمیشہ اسبابت پر رقابت رہتی ہے کہ دیکھیں۔ کون غیر مذاہب کو عیسائی بنانے میں زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ ان کی شاخ در شاخ فرقے مثلاً چرچ آف انگلینڈ و کلونسٹ۔ و لوتھرن و انجلیکل چرچ و پریسبیٹیرین وغیرہم۔ ہزارہا لائق فائق مناظر و ذی علم و پُر فکر پادری ہندوستان کو عیسائی بنانے کی غرض سے بھیجتے ہیں۔ اور ہر مذہبی گروہ نے کل ہند کو اشاعت دین عیسوی کے لئے باہم تقسیم کر رکھا ہے۔ یعنے پنجاب میں اسکاٹلینڈ کا پریسبیٹیرین چرچ اور راجپوتانہ و ہندو ریاستوں میں آئرلینڈ کا رومن کاتھولک و ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں میتھوڈسٹ چرچ اور فوجوں میں چرچ آف انگلینڈ علیٰ ہذا القیاس یورپ کے عیسائی جماعتیں ہندوستان میں حسب ذیل ہیں۔ جو غریب ہندیوں سے اُن کا پیارا مذہب چھڑانے کی کوششوں میں رات کا سونا اور

وہاں کا کھانا اپنے لئے حرام سمجھتے ہیں:۔

(۱) بپٹسٹ مشنری سوسائیٹی (۲) بپٹسٹ زنانہ مشنری سوسائیٹی
(۳) باسل ایونجلیکل مشنری سوسائیٹی (۴) کرسچین ورنیکولر ایجوکیشن سوسائیٹی
(۵) چرچ مشنری سوسائیٹی (۶) چرچ آف انگلینڈ زنانہ مشنری سوسائیٹی
(۷) چرچ آف اسکاٹلینڈ مشن (۸) چرچ آف اسکاٹلینڈ لیڈیز ایسوسی ایشن
(۹) ڈینش لوتھرن مشن (۱۰) انگلش پریسبی ٹیرین چرچ
(۱۱) فیمیل ایجوکیشن سوسائیٹی (۱۲) فری چرچ آف اسکاٹلینڈ مشن
(۱۳) جنرل بپٹسٹ مشن (۱۴) گاسنر مشنری سوسائیٹی
(۱۵) ہرمنس برگ مشن (۱۶) انڈین نارمل اسکول سوسائیٹی
(۱۷) آئرش پریسبی ٹیرین مشن (۱۸) لپزگ لوتہر مشن
(۱۹) لنڈن مشنری سوسائیٹی (۲۰) موراوین مشن
(۲۱) اسکاٹش اونجیل ایسوسی ایشن (۲۲) سوسائیٹی فار پرپیگیشن آف گاسپل
(۲۳) ایس پی جی لیڈیز ایسوسی ایشن (۲۴) سوسائیٹی آف فرینڈز
(۲۵) سویڈش ایونجلیکل لوتھرن مشن (۲۶) یونائیٹڈ پریسبی ٹیرین چرچ
(۲۷) ویلس کالونسٹک میتھوڈسٹ مشن (۲۸) ویسلے ان مشنری سوسائیٹی
(۲۹) مکتی فوج

امریکہ کی طرف سے ہندوستان میں حسب ذیل جماعتیں قائم ہیں

(۳۰) بپٹسٹ مشنری یونین (۳۲) کینیڈین بپٹسٹ تیلگو مشن
(۳۱) بورڈ آف کمشنرز فارین مشن (۳۳) فری بپٹسٹ مشن
(۳۴) کینیڈین پریسبی ٹیرین مشن (۳۵) جرمن ریونجلیکل مشن
(۳۶) لوتھرن مشن (۳۷) میتھوڈسٹ اسکوپل چرچ
(۳۸) پریسبی ٹیرین چرچ (۳۹) ریفارمڈ چرچ ارکاٹ مشن
(۴۰) یونائیٹڈ پریسبی ٹیرین چرچ (۴۱) زنانہ مشن
(۴۲) بوسٹن کاتھولک مشن اسٹیشن

یہ مختصر فہرست بڑی جماعتوں کی ہے۔ لیکن پرائیویٹ اور لوکل جماعتیں ان کی ماسوا سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔ ہر جماعت نے کتنی مشنیں قائم کی ہیں۔ اور کیا انتظام کیا ہے مشنوں کی فہرست اور انتظامی حالت دیکھ کر عقل حیران ہوتی ہے۔ صرف ایک شاخ امریکن میتھوڈسٹ کے ۵۵ مشن ابتک مختلف مقامات پر قائم ہو چکے ہیں۔ ان مشنوں کا قابل تعریف انتظام اس لائق ہے۔ کہ اگر دیگر اہل مذاہب اس کی تقلید کریں۔ تو بجا ہے۔

ہندوستان کی ہر ضلع میں ایک مشن یعنی عیسائی انجمن ہے جسکا مہتمم پریچر انچارج ایک یورپین پادری ہوتا ہے مہتمم نے اپنی ماتحت ضلع کو چند سرکلوں پر تقسیم کر رکھا ہے اور ہر سرکل میں حسب ضرورت مذہبی عہدہ دار پریچر وغیرہ اشاعت مذہبی و فراہمی چندہ میں سرگرم ہیں۔ انکو حکم ہے کہ میلہ بازار وغیرہ ہر مجمع میں وعظ کہیں اور ہر صورت سے عیسائی بنانے کی کوشش کریں۔ عیسائیوں کی فوتی پیدائشی و فراری کا رجسٹر رکھیں۔ ہر معاملہ کی اپنے افسر کو اطلاع دیں۔ ہر سرکل یعنی حلقہ میں ایک سہ ماہی انجمن جسے کوارٹرلے کہتے ہیں۔ ضلع کے کسی صدر مقام پر منعقد ہوتی ہے۔ جسمیں عموماً تمام عیسائی اور خصوصاً تمام مذہبی عہدہ دار جمع ہو کر بسرپرستی میر انجمن کل باہمی معاملات کا فیصلہ اور تجاویز اشاعت مذہب پر غور فکر کرتے ہیں اور سہ ماہی رپورٹ پیش ہوتی ہے پھر انہیں مقاصد کی غرض سے ہر ضلع میں ایک سالانہ انجمن ڈسٹرکٹ کانفرنس کہلاتی ہے جس میں ہر حلقہ کی سہ ماہی انجمنوں کی طرف سے دو دو وکلا شریک ہوا کرتے ہیں علیٰ ہذا القیاس ہر ضلع کے دو دو وکلا سے ایک ملکی انجمن ملک کے کسی بڑے حصے میں قرار پاتی ہے۔ ہندوستان میں اس طرح کی چند انجمنیں ہوتی ہیں یعنی صرف میتھوڈسٹ چرچ کے تین ہیں۔ ایک نارتھ انڈیا کانفرنس جسمیں ممالک مغربی و شمالی اودھ کے (بجز میرٹھ سہارنپور۔ ڈیرہ دون مظفر نگر) ہر ضلع کے وکلا شریک ہوتے ہیں۔ دوسرے ساؤتھ انڈیا کانفرنس اس میں سندھ گجرات احاطہ بمبئی وغیرہ کے وکلا شرکت کرتے ہیں۔ تیسرے بنگالہ کانفرنس جس میں بنگال برہما اور وہ تمام اضلاع جو مذکور الصدر کانفرنسوں سے مستثنیٰ ہیں شامل ہوتی ہیں اور ان سہ انجمنوں کے وکلا کی شرکت سے ایک سنٹرل کانفرنس ہر دوسرے سال تمام ہندوستان کی جانب سے کسی بڑے شہر میں جو بالاتفاق قرار پاتا ہے۔ منعقد ہوتی ہے اسی طرح چند ممالک مثلاً ہندوستان چین و جاپان و امریکہ کے وکلا سے ایک چہار سالہ کانفرنس امریکہ کے صدر مقام پر جو تجویز ہوتا ہے۔ منعقد ہوتی ہے اور ایسے تمام چہار سالہ کانفرنسوں کے وکلا سے تمام دنیا کے عیسائیوں کو

ایک یونی ورسل کانفرنس کسی بڑے مذہبی مقام پر جو پہلے سے تجویز ہو جاتا ہے منعقد ہوا کرتی ہے۔ ان کانفرنسوں کے مذہبی اثر سے ایک عیسائی شاہنشاہ سے لیکر گدا تک متاثر ہوتا ہے۔

عیسائیوں کے ہر فرقے کے مفصل مذہبی حالات لکھنے کے واسطے میرے پاس کافی وقت نہیں۔ مگر اس مختصر تحریر سے آپ بہت کچھ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

(خادم المسلمین موحد رائی بریلوی)

(اہل حدیث) ہمارے علماء مختلف خیالات والوں کا ایک جگہ جمع ہونا بھی حرام جانتے ہیں۔ آپ ان سے کفار کی ریس کرانا چاہتے ہیں ڈوب جائیں مر جائیں۔ پر ایسا نہ کریں گے۔

ایک مخلصانہ مراسلت

ہمارے ناظرین عموماً اور جماعت اہل حدیث خصوصاً جناب مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیارپور سے واقف ہوں گے۔ آپ کو قومی دلسوزی میں ہمیشہ سے ایک حصہ وافر ہے امرتسر کے نزاع کے متعلق آپنے ایک عنایت نامہ لکھا ہے جو درج ذیل ہے:

میرے معظم حضرت مولانا صاحب! السلام علیکم۔ میں نے جناب کی اخبار اہلحدیث کے مطالعہ سے جناب سے تعارف نہیں بلکہ نیاز حاصل کیا ہے۔ جس پر میں ناز کرتا اور خداوند تعالیٰ کا نہایت شکر کرتا ہوں۔

میں نہایت خلوص اور عقیدت دلی بلکہ نیازمندانہ اور بہ تعلق اخوت اسلامی سے ایک عرض کرتا ہوں۔ اگر براہ مہربانی اسکو قبول فرما دیں اور اس میں میں جناب کے اس آخری پرچہ کے اس آخری شعر کو اپنے ساتھ حمایت میں لیتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف ؎

فرصت اگر جو کم زمانہ سے پائینگے
رنگ اتفاق قوم کا ہم سو جمائینگے

قوم کے اتفاق کا اول انحصار قوم کے پیشوایاں کے اتفاق پر ہے گویا علماء کا اتفاق ایک مقدمہ ہے اور قوم کا اتفاق اس کے لئے علاقہ لازم ملزوم محتاج بیان نہیں۔

پس امرتسر کے نفاق کے ارتفاع میں اول جناب ہی سبقت فرما کر قوم کو شہادت دیویں۔ تو کیا اچھا ہو۔ ذات باری سے اجر کے علاوہ قوم میں بھی آپ کا نام نامی قابل مشکوری ہوگا۔ مجھے افسوس ہے کہ باہمی تنازعات نے یہاں تک فروغ پایا۔ کہ ایک دوسرے کی عزت آبروریزی میں کوئی فرق نہیں رکھا جاتا۔ کیا خدائے جلیل کے دست قدرت و عدل سے مایوس ہو گئے۔ کہ اب باہم عدالتہائے انگریزی اور ادنیٰ میں بھی دیگر قوم کے اشخاص سے محاکمہ طلب کرنے لگے۔ میں نے جناب سے اس لئے عرض کیا ہے۔ کہ جناب سے اس عرض کے قبول کی زیادہ توقع ہے۔ کہ آپ بہ نسبت متعدد انفاس کے جلد قبول فرما دیں۔ اگر بباہمی اتفاق اور مصالحت کی میری حاضری کی ضرورت ہو۔ تو میں اس خدمت کے لئے کو عزت دارین سمجھتا ہوں۔ زیادہ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ اگر امید مصالحت و اتفاق معدوم و مفقود ہو چکے تو انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں نے دوسری طرف کیلئے ایک دوست کو لکھا ہے۔

جواب

جناب کو معلوم ہے کہ خاکسار نے کن کن طریقوں سے اس فتنے کو بند کرنا چاہا۔ پہلے تو بصد منت ملتجی رہا۔ کہ میری غلطیوں سے مجھے بطور خود آگاہ کردو۔ جو بات قابل قبول ہوگی۔ وہ مان لونگا۔ اور جو قابل جواب ہوگی اوسکا جواب دونگا۔ وہ آپ تسلیم کرلیں۔ ۲ محرم کو اسی مضمون کا ایک اشتہار بھی دیا۔ مگر فریق ثانی نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور رسالہ اربعین شائع کر دیا۔ جس میں بے طرح میرے مطلب کو بگاڑ بگاڑ کر ایک جعلی فتوے حاصل کیا گیا جس کا ثبوت میں اپنے جواب میں دونگا۔ باوجود ایسے سخت ظلم کے پھر بھی میں نے یکم جولائی کو اشتہار دیا۔ کہ باہمی تصفیہ کے لئے کسی عالم کو منصف کرلیا جاوے۔ تاکہ آئندہ کو سد باب ہو۔ مگر افسوس کہ آج ۲۹ جولائی تک بھی جواب نہ آیا۔ مگر میں اب بھی بحکم لَا يَيْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ مایوس نہیں ہوں۔ آپ جیسے مخلص بزرگ درمیان میں آئیں تو امید قوی ہے کہ کوئی صورت مصالحت کی پیدا ہو جائے گی۔ باقی جس مقدمہ کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے اوس میں میں مستغیث نہیں نہ مستغاث علیہ بلکہ میں اوس اللہ کی قسم کھا کر سچ کہتا ہوں۔ جس کے قبضے میں تمام دنیا کی حکومت

ہے میں نے دو دفعہ مستغیث کو منع کیا۔ مگر چونکہ میرا معتقد نہیں اس نے ایک نہ سنی اور مولوی عبد الغفور اور مولوی عبد الاول اور مولوی عبد الواحد صاحب غزنوی پاس استغاثہ کر دیا۔ اور مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی اور مولوی عبد الرحیم صاحب غزنوی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو گواہ طلب کرایا۔ جس کی بابت ہر ایک بہی خواہ قوم کو سخت رنج ہے۔ مگر سچ ہے ہر چہ ہست از ماست۔

مختصر یہ کہ اگر آپ تشریف لاویں۔ تو بہت کچھ امید ہے۔ میرا تو مدعا ہی یہ ہے کہ

بنزدیک من صلح بہتر کہ جنگ

(ابوالوفاء)

قبول اسلام

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

(مرقومہ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

جب سے اللہ عزوجل نے اس خادم سنت کی توجہ کو دین حق کی خدمت کی طرف منعطف کیا ہے تب سے بہت سے غیر مسلم لوگ اس عاجز کے ہاتھ پر دین آبائی سے تائب ہو کر مشرف باسلام ہوئے ہیں۔ جن کی تفصیل تو درکنار شمار بھی میرے علم سے باہر ہے۔ مگر مارچ ۱۹۰۲ء میں ایک ہندو جوان لڑکی کے مسلمان ہونے پر ہندوؤں خاصکر آپ کے مخاطبین آریہ صاحبوں سے بڑا بھاری مقابلہ ہوا۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو مہر نیمروز کی طرح علو اور ظہور مطابق آیہ وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلیٰ وکلمۃ اللہ ھی العلیا۔ کفار کو عدالت میں سخت ہزیمت ہوئی۔ اور مسلمان لوگ لڑکی کو ساتھ لئے ہوئے نعرہ اللہ اکبر بلند کرتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے تب سے خیال ہوا۔ کہ ایک رجسٹر نومسلماں تیار کرنا چاہئے۔ جو وقت پر کام آئے۔ بفضلہ تعالیٰ تب سے بہت سے مسلمان ہوئے ہیں۔ اب آپ کے پرچہ میں اکثر نومسلموں کا ذکر جو دیکھا جاتا ہے۔ تو دل میں ایک نادر خوشی ہوتی ہے۔ لہٰذا مناسب جانا۔ کہ جو لوگ اس عاجز کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوں۔ اُن کی فہرست آپ کی خدمت میں بھیجا کروں تاکہ آپ درج اخبار فرما کر میری طرح دیگر مسلمانوں کو خوش کیا کریں۔ واللہ التوفیق اللہم انت نصیری وعضدی بک اصول وبک احول۔ فہرست آگے ملاحظہ ہو۔

اخبار پاینیر مورخہ ۱۴ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء میں آرک ڈیکن آف لنڈن کی رائے لنڈن کی مذہبی حالت پر بعنوان (London a Pagan city) درج ہے۔ جس میں اونہوں نے ثابت کر دکھایا ہے کہ لنڈن ایک بے دین شہر ہے اور اس میں گرجا جانے والوں اور مذہبی علم کے سیکھنے والوں کی فیصدی اوسط بھی بتائی ہے۔ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ آپ اسے ترجمہ کروا کر اور اپنے سانچے میں ڈھال کر درج اخبار فرماویں۔ ایک عجیب لطف ہوگا۔ اگر آپ اس کے ترجمہ کا بندوبست نہ کر سکیں۔ تو مجھے جلدی اطلاع دیں۔ تا اسے ترجمہ کر کے خدمت سامی میں بھیجدوں۔ والسلام

فہرست نومسلمان

تاریخ ہجری	تاریخ عیسوی	نام اسلامی	پہلا نام بقید ولدیت وسکونت وقومیت	عمر تخمیناً
سنہ ۱۳۱۹	۲۶ فروری سنہ ۱۹۰۲ء	فاطمہ	دھن دیوی قوم اروڑہ ساکنہ موضع بھاگوالہ ضلع سیالکوٹ	۲۳ سال
۱۴ ذی الحجہ	۲۵ مارچ ۱۹۰۲ء	رحمت اللہ	کھڑک سنگھ قوم سکھ موضع دودے تحصیل قصور ضلع لاہور	۲۰ سال
۱۶ ”	۲۷ ”	محمد حسن	سنت رام قوم برہمن موضع مانسر متصل پرمنڈل علاقہ جموں	۲۴ سال
۲۶ ”	۶ اپریل ۱۹۰۲ء	عائشہ	بھاگونتی قوم جھیوار چھاؤنی سیالکوٹ	۳۰ سال
یکم صفر ۱۳۲۰ھ	۹ مئی ۱۹۰۲ء	فاطمہ	مہتاب بی بی قوم خاکروب ساکنہ چک تیار تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۴۰ ”
۱۴ صفر	۲۳ ” ”	فاطمہ	میتھو قوم میگھ (نو آریہ) ضلع اودہمپور علاقہ ریاست جموں	۳۲
۱۴ ربیع الاول	۲۳ جون ۱۹۰۲ء	حبیب اللہ	لالو قوم چمار ساکن کاہنہ چک علاقہ جموں	۳۲
”	”	محمد حسین	بھگتو پسر لالو مذکور	
۱۹	۲۷	عائشہ	سان بنت ریچھا قوم میگھ (نو آریہ) ساکن کمن سیدین علاقہ ظفروال	۲۲

بنا۔ بہت خوب در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست (اڈیٹر) سلہ یہ وہ لڑکی ہے جس کا مقدمہ ہوا تھا کہ ایسے شخصوں کی بابت مجھے مشورہ دیں کیونکہ بعض کوئی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے ساتھ ان کی اولاد بھی ہوتی ہے۔ کیا اولاد کو بھی درج رجسٹر کیا کروں (منہ) مردم شماری کا طریق تو یہی ہے کہ سب ہوں (اڈیٹر)

جواب نمبر۱۸۹۔ سر کا ڈھانپنا فرض واجب نہیں حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ صحابہ کرام باوجود کپڑے ہونے کے بھی ننگے نماز پڑھ لیا کرتے تھے جب بلا ضرورت جائز ہے۔ تو ضرورتاً تو بطریق اولیٰ جائز ہوگی۔ گھر میں پڑھیگا۔ تو جماعت سے محروم رہیگا ایک حدیث میں آیا ہے۔ کہ جماعت نبی کی سنت مؤکدہ ہے۔ اگر تم اسے چھوڑدوگے تو گمراہ ہو جاؤگے۔ غرض جماعت کا ترک کسی طرح جائز نہیں۔ امیر آدمی ہے۔ تو سہل ہے۔ کہ کسی غیر قوم کو نوکر رکھ لے۔ جو نماز کے وقت پنکھا کرتا رہے۔ اور آپ نماز باطمینان خاطر پڑھتے جائیں اور جماعت میں شریک ہوں قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا

سوال نمبر۱۹۰۔ خطوط میں مخدوم۔ مکرم۔ معظم۔ مہربان۔ عنایت فرما۔ غریب پرور۔ غریب نواز۔ بندہ نواز۔ خداوند نعمت۔ قبلہ وکعبہ وغیرہ وغیرہ القاب لکھنے جائز ہیں یا نہیں؟ مٹی کا برتن ناپاک ہو۔ تو بعد خشک ہونے کے کس طرح پاک ہو (امید علی)

جواب نمبر۱۹۰۔ بہ نیت تعظیم القاب مذکورہ جائز ہیں۔ قبلہ وکعبہ سے مراد صرف ایک تعظیم ہے۔ جیسے بڑے آدمی کو ابا یا چچا کہدیا کرتے ہیں۔ برتن کوئی بھی ہو دھونے سے پاک ہو جاتا ہے۔ کتا منہ ڈالے تو سات دفعہ باقی کو تین دفعہ دھو ڈالے۔ مٹی غیر مٹی کا حکم برابر ہے۔

سوال نمبر۱۹۱۔ (ا) امام بخش اور رسول بخش نام رکھنے جائز ہیں یا نہیں (ب) امام بخش اور رسول بخش کے نام سے انکو بلانا جائز ہے۔ یا نہیں؟ (ج) امام بخش رسول بخش اپنا نام تبدیل نہ کریں۔ تو ان کو کچھ گناہ ہو یا نہیں؟ (د) جو شخص قبر کو سجدہ کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ (ہ) جو شخص صاحب قبر سے اپنی حاجات طلب کرے وہ گنہگار ہے یا نہیں (و) بھنگ پینا گناہ ہے یا نہیں (ز) بھنگ پینے والے کی امامت درست ہے یا نہیں؟ (منشی اللہ دتا از بہاولپور)

جواب نمبر۱۹۱۔ (ا) اسماء مذکورہ منع ہیں۔ جن کی تبدیل کرنی چاہئے لیکن اگر صاحب نام تبدیل نہ کرے۔ تو بلانیوالے کو گناہ نہیں بلکہ اسی کو گناہ ہے۔ جو تبدیل نہیں کرتا۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ ناپسندیدہ نام تبدیل کردیتے تھے (د) قبر کو سجدہ کرنا کفر ہے۔ جو کوئی صاحب قبر سے یا کسی مخلوق سے حاجت طلب کرے وہ مشرک ہے (و

فہرست نو مسلمان

تاریخ ہجری	تاریخ عیسوی	نام اسلامی	پہلا نام لقب ولدیت وسکونت وقومیت	عمر تخمینا
۷ ربیع الاول سنہ ۲۱	۲۷ جون سنہ ۰۳	محمد یوسف	کہنیا لال قوم عیسائی ڈیرہ غازی خاں	۳۵ سال
"	"	عائشہ	زوجہ کہنیا لال مذکور عیسائی	۳۲ "
"	"	فاطمہ	جلیا دختر کہنیا لال مذکور عیسائی	۱۹ "
"	"	زینب	ہم بیبی دختر کہنیا لال مذکور عیسائی	۹ "
"	"	فضل کریم	سوہنو قوم ٹھاکر ساکن بھٹو تحصیل ادہم پور علاقہ ریاست جموں	۲۵ "
۳۰ ربیع الاول سنہ ۲۱	۲۶ جون سنہ ۰۳	علی جان	شیومل قوم ہندو ضلع راولپنڈی موضع موڑہ بہٹاں	۱۸ "
۳ صفر سنہ ۲۲	۳۰ اپریل سنہ ۰۳	زینب	زینباں بنت گلاب قوم ساہنسی ساکنہ موضع کوٹ سنڈیاں تحصیل وضلع سیالکوٹ	۲۰ "
۴ "	۱ "	فاطمہ	چناں بنت کاہنہ قوم مینگ (نو آرے) موضع ڈب متصل کاہنہ چک علاقہ جموں	۳۰ "
۱۰ ربیع الاول	سنہ ۱۹۰۳ء	رحمت بی بی	تلنگی قوم مینگ (نو آرے) موضع کھٹوا علاقہ ریاست جموں	۳۰ "
ربیع الآخر	ا جولائی	عبدالغفور	فقیر چند ولد گوہر قوم کھوتریاں موضع ربوڑی ضلع ریاس	۲۱ "

پچھلے چار مرد وعورت جب سے جموں سے واپس آیا ہوں۔ سو داخل اسلام ہوگئے ہیں اور سب سے پچھلے کا نام سب آپ کی بعض تحریروں کے عبدالغفور رکھا گیا ہے (ایڈیٹر) او پیارے عبدالغفور تیرے نام میں کیا تاثیر ہے۔ کہ ایک کے بدلے کئی آئے۔ مگر۔

فتاویٰ

سوال نمبر۱۸۹۔ ایک شخص کو گرمیوں میں سر پر ٹوپی یا پگڑی رکھنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اگر رکھ لے۔ تو نماز میں اسے گرمی آتی ہے بالکل تنگ آجاتا ہے۔ ایسا شخص سر ننگے نماز پڑھنے کو کوئی حرج تو نہیں۔ یا اپنے مکان پر تنہا پڑھے۔ تو نماز ہوگی یا نہیں۔ (از کراچی)

---

* مضامین اور فتووں کی کثرت سے کسی صاحب کے جواب میں دیر ہو۔ تو قابل معافی ہے۔ (ایڈیٹر)

فہرست نو مسلمان

تاریخ ہجری	تاریخ عیسوی	نام اسلامی	پہلا نام بقید ولدیت و سکونت و قومیت	عمر تخمیناً
۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۱ھ	۲۷ جون سنہ ۱۹۰۳ء	محمد یوسف	کہنیا لال قوم عیسائی ڈیرہ غازی خاں	۴۵ سال
″	″	عائشہ	زوجہ کہنیا لال مذکور عیسائی	۳۲ ″
″	″	فاطمہ	جلیبا دختر کہنیا لال مذکور عیسائی	۱۹ ″
″	″	زینب	ہیبی دختر کہنیا لال مذکور عیسائی	۹ ″
″	″	فضل کریم	سعد سنگھ قوم بھاکر ساکن بہنو تحصیل ادہم پور علاقہ ریاست جموں	۲۵ ″
۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۱ھ	۲۸ جون سنہ ۱۹۰۳ء	علی جان	شیر سنگھ قوم ہندو ضلع راولپنڈی موضع موڑہ بھٹیاں	۱۸ ″
۳ صفر سنہ ۱۳۲۱ھ	۳۰ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء	زینب	زینیاں بنت گلاب قوم ساہنسی ساکن موضع کوٹ مندیاں تحصیل و ضلع سیالکوٹ	۳۰ ″
۴ ″	۲۱ ″	فاطمہ	چنتاں بنت کاہنا قوم میگھ (نو آریہ) موضع ڈب متصل کانہ چک علاقہ جموں	۲۰ ″
۱۰ ربیع الاول	سنہ ۱۹۰۳ء	رحمت بی بی	کنگی قوم میگھ (نو آریہ) موضع کھنڈ علاقہ ریاست جموں	۳۰ ″
۲ ربیع الآخر	۱۸ جولائی	عبد الغفور	فقیر چند ولد گوہر قوم کلو میاں موضع ریوڑی ضلع ریاسی	۲۱ ″

پچھلے چار مرد و عورت جب سے حج سے واپس آیا ہوں۔ داخل اسلام ہو چکے ہیں اور سب سے پچھلے کا نام حسب آپ کی بعض تحریروں کے عبد الغفور رکھا گیا ہے (ایڈیٹر) او پیارے عبد الغفور تیرے نام میں کیا تاثیر ہے۔ کہ ایک کے بدلے کئی آئے۔ مگر۔

فتاویٰ

سوال نمبر(۱)۔ ایک شخص کو گرمیوں میں سر پر ٹوپی یا پگڑی رکھنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اگر رکھ لے۔ تو نماز میں اسے گرمی آتی ہے بالکل تنگ آجاتا ہے۔ ایسا شخص سر ننگے نماز پڑھنے کوئی حرج تو نہیں۔ یا اپنے مکان پر تنہا پڑھے۔ تو نماز ہوگی یا نہیں۔ (از کوہاٹ)

جواب نمبر(۱)۔ سر کا ڈھانپنا فرض واجب نہیں حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ صحابہ کرام باوجود کپڑے ہونے کے بھی ننگے سر نماز پڑھ لیا کرتے تھے جب بلا ضرورت جائز ہے۔ تو ضرورتاً تو بطریق اولیٰ جائز ہوگی۔ گھر میں پڑھیگا۔ تو جماعت سے محروم رہیگا ایک حدیث میں آیا ہے۔ کہ جماعت نبی کی سنت مؤکدہ ہے۔ اگر تم اسے چھوڑ دوگے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ غرض جماعت کا ترک کسی طرح جائز نہیں۔ امیر آدمی ہے۔ تو سہل ہے۔ کہ کسی غیر قوم کو نوکر رکھ لے۔ جو نماز کے وقت پنکھا کرتا رہے۔ اور آپ نماز باطمینان خاطر پڑھتے جائیں اور جماعت میں شریک ہوں قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا

سوال نمبر(۲) خطوط میں مخدوم۔ مکرم۔ معظم۔ مہربان۔ عنایت فرما غریب پرور۔ غریب نواز۔ بندہ نواز۔ خداوند نعمت۔ قبلہ و کعبہ وغیرہ وغیرہ القاب لکھنے جائز ہیں یا نہیں؟ مٹی کا برتن ناپاک ہو۔ تو بعد خشک ہونے کے کس طرح پاک ہو (اسید علی)

جواب نمبر(۲) بہ نیت تعظیم القاب مذکورہ جائز ہیں۔ قبلہ و کعبہ سے مراد صرف ایک تعظیم ہے۔ جیسے بڑے آدمی کو ابا یا چچا کہدیا کرتے ہیں۔ برتن کوئی بھی ہو دھونے سے پاک ہو جاتا ہے۔ کتا منہ ڈالے تو سات دفعہ باقی کو تین دفعہ دھو ڈالے۔ مٹی غیر مٹی کا حکم برابر ہے۔

سوال نمبر(۳) (آ) امام بخش اور رسول بخش نام رکھنے جائز ہیں یا نہیں (ب) امام بخش اور رسول بخش کے نام سے انکو بلانا جائز ہے یا نہیں؟ (ج) امام بخش رسول بخش اپنا نام تبدیل نہ کریں۔ تو انکو کچھ گناہ ہے یا نہیں؟ (د) جو شخص قبر کو سجدہ کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ (ہ) جو شخص صاحب قبر سے اپنی حاجات طلب کرے وہ گنہگار ہے یا نہیں (و) بھنگ پینا گناہ ہے یا نہیں (ز) بھنگ پینے والے کی امامت درست ہے یا نہیں؟ (منشی اللہ دتا از بہاولپور)

جواب نمبر(۳) (آ) اسماء مذکورہ منع ہیں۔ جن کی تبدیلی کرنی چاہئے لیکن اگر صاحب نام تبدیل نہ کرے۔ تو بلانیوالے کو گناہ نہیں بلکہ اسی کو گناہ ہے۔ جو تبدیل نہیں کرتا۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت ناپسندیدہ نام تبدیل کر دیتے تھے (د) قبر کو سجدہ کرنا کفر ہے۔ جو کوئی صاحب قبر سے یا کسی مخلوق سے حاجت طلب کرے وہ مشرک ہے (و)

مضامین اور فتووں کی کثرت سے کسی صاحب کے جواب میں دیر ہو۔ تو قابل معافی ہے۔ (ایڈیٹر)

بھنگ پینے والا فاسق ہے اگر وہ امام مقرر ہے تو نماز اوس کے پیچھے ہو جائے گی۔ حدیث میں ہے صلوا خلف کل بر و فاجر یعنی ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو

سوال نمبر ۴: - امام مسجد بد خلق ہے - اور جماعت کیواسطے ڈکار مارتا ہے - میں اوسکو دل سے برا جانتا ہوں - میری نماز اس کے پیچھے ہو جاتی ہے؟ (خریدار ۱۰۳)

جواب نمبر ۴: مذکورہ بالا حدیث کے مطابق نماز درست ہے ڈکار مارنا بے اختیاری فعل ہے۔ ہاں امام مذکور کو چاہئے کہ حتی المقدور ایسا نہ کرے - جس سے مقتدی کشیدہ خاطر ہوں -

سوال نمبر ۵: - ایک شخص کو مبلغات کی ضرورت ہے وہ زیور بیچنا چاہتا ہے - مگر اوس کی والدہ اوس زیور کو گرو رکھکر روپیہ لینے کو کہتی ہے - اب شخص مذکور کیا کرے ماں کی فرمانبرداری کر کے سودی روپیہ لے یا بے فرمانی کرے؟

سوال نمبر ۶: - ایک شخص کو مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے پر ریا کا خوف ہے - تو وہ کیا کرے - یعنی نماز گھر میں پڑھے یا مسجد میں جاکر

سوال نمبر ۷: - زیور پر زکوۃ ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۸: - زمین کی زکوۃ ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۹: - درخت جو دوسروں کے قبضے میں ہوں - بکریوں والے ان سے پتے اتار لیں - گناہ تو نہیں؟

سوال نمبر ۱۰: - حقہ کی بابت کیا حکم ہے؟

سوال نمبر ۱۱: - خیرات دینے میں یتیم کو مقدم کرے یا لنگڑے کو؟

(راقم عبد الحکیم ہیمراج پور ضلع گورداسپور)

جواب نمبر ۵: - ماں کی فرمانبرداری کا جواب آچکا - کہ حدود شرعیہ کے اندر رہے -

جواب نمبر ۶: - نماز مسجد میں پڑھے - ریا کا خوف ہے تو نفس کو سمجھاوے - اگر نہ باز آوے - تو ہر نماز کے بعد چند نوافل اپنے پر لازم کر لے انشاء اللہ درست ہو جاوے گا -

جواب نمبر ۷: - زیور کی زکوۃ میں اختلاف ہے خاکسار کی رائے میں واجب نہیں -

جواب نمبر ۸: - زمین کی زکوۃ عشر یا نصف عشر ہے جو حدیثوں میں آئی ہے - جو بادشاہ اسلام وصول کرتا ہے -

جواب نمبر ۹: - اگر خودرو درخت ہیں - اور عرف عام میں اون درختوں کے پتوں کو اتارنے پر کوئی اعتراض نہیں - تو کوئی حرج نہیں اور اگر مالک ناراض ہے - تو منع ہے -

جواب نمبر ۱۰: - حقہ کی بابت کوئی آیت یا حدیث منع کی نہیں دیکھی ایک عالم سے میں نے سنا تھا - کہ ایک حدیث میں ہے کہ نہی عن کل مسکر و مفتر یعنی نشہ لانیوالی چیز سے اور دماغ پر فتور لانیوالی سے آنحضرت نے منع فرمایا ہے - سو اگر یہ حدیث ہے - تو کچھ شک نہیں کہ حقہ منع ہے - کیونکہ اس میں نشہ نہیں - تو فتور دماغی تو ضرور ہے جو اس کا عادی نہ ہو - وہ پی لیوے - تو ایکدفعہ تو فتور ضرور آجاتا ہے - پینے والے کو بوجہ عادت کے نہ ہووے - تو اور بات ہے -

جواب نمبر ۱۱: - خیرات دینے میں یتیم کو مقدم کرے - کیونکہ وہ سلوک کا زیادہ حقدار ہے -

سوال نمبر ۱۲: - عورت کو جو زیور بوقت نکاح والد کی طرف سے ملے وہ اس کے مرنے کے بعد کسکا حق ہے سسرال کا یا ماں باپ کا؟

سوال نمبر ۱۳: - ایک شخص عرصہ تین سال سے سفر میں ہے اوس کے بھائی نے اپنی بھاوج سے بدکاری کی جس سے لڑکی پیدا ہوئی - اب اوس کے ساتھ برادری کی طرف سے کیا سلوک کیا جاوے؟ - راقم شیخ عبد اللہ ازرڑ کی مغلاں ضلع ہوشیارپور

جواب نمبر ۱۲: - عورت کا زیور عورت کی ملک ہے - جو اوسکے جائز وارثوں میں برابر تقسیم ہوگا - ماں باپ خاوند - اولاد کو حصہ رسدی پہنچیگا - اگر خاوند نہیں تو سسرال کا کوئی حق نہیں -

جواب نمبر ۱۳: - شخص مذکور کو برادری الگ کر دے - افسوس ایسے بدمعاش کی پوری سزا تو نہ علماء کے اختیار میں ہے - نہ برادری کے - جبتک بھری مجلس میں ناک رگڑ رگڑ کر توبہ نہ کرے - اوس سے کوئی نہ ملے - لا تاخذکم بہما رافۃ فی دین اللہ

تفسیر ثنائی اردو
جلد اول چھپکر تیار ہوتی ہے شائقین جلدی درخواستیں بھیجیں

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

لہ الحمد

اہلحدیث

امرتسر مورخہ ۱۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۴ ہجری مطابق ۵ اگست سنہ ۱۹۰۶ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	[illegible]
رؤسا و جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	عا ۱۲

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت بہ ٹکٹ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبرین بشرط لطافت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہی۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

مباحثہ نگینہ میں آریوں کی مغلوبیت

بقول آریہ اخبار

گذشتہ سے پیوستہ

آپ لکھتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب علمی طور پر کر چکے ہیں کیونکہ سب سے پہلی دنیا کا ماننا کسی طور پر صحیح نہیں۔ آپ کا مطلب یہ کہ جیسے خدا قدیم ہے۔ دنیا کا سلسلہ بھی قدیم ہے۔ کیا اتنے بڑے دعوے پر کوئی معقول دلیل آریہ مباحث۔ نے مجالس مناظرہ میں دی ہی اگر دی ہے۔ تو تاریخ اور پرچہ کا حوالہ دیجئے۔ ہاں آپ نے از خود دلیل کی طرف توجہ کی ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ مباحثہ پر ریویو نہیں کرتے بلکہ آریہ مباحث کا عجز دیکھ کر آپ خود مدعی بن بیٹھے ہیں۔

بحیثیت پریزیڈنٹ آپ کا فرض تھا۔ کہ آپ آریہ مباحث کی تقریر بتلاتے کہ اوس نے اس دعوے پر یہ دلیل دی تھی۔ ہاں اس کی تشریح کر دینا بھی آپ کو جائز تھا۔ نہ یہ کہ آپ از خود کوئی دلیل بتلاتے جس سے مباحث کی کمزوری اور مغلوبی آپ نے گویا خود ہی تسلیم کر لی پس ہمارے بیان کا عنوان ثابت ہوگیا۔ کہ آریوں کی معقولیت بقول آریہ اخبار آپ نے ایسے زبردست دعوے پر کہ سلسلہ دنیا قدیم ہے۔ خدا خدا کر کے ایک دلیل پیش کی ہے جسے سن کر ہمیں بہت خوشی ہوئی اس لئے کہ آریہ سماج نے اتنا تو سیکھا۔ کہ دعوے پر دلیل بھی دیا کرتے ہیں۔ آج تک تو ہم نے آریہ سماج کے علی اصولوں میں یہی دیکھا ہے۔ کہ مذہب کا بنیادی پتھر یہ ہے۔ کہ دوسروں پر اعتراضات کئے جاؤ۔ اپنے ثبوت سے مطلب نہیں جہاں تک ہو سکے الہامی طرز سے تقریر کرو۔ کہ مخاطب [illegible] ہو کر اپنی راہ لے یہی سبب ہے کہ آریہ سماج کا ایک ایک ممبر اس وقت زمانہ میں [illegible] ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خود آریہ لیڈروں کو بھی یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ جتنے بدمعاش ہیں۔ وہ آریہ سماج میں آنے کو تیار ہیں۔ جتنے بے اصول آدمی ہیں۔ وہ آریہ سماج میں نام لکھا کر دوسروں کو برا کہنے کو طیار رہتے ہیں (رسالہ سناتن دہرم گزٹ بابت ماہ جولائی ۱۹۰۲ء منقول از ست دہرم پرچارک)

اس لئے ہماری آرزو ہے۔ کہ خدا وہ دن دکھائے کہ آریہ سماج دلیل سے کام لینا سیکھے۔

آپ کی دلیل کی تشریح یہ ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ نے جو دنیا کو پیدا کیا ہے۔ ارادہ سے نہیں کیا۔ کیونکہ آپ کے نزدیک خدا فاعل بالارادہ نہیں۔ (اس نفی کی دلیل و اس پر بحث کرنے سے سر دست مجھ کو مطلب نہیں آگے چل کر بتلاؤں گا) بلکہ فاعل بالایجاب ہے۔ جیسے سورج کی روشنی سورج کے لئے لازمی ہے۔ ارادی نہیں۔ بلکہ جب سے سورج ہے تب سے روشنی اس کے ساتھ ہے۔ اسی طرح پیدا کرنے کا وصف بھی خدا میں ہے۔ اوس کی ذات کو لازم ہے کوئی وقت ایسا نہیں کہ وصف اس میں نہ ہو۔ جیسے کوئی وقت سورج پر بے روشنی کے نہیں۔ اس کا نام اپنی اصطلاح میں فاعل بالایجاب سمجھتے ہیں۔ مگر آپ جی ذرا دیکھئے! آپ نے اس دلیل میں یہ بھی غلطی کھائی ہے۔ کیونکہ لازم ملزوم میں اگر ابتدا میں علیحدگی نہیں تو درمیان یا انتہا میں بھی تو نہیں ہو سکتی۔ جیسے سورج کی مثال اس کے لئے کافی ہے۔ کہ اگر شروع سے وصف ضیا اور سورج میں تلازم چلا آیا ہے۔ تو درمیان یا اخیر میں بھی تو کبھی علیحدگی ممکن نہیں۔ حالانکہ آپ کا یہ مذہب نہیں بلکہ آپ کا مذہب تو یہ ہے۔ کہ چار ارب سال بعد ایک مہا پرلے آتا ہے جس میں مادہ عالم جو غیر مخلوق ہے۔ اپنی اصلی حالت پر منتشر ہو جاتا ہے اور مدت دراز تک لیا پڑا رہتا ہے۔ کہ پرمیشور اور نجات یافتہ روحوں کے سوا اوس کو جانتا بھی کوئی نہیں (ستیارتھ صفحہ ۲۱۰) جتلایئے اور نیم و دہرم سے جتلایئے۔ کہ اس پرلے کے وقت پرمیشور کا خاصہ لازمہ جو پیدائش تھا کہاں گیا۔ اس مدت دراز میں کون چیز اس کی مخلوق موجود ہے۔ اگر کوئی ہے۔ تو اس کا نام لیجئے۔ نہیں تو تسلیم کیجئے کہ اس وقت پرمیشور سے پیدائش کا وصف جو خاصہ لازمہ تھا منفک (علیحدہ) ہو گیا۔ کہو جی کون دہرم سے

اب میں آپ کے دوسرے حصہ پر آتا ہوں۔ جو آپ نے فاعل بالارادہ ہونے پر اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اگر فاعل بالارادہ مانو تو ارادہ اس شئے کا ہوتا ہے۔ جو حاصل نہ ہو اور مفید ہو۔ چونکہ مالک کل پرمیشور کے واسطے کوئی شئے بھی ایسی نہیں۔ جو حاصل نہ ہو۔ اور نہ ہی غنی کل خدا کے واسطے کوئی شئے مفید ہو سکتی ہے۔ اس واسطے وہ فاعل بالارادہ ہو نہیں سکتا۔

سبحان اللہ کیا ہی معقول دلیل ہے۔ آخر آریہ سماج کا بیٹا دلیل میں ابھی چلنے لگا ہے۔ اس لئے اگر دھکے کھائے تو تعجب نہیں۔ اس دلیل کا پہلا حصہ کہ ارادہ میں شئے موجود نہیں ہوتی۔ بالکل ٹھیک ہے ہم مانتے ہیں۔ کہ ایک وقت ایسا تھا کہ [illegible] جب کچھ نہ تھا تب خدا کا ارادہ [illegible] خلقت کو پیدا [illegible]

ہم ہی نہیں بلکہ آریہ سماج بھی اگر ضد میں آ کر اپنے مذہب کو نہ چھوڑے۔ تو اسے بھی ماننا پڑے گا۔ کہ ایک وقت تھا۔ کہ پرمیشور تو تھا۔ مگر مخلوق نہ تھی۔ کیونکہ آریہ سدھانت (مذہب) کے مطابق تو تین چیزیں قدیم ہیں۔ خدا۔ روح اور مادہ

یہ تینوں غیر مخلوق ہیں۔ روح تو بھلا ایک جاندار چیز ہے کیونکہ (ذی شعور) طاقت ہے۔ مادہ ایک غیر ذی شعور اجزاء لا یتجزیٰ ہیں۔ یعنی بہت باریک باریک ریزے جو نہ کٹ سکیں۔ نہ چر سکیں۔ ایسے کہ بقول سوامی دیانند جی مذکور بالا اوسکو کوئی جان ہی نہیں سکتا۔

پس اگر مخلوقات کا بھی کوئی فرد قدیم ہے سو تو کچھ شک نہیں۔ کہ چار چیزیں قدیم ماننی پڑیں گی۔ خدا۔ روح۔ مادہ۔ اور مخلوق جو مادہ کی ترکیب سے مرکب ہو کر وجود پذیر ہوئے تھے۔ حالانکہ آریہ سماج کسی چوتھی چیز کو قدیم نہیں مانتا۔ اسی لئے ہم نے کہا۔ کہ اگر آریہ سماج ضد میں آکر اپنے دھرم سے الگ ہو جاوے تو اسے بھی ماننا پڑیگا۔ کہ ایک وقت تھا۔ کہ خدا کے ساتھ کوئی مخلوق نہ تھی۔ علاوہ اسکے یہ بھی غلط کہ مالک کل پرمیشور کے لئے کوئی شے بھی ایسی نہیں جو حاصل نہ ہو۔ کیا آپ بھی جو خدا کی مخلوق ہیں۔ ہمیشہ سے ہیں یا اتنی مدت سے کہ اس سے پہلے نہ تھے۔ اگر یہ کہیں کہ گو میں نہ تھا۔ مگر میری روح تھی۔ تو براہ مہربانی اس کلیہ کی ترمیم کر دیجئے گا۔ میرا تو کوئی حرج نہیں میں دوسری طرح سے حاضر ہوں۔ کہ آپ نے اس اصول پر غور نہیں کیا۔ بیشک خدا کے لئے کوئی شے ایسی نہیں۔ جو حاصل نہ ہو۔ مگر اس کی مصلحت ہی کہ ایسی شئے جس کے نہ ہونے سے اوس کی ذات یا صفات میں کوئی نقص لازم آتا ہو۔ مخلوق بذات خود خدا کی صفات سے نہیں۔ بلکہ صفت خلق خدا کی صفات سے ہے۔ جو ہر وقت اور ہر آن اوس میں موجود ہے اور ارادہ کے تابع ہو کر اوس کا ظہور ہوتا ہے۔ اس کی مثال بعینہ آپ کے قاعدہ کے مطابق الہام ہے۔ جو خدا کی علمی صفت ہے۔ حالانکہ بقول آپ کے شروع دنیا میں ایک دفعہ اس کا ظہور ہوتا ہے۔ پھر نہیں تو کیا وہ صفت معدوم ہو جاتی ہے۔ نہیں بلکہ موجود ہے جب اپنا وقت اور محل پائیگی ظہور کریگی۔ اسی طرح خلق جو فعل ہے وہ خدا کی صفت ہے مخلوق صفت نہیں۔

واسطے دلیل کا بھی غلط کہ ارادہ اوسی شئی کا ہوتا ہے۔ جو مفید ہو۔ مہربان من آپ جیسا مدعی ہمہ دانی کے قلم کے ایسے بے معنے الفاظ بلکہ جملے نکلکر آپ کے دعویٰ کی تصدیق نہ کریں گے۔ یہ کہاں کا قاعدہ ہے۔ کہ ارادہ ہمیشہ مفید چیز ہی کا ہوتا ہے۔ ان ایک معقول سی بات ہے۔ کہ اوس میں [illegible] ہوگا [illegible] مخلوق کا اور اوس کو جیسا ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا میں بہت سے ایسے مہاتما پرش ہیں جو دوسروں کے فائدہ کے لئے کام کرتے ہیں۔ تو خدا تو رحیم مجسم ہے اوس نے جو کچھ پیدا کیا ہے۔ بندوں کے فائدے کیلئے پیدا کیا چنانچہ قرآن مجید اسی کا گن گاتا ہے۔ هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا (خدا نے تمہارے فائدے کو سب چیزیں پیدا کی ہیں) پس ہم مانتے ہیں۔ کہ ان معنے سے ارادہ ہمیشہ مفید چیز کا ہوتا ہے۔

(باقی دارد)

لعنہ

مرزائے قادیانی کا دعویٰ اور اُس کا بنیادی پتھر

مرقومہ شیخ غلام احمد صاحب اختر قلعہ بھنگیاں

شیخ غلام احمد نامی ایک مرزائی تلاش روزگار گذشتہ سے پیوستہ برس میں کلکتہ آیا۔ اور وہاں بعد حصول ملازمت اوس نے مرزائی مشن کے لئے اپنے آپ کو ایجنٹ بنالیا۔ ہر چند کہ وہ اپنی کوششوں میں ناکام رہا تاہم بعض جاہل لوگ اس کے دام فریب میں آگئے پھر کیا تھا۔ شیخ مذکور نے کلکتہ میں لاف زنی شروع کر دی۔ کہ کلکتہ بھر میں اگر کوئی عالم فاضل ہو اور وہ میرے سامنے آوے۔ تو چند باتوں میں اوسکو تسلیم کرا دوں گا۔ کہ مرزا کے کا دعوے سچا ہے۔ کلکتہ کے علماء کرام کے کانوں تک ایسی آوازوں کا پہنچنا آسان نہ تھا۔ کیونکہ شیخ مذکور کے دام افتادہ عموماً اہل پنجاب تھے۔ اور ایسے لوگ علماء سے واقفیت نہیں رکھتے۔ البتہ نیازمند کے کان ایسی آوازوں سے نا آشنا نہ تھے۔ مگر محض اس خیال سے سکوت کیا جاتا تھا۔ کہ شیخ مذکور کوئی مشہور ذی علم نہیں۔ اس لئے آپ کو مخاطب بنانا اور اس سے مباحثہ کرنا فضول ہے۔ لیکن اس سکوت نے اس کا حوصلہ اور بھی بڑھا دیا۔ چنانچہ گذشتہ عید الفطر کے دن (جب کہ اہل پنجاب و کشمیر حسب معمول کلکتہ کے چڑیا خانہ میں جمع تھے) شیخ مذکور مرزائی مشن کا واعظ بنا اور تبلیغ مذہب مرزائی کے فرض کو ادا کرنے لگا۔ چند اشخاص نے جب مخالفت کی آواز

[illegible]

نکالیں۔ تو مجھے زور سے کہا گیا۔ کہ کوئی ذی علم شخص اگر ہے۔ تو اس کو لاؤ۔ ہم چند باتوں میں اس کو ساکت کر دینگے۔ یہ سنکر میرے بعض دوستوں نے مجھے پاخانہ میں تلاش کی۔ اور مجھکو پاکر انہوں نے سب قصہ سنایا۔ میں ان کے ساتھ ہو لیا۔ جب شیخ مذکور کے پاس پہونچے پہلے تو ادھر ادھر کی باتیں کر کے ٹالنا چاہا کہ اب وقت تنگ ہے۔ بعد ازاں صاف انکار کیا کہ میں ان سے (یعنی راقم سے) مباحثہ نہیں کرنا چاہتا۔ مگر یہ لوگ کب ماننے تھے۔ انہوں نے اس کو سخت شرمندہ کیا۔ اور کہا کہ ابھی تو آپ لاف زنی کر رہے تھے۔ اور ابھی دال لبہ ری جا رہی ہے۔ یہ کشمکش چند منٹ تک رہی آخر شیخ مذکور کو سوائے اقرار مباحثہ کے کچھ بن نہ پڑی۔ مگر یہ کہکر اس وقت پیچھا چھوڑایا۔ کہ آیت وار کے دن رات کو مباحثہ کروں گا۔

آیت وار کو شام کے بعد بمکان میاں نادر شاہ صاحب سوداگر پشمینہ [illegible] حافظ محمد صاحب کے مکان واقع چونا گلی میں بلا کر لے گئے۔ جہاں ۶-۷ آدمی شیخ مذکور کے ہمراہ موجود تھے اور اہل اسلام کی طرف سے بذمہ داری میاں نادر شاہ صاحب آگئے تھے فریقین کی طرف سے دو کاتب تقریریں لکھنے کیلئے مقرر کئے گئے۔

میں نے چند مختصر الفاظ میں خواہش ظاہر کی کہ مرزا صاحب کے دعوے ماموریت من اللہ پر بحث کا دار و مدار رکھا جاوے۔ اگر وہ اپنے دعوے میں صادق ہیں۔ تو ان کے مسائل مخترعہ خود بخود واجب التسلیم ہوں گے۔ لیکن اگر وہ اپنے دعوے میں ہی کاذب ہیں۔ تو کسی فرعی مسئلہ پر بحث کر کے وقت ضائع کرنا فضول ہوگا۔ چونکہ یہ امر شیخ موصوف کے لیے بہت مشکل تھا۔ اس لیے اس نے اسی پر بحث شروع کر دی۔ کہ مسئلہ زیر بحث نہیں آنا چاہیئے۔ بلکہ حیات و ممات مسیح علیہ السلام پر بحث ہو۔

چار تقریریں نیاز مند کی ہوئیں۔ اور تین تقریریں شیخ مذکور کی ہوئیں۔ اور میری آخری تقریر کے ختم ہونے پر رات کے دو بج گئے۔ اور وقت گذر گیا۔ جو شیخ مذکور کی استدعا پر صدر مجلس نے مقرر کیا تھا۔ میری تقریر کے ختم ہونے پر شیخ مذکور بہت چیخ چلایا۔ کہ اب میں بھی دو وقت تقریر کروں گا۔ مگر صدر مجلس نے اجازت نہ دی۔ کیونکہ مجلس نے تمام رات بیٹھے رہنے پر رضامندی ظاہر کی تھی مگر شیخ مذکور نے خود ہی صدر کے وقت مقرر کرایا تھا:-

اس کے بعد شیخ مذکور نے دوسری اتوار پر جواب دینے کا وعدہ کیا۔ دوسری اتوار کو وہ نہ آئے تو منتظمان مجلس مباحثہ نے اونکو بلایا اور بحث کے ختم کرنے پر اصرار کیا پہلے تو چند دن تک یہ کہا جاتا تھا۔ کہ تقریریں قادیان بھیجی گئی ہیں۔ وہاں سے جواب جواب دیا جاوے گا۔ لیکن آخر کار شیخ صاحب ایسے غفردا ہوئے کہ پتہ ہی نہ ملا:-

میں ان تقریروں کو ذیل میں درج کرتا ہوں۔ ہر چند کہ اس بحث میں اختلافی مسئلہ کا تصفیہ نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی ناظرین ضرور اس سے لطف اٹھاویں گے:-

خاکسار کی پہلی تقریر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] بحث سے مسائل مختلفہ میں۔ اور ان مسائل سے [illegible] مرزا صاحب کی تصدیق یا تکذیب نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ صرف اسی امر کی تحقیق کی جاوے۔ کہ آیا مرزا صاحب من جانب اللہ ہیں۔ یا من اللہ نہیں۔ اگر کوئی شخص اپنے دعوے میں سچا ہو تو اس کے مسائل واجب التسلیم ہیں۔ لیکن اگر اس کے برعکس ہے۔ تو کسی دوسرے مسئلہ کی تحقیق کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

شیخ غلام احمد مرزائی کی پہلی تقریر

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

چونکہ علمائے [illegible] بنیادی دعوے نے مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام مبنی ہے اس بات پر کہ مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو چکے ہیں اور وہ دوبارہ دنیا میں واپس نہیں آئینگے۔ بلکہ اون کے [illegible] ایک شخص امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا فخر حاصل ہے۔ آیت استخلاف کے وعدہ کے مطابق بمقتضائے اس امر کے رسول اللہ کا سلسلہ موسوی سلسلہ کے ہمرنگ ہو جس پر آیت انا ارسلنا الیکم رسولا شاہدا علیکم الآیۃ مصداق ہے ایسے وقت میں جبکہ اسلام کی روحانی حالت نہایت تنزل پر ہوگی مبعوث ہوگا۔ پس جبکہ اصلی بنیاد دعوے ماموریت من اللہ وفات مسیح کے ساتھ لازم پڑی

سوال ہے۔ اور جزو لاینفک کی طرح ہے۔ اول وفات مسیح کا فیصلہ ہونا چاہیئے۔ نیز کسی مامور من اللہ کے دعوے کے ثابت کرنے کے لئے کہ وہ مامور من اللہ ہے یا نہیں۔ کسی خارجی شہادت کی ضرورت نہیں بلکہ صرف اللہ کی شہادت کافی ہے۔ اور تمام اہل اسلام کا یہ متفق مسئلہ ہے۔ کہ معجزہ دلیل نبوت نہیں ہوتا پس تفہیم دعوے مامور من اللہ ہر شخص کے لئے علیحدہ رنگ رکھتی ہے۔ اور ہر ایک فرد بشر تصدیق کے مختلف معیار رکھتا ہے۔ وقت کی ضرورت اسلام کا تنزل مامور کا دعوے خدا کی شہادت تفہیم دعوے کے لئے کافی ہیں۔ پس سب سے اول مگر میں یہی کہتا ہوں۔ کہ کیا یہ تنقیح چونکہ فریقین کی ہے سب سے پہلے مسیح ؑ کی حیات یا وفات پر بحث ہو۔

خاکسار:۔ الحمدللہ ہر آن چیز کہ خاطر میخواست آخر آمد زپس پردہ تقدیر پدید۔ سب تو شیخ صاحب کی تقریر سے معلوم ہو گیا۔ کہ مرزا صاحب کا دعوے مبنی ہے۔ وفات مسیح پر اور اوس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ وفات مسیح ان کے نزدیک بمنزلہ ایک دلیل کے ہے ہر چند کہ یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو مرزا صاحب بوقت تصنیف براہین احمدیہ جبکہ وہ مسیح مہدی ہونے کے دعوے کر چکے تھے حضرت مسیح ؑ کا زندہ آسمان پر موجود ہونا اور ان کا واپس آنا تسلیم نہ کرتے اگر وفات مسیح میں کسی دوسرے مسیح کے آنے کا پتہ چلتا ہو تو نیچری جو وفات مسیح کے قائل ہیں۔ یا معتزلہ ہی بلا چون و چرا مرزا صاحب کو مسیح مان لیں۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ اس لئے وفات مسیح کا مسئلہ دلیل کا حکم رکھتا ہے۔ اور بہر حال دعوے وہی رہا جس کی تحقیق کے لئے میں نے اشارہ کیا تھا۔ شیخ صاحب کو اختیار ہے کہ دعوے کی دلیل میں صرف مسئلہ وفات مسیح پیش کریں۔ یا اور کچھ دلائل اور میرا اختیار ہے۔ کہ علاوہ اثبات حیات مسیح کے مرزا صاحب کے اس دعوے کو اور دلائل سے غلط ثابت کروں۔ شیخ صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ معجزہ دلیل نبوت نہیں۔ لیکن یہ مرزا صاحب کے قول کے خلاف ہے کیونکہ وہ ہمیشہ نشانہائے آسمانی کا ذکر سنایا کرتے ہیں۔ اور ان ہی نشانوں کو اصطلاح شرع میں خوارق یا معجزات کہا جاتا ہے علاوہ ازاں میں نے کب معجزہ طلب کیا تھا۔ میں تو دعوے کی دلیل مانگتا ہوں۔ اور اوسکی تردید کرنی چاہتا ہوں" عام اس سے کہ دلیل مسئلہ وفات مسیح ہے۔ یا اور کچھ بہر حال مسئلہ وفات مسیح ایک دلیل کا حکم رکھتا ہے۔ اور بلا تعیین دعوے دلیل پر بحث کرنا خلاف اصول مناظرہ ہے ؎۔ فقط

شیخ صاحب:۔ اگر مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں حیات مسیح کا تذکرہ کیا ہے۔ جیسا کہ عام مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ اور اب اس کی وفات بتلاتے ہیں۔ تو اس سے اون کی صاف باطنی کے لئے کھلی کھلی دلیل ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور من اللہ نہیں مقرر ہوئے تھے۔ تو ان کا وہی اعتقاد تھا۔ جس کا براہین احمدیہ میں ذکر ہے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ مامور من اللہ مقرر ہوئے اور خدا تعالےٰ کی طرف سے اعتقاد مذکورہ جو براہین احمدیہ کی نسبت ان کو کہا گیا کہ عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں۔ اور تو مثل عیسیٰ ہے۔ جسکا وعدہ ہے۔ تو پھر انہوں نے وہی مسئلہ اختیار کیا۔ جس کی بابت انہوں نے خدا کا ایما پایا۔ اس سے تو ان کی بھی صاف باطنی معلوم ہوتی ہے۔ فریق مخرجہ یا معترض کی عدم شناخت مامور من اللہ کی تکذیب نہیں کر سکتی۔ ہر ایک شخص کو کسی مامور من اللہ کے دعوے کو تسلیم یا انکار کرنے کا اختیار ہے اور ان دونوں امروں کا تذکرہ کرنا تکلیف مالا یطاق ہے۔ دیکھو جب تک شراب کے لئے قرآن شریف میں صریح ممانعت کا حکم نہیں آیا۔ اس کا استعمال جاری رہا۔ کیا نعوذ باللہ اس پر کوئی حرف گیری کر سکتا ہے۔ یا جب [illegible] نواہی [illegible] پہنچے متنبیٰ کی رسم جاری رہی یا جب تک سود کی ممانعت کا صریح حکم نہ ہوا استعمال ہوتا رہا۔ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جب تک مامور من اللہ کو کسی امر کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے صراحت نہ کرائی جاوے۔ وہ برائے رسم و رواج خواہ وہ غلط اصولوں پر ہی مبنی ہو۔ یا بطور تقلید کے رواج پا گیا ہو۔ چھوڑنے یا ترک کرنے کا حکم نہیں دیتا۔ وما ینطق عن الہوی الآخرہ۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر تسمیہ تنقیح مناظرہ اول مسیح ناصری کی وفات

وفات مسیح کو دعوے ماموریت من اللہ کی دلیل بنانا غلطی ہے
لیکن اگر مان لیا جاوے تو بھی شیخ صاحب کے بیان کے

کو نہیں مانتا۔ تو پھر مرزا صاحب کے دعوے کے متعلق بحث کرنا تحصیل[1] لاحاصل ہوگی۔ اگر مسیح ناصری نے دوبارہ آنا ہے۔ تو پھر بحث کا اختتام ہے۔ کیا بحث کرتے ہوئے اول قدم ہی پر یہ سوال پیدا نہ ہوگا۔ کہ مسیح ناصری نے آنا ہے۔ یہ صرف بحث سے ایک گریز کا طریق ہے۔ ورنہ مسیح کی آمد ثانی کو حل کرنے کے لئے اول مسیح ناصری کی حیات و وفات کا فیصلہ کر لینا نہایت ضروری پڑا ہوا ہے۔ اور معجزات دلیل نبوت نہیں ہوتے اس سے یہ مراد تو نہیں ہے۔ جو انبیا معجزات نہیں دکھلاتے دکھلاتے ہیں۔ اور ضرور دکھلاتے ہیں۔ مگر کسی نبی کی شناخت کے لئے یہ ضروری معیار نہیں ہے کہ وہ ضرور ہی معجزہ دکھلا دے پس بجائے اس کے کہ ہم تمہیدی عبارتوں کو لمبا کرتے جاویں۔ اور حاضرین کا اوقات عزیز ضائع کریں۔ میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میرے فریق ثانی کو مسیح ناصری کی حیات و وفات پر بحث کرنا منظور ہے۔ یا نہیں؟۔

خاکسار: بہت تعجب ہے۔ کہ باوجود میرے ان الفاظ کے علاوہ اثبات حیات مسیح کے جن دلائل سے بھی تردید کردوں گا بحث سے گریز کا فتوے لگا اپنا تاویل القول بما لا یرضی بہ قائلہ کا خیال نہ رکھا گیا۔ زیادہ تعجب ہے۔ کہ اپنے پہلے بیان کے خلاف کہنے لگے شیخ صاحب اپنے بیان میں فرما چکے تھے کہ مرزا صاحب کا دعوے مبنی ہے وفات مسیح پر۔ اگر شیخ صاحب نے یہ صحیح فرمایا تھا۔ تو وفات مسیح کو بطور دلیل کے تسلیم کرنے میں کونسی وجہ مانع ہے۔ میں نے یہ نہیں دریافت کیا تھا۔ کہ مرزا صاحب کا مافی الضمیر بوقت تصنیف براہین کیا تھا آپکو مافی الضمیر کے بتلانے کا کیونکر علم تھا بلکہ میری مراد صرف یہ ہے کہ بوقت تصنیف براہین احمدیہ اپنے آپ کو مسیح موعود مہدی معہود اور ملہم من اللہ ظاہر کر چکے تھے۔ ان کے اشتہارات موجود ہیں جن میں انہوں نے اقرار کیا ہے۔ کہ براہین احمدیہ بذریعہ الہام لکھی گئی۔ اس لئے یہ کہنا کہ مرزا صاحب اس وقت مامور من اللہ نہیں تھے۔ یا وفات مسیح کے متعلق انکو الہام نہیں ہوا تھا۔ صراحتاً مرزا صاحب کی تصدیق نہیں کرتے۔ کسی الہامی کتاب میں کسی واقع کا خلاف اصل لکھا جانا خود اس امر کی دلیل ہے کہ وہ الہامی نہیں لیکن شیخ صاحب کو مناسب تھا۔ کہ مرزا صاحب کی بعد کی تحریرات پر بھی خیال رکھیں مرزا صاحب نے یہ عذر پیش نہیں کیا۔ جو شیخ صاحب پیش کر رہے ہیں۔ بلکہ انہوں نے عدم فہم الہام کا اعتراف کیا ہے اور اپنی غلطی کا اقرار۔ اس لئے شیخ صاحب کا یہ فرمانا کہ اس وقت مرزا صاحب نے بلا ایماء الٰہی حیات مسیح کو تسلیم کیا۔ نہ صرف غلط ہے بلکہ مدعی سست گواہ چست کا مصداق ہے۔ مرزا صاحب ہمیشہ الہام کا دعوے کرتے رہے مگر مسیح کے متعلق ان کو بہت ہی الہام غیر صحیح ہوتے گئے۔ نہ صرف انہوں نے حیات مسیح کو اپنی الہامی کتاب میں تسلیم کر کے وفات کا الہام سنایا بلکہ ان کی وفات کے متعلق بھی انکو الہام مختلف ہیں۔ پہلی تصانیف میں تو انہوں نے مسیح کو سولی پر مارا تھا۔ اور بیت المقدس میں انکو دفن کیا تھا۔ چنانچہ شہادتی خط بھی شائع کئے گئے انکو بعض الہاموں نے مسیح کو گلیل دفن کیا۔ اور آخری الہام جو آجکل مروج ہے ظاہر کرتا ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام کشمیر میں دفن ہوئے کس قدر افسوس کی بات ہے۔ باوجود ان سخت اختلافات کے ان الہاموں کو معیار صداقت ٹھہرایا جاوے۔ یا یہ شیخ صاحب کو اختیار ہے کہ مرزا صاحب کے مدعی مامور من اللہ کی دلیل میں اپنے پہلے بیان کے مطابق وفات مسیح ہی کو دلیل پیش کریں۔ بالآخر میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جس صورت میں شیخ صاحب اوامر و نواہی اور قصص کو ایک ہی سمجھتے ہیں۔ اور قصص ماضیہ کو مثل حکم شراب سود وغیرہ کے سمجھتے ہیں۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ قرآن مجید کے احکام پر کس طرح حاوی ہو سکیں گے۔ ایک آدمی کی نسبت بیان کیا جاوے۔ کہ وہ فلاں سنہ میں زندہ تھا۔ اور پھر کہا جاوے۔ کہ وہ اسی سنہ میں مر گیا ہوا تھا کیا احکام کا ہم رنگ ہو سکتا ہے۔ خیر یہ تو شیخ صاحب کی خوش فہمی کی دلیل ہے حاضرین خود اسکا اندازہ لگا لیں گے۔ مجھے شیخ صاحب کے پہلے ہی بیان کے مطابق منظور ہے۔ کہ مرزا صاحب کے دعوے مامور من اللہ کی

فرمودا

---

[1] تحصیل لاحاصل شیخ صاحب کی علمیت کا نمونہ ہے۔ باین خیال کہ کہیں کاتب کی غلطی ہو لکھ لیں۔ میں نے منشی غلام محمد صاحب اختر امرتسری ولد میاں جان محمد مرحوم لاہوری جو اس مجلس میں موجود تھے شاہد رکھا ہوا ہے۔ نیز مقابلہ بھی ہو چکا ہے۔ اُن کے کاتب نے بھی جو سنا لکھدیا: خاکسار

دلیل میں وفات مسیح کے مسئلہ کو پیش کریں۔ مجھو اختیار ہوگا۔ کہ اثبات حیات مسیح کے ساتھ ہی بین اور قطعی دلائل سے ثابت کرونگا کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے نہیں؟

شیخ صاحب ہنوز پہلے اپنے بیان سے کنارہ کشی نہیں کی میں پیشتر عرض کرچکا ہوں۔ ...... کہ اس بحث کو اگر عمارت فرض کیا جاوے۔ تو وفات مسیح اس کا بنیادی پتھر ہے۔ اور براہین احمدیہ کو اگر فریق ثانی ... اس لحاظ سے الہامی کہتا ہے۔ کہ اس میں بعض الہام درج ہیں۔ تو درست ہے۔ مگر وہ کل کتاب الہامی نہیں ہے۔ اس لئے سوال فریق ثانی میں اشتہار کا ذکر ہے۔ اس سے پبلک کو مغالطہ دہی مراد ہے۔ اور نہ میں نے یہ کہا کہ مرزا صاحب اسوقت ملہم نہیں تھے۔ انبیا یا مامور من اللہ ہو سکتا ہے۔ کہ قبل دعوے نبوت یا مامور من اللہ ہونے کے ملہم ہوں۔ میرے کہنے کا صرف یہ مطلب تھا۔ کہ بوقت تحریر براہین احمدیہ مرزا صاحب کو خدا تعالیٰ کی طرف سے صراحت نہیں کرائی گئی تھی۔ اسی براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ نے مرزا صاحب کا مسیح بھی نام رکھا۔ مگر چونکہ ہر ایک کام کے لیے ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے انکو نہ بتلایا کہ اس نام کا تو ہی مصداق ہے۔ اور حیات مسیح کی نسبت جو براہین میں درج ہے۔ وہ انکی اپنی اجتہادی رہ گئے ہے۔ یہ صرف ایک نمایاں امر کو مصدق کرتا ہے کہ تصنیف اور الہامی کتاب کے الفاظ استعمال کرکے جیسا کہ فریق ثانی نے استعمال کئے ہیں۔ دونوں الفاظ کو ایک سمجھ کر کے دکھلایا ہے۔ کل کتاب براہین الہامی نہیں ہے۔ وہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک اجتہادی اور دوسرا الہامی۔ الہامی حصے میں خدا تعالیٰ نے مرزا صاحب کا نام مسیح رکھدیا ہے۔ گو انکو اس وقت نہیں بتلایا گیا۔ کہ تو ہی اسکا مصداق ہے پس اس میں واقع کا اختلاف نہیں ہے۔ اور اسی لئے فریق ثانی نے جو تمثیل بیان کی ہے۔ اس واقع پر چسپاں نہیں ہو سکتی ہے۔ اور یہ کہنا کہ مرزا صاحب کے الہام غیر صحیح ہو گئے۔ یہ اس وقت فریق ثانی کو کہنے کا حق پہنچتا تھا۔ جب بحث الہام کی شروع ہوتی اور اسکے لئے جو متضاد باتیں نسبت مسیح کے سولی پر مارے یا کشمیر میں دفن کئے جانے کے فریق ثانی نے بیان کئے ہیں۔ یہ قبل از وقت ہیں۔ اور علاوہ اس کے بے محل ہیں۔ مثال سے کہ سمجھانے سے جو قصص اور اوامر کو فریق ثانی نے ایک رنگ میں سمجھا ہے۔ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ تجاہل عارفانہ کیوں کیا جاتا ہے۔ ایسا سے غرض صرف سمجھانے کی تھی۔ کسی شخص کی نسبت اس کے معلومات کا پہلے ہی غلط خیال دل میں قائم کریں جیسا کہ میرے قرآن فہمی کی نسبت کیا گیا ہے۔ بعید از انصاف ہے۔ بار بار [illegible] اگر گفتگو میں وفات وحیات مسیح کے [illegible] یہ سمجھنا اور اس کے ساتھ ہی دیگر دلائل کا دربارہ اثبات دعوے مرزا صاحب لانے کی حجت کرنا جب تک کہ اول بڑی بھاری دلیل جو اس تمام عمارت کے بنیادی پتھر کی طرح ہے فیصلہ نہ پا جاوے۔ صرف تضیع اوقات ہے ہاں فریق ثانی حیات و وفات مسیح کے فیصلہ کے بعد دوسرے دلائل کی طرف جا سکتا ہے۔ نہ کہ ایک بات کو معلق چھوڑ کر دوسری باتوں کو درمیان میں لایا جاوے۔ اگر فریق ثانی کی واقعی نیت صاف ہے ،..... کیوں اول حیات وفات کی نسبت فیصلہ نہ کیا جاوے۔

اور کیا سبب کہ ضرور صاف ہے [illegible]

خاکسار۔ شیخ صاحب انصاف کریں۔ کہ التصفیہ دعویٰ کا ہوا کرتا ہے۔ یا دلیل کا فن مناظرہ کے بانیوں اور اسکے مطابق مناظرہ کرنیوالوں کا ہمیشہ سے یہ اصول رہا ہے۔ کہ ایک فریق اپنا دعوے معین کرتا ہے اور اس دعوے کے اثبات کے لئے دلائل سناتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا۔ کہ دعوے کا تو نام ہی نہ ہو۔ اور دلائل کا تذکرہ کیا جاوے۔ جب دعوی نہیں تو دلائل سے کیا نتیجہ نکلیگا سخت افسوس ہے۔ کہ باوجود اس اقرار کے کہ دعوی مامور من اللہ مبنی ہے۔ وفات مسیح پر (دیکھو شیخصاحب کا پہلا لنبا) دعوے اور دلیل کو بہ پابندی قواعد مناظرہ کیوں بیان نہیں کیا جاتا ہیں؟ پس شیخصاحب کو اختیار دیتا ہوں۔ کہ مرزا صاحب کے دعوی کی دلیل میں وہ اسی مسئلہ کو پیش کریں۔ جس کو کہ وہ اس عمارت کا بنیادی پتھر کہتے ہیں۔ مگر تعجب ہے۔ کہ پھر بھی یہی کہا جاتا ہے۔ کہ فریق ثانی تنقیح مباحثہ وفات وحیات میں منکر ہے۔ حاشا وکلا ہاں اسمیں شک نہیں۔ کہ شیخصاحب اپنے پہلے بیان سے ضرور کنارہ کش ہیں۔ کیونکہ یہ ان کے دو الفاظ کہ مرزا صاحب کا دعوے مبنی ہے مسئلہ وفات

مسیح پر خود ہی اس امر کا ناطق فیصلہ ہے کہ مسئلہ وفات وحیات مسیح زیر دلیل کے ہے اور جب اگر شیخ صاحب نے اس مسئلہ کو دلیل قرار دیا ہیں یہ بطور دلیل کے منشا منظور کیا پھر میں نہیں سمجھتا۔ کہ خواہ مخواہ کیوں پیچیدگیاں پیدا کی جاتی ہیں :-

شیخ صاحب کا یہ فرمانا کہ واقع کا اظہار معلومات کی بنا پر ہے۔ اور مرزا صاحب کا اقرار حیات مسیح اجتہادی رائے ہے۔ اور اس کے بعد الہامات یا ایماء آئی نہیں۔ البتہ عذر طلب ہیں۔ کیا مرزا صاحب نے خدا کے پاک کلام قرآن شریف کی آیت ہو هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله" کی تفسیر میں مسیح کا دوبارہ آنا اور کافہ ملل پر غلبہ پانا جب لکھا تو کیا خدائے غیور کی غیرت کا یہ تقاضا نہ ہوا۔ کہ ایک ایسے شخص کو جو اس کے نام پر الہام ظاہر کرتا ہے۔ ایک صریح اور فاش غلطی سے بچا رہے غلطی بھی کسی دنیاوی معاملہ میں نہیں تھی۔ کسی انسانی کلام کے مطلب بیان میں نہیں تھی۔ بلکہ اس پاک کلام کی تفسیر کے متعلق تھی۔ جو دنیا میں بطور معجزہ کے قیامت تک موجود رہے گی۔ ہر چند کہ مرزا صاحب خود تو الہام کے سمجھنے کا عذر کرتے ہیں۔ لیکن مان لیا جاوے ... کہ شیخ صاحب کا فرمانا صحیح ہے۔ کہ اقرار حیات مسیح کو الہام سے کچھ تعلق نہیں۔ تو بھی سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب شیخ صاحب کتاب براہین کے بعض حصے کو الہامی مانتے ہیں۔ تو ضروری تھا۔ کہ خدا ملہم کے اقوال کا خیال رکھے۔ جیسا کہ خود شیخ صاحب بھی اپنے ایک بیان میں وما ینطق عن الهوی سے تعبیر کر چکے ہیں۔ شیخ صاحب کو معلوم ہوگا۔ کہ مرزا صاحب نے اپنے حق میں ایک الہام لکھا ہوا ہے۔ کہ انا کفیناک المستہزئین مگر افسوس کہ اس الہام کی صریح مخالفت مستہزئین تو متشابہ ومتناقض الہاموں پر ہنسی اڑاتے ہی اڑاتے گروہ لوگ جو سلیم الطبع وہ بھی استہزا سے رک نہیں سکتے۔ کیا رسول اللہ کے وقت مبارک کا نابینا کا تذکرہ آپ کو معلوم ہوگا۔ مامور من اللہ اگر تقاضائے بشریت کسی امر میں رائے صائب نہ رکھتا ہو۔ تو فوراً وحی الٰہی کے ذریعہ سے اس کی تفہیم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ خدا کی پاک کلام میرے اس بیان کی تائید کرتی ہے۔ عبس وتولی ان جاءه الاعمی الی آخرہ۔ اب غور کا مقام ہے۔ کہ جس مسئلہ کو پیروان مرزا صاحب مرزا صاحب کی عمارتی دعوے کا بنیادی پتھر قرار دیں اور جس کو اسی دلیل پر مبنی ٹھہرا دیں۔ اور اس دلیل کو دعوے سے بھی بڑھ کر قرار دیں۔ اسی کے اظہار میں ملہم صریح اور بین غلطی کرتا ہے اور اس پر طرفہ یہ کہ الہام کا سلسلہ جاری ہو۔ پھر بھی دس برس یا اس سے زیادہ زمانے تک اس کی اصلاح نہ ہو۔ شیخ صاحب کا اختیار ہے۔ کہ میرے ان دلائل کو قبل از وقت قرار دیں۔ یا غیر محل بنا دیں۔ لیکن اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ یہ مسئلہ ہرگز دلیل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قاعدہ ہے۔ کہ دلیل دعوے کے قائم ہوتے ہی پیدا ہوتی ہے۔ مگر جس دعوے کے وقت اس دلیل کا نام و نشان بھی نہ ہو۔ بلکہ اس دلیل کی تردید کی جا رہی ہو اور اس سے ایک طویل مدت تک یعنی ایام الصلح کی تصنیف تک یا ازالہ کی تصنیف تک وہ زیر لب ہی رہا ہو۔ اور کسی ضرورت یا مصلحت کے لئے اس مسئلہ کا پہلو بدل گیا ہو۔ اس کو دعوی کی دلیل قرار دینا نہ صرف غلطی ہے۔ اور نہ صرف فن مناظرہ سے مخالفت اور نہ صرف تحقیق حق سے انحراف ہے بلکہ انصاف کا خون کرنا ہے۔ اگر کہا جاوے۔ تو اس امر کی بین دلیل کہ مرزا صاحب کے دعوے کی تائید کسی دلیل سے نہیں ہو سکتی بلکہ اس دعوے اور اس دلیل کا وہی حال ہے۔ کہ مسکین ملاح در چین است وکشتی در فرنگ باوجود ان زبردست دلائل کے میں نے اختیار کیا تھا۔ کہ وہ بعد مشرق دعوے کی دلیل اس مسئلہ کو قرار دیں۔ مگر واللہ اعلم کیوں دلیل نہیں قائم کی جاتی اور پھر کیوں بار بار کہا جاتا ہے۔ کہ زبردست دلیل ہے۔

تصنیف اور الہامی کتاب کی نسبت شیخ صاحب نے کچھ فقط لکھوائے ہیں۔ جو صریح تو نہیں مگر میں نے ان کا ماحصل یہ سمجھا ہے۔ کہ میری نسبت کہا گیا ہے۔ کہ میں الہامی کتاب اور تصنیف کو ہمرنگ قرار دیتا ہوں۔ اگر شیخ صاحب کی یہی مراد ہے۔ تو میں عرض کرتا ہوں۔ کہ تصنیف ایک جنس ہے۔ جو شامل ہے۔ اپنے افراد پر الہامی کتاب تصنیف کا ایک فرد ہے۔ قاعدہ ہے کہ ہر ایک کتاب

دعوے نہیں کرتی بلکہ نسلاً بعد نسلاً افغان یہی دعوے پیش کرتے رہتے ہیں - انکے نسب نامے انکے دعوے کی تائید کرتے ہیں - پس انکا یہ دعوے بے بنیاد نہیں ہوسکتا - اگر یہ بنی اسرائیل نہیں ہیں - تو کیا وجہ ہے کہ یہ قوم قدیم سے بالاتفاق بنی اسرائیل ہونے کا دعوے کرتی چلی آتی ہے - پھر جب ہم دیکھتے ہیں - کہ روئے زمین پر کوئی اور ایسی قوم نہیں ہے - جو گمشدہ اسرائیلی قبیلوں کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرتی ہو تو یہ امر افغانوں کے دعوے کو اور بھی تقویت پہونچاتا ہے - اگر ہم افغانوں کے دعوے کو رد کردیں - تو ہمیں کوئی اور قوم بتلانی چاہیئے - جو کہ گمشدہ اسرائیلوں کی نسل میں ہونے کا دعوے کرتی ہو - اسرائیلی قومیں فارس میں قید ہوکر آئی تھیں - اور افغانستان فارس کی سرحد پر واقع ہے - یہ بہت قرین قیاس ہے - کہ وہ مشرق کی طرف بڑھتی گئی اور افغانستان اور کشمیر میں آباد ہوگئی ہوں :-

بائیبل سے معلوم ہوتا ہے - کہ شاہان فارس ان سے بہت بدسلوکی کرتے تھے - ضرور وہ ان کے ظلم سے بچنے کے واسطے مشرقی بلاد میں آکر آباد ہوگئیں - ان کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی تھی پس انکو اسلئے ضرور تھا - کہ وہ اپنے بسنے کے لئے اور گھر تلاش کریں :-

(۲) ظاہری خط وخال کی شہادت :- ایک طرف تو افغان اپنی زبان سے بنی اسرائیل ہونیکا دعوے کرتے ہیں - دوسری طرف اون کے خط وخال بزبان حال بیان کررہے ہیں - کہ ہم بنی اسرائیل ہیں - اور کشمیریوں کے خط وخال افغانوں کی نسبت اور بھی زیادہ یہودیوں سے ملتے جلتے ہیں - ان کے پڑوس میں چینی اور ہندو ہیں - مگر اون کے خط وخال افغانوں اور یہودیوں سے نہیں ملتے - ایک یہودی ایک پٹھان اور کشمیری کو ایک صف میں کھڑا کرو - تو تم ضرور بول اٹھوگے - کہ یہ اپنی ظاہری شکل وشباہت میں بالکل مشابہ ہیں :-

(۳) لباس کی شہادت :- افغانوں اور کشمیریوں کا لباس بھی اس تحقیق کیطرف رہنمائی کرتا ہے - کہ یہ قومیں بنی اسرائیل ہیں - یہ برخلاف ہندوؤں اور چینیوں کے لمبے اور کھلے چغے پہنتے ہیں - جس کا رواج بنی اسرائیل میں تھا جیسا کہ اناجیل سے بھی ظاہر ہوتا ہے :-

[illegible]

(۴) رسم ورواج کی شہادت :- ان کی بہت سی رسومات یہودیوں کی رسومات سے مشابہ ہیں - مثلاً افغان منگنی اور شادی میں کوئی فرق نہیں کرتے اور شادی سے پہلے اکثر لڑکے اور لڑکی میں بے تکلفی رہتی ہے - بسا اوقات ایسا ہوتا ہے - کہ شادی سے پہلے عورتیں حاملہ بھی ہوجاتی ہیں :-

(۵) اخلاق واطوار کی شہادت :- یہودیوں کی طرح افغان بھی زود رنج خود غرض سرکش - کندذہن - جاہل تندمزاج - خونخوار - سخت دل - کج رو وغیرہ وغیرہ ہوتے ہیں :-

(۶) اسماء کی شہادت :- افغان صرف بنی اسرائیل ہونے کا دعوے ہی نہیں کرتے بلکہ ان کے قبائل ان کے پہاڑوں اور اون کے دریاؤں کے نام بھی - بزرگان اسرائیل کے نام رکھے گئے ہیں - مثلاً موسیٰ خیل - تخت سلیمان - کوہ مری - کوہ سلیمان - زئی - داؤد زئی - یوسف زئی - درہ خیبر وغیرہ وغیرہ علاوہ ازیں ابتک افغانوں اور کشمیریوں میں اسرائیلی ناموں کا بہت رواج پایا جاتا ہے :-

(۷) شہروں کے ناموں کی شہادت :- گو یہ شہادت نمبر ۶ کے نیچے آسکتی ہے - مگر چونکہ یہ نہایت ضروری ہے - اور خاص کر نرالے طرز کی ہے - اس لئے میں نے اسکو ایک نئے عنوان کے نیچے رکھا ہے - افغانستان اور کشمیر میں بہت سے ایسے شہر ہیں - جنکے نام شام کے قدیمی شہروں کے ناموں پر رکھے گئے ہیں جب ایک ملک کے لوگ کسی دوسرے ملک میں جاکر آباد ہوتے ہیں - تو وہ اپنے نئے قرارگاہ میں ایک مصنوعی وطن بنا لیتے ہیں - اپنے وطن کے خیال کو اپنے دماغ میں تازہ رکھنے کے واسطے وہ اپنے نئے شہروں اور دیہات کے نام اپنے اوطان مالوفہ کے ناموں پر رکھتے ہیں - جن میں کہ وہ پہلے آباد تھے اور جنکی یاد کو وہ اپنے صفحہ دل سے محو کرنا نہیں چاہتے ان کے نئے ملک کے مقامات کے نام بتلاتے ہیں کہ وہ کس ملک سے نکل آئے - اس کی ایک عمدہ مثال امریکہ کی آبادیوں میں ملتی ہے - جہاں اہل فرنگستان جاکر آباد ہوئے ہیں

یہ لوگ اپنے عزیز شہروں کے نام بھی اپنے ساتھ لے گئے اور اپنے نئے گھر ڈھونڈ کر وہی نام رکھے جو ان کے قدیمی گھروں کے نام تھے۔ اس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حب الوطنی ایک ایسی چیز ہے کہ جہاں کہیں آدمی جاتے اپنے ملک کے نام بھی وہیں ساتھ لے جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان دس بنی اسرائیلی قوموں نے بھی اسی حب الوطنی کا ثبوت دیا ہے۔ افغانستان اور کشمیر میں بہت سے شہر اور ضلع ایسے ہیں جن کے نام ملک شام کے قدیمی شہروں کے ناموں سے ملتے ہیں۔ میں نیچے ایسے ناموں کی ایک فہرست دیتا ہوں۔ اور امید ہے کہ اگر اس امر کی طرف توجہ کی جائے۔ تو اور بھی ایسے بہت سے نام نکل آویں گے:۔

[illegible]	کہاں واقع ہیں		[illegible]	قدیمی شام کے شہر وہ کہاں واقع ہیں		بائبل میں کہاں ذکر ہے
	عرض البلد	طول البلد		عرض البلد	طول البلد	
	شمال	مشرق		شمال	مشرق	
کابل	۳۴٫۲۹	۶۹٫۲۵	کابل	۳۲٫۵۱	۳۵٫۱۲	سلاطین اول ۹ باب ۱۳ میں
پانچھ	۳۳٫۵۱	۷۴٫۱۳	توشیا	۳۳٫۳۰	۳۵٫۲۵	
زیدا	سرحد پر ملک کے نزدیک		زیدا اور گیتی	۳۳٫۳۴	۳۵٫۲۲	۲۰ آیت ۱۰ [illegible]
عس			عس	۳۴٫۰۱	۳۵٫۱۳	
			حمت	۳۴٫۴۶	۳۵٫۳۵	
			عس	۳۴٫۵۰	۳۶٫۳۹	
گلگت	۳۶٫۰	۷۴٫۱۲	گلگوتھا	۳۱٫۴۷	۳۵٫۱۶	متی ۲۷ باب ۳۳
			گلگال	۳۲٫۲۹	۳۵٫۵۹	یشوع ۴ باب ۱۹ و ۵ باب ۹ و ۱۰
			گلگال	۳۲٫۵۰	۳۵٫۳۰	قاضیوں ۳ باب ۱۹ اور دوسری جگہ
تبت	۳۲٫۰	۸۹٫۵	تبتھ			۱ تواریخ ۱۸ باب ۸
لاسہ	۲۹٫۴۰	۹۱٫۱	لاشایش	۳۳٫۱۰	۳۵٫۳۰	۱۸ باب ۱۴ [illegible]
لداخ	۳۴٫۰	۷۷٫۳۰	لادح			۲ باب ۲۱ [illegible]
لیہ	۳۴٫۱۲	۷۷٫۳۹	لیحی ایک ضلع تھا			قاضیوں ۱۵ باب ۹ و ۱۴
سورو			شور	۳۰٫۵۵	۳۴٫۳۵	پیدائش ۱۶ باب ۷ و ۲۰ باب ۱
سکیت	۳۰٫[illegible]	[illegible]	سکوتھ حال سکوت	۳۲٫۵۱	۳۵٫۳۶	پیدائش ۳۳ باب ۱۷ اور دوسری جگہ

(۸) اناجیلی شہادت:۔ اس بات کی اناجیل بھی تائید کرتی ہیں۔ کہ افغان کشمیری گم شدہ اسرائیلی قبیلوں کی اولاد ہیں۔ کیونکہ اناجیل میں لکھا ہے۔ کہ جب حضرت مسیح پیدا ہوئے تو مشرق کے چند حکما ایک ستارہ کی رہنمائی سے ملک شام کو حضرت مسیح کی زیارت کے لئے گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرق میں ایسے لوگ موجود تھے جن کو حضرت مسیح کے آنے کا انتظار تھا۔ اور انہوں نے ان کے ظہور کے لئے بعض نشان بھی مقرر کر رکھے تھے۔ سوائے بنی اسرائیل کے کسی قوم کو مسیح کے آنے کا وعدہ نہیں دیا گیا تھا اس سے ثابت ہوا کہ حکما بھی بنی اسرائیل میں سے تھے۔ جو ایک ستارہ دیکھ کر ملک شام کو مسیح کی زیارت کے لئے گئے۔ جب انہوں نے ستارے کو دیکھا۔ تو انہوں نے نتیجہ نکالا کہ وہ مسیح جس کے ظہور کا یہ ستارہ نشان ہے ملک شام میں پیدا ہو گیا ہے۔ جو کہ بنی اسرائیل کا اصل وطن ہے۔ اس لئے وہ لمبا فاصلہ طے کر کے مسیح کی زیارت کو آئے۔

(۹) انگریز محققین کی شہادت:۔ میں اخیر میں چند محققین کی رائے درج کرتا ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ افغان اور کشمیری بنی اسرائیل ہیں۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور مورخہ ۳ نومبر ۱۸۹۸ء میں ایک مضمون روایتوں اور قصوں کی بابت شائع ہوا تھا جس کے لکھنے والے نے نہایت ہی قیمتی اور دلچسپ مضمون بیان کیا ہے۔ اس مضمون کا لکھنے والا اس طرح پر لکھتا ہے کہ افغان اپنے آپ کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔ اگر اس قوم کا بنی اسرائیل کے ساتھ قدیمی تعلق نہ مانا جاوے تو پھر یہ بیان کرنا مشکل ہوگا کہ ان میں عام طور پر بنی اسرائیلی نام رائج ہیں۔ ان کا قول کسی سچی بنیاد پر قائم نہیں ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ انہیں بعض یہودیوں کی رسومات پائی جاتی ہیں۔ مثلاً عید فسح کا منانا وغیرہ افغانوں میں جو نہایت ہی تعلیم یافتہ ہیں۔ وہ اپنا بنی اسرائیل ہونا بڑے اصرار سے بیان کرتے ہیں۔ میرے نزدیک افغانوں کا مسئلہ صحیح طور پر اس طرح حل ہوتا ہے۔ اگر یہ مانا جاوے کہ یہ بنی اسرائیل ہیں۔ جو قدیمی راجپوتوں میں مل گئے۔"

ایچ ڈبلیو بیلو سی ایس آئی اپنی تصنیف اقوام افغانستان کے صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں "ان لوگوں کی روایت ہے۔ کہ ہمارا اصل وطن

ملک شام ہے۔ جہاں سے بخت نصر انہیں قید کر کے لے آیا۔ اور انہیں اور آسیریہ کے مختلف حصوں میں آباد کیا۔ ان مقاموں سے انہوں نے مشرق کی طرف نقل مکان کیا۔ اور غور کے پہاڑی علاقوں میں آباد ہو گئے۔ اسکی تائید میں بنی اسدراس کی بھی شہادت ہے۔ جو کہتا ہے کہ اسرائیل کی دس قوموں نے آرزرت کو ایک ملک میں پناہ لی۔ یہ خیال کیا گیا ہے۔ کہ آرزرت وہ علاقہ ہے۔ جسکو آجکل ہزارہ کہتے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ساہی خاندان کے زمانہ میں افغانستان میں ایک قوم رہتی تھی۔ جسکو بنی اسرائیل کہتے تھے۔ اور ان میں بعض ارگرد کے ممالک کیساتھ تجارت بھی کیا کرتے تھے''

کرنیل جی بی ملیسن سی ایس آئی۔ اپنی کتاب تاریخ افغانستان میں اسطرح لکھتا ہے۔ عبداللہ خان اور دوسرے افغان مصنفوں کی پیروی کر کے فیریئر صاحب کی یہ رائے ہے۔ کہ افغان دس گم شدہ اسرائیلی فرقوں کی اولاد ہیں۔ اور بھی کئی محققین اس رائے کیساتھ اتفاق کرتے ہیں۔ چنانچہ سر ولیم جونز جیسا عظیم الشان آدمی بھی یہی عقیدہ رکھتا ہے:۔

اے کے جونسٹن افغانوں کی مندرجہ ذیل روایت بیان کرتا ہے۔ ''جب نادر شاہ پشاور میں پہونچا یوسف زئی قوم کے سرداروں نے ایک بائبل اس کے آگے پیش کی جو کہ عبرانی میں لکھی ہوئی تھی۔ اور کئی اور چیزیں بھی پیش کیں جو کہ وہ اپنی قدیمی عبادت میں استعمال کیا کرتے تھے۔ جنکو انہوں نے حفاظت سے رکھا ہوا تھا۔ جو یہودی لشکر کیساتھ تھے انہوں نے ان چیزوں کو فوراً پہچان لیا'' آئی بلفور ایل آر مصنف انسائکلوپیڈیا آف انڈیا لکھتا ہے کہ افغانوں کی شکل یہودیوں سے ملتی ہے ایک رسم میں افغان یہودیوں کی پیروی کرتے ہیں۔ کہ چھوٹا بھائی اپنے بڑے بھائی کی بیوہ کو شادی کر لیتا ہے۔ ڈاکٹر بیلیو بعض رسومات کا ذکر کرتا ہے جو یہودیوں کی رسومات سے ملتی ہیں۔ جو کہ درہ خیبر کے لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے بال مشرقی یہودیوں کی طرح ہوتے ہیں''

جیمس بائی ایم اے ایف جی ایس۔ اپنی کتاب سکلوپیڈیا آف جاگرفی میں لکھتا ہے ''تمام سیاح اس بات پر متفق ہیں۔ کہ افغانوں میں اور گردو نواحی قوموں میں بڑا فرق ہے۔ اور سب افغان ایک ہی نسل کے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ اپنی شکل اور خط وخال میں یہودیوں سے بہت ملتے جلتے ہیں'' وہی مصنف اہل کابل کی نسبت ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ یہ لوگ دراز قد ہوتے ہیں سیاہ آنکھوں والے نمایاں خط وخال والے اور انکے چہرے بالکل یہودیوں کی طرح ہیں:

کرنل یول سی بی انسائکلوپیڈیا بریٹانیکا میں افغانستان پر لکھتا ہوا کہتا ہے۔ کہ اس ملک کی عورتیں یہودیوں جیسی خوبصورت خط وخال رکھتی ہیں۔ اور یہی بات مردوں میں بھی پائی جاتی ہے:۔

اے کے جونسٹن اپنی کتاب ڈکشنری آف جاگرفی میں کشمیر کی عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ پورے قد کی اور خوبصورت ہوتی ہیں۔ ان کی ناک ترچھی اور خط وخال بالکل یہودیوں کے سے ہوتے ہیں:۔

برنیئر اپنے سفر نامہ میں لکھتا ہے۔ کہ جب میں ملک کشمیر میں داخل ہوا۔ اور پیر پنجال سے آگے گذرا۔ تو یہ دیکھکر میں بہت حیران ہوا کہ دیہات کے باشندے بالکل یہودیوں سے مشابہ تھے۔ انکے خط وخال اور اطوار اور وہ ناقابل بیان خصوصیت جس کے ذریعہ سے سیاح مختلف قوموں میں تمیز کرتے ہیں۔ تمام اس بات کی شہادت دیتے تھے۔ کہ یہ لوگ بنی اسرائیل ہیں۔ اور اسے صرف میرا وہم ہی نہیں خیال کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان لوگوں کا یہودیوں سے شکل میں مشابہ ہونا ہمارے فرقہ جیزوائٹ کے پادری اور کئی اور اہل فرنگ نے بھی میرے یہاں آنے سے بہت پہلے بیان کیا ہے۔ آرچیبلڈ کانسٹبل نے جس نے برنیر کے سفر نامے کو فرانسیسی سے انگریزی میں ترجمہ کیا ہے صفحہ ۴۳۰ پر لکھتا ہے۔ وہ بہت سے اہل کشمیر کا اپنے خط وخال میں یہودیوں سے مشابہ ہونا زمانہ حال کے بہت سے سیاحوں نے بیان کیا ہے۔ (ریویو آف ریلیجنز)

تقریظ

رسالہ الحجیۃ گوشت خوری کے جواز میں ڈاکٹر غلام احمد صاحب نے تصنیف کیا ہے رسالہ مذکور میں بہت سا حفظان صحت و ڈاکٹری اصول پر مبنی ہے قیمت نہایت کم یعنی ۱ پتہ امرتسر کڑھ شفید

معلومات عامیہ

گذشتہ سے پیوستہ

اس صدی میں اٹھارہ حکمران قتل کئے گئے۔ سنہ ۱۸۰۱ء میں زار روس سنہ ۱۸۰۸ء میں سلطان سلیم سنہ ۱۸۳۱ء میں کپیٹو ڈیسٹرین پریذیڈنٹ گورنمنٹ یونان سنہ ۱۸۶۵ء میں پریذیڈنٹ کارانٹ سنہ ۱۸۶۵ء میں ابراہیم لنکول سنہ ۱۸۷۵ء اکیر پریذیڈنٹ سنہ ۱۸۸۱ء میں پریذیڈنٹ جامس گرسٹی سنہ ۱۸۶۶ء میں الیگزینڈر مالٹ۔ سنہ ۱۸۸۸ء میں ڈیوک آف اریا سنہ ۱۸۹۶ء میں ملکہ کوریا و ناصر الدین شاہ قاچار۔

دنیا میں سب سے زیادہ قیمتی کرسی پوپ کی ہے۔ یہ خالص چاندی سے بنائی گئی ہے جسمیں ۱۶ ہزار روپیہ خرچ ہوئے ہیں۔

سویڈن میں ڈاکٹر لوگ مریضوں کے آگے بل نہیں پیش کرتے۔ جو کچھ مریض دیتے ہیں۔ اسکو قبول کر لیتے ہیں۔

حسن اتفاق سے شہنشاہ ہندوستان ۲۶ جون سنہ [illegible] کو تاریخ تاجپوشی مقرر کی تھی۔ اوسی روز مفصلہ ذیل فرمانروایان انگلستان کی بھی تاجپوشی ہوئی۔ استفن۔ جان۔ رچرڈ ثانی۔ چارلس اول۔ جیمس ثانی۔ میری۔ ملکہ ڈین۔ جارج چہارم۔ ولیم چہارم۔ ملکہ معظمہ کوئین آنجہانی ایمپرس وکٹوریہ۔

ساری فتوحات دنیاوی سے فتح اعظم تیمور شاہی ہے۔ جو ۲۷ سلطنتوں پر حاوی تھا۔ اوسی نے ایران سے ۴۰ ہزار سوار سے قسطنطنیہ پر حملہ کیا تھا۔ اور باوجود موجود پانچ لاکھ افواج کے سلطان بایزید یلدرم کو شکست ہوئی۔

دنیا کی تاریخ میں جنگ پلونا غازی سلیمان پاشا سے بڑھکر کوئی جنگ نہیں ہے۔ جہاں کی ستاون ہزار چار سو توپوں سے گولوں کا مینہ برستا رہا۔

تاریخ دنیاوی میں بجز شاہ عباس صفوی کے کوئی ایسا نہیں ہے۔ جو کہ خصم کے ساٹھ ہزار افواج میں لڑا اور اسکو نکال لایا۔

بہرہ گڑن ضلع مونگیر کے سید کہتے ہیں کہ قوم ملک (جو صوبہ بہار میں آباد ہیں) یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ ہم سید ہیں یہ غلط ہے بلکہ یہ لوگ قوم چکوار کے خاندان سے ہیں۔ اسکا قصہ اسطرح پر ہے۔ کہ جب سید ابراہیم عرف ملک قدس سرہٗ جنکا مزار شہر بہار میں بالائے کوہ واقع ہے) سپہ سالار مجاہدین کو علاقہ بہار میں فتح ہوئی۔ دو عورت قوم چکوار کی گرفتار ہوئی از انجملہ ایک عورت حاملہ تھی اور ایک غیر حاملہ۔ غیر حاملہ کا نکاح کسی مجاہد سے ہو گیا۔ اور عورت حاملہ سے ایک لڑکا تولد ہوا۔ اس لڑکا کو سید ابراہیم نے متبنی کیا اور وہ ملک مشہور ہوا۔ اوسی سے ملک کا خاندان جاری ہوا۔ قوم سید بہرہ گڑن اس ملک صوبہ بہار کی بستیوں کی حدبندی حسب ذیل بتاتے ہیں۔ پورب ندی کیول پچھم ندی سون۔ اوتر دریائے گنگ دکھن ضلع ہزاریباغ۔ میں کہتا ہوں۔ کہ میرے تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے۔ کہ قوم ملک کے اخلاق و سیرت مثل دوسرے سیدوں کی نہیں ہیں۔ یہ لوگ بڑے خونی و فسادی مثل زمینداروں چکواروں کے ہوتے ہیں۔ اور طاقتور بھی اوسیطرح ہوتے ہیں بخلاف اسکے سید لوگ منکسر المزاج اور یہ بات بھی صحیح ہے۔ کہ قوم ملک کی بستیاں ندی کیول سے پورب دریائے گنگ سے اوتر و ضلع ہزاریباغ سے دکھن نہیں ہیں ندی سون کی پچھم کی تحقیق میں نے نہیں کی ہے۔ حضرات ملک اگر اسکو دیکھکے ناخوش ہونگے اور وہ قدح کرینگے تو انکی یہ بات شہادت دیگی۔ کہ یہ لوگ سید نہیں ہیں اور اگر سید ہوتے تو ان اللہ مع الصابرین پر ضرور عمل کرتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا کچھ تو اثر ہوتا۔ واللہ اعلم بالصواب راقم ابو المحامد سید محمد بانوی

ہو القدیر

غزل در ترغیب سنت از منشی شیخ محمد ابراہیم صاحب [illegible]

سنت احمد پہ ہر دم ہمکو چلنا چاہیئے
شرک و بدعت کے شکنجہ سے نکلنا چاہیئے

عیش کریں کیا آہ بیگانے ہیں [illegible]
راحت میں مومنو تمکو سنبھلنا چاہیئے

ایمان ہے جو عشق احمد [illegible]
تا کہ اے احمدی آنکھوں سے بہنا چاہیئے

ہو القلب الی آفت غم میں مبتلا
پھر فرحت پانا سنبھلنا چاہیئے

بدعتی ہیں جسقدر سب ہیں عدو کبریا
پھر بھلا سنت سے ہمکو کیوں پھسلنا چاہیئے

چاہتا ہے امتی گر حشر میں اپنی نجات
سنت و قرآن پہ ہر دم ہمکو چلنا چاہیئے

ہے تمنا عاجز ابراہیم کی یہ سدا
آتش عشق نبی میں ہمکو جلنا چاہیئے

تمام شد

فتاویٰ

سوال نمبر ۱: - تمام چیزیں اپنے اپنے اسباب پر مبنی ہیں آسمان کس چیز پر مبنی ہے؟ راقم [illegible] بخش از ہزارہ ضلع گورداسپور

جواب نمبر ۱: - ہر ایک چیز کے لئے سبب اوس کے مناسب ہوتا ہے۔ آسمان کے لئے اوس کے مناسب سبب ہی ممکن ہے اور جس کے اندر کوئی طاقت ایسی ہو جو اوسکو روکے ہوئے ہے۔ زمین آسمان کا تعلق ہی ایسا ہے۔ جیسا مقناطیس کا لوہے سے ہوتا ہے ایک کی دوسرے سے کشش ہے۔ بس قدرت نے ان ہی دو کو باہمی سبب اور مسبب بنا دیا ہے۔

سوال نمبر ۲: - اکثر لوگوں میں اس قسم کے قصے مشہور ہیں کہ فلاں شخص فلاں قبر پر گیا۔ اور دعا کی۔ وہ قبول ہوگئی۔ یا فلاں شہید کا توشہ دینے سے مراد پوری جاتی ہے اس کی اصلیت کیا ہے؟

سوال نمبر ۳: - کیا شہیدوں کی روحوں سے لوگوں کو فیضانات حاصل ہوتے ہیں؟

سوال نمبر ۴: - یہ جو مشہور ہے کہ ہر شخص کے ساتھ ہمزاد پیدا ہوتا ہے۔ اور مرنے کے اگر وہ نیک ہے۔ تو اوسکا ہمزاد قبر پر بیٹھ کر دعا کرتا ہے اور اگر بد ہے۔ تو لوگوں کو صدمہ پہنچاتا ہے۔ اس کی اصلیت کیا ہے۔ راقم شیخ احمد اللہ از دہلی

جواب نمبر ۲ و ۳ و ۴: - تینوں باتیں فضول ہیں۔ ان کی کوئی اصلیت شرع میں نہیں۔ مشرکانہ خیالات ہیں۔ قبروں کے مجاوروں کی مشہور کی ہوئی ہیں۔

سوال نمبر ۵: - المسلم بنی مسجداً مضت علیہ الازمنۃ ومات متولی المسجد الذی بناہ واولادہ قد انتقلوا من البلدۃ التی ہم فیہا وغلب علی اراضیہم الہنود من جہتہ [illegible] والدعوی فی المحکمۃ فہدم سقفہ وبعض جدرہا فعمرہ الہنود ثانیاً ہل یصلی فیہ ام لا

سوال نمبر ۶: - ما تقولون فی امساک الشعر والظفر فی عشر ذی الحجہ ہو واجب ام مستحب بینوا توجروا۔ عبد الواحد ضلع حیدرآباد سندھ

جواب نمبر ۵: - یجوز الصلوۃ فی المسجد لان المسجد مسجد الارض لان الکعبۃ مسجد ابراہیم علیہ السلام وقد بناہا الکفار قریش ثم من جاء بعدہم وصلی فیہا بناء قریش النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جواب نمبر ۶: - مستحب للحدیث

سوال نمبر ۷: - شطرنج اور تاش کھیلنا منع ہے یا جائز اور شطرنج اور تاش کھیلنے والا بھی شریعت میں مفتی بن سکتا ہے۔ (اللہ دتا از سہل گرداسپور)

جواب نمبر ۷: - شطرنج وغیرہ کھیلنا حدیث شریف میں منع آیا ہے۔ شطرنج تاش وغیرہ یہ سب لہو ولعب ہیں شطرنج باز مولوی کو واجب ہے کہ یا تو ایسی حرکات خود چھوڑ دے۔ یا فتوی نویسی ترک کرے خدا فرماتا ہے فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عموم مطلب اس کا یہ ہے کہ ایسے کام نہ کرو جن سے لوگوں کے عقائد میں تمہاری بدکرداری سے تذبذب آجائے [illegible] فرمایا۔ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ

سوال نمبر ۸: - الحمد کا امام کے پیچھے پڑھنا کیا حکم ہے اس کی حدیث کس کتاب میں ہے اور مولوی [illegible] کو ہماری قوم [illegible] عبد العزیز صاحب دہلوی کا کیا فتوی ہے رفع یدین کا کیا حکم ہے تراویح کتنی رکعتیں ہیں۔ (بندہ رونق علی مہلی ضلع گونڈہ)

جواب نمبر ۸: - فاتحہ خلف الامام پڑھنے کو حنفی علماء منع کرتے ہیں باقی حکم کرتے ہیں۔ اہل حدیث کے نزدیک فرض ہے۔ بخاری شریف میں حدیث ہے۔ لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب یعنے نماز بغیر الحمد کے ہوتی ہی نہیں مولوی عبدالحی مرحوم اور شاہ صاحب مغفور کا فتوی بھی اس کی نسبت مستحب ہونے کا ہی ہے (امام الکلام مصنفہ مولوی عبدالحی اور شاہ عبدالعزیزی) رفع یدین آمین مستحب ہے۔ حدیثوں میں آیا ہے مولوی عبدالحی صاحب مرحوم بھی کیا کرتے تھے۔ حضرت استاد الہند شاہ ولی اللہ صاحب بھی رفع یدین کو مستحب فرماتے ہیں (حجۃ اللہ البالغہ باب الاداب) تراویح آٹھ رکعت ہیں۔ بخاری وغیرہ میں یہ حدیث آتی ہے۔ مفصل

ہر مسئلہ کی اہل حدیث کا مذہب ہے، دیکھو (قیمت ۴ر دفتر اہل حدیث سے ملتا ہے)

سوال نمبر ۹ :۔ ذبح کے وقت غلطی سے بجائے بسم اللہ اللہ اکبر کے بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکر ذبح کیا جاوے تو درست ہے یا نہیں؟ (از ناگپور)

جواب نمبر ۹ :۔ جائز ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ مومن اگر بسم اللہ دانستہ بھی نہ پڑھے تو درست ہے۔ چہ جائیکہ بھولکر دوسرا کلمہ اوس کے قائم مقام پڑھے۔

سوال نمبر ۱۰ :۔ دف تو عورت کے وقت ہی بجاتے تھے؟ نقارے ڈھول وغیرہ کی حرمت کس حدیث سے ثابت ہے؟

سوال نمبر ۱۱ :۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبور کی زیارت کے واسطے جو حکم دیا ہے بزرگوں کی خانقاہ پر جانا خواہ کتنی دور ہوں۔ کیوں منع ہے۔ (حفیظ احمد از احمد پور)

جواب نمبر ۱۰ :۔ ڈھول وغیرہ کی حرمت کسی حدیث سے ثابت نہیں

جواب نمبر ۱۱ :۔ قبور کی زیارت بہ نیت سنت موجب ثواب ہے
تاریخ کو جا
کی قید مسافت کی اس میں نہیں۔ لیکن چونکہ جاہل
مزاروں پر جا کر قبر کی زیارت کے فوائد سے غافل
خود اونہی سے استمداد حاجات کرنے لگ گئی
منبع بنا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے ایسی جگہ پر نہ جانا چاہئے

۔ نابالغ بچہ کو بھی قبر میں سوال ہوتا ہے؟

نمبر ۱۳ :۔ جس شخص نے عورت کی عدت کے اندر ہی اسکا
ح کرا دیا۔ فسخ کرنے سے بھی باز نہ آیا۔ اوس کے ساتھ کیا معاملہ
علمائے۔ اوس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے۔ برادری میں اوس سے
نا جائز ہے یا نہیں؟ (محمد پناہ خریدار اہلحدیث)

جواب نمبر ۱۲ :۔ اس کی بابت صریح تو کوئی آیت یا حدیث نظر سے
یں گذری۔ البتہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ نابالغ بچہ جبکہ شرع میں مکلف
نہیں تو سوال کیسا؟ سوال تو اس لئے ہے کہ عدم تعمیل پر سزا ہو۔
سزا ہی نہیں تو سوال بھی نہیں۔

جواب نمبر ۱۳ :۔ یا نکاح خوان نے باوجود اطلاع کے ایسا کیا ہو تو بہت برا کیا۔ جس طرح توبہ کرے کراؤ۔ برادری سے الگ کر دو یا نماز چھوڑ دو۔ گر صرف اسی نیت سے کہ توبہ کرے۔

سوال نمبر ۱۴ :۔ مقتدی مقیم نے امام مسافر کی اقتدا کی امام نے دو رکعت پر قعدہ اولی میں بعد تشہد درود دعا وغیرہ پڑھی جس سے مقتدی کو قیام میں تاخیر ہوئی۔ اس سے مقتدی مذکور پر سجدہ سہو لازم آیا یا نہیں؟ (سید ابوالفضل باقرانی [illegible])

جواب نمبر ۱۴ :۔ مقتدی کے اٹھنے کا وقت وہی ہے جب امام فارغ ہو۔ اس لئے تاخیر نہیں ہوئی۔ علاوہ اس کے اصول ہے کہ مقتدی کو کسی ایسے فعل کی وجہ سے جو حالت اقتدا میں اوس کے امام سے ہوا یا خود اس نے کیا۔ سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔

سوال نمبر ۱۵ :۔ زید۔ عمر۔ بکر تین بھائی اپنے باپ خالد کے ترکہ کے وارث ہیں۔ ان میں سے دو (زید اور عمر) نے جبراً کل جائداد پر قبضہ کر لیا۔ اگر تیسرے نے ان دونوں کا کچھ قرضہ بھی دینا ہے۔ اب زید اور عمر بکر کو اس شرط پر قلیل حصہ دیتے ہیں۔ کہ ہمارا قرضہ ادا کرے۔ چنانچہ بکر جو کہ نادار شخص ہے۔ اوس نے مصلحتاً انکی یہ حق تلفی منظور کر لی۔ بنا بر حدیث بریرہ کے جس میں عائشہ صدیقہ نے بریرہ کے مالکوں کی ایک ناجائز شرط مان لی تھی۔ جو بعد میں حضور نبوی نے قائم نہ رکھی۔ اس نیت سے تھوڑا سا حصہ لے لیا کہ جب پورا باقی حصہ دینگے۔ تو میں قرضہ دونگا۔ ورنہ باقی ترکہ قرضہ میں محسوب کر دونگا۔ مطلب یہ کہ باطنی خیال ظاہر کے خلاف رکھا ہے اب وہ حصہ کا حقدار ہے یا نہیں؟ (مولوی عبد الغنی از کیتھل)

جواب نمبر ۱۵ :۔ چونکہ اس نے اپنا حق واجب عفو سے ساقط کر دیا۔ اس لئے قضاءً تو اس کا حق نہیں ملیگا۔ ہاں چونکہ بظاہر وہ ایک طرح سے مجبور کیا گیا ہے۔ اس لئے عند اللہ اس کا حق ثابت ہے۔ بریرہ کی حدیث پر قیاس صحیح نہیں۔ کیونکہ اوس میں کسی حق ثابت کا اسقاط نہیں تھا۔ کیونکہ اولاً کوئی حق ثابت نہیں۔ بلکہ اوس کا تو وجود ہی محتمل ہے۔ مگر چونکہ وہ شرط خلاف شرع تھی اسلئے نامنظور ہوئی۔ اور عفو کرنا یا کرا لینا ناجائز نہیں۔ اگرچہ وجہ ہے تو اوس کی مجبوری ہے۔ سو بلحاظ قانون مروجہ وہ اوس درجہ پر ......

...... بہ مجبور نہیں ہے۔ جب جبر مجبور کے فعل کا اثر مرتب نہ ہو۔ کیونکہ ناداری کی حالت میں بھی وہ عدالت میں رجوع کر کے اپنا حق لے سکتا ہے۔ الامر عند اللہ۔ علمائے کرام اس کے متعلق مزید تحقیق
[illegible]

انتخاب الاخبار

کرکی کے قصابوں نے اتفاق کرکے گوشت بیچنا چھوڑ دیا ہے۔ اور اب پونہ سے گوشت منگانے کی ضرورت پڑتی ہے (کیا آریہ [illegible] ہیں)

میرٹھ میں خوب بارش ہو رہی ہے۔ اور موسم خنک ہے۔ (امرتسر میں بھی یکم اگست کو خاصی بارش ہوئی۔ الحمد للہ)

فیروزپور سے لودیانہ تک بڑی ریلوے لائن کے لئے محمد سلطان صاحب ٹھیکیدار کی سرائے میں قلی بھرتی کئے جاتے ہیں۔

سمالی لینڈ کے ملا کی نقل و حرکت کے متعلق ابھی کوئی پختہ خبر موصول نہیں ہوئی۔ نہ یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ اُس کی فوجی تعداد کس قدر ہے۔

جاپانیوں نے انگریزی سٹیمر ہیپنگ کو گرفتار کیا ہے۔ جو شانگہائی سے چیفو تک جا رہا تھا۔

ایک ڈیلی میل کا تار آمدہ عدن مظہر ہے۔ کہ انگریزی سٹیمر ووڈکاک اور ملیشیا روسیوں نے بحیرہ قلزم میں تین گھنٹے روک رکھے [illegible]

سینٹ پیٹرزبرگ کا صیغہ خارجہ بیان کرتا ہے کہ جہاز ملاکا کو سیباسٹوپول میں بغرض تحقیقات لیجائینگے۔

روٹر کا نامہ نگار مقام چیفو سے بیان کرتا ہے کہ بندر آرتھر سے آنیوالے چینی راوی ہیں۔ کہ ۴ ہزار جاپانیوں نے قصبہ کے ایک مشرقی قلعہ پر قبضہ کرلیا۔ لیکن کمک پہنچنے سے پہلے روسیوں نے حملہ کرنے والوں کو کاٹ کر الگ کر دیا۔ اور سرنگوں میں آگ لگا کر سب کو اڑا دیا۔ (چیفو)

روٹر کا نامہ نگار ڈاک لکھتا ہے۔ کہ جنرل کروکی نے واکوکیاونگ پر ایک سخت جنگ کے بعد قبضہ کرلیا۔ روسی قلعہ بند تھے اور انہوں نے اپنی جگہ کی زور سے حفاظت کی۔ جاپانیوں کا نقصان ۳۰۰ آدمی کا ہوا۔

اس وقت بھی بعض ہندو فقیروں کے پاس ایک بچہ ہے جس کی چار ٹانگیں نیچے اور دو ٹانگیں اوپر ہیں۔ (ان اللہ علی کل شیء قدیر)

روٹر کا نامہ نگار جو جنرل کروکی کے ہمراہ ہے۔ بیان کرتا ہے کہ چیناؤ کی لڑائی سیتیانلنگ کے جنوب کی طرف ایک اور روسی شکست ہے روسیوں کی زیادہ ڈویژن مصروف جنگ تھی۔ اُن کے مُردے دفن کرنے سے زائد تھے جو جلائے گئے۔

روٹر کا نامہ نگار مقیم ٹوکیو جنگ لیوٹانگ کی۔ جو انپنگ کے شرق میں ہے تصدیق کرتا ہے۔ یہ لڑائی ۳۱ تاریخ کو شروع ہوکر ۱ کو ختم ہوئی۔ جس میں جاپانیوں کے ۴۲۰ اور روسیوں کے ۲ ہزار آدمی ہلاک ہوئے۔

انگریزی گورنمنٹ کے اعتراض پر سلطان المعظم نے روسی سفیر کو مطلع کیا ہے کہ اب کسی والنٹیر کروزر کو ڈارڈنلز سے نکلنے کی اجازت نہ دی جائے گی۔

روسی نیوچوانگ کو خالی کر رہے ہیں (خوش قسمتی)

جنرل کروکی نے رپورٹ دی کہ ۳۰ تاریخ کو ہماری فوج نے قبضہ کرنے کی کارروائی شروع کی۔ دشمن [illegible] ۳۱ کی صبح کو لڑائی شروع ہوئی۔ دشمن بھاگ گیا۔ اور ۱۳ [illegible] میدان میں مارا گیا

ایک جاپانی کو کسی جرم میں پھانسی کی [illegible] تلاشی لینے پر اس کی جیب میں تین روپے پائے [illegible] ملزم مذکور کو کہا۔ کہ ان روپوں کا جو کچھ چاہو کھا پی لو [illegible] کہا کہ یہ روپیہ اپنے پاس امانت رکھئے۔ اور جنگ [illegible] جاپانیوں کے لئے جو چندہ کھلا ہوا ہے۔ اُس میں [illegible] بھی داخل کر دیجئے گا۔ یہ کہہ کر اگلے روز یہ ملزم ہنستے [illegible] پھندا گلے میں ڈالکر لٹک گیا۔ (مادری [illegible])

ویدوموسٹی نامی ایک اخبار ظاہر کرتا ہے کہ ۶ ماہ تک کے لئے کافی مقدار میں سامان خوراک فراہم ہوگیا ہے۔ لکھا ہے کہ روسی سپاہ

کیلئے اب ہر طرف سے روسی سپاہ آرہی ہے اور آیندہ وہ زبردست جو روسی سپہ سالار نے سینٹ پیٹرزبرگ کی روانگی کے وقت کہا تھا۔ کہ ایسا ہی جاپانی منچوریا سے سلامت نہ جائے گا۔ اس کے الفاظ پر روسی جنرل مستعد معلوم ہوتا ہے۔ اس کا ارادہ ہے۔ کہ منچوریا جاپانیوں کا مدفن بنایا جائے (دیدہ باید)

ٹوکیو سے روٹر کا نامہ نگار بذریعہ تار برقی خبر دیتا ہے کہ جاپانیوں نے نیوچوانگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور جاپانیوں کی اس کارروائی پر روسیوں نے مقابلہ تو درکنار مزاحمت بھی نہ کی۔ روسی جنرل سکریڈف اپنی ایک رپورٹ میں ظاہر کرتا ہے۔ کہ ۲۱ تاریخ کی صبح کو ٹیپاٹشانگ مقام (جو ہائشینگ ماؤ کی جانب شرق ۴ میل پر واقع ہے) کو مشرقی مقصے پر جاپانیوں نے سخت گولہ باری کردی۔

نیوچوانگ سے تازہ خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ گذشتہ چہار شنبہ کو صبح ہوتے ہوتے جاپانی جاسوس نیوچوانگ کی جنوب میں ۱ میل تک جا گھسے تھے۔

تاریخ کو جاپانیوں نے مقام ٹالنی پر مزید ۲۰ ہزار سپاہ

سا

جنرل کیروکی کے صدر مقام سے خبر دیتا ہے

میدان کارزار بھی حدت آفتاب سے خشک

متعلق شدہ ایک تازہ تار برقی میں ظاہر کیا گیا ہے کہ آج جاپان کے زیر صدارت ایک جلسہ مجلس وزارت کا منعقد ہمیں نامور پورا مدبر مارکوئس اویاما بھی شریک تھا اسی رائے قرار پایا تھا۔ کہ پورٹ آرتھر کی کامل فتح اور لاؤیانگ قبضہ ہو جانے کے بعد روسی سپہ سالار جنرل کیروپاٹکن گذری ہے۔ کہ مزید روسی بربادی و پامالی سے بچنے کا سب نہیں تو سبب کہ روسی جنرل جاپان کی اطاعت قبول کر لے۔ [illegible] ایک ایک نقل دول غیر کے سفیروں کے نام ارسال بھیجے پائی اور کہا گیا کہ اگر جنرل اس امر کو گوارا نہ اسپیچ ماننے کے لئے کچھ لیا گذرا نہیں ہے (وہ

ہی چلی روس ہے اور اس نے جاپان جیسے کئی دیکھے ہیں۔ شرب سے دن اور بات ہے)

انگریزی کے اخبارات یکزبان ہو کر زور دے رہے ہیں۔ کہ روسی بیڑہ بحر احمر میں موجودہ کارروائیوں سے کیا مقصد رکھتا ہے اسی کے ولی مطالب کی تحقیقات کی جائے۔ دیگر جہاز [illegible]

مدراس میں ایک اسٹیمر کا رسہ کٹ گیا [illegible] تھا۔ پندرہ روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ (بہت کم ہے)

بہت سے لوگ افسر کہتے ہیں۔ کہ وہ تکلف منچوریا میں جنرل کروپاٹکن کے آخری شکست کے منتظر ہیں۔ اس کے بعد بالکل پایہ جنگی [illegible] کیا جائے گا۔ (کیونکہ اوسکا حامی روس کمزور ہو چکا ہوگا)

ایک آنہ والے سکہ کے مروج کرنے پر گورنمنٹ غور کر رہی ہے

گذشتہ جمعہ کو سیلون کے ایک موضع میں ۱۲ میل مچھلی نمودار ہوئی گولی سے شکار کی گئی۔ بیس آدمیوں نے صرف اس کے اوپر کا جبڑا اٹھایا تھا۔ ڈھانچ عجائب خانہ میں رکھی گئی۔ (ایک حدیث کی تصدیق ہے)

کراچی کی بندرگاہ چھوٹی ہے ہزاروں من گیہوں باہر پڑا ہوا ہے گورنمنٹ مال گودام کی توسیع فکر کر رہی ہے۔ (آسمان نے کمی بارش کا فیصلہ کر دیا ہے)

راجہ کوچین نے ایک شخص کو اپنے خرچ پر مدراس میں فنون لطیفہ کی مشق حاصل کرنے کو بھیجا ہے۔

جاپان میں ملک پر قربان ہونے والوں کی قدر۔ موجودہ جنگ روس و جاپان میں ایک جاپانی زخموں سے مرگیا جب اوس کی موت کی خبر اوس کے باپ کو ملی۔ تو اوس نے گھر کے کل آدمیوں کو جمع کر کے کہا۔ کہ بچو! تمہارے بڑے بھائی نے ہمارے اور ہمارے وطن کے لئے اپنی جان دیدی۔ اسلئے ہمیں اس کی موت پر ماتم کرنا نہیں چاہئیے۔ کیونکہ اس کا مرنا ہمارے لئے باعث فخر ہے اگر ہماری آنکھوں سے پانی گرے تو مرحوم کو صدمہ پہنچیگا۔ اتنا کہکر بڑے باپ نے اپنے مذہب کے مطابق آگ میں کچھ خوشبو ڈالی۔ اور گھر کے کل آدمی اس رسم میں شریک ہوئے اور ایک بوند پانی تک اون کی آنکھوں سے نہیں گرا۔ مرنے کیبعد

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو بمطبع اہلحدیث

رجسٹرڈ ایل [illegible]

I-HADIS, AMRITSAR

لله الحمد

اہلحدیث

امرتسر مورخہ ۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹ اگست سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

20 AUG 04

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
رؤسا اور جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت نرخ بذریعہ خط و کتابت بہتر فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

شکریہ اور شکایت

کئی ہفتوں سے تحریک کی جاتی ہے کہ پرچہ اہلحدیث کے قدردان توجہ کر کے اس کی اشاعت کریں اشتہار بھی بغرض اشاعت روانہ کئے تدبیر ہی بتلائی کہ جن احباب تک یہ اشتہار پہونچا سکیں۔ خود پہنچا دیں اور جن کو اس لائق جانیں۔ اُن کی فہرست لکھ بھیجیں۔ مگر بجز چند ایک دوستوں کے بہت ہی کم توجہ ہوئی۔ میر مصطفےٰ علی صاحب ناگپوری منشی عنایت احمد صاحب پٹیالوی منشی وکیل احمد صاحب بھوپالی وغیرہ وقلیل ما ہم خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ لہٰذا مکرر سکرر توجہ دلائی جاتی ہے اخبار کی جتنی کثرت اشاعت ہوگی اسیقدر عمدہ اور مفید ہوگا۔ بعض دوست خریدار تو بنانا چاہتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی یہ ارشاد ہوتا ہے کہ قیمت میں اتنی تخفیف ہو۔ وہ اتنا غور نہیں کرتے کہ

سال بھر کی خدمت کے عوض اگر ۳ روپیہ کیا گراں ہے؟ جن دوستوں کو پہلے سال کی قیمت میں تخفیف کی گئی ہے۔ وہ صرف ایک وعدہ کی پابندی تھی آیندہ کو بالکل گنجایش نہیں۔ اخبار کو ٹوٹا رہا ہے اور اخراجات بھی زیادہ۔ اس لئے تخفیف قیمت کا ہرگز خیال نہیں ہونا چاہئے۔

مسلمانوں کی جائداد

ہمعصر پیسہ اخبار لاہور میں ایک مضمون ایک ہمدرد قوم کا لکھا ہے۔ گو بعض الفاظ میں شریعت اسلامیہ کے حق میں شوخی ٹپکتی ہے مگر چونکہ ایک اخلاص بھرے دل سے نکلا ہے اسلئے بہرحال قابل قدر ہے۔

مضمون کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مسلمان رؤسا کی ریاستیں اور جاگیریں بوجہ تقسیم ترکہ کے تھوڑے عرصہ میں ختم ہو جاتی ہیں مثلاً باپ کے پاس اگر لاکھ روپیہ کی جاگیر ہے۔ تو چار پانچ بیٹوں میں مساوی تقسیم ہونے کر ایک ایک کے پاس بیس بیس ہزار کی رہ جاتی ہے۔ پھر دوسری پشت میں اسی طرح ۴-۵ ہزار کی اگر کسیقدر اور آگے چلیں۔ تو بس خیر۔ راقم مضمون اور فاضل ایڈیٹر پیسہ اخبار استدعا کرتے ہیں۔ کہ قومی اخباروں میں اس مسئلہ پر کافی بحث ہو۔ تاکہ مسلمان اس تباہی سے بچ سکیں۔

واقعی بات یہ ہے۔ کہ دنیا میں عزت کے ساتھ رہنا ہو۔ تو سب سے پہلے اپنے مال کا انتظام بدستور شریعت ہونا چاہئے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے اللھم انی اعوذ بک من الکفر والدین یعنے سرور کائنات کفر اور قرض سے ہمیشہ پناہ مانگا کرتے تھے صحابہ نے عرض کیا۔ جناب آپ قرض کو کفر کے ساتھ ملاتے ہیں۔ فرمایا ہاں اسلئے کہ جب آدمی قرضدار ہو جاتا ہے۔ تو وعدہ کر کے خلاف کرتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے ذلیل ہوتا ہے۔ غرض مختلف قسم کے بدنتائج قرض سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے۔ کاد الفقر ان یکون کفرا یعنے محتاجی قریب کفر کے ہے۔

اسوقت جتنے مسلمان عیالدار ہیں۔ بلا مبالغہ اور یقینی بات ہے کہ شروع میں عموماً محتاجی ہی ان کے لئے باعث ہوئی ہے قرآن شریف میں ارشاد ہے رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ یعنے مسلمانوں کو حکم ہے کہ دینی دنیاوی بھلائی خدا سے مانگیں۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں کے دونوں گروہ یعنے اولڈ فیشن اور نیو فیشن یا یوں کہئے کہ بعض مولوی صاحبان اور اکثر جنٹلمین تعلیم یافتگان اس پاکیزہ اصول سے بالکل الگ تھلگ جاتے ہیں۔ بعض واعظان نے تو یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ دنیا کی بعض جائز بہتری کو بھی بے پروائی سے دیکھتے ہیں اور لوگوں کو بے رغبت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ہم نے بہت ہی کم سنا ہے۔ کہ کوئی واعظ اپنے وعظ کا بہت سا حصہ یا کم از کم اوسط درجہ حصہ جتنا کہ وہ اپنے مخالف مسلمان بھائیوں کی تردید میں لگاتے ہیں۔ سامعین کو کسب کمال اور تجارت زراعت وغیرہ کی ترغیب پر لگائیں۔ حالانکہ سلف کی فارغ البالی سے وہ بھی فارغ البال ہو سکتے ہیں یا کسی قسم کی بلند پروازی اور عالی حوصلگی ان کے کانوں میں ڈالیں۔ حالانکہ قرآن شریف میں جہاں کہیں آیا ہے۔ وَابْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ وہاں مفسرین تجارت لکھتے ہیں۔ ایسا ہی دوسرے فریق یعنے نیو فیشن اصحاب کی غلطی [illegible] ہے۔ کہ وہ شریعت [illegible] کرتے ہیں۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے ٭ یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

وہ غلطی یہ کرتے ہیں۔ کہ اپنے علم سے جس کے حصول پر ۱۵-۱۶ سال کی پیاری عمر یقیناً خرچ ہوتی ہے۔ اس کے فوائد پر نظر صرف وہ رکھتے ہیں۔ جو سوسائٹی اور لذت کے سبب ہوں۔ جسکی تفصیل کی طرف خود قرآن مجید نے صاف اور کھلے لفظوں میں نہایت برائی کے ساتھ اشارہ کیا ہے غور سے سنو!

فَأَعْرِضْ عَن مَّن تَوَلَّىٰ عَن ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ یعنے اے ہمارے رسول پاک جو لوگ ہماری ذکر اور نصیحت سے منہ پھیرتے اور صرف دنیا کو چاہتے ہیں۔ تو ان سے منہ پھیر لیا کر وہ دانائی سے مخاطب ہونے کے قابل نہیں یہی ان کے علم کا مبلغ اور انتہا ہے۔

اس آخری لفظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آیت ان لوگوں کے

حق میں ہے۔ جو اپنے علم سے صرف دنیا کے فوائد حاصل کرنیکا خیال رکھتے ہیں۔ اور خدا کی یاد اور ادائے احکام سے غافل رہتے ہیں۔ ایسے ہی علم داروں کو قرآن مجید میں گدہ کہا گیا ہے۔ شیخ سعدی مرحوم فرماتے ہیں ؎

علم چندانکہ بیشتر خوانی — چوں عمل در تو نیست نادانی
نہ محقق بود نہ دانشمند — چارپایہ برو کتابے چند

ہمارے خیال میں چونکہ مسلمانوں کی تباہی کا یہی ایک راز ہے۔ کہ ہمارے دونوں قسم کے اصحاب علم قرآن مجید کی تعلیم سے بے خبر ہی نہیں بلکہ تارک ہیں۔ اسلئے ہمنے بطور تمہید اس کا مختصر ذکر کیا اور تفصیل کو کسی دوسرے موقع پر چھوڑ کر اصل مطلب پر آتے ہیں۔

راقم مضمون چاہتے ہیں۔ کہ مسلمان رؤسا کی جاگیریں وراثت کے انتشار سے بچکر ایک جگہ محفوظ رہیں۔ تاکہ سارا خاندان اپنی بنی بنائی عزت سے دیکھا جاوے۔ سو اسکی تجویز شریعت میں یوں ہو سکتی ہے کہ مورث اپنی تمام جائداد کو اپنی اولاد پر وقف کر دے۔ جسکو کتب فقہ میں **الوقف علے الاولاد** کہتے ہیں۔ اوس سے بعد اسکی اولاد اس جائداد کے فوائد سے متمتع ہو۔ مگر تقسیم اور انتقال نہ کر سکیں۔ متولی کو لئے جو شرائط چاہے لگا دے۔ اس مسئلہ کی طرف جہاں تک ہمارا علم ہے سب سے پہلے اہل حدیث کے لیڈر جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی اڈیٹر اشاعۃ السنہ نے توجہ فرمائی تھی۔ نہ صرف باتوں میں بلکہ عملی طور پر اپنی اراضی وغیرہ کے لئے وصیت شائع کر دی تھی۔ اور قومی لیڈروں سے استدعا کی تھی۔ کہ اس طرف توجہ کریں۔ تاکہ بعد مناسب گفتگو کے گورنمنٹ کے حضور ایک میموریل بھیجکر وقف علی الاولاد کا قانون بنا دینے کی درخواست کی جاوے۔ مگر افسوس کہ ان دنوں کسی صاحب نے اس طرف توجہ نہ کی شاید بحکم **کل امر مرہون باوقاتہ** اب اسکا وقت آپہونچا ہے۔

پیسہ اخبار کے لائق اڈیٹر سے امید ہے۔ کہ وہ اس تجویز کو ادہورا نہ چھوڑیں گے۔ **فاعتبروا یا اولی الابصار لعلکم تعقلون** ۔

اہل قرآن کی قرآن دانی

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نکلا

اہل قرآن یعنے مولوی چکڑالوی لاہوری نے جسنے تمام دنیا کے سامنے ایک زبردست دعوی پیش کیا تہا۔ کہ سوائے قرآن کے کسی کتاب حدیث وغیرہ کی حاجت نہیں اور یہ بھی کہا تہا کہ علمائے اسلام قرآن کو نہیں سمجھتے اسلئے اور کتابوں کے محتاج ہوتے ہیں اسلئے ان کے دعوے سنکر جی خوش ہوا تہا۔ کہ الحمد للہ کوئی تو ایسا شخص ہے جو قرآن شریف کے سمجھنے کا دعوی کرتا ہے اور نہیں تو سیر میں آدھ سیر ہی سچا ہوگا۔ مگر افسوس جب عملی پہلو ان کا دیکھا تو وہی کہنا پڑا کہ ؎

جو آرزو ہے اسکا نتیجہ ہے انفعال ✶ اب آرزو ہے کہ کبھو آرزو نہ ہو

اہل حدیث کے پرچہ سے اُن کے رسالہ اشاعت القرآن کا تبادلہ تہا۔ چنانچہ ناظرین دیکھتے رہے ہیں۔ کہ ان کے اعتراضات کے جو وقتاً فوقتاً حدیث پر کرتے رہے ہیں۔ جوابات اہلحدیث دیتا رہا۔ شاید اسلئے یا کسی اور وجہ سے ناگہاں پچھلا پرچہ واپس آیا اور ساتھ ایک کارڈ بھی پہنچا کہ تبادلہ بند۔ کیونکہ قرآن شریف کے خلاف مضامین کا دیکھنا حرام ہے ؏

اللہ اکبر ایسی قرآن دانی پر تمام دنیا کے علماء کرام کو ڈانٹ بتلائی جاتی تھی ہمارے مکرم دوست حاجی ممتاز احمد صاحب بنارسی کا مضمون کسی پچھلے پرچہ میں نکلا تہا جسکا عنوان تہا **قرآن کی شکایت اہل قرآن سے** جس میں حاجی صاحب موصوف نے اہل قرآن حضرات سے التجا کی تھی کہ آپ بھی قرآن شریف کی حمایت کو کمربستہ ہوں اور مخالفوں کو جوابات دندان شکن دیں۔ مگر آج یہ خط پڑھ کر حاجی صاحب کو کیسی مایوسی ہوگی ہے۔ کہ اہل قرآن کے نزدیک کوئی مضمون کسی اہل حدیث کا لکھا ہوا بھی دیکھنا حرام ہے چہ جائیکہ کفار کی کوئی تحریر دیکھیں اور جواب دیں۔ حالانکہ خود قرآن شریف میں حضرات انبیاء علیہم السلام کے مناظرات

مذکور میں پہلا صاحب جبروت نمرود نے حضرت ابراہیم سے پوچھا تھا۔ کہ تیرا پروردگار کون ہے تو حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ (میرا پروردگار اللہ ہے۔ جو زندہ کرتا اور مارتا ہے) اسپر نمرود نے کہا اَنَا اُحْيِي وَاُمِيتُ (میں زندہ کرتا اور مارتا ہوں) کیا نمرود کا یہ کلمہ حضرت ابراہیم نے سنا تھا یا نہیں۔ اگر سنا تھا۔ تو خلاف شریعت کیوں سنا؟ اور اگر نہیں سنا تھا۔ تو اس سے اگلی آیت میں جواب کسطرح دیا۔ قَالَ اِبْرَاهِيمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ۔ جبتک مخالفین کی بات سنی نہ جاوے گی۔ جواب کیونکر دیا جاوے گا۔ کیا آپ نے جو ترک اسلام کا جواب کسقدر لکھا تھا۔ وہ بے دیکھے ہی لکھدیا تھا۔

ہان یاد آیا۔ کہ یہ تو کوئی معقول وجہ نہیں البتہ وجہ معقول یہ ہے کہ اہلحدیث کا دبا زبردست ہے کہ اسکی زد برداشت نہیں ہو سکتی آپ سے پہلے عیسائیوں کا اخبار نور افشاں لودہیانہ برداشت نہ کر کے تبادلہ بند کر بیٹھا۔ اوس سے پہلے قادیان کا اخبار البدر انکاری ہوا۔ مگر سب سے زیادہ افسوس البدر کے حال پر ہے۔ کہ اوسکو لکھا گیا۔ کہ تمہارے پیر بلکہ نبی اور رسول خود بدولت اہلحدیث سے تبادلہ کرتے ہیں اور تمہارا ایک رفیق الحکم بھی تبادلہ میں آتا ہے۔ پس تمکو بھی ان کا اتباع کرنا چاہئے مگر افسوس کہ صاف ہی جواب دیا۔ کہ وہ جانیں۔ میں تو نہ کرونگا۔ کیا مرزا جی اپنی مریدوں پر بھروسہ کیا کرتے ہیں۔ جو اُن کے خلاف مضامین کو دیکھیں ہی نہیں۔ تو جواب کیا دیں گے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایسے لوگ جو قادیان میں سکونت پذیر ہیں۔ کسی دینی خدمت کے لئے نہیں بلکہ کسی دنیاوی غرض سے ہیں ؎

این ہمہ از پئے آنست کہ زر مے خواہد

مرزا صاحب قادیانی

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم!

اخبار البدر قادیانی ۱۲ جون سے معلوم ہوا کہ مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی نے کسی مرزائی کی گفتگو پر فرمایا۔ کہ میں حضرت مسیح کے آسمان پر زندہ ہونے پر قسم کھا سکتا ہوں۔ اس پر مرزا جی کو الہام ہوا کہ حافظ صاحب اِن باتوں پر قسم کھائیں۔ ایک تو آیت لما توفیتنی سے وفات ثابت نہیں ہوتی دوسرے یہ کہ صحابہ کا اجماع حضرت مسیح کی وفات پر نہیں ہوا۔ تیسری یہ کہ ہم (مرزا جی) ۲۴ سال سے مفتری ہیں۔ اصل قصہ صرف اتنا ہے۔ کہ شیخ غلام قادر سوداگر صدر سیالکوٹ کے بھتیجے نے جو مرزا کا مرید ہے اپنے بہنوئی شیخ ابراہیم سے کہا۔ کہ اگر حافظ صاحب اس بات پر قسم کھائیں۔ کہ حضرت مسیح آسمان پر زندہ ہیں۔ تو میں مرزا سے ہٹ جاؤں گا۔ شیخ ابراہیم نے حافظ صاحب سے ذکر کیا۔ تو حافظ صاحب نے فرمایا۔ کہ حق بات پر قسم کھانے میں حرج نہیں بس حافظ صاحب کی آمادگی دیکھی۔ تو مرزائی صاحب رفوچکر ہو گئے اور قادیان دارالزور والبہتان کو لکھ مارا۔ جسپر مضمون مذکورہ بالا نکلا۔

ہم حیران ہیں۔ کہ مرزا جی ایسے بزرگوں سے اس قسم کی چالیں چلکر کہانتک کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اگر اُن کو حافظ صاحب یا کسی اور عالم اسلام کی قسم پر ایسا ہی بھروسہ ہے تو اصل نزاع میں کیوں فیصلہ منظور نہیں کرتے اگر البدر کا اڈیٹر تکلیف کر کے مرزا جی کا اقرارنامہ چھاپ دے گا۔ تو ہم بھی حافظ صاحب کی خدمت میں عرض کریں گے کہ اگرچہ یہ امر ایسی خفا میں نہیں رہا۔ تاہم آپ اس کو بدیہی جانکر بطور تنبیہ کرنے کے قسم کھائیں کہ مرزا قادیانی اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ بلکہ اور کچھ بھی ہے۔ پس اگر مرزا جی یا کوئی دوسرا مرزائی حافظ صاحب موصوف کی قسم پر فیصلہ کرنا پسند کرتے ہیں۔ تو عام فیصلہ کریں جس سے تمام نزاعات طے ہو جائیں۔ یہ کیا بات ہے کہ اتنے بڑے بڑے بزرگوں کو قسم کھانے کی تکلیف بھی دی جائے اور پھر نزاع بھی بدستور قائم رہے۔ اور کوہ کندن وکاہ برآوردن کا مصداق ہو۔

ہان ناظرین! مرزا جی کی قسمیں سننے سے تعجب نہ کریں۔ کہ کس اینچ پیچ سے سیدھے سادوں کو الجھن میں ڈالتے ہیں۔ آپ کی یہ قدیمی عادت شریفہ ہے۔ کہ ہر ایک سیدھی بات کو بھی اندھوں کی لکیر

کی طرح ٹیڑہا کیا کرتے ہیں جیسے آتھم ان کی پیشگوئی کی رد سے بچ رہا تھا۔ تو اوسکو قسم کی زد میں لانا چاہتے تھے۔ جو عام زبان زد ہے۔ مگر قسم کا مضمون قابل غور ہے۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مرزاجی فن اپنے فریبی میں کہاں تک چست و چالاک ہیں۔

آپ ایک اشتہار میں لکھتے ہیں۔ کہ اگر آتھم کو یہ یقین ہو کہ مسیح سال تک تو مجھے زندہ نہیں رکھ سکتا ہے تو وہ تین روز ہی کی شرط لگا لیں۔ سبحان اللہ۔ کیا ہوشیاری سے گرہ کہی ہے۔ بہلا اگر کسی کو یہ یقین خدا کی نسبت ہو۔ کہ خدا مجھے تین روز کیا تین سال تک زندہ رکھ سکتا ہے۔ تو کیا اسپر بہروسہ بھی کر سکتا ہے۔ اور تو اور آپ کو الہام ہے۔ کہ اسی سال تک زندہ رہیگا تو کیا آپنے آریوں سے ڈرتے ہوئے سرکار سے قادیان میں پولیس رکھنے کی درخواست نہ دی تھی؟ جو خبر ہے بالکل گہو کی سینگ کی طرح کامیاب ہوکر رہی؟

مختصر یہ ہے کہ ہم بھی اس فیصلہ کے منتظر ہیں۔ کہ آئے دن کی فسادات بھی طے ہو جاویں۔ مرزاجی اور حافظ صاحب کا معاہدہ پہلے تو عام طور پر اخباروں کے ذریعہ مشہور ہو۔ جسکا مضمون یہ ہو کہ اگر حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی قسم کھا جائیں کہ میں مسیح موعود نہیں۔ تو میں اپنا دعوے چھوڑ دونگا۔ ادہر حافظ صاحب بغرض حفاظت دینی قسم کھا کر اپنا مافی الضمیر اظہار فرمادیں۔ تو مسلمانوں پر اُن کا عام احسان ہوگا۔

لیکن کیا مرزاجی اس فیصلہ پر آمادہ ہوں گے؟ توقع نہیں۔ مگر ہم اُن کی خدمت میں بھی عرض کریں گے۔ کہ اگر آپ کو حافظ صاحب کی قسم پر اعتبار ہے تو عام فیصلہ کر لیجئے اور اگر اعتبار نہیں تو کیا فائدہ؟ ہ

بٹا! نہ ہٹنے دی جہگڑے کو یار تو باقی ٭ رکہے ہے ہاتھ ابہی ہی رگ گلو باقی

الہام اس نام کا ایک چہوٹا سا رسالہ تازہ تصنیف ہے جس میں الہام کی تعریف، تقسیم اور آریوں سے دو چار ہاتھ کئے گئے ہیں قیمت صرف ا/ مینیجر کتب خانہ ثنائی امرتسر

مباحثہ نگینہ میں آریوں کی مغلوبیت

بقول آریہ اخبار

پہلے نمبروں میں ہم سوامی درشنانند کی تحریر کے جوابات دیتے آئے ہیں۔ مگر اس نمبر میں اُسکو سردست ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کرکے آریہ مسافر کی فضول غلط گوئی کا اظہار کرتے ہیں۔

ہمیں اور تو نہیں۔ مگر اس بات کی سخت حیرانی ہوتی ہے۔ کہ آریہ سماج کو جھوٹ کی گھٹی کون دے گیا۔ اللہ اللہ کس دلیری اور بہادری سے ایک ایسے واقعہ کی نسبت رائے لگانے کو گہڑے ہو جاتے ہیں۔ جو فریقین کی دستخطی قلمبند ہو چکا ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو کچھ تعجب بھی نہیں۔ جنکی دیانت نیوگ جیسے شریفانہ برتاؤ کی اجازت دیتی ہے۔ اون سے ایسی حرکات کیا تعجب ہیں۔

آریہ مسافر کا اڈیٹر لکھتا ہے کہ مولوی صاحب بجائے اسکے کہ معقولیت کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کرتے اصل مضمون کو چھوڑ چھاڑ کر ادہر ادہر نقلیں جھانکنے لگے۔ لیکن ماسٹر آتمارام جی نے ایسا دبایا اور حدیثوں کے متعلق مولوی صاحب کے اعتراضات کا نہایت معقولیت سے جواب دیتے ہوئے الزامی اعتراضات کی وہ بوچھاڑ کی۔ کہ مولوی صاحب کے ہوش خطا ہو گئے۔

کیوں نہ ہو۔ آریہ سماج کے جواب اور اعتراضات مولوی صاحب کے کان میں اوسی روز پڑے تھے اسلئے اگر اُن کے ہوش خطا نہ ہوتے۔ تو کیا ہوتا۔ حالانکہ تمہارا اخبار ست دھرم خود لکھتا ہے کہ دونوں مباحثوں نے اس سے پہلے بھی ایک دوسرے کی قوت آزمائی ہوئی تھی۔ علاوہ اسکے دیانندجی کی لاثانی کتاب ستیارتھ پرکاش کا ایسا دندان شکن جواب دیا ہے۔ کہ آریہ سماج سے آج تک جواب نہ بن سکا۔ حالانکہ اسی آریہ مسافر میں ایکدفعہ جواب نکلنا بھی شروع ہوا۔ مگر افسوس کہ بہت جلد دوسری جون میں چلا گیا۔ کیا ایسے مباحث کو ماسٹر آتمارام کے اعتراضات سننے سے ہوش خطا ہو سکتے ہیں۔ علاوہ اسکے مباحثہ تحریری ہے جو عنقریب چھپکر پبلک کے سامنے آنیوالا ہے۔ حاضرین جلسہ کو جانے دو

غائبین خود فیصلہ کرلیں گے۔ اسلامی مباحثے کے کسی سوال کا جواب آپ لوگوں سے نہ ہو سکا۔ رشیوں کی سوانح عمری کا ابتدائی زندگی کو عقل سے کیا مطابق کیا؟ وید کے منتر جس سے حدوث وید ثابت ہوتا تھا۔ جس سے آریہ سماج کی بیخ و بنیاد ہی کٹ جاتی ہے کیا جواب دیا؟ ویدک تعلیم کے عام نہ ہونے کا کیا جواب دیا؟ بات کے سچے اور قول کے اچھے ہو۔ تو ہم سے بتلانا مگر یہ

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دیکر
جو اوس نے ہاتھ میرے ہاتھ پہ مارا تو کیا مارا

افسوس ان لوگوں کو جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں پھر دوسروں کو جھوٹا بتلاتے ہیں۔ ہتکاری جسکا اڈیٹر خود مباحث اور حاضر جلسہ تھا وہ بھی لکھتا ہے کہ ۱۲ تاریخ کو مولوی احمد حسن صاحب نے مقابلہ میں وعظ کیا۔ نہیں معلوم اوس روز مولوی ثناء اللہ کیوں کنارہ کش ہو گئے واہ رے بھولے مہاشہ کیا آپ کو اتنا بھی یاد نہیں رہا۔ کہ آپ ہی کے پریذیڈنٹ کی درخواست پر مولانا صاحب نے تکلیف گوارا فرمائی تھی ورنہ مولانا صاحب کو کیا حاجت تھی۔ کہ جس صورت میں اون کے شاگرد خدام اس کام کو بخوبی انجام دے سکتے تھے وہ تکلیف کرتے۔ تکلیف صرف آپ ہی کی آریہ سماج کی خاطر تھی۔ کہ اون کے پردھان نے درخواست کی تھی کہ ہم آپ کی تقریر سننے کے شائق ہیں۔ آریہ مسافر کا اڈیٹر شرمندگی کو چھپاتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ اہلحدیث نے تو صرف دو کا مسلمان ہونا لکھا ہے مگر النذیر نے بڑھا دیا۔ حالانکہ اہلحدیث ہی کے نمبر میں گیارہ آدمیوں کا مسلمان ہونا لکھا ہے۔ بھلا ایسے سیاہ جھوٹ کا کیا علاج اور اخبار وکیل امرتسر میں اکثروں کے نام بھی درج ہو چکے ہیں بہرحال ناظرین آریہ سماج کی شکست کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لینگے رسالہ عنقریب نکلنے والا ہے۔ گو حاضرین جلسہ تو اپنی آنکھوں سے دیکھ گئے تھے۔ اور آریہ سماج بھی بزبان حال کہہ رہا تھا

تماشہ دیکھنے آئے ہیں میرے دم نکلنے کا
ڈبو دے اے قضا مشکل کر اونکا جی بہلتا ہے

اہلحدیث کا اول ال

بخدمت شریف مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب (فاضل امرتسری)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [illegible] ایک اہل قرآن چکڑالوی سے ختنہ کی بابت [illegible] سوال کیا۔ کہ جو تم حدیث شریف کو معتبر نہیں سمجھتے [illegible] حدیث سے ثابت ہے۔ تو تم ختنہ کیوں کرلیتے ہو یا قرآن شریف سے ثابت کرو موصوف نے جواب دیا۔ کہ میرے گھر لڑکا [illegible] اگر لڑکا پیدا ہوا۔ تو قرآن شریف [illegible] ورنہ نہیں۔ [illegible] لکھا مولوی عبد اللہ چکڑالوی [illegible]

"مولوی صاحب [illegible]
"تحریر فرمادیں کہ اللہ صاحب نے [illegible] حکم [illegible]
"کہ اے رسول لوگوں کو کہہ [illegible]
"یا نبی گذشتہ کو حکم اللہ صاحب کی طرف [illegible]

مولوی صاحب نے کارڈ [illegible] نور دز غوطے کھاتے رہے۔ آخر کار [illegible] کے مصداق ہوئے بعد انتظاری کے مایوسی کی حالت [illegible] مولوی صاحب کا کارڈ آیا۔

"آپ نے جو مسئلہ کارڈ میں تحریر کیا ہے [illegible]
"روز کے بعد لاہور تشریف لایا کیجئے جب آپ تشریف
"لاویں گے تبادیا جاویگا۔

افسوس مولوی عبد اللہ صاحب [illegible] لیکن ایک معمولی سوال کا جواب کارڈ میں تحریر [illegible] تب تک مولوی صاحب کچھ دلیل [illegible] اور حاجی صاحب کے کان میں پھونک دیں۔ [illegible] کاش مولوی ثنا [illegible] طرح لام سے بعض مسئلہ نکال لایا کرتے ہیں [illegible] مصباح المنیر [illegible] نکال لیتے فقط

راقم بدرالدین دریائی باف وارد [illegible]

۱/ الہامی کتاب ۱۲/ حق پرکاش ۱/ ترک اسلام

(ایڈیٹر) جواب تو آسان تھا۔ مگر ملا قرآنی صاحب نے غیرت سے کام نہیں لیا ہوگا۔ اگر کچھ نذرانہ دینے کا وعدہ کریں۔ تو بتلاتی ہیں۔ نہایت مختصر اور معقول کہ قرآن میں ثابت نہیں۔ لہٰذا [illegible]

صحیح ہر کہ شک آرد کافر گردد

مرزا صاحب قادیانی پر فرد جرم کی تکمیل

یوں تو قادیانی مرزا صاحب پر مشہور مقدمہ لائبل میں رائے چند لال صاحب مجسٹریٹ نے فرد قرار داد جرم عاید کر ہی دی تھی لیکن مرزائی مریدان ابھی تک اس کو قائل نہ ہوئے تھے۔ کیونکہ مرزا جی کی غیر حاضری میں فرد جرم لگی تھی۔ اور مرزا جی بیماری ظاہر کر کے خانہ نشین ہو گئے تھے۔ اور ڈاکٹری سرٹیفیکیٹ بھیجتے تھے اور عدالت کو یقین آنا بعید نظر آتی تھی۔ آخر مرزا جی کی درخواست تحریکات سے مجسٹریٹ موصوف کو (بقول ان کے مریدوں کے) تبدیل کرا دیا۔ اور ان کی جگہ بابو آتما رام صاحب تشریف لائے۔ مرزا جی نے دفعہ ۵۲۶ ضابطہ فوجداری کی رو سے دوبارہ تحقیقات ہونے کی درخواست کی اور خیال کیا کہ اس میں بھی دیر ممکن ہے کہ فریق مقابل تھک جائے اور یوں مقدمہ سے نجات ملے لیکن بہادر حریف نے پھر بھی حوصلہ نہ ہارا۔ اور مردانہ وار مقابلہ کرتا رہا۔ آخر شہادت استغاثہ دوبارہ ختم ہوئی اور وہ مرحلہ پہنچا۔ جہاں مرزا جی مارے ڈر کے مرض شدید میں مبتلا ہو گئے تھے۔ چنانچہ ۹ جولائی مولوی غلام محمد صاحب آخری گواہ استغاثہ کی شہادت ختم ہو گئی۔ تو مرزا جی کے وکلا نے دعویٰ کیا چاہا تھا۔ کہ ملزمان کو اسی مرحلہ پر بری کیا جائے۔ اور صفائی طلب نہ ہو۔ اس بارہ میں ملزمان کی طرف سے ایک درخواست بھی گذری۔ اور ایک لمبا چوڑا تحریری بیان بھی داخل کیا گیا۔ اور علاوہ ازیں مرزا جی نے خود بھی اس زور سے بیان کھولی اور بہت کچھ معذرت ظاہر کی۔ کہ میں نے جو کچھ لکھا نیک نیتی سے لکھا۔ اور اپنے بچاؤ کے لئے لکھا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن صاحب مجسٹریٹ نے فرد قرار داد جرم مرتبہ مجسٹریٹ سابق مرزا جی کو سنا دی۔ اور جواب بھی لے لیا اور وکلاء ملزمان کو کہا۔ کہ میں آپ کو بحث کا موقع دوں گا۔ چنانچہ بحث کے لئے ۳ اگست کو مناسب حکم ہوگا۔

اس تاریخ کو دور دراز مواضع سے بہت سے مرزائی صاحبان جمع ہو گئے تھے۔ کیونکہ مرزائیوں میں یہ مشہور ہو گیا تھا۔ کہ آج مرزا جی کی بری ہو جانا ہے (شاید کوئی الہام ہوا ہوگا) لیکن برعکس اس کے تاریخ کو صاحب مجسٹریٹ نے فرد قرار داد جرم کی تکمیل کر کے ملزمان کا بیان لے لیا۔ کہ صفائی پیش کرنا چاہتے ہیں یا نہ۔ ملزمان نے لکھایا۔ کہ صفائی پیش کریں گے۔ اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی لکھایا کہ گواہان استغاثہ پر بھی مکرر جرح کرنا چاہتے ہیں چنانچہ زیر دفعہ ۲۵۶ ضابطہ فوجداری گواہان ذیل مکرر جرح کے لئے طلب ہوئے مولوی برکت علی صاحب بی اے منصف بٹالہ۔ مولوی غلام محمد صاحب قاضی چکوال۔ مولوی محمد جی صاحب قاضی جہلم تاریخ پیشی مقدمہ ۱۵-۱۸ اگست مقرر ہوئی۔ اس کے بعد گواہان صفائی کے لئے تاریخ ہوگی +

اب سنا جاتا ہے۔ کہ مرزا جی اپنے اہل و عیال کو بھی گورداسپور میں منگوانے کی تجویز کر رہے ہیں۔ اور مستقل رہائش گورداسپور میں ہوگی۔ چنانچہ مرزائی صاحب کے لئے ایک علیحدہ مکان تجویز ہو گیا ہے۔ ہائے دار الامان (قادیان) تیری بدنصیبی اب خدا کے رسول (معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد) کا تخت گاہ تجھ سے منتقل ہوتا ہے۔ اور یہ سزا تجھے اس لئے ملتی ہے۔ کہ باوجود تیرے حق میں دخلہا کان آمنا کی بشارت ملنے کے تو خود حضرت اقدس کو امن چین نہ رکھ سکی۔ اور باوجود اس کے کہ انی احافظ کل من فی الدار کا بھی وعدہ تیرے متعلق ہوا لیکن تو کسی طرح کی حفاظت نہ رکھ سکی۔ جا اب تیرے حق میں عفت الدیار محلہا و مقامہا کا الہام پورا ہوتا ہے۔

اور قادیان کے مسیحی منار تیری بنیاد کسی ایسے وقت میں شروع ہوئی ہوگی کہ تو نے ساری بنی بنائی عمارت (مسیحیت)

نوٹ ۱۳ اگست کو صاحبہ گورداسپور پہنچ گئیں (ایڈیٹر)

کوری بہا کر دیا جا اب تو ہمیشہ کے لئے سرنگون رہے گی ۔

(بقیہ اخبار)

مرزا صاحب قادیانی عدالت میں

جناب اڈیٹر صاحب

خوش قسمتی سے خاکسار ۱۵- اگست کو گورداسپور پہنچا۔ اور بہ قسمت یہ کہ عدالت کے کمرے میں بیچ پر بیٹھ کر مرزا صاحب کی اسپیچ زیارت سے بہرہ ور ہوا۔ جس کا مدعا عنوان ہذا بتلا رہا ہے۔ یعنی جس وقت مرزا صاحب بحیثیت ایک ملزم کے کچہری میں ایک خاص ممتاز جگہ پر کھڑے تھے۔ اور ان کے مقابل ان کے حریف مستغیث گویا دونوں زبان حال سے کہہ رہے تھے ؎ خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

اتنے میں تیسرے حریف یعنی مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری بلائے گئے۔ مولوی صاحب موصوف پر مکرر جرح جو بعد فرد جرم لگنے کے ملزم کا حق ہوتا ہے۔ باقی تھی۔ اس لئے حاکم نے ان کو پہلی دفعہ کہا تھا۔ کہ ایک دفعہ آپ کو پھر آنا ہوگا چنانچہ ۱۵ اگست کو مولوی صاحب موصوف بہ تعمیل حاضر عدالت ہوئے۔ تو حاکم نے خوش اخلاقی سے پوچھا۔ کہ آپ کتنے دنوں کا ارادہ کرکے آئے ہیں۔ مولوی صاحب نے ایک ایسا جواب دیا جو اس مضمون کی جان ہے۔ نہایت ہی عمدگی سے جس وقت دائیں جانب ان کے مرزا صاحب تھے۔ اور بائیں ان کے دو وکیل خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی۔ سب کے سامنے مولوی صاحب نے حاکم کو جواب دیا کہ جب آپ اجازت دیں گے جاؤنگا۔ یہ کہکر یہ لطیفہ (مگر نہایت ہی چبھتی۔ جو اپنے اندر ایک نہایت غامض راز رکھتا ہے) کہا کہ میرا آنا تو آپکی پیشگوئی تھی۔ جب بھی ہوگئی۔ اگر بیٹے کی پیشگوئی ہوتی۔ تو پوری نہ ہوتی۔ بس اتنا کہنا تھا کہ کمال الدین وکیل نے بڑے زور سے فریاد کی کہ حضور دیکھئے عدالت میں کھڑا ہو کر ہم پر طنز کرتا ہے۔ ہم یہ کہینگے وہ کہیں گے ہم پر ذاتی حملہ کرتا ہے۔ جب بہت ہی اونچے اونچے بولنے لگے ہم حیران تھے۔ کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے۔ کہ خواجہ صاحب کو اتنا طیش ہوا آخر معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب نے سمجھا کہ مولوی صاحب نے مرزا جی کی اوس پیشگوئی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جس کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۴ء ۳ میں ہوا تھا کہ مرزا جی نے بیٹے کی ولادت کی پیشگوئی کری تھی۔ جو آخر کار بیٹی سے متبدل ہو گئی۔ آخر جب وکیل صاحب بہت ہی جھلاتے ہیں۔ کہ ہماری ذات پر حملہ کیا ہے۔ تو عدالت نے نہایت ہی انصاف سے مگر بڑی ہی سختی کے ساتھ خواجہ صاحب کو ڈانٹ بتلائی۔ کہ انہوں نے میرے سوال کا جواب دیا۔ تمہیں اس سے کیا۔ نہ تمہارا نام لیا۔ نہ تمہارا ذکر کیا ہے۔

اس لطیفہ کے علاوہ اور ایک لطیفہ یہ ہوا۔ کہ خواجہ کمال الدین نے کہا۔ کہ اربعین ضرور پیش ہونی چاہیئے۔ اوس پر مستغیث نے عذر کیا کہ اوسکو مقدمہ سے کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ بعد کسیقدر بحث کے حاکم نے فیصلہ دیا۔ کہ وہ نہیں پیش ہو سکتی۔ غرض میرے سامنے مرزا جی اور مرزائی پارٹی کو کئی ایک پے درپے فاش ذلتیں ہوئیں۔

آخر کار اس کا سبب سوچا۔ تو یہ معلوم ہوا کہ اِنِّیْ مُہِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِہَانَتَکَ یعنے مرزا جی کا الہام مولوی صاحب کے حق میں سچا ثابت ہوا۔ کہ جو تیری اہانت کرنا چاہیگا۔ خدا اوسکی اہانت کریگا۔ مرزائیو گنتے جاؤ۔

اربعین پیش نہ ہوئی ایک ذلت۔ بیٹے کی پیشگوئی کا ذکر عدالت میں ہوا دوسری ذلت۔ تمہارے وکیل نے شور مچایا تیسری ذلت۔ حاکم نے اوسپر ڈانٹ بتلائی چوتھی ذلت۔ کیا پھر بھی کہتے جاؤگے۔ کہ انی مہین والا الہام مرزا جی کے حق میں ہے۔ یا اونکے مخالفوں کے حق میں ہے۔

(حکیم محمد الدین امرتسر)

فتویٰ

نمبر ۱ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ انسان کے مرنے کے بعد عمل مطلقاً منقطع ہو جاتا ہے۔ صرف جو عمل اوس سے بوقت حیات کے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ باقی رہتے ہیں۔ مثلاً اولاد نیک شاگردان رشید۔ مریدان صالح۔ تعمیرات عمارات مفید عام؟

اگر زید کسی غیر مردہ شخص کے واسطے عمل کرے۔ مثلاً حج یا نماز وغیرہ یا صدقہ کرے۔ تو اس آیت کے مطابق مردہ شخص کو کچھ نہیں پہونچتا ہے۔

البتہ اگر زید اپنے والد یا استاد یا پیر و مرشد کیلئے کوئی عمل کرے تو وہ سعی میں داخل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ زید بھی بصورت مرید یا شاگردی وغیرہ کے اوس کے اپنی سعی میں داخل ہے۔ ورنہ کسی غیر شخص کو جس کا زید سے کوئی تعلق نہ ہووے۔ اوس عمل سے مطابق آیت متذکرہ بالا کے کچھ فائدہ نہیں ملتا ہے۔ اور احادیث میں جو مشہور ہیں۔ وہ ہی اولاد کی نسبت ہی ہیں۔ اگر قرآن شریف سے آپ یا اور کوئی صاحب علم کسی غیر شخص لا تعلق کے لئے نیکی کرنے اور اوس کو پہونچنے کی نسبت تحریر فرما کر مطمئن کرے۔ تو باعث مشکوری ہوگا۔

یہ بھی واضح رہے کہ دعا یا جنازہ اس میں داخل نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ایک قسم کی سفارش ہے اور . . . . سفارش کا قبول یا عدم قبول خداوند کریم کے اختیار میں ہے اس لئے اس مسئلہ کا قیاس نہیں ہونا چاہیئے۔

رحیم بخش از حضرو

جواب نمبر ۱ اس آیت میں اون مساعی جمیلہ کا ذکر ہے جو اصل ایمان سے متعلق ہیں یعنی ایمانیات میں ہر آدمی کو اپنی ہی سعی مفید ہوگی۔ کیونکہ فروعات میں یعنی ایماندار کو دوسرے ایمان داروں سے فائدہ پہونچنے کا ذکر خود قرآن شریف میں ہے وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک مومن جسکو کوئی تعلق نسبی یا نوکری یا شاگردی پیری وغیرہ کا بھی نہ ہو دوسرے کے حق میں دعا خیر کرے۔ تو اسکو فائدہ پہونچتا ہے۔ حالانکہ آیت موصوفہ میں سلب عام ہے۔ دوم فرشتوں کی دعا مومنوں کے حق میں خود قرآن شریف میں مذکور ہے وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنے فرشتے ایمانداروں کے لئے بخشش مانگتے ہیں۔ پھر اگر وہ استغفار فرشتوں کا کچھ مفید نہیں۔ تو بے سود ہے خلاصہ کہ آیت مذکورہ عموم ایمانیات میں ہے اس لئے حدیثوں میں جو ایصال ثواب کا ثبوت ملتا ہے۔ وہ اس عموم کے خلاف نہیں بلکہ منکرین حدیث (نیچری چکڑالوی اور معتزلہ) کی غلط فہمی ہے: سائل کا دعا کے فائدہ کا

نمبر ۲ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ان آیات کا تقاضا ہے کہ سوائے مسلمان اور دوسرا نام نہ رکھا جاوے۔ کیونکہ مسلمان کے علاوہ دوسرا نام رکھنا موجب تفرقہ ہے۔ کہ جس کی نہی آیت بالا میں آچکی ہے۔ پس اہلحدیث نام رکھنا اس کا مخرج قرآن کی کونسی آیت ہے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پاس سے کونسا مذہب ان مذاہب میں سے جو کہ فی زمانہ مروج ہیں (یعنی اہلحدیث اہل قرآن حنفی شافعی وغیرہ مذاہب) لیکر آئے تھے اور اس کا نام کیا تھا۔

نمبر ۳ احادیث جو کل مذاہب میں قابل استدلال مقرر ہوئی ہیں پھر ایک حدیث کا معیار کیا ہے ہم کیسے معلوم کریں۔ کہ فلاں مذہب کی حدیث ضروری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اور اس کے مخالف کی جعلی ہے:

نمبر ۴ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مکرم اصحاب

[illegible]

اور کل اہل اللہ اپنے خاتمہ ایمان پر خود بذاتہ مستقل متیقن باللہ نہیں۔ الخوف والرجا تھے۔ اگر یہ لوگ اپنے خاتمہ ایمان پر مطمئن تھے۔ تو پھر قل لا ادری ما یفعل بی ولا بکم اور حدیث بخاری کے واللہ لا ادری وانا رسول اللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم واھدنا الصراط المستقیم تا حیات آخری دم تک پڑھتے رہے۔ اگر آپ کو اطمینان ہو چکا تھا۔ اور یہ درجہ حاصل کر چکے تھے۔ تو پھر تحصیل حاصل لازم آگئی۔ اور ایسا ہی ہوگا۔ کہ جیسا کسی کو درجہ گورنری مل چکا ہے۔ اور پھر جب وہ شاہی دربار میں حاضر ہوتا ہے۔ یہی درخواست کرتا ہے۔ کہ مجھکو درجہ گورنری عطا کیا جاوے۔ تو کیا ایسا شخص عند العقلاء کیا درجہ رکھتا ہے۔

نمبر ۵ والعصر ان الانسان لفی خسر۔ ایمان اور عمل صالح اور وصیت بالحق و بالصبر کے لئے ایک شخص ہی مامور من اللہ ہو سکتا ہے۔ یا کل امت محمدیہ اس سورت کی مخاطب ہے۔ اگر ایک ہی ہے۔ تو اوسکی دلیل کلام اللہ سے کیا ہے۔

(قاسم علی از دہلی)

جواب نمبر ۲: آیات موصوف کا مطلب بالکل ٹھیک ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ کیونکہ اسلام نام ہے۔ اطاعت اللہ و اطاعت الرسول بلکہ یوں کہئے کہ بحکم من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اطاعت رسول ہی کا نام اسلام ہے۔ کیونکہ وہ مستلزم ہے۔ اطاعت اللہ کو۔ پس اہلحدیث کا نام معنے کے لحاظ سے تو مسلمان کے ہم معنے ہے۔ مخالفت جب ہو کہ معنوی یا نسبتی تغیر آتا۔ ٹھیک ہو جیسا کہ بحکم وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا انسان مختلف اصناف میں منقسم ہو رہے ہیں۔ ایسے ہی مسلمان اپنے مختلف اصناف میں تقسیم ہو رہے ہیں۔ مگر جس طرح سید شیخ مغل پٹھان گو الگ الگ ناموں سے پکارے جاتے ہیں۔ مگر انسانیت کسی سے مسلوب نہیں نہ انسانیت کا مسلوب ہونا اونکو منظور ہے۔ اسی طرح ان ناموں میں اسلام خود ماخوذ ہے۔ مگر ہاں یہ بیشک صحیح ہے۔ کہ اہلحدیث کا نام اپنی اصل کی طرف منسوب ہے۔ کیونکہ حدیث سے حدیث نبوی مراد ہو۔ اور باقی نام ایسے نہیں۔ ایسا ہی یہ بھی صحیح ہے۔ کہ اگر مسلمانوں کی حالت اچھی ہوتی۔ تو یہ نام دنیا میں پیدا ہی نہ ہوتے۔ بلکہ اصل نام ہی سے مسلمان پکارے جاتے۔

جواب نمبر ۳:۔ احادیث کی صحت کی پہچان راویان حدیث کی دیانت و امانت سے ہے۔

جواب نمبر ۴:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اور جنکی بابت آپ نے خبر دی تھی فلاں فی الجنۃ اون کے خاتمہ نیک ہونے کا یقین تھا۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے۔ یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ۔ اس آیت نے صاف بتلا دیا ہے کہ قیامت کے روز پیغمبر خدا اور ان کے ساتھ والے مسلمان ہر طرح کی عزت سے ہوں گے۔ پس جو آیت سائل نے نقل کی ہے اسکے معنے یہ ہیں۔ کہ مجھے معلوم نہیں کہ اس دنیا میں مجھے اور تمہیں کیا آرام یا تکلیف پہنچیگی چنانچہ دوسرے مقام پر فرمایا قل لا املک لکم ضرا ولا رشدا۔ ایک جگہ فرمایا قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء یعنی تو کہہ کہ مجھے تو اپنے نفس کیلئے بھی نفع نقصان کا اختیار نہیں اور نہ میں غیب دان ہوں۔ اگر میں غیب دان ہوتا۔ تو مجھکو تکلیف نہ پہنچتی بعض مفسرین کی رائے ہے کہ آیت لا ادری پہلے کی ہے۔ اس کے بعد آنجناب کو معلوم ہو گیا تھا۔ چنانچہ آیت مذکورہ سے ثابت ہوتا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم میں ارادت کیلئے نہیں ہے بلکہ استمرار کیلئے ہے یعنے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہمکو سیدھی راہ پر قائم رکھ۔ جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا آمنوا۔ پس تحصیل حاصل نہ ہوا۔

نمبر ۵:۔ تمام امت مامور ہے۔ چنانچہ دوسری آیت میں مرقوم ہے۔ ثم کان من الذین آمنوا وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ

انتخاب الاخبار

جنگ روس وجاپان

پورٹ آرتھر پر جاپانیوں نے اب بہت سختی سے حملے کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ بحری جنگ کا قریب خاتمہ ہو کر بجائے بحری جنگ اور میدانی جنگ کا شروع ہوا۔ خشکی پر روسیوں سے لڑائی کر کے جاپانی فوج برابر پورٹ آرتھر کی طرف بتدریج بڑھتی چلی جا رہی ہے جاپان میں پورٹ آرتھر کی فتح کی خبر کا بہت شوق سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ چونکہ جاپانی فوج اب پورٹ آرتھر کے اصلی قلعے کے بہت قریب پہنچ گئی ہے۔ اس لئے یہ بات یقینی ہے کہ پورٹ آرتھر کے فتح کرنے میں جاپانیوں کو اب زیادہ عرصہ نہیں لگیگا۔

پورٹ آرتھر کے فتح ہو جانے اور روسی بیڑہ جہازات موجودہ پورٹ آرتھر کے غرق کر دینے یا گرفتار کر لینے کے بعد جاپانی جنگی جہازوں کا بیڑہ جو آج کل پورٹ آرتھر کو محصور کئے ہوئے ہے موجودہ محاصرے کے کام سے فارغ ہو کر اس قابل ہو جائے گا۔ کہ جہاں مناسب اور ضروری ہو۔ وہ وہاں جا کر روسیوں کے برخلاف جنگی کارروائی کرے غالباً پورٹ آرتھر میں روسی بیڑہ کو گرفتار یا غرق کرنے کے بعد جاپانیوں کا یہ جنگی بیڑہ بندر ولاڈیوسٹاک کو جا کر روس کے ولاڈیوسٹاک والے بیڑہ کو غرق یا گرفتار کر لینے کی کوشش کریگا اسوقت جاپان کو سمندر میں روس پر پوری پوری برتری حاصل ہو جاویگی۔ اس لئے پورٹ آرتھر کا جلد فتح ہونا نہایت ضروری ہے اور اسی لئے جاپانیوں نے مکمل تیاری کرنے کے بعد پورٹ آرتھر کو فتح کرنے کے لئے آخری کارروائی شروع کر دی ہے۔

امیرالبحر نے زار روس کو یہ رپورٹ بھیجی کہ ۲۴ ماہ گذشتہ کو پورٹ آرتھر کے قریب جاپانی اور روسی جنگی جہازوں میں مڈبھیڑ ہوئی۔ اس خفیف لڑائی میں جاپانیوں کے ۳ جہازوں کو نقصان پہنچا منجملہ ان تینوں جہازوں کے ایک جاپانی جنگی کشتی تھی۔

پورٹ آرتھر کے قریب جاپانیوں نے وولف ہل پہاڑی پر قبضہ کر لیا۔ اور اب جاپانی فوج پورٹ آرتھر کے قلعہ سے ایک میل کے فاصلے پر پہنچ اور مورچے بنا کر مقیم ہو گئی ہے یہ پہاڑی پورٹ آرتھر میں جزیرہ نما ٹائیگرز ٹیل کے انتہا جنوب مغرب میں واقع ہے۔ اور پورٹ آرتھر کی اندرونی حفاظتوں میں شامل ہے۔ چند روز گذرے یہ خبر آئی تھی کہ جاپانی فوج نے نیشان الٹی کا قبضہ کر لیا ہے کہ یہ پورٹ آرتھر کی حفاظتوں میں ایک بہت فائدہ مند پوزیشن ہے یہ جگہ نقشوں میں ۲ میل پر ایک پہاڑی کے قریب گویا پورٹ آرتھر سے ۱/۲ میل شمال کی طرف دکھائی گئی ہے۔ لیکن ۱۹ ماہ جولائی گذشتہ کو لندن کے ایک نہایت معتبر اور مقتدر اخبار ٹائمز نے پورٹ آرتھر کا جو نیا نقشہ شائع کیا ہے اس نقشہ میں یہ جگہ پورٹ آرتھر کے عین شمال میں پرانے شہر پورٹ آرتھر کے مغرب میں اور نئے شہر پورٹ آرتھر کے شمال میں دکھلائی گئی ہے نئے شہر پورٹ آرتھر کو روسیوں نے حال ہی میں آباد کیا ہے یہ جگہ انٹزی شان اور اٹزی شان کے عظیم الشان قلعوں کے دائرہ میں واقع ہے۔ اور پورٹ آرتھر کے قریب پریڈ گراؤنڈ کے عین جنوب میں واقع ہے۔

اگر جاپانیوں نے حقیقت میں پورٹ آرتھر کی حفاظتوں کے اس حصے پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب وہ وولف ہل پہاڑی پر مقیم ہو گئے ہیں تو پورٹ آرتھر اب بہت جلد فتح ہو جائے گا۔

لیکن جب تک کہ جاپانی جنرل اس کی سرکاری طور سے کچھ رپورٹ نہ کرے یا اخباروں کے نامہ نگاروں کو پورٹ آرتھر کی خبریں بھیجنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اسوقت تک پورٹ آرتھر کے متعلق ہمکو کسی خبر پر بھی پورا پورا یقین نہیں آسکتا۔ سوائے اس بات کے کہ جاپانی ہمت اور شجاعت کے ساتھ پورٹ آرتھر پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ اور روسی فوج جس کی حالت پورٹ آرتھر میں نہایت نازک ہو رہی ہے بے جگری اور ثابت قدمی کے ساتھ جاپانیوں کے حملوں کی مدافعت کر رہی ہے۔ (اسول)

جاپانیوں کی ثابت قدمی: جنرل کوروپاٹکن نے زار روس کو اطلاع دی ہے۔ کہ جاپانی فوج پیش قدمی کرتی ہوئی ہائی چینگ کے

شمال میں ۲۰ میل تک پہنچ گئی ہے۔

ہونگ کانگ سے نامہ نگار روئٹر نے خبر دی ہے کہ جاپانی تارپیڈو کی جنگی کشتیوں میں ایک عظیم بحری فوج دریا لیاؤ کے چڑھاؤ کی طرف جا رہی ہے۔ دریا لیاؤ کی چڑھاؤ کی طرف ہلکی کشتیں سو میل تک جا سکتی ہیں۔ روسی فوج کے منہ کی طرف پسپا ہونے کو یہ بحری فوج روکیگی۔

لیاؤ ینگ سے ۵ ماہ حال کو خبر آئی کہ جاپانی فوج موکڈن کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور اغلب ہے کہ جاپانی موکڈن اور لیاؤ ٹنگ پر ایک ہی وقت حملہ کردیں۔ یقین ہے کہ موکڈن یا لیاؤ ٹنگ میں روسیوں اور جاپانیوں کی جو لڑائی ہوگی۔ وہ ایک قطعی فیصلہ کرنے والی لڑائی ہوگی۔

قبول اسلام ۹ جولائی کو مسمی سہدیو مہتر قوم گنگوتہ ساکن مکن پور تھانہ بھیرپور ضلع بھاگلپور مع اہلیہ اور دو لڑکوں کے مشرف باسلام ہوئے۔ جو ماشاءاللہ خوشحال ہیں اسلام کی خوبی ان کے دلوں میں نقش ہو گئی تھی جو بخوشی تمام جناب مولوی امیر احمد خاں صاحب مہتمم بہار کمپنی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ بعد اسکے از سر نو موافق شریعت محمدی کے احتیاطاً نکاح بھی پڑھا دیا گیا۔ اسلامی نام اور سابق نام حسب ذیل ہے۔

ہندو نام	اسلامی نام	ہندو نام	اسلامی نام
رموہر	جان محمد	شریب	ظہیر
جھنگو	قمرن	سماۃ سرشیاں	مریم

قصبہ بابائم میں مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی کے حسن بیان سے دو کس مسلمان ہوئے۔ کفری نام مسمات چھمنی بنت بھگن اسلامی نام آمنہ۔ دوسرا کندن جنکا اسلامی نام عبداللہ۔ (ابو الیاس)

بھاگلپور میں پچھلے جمعہ کو ایک بہت خوشحال ہندو معہ بیوی اور بچوں مشرف باسلام ہوا ہے۔

کابل سے خبر آئی ہے کہ امیر صاحب فوج کے واسطے کپڑہ خریدنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ان کو روس کا کپڑا پسند آیا ہے۔ روسی بوٹ بھی فوج کے واسطے خرید ہو گئے ہیں (کیا افغانستان اپنی ضرورتوں کو آپ ہی پورا نہیں کر سکتا؟)

قاہرہ میں ایک لیڈی نے جو انگریز ہے دین اسلام قبول کیا۔

مجرّب ادویات

عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ اعضائے رئیسہ و شریفہ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس کے سے قوی تر ہو جاتے ہیں۔ بڑھاپے کے ضعف۔ جسم کی کمزوری۔ تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی۔ تفریح دل۔ ضعف باہ۔ تحسین رنگ اور ہضم غذا کے واسطے نہایت فائدہ کرتا ہے مقوی اعصاب ہونے میں بھی اعلیٰ درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزا سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر پیر و جوان بچہ و زنان بے خطر فائدہ حاصل کر سکتا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل للعہ تین بوتل صہ

تقویت النساء حیض اور رحم کی ساری بیماریاں غشیاں سے بیخوابی۔ آمہاں حیض۔ اختناق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جن کے باعث علاوہ گوناگوں تکالیف برداشت کرنے کے بہت سی عزیز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں ہم بھی اس تیر بہدف دوا کی استعمال سے انشاءاللہ تعالیٰ تمام عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہو سکتی ہے آزمائش کر لیں بہت سے اصحاب نے اس کو مفید ثابت کر کے اپنی تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۲ اونس عہ ۴ اونس صہ

طلاء جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بداعتدالیوں کے سبب شادی کو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے ہیں۔ اس کے ہمراہ ہماری لائف پلز (حبوب حیات) کو استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۲ روپیہ

دافع بواسیر خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہو جاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانے کی حاجت نہیں رہتی تھوڑے عرصہ کی ہو تو صرف پڑیہ ورنہ دو یا تین پڑیاں کھانی چاہئیں قیمت فی پڑیہ ۸ دو پڑیہ عہ تین پڑیہ للعہ

بالوں میں لگانے کا خوشبودار تیل بجائے چنبیلی یا دیگر خوشبودار روغنوں کے اس تیل کا لگانا بدرجہا بہتر ہے دماغی بیماریوں مثل نزلہ ضعف دماغ ضعف بصر کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں فی بوتل عہ نصف بوتل ۸

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مہتمم کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی چوک

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

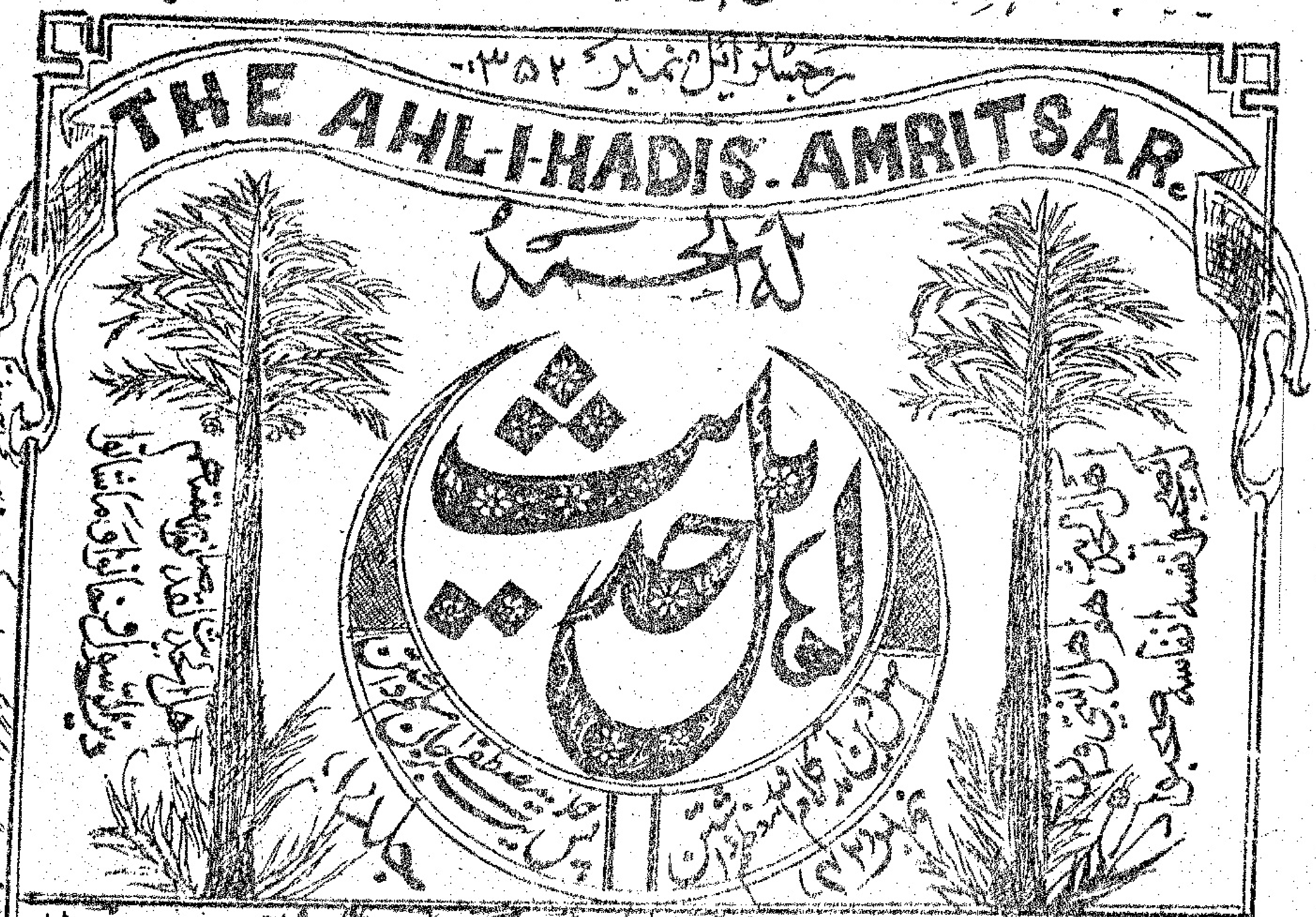

امرتسر مورخہ ۱۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۲۶ اگست سنہ ۱۹۰۴ع جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ..	۵
والیان ریاست سے	عہ
رئیسوں اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے .	۲؍

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

مرزا صاحب قادیانی پر بیجا اعتراض

مرزا جی نے کہیں لکھا ہے کہ سنہ ۱۸۹۳ء میں جبکہ ڈپٹی آتھم سے میرا مباحثہ تھا میری عمر ۶۴ سال کی تھی اب انہوں نے ایک بیان میں عدالت کے کمرے میں حلفیہ بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ سنہ ۱۹۰۴ء میں میری عمر ۶۵ سال کی ہے اس پر بعض اخباروں نے اعتراض کیا ہے کہ مرزا جی کا بیان غلط ہے کیونکہ سنہ ۱۸۹۳ء میں جب انکی عمر ۶۴ سال کی تھی تو سنہ ۱۹۰۴ء تک گیارہ سال ہوئے ۷۵ سال کی ہونی چاہئے تھی مگر یہ کیا غضب ہے کہ ابھی تک ۶۵ سال کی ہوئی گویا گیارہ سال میں مرزا جی صرف ایک سال بڑھے ہیں۔ مگر ہمارے خیال میں یہ اعتراض ٹھیک نہیں بلکہ معترض

* پیسہ اخبار

کی قلت تدبر اور اصل راز سے ناواقفی پر مبنی ہے۔ اصل راز یہ ہے کہ مرزا جی اللہ والے ہیں اُن کے جو کام ہیں خدائی قانون کے مطابق ہیں اسلئے اُن کی عمر بھی خدائی قانون کے مطابق ہوگی اور یہ تو سب مسلمان جانتے ہیں کہ خدا کے ہاں ایک دن سال بھر کے برابر ہوتا ہے اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ بس اس حساب سے یعنی ہماری معمولی ساعت کی لاکھہ ساٹھہ ہزار سال کے ختم ہونے پر مرزا جی کی عمر ایک سال ترقی کر سکتی ہے اس سے پہلے نہیں سنہ ۱۹۰۳ء میں ۶۴ سال قریب ختم ہونگے سنہ ۱۹۰۷ء میں پینسٹھواں سال شروع ہوا ہوگا۔ جو مرزا جی نے ۵۶ سال کی عمر لکھا دی تو کونسا جرم کیا اور کیا غلط کہا۔ ع

اے کہ آگاہ نۂ عالم درویشان را
تو چہ دانی کہ چہ سوداست سرِ ایشان را

مرزا جی کے الہام

ہر چند مرزا جی کی الہامی مشین کے پرزے ایک دراز عرصہ سے سخت بگڑے ہوئے ہیں اور جو الہام ہوتا ہے وہ اُلٹا ہی پڑتا ہے۔ لیکن حضرت ملہم بھی کچھ ایسے شرم مجسم ہیں کہ پھر بھی کوئی نہ کوئی الہام ٹہونس ہی دیتے ہیں۔ الحکم مطبوعہ ۱۷۔ ۲۴ر جولائی سنہ ۱۹۰۷ء میں چند نئے الہام شایع ہوئے ہیں۔ جو ۲۷ر و ۲۹ر جولائی کے مابین خاص گورداسپور میں مرزا جی کو القا ہوئے ہیں اور جنکی اشاعت اخبار مذکور میں بڑی اہمیت سے کسی نیک نتیجہ کے انتظار میں کی گئی ہے لیکن افسوس کہ یہ سب الہام مثل گذشتہ ژٹلیات کے مرزا جی کے حق میں نہیں ہوئے۔

الہامات حسب ذیل ہیں

۲۷ر جولائی سنہ ۱۹۰۷ء۔ ایک نظارہ دکھایا گیا کہ کوئی امر پیش کیا گیا ہو پھر الہام ہوا اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ لِلْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ۔ (یہ نظارہ غالباً وہی ہوگا جو فرد جرم سننے کے وقت مسیح کو اپنی عمر بھر میں پہلی دفعہ دیکھنا نصیب ہوا۔ ہائے یہ نظارہ واقعی منحوس نظارہ ہے جو ایک رئیس اعظم آف قادیان کی شان کے ہرگز شایان نہیں کہ وہ حکومت کی طرف سے ایک جرم کے الزام قائم ہونے پر عامیوں کی طرح جواب دینے کو کھڑا ہے اور عدالت اُسکا عذر سماعت نہیں کرتی۔)

(۲) ۲۹ر جولائی۔ مبارک۔ سو مبارک۔ آسمانی تائیدیں ہمارے ساتھ ہیں۔ (بیشک مبارک سو مبارک بلکہ ہزار مبارک اور آسمانی تائیدوں کی حقیقت کا اس سے بڑھکر کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ باوجود ہزار طرح کے حیلے بہانے کرنے کے بھی جرم سے برائت نصیب نہ ہوئی اور فرد جرم کا داغ لگ ہی گیا۔ ایسا مبارک دن دشمنوں کو بھی نصیب نہ ہو۔ مرزائیو عبرت)۔

(۳) ایک پچھلا الہام جو شایع ہونے سے رہا ہوا ہے۔ میں تجھے بھی ایک معجزہ دکھاؤنگا۔ (جی ہاں بہت بڑا معجزہ ہے۔ ہرکہ شک آرد کافر گردد)

مرزائی صاحبان سے باادب التماس ہے کہ سچے دل سے بتائیں کہ مرزا جی کی ملہمیت اب بھی قابل تسلیم ہے۔

(نامہ نگار از گورداسپور)

مباحثہ نگینہ میں آریوں کی مغلوبی

(مرقومہ شیخ احمد اللہ صاحب انبہروی)

صاحبان دانش و بینش سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ مخالفین اسلام شیران اسلام کے مقابلہ پر نہ کبھی غالب ہوئے ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں جملہ مذاہب مروجہ اہل اسلام کے نزدیک تار عنکبوت سے زیادہ کمزور ہیں مناظروں مباحثوں میں کوئی مخالف آجتک اسلام کے مقابلہ پر سرسبز و شاداب نہیں ہوا غیر ولایت کے مباحثوں کو نظر انداز کرکے صرف ہندوستان کے ان مباحثوں پر نظر ڈالیئے جو خاص آریوں کے گرو اور دیگر معزز پنڈتان آریہ سماج اور اہل اسلام کے مابین ہوئے ہیں۔ آریوں کو پنڈت دیانند نے جسوقت زندگی میں ہی جبکہ اسلام پر زہر اُگلنا بیہودہ بکنا شروع کیا تو وہاں کے علماء و فضلائے اسلام مباحثہ پر آمادہ ہوئے۔ پنڈت صاحب موصوف نے فرمایا ہم مولوی قاسم

سے مباحثہ کرینگے جسپر وہان کے اہل اسلام نے فاضل اجل عالم باعمل مولینا بالفضل اولنا مصداق بحدیث شریف علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم ومغفور کو اطلاع دی مولینا موصوف اطلاع پاتے ہی باوجود ناسازی مزاج کے شباشب راہ طے کرکے صبح صادق کو رڑکی مین داخل ہوگئے اور فوراً پنڈت صاحب کو مباحثہ کا چیلنج دیا پنڈت صاحب حیلہ حوالہ کرہی رہے تہے کہ مجسٹریٹ ضلع نے حکم صادر کیا کہ رڑکی مین مباحثہ نہو پہر تو کیا تہا پنڈت صاحب کو انکار کا موقع ملگیا اہل اسلام نے بہتیرا کہا کہ اگر مجسٹریٹ نے رڑکی مین مباحثہ کرنے کو منع کیا ہے تو عیدگاہ کے میدان مین کرلو۔ مگر وہان تاب مقابلہ کہان تہی حیلہ حوالہ سے مولانا صاحب کے ہاتہ دیکہے ہوئے تہے مولینا صاحب نے فرمایا کہ اگر مباحثہ نہین کرتے تو ہمارا وعظ ہی سن لو مگر وہان اس کی بہی تاب نہ تہی خفیہ خفیہ کسی طرف کا راستہ لیا۔ اور میرٹھ مین جا پہنچے مولینا صاحب مرحوم خبر پاتے ہی وہان بہی جا موجود ہوئے اور پنڈت جی کو کہلا بہیجا کہ رڑکی سے تو آپ بلا مباحثہ ہی غایب ہوگئے تہے اب یہان مباحثہ کر لیجیے مگر پنڈت جی وہان سے بہی حسب عادت قدیمہ حیلہ حوالہ کرتے ہوئے کافور ہوگئے۔ غرضکہ پنڈت صاحب بہاگے بہاگے پہرتے تہے اور مولینا صاحب برابر تعاقب کرتے تہے۔ پنڈت جی مولینا مرحوم کی صورت فرشتہ سیرت دیکہتے ہی کانپتے تہے مباحثہ کرنا کیا معنے کہین سامنے بہی نہ آئے مفصل کیفیت میلہ خدا شناسی و انتصار الاسلام مین دیکہو۔

پہر آریہ مذہب کے بڑے بہاری حامی آریہ مقتول کو دیکہیے کہ مولوی ابو رحمت حسن صاحب واعظ اسلام ماہر وید وشاستر میرٹہی کے مقابلہ سے کیسا حیران وسرگردان وپریشان پہرا کیا غرضکہ مولانا ابو رحمت صاحب عالم سنسکرت کی تحریر وتقریر تو ان کے واسطے شمشیر بران کا حکم رکہتی تہی مولینا صاحب نے آریہ مقتول کے وہ دہرّے اڑائے تہے جس سے ایک عالم اہل انصاف خوب واقف ہے مفصل کیفیت اکثر کتابون مین مذکور ہے پنڈت کرپا رام صاحب کو جیسی کچہ شکست مولینا حافظ ابو الفرح محمد عبد الحمید صاحب کے مقابلہ پر آگرہ ملی تہی اس سے کئی درجہ بڑہکر پنڈت سنت رام لعل ومراری لعل ووزیر چند کو آریہ مقتول کے دہرے اڑانے والے مولانا ابو رحمت حسن صاحب سے مختلف مقامات پر ملی جلیم سنت رام آریہ میری پیشین گوئی مندرجہ انوار الاسلام جلد ۴ نمبر ۱۲ کے مطابق طاعون کے شکار ہوئے۔ ماسٹر آتما رام و ڈاکٹر سنگت رام وغیرہ نے شوکت اسلام مولانا ابو الوفا محمد ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ پر امرتسر مین شکست پائی اور نیچا دیکہا ہے اسی طرح گذشتہ سال مین جب تحصیل دیوریا ضلع گورکہپور مین مباحثہ ہوا تہا آریون کی جانب سے پنڈت درشنانند صاحب مباحث مقرر ہوئے تہے اہل اسلام کی طرف سے وہی ترک اسلام سینہ سپر ہوئے تہے اسلامی ترک نے اپنی پر زور تحریر وتقریر سے پنڈت جی کی کایا پلٹ دی ناک مین دم کردیا پنڈت جی کو دعوے پر وہ وہ جرحین کین وہ وہ جوابات دیے جس سے پنڈت جی کے اوسان خطا ہوگئے مجبوراً مباحثہ کو اصول پر گرادیا مگر پہر بہی ہر طرح سے زکین ہی اٹہایا کیے چونکہ شروع ہی سے پنڈت جی کو ناکامی کا منہ دیکہنا نصیب ہوا اسلیے جب چہٹے روز ہر دو فریق کے پانچ پانچ پرچے ختم ہوگئے تو حسب شرط نمبر ۱۳ دوسرے مسئلہ پر بحث نہین شروع کی حالانکہ علمای اسلام نے یہانتک کہا تہا کہ اگر تحریری مباحثہ سے گہبراتے ہو تو آو تقریری کرلو مگر وہان تاب مقابلہ کہان تہی اسوقت کی حالت حاضرین جلسہ سے توپوشیدہ نہین تہی غیر حاضرین صاحبان کے واسطے روئیداد مباحثہ دیوریا موجود ہے۔ مگر آریہ اخبارون نے وہ دون کی لی تہی کہ اللہ کی شان یاد آتی تہی اور یہ شعر ذیل انہین کے حسب حال معلوم ہوتی تہی ؎

واہ صناع ازل تیری عجب قدرت ہے
کل کو ترشے ہوئے بت آج خدا بنتے ہین

اب جبکہ دہ جون سنہ رواں کو اہل نگینہ نے مباحثہ کی ٹہانی اور ہر دو فریق نے اپنے اپنے علماء کو دعوت مباحثہ دیکر بلایا آریون کی طرف سے پنڈت درشنانند ماسٹر آتما رام۔ لالہ لوگیندر پال لالہ وزیر چند پنڈت مراری لعل پنڈت بہوجدت بالوکرشن شنکر پنڈت بہگوان دین جہا وغیرہ جمع ہوئے۔ بجانب اہل اسلام مولینا مولوی محمود حسن صاحب مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند مولینا حافظ احمد صاحب مہتمم مدرسہ دیوبند

مولینا مولوی احمد حسن صاحب مدرس مدرسہ امروہہ مولانا مولوی محمد عزیز صاحب مدرس مدرسہ مراد آباد مولینا حاجی رحمت علی صاحب مدرس مدرسہ عربیہ میرٹھ مولینا ابو الوفا محمد ثناء اللہ صاحب ترک اسلام مولینا ابو رحمت حسن صاحب واعظ اسلام میرٹھی مولینا حافظ ابو الفرح محمد عبد الحمید صاحب پانی پتی وغیرہ تشریف لائے تہے علمائے اسلام لانبے لانبے جبّے زیب تن کئے ہوئے بشکل نورانی جلسہ مین فروکش تہے اور پنڈتان آریہ سماج وہی بیچہا کٹا کوٹ یا ننگے بدن صرف دہوتی باندہے ہوئے داڑہی منڈے بعضون کی مونچہین ہی غایب۔ سب اس شعر کے مصداق۔ ع

ریش کا منہ پہ نہین نام و نشان
پہر نابالغ کہون یا ابو الجہان

جلسے مین بیٹھے تہے۔ آریہ صاحبان علمائے اسلام کی نورانی شکلون فرشتہ سیرتون کو دیکہکر پریشان ہوئے۔ پنڈت کرپا رام صاحب فوراً سمجہ گئے کہ ان نورانی چہرون فرشتہ سیرتون سے بازی لینا غیر ممکن ہے اگر مین مقابل ہوا تو شکست مین خجالت نصیب ہوگی۔ فوراً ماسٹر آتما رام امرتسری کو اپنے سے تیز سمجہکر مباحثہ کو کہڑا کر دیا مگر اہل اسلام نے باوجود موجود ہونے بڑے بڑے علماء کے بہی مرد میدان ترک اسلام مولانا ابو الوفا محمد ثناء اللہ صاحب کو ایستادہ کر دیا جنہون نے کئی ایک مقام پر سرآوردگان آریہ سماج کو فاش شکستین دی ہین۔

پہر تو کیا تہا خوب دو دنون مین زور آزمائی ہوئی مگر جیسا کہ ترک اسلام نے پہلے کئی ایک مواقع پر پنڈتان آریہ سماج کو شکستین دی تہین اُسی طرح یہان بہی غلبہ حاصل کیا اور مد مقابل کو اپنی پُرزور تقریر سے فاش شکست دی جس سے تمام حاضرین جو ہزارون کی تعداد مین تہے واقف ہین۔ اُمید کہ اب آریہ سماج اہل اسلام سے مباحثہ کرنیکا نام نہین لینگے۔ جیسا کہ اخبار ستیہ دہرم پرچارک ہردوار مورخہ ۲۷ جون سنہ ۱۹۰۷ء سے ظاہر ہوتا ہے مگر چونکہ جہوٹ بولنا جہوٹ کی اشاعت کرنا آریون کی قدیمانہ عادت ہے اسلئے ایسی فاش شکست کہاتے ہوئے بہی وہ اپنی عادت سے باز نہین آتے مباحثہ دیوریا کے مانند یہان بہی اخبار آریہ مراد آباد۔ ستکاری امرتسر۔ آریہ مسافر ہردوار اخبار مباحثہ بدایون نے خوب بے پر کی اڑائی گویا کذابون کے بہی کان کترتے ہین اور مخلوق خدا کے ورغلانے مین کسی طرح ابو الجہان سے کم کوشش نہین کی ہے اسلئے ارباب انشاء و بینش کی خدمت بابرکت مین یہ خادم اسلام بصد عجز التماس کرتا ہے کہ عاجز از ابتدا تا انتہا مباحثہ نگینہ مین شامل رہا اور کل کیفیت کا نقشہ میری آنکہون کے سامنے ہو بہو گہوم رہا ہے اور یہ واقعہ بصد زور و شور مجہسے کہہ رہا ہے کہ پہلے مجہکو صفحہ قرطاس پر جگہ دیکر آریونکے دروغ کو طشت از بام کرو گو کہ روئداد مباحثہ نگینہ عنقریب شایع ہوگی لیکن مین مختصر طور پر آپ صاحبان کے روبرو پیش کرتا ہون اور جملہ اخبارات آریہ سماج کا دروغ طشت از بام کرتا ہوا اُمید کرتا ہون کہ آپ غور سے دیکہینگے اور ماسٹر آتما رام جی کو مخاطب کرکے اسطرح خامہ فرسائی شروع کرتا ہون کہ کیا آپ واقعات ذیل بالکل بہول گئے جو اسطرح بے پر کی اڑا رہے ہین۔

اوّل۔ جس وقت ترک بہادر ترک اسلام کی دہوان دہار تقریر دلپذیر اور حجتون سے بیتاب ہوکر آپ اپنے دعوی قدامت وید سے اسطرح دست بردار ہوگئے تہے کہ غیر مسلمہ شرائط کو چہوڑ دیجئے اور مسلمہ شرائط پر بحث شروع کیجئے جیسا کہ آپکے محرر بابو کرپا شنکر آریہ آگرہ نواسی نے یہ چالاکی کی تہی کہ آپکی کمزوری محسوس کرکے آپکی تقریر سے ان الفاظ کو قلمی اُڑا دیا تہا مگر شیران اسلام کے آڑے ہاتہون لینے پر آپنے دبی زبان سے اقرار کیا تہا کہ ہان مینے ایسا کہا تہا کہ غیر مسلمہ شرائط کو نظر انداز کر دیجئے۔ فرمائیے کیا ان الفاظ سے ناظرین یہ نتیجہ نہین نکالینگے ضرور نکالینگے کہ آپ اپنے دعوی قدامت وید کے ثابت کرنے سے سخت عاجز ہوگئے تہے۔

دوم۔ جب ترک اسلام نے آپکی درخواست کے بموجب (مسلمہ کسوٹی الہام خاص متقی بندے پر ہونا چاہئے) انکے مطابق ملہمان وید کا استحقاق معلوم کرنے کے واسطے ملہمان وید کی سوانح عمری طلب کی تہی تو کیا آپ نے بیان فرمائی تہی یا کوئی معقول جواب دیا تہا سوائے اسکے کہ فضول باتون مین قیمتی وقت کو ضایع کر دیا تہا۔

سوم۔ جب مہاں وید کی سو اشہری تبلانے سے ہی آپ عاجز ہوئے تو ترک اسلام نے دوسری شرط مسلمہ "الہام قانون قدرت کے خلاف نہو" کے بموجب آپ کا پاک وید و پوتر مسئلہ نیوگ پیش کرکے فرمایا تہا کہ نیوگ سے پیداشدہ بچہ جائز وارث کیونکر ہوسکتا ہے اسکی کیا فلاسفی ہے فرمایئے آپنے اسکا کیا جواب دیا تہا بجز اسکے کہ نیوگ کی قلعی کہلتے رہے اور ہزارہا آدمیون کو ہنساتے رہے۔

چہارم۔ کیا وہ یوم آپ کے خیال سے قلعی اتر گیا جس روز کہ آپکے محرر نے آپ کی کمزوری کو محسوس کرکے آپ کی تقریر کو بالکل بدلدیا تہا اور بہری محفل مین شیران اسلام کے کہنے سے اقرار بہی کیا تہا جسکے ہندو مسلمان عیسائی سب گواہ ہین۔

پنجم۔ پنڈت کرپارام عین ایام جلسہ مین کیون چلدیئے تہے۔ اسی واسطے کہ آپ ترک اسلام کی حملونکو دور نہین کرسکتے تہے۔ وہ آپ کو سمجہاتے تہے آپ ناکمل ہونے کی وجہ سے اُن کی ایک نہ مانتے تہے جو کچہہ خود بتاتا تہا کہتے تہے وہ ناراض ہوکر فرار ہوگئے۔

ششم۔ آریہ مسافر کے اڈیٹر لالہ وزیرچند کا چلا جانا بہی یہی ظاہر کرتا ہے کہ آپ کی تقریر ترک اسلام کے مقابلہ مین بہت ہی کمزور تہی۔

ہفتم۔ لوگندیال کرسی چہوڑ چہوڑ کر کیون بہاگتا تہا صرف یہی وجہ ہے کہ آپ کی تقریر بالکل کمزور ہوتی تہی نیز تم خود کچہہ آپ کو سمجہاتا تہا آپ اسکی تقریر کو بوجہ درجہ انسانیت سے گری ہوئی ہونے کے تسلیم نہ کرتے تہے وہ ناراض ہوہو جلسہ سے فرار ہوتا تہا اور بصد مشکل رکتا تہا آپ خود ہی سخت پریشان ہورہے تہے مقابلہ سے ہٹنے کو کسرشان سمجہتے تہے اگر ہٹ جاتے تو بجائے آپ کے کوئی اور منہ کی کہاتا۔ ترک اسلام ہروقت آستینین چڑہائے ہوئے اسطرح للکارتا تہا۔ ؎

ہم بہی ہین سینہ سپر قاتل لگا ہو سو ہو
آج دیکہین ہاتہہ تیرے ابروے خمدار کا

ہشتم۔ وہ دن بہی مت فراموش کیجئے جبدن کہ آریہ صاحبان نگینہ نے صاف طور پر مباحثہ سے انکار کردیا تہا کیون صرف آپکی کمزوری محسوس کرکے آپ ترک اسلام کے حملونکو روک نہین سکتے تہے آریہ سماج کی سخت ناموسی تہی جبکہ اہل اسلام کے پریسیڈنٹ جناب مولوی حافظ احمد صاحب نے بلند آواز سے فرمایا تہا کہ اگر آریہ صاحبان کو مباحثہ جاری رکہنے سے انکار ہے تو لکہدین کہ ہم اہل اسلام کے مقابلہ سے ہار گئے اور ساتہہ ہی یہ بہی کہدیا تہا کہ یہ بہی ثبوت ہے آریون کی ہار کا اسوقت آریونکا یہ حال تہا کہ کاٹو تو بدن مین خون نہین۔ سب کے چہرون پہ مایوسی کی حالت طاری تہی دراصل وہ بہی قابل دید تہا جسقدر آریون کو تشویش اور مایوسی تہی اُس سے کہین زیادہ اہل اسلام کو خوشی اور مسرت تہی مجبورًا آپ کے پریسیڈنٹ پنڈت بہگوان دین صاحب نے کہا کہ اگر آریہ لوگ مباحثہ سے انکار کرتے ہین تو ہم خود مناظرہ کرینگے اُسوقت صرف پنڈت مراری لعل سکنہ [illegible] نے اُنکا ساتہہ دیا آپ اور دیگر فضلائے آریہ سماج خاموشی کے ساتہہ اُس سین کو دیکہہ رہے تہے پنڈت بہگوان دین صاحب کا یہ فقرہ "ہم خود مناظرہ کرینگے" ظاہر کرتا ہے کہ دراصل آریہ صاحبان نگینہ کو مباحثہ سے انکار نہین ہے بلکہ آپ کو۔ خیر جب بصد مشکل آریہ صاحبان راضی ہوئے تو صرف ایک دن مباحثہ کرکے بند ہی کردیا حالانکہ مولوی ابو رحمت حسن صاحب واعظ نے ڈنکے کی چوٹ بہری مجلس مین بلند آواز سے یہ فرمایا تہا کہ ہم آپ جم کر مباحثہ کرینگے جبتک ایک فریق مباحثہ سے بہاگ نہ جائے یا ہار نہ مان لے مباحثہ بند نہ ہو۔ کیا آپ نے یا کسی دوسرے ودوان آریہ نے آمادگی ظاہر کی تہی یا کوئی جوابدیا تہا ہرگز نہین۔

نہم۔ وہ دن بہی یاد کرلیجئے جبدن کہ آپ نے ترک بہادر کے حملون سے پریشان ہوکر تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق بنتے ہوئے لال پیلا چہرہ کرکے غضبیت کی حالت بنا اشتعال انگیز تقریر کی تہی جسکو آپ کا محرر بالکل نہین تحریر کرسکا تہا اُس تقریر کا ماحصل اعتراضات کے سوا اور کچہہ نہین تہا اُس پر ترک اسلام نے کیسے صاف و شستہ مدلل فی البدیہی تقریر کی تہی جس سے سارا جلسہ متاثر ہوا تہا۔

دہم۔ آپ کی کمزوری ہی کی وجہ سے آخری دن بہی آریہ لوگ آپکو تانگے ہی مین بٹہاکر قیامگاہ کو لائے تہے اور اہل اسلام اپنے ترک بہادر کو ہاتہی کی سواری پر فتح کے نعرہ ہائے بلند [illegible]

[illegible]

ہوئی بعزت تمام قیامگاہ کو لائے تھے۔

یازدہم۔ آپ کی کمزوری کو محسوس کر کے گیارہ ہندو آریہ آج مسلمان ہو چکے

دوازدہم۔ آپکی کمزوری کو محسوس کر کے محمد عمر پہلے آریہ تھا اسلام میں واپس آ گیا۔ جسپر ہمارے مہربان لالہ وزیر چند ایڈیٹر آریہ مسافر نے بہت ہی پیچ و تاب کھا کر یہ فقرہ لکھا ہے "ہم اپنے محمدی بھائیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر وہ اپنے دعوی میں سچے ہیں تو ہمارے مقابلہ میں آکر اسکو پایہ ثبوت کو پہونچاویں" (آریہ مسافر ماہ جولائی ۱۹۱۶ء) حالانکہ خود اخبار ہند کلکتہ میں بھی ان صاحب کا مشرف باسلام ہونا تسلیم کیا ہے اخبار مذکور ۱۵ جولائی پھر نہ معلوم آریہ مسافر کا ایڈیٹر کیوں ایسا بدحواس ہوا جاتا ہے کیوں جامے سے نکلا پڑتا ہے ہمیں اس سے بحث نہیں کہ آریہ صاحبان نے انکو کس نام سے یاد کیا ہے آریہ مسافر کا ایڈیٹر دیدہ و دانستہ انہوں خاک جھونک کا تعلق نہ سے۔ اسی کو اڑانا چاہتا ہے محمد عمر بیگ آئے کہ غیرت پوری جو طلائے اسلام کی زبردست تقریر و تحریر پڑھکر اسلام میں واپس آیا تھا اسکا ذکر مولوی ابو رحمت حسن صاحب نے جلسہ میں بھی کیا تھا۔ جسپر پنڈت مراری لعل صاحب نے کہا تھا کہ اگر مسلمان ہو گیا تو ہمارا اس سے وہ کیا مچا ہے یہ تو ہوا ہی کرتا ہے اگر پنڈت مراری لعل جیسا میں کچھ دہرم کی بو ہے تو اب بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہاں میں نے ایسا کہا تھا۔ سو اس جھوٹ کے ایک یہی جھوٹ آپ لوگوں کا ہے کہ نگینہ میں دو تین چار مسلمان ہو گئے دوسرے کہ چار یا پانچ درخواستیں شدھی کی آئی ہیں مگر بوجہ کاروبار کے شدہ کرنے کی فرصت نہیں۔ اول تو یہ نہیں ظاہر کیا کہ وہ درخواستیں ہندوؤں کی ہیں یا مسلمانوں کی یا عیسائیوں کی دوم اگر مسلمانوں کی ہیں تو کمال تعجب ہے کہ ابھی تک اُن کو شدہ نہیں کیا۔ کیونکہ جوالہ میں جو ایک جولاہا اُن کے پھندے میں پھنس گیا تھا تب تو بہت ہی ہاہو میں پھیلا رہے تھے مگر اب جبکہ چار یا پانچ آدمی شدہ ہونے کی درخواست کرتے ہیں تو آپ لوگ ابھی تک شدہ نہ کر سکے۔

اے آریہ صاحبان ایسے سفید جھوٹوں کو بالائے طاق رکھئے راستی سے رشتہ الفت جوڑ لیجئے اور غور سے سنئے کہ معمولی سے معمولی لیاقت کا مسلمان بشرطیکہ اسکو کسی قسم کا لالچ نہ ہو عقل سے خالی نہ ہو اسلام کی گود میں پلا ہو اسلام سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہو قطعی طور پر کامل وثوق سے ڈنکے کی چوٹ پر کہہ سکتے ہیں کہ نہ کبھی آریہ ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ بعض آریہ کہتے ہیں کہ دیکھو منشی عبد الغفور صاحب جیسے آریہ ہو گئے۔ وہ بھی غور سے سن لیں کہ عبد الغفور نے اسلام کی گود میں پایا نہ اسلام سے کچھ واقفیت رکھتا ہے نہ عقل سے سروکار رکھتا ہے اسلئے کہ قوم کا جولاہا ہے لالچ نے مار لیا ہے۔ مثل مشہور ہے "جولاہے کی عقل گدی میں" اسکے ثبوت میں سینکڑوں لطیفے موجود ہیں چند یہیں بھی نقل کرتا ہوں۔ غور سے دیکھئے۔

لطیفہ اول۔ چند جولاہے برات بیاہنے چلے راستہ میں شب نے جلوہ دکھلایا اور صبح صادق کو منزل مقصود پر پہونچنا جو وہاں سے بیس کوس اور براتی بھی بیس ہی تھے سب یہ صلاح کر کے رہے کہ بیس کوس جانا ہے اور ہم بیس ہی آدمی ہیں رات بھر آرام سے سوئیں صبح اٹھ کر چلدینگے صبح صادق کو منزل پر پہونچ جاینگے صرف ایک ایک کوس حصہ میں پڑیگا (دیکھا وقت مقررہ پر پہونچ گئے ہونگے ہرگز نہیں)۔

لطیفہ دوم۔ کسی بادشاہ کے وقت میں ایک جماعت جولاہوں کی نماز ادا کر رہی تھی دریا کے کنارہ پر اتنے میں دریا میں کچھ شور ہوا ایک عقلمند بول اٹھے "در دریا گربہ بیعت" ایک عجیب بنے "ماہی باشد یا خرگوش" تیسرے مفتی بنے "در نماز بولیدن خوب نیست" امام صاحب کمال عقلمندی سے اس طرح گویا ہوئے "شکر خدا من نہ بولیدم" سچ ہے اگر ایسے نہ ہوتے تو کیوں سٹ کی سٹ تار کے پھیر میں پڑتے اور کیوں نلی ٹھنک کہلا کر آریہ بنتے۔

لطیفہ سوم۔ ایک جولاہے کا اونٹ کھو گیا وہ شکر کرنے لگا لوگوں نے شکر کا سبب پوچھا جواب دیا اسپر میں سوار نہ تھا ورنہ میں بھی کھو جاتا۔ (خوب کیوں نہ ہو بڑے عقلمند ہو)

لطیفہ چہارم۔ ایک جولاہے سردار کے دربار میں ایک شخص نے فریاد کی کہ اس ظالم نے میری عورت کے پیٹ میں لات ماری حمل ساقط ہو گیا۔ سردار نے بہت سوچ وچار کر کے یہ سزا دی ظالم کو کہ اسکی عورت کو لیجاؤ اور جیسی تھی ویسی کر کے دیجاؤ۔

[illegible]

دنیا لیا عبدالغفور کی مانند بی اے بنکر سردار بنے ہونگے -

لطیفہ پنجم - تین جلاہے دریا کے کنارے سیر کررہے تھے ایک سائل بنے کہ جب دریا مین آگ لگتی ہوگی تو مچھلیان کہان جاتی ہونگی دوسرے نے جواب دیا کہ کنارہ پر جو درخت ہین اُنپر چڑھ جاتی ہونگی تیسرے بولے کیا مچھلیان گائے بیل ہین جو درختون پر چڑھ جاینگی (واہ رے جلاہو اصل بات کسی کو نہ سوجھی)

حضرات انہین پانچ لطیفون پر اکتفا کرتا ہون اپنے آریہ دوستون سے عرض کرتا ہون کہ آپنے جلاہون کے لطائف سن لیئے۔ اب آپ لوگون کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ یہ لوگ کس عقل کے ہوتے ہین انہی مین سے ایک عبدالغفور ہین جو آریہ بنے ہین اگر کوئی آریہ کہے کہ وہ تو بی اے ہین انکا شمار معمولی جلاہون مین کیونکر ہوسکتا ہے تو غور سے سن لین کہ بی اے ہونے سے عقل کو کچھ مطلب نہین وہ تو بہلا جلاہا ہے ہم بی اے ہوکر کیا عقل حاصل کرینگے ہین آپ کو ایک بی اے پنڈت کا لطیفہ سناؤن جس پر آریہ بھی ہنستے ہین یہ لطیفہ آریہ سماچار میرٹھ بابت ماہ جون سنہ ۱۹۰۳ء مین مرقوم ہے مع اڈیٹر کی رائے کے نقل کرتا ہون (اجودھیا مین ایک بی اے صاحب نے اپنی استری کو دان کردیا جیسا کہ اُنکے پتا نے اُن کی ماتا کو کیا تھا - استری خوبصورت تھی جب اسکی قیمت حسب دستور خاندان ایک ہزار روپیہ دیکر واپس لینا چاہا تو پنڈت جی نے دینے سے انکار کیا یہانتک کہ دس ہزار روپیہ تک قبول نہین کیا آخر ڈپٹی کمشنر تک معاملہ پہنچا جنہون نے بی اے صاحب کی عقل و دانش پر ترس کہا کر بڑی مشکل سے وہ استری اُنکو ایک ہزار روپیہ مین دلائی (اڈیٹر آریہ سماچار فرماتے ہین) ہائے جہان استریون کی یہ دردشا ہو وہان ملک و قوم کی بہتری و بہبودی کا کہان پتہ جہان کے بی - اے ایم اے - (جو سائنس اور منطق وغیرہ جانے ہوئے ہین -) ایسی بیہودہ حرکت کرین تو بیچارہ اورون سے کیا توقع ہوسکتی ہے - راقم بہت بیشک آپ کا افسوس بجا ہے - آریو بی اے صاحب کی عقل کا کرشمہ دیکھیے بابو پنڈت لالہ وغیرہ بی اے کی ڈگری حاصل کرکے عقل سے خالی رہے تو بہلا عبدالغفور جلاہا بی اے کی ڈگری لیکر کیسے عقلمند ہوسکتا ہے -

پس ان لطائف سے جلاہے اور بی اے دونون کی عقل و دانش معلوم ہوگئی لہذا ہمارا دعوے بہت صحیح ہے کہ مسلمان اگر کوئی آریہ ہوگا تو وہ بھی ہوگا جو اسلامی عقائد سے قطعی جاہل ہوگا۔ یا کوئی جلاہا نیوگ کا دلدادہ ہوگا پڑہا لکہا عاقل بالغ عالم فاضل مسلمان تا قیامت آریہ نہ بنیگا انشاء اللہ العزیز آریہ فاضلون کو مناسب ہے کہ دروغگوئیون سے باز آئین خلق خدا کو صراط مستقیم سے نہ ڈگائین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائین - آتش پرستی نیوگ پرستی تثلیث پرستی وغیرہ کو چھوڑین خدا کے نیک بندون سے رشتہ جوڑین خوف خدا کے دل مین جگہ دین نگینہ کی شکست فاش کو یاد کرین - اہل اسلام سے مقابلہ نہ کرین بلکہ مسلمانون مین آملین - آمین فقط -

مرا دہ نصیحت بود و گفتیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

اسلام اور کفر کی تبلیغ کا مقابلہ

سلسلہ نمبر ۳۸ جلد ۱

ہندؤن مین متعدد فرقے ہین اور کم و بیش ہر فرقہ اپنی تبلیغ مذہب مین سرگرم ہے صرف برہمو سماج کے ۹۰ مندر ۴ کالج ۲۲۹ سبہا مین ۴۳ اسکول ۳ بورڈنگ ہوس ایک شفاخانہ ۳۰ واعظ قابل ذکر ہین جنکی اہم کوششین سالانہ بہت کچھ کامیابی حاصل کرتی ہین ہندؤن کے سب فرقون مین آریہ ضرورت سے زیادہ پرجوش ہے جو ایک گروہ دیانندی خیالات کا مقلد ہے اُس کے بانی پنڈت دیانند جی کا ظہور چند سال پیشتر ہوا اُس نے ہندؤن مین گویا ایک جوشیلی روح پہونکدی - ان لوگون کو سب مذاہب خصوصاً اہل اسلام سے زیادہ خصومت ہے اس فرقے نے اُمید سے زیادہ ترقی حاصل کی اگرچہ پنجاب مین اس گروہ کے لوگ زیادہ ہین لیکن قریب قریب ہندوستان کے ہر ضلع مین انکی سبہا مین قایم ہوگئی ہین یا ہوتی جاتی ہین اخبارات سے

جہانتک معلوم ہوتا ہے اُن کے کالج اسکول بورڈنگ یتیم خانے مستقل طور پر نہایت خوش انتظامی کیساتھ چل رہے ہین۔ اس گروہ کے ہر متنفس کو دوسرون کو اپنا ہمخیال بنانے کی ہمیشہ فکر رہتی ہے۔

متعدد اخبار میگزین توسیع مذہب کی غرض سے شایع ہوتے ہین اسلام پر بیجا ناجائز حملے کرتے ہین اس کی کیفیت آریہ مسافر وغیرہ اخبارات اور ستیارتھ پرکاش و تصانیف آریہ مسافر سے ظاہر ہے۔

یہ حملے اگرچہ نہایت کمزور رہی لیکن اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دو چار کم علم مسلمان جو اپنے مذہبی علوم و فلاسفی سے ناواقف تھے کسی وجہ سے اُن کو دام مین آگئے اور ہمارے معزز علماء مسجد کے حجرہ مین مسلمانون پر کفر کا فتوے ہی لکھتے رہے۔ خانہ جنگیون سے اُنکو فرصت نہ ملی کہ آریون کو کلہ بکلہ جواب دیتے۔

ابتدا ۲۲ جون ۱۸۱۳ء کو ولبرفورس Wilberforce صاحب ممبر پارلیمنٹ کی سرتوڑ کوشش سے جب ہوس آف کامنز (دیوان عام) مین اس مضمون کا ایک بل پاس ہوا کہ اہل ہند کے عیسائی بنانے کو پادری اگر ہندوستان جانا چاہین تو اُن کو اجازت ہی اس حکم کے ساتھ ہی کسقدر تعداد عیسائیون کی ہندوستان مین ڈٹ گئی اور اُنہون نے ہندیون کو عیسائی بنانا کیا فکرین کین اسکی نہایت مختصر کیفیت مین گذشتہ نمبر مین لکھ چکا ہون جب ان تدبیرون سے مسلمانون کے گروہ کے گروہ عیسائی ہونے لگے اور بعض اہل علم مثل پادری عماد الدین وغیرہ نے بھی عیسائی مذہب کو اختیار کرلیا۔ اور ان نو عیسائیون کا گروہ پُرانے عیسائیون سے بھی پُرجوش ثابت ہُوا۔ اُس نے اسلام کی مخالفت مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا اسلام پر بیجا اعتراضات۔ بانی اسلام کی توہین کلام الٰہی کی تحقیر علانیہ شروع اور کتابین و اخبارات اسی غرض سے شایع کیے۔ عام مسلمانون پر یہ نہایت مصیبت کا وقت تھا مگر خدا کا شکر ہے کہ بہت جلد بعض علماے اسلام خواب غفلت سے چونکے اور ضرورت محسوس کرکے چند علماء اس طرف جھک پڑے۔ عیسائیون سے دو بدو تحریری و تقریری مناظرہ کرنے کو مستعد ہوگئے چنانچہ بکثرت مسلمانون اور عیسائیون کے مناظرے ہوئے جنمین پادری فنڈر اور امام المناظرین مولانا رحمت اللہ و پادری فنڈر و ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب و پادری عماد الدین و مولوی رکن الدین و پادری الطاف مسیح و مولوی محمد سلیم و پادری نولس و مولوی محمد قاسم و پادری فنڈر و چودہری مولا بخش کے مناظرے قابل دید ہین ان خدا کے مقبول بندون نے عیسائی جماعت کا یہانتک پیچھا کیا کہ اسلام کے خلاف ہر کتاب کے پریس سے نکلتے ہی تین تین چار چار جواب شایع کر دیتے تھے مثلاً پادری فنڈر کی مشہور کتاب میزان الحق کے تین جواب شایع ہوئے اور پادری عماد الدین کی ہدایت المسلمین کے چار اور نغمہ طنبوری کے چار حل الاشکال کے دو۔ اعجاز القرآن کے دو تفتیش الاسلام کے تین۔ مفتاح الاسرار کے دو تحقیق الایمان کے تین۔ شریف نسبتین کے تین۔ نیاز نامہ کے تین امہات المومنین کے چار۔ علیٰ ہذالقیاس عیسائیون کی کوئی کتاب ایسی نہین جس کے متعدد جواب مسلمانون نے نہ دیے ہون ۱۷۱ کتابین اس قسم کی آجتک میری نظر سے گذر چکی ہین اور اکثر موجود ہین صرف مناظرہ یا تصنیف کتب ہی پر اس قلیل جماعت نے صبر نہین کیا بلکہ جب عیسائیون نے کتابون اور رسالون کی علاوہ اخبارون مین بھی اعتراضات کرنا شروع کیے تو اسکے دفعیہ کیواسطے مسلمانون کی طرف سے بھی اخبارات جاری ہوگئے منجملہ اُن کے ایک مشہور اخبار منشور محمدی ہے جو ۱۸۶۹ء مین اسی غرض سے جاری ہوتا اس کے پر زور تحریر سے کتنے عیسائی اخبار لاجواب ہوکر بند ہوگئے اور کتنے گمشدہ راہ راست پر آگئے اسلامی انجمنین بھی عیسائی مشن کے مقابلہ پر جابجا قائم ہوگئین۔ ان تمام کوششون کا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائی لاجواب ہوکر ہمیشہ کیلیے خاموش ہوگئے اور مسلمانون کا عیسائی ہونا قطعاً بند ہوگیا بلکہ اکثر مسلمانون کو عیسائیون سے واپس لے لیا مثلاً سنہ ۱۹۰۵ء مین ۹۳ عیسائی اور ۳۲۲ ہندو مشرف باسلام ہوئے۔ باسوا اسکے ایک بہت بڑی جماعت آبائی عیسائیون کی لورپول و امریکہ مین مسلمان ہوگئے ان نو مسلم یوروپینون کی پرجوش کوشش سے پادریون کی اور بھی کمر ہمت ٹوٹ گئی۔

میرے خیال مین اگر ہماری علماء کی یہ قلیل اور بے سروسامان

جماعت اس مستعدی کیساتھ عیسائیون کے مقابلہ مین کہڑی ہوتی تو اتنک ہزارہا خدائے وحدہٗ لاشریک کے بندے دام تثلیث مین پہنسے ہوتے۔

اسی طرح مین یقین کرتا ہون کہ اگر ہمارے مقدس علماء آریون کو جواب دینے سے پہلوتہی کرینگے تو چند روز مین بہت سے جاہل مسلمان نیوگ کی بہینٹ چڑہ جائینگے۔

الحمد للہ کہ بعض دور اندیش علماء کو یہ خیال پیدا ہو چلا ہے اور اُنہون نے دوچار قابل قدر مناظرے بہی کئے ہین چند کتابین بہی اُنکے جواب مین شایع کی ہین جنہین آریون کی تمام اعتراضات کے دندان شکن تحقیقی نیز الزامی جوابات ہین چند اخبار بہی اسی غرض سے شایع ہونے لگے ہین۔

مگر نہایت افسوس ہے کہ بجائے ہمدردی و اعانت سے حوصلہ افزائی کرنے کے بعض علماء و اڈیٹران اخبار نے نیک نیتی سے مخالفت کر کے اُنکی تمام کوششون پر پانی پہیر دیا اور اُنکے علمی مباحثون کو تو تو مین مین کہہ کر باز رکہنا چاہا اور اُس مخالفت و دلشکنی کی وجہ صرف مساوات فی العلم ظاہر کی گئی یعنے ہم بہت بڑے عالم و فاضل و حکیم و فلاسفر ہین آریہ جاہل بے وقوف ہین۔ میرے خیال مین بقول آریہ مسافر اس دلیل مین عجز کی بو ہے۔

دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد
دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد

لُطف یہ کہ دنیاوی مباحث اور فروعی جہگڑون مین ہمارے صلاح کارون کی یہ حالت ہے کہ اخبار کے اخبار سیاہ کر ڈالتے ہین ابہی اُردو ہندی کے جہگڑون مین اُنہین سند ؤنکو مقابلہ مین ایک ایک اخبار نویس نے اکیس اکیس مضمون لکھ کر اُردو کی حمایت کی ہے۔ علیگڈہ کالج کے عہدۂ ٹرسٹی کی بحث مین کالم کے کالم بہر دیئے جاتے ہین۔ خبرون کی تصدیق و تکذیب یا دوسرے اخبار کے اعتراض کا جواب متعدد پرچون مین دیا جاتا ہے۔ بجاؤ بندہ الفاظ پر اعتراض کرنے والے کے جواب کے واسطے اور متعدد اخبارون سے استدعا کی جاتی ہے۔ ہمارے مقدس علماء تقلید شخصی و قرأت خلف الامام و آمین بالجہر و رفع الیدین حتٰی کہ محفل مولود مروجہ و عرس وغیرہم کی بحث مین ضخیم ضخیم کتابین لکہہ ڈالتے ہین اپنی اخبارون مین دل کہول کر اسپر بحث کرتے ہین مخالفین کو نہایت سختی و درشت الفاظ مین جواب دیتے ہین کتنے مناظرے ان فروعی مسائل پر ہو چکے کتنے مقدمے دائر ہو کر پریوی کونسل تک پہونچے کتنے کفر کے فتوے تیار ہو گئے بالآخر مسلمانون کے ایک گروہ نے اپنی فروعی مسائل کی بنیاد پر دوسرے گروہ کو خارج از اسلام سمجہکر جانی دشمن ہوگیا یہ سب مساوات فی العلم کی برکت ہے اسکو تو تو مین مین کہنے سے شاید ہمارے نازک مزاج علماء کرام فوراً اکفر کا فتویٰ لکہدین۔ مگر کتنی شرم کی بات ہے کہ اصل مذہب اسلام و بانیِ اسلام و کلام الٰہی پر اعتراض کرنے والے مخالفین مذہب کو جواب دینا یا اُنسے دو بدو بحث کرنا تو تو مین مین ہو۔ اب مین بطور نمونہ آریون کا ایک مضمون جسکو اُنہون نے حال مین مناظرہ دیوریا مطبوعہ سفینۂ دہرم پرچارک ہردوار کے آخر مین صفحہ ۱۴۵ سے ۱۴۷ تک شایع کیا ہے لکہتا ہون۔ وہو ہذا

بلکہ زناکاری کے لئے خفیہ طور پر یا خرچی لے دیکر رنڈی بازی کے طور پر جو کہ قرآن کی تعلیم ہو دیکہو سورہ نساء آیت ۲۸ واحل لکم ما وراء ذالکم ان تبتغو باموالکم محصنین غیر مسافحین فما استمتعتم بہ منہن فاتوہن اجورہن فریضۃ اور حلال کی گئین تمہارے لئے ماسوا اُن کے (متذکرہ بالا کے) اور عورتین جنکو طلب کرو تم مال دے کر اور نیک ارادہ سے نہ شہوت سے اور جب تم اُن سے لذت اُٹہا چکو دیدو مال مقرر شدہ اگر بقول مولوی صاحب کے تعلیم نیوگ کو مذموم بہی سمجہ لین تب بہی قرآنی تعلیم سے افضل ہے جسکے لئے کچہہ حوالجات اوپر آچکے ہین اور ایک نہایت دلچسپ اور درج کرتے ہین۔ دیکہو سورہ نساء آیت ۲۴ وان اردتم استبدال زوج مکان زوج یعنے تم اپنی بیبیون کا تبادلہ اپس مین کر سکتے ہو۔

دیکہین ہمارے مسلمان صاحبان کب اسپر فیاضی سے عمل شروع کرتے ہین۔

حضرت عایشہؓ و حضرت زینبؓ امہات المومنین کی شان اقدس مین اپنی قلم سے نہین لکھ سکتا۔

انصاف کیجیو کہ حمیت اسلامی کا اقتضا کیا ہے اس غلط اتہام کی تردید کیجائے یا نہین اور آریون کو اسکا کوئی الزامی یا تحقیقی جواب دیا جائے یا صرف جاہل و کافر کہکر سکوت کیا جائے مگر اسپر بہی غور فرمائیگا کہ اس سکوت کا معترض یا جاہل مسلمانون پر کیا اثر پڑیگا۔ دیکہئے آپ کی اوسی مخالفت کا آریون نے کیا نتیجہ نکالا آریہ مسافر نمبر جلد ۶ بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۴ء کے صفحہ ۱۲ و ۱۳ پر یہ مضمون شایع ہوا ہے۔

دونون سچے ہین:- لاہور کا پیسہ اخبار لکہتا ہے کہ ہمارا شحنہ ہند میرٹھ نے بالکل صحیح لکہا ہے کہ ان مناظرات کی نوعیت نہایت شرمناک ہے کیا علمائے اسلام کو یہ ننگ گوارا کرنا چاہیے کہ ان کے مقابلہ مین جہلا کا گروہ جو انکا ہم پلہ نہین ہے فضول باتین بنائے اور وہ اسکے مقابلہ ہو کر سامنے آئین۔ حالانکہ مناظرہ کیلئے مساوات فی العلم کی شرط ضروری ہے اسپر مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار اہلحدیث مین یہ حاشیہ چڑہاتے ہین کہ یہ عذر بے دلیل ہے بلکہ خلاف دلیل ہے حضرت ابراہیمؑ اور نمرود کا مناظرہ فرعون اور حضرت موسیٰؑ کا مناظرہ قرآن مین اور سید الانبیاء و مسیلمہ کا مناظرہ حدیثون مین مذکور ہے پہر یہ عذر کیا ہے ہماری سمجہ سے بالا ہے ہماری رائے مین دونون سچے ہین، اڈیٹر پیسہ اخبار تو اسلئے کہ وہ انگریزی تعلیمیافتہ ہین زمانہ کی ہوا کہائے ہوئے ہین اور دل سے خوب جانتے ہین کہ اسلام کیا ہے اسلئے وہ ایسی فضول بحثون سے علمائے اسلام کو مناظرون اور مباحثون سے باز رکہنا چاہتے ہین تاکہ مقابلہ مین جو اسلام کی پول کہلتی ہے نہ کہلے اور مولوی ثناء اللہ صاحب یہ سچے ہین کہ انکی دوکان ہی اسوجہ سے چل رہی ہے ورنہ کس نمو پہ سند کہ بہتا کون ہے۔ محمدی علماء تو انپر کفر کا فتوی پاس کر چکے ہین مباحثے بند ہو جائین تو مولوی صاحب کی پانچون گئی ہین کیسے ہون اڈیٹر پیسہ اخبار نے محمدی ملانون کو عالم فاضل اور فریق مخالف کو گروہ جہلا ٹہہرانے کی تو ایسا ہی کبہی اور مولوی ثناء اللہ نے رسالہ کس مین دین اسلام کیطرف سے ان پڑہونکو بطور نظیر کے پیش کر کے اور بہی ضعف کیا نہ معلوم اڈیٹر پیسہ اخبار... علمیت کسکو سمجہے ہوئے ہین۔ کہ اپنے مولویونکو محض عربی فارسی جاننے کی وجہ سے علامہ یکتا قرار دیتے ہین اور فریق مخالف مین عربی فارسی کے علاوہ سنسکرت انگریزی وغیرہ زبانون کا بڑے سے بڑا عالم و فاضل ہو تو ہوئے بہی جہلا کا گروہ کہکر پکارنا اڈیٹر پیسہ اخبار جیسے انصاف پسند ہی کا کام ہے۔ حضرات مخالفین جواب دیجئے

ان مباحث کے ابتدا بہی آریون ہی کی طرف سے ہوئے پہلے ستیارتہ پرکاش مین دیانند نے گالیان سنا کر مسلمانون کو چہیڑا۔

شاید ہمارے علماء کو خانہ جنگیون مین زیادہ مزا آتا ہے اور غیر مذاہب کے مقابلہ مین وہ صرف جاہل کہدینا کافی سمجہتے ہین انکو اثبات توحید و رسالت مین دلچسپی نہین گستاخی معاف زمانے کی رفتار پہچانیئے یہ طویلہ مین لتہاڑ کرنے کا وقت نہین ہے خانہ جنگیان چہوڑیئے اور بیرونی حملون کو روکنے کی فکر کیجئے ہم حنفی ہین یا شافعی مقلد ہین یا موحد یا وہابی ہین یا محققی اہلحدیث ہین یا اہل الرائے اہل فقہ مگر ہین مسلمان خدا رسول کتاب اللہ کے ہم آپ دونون دلدادہ ہین رہا فروعی مسایل کا اختلاف یہ خانگی معاملات باہم ملے ہوئے کر لینگے۔ ہمارا پہلا فرض ہے کہ متحدہ قوت سے ان اعتراضات کا جواب دین جو اصل مذہب اور بانی مذہب پر ہوتے ہین گو یہ کوئی جدید اعتراض نہین ہین بلکہ پرانے وہی کہنہ حجتیان ہین جنکے صدہا جواب علمائے اسلام دے چکے ہین۔ فی زمانہ نئے لباس مین پیش کی جاتی ہین اسلئے ضرور ہے کہ ہم بہی نئے طریقون سے ان جوابات کا اعادہ کرین۔

سب سے پہلے اہل قرآن اہل قرآن کا شور سنکر مجہے خیال ہوا تہا کہ یہ ضرور قرآن کی حمایہ مین غیر مذہب کے مقابلہ مین میدان مناظرہ مین آئینگے مگر وہ تو سب سے زیادہ بودے نکلے پیدا ہوتے ہی

وہ بھی انہین خانہ جنگیون مین اُلجھ گئے اور بقول شخصے طویلہ کی بلا لتہاڑ شروع کر دیئے۔ سر نکالتے ہی پہلی بسم اللہ آپ کی یہ ہوئی کہ ایک طرف سے احادیث نبویہ پر بیہودہ اعتراض کرنا شروع کر دیئے اور بعینہٖ یہی اعتراض جو انکے قرآن پر ہو رہے ہین اُسکی خبر نہین ہے۔ سچ ہے اعتراض کرنا آسان ہے مگر جواب دینا مشکل ہے۔

حضرات اہل قرآن ذرا اپنے اس نام ہی سے شرما کر قرآن شریف کی حمایت کیجئے اور اعتراضات کا معقول جواب دیجئے منکرین قرآن سے ایک آدھ مناظرہ کیجئے تو ہم سمجھین کہ آپ نے اپنا نام ٹھیک تجویز کیا ہے ورنہ نام سے کیا ہوتا ہے کام چاہیئے۔ ع

برعکس نہند نام زنگی کافور

آپ کا فرض تہا کہ ستیارتھ پرکاش ورنہ ترک اسلام ہی کا معقول جواب شایع کرتے۔ مگر افسوس۔

بہت شور سنتے تہے پہلو مین دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

(خادم المسلمین محمد زاہد بریلوی)

فتوی

(معذرت) فتوے اس کثرت سے آتے ہین کہ انکو جوابات کے لئے ایک مفتی صاحب الگ کہو جائین بلکہ ایک اخبار بھی الگ اسی کام کے لئے ہو تو شاید کافی ہو سکے۔ پھر بعض دوست ایسی تندی سے جواب طلب کرتے ہین کہ بس گویا سب سے پہلے انہی کا حق ہوتا ہے ذرا دیر ہوئی نہین کہ خفا ہوئے اسلئے اپنے احباب کی خدمت مین التماس ہے کہ ذرہ صبر سے کام لیا کرین اور اگر کسی سوال کا جواب جلدی ہی لینا ہو تو جواب کے لئے ٹکٹ یا جوابی کارڈ بہیجا کرین تاکہ قلمی جواب انکو بہیج دیا جائے۔ اگر اُن کے جواب مین کچہ تاخیر ہو تو دوسرون کو جوابات سے فائدہ حاصل کر لیا کرین۔ بعض صاحب اہلحدیث کے ایسے شیدائی ہین کہ وہ کہتے ہین کہ جزون کی بجائے ہی مضمون ہی لکھے جائین مگر ان کو معلوم نہین کہ جو اخبار اور رسالے وقت مقررہ پر نکلنے والے ہین ڈاکخانہ کے قانون سے اُنہین ہر جزو کا ہونا ضروری ہے۔ (ایڈیٹر)

تعاقب اخبار نمبر ۳۸ مورخہ جمادی الاول ۱۳۲۲ھ مین ایک سوال ہے کہ حقہ کی بابت کیا حکم ہے جسکے جواب مین آپ تحریر فرماتے ہین کہ حقہ کی بابت کوئی آیت یا حدیث منع کی نہین۔ ونیز ایک عالم سے سنا ہے کہ ایک حدیث مین ہے نہی عن کل مسکر ومفتر یعنے نشہ لانے والی چیز سے اور دماغ پر فتور لانیوالی سے آنحضرت نے منع فرمایا ہے لو اگر یہ حدیث ہے تو کچہ شک نہین کہ حقہ منع ہے اسلئے بہت ہی ادب سے گذارش ہے کہ یہ حدیث ابوداؤد کی بروایت ام سلمہ مشکوٰۃ کے باب "بیان الخمر و وعید شاربہا" کی تیسری فصل مین ہے۔ (بیشک ہے۔ اڈیٹر)

دوسری گذارش یہ ہے کہ اخبار مورخہ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۲۲ھ مین ایک سوال ہے کہ دف تو آنحضرت کے وقت مین ہی بجاتے تہے نقارہ ڈہول وغیرہ کی حرمت کس حدیث سے ثابت ہے۔ جسکے جواب مین آپنے تحریر فرمایا ہے کہ ڈہول وغیرہ کی حرمت کسی حدیث سے ثابت نہین۔

بنا بر التماس ہے کہ حدیث ابوامامہ مین فرمایا ہے "ایک قوم اس اُمت کی کباب شراب لہو ولعب مین رات بسر کرے گی صبح کو بندر سور بنجائیگی جو لوگ گانیوالیان اختیار کرینگے اُنپر قوم عاد کی طرح ریح عقیم آئے گی اور ہلاک کر دے گی۔ الحدیث رواہ احمد۔

علی مرتضےٰ نے رفعاً کہا ہے جب یہ اُمت گانا بجانا اختیار کریگی قینات ومعازف لیگی تو اُن پر بلا اُترے گی یا خسف یا مسخ ہوگا۔ ص ۴۱۹ الترمذی وقال غریب۔

ابو امامہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے اللہ تعالی نے مجھکو رحمت وہدایت عالم کر کے بہیجا ہے اور مجھکو یہ حکم دیا ہے کہ مین مزامیر وکبارات یعنے بربط ومعازف واوثان کو جو جاہلیت مین پوجے جاتے تہے مٹا دون۔ رواہ احمد بطولہ۔ اس حدیث کی شرح مین نواب بہوپالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

بربط کہتے ہیں عود کو معازف سے مراد باجے ہیں کوئی سا باجا ہی ہو طبلہ سارنگی ڈھول چنگ وغیرہ وغیرہ ان چیزوں کا ذکر ہمراہ بت پرستی کے کیا ہے یہ سخت وعید ہے۔

عبادہ بن صامت کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ قسم اُسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے شب بسر کرینگے کچھ لوگ میری امت کے اشر و بطر و لہو و لعب پر پھر صبح کو وہ بندر سور ہو جاوینگے اس لئے وہ اللہ کی حرام چیزوں کو روا رکھینگے اور گانے والیاں اختیار کرینگے اور شراب پینگے و ریشمی کپڑے پہنینگے اور ربا کھائینگے۔ رواہ الامام عبداللہ ابن امام احمد۔

ابومالک اشعری نے سنا رسالت کو فرماتے تھے کچھ لوگ میری اُمت کے شراب پینگے اور کچھ اور ہی نام رکھینگے اُنکے سروں پر باجا بجیگا گانے والیاں گائینگی اللہ انکو زمین میں دھسا دیگا۔ کچھ لوگون کو بندر بنا دیگا۔ رواہ ابن ماجہ وابن حبان۔

عمران بن حصین رفعاً کہتے ہیں اس اُمت میں خسف و مسخ و قذف ہوگا ایک مسلمان شخص نے کہا کہ اے رسول خدا یہ کب ہوگا فرمایا جبکہ گانے والیاں اور طرح طرح کے باجے ظاہر ہونگے اور شراب پی جائیگی۔ رواہ الترمذی۔

ابومالک اشعری سے روایت ہے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت میں ایسی قومیں ہونگی جو شراب و ریشم اور آلات سرود کو حلال جانیگی۔ امام بخاری رحمہ اللہ بھی اور دف و تار اور مزامیر کی حرمت میں اس حدیث کو لائے ہیں۔ (سائل اور مجیب کا مطلب شادی کے موقعہ پر ہے) اور ان حدیثوں میں جو منع آیا ہے بطور لہو و لعب کے ہے شادی کے موقع پر گانا بجانا جائز ہے۔ مشکوٰۃ باب اعلان النکاح ملاحظہ ہو۔ مفصل سوال آپکا آیندہ پرچہ میں مولوی عبدالمجید صاحب کے مضمون میں آئیگا کیونکہ اُنہوں نے بھی یہی سوال مدلل طریق سے کیا ہے۔ (ایڈیٹر)

سوال نمبر ۱۔ ایک شخص سے کوئی سواری کا جانور عاریتاً مانگ کر کسی مسلمان نے لیا اور وہ جانور اُسکے پاس مرگیا تو مالک کو اپنے جانور کی قیمت لینی درست ہے یا نہیں؟

(شیخ محمد ابراہیم از اون ملک برار)

جواب نمبر ۱۔ جو عاریت بغیر تعدی کی زیادتی کے ضایع ہو جاوے اُسکے وجوب ادا میں اختلاف ہے حنفیہ کے نزدیک اُسکا ادا کرنا واجب نہیں اہل حدیث اور شافعیہ وغیرہ کے نزدیک واجب ہے حدیث میں آیا ہے علی الید ما اخذت یعنی جو چیز لی جائے اُسکا ادا کرنا واجب ہے۔

سوال نمبر ۲۔ ایک لڑکی کا نکاح نابالغی کی عمر میں اُسکی والدہ نے کرا دیا جب وہ سسرال کے ہاں گئی تو پندرہ سال کی عمر میں اُسکو حیض آیا تو اُسوقت اُسنے کسی کے سکھانے پر اپنے خاوند کے پاس رہنے سے انکار کر دیا کیونکہ سسرال میں اُسکو تکلیف تھی اب سوال یہ ہے کہ لڑکی مذکورہ نکاح فسخ ہوا یا نہیں۔ (ایک فریادی)

جواب نمبر ۲۔ نکاح مذکور فسخ نہیں ہوگا کیونکہ پندرہ سال تک وہ سسرال کے ہاں رہی جو نکاح کے اختیار کی دلیل ہے عورت کا بالغ ہونا ۹ برس ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب لڑکی ۹ سال کی عمر کو پہنچ جائے تو وہ عورت ہے یعنی بالغ ہے پس جب وہ پندرہ سال کی عمر تک خاوند کو پسند کرتی رہی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اب انکار کرنے سے فسخ نکاح ہو سکے۔

سوال نمبر ۳۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شے زمین سے برآمد ہو بغیر تعیین اندازہ دسواں حصہ زکوٰۃ اُسمیں سے دینی واجب ہے لیکن اُنکے شاگرد مثل دیگر اشیاء غلہ وغیرہ کا بھی نصاب بتلاتے ہیں مگر امام صاحب فرماتے ہیں کہ نہ دینے سے دینا اچھا ہے جس میں مواخذہ کا خوف نہیں پس طلب یہ کہ اسمیں کونسا مذہب صاف اور صریح حکم سے مطلع فرمائیے۔

(خریدار اہل حدیث از ظفر)

جواب نمبر ۳۔ ہر اختلاف کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے۔ ایک اصول میں اختلاف ہے کہ عموم قرآنی کی تخصیص حدیث خبر واحد سے جائز ہے یا نہیں جمہور حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں اور دیگر ائمہ کے نزدیک جائز ہے یعنی جو حکم قرآن شریف میں عام آیا ہو اُسکو کوئی حدیث خبر واحد مخصوص نہیں کر سکتی اسلئے امام صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں جو حکم آیا ہے

وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْاَرْضِ یعنے زمین کی پیداوار سے خرچ کرو چونکہ یہ عام ہے قید حکم ہے اسلیئے عام رہیگا مگر دوسرے علماء کہتے ہیں کہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ پانچ وسق سے کم پر زکوٰۃ نہیں اس حدیث کو وہ اپنے قاعدے کے موافق آیت قرآنی کا مخصص بناتے ہیں اسلیئے عموم قرآنی کو نصاب سے مقید کرتے ہیں خاکسار راقم کے نزدیک بھی حدیث عموم قرآنی کی مخصص ہو سکتی ہے دلیل کی تفصیل رسالہ آیات متشابہات وغیرہ میں کی ہوئی ہے۔ پس آپ نے جو امام صاحب کا یہ فقرہ لکھا ہے کہ نہ دینے سے دینا اچھا ہے گو انکا یہ مذہب نہیں تاہم آپ نے خود ہی فیصلہ کر دیا۔

سوال نمبر ۴۔ (الف) امام قرأت میں ولا الضالین پڑھے تو آمین کہے یا نہ۔ (ب) داڑھی منڈانیوالے کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ (ج) گیارہوین دینے والے کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ۔ (د) تیجہ چوتہا کہانے والے کے پیچھے نماز جائز ہے (ہ) مسح سر میں مغیرہ بن شعبہ والی حدیث صحیح ہے (و) کہنی اور ٹخنہ دہونے سنت ہیں یا فرض (ز) مولود مروجہ پڑھنے والے او قیام کرنے والے کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔ (ظہور احمد از نگینہ)۔

جواب نمبر ۴۔ (الف) قاری کی لغزشوں میں ایسی باتیں معاف سمجھی جاتی ہیں کیونکہ عام طور پر ضاد مشابہ دال پڑھتے ہیں اسلیئے آمین بدستور کہے اور نیت یہی رکھے جو اس دعا سے مقصود ہے۔ (ب) داڑھی منڈانے والا بسبب گناہ کبیرہ کو فاسق ہے۔ (ج) گیارہوین دینے والا بدعتی ہے (د) تیجہ چوتہا فاتحہ مروجہ کرنے کرانے والا مولود مروجہ پڑھنے والا بدعتی ہے ان سب اقسام کے پیچھے نماز جائز ہے حدیث میں ہے۔ صلوا خلف کل بر و فاجر صحیح بخاری میں باب تجویز ہے کہ مبتدع کے پیچھے نماز جائز ہے۔ یہ مسئلہ پہلے نمبروں میں آچکا ہے بعض دوستوں کو شبہ ہوتا ہے کہ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ بدعتی کی نماز قبول نہیں ہوتی تو پھر ایسے آدمی کے پیچھے کیونکر نماز جائز ہوگی۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ اگر اس حدیث کے معنے یہی ہوں تو بھی اقتدا کو مانع نہیں کیونکہ ایسے اور بھی بہت سے لوگ جنکی بابت حدیثوں میں آتا ہے کہ انکی نماز قبول نہیں مگر اقتدا سے کوئی مانع نہیں مثلاً غلام آبق۔ وہ بہائی جو آپس میں لڑے ہوں وغیرہ انکی بھی کوئی قبول نہیں حالانکہ اقتدا انکی جائز ہے (ہ) مغیرہ بن شعبہ والی حدیث جسکے الفاظ ہیں ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فمسح علی ناصیته وعلی العمامة والخفین صحیح مسلم کی روایت ہے (و) کہنی اور ٹخنوں کا دہونا فرض ہے۔

تقریظ

مسدس قیس۔ مولوی حکیم محمد ضمیر الحق صاحب آرہ ضلع شاہ آباد کی تصنیف ہے جو مذاکرہ علمیہ آرہ کے بارہویں اجلاس میں پڑہی گئی تہی۔ مسدس حالی کے طرز پر زمانہ کی نیرنگیاں عجیب لطف خیز پیرایے میں بتلائی گئی ہیں۔ کاغذ عمدہ لکہائی چہپائی نفیس۔ قیمت ۴؍ اگر قیمت میں تخفیف ہو تو بہتر ہے ہماری رائے میں اگر ۲؍ کئے جائیں تو بہت مناسب ہے۔ پتہ:- حافظ عزیز الحق۔ آرہ محلہ چوک مسجد۔

التجا بدرگاہ الٰہی

طبعزاد مولوی خیر الدین صاحب لقمانوی کٹرہ کرم سنگہ امرتسر

(مناجات)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی میں ترا بندہ گنہ گار — کہ بہاگا در سے تیرے میں سو بار
الٰہی نفس شیطان نے ستایا — نہ جانا تہا جہاں رستہ بتایا
الٰہی بخشدے میرے گنہ تو — میں بندہ ہوں ترا اور ہے اِلٰہ تو
الٰہی اب مجہے اپنا بنانا — مجہے یارب نہ اب در در پہرانا
الٰہی اب مری رکہہ لیجیے لاج — نہ کر یارب مجہے غیروں کا محتاج
میں عاجز ہوں ترا اک بندہ ناچیز — پڑی الٹی مری ساری تجاویز
بہت ایذا دی پر اڑا میں — بہت تقدیر سے اپنی لڑا میں

مری تدبیر کچھ نہ کام آئی ۔۔
نہیں ملتی مجھے غم سے رہائی
مرا اب رنج و غم تو دور کر دے
خوشی سے میرا دل معمور کر دے
کروں میں رات دن تیری عبادت
ذکر کرنا ترا میری ہو عادت
ترے در کو الٰہی جب سے چھوڑا
عبادت سے تری منہ اپنا موڑا
گیا جس در پہ کچھ عزت نہ پائی
ملی سب خاک میں دل کی کمائی
الٰہی تیرے در کا جو ہو محتاج
وہ ہے بیشک شہنشاہوں کا سرتاج
وہ بہرہ کا ہو تو ہے سیر جہان
شکایت کب ہے تیری زبان سے
وہ تنگی اور خوشحالی سے تو خوشحال
رضا پر ہے تری راضی بہرحال
مجھے توفیق دے تو یا الٰہی
بجالاؤں اوامر سب کماہی
نواہی سے میں باز آؤں خدایا
بچیگا وہ جسے تو نے بچایا
مجھے تو راہ سیدھی پر چلانا
مجھے نار جہنم سے بچانا
مجھے ختم الرسل کا کر تو پیرو
ہمہ دم کر رہا ہوں عرض رو رو
تو مجھ سے تنگدستی دور کر دے
میری یہ فاقہ مستی دور کر دے
مری عزت کی کرنا پاسداری
نہ پہنچے مجھ تلک ہرگز نداری
بلائے قرض سے مجھکو بچا کر
مجھے دنیا میں سیم و زر عطا کر
تری راہ میں خرچ ہر دم کروں میں
ملامت سے کسی کی نہ ڈروں میں
نہ ہو تو اسقدر بیتاب ثابت
نہیں ہے عرض کا یہ داب ثابت

دعا تیری ہوا چاہتی ہے منظور
اجابت ہو گئی بس ہو نہ رنجور

میونسپل کمیٹی امرتسر

گو ہماری اغراض سے خارج ہیں لیکن ہماری عادت کے خلاف ہے کہ ہم ایسے مضامین لکھیں مگر افسوس کہ شہر کی حالت اور صفائی دیکھکر بہرے ہی کہنا پڑتا ہے کہ گورنمنٹ کا بڑا احسان ہو اگر اس صیغہ کو بھی اپنی نگرانی میں لے لے۔ بازاروں میں تو کسیقدر ظاہری صفائی نظر آتی ہے لیکن کوچوں کا حال خدا ہی کو معلوم ہے ہمارے محلہ میں جو ہم ہر روز دیکھتے ہیں کئی کئی دن ڈھیر خالص پاخانے کے لگے رہتے ہیں کیا مجال کہ کوئی اٹھا لے یا اٹھوا دے۔ ممبران کمیٹی اور جانتے ہی نہیں کہ ہمارے کیا فرائض ہیں۔ افسران صفائی کو تو شاید کوچوں سے بدبو آتی ہے کہ اُن میں گھستے ہی نہیں برائے نام انتظام ہے کہ بھنگی ہر گلی کوچوں سے میلا اٹھا کر لیجایا کریں مگر افسوس کہ انکا یہ حال ہے کہ پہلی ہی پہلی۔ اول تو وہ [illegible] اور جو بڑی مہربانی کبھی ہوئی اور آئے تو ایک یوں جھاڑا کر آدھا اٹھا لینگے اور آدھا کھلا رہ جائینگے۔ کوچوں کی نالیوں کی صفائی کا حال تو پوچھو ہی نہیں کہ نہ ہو تو اچھا ہے بھنگی نالی نکالتا ہے مگر دوپہر کی نکالی ہوئی شام تک بدبو رہتی ہے جو پوچھو کہ سقا کہاں گیا ہو تو جواب ملتا ہے سقا تو کسی کو پہنچتا ہی نہیں۔ یہ تکلیف جو نالیوں کی صفائی کرنے کے وقت محسوس ہوتی ہے ایسی ہے کہ جبتک خاص وقت پر مشاہدہ نہ کیا جاوے اُسکا پورا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ پس ان وجوہ سے ہم مجبور ہو کر ان چند سطور کے ذریعہ جناب ممبران کو اُنکے وعدے یاد دلاتے ہیں اور اُن کے فرض منصبی کی طرف توجہ دلاتے ہیں خصوصاً اپنے علاقہ کے ممبر شیخ [illegible] کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنے علاقہ کو اسی نگاہ سے دیکھیں جس نگاہ سے الیکشن کے پہلے کچھ دنوں تک دیکھا کرتے تھے اور اگر اپنے علاقہ میں کبھی تشریف لائیں تو مفصل حال ڈاکٹر ارجنداس صاحب پنشنر کوچہ سنت سنگھ سے دریافت ہو سکتا ہے۔ صاحب پریذیڈنٹ کمیٹی توجہ فرما دیں۔ حسب ضرورت آئندہ۔

اسلامی مجلس مناظرہ امرتسر

تین روز تک جہاد پر بحث ہوتی رہی آخیر روز مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے فرمایا جس لڑکے کا مضمون سب سے عمدہ ہوگا اُسکو میں ترک اسلام انعام دونگا۔ چنانچہ سراج الدین متعلم اسلامیہ ہائی سکول کو انعام مقررہ دیا گیا آیندہ جلسہ میں نیوگ پر بحث ہوگی۔ مولوی صاحب موصوف نے فرمایا ہے آیندہ ہفتہ نیوگ پر جو آریہ عمدہ تقریر کریگا اُسکو رسالہ حق پرکاش انعام دونگا۔

خاکسار [illegible] اسسٹنٹ سکرٹری اسلامی
مجلس مناظرہ امرتسر

انتخاب الاخبار

جنگ روس و جاپان

پورٹ آرتھر کا محاصرہ برابر جاری ہے۔ ابھی تک اُس کے سر ہونے کی خبر نہین ہے۔

۴۵ ہزار جاپانی فوج مصروف محاصرہ ہے اور دو سو بیالیس توپین ناکافی۔

اس وقت جنرل کروپاٹکن کی ماتحت ایک لاکھ ۳۲ ہزار فوج اور ۵۰۰ توپین ہین۔

بمقابلہ اسکے جاپانی فوج کی تعداد دو لاکھ ۲۰ ہزار ہے اور توپین بھی ۱۰۰۰ ہین۔

مرزا صاحب قادیانی کا مقدمہ ۵ ستمبر کو ہوگا۔ گواہ صفائی طلب ہوئے ہین (دیدہ باید)۔

الحمد للہ کہ مدرسہ دیوبند کا فساد رفع دفع ہو کر باہمی مصالحت ہو گئی۔ ۲۰ جولائی کو اہالی دیوبند نے جو منتظمان مدرسہ سے کسی خاص وجہ سے ناراض رہتے تھے مدرسہ کی جائداد کتب خانہ وغیرہ پر حملہ کیا جو بلوہ کی صورت مین ہو کر عدالت تک پہنچا۔ شکر ہے کہ انجام بخیر ہوا۔ ہم منتظمان مدرسہ کی خدمت مین یہ التماس کئے بغیر نہین رہ سکتے کہ حضرت حاجی صاحب کو بصد منت و سماجت شورای مین شریک کیا جاوے۔ اُمید ہے کہ اہالی مدرسہ کو اس کا پہلے ہی خیال ہوگا۔

میان ویدا بخش امرتسری کے استغاثہ بنام مولوی عبد الحق و مولوی عبد الغفور و عبد الاول غزنوی کی ۲۲ اگست کو مصالحت ہو گئی۔ مستغاث علیہم سے عدالت نے اقرار لیا کہ ہم نے مستغیث کی بابت جو لکھا ہے اُس پر ہمین افسوس ہے کہ غلطی سے ایسا لکھا گیا یعنی ہم معافی مانگتے ہین۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔

لارڈ کرزن انگلستان سے روانہ ہو کر ۱۴ یا ۱۵ اکتوبر کو بمبئی مین جہاز سے اُترینگے۔

ماہ اپریل ۱۹۰۶ء تک لارڈ کرزن کو ہندوستان کے عہدہ وایسرائی کی توسیع دیگئی ہے۔

کلکتہ کے قریب دریائے ہوگلی مین ایک کشتی کے ڈوب جانے سے اکیس بہشتی ڈوب گئے۔

پنجاب کے بہت سے ضلعون مین ابھی تک بارش کی نہایت ضرورت ہے (منجملہ اُن کے امرتسر لاہور گواشد)

ریلوے کانفرنس۔ اگلے مہینے شملہ مین جو ریلوے کانفرنس منعقد ہوگی اُسمین بمبئی پنجاب میل ٹرین کی اُس ڈاک گاڑی کی تیز رفتاری کی بھی تجویز کی جائیگی کہ جو بمبئی سے پنجاب کو آتی ہے۔

طاعون بمقابلہ سابقہ ہفتہ کی ۴۷۹۴ موتون کے گذشتہ ہفتہ کل ہندوستان مین ۵۸۴۹ طاعونی اموات ہوئین انمین سے احاطہ بمبئی مین ۳۳۰۸۔ میسور مین ۸۱۴۔ احاطہ مدراس مین ۲۱۳۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ مین ۳۶۸۔ بنگالہ مین ۶۶۔ ریاست حیدرآباد دکن مین ۲۱۶۔ سنٹرل انڈیا مین ۵۹۰۔ راجپوتانہ مین ۱۶۵ اور پنجاب مین ۱۳۱ موتین ہوئین۔ (مرزا صاحب قادیانی کی [illegible])

حجاج کو ہدایت۔ گورنمنٹ بمبئی نے مندرجہ اعلان کیا ہے:- جو حاجی عازم حجاز ہو کہ وہ ایک افسر کے پاس جسکو گورنمنٹ اسکو جہاز پر سوار ہونے کی بندرگاہ مین مقرر کریگی اپنی واپسی کا ریلوے کرایہ اپنے مکان تک کا یا جہانتک ریلوے ہو جمع کر دے یہ اُسے اسوقت کو قبل جمع کرانا ہوگا جب صحت تندرستی کی جانچ کیلئے کیمپ مین رکھا جائیگا۔ ہندوستان کو اس کرایہ دینے سے وہ حاجی کسی خاتمہ ریلوے سے ہندوستان کی کسی خاص بندرگاہ تک کی ریلوے ٹکٹ پانیکا مستحق ہوگا۔ اور جب اس امر کا قابل تسکین ثبوت پہنچیگا۔ کہ زر مذکور جمع کرنے والا فوت ہو گیا ہے۔ تو وہ روپیہ واپس ملیگا اور اگر وہ سرے سال کے زمانہ حج تک اُس روپیہ کا دعویٰ نہ کیا گیا تو یہ روپیہ مفلس حجاج کی اعانتی فنڈ مین داخل کر دیا جائیگا۔

[illegible]

لوکل

شہر امرتسر میں عجیب طوفان بے تمیزی ہے۔ کہ بازاروں میں گائے بچھڑے اس طرح پھرتے ہیں۔ جیسے بندرابن یا دہلی میں بندر پھرتے ہیں۔ عام بازاری دوکاندار اس سے سخت تکلیف میں ہیں امرتسر میں چونکہ ہندوؤں کی کثرت ہے۔ اس لئے کسی دوکاندار نے کسی گائے بچھڑے کو مارا نہیں کہ جھگڑا برپا نہ ہوا۔ ایک روز ۳ بجے شب کے ہم لاہور سے وارد امرتسر ہوئے۔ تو بازاروں کے گائے بیل بچھڑوں کی کثرت سے گاڑی نہ چل سکتی تھی۔ مالک بغرض پرورش انکو چھوڑ دیتے۔ جب پرورش ہو جاتیں تو مالک جہاں سے جس ہندو کو [illegible] چار پانچ گائے بچھڑے وغیرہ چھوڑ دیتے ایک دفعہ ہمارے محلہ میں دو سانڈوں کے لڑنے سے ایک عورت تو بالکل مر گئی ایک نیم جان ہو گئی ایسی ایسی شکایتیں بکثرت پیدا ہوتی تھیں۔ کہ ناگاہ صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر کے گوش گذار ہوئیں آپ نے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے ۱۳ اگست کو ایک اشتہار دیا اور ایک منادی کرادی کہ ۳۰ اگست تک مالکان گاؤ اپنا اپنا انتظام کرلیں ۳۱ اگست کو جو گائے بازار میں پھرتی ہوئی پکڑی جائیگی اگر اس کا کوئی مالک نہ بنا تو نیلام کردی جائیگی اور اگر مالک بنا تو قانونی سزا کا مستوجب ہوگا چنانچہ اس حکم سلطانی کے سننے کی دیر تھی کہ ہر ایک نے اپنا اپنا انتظام کرنا شروع کردیا تمام اہالی شہر صاحب ممدوح کے شکر گذار ہیں۔

قبول اسلام

۱۹ اگست سنہ ۱۹۱۰ء بروز جمعہ شاہی مسجد لاہور میں بعد نماز جمعہ ۲ اشخاص اہل ہنود نے اسلام قبول کیا ان میں سے ایک صاحب جہلم کے انگریزی تعلیم یافتہ نوجوان ہیں انکا بیان ہے کہ میں نے قرآن شریف اور چند تفاسیر کو پڑھکر دیگر مذاہب کی کتابوں سے بغور و انصاف مقابلہ کیا اور بعد تحقیقات اسلام قبول کیا [illegible] نام عبدالغفور ہوا ہے [illegible]

مجرب ادویات

عرق ماء اللحم انگوری انتشار اعضائے رئیسہ و شریفہ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہیں بڑھاپے کے ضعف جسم کی کمزوری تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی۔ تفریح دل ضعف باہ تحسین رنگ و ہضم غذا کے واسطے نہایت فائدہ کرتا ہے مقوی اعصاب تشنجی کو بھی اعلیٰ درجہ کا ثابت ہوچکا ہے ایسے اجزاء سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر بچہ جوان بچے و زنان بے خطر فائدہ حاصل کرسکتا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل ۱ تین بوتل صہ

تقویت النساء حیض اور رحم کی ساری بیماریاں مثلاً ان سے بیچواں آسیبال تحسیس اختناق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جن کے باعث علاوہ گوناگوں تکالیف برداشت کرنیکے بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں ہماری اس تیر بہدف دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ عوارض دور ہو کر جسم اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے چنانچہ آزمائش کرنے والے اصحاب نے اس کو مفید کہکے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۲ اونس ۱ر ۴ اونس صہ

طلاء جو لوگ جوانی کی نادانیوں اور بد اعتدالیوں کے سبب شادی کرنیکو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلا کا استعمال ہو بالکل صحیح ہو گئے ہیں اس کے ہمراہ ہماری لائف پلز (حب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعضا کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی [illegible] روپیہ

دافع بواسیر خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال بالکل رفع ہو جاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانیکی حاجت نہیں رہتی بشرطیکہ عرصہ کی ہو تو صرف پڑیہ ورنہ دو یا تین پڑیاں کھانی چاہئیں۔ قیمت فی پڑیہ [illegible] دو پڑیہ عہ تین پڑیہ عہ

بالوں میں لگانیکا خوشبودار تیل بجائے چنبیلی یا دیگر خوشبودار روغنوں کے اس تیل کا لگانا بدرجہا بہتر ہے دماغی بیماریاں مثل نزلہ ضعف دماغ ضعف بصر کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں قیمت فی بوتل [illegible] نصف بوتل [illegible]

المشتہر حکیم محمد ابراہیم [illegible] مہتمم کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی چوک [illegible]

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR

له الحمد

اہلحدیث

عمل بر حدیث مصطفی داشتن

پس بیعت خلاف سنت [illegible]

امرتسر ۲۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ع ۶ جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۱۰ عـ

والیان ریاست سے ۸ عـ

رؤسا اور جاگیرداروں سے ۵ عـ

عام خریداروں سے ۲ عـ

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت۔ بغیر ٹکٹ آنے کے واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مہتمم سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

مباحثہ نگینہ میں آریوں کی مغلوبی

(بقول پنڈت درشنانند)

پنڈت جی اپنے اخبار مباحثہ بداؤن مورخہ ۸ اگست میں ہماری سابقہ مضامین سے ناراض ہوکر لکھتے ہیں کہ آریہ سماج کا دعوے مسلمہ فریقین ہے اور اہل اسلام کے دعوے محتاج ثبوت ہیں۔ یعنے آریہ جو کہتے ہیں کہ شروع دنیا ہی میں الہام ہوتا ہے اسے تو مسلمان بھی مانتے ہیں کہ شروع دنیا سے الہام ہوتا ہے اور مسلمانوں کا جو دعوے ہے کہ درمیان میں بھی ہو سکتا ہے یہ آریوں کا مسلمہ نہیں اسکا ثبوت بذمہ مسلمانان ہے

اس سے پہلے ہم پنڈت درشنانندجی کی منطق دانی کے

اہلحدیث امرتسر

SOHD
SE

شنیدہ قایل تھے کیونکہ گجینہ کے بعض آریوں نے بعد مباحثہ یہ کہا تہا کہ ماسٹر آتمارام جی نے تو بڑی دقت کہویا تہا مان پنڈت درشنانند جی اگر مباحثہ میں ہار کہا جائیں تو تمہی اپنے خیالات کی تبدیلی کرینگے - کیونکہ بقول اُن کے پنڈت جی موصوف نیا درشن (منطق) سے بخوبی واقف ہیں۔ ہم بھی خوش تھے کہ آریہ سماج میں کوئی لائق آدمی ہے جو منطق دان ہوتا کہ جو دقتیں دعوی دلیل کی تطبیق بتلانے میں ہمیں پیش آتی ہیں نہ آئیں - کیونکہ آریہ سماج کے بھیجاروں کی عادت ہے کہ دلیل بازی میں ہمیشہ کیا کرتے ہیں کہ زمین گول ہے کیوں اسلئے کہ چاول سفید ہیں - یہ صرف کوئی مثال ہی مثال نہیں بلکہ واقعی بات ہے - ماسٹر آتمارام جی سے مباحثہ گجینہ میں جب سوال ہوا کہ نیوگ سے پیدا شدہ بچہ جسکو عورت کے اصلی خاوند سے کوئی تعلق نہیں اُسکا بچہ اور وارث کیونکر ہو سکتا ہے اسکی خلاصی کیا ہے کیونکہ آریہ سماج کا دعوے ہے کہ جو بات عقل سے مطابق نہ وہ مذہب بطلب ہے اُسکا جواب دیتے ہیں کہ نیوگ پر کیا اعتراض ہے نیوگ تو صرف عورت کو دوسرا خاوند کرا دینے کا نام ہے - لو صاحب فیصلہ ہوا ایک خاوند کی موجودگی میں دوسرا خاوند - خوب گذرے گی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو - سرکار انگریزی کی عملداری میں ازدواج ثانی کی تعلیم دینا بڑے گہر کی نہیں سوجہتی - غرض اسی قسم کی دلیلیں زبان کیا کرتے ہیں ویدکیوں الہامی ہیں اسلئے کہ سب سے پرانی کتاب دنیا کی لاتغیر ہیں رگ وید ہے - چلو جی چاول سفید ہیں تو زمین گول ہے - ان سب خرابیوں کی جڑ یہ ہے کہ آریہ سماج کے اپدیشک اور لیکچرار علم منطق اور قواعد مناظرہ سے واقف نہیں ہوتے یا ہوتے ہیں تو دانستہ وقت ضایع کرتے ہیں ان وجوہ سے ہم خوش ہوتے تہے جب ہم سنتے تہے کہ پنڈت درشنانند جی منطق دان ہیں - گو ہمنے مباحثہ دوسیا میں انکی شان بہی دیکہی ہوئی ہے مگر پہر بہی خیال تہا کہ شاید اب ہم کے وقفہ میں کچہ ترقی کر گئے ہوں مگر افسوس سے

بہت شور سنتے تہے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

پرچہ مذکورہ کے دیکہنے سے معلوم ہوا کہ پنڈت جی تاحال اُسی

ہوگئے جان میں نہان میں جس میں وہ الہام سبا تہدید یا میں تہے - ناظرین غور فرما سکتے ہیں کہ پنڈت جی نے اس تقریر میں کیا غلطی کہائی ہے -

پنڈت جی اسلیئے ہر ایک ماہیت کے تین مراتب ہوتے ہیں ایک تو اسکو بغیر کسی لحاظ کے دیکہا جاتا ہے مثلاً حیوان کی ماہیت بمعنی زندگی والی چیز کے ہیں عام لحاظ سے انسان اور گدہے دونوں پر بولا جاسکتا ہے اور جب اسکے ساتھ ناطق کا وصف شرط کیا جائے تو گدہے پر نہیں بولا جا سکتا پہلی قسم کو منطقی اصطلاح میں لابشرط شئے کہتے ہیں تو دوسری کو بشرط شئے بولتے ہیں ان کے سوا تیسری قسم ایک اور ہے جکو بشرط لا کہتے ہیں یعنی اس میں عدم ماخوذ ہوتا ہے - مثلاً حیوان جس میں فصول ناطق صاہل وغیرہ کا عدم ملحوظ ہے یہ ایک ماہیت حیوانیت اور عدم فصول سے مرکب ہونے کی وجہ سے پہلی دونوں قسموں سے الگ ہے گو لابشرط شئے کی قسم ہے تاہم اس سے خاص ہے اور اسکا وجود بہی خارج میں نہیں ہو سکتا کیونکہ خارج میں جتنے حیوان ہیں سب کے سب کسی نہ کسی فصل سے مرکب ہوکر پائے جاتے ہیں کوئی ناطق ہے تو کوئی صاہل وغیرہ وغیرہ پس بتلایئے کہ آپکا دعوے بشرط شئے ہے یا بشرط لا - یا لابشرط شئے لابشرط شئے تو مقسم ہے اسکا وجود تو کسی نہ کسی قسم کے ضمن ہی میں ہوگا - الگ نہیں ہو سکتا پس ضرور ہے کہ دونوں قسموں بشرط شئے یا بشرط لا شئی میں سے ہوگا - کیونکہ آریہ سماج کہتا ہے کہ شروع دنیا میں الہام ہوتا ہے اسکے بعد نہیں ہو سکتا جکو ان لفظوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ شروع دنیا ہی میں ہوتا ہے یہ "ہی" کا لفظ اس شروع کے لئے قید ہے - اسلئے آریہ سماج کا دعوے دو جزوں سے مرکب ہوا ایک جزو وجودی دوسرا عدمی - وجودی جزو تو یہ کہ شروع دنیا سے الہام ہوتا اور عدمی جزو یہ ہے کہ بعد میں نہیں ہو سکتا ہے جکو "ہی" کے لفظ سے ظاہر کیا جاتا ہے پس اب بتلایئے کیا مسلمان آریہ سماج کے دعوی کو مانتے ہیں ہم دوبارہ ہم سے بتلانا اپنے چوتہے اصول کو یاد کرکے بتلانا -

منطقی اصطلاح میں سمجہنا چاہو تو سنو مسلمان بشرط شئی کو قائل ہیں

اور آپ بشرط لاشے کے یہ دونون قسم آپس مین متضاد ہین - ان مین فرق نہ کرنے سے آپ کی منطق دانی اور نیا شاستری کا تار و پود ٹوٹ جاتا ہے اسی لئے آریہ سماج کو خطاب کرکے کہا جایا کرتا ہے ؎

سہل کرنا دن کہنا سیکڑون مین آریہ جیسا
یہان تک بھی جہالت ہے اسے حقانی کہتے ہین

ایسے اشعار سن کر آپ لوگون کو جب کوئی جواب نہین آتا تو کہدیا کرتے ہین کہ مولوی صاحب نے جواب تو کچھ نہ دیا صرف شعر خوانی مین وقت کہودیا۔ دیوان ذوق پڑھتے رہے مشاعرہ کردیا مگر یہ نہین جانتے کہ شعر خوانی اگر بری ہے تو پرمیشور نے ویدون کو نظم کی صورت مین کیون پرکاش کیا۔ ہمارے دوست ماسٹر آتما رام جی وغیرہ فخریہ کہا کرتے ہین کہ وید نظم مین ہین اور قرآن نثر مین (دیکھو مباحثہ الہامی کتاب)

مختصر یہ کہ آریہ سماج کا دعوی دو جزون سے مرکب ہے یعنے ایک تو یہ کہ شروع دنیا سے الہام ہوتا ہے دوسرا جز یہ کہ شروع کے بعد نہین ہوتا - بلکہ نہین ہوسکتا جو مسلمانون کا مسلمہ نہین اسکو مسلمہ قرار دینا صریح دہوکہ دہی یا دہوکہ خوری ہے -

اس مسئلہ کے متعلق ہمارا ایک مستقل رسالہ آجکل نکلا ہے - جسکا نام ہی الہام ہے قیمت صرف ۱؎ رسالہ مذکورہ مین الہام کی تعریف تقسیم وغیرہ مسایل کا ضروری ضروری بیان ہے ناظرین اسکو دیکھکر حظ اٹھا سکتے ہین - (باقی باقی) -

کلام المبین فی جواب الاربعین

اربعین نمبر ۳ و ۴ کا جواب چھپ کر نکلنے والا ہے جو قریباً دو سو صفحہ کا ہوگا سالار نے تصدیق کر دیا ہے قیمت صرف ڈیڑھ ۵ آنہ ہے بیرونی ناظرین اخبار معہ محصول ۲؍ جلد دو آنے کے ٹکٹ بھیجدین - تو بھیجدیا جاویگا - غرض صرف یہ ہے کہ ایک اشتہار پہلے کیم مولوی کو بیٹھے دیا تہا اور ایک آج دیا ہے جسکا ایک پرچہ ناظرین کی نظر سے بھی گذریگا کہ خاندان غزنویہ جو اربعین کے مصنف ہین کسی عالم کو منصف منظور کرلین جو وہ فیصلہ کردے منظور کرین - تاکہ آئندہ کو ؎

من تو شدم تو من شدی من جان شدم تو تن شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

لیکن گمان غالب ہے کہ پہلے اشتہار کی طرح اس اشتہار کا بھی جواب نہ آئیگا - اسلئے آئندہ جمعہ تک انتظار کرکے رسالہ شایع کیا جاویگا - شایقین ایک نسخہ کے لئے ۲؍ آنہ کے ٹکٹ بھیجدین -

تلی کا مجرب نسخہ

زعفران	نوشادر	سہاگہ	شیر مدار
۱ تولہ	۱ ماشہ	۲ تولہ	۱ ماشہ

ایک بڑی ماٹ یعنے گہڑی کا منہ توڑکر اور اسمین پانی بہر کر ایک گڑہے مین جو اسکے ناپ کا کہودا ہو اسکو رکہدو اسطرح کہ زمین کی سطح کے ساتھ ملا رہے ایک بڑے منہ والی بوتل اسکے درمیان اسطرح رکہو کہ منہ پانی سے باہر رہے ادویات مذکورہ بالا کو رگڑ کر ٹکیا بنا کر ایک کوزہ گلی مین جس کے نیچے ایک سوئی سے ذرا زیادہ سوراخ کیا ہو رکھکر سرپوش دے کر اس کوزہ کو بوتل کے منہ پر رکہدین - اور اب اس شام کو ایک دوسرے بڑے ماٹ (منہ توڑ کر) سے ڈہانپ دو اور گل حکمت کر دو ایک من اپلے اوپر دین اور آگ لگا دین جب ٹھنڈا ہو جاوے سب کچھ علیحدہ کرکے اندر سے بوتل لے لین جسمین تیل ہوگا - ایک بوند پتاسہ مین ڈالکر صبح شام کہلادین غذا چنے کی دال یا نان گندم - ۱۲ دن کے اندر تلی کو بہت ہی آرام معلوم ہوگا ممکن ہے کہ ۱۲ دن کے اندر ہی اپنی جگہ پہ آجاوے -

(ٹہاکر دت شرما ویدیا مالک دیش اپکارک اوشدہالیہ و اخبار لاہور)

التماس افریقہ جانے والے کہان بہرتی ہوتے ہین - ناظرین براہ مہربانی بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرمادین - (راقم ایک خریدار)

طبابت کی دردشا

(مرقومہ جناب ڈاکٹر اجندھیا داس صاحب پنشنر)

واہ واہ کیا نوبل پروفیشن ہے یعنی کیا عمدہ پیشہ ہے۔ جسکا شہنشاہ سے لیکر گدا تک بچہ سے لیکر بوڑھے تک۔ کیا مرد کیا عورت سب اسکے محتاج ہین۔ پوری صحت ایسی کمیاب ہے جیسی پوری خوبصورتی۔ یہ سب وصف اُسی کی ذات پاک مین پورے ہین۔ کیا حکیم اور کیا کوئی اور پیشے والا جس کام مین ماہر ہونا چاہے اُسکی پوری تحقیقات کرکے اُس کے نیک و بد نتائج سے واقف ہو۔ جیسا کہ ایک سوداگر غیر ملک مین سوداگری کے لئے جانا چاہے تو اُسے چاہئیے کہ پہلے اُس ملک کے جغرافیہ اور تاریخ زبان لباس اور مختلف اشیاء کے کارخانون (جو کام کہ وہان ہوتے ہون) وغیرہ سے واقفیت پیدا کرے۔ کیونکہ وہان جاکر ہر ایک امر کی بابت دریافت نہ کرنی پڑے ایسا ہی حال طبابت کا ہے۔ پیارے اڈیٹر و ناظرین۔ جو صاحب طبیب یا ڈاکٹر بننا چاہے آسے چاہئیے کہ باقاعدہ و تشریح جسم انسان سے واقف ہو اور بغیر تعلیم حاصل ہونا ایسا مشکل ہے جیسا کہ ایک صراف جسنے روپیہ پیسہ کی شکل نہین دیکھی لیکن زبانی حساب کتاب مین ہوشیار ہے جب اُسکو روپیہ اور اُسکی جز و دکھلائے گئے اور پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ تو جواب ملا کہ مین نہین جانتا کیون اسلیئے کہ اُس نے دیکھا نہین۔ مجھکو ایک دشٹانت یاد آئی ہے کہ جب مین گجرات کے مدرسہ مین طالبعلم تھا تو ایک انگریزی خوان ماسٹر نے اسطرح بیان کی تھی کہ ایک پیدائشی اندھا تھا اُسکو کسی نے کہا کہ حافظ جی یا سورداس جی! کھیر کھاؤ گے؟ تو اُسنے جواب دیا کہ بھئی کھیر کیسی ہوتی ہے اُسنے کہا کہ سفید ہوتی ہے اندھا جو کہ سفید رنگ ہی نہ جانتا تھا پوچھا کہ سفید رنگ کیسا ہوتا ہے پھر اُسنے جواب دیا کہ بگلے جیسا تب پھر اندھے بیچارہ نے حیران ہو کر کہا کہ بگلا کیسا ہوتا ہے تب اُس شخص نے اپنے ہاتھ کو ٹیڑھا کرکے اندھے کا ہاتھ پکڑکر اُسپر پھیرا تب اندھے نے کہا کہ مین ایسی کھیر نہین کھانی چاہتا کیونکہ یہ میرے حلق مین اڑ جائیگی۔ پیارے ناظرین کتابی صراف اور حافظ بیچارے سچے ہین کیونکہ انہین کیا خبر ہے کہ روپیہ پیسہ اور بگلا اور سفید رنگ کیسا ہوتا ہے۔ اسی طرح جب حکیم صاحب نے نبض کی شکل تک نہین دیکھی اور یہ معلوم نہین کہ کہان سے آتی اور کہان کو جاتی ہے۔ آہین کیا چیز ہے۔ تو وہ کیا ہاتھ مین ہاتھ لیکر معلوم کریگا۔ اسلئے میرے نزدیک بغیر تعلیم علم تشریح ہونا مشکل ہے۔

طبابت کا کام نہایت نازک اور جواب دہی کا ہے۔ اس دنیا مین بھی اور دوسری دنیا مین روز قیامت خدا کے سامنے۔ اس دنیا کا ایک کیس بہت برس شاید ۳۰ برس ہوئے ہونگے کہ ایک اسسٹنٹ سرجن سے ہوا۔ ایک زہریلی دوائی ایک عیسائی کے بچے کو دیگئی اور اُس بچے کو تکلیف ہوئی لیکن مرا نہین۔ اُس عیسائی نے سول سرجن کی رپورٹ کی اور سول سرجن نے گورنمنٹ مین۔ اس سے اسسٹنٹ سرجن ۱۲ ماہ کیواسطے معطل کیا گیا۔ ولایت مین آئے دن اس قسم کے مقدمے عدالت مین ہوتے ہین لیکن افسوس ابھی تک ہندوستان مین گورنمنٹ نے اس طرف توجہ نہین کی کہ آئے سال دس بیس نئے حکیم اور ڈاکٹر بڑے بڑے شہرون مین جیسے لاہور اور امرتسر اور ہر جگہ مین بھی شاید یہی حال ہوگا) بغیر کسی سند کے بن بیٹھتے ہین اور اُن کے مطب کا خدا حافظ۔ دس بیس نئے حکیمون کی بابت میری ہی رائے نہین بلکہ مجھکو یہ حال ایک حکیم صاحب نے بادا لہنا سنگھ مرحوم عرف ہلکا حکیم بازار [illegible] امرتسر مین رہا کرتے تھے۔ بادا صاحب مرحوم نہایت خلیق ملنسار خوش لباس اور شیرین کلام تھے افسوس موت نہایت بڑی بلا ہے اسکے پنجے سے کوئی نہین بچا۔

"اسباب موت" (Causes of Death) بشرط زندگی کسی آئندہ پرچہ مین ناظرین کے پیش کرونگا۔ جب کبھی مین اُن سے ملتا اور مزاج پرسی کرکے شہر کا حال دریافت کرتا تو کہتے کہ بابو صاحب حکمت کی بہلی کہی۔ ہر سال دیوالی کی آمد پر ۱۰-۲۰-۵۰ نئے جواریئے (جوا کھیلنے والے) ہوجاتے ہین ایسا ہی اسی طرح ہیضہ یا کسی اور وبائی بیماری کی آمد پر حکیم۔ سچ کہتے تھے اب کے طاعون کی وبا مین امرتسر مین بہت سے نئے حکیم اور ڈاکٹر بنے اور خوب روپیہ رولا مثل مشہور ہے کہ کاٹھ کی ہنڈیا ایک ہی بار چڑھا کرتی ہے۔

پیارے ناظرین میں آپکا قیمتی وقت ادہر اودہر کی باتیں سنا کر لے رہا ہون لیکن آپ اسکا نتیجہ نکالینگے تو عمدہ ہوگا۔ مریض کیواسطے اور آپ کے واسطے ایک بیمار کے علاج کے واسطے دو حکیم یا ڈاکٹرونکا مشورہ یا صلاح کرنا اچھا نہین۔ اگر دونون کی صلاح آپس مین متفق ہوگی تو مریض کا نقصان۔ دوسرے حکیمون مین گالی گلوچ لاٹھم لاٹھی جوتا پیزار اور عدالت تک نوبت پہونچتی ہے۔ ہندوستان مین ہی نہین بلکہ ولایت مین بہی۔ راجہ بکرم کو بیتال نے کیا خوب کہا ہے کہ مندرجہ ذیل چیزون یہ دو دو اکٹھے ہوئے اچھے نہین:۔

دو ہستی نہ تھم بجہین۔
دو راجہ نہ دل سہین۔
دو نہ کرگن ایک میان۔
دو پُرسن ایک نا کبہی سوہا پائے۔
ایک وکی دو وید کرین ونا اوس کر۔
کہے بیتال سُن بکرم یہ دو دو بہلے نہ ایک گہر۔

ترجمہ۔ دو ہاتہی ایک کہونٹے نہین باندہ سکتے۔
دو راجہ لڑائی مین ایک طرف ہوتے نہین اچہے لگتے۔
ایک میان مین دو تلوارین نہین سماتین۔
دو مردون کے پاس ایک عورت کبہی نہین تعریف کے لایق ہوتی۔
ایک بیمار کے لیئے دو حکیم۔ اس سے ضرور نقصان پہونچتا ہے۔

میں آپکو ایک دو مریضون کا حال سناتا ہون۔ عرصہ قریبًا دو سال کا ہوا ہوگا کہ ایک مسلمان بہائی شام کے وقت میرے پاس آیا اور کہا کہ میرا لڑکا بیمار ہے آپ چلکر ملاحظہ فرمائین میں نے کہا بہت بہتر اور پوچہا کہ کیا بیماری ہے اُس نے کہا کہ بخار ہی نہین کچہ عجیب ہی بات ہے۔ اُسکو پانی اور ہوا سے نفرت ہے اور کسی وقت اکڑ ہی جاتا ہے میں اُسکے ہمراہ اُسکے مکان پر گیا اور مریض جسکی عمر دس بارہ برس کی ہوگی دیکہا چونکہ پہلے اُس نے پانی اور ہوا سے نفرت بیان کی تہی اور میری تشخیص سگ دیوانہ کے کاٹے ہوئے کی تہی اور دریافت کیا کہ کبہی کتے نے کاٹا ہے۔ تو اُسکے وارثون نے کہا کہ چہ ماہ ہوئے کہ کتے نے کاٹا تہا سو میری تشخیص درست ہوئی کہ اُسکو بیماری (ہائیڈروفوبیا Hydrophobia) یعنے ہلکاؤ کی ہے میں نے اپنی رائے اُسکے وارثون سے ظاہر کی کہ یہ بیماری سخت اور مہلک ہے۔ اتنے مین ایک حکیم صاحب تشریف فرما ہوئے۔ اور آتے ہی کہا کہ اسکو بخار ہے میں نے کہا کہ اُسکو پانی سے نفرت ہے اور گاہ گاہ تشنج بہی ہوتا ہے۔ تب فرمایا کہ یہ بخار اسی قسم کا ہے کہ اسمین پانی سے نفرت ہوتی ہے۔ میں نے حکیم جی کے ہمراہ ہوگئے واسطے دعا مانگی کہ یہ بیمار آپ کے علاج سے بچ جائے۔ اور روانہ ہوا اگر مین اُن سے اصرار کرتا کہ یہ کیس ہلکاؤ کا ہے اور وہ کہتے کہ بخار تو ضرور جوتم جوتا اور لاٹہم لاٹہی ہوتی۔ دوسرے دن سنا گیا کہ بیمار اُسی رات کو مر گیا کہئی روز بعد اتفاق سے میری ملاقات حکیم صاحب سے ہوئی مزاج پرسی کے بعد میں نے پوچہا کہ آپکا بیمار کیسا ہے [illegible] کہ وہ تو اُسی رات کو مر گیا تہا اور وہ کیس ہلکاؤ کا ہی تہا اب میری اور اُنکی خوب ملاقات ہے جسوقت ملتے ہین خندہ پیشانی سے اور دست پنجہ لیکر مزاج شریف دونون طرف سے پوچہی جاتی ہے۔ اتفاق بڑی چیز ہے۔

کلینیکل تہرمامیٹر (مقیاس الحرارت) اور سٹیتھسکوپ (آلہ سینہ بین) یہ دونون اوزار تو ہر ایک حکیم و ڈاکٹر لئے پہرتے ہین۔ اگر اُنکی بناوٹ اور استعمال پوچہا جائے تو بس۔ غرضیکہ تعلیم چاہئیے ورنہ عذر صرف اللہ ہے (حافظ) والا اگلی درگاہ مین نہین سنا جاویگا۔

اگر کوئی اب سوال جراحی کا کرے تو اُسکا جواب یہ ہوگا کہ اُسکا بہی حال ایسا ہی ہے جیسا کہ دوائی کا۔

عرصہ پندرہ یوم کا ہوا ہوگا کہ ایک میرے عنایت فرما کا لڑکا میرے پاس آیا اور کہا کہ میرا نانا کرسی پر چڑہ کر طاقچہ مین سے کوئی چیز دیکہنے لگا تہا تو نیچے سے کرسی پہسل گئی اور وہ گر پڑا آپ چلکر ملاحظہ کرین۔ چنانچہ حسب ارشاد مین روانہ ہوا اور دیکہا تو معلوم ہوا کہ دہنی ٹانگ کی ران کی ہڈی گردن سے ٹوٹی ہوئی ہے۔ چونکہ سپلنٹ اور بینڈیج جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندہنے کے لئے ہوتے ہین۔ انگریزی دوا فروشون کی دکان سے ملنی مشکل ہین۔ اور اگر کہاتی دیر ہٹی) بلاکر بنوائی جاتی ہین تو بہی مشکل نظر آتا تہا میں نے کہا اگر ارشاد ہو تو سینیر اسسٹنٹ سرجن سول ہاسپٹل امرتسر کو بلوا کر فیس دی جاوے

اور کل اشیاء ہڈی باندھنے کی ساتھ لیے آوینگے - چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ تشریف لائے اور ہڈی باندھی گئی اور انکی تشخیص یہی ہڈی ٹوٹی ہوئی کی ہوئی - دوسرے روز مریض نے لیٹے رہنے کی شکایت کی - اور کہا کہ مجھکو مرنا بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ مین لیٹا رہون مجھکو لیٹے رہنے سے سخت تکلیف ہے اسوقت اسکا ایک رشتہ دار جسنے کہ ابھی حال ہی مین حکمت سیکھنی شروع کی ہے بول اٹھا کہ ہڈی وغیرہ کچھ نہین ٹوٹی صرف گوشت پھٹا ہوا ہے - اسسٹنٹ سرجن نے دیوار پر ہڈی ران اور چولہہ وغیرہ کا نقشہ بنا کر سمجھایا مگر وہان کون مانتے تھا - آخر تیسرے دن اس بیمار سے کی ٹانگ کہول اور تیل کی مالش اور پٹی باندھ کر اسپر تیل ڈالنا شروع کیا مجھکو اپنے مریضون سے فرصت نہونے کے سبب مین دو تین ایام تک وہان جا نسکا ایک ہفتہ یا دس روز بعد وہی لڑکا جو پہلے روز آیا تھا آیا اور کہا کہ آپ نے میرے نانا کو بہت دنون سے نہین دیکھا اب اسکا علاج بدل دیا ہے - غرضیکہ مین شام کو گیا اور مریض کو لکڑی کے تخت پوش پر پڑے پایا - اب مجھسے پوچھتے ہین کہ آپ کی کیا رائے ہے میرے کہا کہ ڈاکٹر ہڈی ٹوٹی ہوئی کہتا ہے اور آپ کے حکیم گوشت پھٹا ہوا - اب تیسرا آدمی فیصلہ کیواسطے چاہیے - اتنے مین مریض بولا کہ کیا مین کھڑا بھی ہوسکونگا اور چل پھر بھی سکونگا یا نہین ؟ مینے کہا - ہان - جب ہڈی جڑ جاویگی - اور پیر ان پڑجاتیگی تو آپ لکڑی کے سہارے لنگڑے ہی چل سکینگے - اگر گوشت پھٹا ہوا ہے تو کھڑے ہوجاوین - مریض بیچارہ نہین مین کھڑا نہین ہوسکتا کھڑا ہونا تو درکنار کہ ٹانگ جب کچھ ہلتی ہے تو اسقدر درد ہوتی ہے کہ بیان نہین -

اب جراحی اور دوائی کا حال یکسان ہی ہے -

التماس - قرآن شریف مین حکم ہے کہ جو شخص جہوٹے کی مدد کرتا ہے وہ بھی جہوٹا ہوتا ہے اسلئے میرے نزدیک جو اخبار نیم حکیم یا نیم ڈاکٹر کا اشتہار دیدیا چاہتے ہین وہ بھی جہوٹے کی مدد کرتے ہین - چاہیے کہ اخبار نویس اس آمدنی کو بند کرکے خلق اللہ کو نیم حکیم یا نیم ڈاکٹرون سے بچاوین اور ہر ایک اخبار بغیر سند یافتہ حکیم یا ڈاکٹر کا اشتہار یا آرٹیکل متعلقہ حکمت نہ چہاپین - کیون پیارے ناظرین یہ طریقہ پبلک کو ان کے دہوکہ اور رنگین عبارت اشتہارات کی استعمالات سے بچانیکا ہے یا نہین ؟

اہلحدیث اس معاملہ مین اول نمبر ہوگا - اگر اور اخبارون کی طرح ادہر ادہر کے اشتہار روپیہ اکٹھا کرنے کے واسطے لیگا - تو سعدی کے شعر کا مصداق بننا پڑیگا - ع

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

خدا رزاق ہے میرا کہنا فرض تہا اب آگے آپ کو اختیار ہے -

سوال اول - کیا طبابت کی آجکل یہی حالت ہے یا بری - ؟

" **دوم** - اشتہاری بازاری اور سند یافتہ ڈاکٹرون کی کیا شناخت ہے - ؟ - لیا

" **سوم** - گورنمنٹ کیون دخل نہین دیتی - ؟

بجواب دوائی کی طلب ہے

۱ تولہ نوشادر - ۱ تولہ گوندہ مصری - ۶ ماشہ قلمی شورہ

گہیکوار کی ایک شاخ مسلم ایک تر اشین - [illegible] ادویہ مذکورہ بالا کو باریک کرکے تراشیدہ ٹکڑے پر لگا کر آپس مین جوڑ دین دہوپ مین الٹا لٹکا دین نیچے اسکے ایک پیالہ چینی کا رکہین - ایک گہنٹہ مین جسقدر پانی پیالہ مین جمع ہو - سبز رنگ والی شیشی مین ڈال کر شیشی کو کارک سے بند کرین خوراک دو بوند سے ۴ بوند تک مصری کے ٹکڑے یا بتاشہ مین ڈالکر - خوراک حسب دلخواہ -

پرہیز - لمبی دلیئے چاہیے تیل کی پکی یا تلی ہوئی چیزین - ہوا خوری اور ورزش ضرور کرین - [illegible] اگر اس سے بھی جلد فایدہ مطلوب ہو تو میری تیار کردہ عیال کی دوائی قیمتی ۱۲ منگوا لیوین -

(راقم حکیم محمد ابراہیم بہشتی چوک سنت سنگھ امرتسر)

تلی کی دوا - خاکسار کے پاس ایک دوا مجرب ہے مگر بیمار اپنی مفصل کیفیت بذریعہ خط و کتابت جوابی ٹکٹ کے ذریعہ بتلاوے - اور عمر بھی -

(حکیم حشمت اللہ الدین امرتسر چوک لوہگڑہ)

سلہ جہوٹ ثابت ہونے پر یہ حکم ہے - (ایڈیٹر)

فتویٰ

انصاف (مرقومہ مولوی عبد الحمید صاحب از سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ)

بخدمت شریف مکرمی و معظمی جناب مولوی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ و عافاکم بعد تحفہ و تحیہ سلام مسنون الاسلام کے معروض ہو کہ اگرچہ خاکسار اس لایق نہیں کہ جناب کے کسی مضمون پر مشحون کیسی قسم کی حرف گیری کرے اور نہ یہ اسلامی خصلت ہی ہے مگر چونکہ مومن دوسرے مومن بھائی کا آئینہ قرار دیا گیا ہے کما ورد فی الحدیث اور نیز آنمکرم نے بھی اجازت بخشی ہوئی ہے کہ اہل حدیث میں اگر کسی استفتاء کا جواب خلاف صواب معلوم ہو تو اسکی اصلاح سے مجھے اطلاع دینے کا ہر شخص مجاز ہے۔ لہذا مسائل ذیل کی نسبت عرض پرداز ہوں کہ ان مسائل کے جوابات میں حضور کی طرف سے ضرور تساہل واقع ہوا ہے و لا حرج فیہ لان الانسان مرکب من الخطاء والنسیان۔

(۱) سوال نمبر ۹ کے جواب میں جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ حدیثوں میں آیا ہے کہ اگر کوئی بسم اللہ بھولے سے نہ پڑھے تو ذبیحہ درست ہے اسکے متعلق گذارش یہ ہے کہ صحیح میں اس قسم کا مضمون خاکسار کی نظر قاصر سے کہیں نہیں گذرا جناب کو معلوم ہے کہ اس مسئلہ میں علماء کے تین اقوال ہیں۔ وعند بعض السلف ان ذبیحۃ ترکت التسمیۃ علیہا عمدا او سہوا حرام۔ والآیۃ دلیلہم وعند بعض التسمیۃ سنۃ۔ وقالوا الآیۃ فیما ذبح بغیر اللہ وعند کثیر من السلف ان ترك نسیانا لا بأس وان عمدا فالذبیحۃ حرام (جامع البیان باختصار یسیر) غور کرنے کے بعد راقم کے نزدیک تو کثیر من السلف کا مذہب ہی قوی اور راجح معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس مسئلہ میں تو قطعی فیصلہ آیت لا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ نے ہی کر دیا ہے مگر چونکہ بعض احادیث میں ذبیحۃ متروك التسمیۃ علیہا نسیانا کی حلت پائی جاتی ہے اس لئے وہ احادیث اس آیت کی مخصص ہو جاتی ہیں جیسے دارقطنی کی یہ حدیث جو ابن عباس رض سے مرفوعاً مروی ہے المسلم یکفیہ اسمہ فان نسی ان یسمی حین یذبح فلیسم ولیأکل. وفی اسنادہ محمد بن یزید بن سنان وھو صدوق ضعیف الحفظ (بلوغ المرام)

باقی رہی ابو داود کی یہ حدیث ذبیحۃ المسلم حلال ذکر اسم اللہ علیہا او لم یذکر اور غالباً یہی آنمکرم نے اسی حدیث کو مد نظر رکھا ہوگا۔ سو اسکو دو جواب فریق مذکور نے دیئے ہیں اولاً یہ حدیث مرسل ہے اور محققین فن کے نزدیک مرسل حجت نہیں کما صرح فی کتب الاصول ثانیاً ان دونوں حدیثوں میں تطبیق و توفیق باسانی ہو سکتی ہے باینطور کہ ابو داود کی حدیث مجمل ہے اور دارقطنی کی حدیث اسکی مبین۔ اور مجمل کو مقید پر حمل کرنا ضروریات سے ہے تو ابو داود کی حدیث کے یہ معنی ہونگے کہ مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے خواہ اسپر اللہ کا نام ذکر کیا جاوے خواہ بھول جاوے اور قطع نظر از دیگر دلائل محل نزاع میں صرف آیۃ مرقومہ ہی کافی فیصلہ ہے اگرچہ اس آیت کے مطلب بیان کرنے میں طرح طرح کی تاویلات کی گئی ہیں۔ مگر افسوس کہ وہ تاویلیں ظاہر کے خلاف ہیں بالآخر یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ اگر مختصر بیان سے حضور کو اطمینان نہ ہو تو بمقتضائے فرمان واجب الاذعان دع ما یریبك الی ما لا یریبك اور فمن اتقی الشبہات استبرأ لدینہ وعرضہ کے بھی احتیاطاً یہی ضروری ہے خصوصاً عوام الناس کیلئے اس قسم کے فتوے سخت مضر اور مفتی پر سوء ظنی کا باعث بنجاتے ہیں۔

(۲) ثانی کچھ شک نہیں کہ آیت موصوفہ کو اس مدعا کیلئے عموماً لایا جاتا ہے مگر انصاف یہ ہے کہ اس آیت کے صحیح معنے یہ نہیں کیونکہ ان معنی سے ما کا لفظ جو عام ہے مخصوص بحیوانات ہو جائیگا۔ حالانکہ اس تخصیص کے لئے کوئی مخصص نہیں کیونکہ ما جسکے معنے وہ چیز کے ہیں سب قسم کی چیزوں کو حیوان ہو یا دیگر قسم ماکول سب کو شامل ہے پس آیت کے صحیح معنے یہ ہیں کہ جن چیزوں پر اللہ کے غیر کا نام لیا جاوے صرف غیر کا ہی ہو یا مع اسم اللہ سو ہر حال میں حرام ہے اور یہ معنے بعینہ آیت ما اہل بہ لغیر اللہ کے ہیں (تفسیر القرآن بکلام الرحمن) اور نیل الاوطار باب وجوب التسمیہ اور باب الذبح ملاحظہ ہو نیل میں اس دعوے پر فریقین کے دلایل لکھے ہیں اور لکھا ہے وعکس ہذا الخطابی فقال فیہ دلیل علی ان التسمیۃ غیر شرط علی الذبیحۃ۔ وہذا ہو المتبادر من سیاق الحدیث۔ ہاں حدیث دع ما یریبك بجائے خود واجب العمل ہے لیکن اسکا یہ محل نہیں۔ (دوسرا سوال آیندہ)

---

* آپ ہی کی عبارت منقولہ اسکے خلاف ہے۔ (ایڈیٹر)

انتخاب الاخبار

مرزا صاحب قادیانی کئی دنون سے لاہور مین ایک جلسہ کرنے کی غرض سے ٹھہرے ہین جسکا ذکر اہل حدیث نمبر ۱۳ مین ہمنے لکہا تہا۔ لیکن آخر وہی ہوا جسکی ہمنے پیشگوئی کی تہی کہ اگر جلسہ مین آپ اپنا ہی مضمون سنانا چاہینگے تو مسلمان آپ کی مزاحمت کرینگے چنانچہ ۲۸ اگست کا دن مرزا جی کے لیکچر کا مقرر تہا جو صاحب ضلع کے حکم سے بند ہو گیا۔ مرزا جی ملہم الہامی یا ہم؟

اسلامی مجلس مناظرہ امرتسر مین اس ہفتہ نیوگ پر بحث تہی مولوی ثناء اللہ صاحب نے وعدہ فرمایا تہا کہ جو آریہ اس مضمون پر جلسہ مین تقریر کریگا اسکو رسالہ حق پرکاش دونگا چنانچہ ایک آریہ آیا اسکو انعام مذکور دیا گیا کیونکہ اسکی تقریر سے [illegible] صاف کہدیا کہ نیوگ سے پہلے دو صورتین ہین یا تو عورت بے اولادی پر صبر کرے یا لے پالک بنا لے اگر یہ دونون کام نہ کرے تو برادری مین ٹہیک نیوگ کرائے سو کون ایسی بے غیرت استری ہوگی جو ایسا کام پسند کرے گی۔ مولوی صاحب نے فرمایا بس ہمارا مدعا یہی ہے انہون نے نیوگ کو رد کر دیا۔ (فیروز دین اسسٹنٹ سکرٹری)

سلطان اعظم نے اپنی جیب خاص سے کعبہ شریف کی اصلاح مرمت کا حکم دیا ہے۔

لاسہ صدر مقام تبت مین پانسو کے قریب مسلمان آباد ہین۔ دو تین مساجد بہی ہین۔ لا یعلم جنود ربک الا ھو۔

امیر صاحب کابل اپنے ملک مین ہر طرح کی بیرونی دست اندازی کو روکنے کے لیے بحزم و احتیاط ساعی ہین چنانچہ اپنی فوج مین بہت بہاری ایزادیان کرنے کا ایک سکیم تیار کیا ہے جو افغانستان جیسے وسیع ملک کے واسطے بہت ضروری خیال کیا جاتا ہے۔

بمبئی مین بارش کا موسم گذر گیا ہے مگر بارش نہین ہوئی قحط کا اندیشہ ہے۔ (یہی حال امرتسر لاہور کا ہے)۔

جنگی پولیس کی تعلیم کیلئے سالونیکا مین ایک کالج کہولدیا گیا ہے۔

نگینہ کے ہندوؤن نے ماہیون کو برادری سے الگ کردیا (پوتر جوگ کی برکت)۔

مجرب ادویات

لائف پلز (محبوب حیات) اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہو۔ یا اگر آپ چاہین کہ روزانہ ڈیوٹی اور کثرت محنت سے درماندہ نہ ہون اور پیری مین جوانی کا حظ اٹہائین تو اسکو اپنی جیب مین رکہیے لائف پلز تین بکس کا کورس ہوتا ہے جو بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دنون مین بالکل دور ہو جاتی ہے نامردی ضعف باہ، ضعف اعصاب، ضعف دماغ، ضعف بصر، ضعف معدہ، جریان، سرعت انزال۔ رقت۔ سلسل بول۔ اقلیل البول تقطرہ۔ اور رعشہ وغیرہ کے لئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۸ گولیان عہر

روح دافع بخارات ذہبی تپ دق تپ تپہ وغیرہ :- ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا الٰہی تپ دق تپہ وغیرہ بخارات کے واسطے کرشمہ حیرت بڑی کامیابی کے ساتھ شہرت حاصل کر رہا ہے ایک شیشی سے تین چار مریض صحت پاتے ہین۔ قیمت ۱۲ ار

روح دافع طحال قیمت فی شیشی عہ۔ اس عجیب الاثر روح سے ان لوگون نے جو یونانی ویدک اور انگریزی ڈاکٹری علاج سے مایوس ہو چکے تہے بفضل خدا صحت پائی ہے۔

بوٹیون کا مقوی شربت اعضائے رئیسہ شریفہ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اسکے قوی ہو کر جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہین اگر آپ کسی محنت کیوجہ سے یا نسل کسل یا کسی بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہون تو اسکی ایک خوراک ساری کسل اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کردیگی قیمت فی شیشی ایک اونس ۸ دو اونس عہ۔

جوہر مصفی خون قیمت فی شیشی خورد عہ کلان ۲ فساد خون آتشک خارش۔ خنازیر۔ بہگندر وغیرہ کو بہت جلد زائل کرتا ہے۔ فقط ایک شیشی کافی ہے۔ اس کے استعمال سے یہ امراض نزدیک نہین آتی۔ ایام امراض متعدی مین اسکا استعمال کرنا ضروری ہے۔

محبوب گوہر سرمہ جسکا استعمال دو سرخی۔ بیاض۔ دہند۔ ناسور۔ ناخنہ خیرہ و درد جاتی ہین دو گونہ معجزہ عہ ر

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی منیجر کارخانہ انگریزی و یونانی ادویات چوک سنت سنگہ امرتسر

الحمد للہ کہ اہل حدیث کی تحریک بابت مندرجہ نمبر ۶ اور بعض دوستون کی سعی کارگر ہوئی یعنی جناب مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری بموجب وعدہ میونسپل کمیٹی نے ممبر نامزد کیا اہل حدیث کی طرف سے جناب موصوف کی خدمت مین مبارک۔

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہل حدیث امرتسر مین چہپا۔

ہر جمعہ کو مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR.

اہلحدیث

نمبر ۳۴

جلد ۱

امرتسر ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۹ ستمبر ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہٰذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً مذہبی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عـہ
والیان ریاست سے	۶
روسا اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	عا ۱۲

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت بہ ٹکٹ ڈاک ایک آنہ۔

نامہ نگاروں کے مضامین و تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت منیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے۔ خریدار اپنا نمبر چٹ کا ظاہر کریں

الاسلام دواءنا وحیاتنا

صرف اسلام ہی ہمارے مرض کی دوا ہے

ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم

ہم ثابت کر چکے ہیں کہ ہر ایک قوم جو دنیا میں زندہ اور باقی رہنا چاہتی ہے۔ اس کے لئے ایک خاص سمت معین ہونا چاہیئے جس پر وہ اپنی رفتار کا سلسلہ جاری رکھے اور ایک خاص غایت ہونا چاہیئے جس کے حاصل کرنے کے واسطے مسلسل کوشش کرتی رہے۔ اور ہم مدلل طور پر ثابت کر چکے ہیں۔ کہ ہم نے اپنے لئے کوئی خاص سمت اور غایت

ق۔ اب نہیں وہی ہم یا تو ضلالت میں سرگرداں ہو رہے ہیں جس طریقہ پر ہم چل رہے ہیں۔ وہ دینی یا دنیوی سعادت و فلاح تک پہنچانے والا نہیں ہے اور بحث کے اس سلسلہ میں ہم معلوم کر چکے ہیں۔ کہ ہمارے لئے ایک خاص سمت اور رفتار ہونا چاہیئے۔ پس کیا یہ امر ممکن ہے۔ کہ اسلام ہمارے لئے سمت ہو سکے جیسا کہ وہ ہمارے اسلاف کے لئے تھا۔ اور کیا وہ ہم کو ان اصلی مدارج پر پہنچا سکتا ہے۔ جن پر ہمارے اسلاف کو پہنچا دیا تھا! ہمارے نزدیک ان سوالات کا جواب کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے۔ اگر ذیل کی تمہید پر کسی قدر تدقیق کے ساتھ نظر ڈالی جاوے۔

انسان اپنے اقتضاؤں کی مجبوری سے زندگی کے مختلف طریقوں پر چلنے کے لئے مجبور ہے۔ خالق نے جو بڑی حکمت والا ہے انسان کی جبلت میں ایسے متباین موثرات اور عالم خارجی میں جو انسان کو محیط ہے۔ ایسے فطرتی قوانین رکھے ہیں۔ جو ایک دوسرے کے ساتھ مناسبت اور التیام رکھتے اور درجہ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ اور ان کے سبب سے انسان ظاہری اور باطنی ترقی کے اس درجہ پر پہنچتا ہے جو خدا نے اس کے لئے مقرر کیا ہے علمائے انسان نے ان باہمی فعل و انفعالات اور ان کے نتیجہ کو ناموس ترقی یعنی قانون ترقی کے نام سے موسوم کیا ہے یہ قانون اگرچہ افراد میں پوری طرح نمایاں نہیں ہیں لیکن وہ قوموں میں صاف صاف نظر آتا ہے۔ اس کو معلوم کرنے کے لئے کسی طویل استقراء کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر آپ کسیقدر تکلیف گوارا کر کے اس غرض و غائت کی غور و خوض کریں۔ جو انسان کو اپنی اس طول طویل جہاد میں مدنظر رہی ہے۔ جو دنیا کی نامعلوم باتوں کے معلوم کرنے میں کرتا رہا ہے۔ تو آپ کو ثابت ہوگا۔ کہ وہ غرض و غائیت انسان کا صرف وہ فطری میلان ہے۔ جو اس کو ان موثرات کے مناسب حال ہیں۔ موافقت پیدا کرنے کی طرف ہے۔ بس اس بنا پر کوئی قوم صرف اسی نسبت کے ساتھ ترقی کر سکتی ہے جس قدر کہ اس نے انسانی اور کونی موثرات کے درمیان موافقت پیدا کی ہے اور اس کے اعلی جسقدر ان دونوں قسم کے موثرات کے درمیان بعد ہوگا اسیقدر قوم ترقی سے دور ہوگی جب یہ امر قرار پا چکا تو ہم کہتے ہیں۔ کہ قوموں نے اپنی دوڑ

ہاسے تاریکی میں اضطراب اور سکون۔ اور مسالمت اور محاربت ترقی اور تنزل، زندگی اور موت کی بیشمار منزلیں طے کیں۔ اور زندگی کے انواع و اقسام کے شیرین اور تلخ ذائقے چکھے اور اپنے اس طویل جہاد کے نتیجہ کے طور پر علوم و معارف اور عقائد اور ادیان کا ایک معقول ذخیرہ جمع کیا۔ وہ انہیں حادثات کے ساتھ مصروف کار رہی تھیں۔ کہ ساتویں صدی میں عالم ملکوت سے ایک منادی نے یہ آواز لگائی جس کی صدا روئے زمین کے اطراف میں گونج اٹھی:۔

یاایہا الناس قد جاءکم	لوگو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی
برھان من ربکم وانزلنا	طرف سے حجت آچکی اور ہم تمہاری طرف چمکتا
الیکم نورا مبینا	ہوا نور (ہدایت یعنی قرآن) بھیج چکے
فاما الذین آمنوا	سو جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انہوں
باللہ واعتصموا بہ	نے اسی کا سہارا پکڑا۔ تو اللہ بھی ان کو
فسیدخلھم فی رحمۃ	عنقریب اپنی رحمت کے ساتھ اور فضل کی پناہ
منہ وفضل ویھدیھم	میں لے لیگا۔ اور ان کو اپنے (حضور) تک
الیہ صراطا مستقیما	پہنچنے کا سیدھا رستہ بھی دکھا دیگا:۔

اس آسمانی آواز کی طرف ابھی قوموں کو التفات بھی نہ ہوا کہ انہوں نے دیکھا کہ آواز لگانے والے کے گرد کچھ ایسے لوگ جمع ہو گئے ہیں جنہوں نے اس عہد کو جو خدا کے ساتھ کیا تھا۔ پورا اتارا ہے اور خدا کے اس وعدہ بران کو بشیر ہے:۔

"وعد اللہ الذین آمنوا	تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور
منکم وعملوا الصلحات	نیک عمل بھی کرتے ہیں۔ ان سے خدا کا
لیستخلفنھم فی الارض	وعدہ ہے کہ ایک نہ ایک دن ان کو
کما استخلف الذین	ملک کی خلافت یعنی سلطنت ضرور عنایت
من قبلھم"	کریگا۔ جیسے ان لوگوں کو خلافت عنایت

کی تھی۔ جو ان سے پہلے ہو گذرے ہیں:۔

بعض قومیں ان کے ساتھ تمسخر کرنے لگیں۔ اور بعض نے اعراض کیا مگر وہ خدا کا وعدہ پورا ہوا۔ اور ۵۰ برس کا زمانہ نہ گذرا تھا کہ وہ قلیل جماعت جو محض بے سازوسامان تھی مذہب

علم سیاست - تجارت - صناعت - زراعت - حربیت - عدالت اور مساوات یہاں تمام قوموں میں جو صاحب عظمت و اقتدار تھیں - تابع ہو گئیں - یہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا - اس اہم حادثہ اور اس عظیم الشان انقلاب کا کیا باعث جس کی نظیر نوع انسان کی تاریخ میں نہیں ملسکتی - یا اگر ہم جاہلوں کی طرح صرف اس قدر کہکر چھوٹ جائیں - کہ یہ واقعہ محض اتفاقی ہے اور یا ہم کو عقلا کی طرح یہ کہنا چاہیئے - کہ واقعہ اصول اور قواعد پر مبنی ہے - اور اگر امر دوم عقلا کے نزدیک قابل بحث ہے - تو وہ اصول اور قواعد کیا ہیں ؟ کیا اب بھی ان اصول و قواعد میں قوموں کے زندہ کرنے اور ہمتوں کو ابھارنے اور اولوالعزمیوں کو اکسانے کی صلاحیت باقی ہے - یورپین تمدن کی بنیاد کن اصول و قواعد پر ہے اور کیا وہ اسلامی اصول کے موافق ہیں یا مخالف ؟ اور کیا مسلمانوں کی فوری ترقی سے اس بات پر استدلال کیا جاسکتا ہے - کہ مسلمانوں کا تمدن یورپین تمدن سے افضل ہے ؟ کیونکہ اہل یورپ ایک طویل جہاد و سخت خونریزی کے بعد جسکا سلسلہ صدیوں اور قرنوں تک جاری رہا - اپنی موجودہ حالت پر پہنچے ہیں - یہ تمام مباحث اس قدر اہم و باشان ہیں - جن میں سے ہر ایک کے لئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے - مگر ہم نہایت اختصار کیساتھ ان کی طرف صرف ایک اجمالی اشارہ کرنے پر اکتفا کرتے ہیں :-

ہم گذشتہ فصل میں ثابت کر چکے ہیں - کہ خداوند تعالی نے مادی اور روحانی ترقی کے لئے ایک ہی شاہراہ بنایا ہے - اور وہ یہ ہے - کہ کائنات اور نفس پر صحت کیساتھ نظر کی جائے - لوگ اس شاہراہ سے صرف اس لئے برگشتہ ہو گئے ہیں - کہ انہوں نے اپنی خواہشوں اور اپنے خیالات کی جو علم کے منافی ہیں - اطاعت کی خدا نے فرمایا ہے ” بل اتبع الذین ظلموا اھواءھم بغیر علم “ اور دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ جو قوم کسی ایک قسم کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے اس شاہراہ پر چلتی ہے وہ دوسری قسم کی سعادت بھی بلا طلب حاصل کر لیتی ہے کیونکہ نتیجہ کے لحاظ سے ان دونوں میں باہم ارتباط ہے - ہم نے بیان کیا ہے - کہ صحابہ کرام کا دنیوی سعادت حاصل کرنا حالانکہ ان کے نصب العین صرف روحانی سعادت تھی - اور موجودہ متمدن قوموں کا روحانی سعادت کے قریب پہونچ جانا حالانکہ وہ صرف مادی سعادت حاصل کرنے کے لئے الحاد کا نام لیکر اوٹھے تھے - بالکل بدیہی واقعات ہیں - جن سے ہم کو اس فطری طریقہ کا انکشاف ہوا ہے - جو تمام انسانی قوتوں کو جامع ہے - اور جس کی نسبت خداوند تعالی نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے :-

” وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بھم عن سبیلہ “	اور اس نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے - کہ یہی ہمارا سیدھا راستہ ہے - تو اسی کو چلے جاؤ - اور دوسرے رستوں پر نہ پڑلینا :-
” قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا و من اتبعنی “	اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو - میرا طریق تو یہ ہے کہ سب کو خدا کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو لوگ میرے پیرو ہیں :-

حالانکہ کثرت کے ساتھ قرآن مجید میں دنیا کی ترغیب دیگئی ہے - مگر کسی مقام پر یہ نہیں کہا کہ ان دونوں طریقوں کا اتباع کرو - جو مادی اور روحانی سعادت تک پہونچانے والے ہیں بلکہ ان دونوں کو جمع کرکے فرمایا ہے :-

” من کان یرید ثواب الدنیا فعند اللہ ثواب الدنیا والاخرۃ	جس کو اپنے اعمال کا بدلا دنیا میں درکار ہو تو اللہ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کے اجر موجود ہیں :-
فاتاھم اللہ ثواب الدنیا وحسن ثواب الاخرۃ	تو اللہ نے اُن کو دنیا میں بدلا دیا اور آخرت میں بھی اچھا بدلا دیا :-

یعنی جب وہ اس فطرتی طریقہ پر جو ” انا ھدینا السبیل “ سے تعبیر کیا ہے چلے - تو ان کو دنیوی اور اخروی دونوں قسم کی سعادت حاصل ہوئی :-

ہم علمی تحلیل سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں - کہ یورپ نے مادیات میں صرف اس وقت ترقی کی ہے - جبکہ مادی

حوادث نے اس کو رہنمائی کی۔ اور اس طریقہ پر چلنے کیلئے مجبور کیا۔ وہ علم کے نام سے اس طریقہ پر چلا حالانکہ سعادت حاصل کرنے کا صرف وہی ایک طریقہ ہے۔ اب زمانہ کے حادثات اس کو مجبور کر رہے ہیں۔ کہ وہ اپنے روحانی نقص کی تکمیل کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کریگا۔ تو وہ اس کو پیس ڈالیں گے۔ جیسا کہ دیگر اقوام کو مٹا چکے ہیں۔ "واللہ عزیز ذوالانتقام"۔

(۳) ہم اس طریقہ پر غور کرتے ہیں۔ جو یورپ نے مادی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے اختیار کیا تھا تاکہ لوگوں کو ثابت ہو جاوے کہ وہ اسی طریقہ کا مقدمہ ہے جس کی طرف قرآن مجید نے تیرہ صدیاں پیشتر ہم کو رہنمائی کی ہے۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے یورپین تمدن کی بنیاد ایسے اصول و ارکان پر رکھی گئی ہے جن میں سے کوئی رکن ایسا نہیں ہے۔ جو قرآن مجید میں صراحتاً کیا موجود نہ ہو۔ ہم ان اہم اصول کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور ہر ایک کے مقابلہ میں قرآن مجید کی ایک آیت لکھتے ہیں۔ اس سے ہمارے دو مدعے ثابت ہونگے۔ اول یہ کہ مسلمانوں کا تمدن محض اتفاقی نہ تھا۔ بلکہ اس کی بنیاد ایسے اصول اور قواعد پر تھی۔ جو انسان کی طبیعت اور قوانین فطرت کیساتھ مطابقت رکھتے ہیں۔ اور جو کہ اس نے اعلیٰ اصول کے قرار دینے میں بقدر دس صدیوں کے پیشگوئی کی ہے۔ دوم یہ کہ تمام لوگوں کو معلوم ہو جاوے کہ مسلمانوں کو تمام انسانی امور مثلاً کسی دوسرے کی تقلید کی مطلق ضرورت نہیں۔ سوائے صناعت کے۔ جو عالم کی میراث ہے۔ اور ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف منتقل ہوتی ہے ہم نے اس کو غیر قوموں سے لیکر اہل مغرب کے حوالہ کیا ہے۔ اور اس بحث سے ناظرین کو بطور نتیجہ کے یہ بات معلوم ہوگی کہ یورپ بھی نہ کسی دن اپنے تمدن کی تکمیل کی غرض سے ہماری کتاب کی تقلید پر مجبور ہوگا۔

یورپین تمدن کے اہم اصول جیسا کہ ان کے علوم شہادت دیتے اور ان کے علماء اقرار کرتے ہیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) انسان تمام زمینی کائنات میں اشرف اور افضل ہے۔ خدا نے فرمایا "[1] لقد خلق الانسان فی احسن تقویم"

(۲) انسان دنیا میں اس لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ وہ طبیعت سے خدمت لے اور اس کی اصلاح کرے اور اس سے فائدہ اٹھاوے خدا نے فرمایا ہے۔ "[2] وسخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعا منہ"۔

(۳) انسان چونکہ تمام کائنات میں اشرف ہے۔ اس لئے اس کو واجب ہے۔ کہ وہ صرف اچھی چیزوں کو لے خدا نے فرمایا ہے "واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین" "[3] قل لا یستوی الخبیث والطیب"

(۴) انسانی کمال بغیر علم کے پورا نہیں ہو سکتا خدا نے فرمایا ہے "قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون" "لا یستوی الاعمی والبصیر"

(۵) انسان کو مناسب نہیں ہے کہ وہ اوہام کی پیروی کرے اور بغیر شواہد اور براہین کے کسی کی تصدیق کرے خدا نے فرمایا ہے "وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ ان یتبعون الا الظن وان ھم الا یخرصون" "[4] ولا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا"

(۶) عالم میں قوانین فطرت نافذ ہیں اور کائنات کی چیزیں ایک دوسرے کے ساتھ ارتباط رکھتی ہیں۔ انسان جس قدر ان کو پہچانتا ہے ان کے مطابق کوشش کرتا ہے۔ اسی قدر ترقی کرتا ہے۔ خدا نے فرمایا ہے "[5] فلن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا" "[6] انا کل شیء خلقناہ بقدر"

---

[1] ہم نے انسان کو بہتر سے بہتر ساخت پیدا کیا۔

[2] اور جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اسی نے اپنے کرم سے ان سب کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔

[3] اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ گندی یعنی حرام اور حلال چیز درجہ میں برابر نہیں ہو سکتی۔

[4] جس بات کا تجھ کو علم یقینی نہیں۔ اٹکل پچو اس کے پیچھے نہ ہو لیا کر کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے قیامت کے دن پوچھ گچھ ہونی ہے۔

[5] اے پیغمبر تم خدا کے قاعدہ کو ہرگز بدلا ہوا نہ پاؤ گے۔

[6] ہم نے تمام چیزوں کو ایک اندازہ کیساتھ پیدا کیا ہے۔

(۷) مشورہ جس سے وہ تمام آزادیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو انسان کے لئے ضروری ہیں۔ خدا نے فرمایا ہے۔ "وامرھم شوریٰ بینھم" "وشاورھم فی الامر"۔

(۸) تمدن کی عمارت کے باقی رہنے کے لئے مشارب کا اختلاف ایک ضروری چیز ہے خدا نے فرمایا "ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذالک خلقھم"

(۹) مذہبی کینہ کا ابطال۔ خدا نے فرمایا ہے:۔ "لا ینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین"

(۱۰) اعتدال ہر قسم کی فلاح کی بنیاد ہے۔ خدا نے فرمایا ہے "ان اللہ لا یحب المعتدین"

(۱۱) اعمال میں ثابت قدمی کامیابی کا راز ہے۔ خدا نے فرمایا ہے "واصبر وما صبرک الا باللہ" "ان اللہ مع الصابرین"

(۱۲) عدالت کاملہ خدا نے فرمایا ہے:۔ "واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربیٰ" "اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ"

(۱۳) مساوات۔ خدا نے فرمایا ہے "یاایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثیٰ وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا"

(۱۴) اخوت" خدا نے فرمایا ہے:۔ "انما المومنون اخوۃ"

(۱۵) بغیر فضائل کے کسی کو امتیاز حاصل نہیں ہو سکتا خدا نے فرمایا ہے:۔ "ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم"

(۱۶) سیاحت اور قوموں کے عروج و زوال کے اصول سے واقفیت" خدا نے فرمایا ہے:۔ "قل سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبل"

(۱۷) علم ایک محدود چیز ہے اور انسان کو اس کا ایک تھوڑا سا حصہ دیا گیا ہے خدا نے فرمایا ہے "وما اوتیتم من العلم الا قلیلا" "وقل رب زدنی علما"

یہ اصول جو ہم نے بیان کئے ہیں موجودہ تمدن کے اہم اصول ہیں۔ آپ نے معلوم کیا ہوگا۔ کہ ان میں کوئی اصول ایسا نہیں ہے جو صراحت کے ساتھ قرآن مجید میں بیان نہ ہو چکا ہو۔ ان لوگوں کی حالت پر سخت تعجب ہے جو سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کیساتھ معاوضہ کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتے تھے۔ وہ کیونکر اوس کی طرف کھنچے چلے آئے۔ لیکن سخت تکلیفیں اٹھا کر اور سخت مصائب جھیل کر وہ ایسا کرنے کے لئے مجبور ہوئے۔ مگر آپ دیکھتے ہیں۔ کہ یہ تمدن روحانی حیثیت سے ابتک بہت کچھ ناقص ہے مثلاً استحضار ارواح کی نسبت جو شور و شغب یورپ میں پھیلا ہوا ہے اور ہزاروں علماء ان عجیب و غریب مذاہب میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور ضخیم کتابیں اس کے ثبوت میں تالیف کر رہے ہیں۔ ایک ایسی تحریک ہے۔ جو اہل یورپ کو اس بات کے اقرار کرنے پر مجبور کریگی۔ جس کا وہ اس وقت تک انکار کر رہے ہیں۔ ہماری قوم کے جو لوگ سیاحت یا کتابوں کے مطالعہ کے ذریعہ سے ان کے حالات سے واقف ہو گئے ہیں۔ انکو معلوم ہے کہ وہاں۔ دو سو سوسائٹیاں ایسی ہیں جنکو سوائے اثبات روح و معاد کے کوئی کام نہیں ہے۔ وہ استحضار ارواح اور اون کیساتھ مکالمہ کے متعلق علماء کی تحقیقیں نقل کرتے ہیں۔ ہم ایک فہرست میں زمانہ حال کے بیسیوں علماء کے نام لکھ چکے ہیں۔ جو اس روحانی مذہب کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور جو ضخیم کتابوں کے مصنف ہیں۔ اس سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جو گروہ اس تحریک کا بانی ہے وہ کم عقل اور کم علم نہیں ہے۔ بلکہ اس گروہ میں یورپ کے بڑے بڑے زبردست عالم اور علوم طبعی کے متبحر شریک ہیں۔

یہ تحریک خود اہل یورپ کے اقوال کے مطابق انیسویں صدی کی سب سے بڑی تحریک ہے۔ اہل مصر کے علم میں ابتک نہیں پہونچی۔ اس تحریک سے صرف یہی غرض ہے۔ کہ وہ عقائد ثابت کئے جاویں۔ جنکو خدا نے انسانی نفوس میں فطری طور پر رکھا ہے۔ اور وہ خدا کا اعتقاد اور روح کے وجود اور اس کے خلود کا اعتقاد ہے اگر یورپین تمدن میں یہ کمی پوری ہو جاویگی تو اس کے اصول اپنی نتائج میں ہمارے تمدن کے مماثل ہو جاوینگے۔ اور تب ان دونوں کے درمیان امن اور سلامتی کا قاعدہ اور جسمانی اور روحانی مطالب میں

اعتدال قائم رکھنے کی وجہ سے تمام متمدن اور شائستہ قوموں کا دستور العمل اور عقل اور احساسات کے درمیان موافقت پیدا کرنے والا اور ربوبیت اور انسان کے درمیان آخرت کی بنیاد ڈالنے اور مادی اور روحانی ترقی کے طریقہ کو ایک کرنے والا ہوگا ۔ ولتعلمن نبأہ بعد حین "

(علیگڑھ گزٹ)

اربعین پر ریمارک

نامہ نگار اپنی رائے کے ذمہ وار ہیں -

ان دنوں فتووں سے بازیاں کچھ ایسی سستی ہیں کہ کبھی اتنی نہ ہوں - وجہ یہ ہے کہ ہمارے علماء میں یہ قوت تو رہی نہیں - کہ کافروں کو مسلمان بنائیں - اس کے برعکس یہ ہونے لگا کہ مسلمانوں کو کافر بنانے لگے ہیں - مسلمان بھی کون جو اسلام کے سینہ سپر ہیں - ان ہی میں سے پنجاب کے ایک اجڑے دیار کے رہنے والے مولوی ثناء اللہ صاحب ہیں - جن پر اندنوں بعض علماء نے محض دل کدورت سے جو کسی وجہ سے پیدا ہوئی ہے ایک فتوے شائع کیا ہے - جس پر آریہ صاحبان آج کل گھی کی بغلیں بجا رہی ہیں - اس فتوے کی صحت یا غلطی سے مجھے سروکار نہیں - کیونکہ اس کا جواب مولوی صاحب کی طرف سے عنقریب نکلنے والا ہے - بالکل طیار ہے - صرف اتنی دیر ہے کہ مولوی صاحب موصوف اس معاملہ کو طول دینا نہیں چاہتے - اور خانہ جنگی کو مٹانے کی غرض سے یکم جولائی کو ایک اشتہار دیا تھا کہ میرے مخاطب اپنے مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی بانی فتوی کسی عالم کو منصف منظور کرلیں - میرا جواب سنکر جو فیصلہ کریگا منظور کرونگا - اس کا جواب آج تک نہیں آیا -

ہمارے خیال میں کیا کل اہل الرائے کے خیال میں بھی عین انصاف ہے - مگر تعجب ہے کہ فریق ثانی نے آج تک اس کو کیوں قبول نہیں کیا - خیر مجھے اس سے کچھ مطلب نہیں - نہیں کیا تو دنیا خود دیکھ لیگی کہ فریقین کی نیت کیا ہے - میں فتوے کے مفتیوں کی ذرہ کیفیت بتلانا چاہتا ہوں - میں اپنی ضرورت کے لئے میرٹھ ہوتا ہوا دہلی گیا - میرٹھ میں ایک فاضل اہلحدیث سے نیاز حاصل ہوا - جو کہ مولانا ثناء اللہ صاحب کی مکفرین میں داخل ہیں - ان سے مولانا صاحب کے کفرنامہ کی گفتگو کی جواب معقول تو کیا دیتے لگے بیہودہ الفاظ بکنے جو لکھنا محض فضول ہے - میں نے انکو قابل خطاب نہ سمجھ کر خاموشی کو بہتر جانا ایک بات انکی دیانت داری کی نقل کرتا ہوں - میں نے دریافت کیا کہئے مولانا آپ نے جس پر کفر کا فتوے جڑا ہے - اس کی کوئی کتاب بھی دیکھی ہے یا فتوے پر دستخط ہی کر دئے تو آپ کس صفائی سے بولے کہ کوئی نہیں ناظرین اس دیانت داری پر تحسین کیجئے - دوسرا غضب یہ کہ فتوی پڑھنے کے بدل کی تمہید اور مضمون بھی نہ پڑھا اسکے کی غرض سے دستخط کرا دئے - بعض ان میں بلوغ المرام پڑھتے ہیں - اور بعض مشکوۃ اور نحو میر اور بعض میزان یہ لیاقت اور بے مغز (میرٹھ کی کبھی نہ کام ہوا) میرے بھائی کے جو کہ میزان منشعب پڑھتا تھا دستخط کفرنامہ پر کرا لئے تھے - میں اس پر ناراض ہوا اور فاضل پنجابی کو بھی معقول کیا اور ان سے صاف کہدیا کہ اگر تمنے اسکا نام درج کرا دیا - تو یاد رکھنا کہ عام طور پر مشتہر کر دونگا - غالباً اسی خوف سے کفرنامہ میں اسکا نام معلوم نہیں ہوا ال اور ابجد خوان کفرنامہ میں موجود ہیں - اگر مکفرین نے اپنی اس حرکت ناشائستہ سے توبہ کی میں انشاء اللہ کسی خاص وقت پر وہ کل نام شائع کرونگا فاضل پنجابی نے مجھکو کفرنامہ بھی دکھایا اور ہدایت کی تھی کہ تو کسی سے ذکر نہ کرنا مولانا عبد الجبار صاحب نے سخت منع کر دیا ہے - واہ رے دیانت داری اس سے صاف ظاہر ہے - کہ کسی قسم کا فریب کیا گیا ہے اور مولوی ثناء اللہ صاحب اس سے بیخبر ہیں - اور کفرنامہ میں یہ لکھنا کہ ہمیں سے بارہا اطلاع کی محض بہتان اور افترا ہیں - خیر یہ وہ جانیں اور فاضل پنجابی ہم کو کیا غرض وہاں سے میں دہلی گیا - تو ایک مولوی نابینا سے ملاقات ہوئی انہوں نے بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کو بہت کچھ سنایا اور دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ بھی کورے ہیں - آپ نے بھی مولانا صاحب کی کوئی تصنیف نہیں سنی - نہ دیکھی دیکھئے کیا وہ تو نابینے ہیں - مگر انہوں نے جو مولانا صاحب پہ زبان صاف کی تو شکایت نہیں - وہ حضرت بڑے فاضل ہیں - امام اعظم صاحب کو اپنے شاگرد کے برابر تصور نہیں کرتے - اور دن میں پچاس مرتبہ توہین کرتے ہیں ان حضرت نے بھی کفرنامہ کے ذکر کو

پوشیدہ رکھنے کی ہدایت کی۔ ناظرین اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان لوگوں کا دل خود فتوی کی تکذیب کر رہا تھا۔ مگر جب نفسانیت زائد غالب آگئی تو شائع کر دیا گیا۔ فاضل پنجابی کی لیاقت ملاحظہ ہو۔ آپ ایک مرتبہ فرمانے لگے کیا مرغی انڈا بھی دیتا ہے؟ واہ صاحب آپ اور مولانا ثناء اللہ صاحب پر کفر کا فتوے، "این خیال است و محال است و جنون"۔

ہمارے خیال میں یہ فتوے کفر کسی عناد اور نفسانی غرض سے دیا گیا ہے کیونکہ نہایت مکر و زور سے کام لیا ہے۔ ورنہ اس کو پوشیدہ رکھنے کی کیا ضرورت تھی اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ اور مکفرین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ خدا کے واسطے اسلام پر رحم کرو اسلام روز بروز تنزل پذیر ہے اور یہ سب کچھ آپ ہی کے فساد اور ان فتووں نے کیا۔ مگر آپ لوگ اب بھی باز نہیں آتے کیا خدا کو منہ دکھانا نہیں ہے۔ اگر آپ لوگ بجائے ان جھگڑوں کے مرزا قادیانی کی ایک ایک کتاب لیکچر کی تردید لکھ دیتے۔ تو کیوں آپ کی توقیر بڑھتی۔ اگر ہر شہر کا عالم آریوں اور عیسائیوں سے مقابلہ کر سکتا۔ تو کیوں وہ اتنی ترقی کرتے مگر کرے کون۔ انکو تو اسی سے فرصت نہیں کہ فلاں مسلمان بھائی کافر ہے فلاں کافر ہے۔

مرقومہ محمد نعمت اللہ خان از شاہجہانپور محلہ تاجو خیل نمبر ۵۷

مرزا قادیانی کا لیکچر

۳ ستمبر کو لاہور میں مرزا صاحب کا لیکچر پڑھا گیا جس کا کئی مہینوں سے شور و غوغا تھا۔ لیکچر کا عنوان تھا "اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب" اس لیکچر کے دو حصے تھے۔ ایک حصے میں لیکچرار نے عیسائی مذہب اور آریہ مت کی تحقیق کی کہ ان مذاہب میں کسی طالب حق کو تسلی نہیں ہو سکتی۔ عیسائیوں میں تو یہ عیب ہے۔ کہ وہ گناہوں کا علاج کفارہ بتلاتے ہیں۔ جو بجائے خود گناہ ہے۔ آریوں میں یہ خرابی ہے۔ کہ وہ ویدوں کے تمام دنیا کو مکالمہ الٰہیہ کی نعمت سے محروم جانتے ہیں۔ نیز اس میں ایک مسئلہ اخلاقی بیخ کن ہے۔ یعنی نیوگ۔ دوسرے حصے میں لیکچرار نے اپنے دعوے کا ثبوت دیا۔ کہ میں مسیح موعود کیوں ہوں۔ باقی دلائل تو جو ہیں وہ عام طور پر سب کو معلوم ہیں۔ مگر ایک دلیل نئی بھی ہے۔ کہ قرآن مجید میں جو آیت ہے۔ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا اس کا مطلب ہے کہ جب دنیا کے مذاہب ایک دوسرے پر حملہ کریں گے تو مسیح موعود آئیگا۔ چونکہ اس وقت دنیا بھر کے مذاہب ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں۔ اس لئے میں مسیح موعود ہوں یہ ہے خلاصہ مسیحائی لیکچر کا جو ۴۸ صفحوں پر چھپ کر قیمتاً تقسیم ہوا اس دلیل بازی سے بچوں کو بھی ہنسی آتی ہے۔ کہ یہ دلیل بعینہ اس مشہور دلیل کی طرح جو کسی آپ جیسے فلاسفر نے بیان کی ہوئی ہے۔ کہ زمین اس لئے گول ہے کہ چاول سفید ہیں۔ چلو چھٹی ہوئی۔ مرشد ۳ کو لیکچر دیکر ۴ کو گورداسپور پہنچے ۵ کو دو گواہ استغاثہ کے مکرر جرح کے لئے طلب تھے باقی ۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱ کو گواہان صفائی گذرنے ہیں بعد اسکے حکم سنایا جائیگا۔ غالباً اکتوبر کے وسط میں فیصلہ ہوگا۔ کیا ہوگا؟ العلم عند اللہ۔

غزل در منقبت چہار یار کبار علیہم رضوان اللہ الغفار

طبع زاد منشی عبد الرؤف صاحب باہم (برالہ)

انصار دین احمد مختار چار یار
اسلامیوں کے قافلہ سالار چار یار
سیراب ان سے گلشن دین محمدی
مقبول نزد ایزد غفار چار یار
تائید حق میں جان تک اپنی نہ کی دریغ
حامی دین و قاتل کفار چار یار
باہم رحیم اور تھے کفار پر شدید
ممدوح حضرت داور دادار چار یار
اول از ہمہ کہ او صدیق اکبر است
عمرؓ و غنیؓ و حیدر کرار چار یار
ہیں وہ عماد اربعہ ایوان دین کے
دین محمدی کے ہیں معمار چار یار
تختے الٹتے تھے انہی سے سلاطین روم و شام
فاتح مصر و فارس و تاتار چار یار
دنیا میں ان سے پھیلا ہے دین محمدی
دین حنیف کے ہیں قوی یار چار یار
انجام کے شفیق و اوائل کو خیر خواہ
یکتائے [illegible] عطا بار چار یار

اوسکا عدو ہے بیشک جو ہم کا ہیں دو تو
ہیں دوستدار خالق جبار چاریار

ذکر خدا اور ذکر رسول خدا کیساتھ
آتے ہیں یاد مجھکو ہر بار چار یار

قائم کیا زمانہ میں اسلام کا تمام
اسلام کے ہیں بانی یہ علمدار چاریار

[illegible] دل میں جو انکا غم نہ رکھا
شافع ترے رسول ہیں زنہار چاریار

بنگاہ ۱۲

تمام شد

معلومات عامہ

گزشتہ سے پیوستہ

تاج محل آگرہ کی تیاری میں چوبیس ہزار کاریگر بیس برس تک مصروف رہے۔ اس کی طیاری میں بہت اہتمام کئے گئے ہیں۔ اسی وجہ سے باوجود گذرنے زمانہ مدید کے ابھی تک یہ عمارت کہنہ نہیں ہوئی ہے۔ اس میں نوسو عقیق دو سو چالیس من فیروزہ ۴ سو چالیس من الجزد اور سو من مرجان اور دو سو من یشب اور سنگ سلیمانی اور ۵۰۴ من دودھیا پتھر لگائے گئے ہیں:۔

اس میں قیمتی جواہرات کی تعمیر کے لئے دس ہزار دو آٹھ کار افسر مقرر تھے جن میں ایک ایک شخص کا مشاہرہ ہزار ہزار روپیہ سے کم نہ تھا۔ اور اوس کی تعمیر کے لئے کاریگر بھی منتخب روزگار رہتے۔

دنیا بھر کی موجودہ دار السلطنتوں میں پہلی دار السلطنت اصفہان اور سب سے پہلی مملکت ایران ہے۔ جہاں کہ اس وقت شاہ کجکلاہ مظفر الدین قاچار حکومت کرتے ہیں:۔

لنڈن میں بورڈنگ اسکول میں ہر ایک لڑکے کی تعلیم کے لئے ۲۰ پونڈ سالانہ خرچ کئے جاتے ہیں:

دنیا میں سب سے تیز بہنے والی دریا ستلج فی الپنجاب ہے۔ اس کا انحراج ۱۲ ہزار فٹ ایکسو بیس میل تک ہے:۔

دنیا کے سارے جنگلوں میں تقریباً روزانہ تین لاکھ ٹن لکڑی قیمتی ۸ لاکھ پونڈ کے کاٹے جاتے ہیں:۔

لنڈن میں بوقت ضرورت ۲۰ خاص ہوٹلوں میں ۱۲ ہزار چار مہمانوں کی ضیافت کی جاتی ہے:۔

بنیک انگلینڈ ہر روز ۳۰ لاکھ پچاس ہزار نوٹ برباد کرتی ہے اور بجائے اون کے مطبوعہ جدید نوٹیں قائم کرتی ہے:۔

جرمن کے مشہور انجینیر ہر دس سال میں ایک گولڈ میڈل قیمتی سو پونڈ کا بدون کسی واقعہ بیدہ کے پاتے ہیں:۔

ملک المعظم کنگ ایڈ ایمپرر ایڈورڈ ہفتم کے پاس روزانہ تین ہزار اخبار اور ایک ہزار خطوط پہونچتے ہیں:۔

ساری دنیا میں سو پونڈ کاغذ میں چھ پونڈ کاغذ صرف کتابوں میں صرف کئے جاتے ہیں:۔ (باقی آئندہ)

رقمہ ابو الکمال سید محمد فرخ سیر احسن مانوی بہاری:۔

عبداللہ چکڑالوی کی بے سروپا باتیں

مرقومہ مخدومی مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری از کلکتہ

چکڑالوی صاحب نے اس امر کا بیڑہ اوٹھایا ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے دینی امور میں کافۂ اہل اسلام کا خلاف کیا جاوے اور جس طرح اہل یورپ نے دنیاوی امور میں کل جدید باتوں کو دستور العمل قرار دیا۔ اسی طرح خود بدولت دینی و اسلامی امور میں بھی جدت اختیار کریں۔ حدیث کا انکار تو نئی بات نہیں کیونکہ نئی روشنی والے اس انکار میں سبقت لے گئے ہیں۔ لیکن قرآن مجید کی نسبت آپنے نرالی اور انوکھی بات لکھی وہ یہ ہے۔ کہ قرآن کو صحابہ کرام نے مجتمع اور مرتب نہیں فرمایا بلکہ آنحضرت صلعم کے زمان سعادت نشان میں جمع ہو چکا تھا اور جس ترتیب اور ہیئت کیساتھ قرآن مجید تمام دنیا میں موجود اور مشہور و معروف ہے۔ اوسی ترتیب و تالیف کیساتھ حضرت جبرائیل کے ذریعہ سے آنحضرت پر نازل ہوا جیسا کہ رسالہ اشاعۃ القرآن مطبوعہ نولکشور پریس لاہور کے صفحہ ۷ میں مذکور ہے حاصل اسکا یہ ہوا کہ قرآن مجید کو بتدریج حق تعالی نے اسطرح پر نازل فرمایا کہ اول سورہ فاتحہ نازل فرمائی پھر سورۂ بقر

[illegible]

چکڑالوی صاحب نے بات تو خوب نکالی لیکن یہ خیال نہ فرمایا۔ کہ حق تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں ارشاد فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی الخ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ اس وقت دین کے تمام احکام مکمل اور کافی طور پر بیان ہو چکے تھے یا نہیں۔ اگر ہو چکے تھے۔ تو اس کے بعد چوبیس پاروں میں جس قدر احکام مہمات بیان کیئے گئے وہ بالکل لغو فضول قرار دیئے جائیں گے۔ جیسا کہ حدیث کی نسبت چکڑالوی کا خیال ہے۔ معاذ اللہ کیونکہ جب چکڑالوی نے حدیث کو اس وجہ سے لغو قرار دیا کہ قرآن مجید میں سب مسائل و احکام مفصل طور پر مذکور ہیں۔ تو قرآن کے ۲۴ پاروں کو بھی لغو قرار دینا چاہیئے۔ کیونکہ آیۂ اکملت لکم سے معلوم ہوتا ہے کہ سورہ مائدہ تک تمام احکام پورے طور پر بیان کیئے گئے اور اگر نزول آیۂ مذکورہ کے وقت تمام احکام دینی معرض بیان میں لائے گئے تھے۔ تو چکڑالوی کا یہ کہنا کہ قرآن مجید بترتیب موجودہ کیساتھ آنحضرت صلعم پر نازل ہوا ہے بالکل غلط ہو جائیگا اور صفحہ ۴۷ پر آپ نے آیہ کریمہ وقالوا اساطیر الاولین اکتتبہا نقل کی ہے اور ترجمہ اس طرح کیا اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ یہ قرآن پہلے لوگوں کے قصے ہیں جنکو محمد لکھوا لیتا ہے۔ اب اگر سوال کیا جائے کہ اکتتاب کے معنے لکھوا لینا کہاں سے اخذ کیئے گئے تو غالباً حواس باختہ ہو جاوینگے پھر ترجمہ کے بعد لکھا ہے کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کفار عرب بھی یہ جانتے تھے۔ کہ محمد کے پاس قرآن لکھا ہوا ہے یہاں پر چکڑالوی بہادر نے اپنے مدعا پر کافروں کے قول سے خوب استدلال کیا ہے۔ یہ خیال نہ کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ اوس وقت تمام قرآن نازل ہو چکا تھا۔ اور لکھا گیا تھا یا نہیں اگر تمام قرآن نازل ہو کر لکھا گیا تھا۔ تو اس پر آیت کے بعد بارہ پارے معاذ اللہ لغو اور قرآن سے خارج قرار دیئے جائینگے۔ اور اگر تمام قرآن نہیں لکھا گیا تھا۔ تو چکڑالوی کا استدلال غلط ہوگا۔ اس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کافر لوگ محمدؐ پر افترا کرتے ہیں۔ اور قرآن کو کلام الٰہی نہیں سمجھتے بلکہ یوں کہتے ہیں۔ کہ محمد نے پہلی کہانیاں لکھ لی ہیں اگر کافر لوگ یہ خیال کرتے تھے۔ کہ قرآن محمد کے پاس لکھا ہوا ہے تو وہ لوگ یہ بھی خیال کرتے تھے کہ آنحضرت خود لکھتے ہیں۔ اور لکھنا جانتے ہیں۔ اور وہ لوگ یہ بھی کہتے تھے۔ کہ محمد صاحب ہی آدمی سے قرآن حاصل کرتے ہیں جیسا کہ سورہ نحل میں فرمایا ولقد نعلم انہم یقولون انما یعلمہ بشر چکڑالوی نے اسی خیال سے یہ چالاکی کی کہ اکتتاب کا معنی لکھوا لیا لکھا اور جو معنے واقعی ہیں یعنی لکھنا اسکو ہضم کیا

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش۔
من انداز قدت را می شناسم

باقی آئندہ

فتویٰ

تعاقب بکرم مترجمہ مولوی عبد الحمید صاحب از سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

نمبر ۱ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ قبور کی زیارت بہ نیت ثواب ہے خواہ کہیں ہوں کوئی قید مسافت کی اس میں نہیں الخ جناب کے تمام جواب کا ماحصل یہ معلوم ہوتا ہے کہ قبور کی زیارت مطلقاً سنت ہے خواہ کتنی مسافت پر واقعہ ہوں اور زیارت قبور کے لئے سفر طے کرنا جائز ہے بلکہ سنت ہے مگر جو لوگ وہاں افعال شرکیہ کے مرتکب ہوں انکے حق میں ناجائز ہے فقط تو آپ خاکسار کا مدعا یہ ہے کہ زیارت قبور کے لئے مطلقاً سفر طے کرنا منہی عنہ ہے خواہ کوئی بہ نیت ثواب سفر کرے یا بہ نیت طلب حوائج اور جمہور سلف صالحین و علمائے محققین کا بھی یہی مذہب ہے۔

اڈیٹر مراد یہ تھی کہ بعض جگہ قبرستان میل میل دو دو میل بلکہ اس سے بھی زیادہ مسافت پر ہوتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو بھی جائز ہے۔ کہ اتنی دور کے قبرستان پر جا کر زیارت قبور بہ نیت سنت کر آویں یہ نہیں مراد تھی کہ امرتسر والے باوجودیکہ یہاں بہت سے قبرستان ہیں۔ لاہور کی قبروں کی زیارت کرنے جاویں۔ اور لاہور دہلی کی حالانکہ جو مقصود زیارت قبور ہے وہ یہاں بھی حاصل ہے۔

نمبر ۲ اہلحدیث پرچہ ۷ جمادی الاولیٰ میں سوال نمبر ۷ کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ بے شک بیٹی کا باپ اپنی بیٹی کے نکاح پر دولہا سے روپیہ لیسکتا ہے اور یہ جائز ہے الخ خادم کی گذارش یہ ہے۔ کہ تمام فقہا اس قسم کے روپیہ لینے کی ممانعت پر متفق ہیں اور

بیٹی کے نکاح پر روپیہ لینے کو آزاد کے فروخت کرنے کے مشابہ تحریر کرتے ہیں۔ جناب کے پاس اس کے جواز کی کونسی دلیل ہے اور حدیث میراث احق ما اکرم الخ سے استدلال صحیح نہیں کیونکہ فی زماننا جہلا بھی لڑکی کے والدین جہیز اپنا اکرام کراتے ہیں۔ حالانکہ اس قسم کا اکرام والد کے ذمہ ضروری نہیں اور نیز نکاح سے پہلے بہایت تشدد سے یعنی وصول کرتے ہیں جو بیع حر کے مشابہ اور بیٹی کا بدل کہلاتی ہے

ازبا بیع مبیع وغیرہ کی مشابہت تو خود نکاح میں ایجاب قبول موجود ہے اور اگر غور کریں تو اس میں شک ہی کیا ہے کہ نکاح بھی بیع ہے مگر نہ عین ذات کی بلکہ منافع البضع کی آپ نے فقہا کا ذکر کیا ہے۔ مگر فقہا کے اس استدلال کو نہیں دیکھا جو دس درم مہر کے لزوم پر کیا کرتے ہیں۔ کہ چونکہ ہاتھ بھی دس درم میں (بقول ان کے) قطع ہوتا ہے۔ جو ایک عضو ہے اس لئے عوض البضع بھی دس درم چاہیئے فافہم ولا تعجل

سوال نمبر ۱ بیعت مروجہ فی زمانہ یا بیعت سلسلہ شرعاً کیا ہے فرض یا سنت یا واجب یا مستحب۔

نمبر ۲ اگر ناواقف اس بیعت میں داخل ہو گیا ہو اور مرشد پر بعد میں بد اعتقادی ہو جاوے تو اس کی بد اعتقادی کی سزا و جزا اسے دنیا یا آخرت میں کچھ ملے یا نہیں۔

نمبر ۳ ایسی بیعت میں بیعت کنندگان طالب مطلوب کے حقوق باہم دیگر کیا کیا ہیں۔

نمبر ۴ جناب دوازدہ امام و چہار پیر کس کس کی بیعت ہوئی اور نیز اسماء چند اشخاص جو ان حضرات کے بیعت ہوئے اگر کہیں سے ثابت ہو تو تحریر فرماویں۔

نمبر ۵ آیت کریمہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم کی نسبت اس بیعت مروجہ کی کسی طرح ہو سکتی ہے یا نہیں

جواب ۔ بیعت دو قسم ہے۔ ایک تو پیری مریدی کی بیعت کہ ایک شخص ایک خاندان کا مرید ہے۔ تو اس کا بیٹا بھی اسی خاندان سے مرید ہو۔ ایسا نہ کرے تو گنہگار سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ بے پیرا بھی کہا جاتا ہے یہ تو محض فضول ہے دوم بیعت یہ ہے کہ کسی نیک بخت متبع سنت کے ہاتھ پر اقرار کرے۔ کہ میں آئندہ کو احکام شرعیہ کا پابند رہونگا اس قسم کی بیعت میں بھی گو علماء اہلحدیث کا اختلاف ہے مگر راقم خاکسار کے نزدیک مستحب ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ایسی بیعت لی ہے۔ گو بعد زمانہ رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بیعت کا رواج نہ ہوا ہو مگر جو فعل رسالت سے ثابت ہو اس کے سنت یا مستحب ہونے کے لئے کسی زمانہ کا عملدرآمد ضروری نہیں

نمبر ۲ اگر بد اعتقادی کسی شرعی وجہ سے ہے یعنی پیر کسی گناہ کا مرتکب ہوا ہے تو اس صورت میں گناہ نہیں اور اگر بلا وجہ ہے تو مسلمان خصوصاً پیشوا سے بدگمان ہونا سخت گناہ ہے۔

نمبر ۳ ایسی بیعت میں وہی حقوق ہیں۔ جو ایک محسن کے ہوتے ہیں کہ اس کا ادب کیا جائے مگر ناجائز اور خلاف شرع امور میں کسی بات کا لحاظ نہیں حدیث شریف میں ہے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق

نمبر ۴ اس کا مجھے مفصل علم نہیں اپنے اپنے بزرگوں کے بیعت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام جعفر صادق سے تھے۔

نمبر ۵ آیت موصوفہ بالخصوص تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہے اس کو اگر کوئی تعلق ہے تو اسیقدر ہے کہ نفس فعل مسنون ثابت ہو۔ اس سے زائد کیا۔

سوال نمبر ۱ - بنیت شوکت اسلام مسجد کو سفیدی کرنا اور رنگ وغیرہ کرنا جائز ہے یا نہیں علم الدین از بھیرہ۔

جواب نمبر ۱ حدیث شریف میں آیا ہے۔ من بنی مسجداً للہ بنی اللہ بیتا فی الجنۃ یعنی جو کوئی مسجد بنائے اللہ تعالی اس کے لئے جنت میں گھر بنائیگا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب مسجد کو خوب مزین بنایا تو صحابہ کے اعتراض پر آپ نے یہی حدیث پڑھی تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث کمیت اور کیفیت دونوں کو شامل ہے پس بنیت نیک کوئی حرج نہیں۔

سوال نمبر ۲ مفقود الخبر کی بیوی کتنے سال انتظار کرے شجاع الدین گگری

جواب نمبر ۲ اہلحدیث میں مسئلہ کئی دفعہ آچکا ہے کہ حضرت عمرؓ کے فیصلہ کے مطابق چار برس چار ماہ دس روز انتظار کرے صاحب رد المحتار نے بھی اسی پر عمل جائز کہا ہے۔ اور مولانا عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی نے بھی اسی پر فتوی دیا ہے۔

انتخاب الاخبار

مہم تبت لہاسہ سے ۱۵ ماہ حال کو واپس روانہ ہوجائیگی اور غالباً ۲ ہفتہ میں اپنا سفر پورا کرکے ہندوستان پہنچیگی*

پرنس جارج نے اہل کریٹ سے اقرار کیا کہ جہانتک میرا بس چلیگا - سب سلطنتوں کو متفق کرکے کریٹ کو سلطنت یونان میں شامل کرنے کی کوشش کروں گا - (آپ سے یہی امید ہے)

لیاؤ ٹنگ کی کہ جسکو روسی جنرل نے اپنا صدر مقام بنایا ہوا تھا روسیوں نے نہائت مضبوط مورچہ بندی کر رکھی ہے بہت دنوں سے یہ امید تھی - کہ جاپانی اور روسی فوج میں نہائت خونخوار اور قطعی فیصلہ کرنے والی جنگ اسی مقام پر ہوگی - چنانچہ آجکل لیاؤ ٹنگ ہی کے آس پاس روسیوں اور جاپانیوں میں جنگ ہو رہی ہے اس جنگ کی اہمیت صرف اس ایک بات ہی سے معلوم ہو سکتی ہے کہ دو لاکھ جاپانی فوج لیاؤ ینگ کے قریب روسی فوج سے برسر مقابلہ ہے غالباً اس موقع پر روس کی فوج بھی ڈیڑھ لاکھ آدمیوں سے کم نہیں ہے -

روسی جنرل نے زار روس کو ایک بہت طول طویل اور وحشت خیز مراسلہ بھیجکر اطلاع دی ہے - کہ لیاؤ ینگ کے جنوب مشرق میں ۲۴ ماہ گذشتہ کی صبح سے ۲۵ ماہ گذشتہ کی شام کے ۵ بجے تک روسی اور جاپانی فوج میں برابر جنگ ہوتی رہی - جاپانی فوج روسی فوج کو ان کے مورچوں پر سے ہٹا کر مقام لیان ڈیان سیان پر بڑھ آئی کہ جو لیاؤ ینگ سے جانب جنوب مشرق ۲۳ میل کے فاصلے پر واقع ہے - اس لڑائی میں روسی توپخانہ نے ۴ مرتبہ جاپانی توپوں کو خاموش کردیا - ظاہرا جاپانیوں کا سخت نقصان ہوا*

روسی جنرل نے تار دیا ہے کہ ۲۶ ماہ گذشتہ تمام دن جاپانی فوج نے روسی فوج سے لڑائی جاری رکھی - اس تاریخ کو سب سے زیادہ سخت لڑائی لیاؤ ینگ کے مشرق میں ہوئی - اس لڑائی میں روسیوں کے ۱۴۵۰ - آدمی مقتول و مجروح ہوئے - روسیوں نے ۲۴ جاپانی توپیں بیکار کردیں*

جاپانی جنرل نے ۲۶ ماہ گذشتہ کو انشانچان پر اور جنرل کوروکی نے اینپنگ پر حملہ شروع کردیا - اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۲ لاکھ جاپانی فوج جنرل کوروپاٹکن سے لڑنے کے لئے موجود ہے - روسیوں نے اپنی مجتمع فوج کی نہائت احتیاط کیساتھ مورچہ بندی کر رکھی ہے یہ یقین بڑھتا جاتا ہے - کہ لیاؤ ینگ میں بہت بڑی اور قطعی فیصلہ کرنیوالی لڑائی ہوگی -

جاپانی فوج نہائت جلد جلد پیش قدمی کرکے لیاؤ ینگ سے ۱۰ میل کے اندر اندر پہنچ گئی*

روسی جنرل سکھاروف نے سینٹ پیٹرزبرگ میں ایک تار بھیجا ہے کہ ۲۴ ماہ گذشتہ کو روسی اور جاپانی فوج ایکدوسرے کے اتنی قریب پہنچ گئیں - کہ دونوں فوجوں میں سنگینوں کی نوبت پہنچ گئی - اور اسی وجہ سے روسی فوج کا زیادہ نقصان ہوا - (کیوں نہ ہو - بہادروں کی یہی شان ہے)

انشانچان کو ۲۷ ماہ گذشتہ کو روسیوں نے خالی کردیا انشانچان پر ایک روز تک لڑائی ہوتی رہی - روسیوں کے ۳۰۰ - آدمی مقتول و مجروح ہوئے -

روسیوں نے انشانچان کو اس لئے خالی کردیا کہ جاپانیوں نے مشرق کی طرف سے انشانچان پر پیشقدمی کردی تھی - اس لڑائی میں روسیوں کا سخت نقصان ہوا - روسی فوج نے اس جگہ بڑی ثابت قدمی کے ساتھ جاپانی فوج کے حملوں کی مدافعت کی اور روسی توپخانہ نے بھی بہت اچھا کام دیا - لیکن آخر کار میدان جاپانیوں ہی کے ہاتھ رہا - روسی فوج ہمیشہ پسپا ہوتے ہوتے اکتا گئی - اس لئے جنرل کوروپاٹکن سخت پریشان ہے -

جنرل سکھاروف نے زار روس کو تار دیا کہ ۲۷ ماہ گذشتہ کو روسی فوج نے پسپا ہوتے ہوئے جا بجا توپوں کو میدان جنگ میں ہی چھوڑ دیا - اس روز پندرہ سو سے زیادہ روسی مقتول اور مجروح ہوئے - روسی زخمیوں کے بہت سے زخم تلوار سنگین اور ریوالور کے تھے اس سے معلوم ہو سکتا ہے - کہ کس بے جگری

خزانۃ السیر فی احوال سید البشر

ہر دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کے سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہ ہو اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پاتا ہو۔ یہ کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکے آٹھ چمن ہیں۔ ہر چمن روحانی لذت دینے میں گلزار بہشت کا نمونہ ہے۔ کہانی نہیں ناول نہیں۔ قصہ نہیں اپنے نبی کریم کی سوانح عمری اور مقدس احوال ہے امت مرحومہ کے پاس معجزان معلومات کے ذریعہ سعادت اور کونسی چیز ہو سکتی ہے عربی اور فارسی شناس تو ان زبانوں کی تصنیفوں سے بہرہ مند ہوتے رہے مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں کسی نے دیکھی نہ سنی دیکھنے میں دو جلدیں ہیں۔ مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ جناب مولانا الحاج شاہ محمد عبد اللہ واعظ نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی ہے اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے جسکی مختصر فہرست مضامین کتاب کا آئینہ ہے۔ چمن اول انوار نبوت اس میں ابتداء خلقت نور محمدی سے قصہ اصحاب فیل تک بالتفصیل احوال مرقوم ہے چمن دوم گلزار نبوت اس میں ولادت باسعادت ہونیکے [illegible] سال تک کل احوال ہے چمن سوم بہار نبوت اس میں معراج شریف اور ساتوں آسمان کی جنت و دوزخ کا احوال ہے۔ چمن چہارم اخبار نبوت اس میں ہجرت سے وفات شریف تک احوال ہے ایضاً جلد دوم بشارات محمدی شمائل محمدی۔ عبادات محمدی معجزات محمدی جس وضاحت اور خوش اسلوبی سے یہ احوال اس کتاب میں مندرج ہیں دیکھنے پر موقوف ہے اسکا لفظ لفظ اپنی کشش میں مقناطیسی اثر رکھتا ہے جو اہل دل لوگ اسے پڑھنا چاہتے ہیں کوئی بستی و شہر ایسا نہ ہوگا جس میں یہ کتاب بجز عشاق نبی کے سینے روشن نہ کیے ہوں چند سال ہو یہ کتاب عنقا صفت نایاب ہو گئی تھی اور بوجوہ چند اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا کیونکہ مالک کتاب کے ورثہ سے بمشکل اجازت پائی۔ آخر خوشی خوشی چھپوا کر بلحاظ فایدہ رسانی

قیمت مجلد صرف تین روپیہ ۸ اور بے جلد تین روپیہ ۴

مجلد کی بہت ہی تھوڑے نسخے فروخت ہو گئے اور چند ہی باقی رہ گئے ہیں۔ شائقین جلدی منگوائیں ورنہ پھر کتاب کا ملنا جیسا کہ سابق دشوار ہو جائیگا محصول ڈاک بذمہ خریدار

کتاب ملنے کا پتہ :۔ **لشکر نگار تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب**

مجرب ادویات

عرق ماء اللحم انگوری [illegible] اعضاء رئیسہ و شریفہ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہیں بڑھاپے کے ضعف جسم کی کمزوری۔ تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی۔ تفریح دل ضعف باہ۔ تحسین رنگ اور ہضم غذا کیواسطے نہایت فائدہ کرتا ہے مقوی اعصاب مشتہی و مبہی اعلے درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزا سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر پیر و جوان بچہ و زنان خیط فائدہ حاصل کر سکتا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل ۲ تین بوتل صہ

تقویت النساء جو حیض اور رحم کی بیماریاں ہیں بیماریاں غشیان قے بے خوابی استحاضہ حیض۔ اختناق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جن کا باعث علاوہ گوناگوں تکالیف برداشت کرنیکے بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں ہماری اس تیر بہدف دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے چند آزمائش کرنے والے اصحاب نے اس کو مفید پا کے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۲ اونس سے ۲ ۔ ۴ اونس صہ

طلاء جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بد اعتدالیوں کے سبب شادی کرنیکو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلا کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے ہیں اسکے ہمراہ ہماری لائف پلز (حبوب حیات) کا استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی تین روپیہ (۳)

دافع بواسیر خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہو جاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانیکی حاجت نہیں رہتی تھوڑے سے عرصہ کی ہو۔ تو صرف ایک پڑیہ ورنہ دو یا تین پڑیاں کھانی چاہئیں قیمت فی پڑیہ ۸ دو پڑیہ عہ تین پڑیہ عمہ

بالوں میں لگانیکا خوشبودار تیل بجائے چنبیلی یا دیگر خوشبودار روغنوں کے اس تیل کا لگانا بدرجہا بہتر ہو دماغی بیماریوں مثل نزلہ ضعف دماغ ضعف بصر کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں قیمت فی بوتل للعہ نصف بوتل ۱۲

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینیجر کارخانہ ادویات انگریزی

[illegible]

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

[illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ [illegible] شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

الحمد لله

اہل حدیث

امرتسر ۵ رجب ۱۳۳۱ھ ہجری المقدس مطابق ۱۶ ستمبر ۱۹۱۲ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	مے
رؤسا اور جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	۱۲/

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک واپس۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

ایک آریہ کی سرگذشت

میں کون تھا اور اب کون ہوں!

اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ میں پہلے ہندو تھا پھر آریہ بنا۔ اب خدا کے فضل سے مسلمان ہوں کیوں ہوں؟ اس کا جواب تفصیل چاہتا ہے مگر میں مختصر سی گذارش کرتا ہوں۔ کہ عرصہ ایکسال کا ہوا کہ میرے بڑے بھائی لالہ موہن لال پریذیڈنٹ آریہ سماج سگوئی ضلع جہلم حال شیخ محمد امین صاحب ہیڈ کلرک محکمہ ابرک ماسٹری بعد تحقیق مسلمان ہوئے انہوں نے خاکسار کو بھی ترغیب دی مگر ان دنوں میں نے اس

تحریک کو ایک معمولی سمجھا مگر تحقیق کے درپے رہا قرآن شریف بغور مترجم دو مرتبہ دین اسلام کی کتابیں میں دیکھتا رہا۔ آریہ دھرم کی کتابیں بھی دیکھیں سب سے پہلا مسئلہ یہ زیر نظر ہوا کہ ان دونوں الہامی کتابوں کے لانے والے کون صاحب تھے۔ اور انکی زندگی کے حالات کیسے تھے

اس پہلے مسئلہ میں میں نے قرآن شریف کو پاس شدہ پایا اور وید کو فیل کیونکہ ان کے لانے والوں کے حالات معلوم نہیں۔ اس کے بعد دونوں کے احکام کا اندازہ کیا تو آریہ مت کے دو مسئلے میری تحریک دلی کے لئے کافی سبب ہوئے۔ ایک تو ہون جس میں خواہ مخواہ کی ٹلکس لگائی گئی ہے کہ ہر آریہ اتنا ہون کرے یعنے گھی وغیرہ جلاوے جس پر ادنی خرچ ۳ روپیہ کا ہو میں سچ کہتا ہوں مجھے یہ حرکت ایسی فضول معلوم ہوئی کہ میں نے کئی ایک آریوں سے پوچھا کہ اگر یہی خرچ کسی نیک کام پر کیا جاوے۔ تو کیا اچھا ہو مگر مجھے سخت افسوس ہے کہ اس کا کوئی معقول جواب نہیں ملا ناظرین بھی اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ ایک غریب جس کی ۳ روپیہ ماہوار کی بمشکل یومیہ آمدنی ہو اور ایک بیوی و دو ایک بچے بھی وہ ایسا اجباری ٹیکس کیونکر اٹھا سکتا ہے۔ یہ حکم بھی ایسا فضول معلوم ہوا کہ آریہ مت کے تمام دعوے کہ ہمارا مذہب فلاسفی پر مبنی ہے غلط معلوم ہوئے دوسرا مسئلہ رہا اس کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ وہ بڑا ناپاک اور پر از شرم حکم جسکا پیارا نام نیوگ ہے میرے دل کی منزل بنیاد کو گرانے کے لئے بڑا مؤید ہوا میں نہیں جانتا کہ اس کی فلاسفی کیا ہے۔ کہ ایک مرد اپنی عورت کو حکم دے کہ بیلی پاس جا اور بیج نطفہ ڈلوا لا اور میرا جانشین وارث بنا خدا کی پناہ ایسی بیکسی کیا دنیا کی نسبت اس کے مقابلہ میں میں نے اسلام میں سب سے اول توحید اور عبادت خداوندی کو مقدم پایا اور نہایت ہی نیک اخلاق کی تعلیم عفت اور پاکیزگی کے احکام اس لئے میں نے سمجھا کہ کسی مذہب پر آدمی چلنے کے لئے اگر کوئی مذہب قابل قبول ہے۔ تو اسلام ہے۔ چنانچہ بحمد اللہ ۱ ستمبر کو میں بمقام لاہور انارکلی مسلمان ہوا اور اپنے بھائی صاحب کو میرے ملنے جانے والا تھا کہ میرے دوست مولوی عبدالجبار صاحب و مولوی حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی نے مجھ کو بغرض تحقیق کیلئے جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں اپنا رقعہ دیکر بھیجا اور میں نے آنجناب کی خدمت میں حاضر ہو کر کئی ایک باتوں کی مزید تحقیق کی اور اپنی مختصری سرگذشت بغرض اندراج اخبار اہلحدیث لکھکر پیش کر دانہ شد ۱۔ — ایڈیٹر

خدا خود میر سامانست
ارباب توکل را

بقلم خود جیت رام حال عبدالرحمن

مباحثہ نگینہ کا مبارک نتیجہ

۲۶ اگست سنہ ۱۹۰۳ء کو نگینہ میں اندر منڈ کلان قوم برہمن میں ایک کمیٹی ہوئی ہے کہ کوئی شخص برہمن مذہب کا آریہ نہ ہووے۔ اگر آریہ ہو جاویگا خارج از برادری کر دیا جاویگا۔ چنانچہ جو کچھ برہمن یہاں ہیں سب تائب مذہب آریہ سے ہو کر دھرم سماج میں داخل ہو گئے صرف دو آدمی مذہب آریہ میں برہمن قوم کے باقی رہ گئے ہیں اونکو برادری سے خارج کر دیا ہے اور سب برہمنوں کے دستخط ہو گئے ہیں۔ یہ بھی تجویز ہوا ہے۔ کہ کوئی برہمن کسی آریہ کا نیوتہ یا کسی مذہبی رسم کے ادا کرنے کو نہ جاوے۔ جو جاویگا۔ وہ برادری سے خارج سمجھا جاویگا۔ اب اس تجویز قومی سے نگینے کے لٹو آریوں میں کھلبلی مچ رہی ہے۔ اور سب کا یہی خیال ہے کہ مذہب آریہ کوئی چیز نہیں ہے مباحثہ نگینہ نے آریہ مذہب کے ایسے پول کھول دئے کہ جس سے خود قوم ہنود میں تہلکہ ہو گیا۔ اور مذہب آریہ کو خیرباد کر سناتن دھرم پر واپس آنے لگے۔ اور جنکو ہدایت پہنچی وہ مسلمان بھی ہو گئے یہ بھی حقانیت اسلام کی روشن دلیل ہے۔

حکیم ارتضیٰ علی از نگینہ۔

کلام المبین جس کا دو ہفتوں سے اعلان ہو رہا اس ہفتہ میں بھی طیار نہیں ہو سکی کیونکہ علماء کی تصدیقات کا سلسلہ ہنوز جاری ہے آئندہ جمعہ تک انشاء اللہ کتاب قریباً دو سو صفحہ کی ہے اور

قیمت معہ محصول ۲ کے ٹکٹ ملفوف کرکے بھیجدیں منیجر اہلحدیث امرتسر

ہائے شراب!

الحمد للہ کہ ڈیرہ دون میں اندنوں مسلمانوں میں شراب خوری کے انسداد کے لئے تحریک ہو رہی ہے۔ یقین ہے کہ اس کا نہایت عمدہ اثر ہونے کی امید کیجا رہی ہے۔ چنانچہ ہر قوم کی پنچایتیں ہو رہی ہیں۔ ہر اتوار کو عام جلسہ ہوتا ہے۔ قصائی۔ کنجڑے۔ درزی۔ گھوسی وغیرہ قوموں نے پنچایتیں کر کے شراب خوری چھوڑ دی ہے۔ اگر کسی شخص کا شراب پینا ثابت ہو تو اس کے واسطے مقرر کی گئی ہیں یعنی جرمانہ اور برادری سے علیحدہ کر دینا۔ اور حقہ پانی کل مسلمانوں سے بند کر دینا وغیرہ وغیرہ۔ بہت سے آدمیوں نے شراب خوری چھوڑ دی ہے۔ اور بعض کہ جنہوں نے علانیہ شرابخوری کی بعض کو مار پیٹ کر چھوڑ دیا گیا۔ بعض کو حوالہ پولیس کر دیا گیا۔ چنانچہ دو شخصوں کو چالان ہو کر ایک ایک ہفتہ کی قید ہوئی۔ بعض نے جرمانہ ادا کیا بعض کو برادری سے علیحدہ کر دیا گیا اور کل مسلمانوں سے حقہ پانی بند کر دیا گیا۔ بہشتیوں نے بھی پنچایت کر لی ہے کہ شرابی کے یہاں کوئی پانی نہ بھرے۔ دھوبی نائی بھنگی وغیرہ کے انتظام کی تجویز بھی ہو رہی ہے۔ کہ کوئی شرابخور کے ساتھ کسی طرح کا معاملہ نہ رکھے۔ شرابخور کا مردہ اور جنازہ بھی کوئی مسلمان نہ اٹھاوے اور نہ پیش امام مسجد اس کے جنازہ کی نماز پڑھاوے۔ جو شخص کسی شرابخور کی رعایت یا طرفداری کرے۔ وہ بھی اسی کے موافق سزا کا مستحق ہوگا۔ اکثروں نے تو شرابخوری چھوڑ دی ہے۔ اور جو کچھ چوری سے پیتے بھی ہونگے۔ تو امید ہے۔ کہ انشاء اللہ وہ بھی چھوڑ دینگے۔ یہاں کی شرابخوری بڑے بڑے شہروں سے بڑھی ہوئی تھی۔ چنانچہ پچھلے سال کی شراب کی آمدنی قریب ڈیڑھ لاکھ سنی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ کل مسلمانوں کو توفیق دے کہ اس آفت ناگہانی کو قطعی چھوڑ دیں: آمین ثم آمین

بندہ محمد یاسین از ڈیرہ دون!

اڈیٹر ٹمپرنس گائڈ امرتسر خبردار!

وہ بھاگا

جناب من!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرصہ قریب چار ماہ کے گذرا کہ میں علیگڈھ کوٹھی ڈوگی والی پر مقیم تھا حسن اتفاق سے ایک آریہ صاحب مسمی لالہ کشن لال سپرنٹنڈنٹ آریہ ویدک آشرم علیگڈھ سے گفتگو پیش آئی۔ آریہ موصوف نے اسلام کے متعلق (جیسا کہ ان لوگوں کا عجیب و غریب طرز تقریر ہوتا ہے اور اور بجا تاسف ہے سوا بے اصول اور بے سر و پا باتوں سے اپنے کو یہ لوگ فرد فخر دیا کرتے ہیں۔) ہمارے اس سوال پر وہ جیسا کہ ہمیشہ سے اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں محقق ہوں۔ اور یہ کہ بے تعصبانہ طریقہ سے مذاہب کی صداقت تحقیق کرنا عمدہ بات سمجھتا ہوں اس قدر عرصہ کی تحقیق کے بعد اب انکو دائرہ اسلام میں داخل ہونیکے متعلق جو جو اعتراضات بیان کئے ہیں وہ محض معمولی اور بلا شبہ کیا کہنا بھی بیجا نہ ہوگا کہ وہ طفلانہ اقوال سے کم نہ تھے۔ اور وہی معمولی باتیں تھیں۔ کہ جو چند دنوں سے اور یورپ والے بیان کرتے چلے آئے ہیں۔ اور جن کے بکثرت جوابات ان رسالوں میں جو ان کے رد اعتراضات کے متعلق قاطع اور بالکل تسکین بخش اسلام کی طرف سے لکھے گئے بلکہ اسلام کے ایک عجیب معجزہ کے طور پر بھی انہیں کی قوم میں سے بکثرت محققین مثل مسٹر گبن وغیرہ اور حال ہی میں مسٹر آرنلڈ وغیرہ نے اپنی اپنی تصانیف پریچنگ آف اسلام وغیرہ میں ان مہملات اور بہتان کا ایسے محققانہ طریقہ سے جواب دیکر کلام کرنے کی گنجائش نہیں چھوڑی بلکہ بالکل مطابق اور صحیح ہے۔ اگر یہ کہا جاوے کہ یہ وہی معمولی باتیں ہیں۔ کہ جو ابتدائے اسلام سے کفار مکہ سے لیکر اس وقت ہر زمانہ میں مخالفین کہتے اور سنتے چلے آتے ہیں منجملہ ان معمولی باتوں کے کہ جو بکثرت تصانیف یورپ وغیرہ سے پائی گئیں یہ عجیب اعتراض ہے کہ اسلام بذریعہ تلوار پھیلایا گیا۔ جو آریہ صاحب موصوف نے بیان کیا۔ جسکا جواب پانے اور ثابت نہ کر سکنے پر انہوں نے

مہلت چاہی جس پر راقم نے عرض کیا کہ کچھ شرط ہو جانے پر پھر آپ جس قدر عرصہ کی چاہیں مہلت لے سکتے ہیں چنانچہ وہ آمادہ ہوئے اور یقین سے مبلغ دو سو روپیہ بطور فیس شرط منظور کر کے اونکو ان کے قلم سے تحریر کرا کر یادداشت کا پرچہ دیدیا گیا یہ کہ راقم مبلغ دو سو روپیہ ادا کریگا - اگر وہ آپ اس قول مذکورہ بالا کا آیہ قرآنی یا احادیث کتب صحاح سے دیدیں غرض ایک عرصہ اس گفتگو کو گذرنے بعد لالہ صاحب موصوف کو بذریعہ جوابی کارڈ کے اطلاع بھیجی کہ وہ ایفائے وعدہ کریں لالہ صاحب موصوف سے بجز جوابی کارڈ کی ضبطی کے کچھ جواب نہ ملا اس پر بذریعہ جوابی رجسٹری شدہ تحریر کے لالہ صاحب سے عرض کیا گیا رسید پہونچی مگر جواب تحریری ندارد اب تک - اب پھر بھی ایک ماہ انتظار کرنے کے بعد میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ اس معاملہ کو معہ اپنی تھوڑی سی ادنیٰ ناچیز تحریر کے جو اونکے قدیمی اعتراض کے متعلق ہو اخبارات میں شائع کرا دوں - تاکہ ہر شخص پر ظاہر ہو جاوے اور ایسی جا دلیری سے واقف ہو کہ بے بنیاد اصول پر دلیری کیسا فخر کر لینا اور پھر جناب کے نام سے جیسا کہ تحریر ہو چکا قطعی لاجوابی کے پہلو سے مہر خموشی سے کام لینا کیسی شرمناک بات ہے -

الراقم محمد حامد علیخان از قصبہ لیہ ضلع ایٹہ ۲۹ر اگست ۱۹۱۹ء

خانہ جنگی

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آن آشنا کرد

(نامہ نگار اپنی تحریر کے خود ذمہ وار ہیں)

اس اخبار کے معزز ناظرین سے مجھے امید ہے کہ آپ ایک نظر اس طرف بھی دیکھکر میرے دکھ میں شریک ہونگے اگرچہ میری اس تحریر سے آپ لوگوں کی ہرگز ہرگز دلچسپی نہ ہوگی - کیونکہ اس میں نہ وہ لکھنؤ کی زبان ہے - نہ مزیدار اشعار ہیں جس سے عموماً طبیعت کو دلچسپی ہوتی ہے - اور نہ اتنی قابلیت ہے کہ جو قابلوں کو پسند ہو بلکہ اس وجہ سے امید ہے کہ میں اس وقت اپنے پیارے اسلام کا رونا رو رہا ہوں - اور اس کی پر درد کہانی سنا رہا ہوں - جس کا سننا ہر مسلمان پر ضروری ہے -

پیارے ناظرین! آپ لوگوں نے ضرور جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب (مالک اخبار) کا نام نامی سنا ہوگا اور ضرور سنا ہوگا اور کیوں نہ ہو آپ نے اسلام کا کیسا بول بالا کیا اور کیسے کیسے مقابلوں پر غیر ملتوں کو شکستیں دیں - واہ واہ ماشاءاللہ آج سارے ہند میں آپ کا شہرہ ہے ہر شخص آپکا دعاگو ہے اللھم متع المسلمین بطول حیاتہ آمین ایک عرصہ سے سنا گیا تھا کہ آپکی تفسیر (المسمی بہ تفسیر القرآن) پر اعتراض کیے گئے ہیں - اور نعوذ باللہ آپ پر کفر کا فتوی لگایا گیا ہے میں نے سمجھا کہ علمائے کرام کی نیت خالص ہے - اور پاک قرآن کی صحت کے درپے ہیں - انشاءاللہ تعالی ہو گھر کی بات صلح سے صاف ہو جاویگی - مگر حضرات نے اربعین شائع ہی کر دیا اگرچہ ہزار مولوی موصوف نے سر مارا اور اخباروں میں اشتہار شائع کیا کہ صلح کر لیجئے صلح کر لیجئے مگر بقول شخصے ہر چہ خواست والا مضمون ہوا اب آ کے اس معاملے نے اس قدر طول کھینچا کہ یہ رائی کا دانہ پہاڑ ہو گیا اور مولوی صاحبوں میں ٹولیاں بٹ گئیں کچھ ادھر اور کچھ ادھر جس کے یہ حضرات خواہاں تھے کہ جہاں تک ہو گھر ہی میں شکار کھیلیں حضرات مرد میدان بن کر مخالفان باطل کا مقابلہ کیجئے تو معلوم ہو - اور ثابت ہو گیا کہ خلوص ان سے کوسوں دور سے بھاگ گیا تھا -

ع آہ کی ہچکیں لگی درد جگر میں اٹھا

اور پیارے اسلام کی بیکسی پر سخت صدمہ ہوا کہ ہائے یہ لوگ جو اسلام کے رکن کہلاتے ہیں انکی یہ حالتیں افسوس صد افسوس ہزار افسوس کیوں میرے مکرم علمائے کرام کیا آپ کو اسلام کے اتفاق نے اسکی اجازت دی ہے ہرگز نہیں کیا صحابہ کرام میں اختلاف مسائل نہیں ہوتا تھا - اور سب لوگ ہی جھٹ سے کفر کا فتوے لگا دیتے تھے حاشا ہرگز ایسا نہیں - پیارے علماء آپکی شان اور یہ اختلاف کس قدر افسوسناک بات ہے - کاش آپکو یہی خیال مانع ہوتا کہ

تبرک
بابو عبد الغفار
تبرک رسالہ
قیمت
حق
آریوں کے
قیمت
الہامی
وید اور قرآن
آریہ اصولوں
قیمت
تقابل
توریت انجیل
مقابلہ اور قرآن
قیمت
اہل حدیث
قیمت
منیجر اہلحدیث

ہم خانہ جنگیوں سے اسلام کو ذلیل و کمزور کر رہے ہیں تو مولوی صاحب موصوف کے پاس جا کر بلا کر تصفیہ کرنے اور یہاں تک بات نہ ہوتی مولوی صاحب ذرا چشم عبرت کو کھول کر دیکھئے کہ آپکی اس حرکت سے غیر اقوام کیسے ٹھٹھے اڑا رہے ہیں شرم شرم شرم شرم ہاں حضرات یہ تو اس وقت تھا کہ واقع میں کفر کی کلمات کبھی ہوتے مگر میں ایک مسلمان کی حیثیت سے سچ عرض کرتا ہوں (کہ قطع نظر صحت و غلطی کے کیونکہ قدرت نے غلطی انسانکی جزو کر دی ہے -) کہ یہ جو کفر کا نتیجہ نکالا گیا ہے - ہرگز ہرگز صحیح نہیں اور سراسر انصاف کا خون کیا گیا ہے - میرے معزز علمائے کرام اب کہاں تک اسلام کو روؤگے بس اتنی التجا دست بستہ ہے کہ میری تحریر میں بعض الفاظ جو ظاہراً سخت ہیں - اور وہ فقط جوش تقریر میں نکل گیا ہے معاف فرما کر آپس میں برضامندی فریقین صلح کر لیجئے - اور غیر ادیان کو جو ہر وقت آپ لوگوں میں پھوٹ کے خواہاں اور منتظر ہیں ذلیل اور مایوس کر ڈالئے - حضرات آپ لوگ اور یہ پھوٹ چھی چھی چھی - بس اب اے خدا میری دلی آرزو ہے کہ اگلے اخبار میں میری آنکھیں صلح کی خبریں دیکھیں پھر چلتے چلتے اتنا عرض کئے دیتا ہوں کہ حضرات اسلام ہی کی خیال سے صلح کر ڈالئے اور ضرور — الراقم

کیا کہوں کسے کہوں درد کہاں اٹھتا ہے -
جی جو جلتا ہے تو پہلو سے دھواں اٹھتا ہے

بہاری طلبہ مدرسہ احمدیہ آرہ

اخلاقی نظم

قد کا ہے کام ہو پئے تعظیم بنے
قلم کاتب مطلب بدم تسلیم بنے
خے بنے عین بنے غین بنے جیم بنے
دال ہو ذال بنے واو بنے میم بنے
ماہ نو ہو مہ کامل سے کمان تیر سے ہو
بڑھ کے ایام جوانی میں قد پیر سے ہو -

سر کا ہے کام ہر اک وقت کمان بنکے جھکے
حق کے سجدے کیلئے کلک روان بنکے جھکے
قدر مردم کرے ابروئے بتان بنکے جھکے
موقع شرم پہ محراب مکان بنکے جھکے
آستان ادب و عجز سے اٹھے نہ کبھی
کلہ کبر و رعونت کو جگہ دے نہ کبھی

کام ماتھے کا ہے چومے در معبد کی زمین
کبھی ہونے نہ دے ہنگام غضب چلو چین
سجدہ حق کرے سے لے بوسہ قرآن مبین
قشقہ عجز کو چہرے کی بنائے تزئین
خط قسمت میں جو تحریر ہے مانے اسکو + کرے وہ کام جو سونپا ہو خدا نے اسکو

کام ابرو کا ہے غصہ نہ اظہار کرے + فتنہ غیظ نہ بل ڈال کے بیدار کرے
بن کے تلوار نہ انسان پہ کبھی وار کرے
مردم دیدہ جو ہیں ان سے یہ گفتار کرے
بہ تسلیم زمانہ سے میری صورت خم ہو -
مائل سجدہ حق میری طرح عالم ہو -

کام ہے آنکھ کا کیفیت دنیا دیکھے -
رات دن قدرت خالق کا تماشا دیکھے -
اشک ڈھالے جو بتر حال کسی کا دیکھے -
نہ کرے لالچ اگر مال پرایا دیکھے -
صبح کو جاگ کتابیں پڑھے سوئے شبکو
دیکھے جس طرح بنے ایک نظر سے سب کو

کان کا کام ہے احکام خداوند سنے
اچھی باتوں کو سنے وعظ سنے پند سنے
شعر دلچسپ سنے مصرع دلبند سنے
سخن عاقل تقریر خردمند سنے
چاپلوسی کو سماعت نہ کرے بہرا ہو
نہ سنے غیبت احباب نہ سچ ہو یا ہو

ناک کا کام ہے خوشبوئے گل تر سونگھے
عود و لخلخہ و عنبر و اذفر سونگھے
فرحت دل کے لئے عطر معطر سونگھے
غیر عورت کا نہ گیسوئے معنبر سونگھے
آپ کو غصہ کی صورت سے نہ بدنام کرے
کٹنے پائے نہ کسی بات سے وہ کام کرے

کام ہے گال کا پھولے نہ غضب سے زنہار
نہ کرے خندۂ بیجا کا ذرا بھی اظہار
نہ بنے بوسہ گہ دشمن و یار و اغیار
گرمی غیظ سے ہو سرخ نہ مانند انار
موقع شرم جو دیکھے عرق آلودہ ہو
کرے اظہار مسرت جو دل آسودہ ہو

کام ہے منہ کا نہ پھولے کبھی ہنگام غضب
نہ بنے سعد ایسا کہ دیکھیں دم بیماری سب
منہ چڑائے نہ کسی کا کرے تقریر ادب
کھائے وہ چیز کہ جو کھانے کو دے مرضی رب
غیر سے حق کے سوا طالب امداد نہ ہو
نہ کہے بات وہ جس سے کوئی دل شاد نہ ہو

لب کا ہے کام کرے یا خدا پند کرے
سخن لطف کو شیریں صفت قند کرے
خوش بیانی سے فصیحوں کی زبان بند کرے
گفتگو جب کرے دلکش کرے دلبند کرے
دھیان رکھے نہ کسی بات کی پیچ ہونے پائے
سچ نہ ہو جھوٹ کبھی جھوٹ نہ سچ ہونے پائے

کام ہے دانت کا نکلے نہ کبھی بے موقع
نہ کرے خواہش اظہار خوشی بے موقع
چاہیے جب کچھ ہو نہ آئے دے ہنسی بے موقع
نہ کرے ہونٹ جدا گر خفگی بے موقع
جب کبھی موقع غیرت ہو تو انگلی دابے

نستین ماخذ نہ آئیں تو چھپنا چاہیے

کام ہے نوک زبان کا کہے انصاف کی بات
اپنی تقریر کو شیریں کرے مانند نبات
خوش بیانی سے کرے بلبل شیراز کو مات
کرے تضحیک بدی کی کرے نیکی کی صفات
مشاغل یاد الہی ہو جہالت نہ کرے
بدزبانی کرے جھوٹ کی وکالت نہ کرے

کام گردن کا ہے ممنون خدا ہر دم ہو
دست الطاف زمانہ کی سدا ہمدم ہو
طوق زندان سے عدم واقف و نامحرم ہو
بار عصیان سے خم عجز و ادب سے خم ہو
کوئی احسان ہو تو اپنے لئے اسکو بنائے
طوق منت ہو تو نا اپنے لئے اسکو بنائے

کام بازو کا ہے پیدا کرے قوت سے معاش
اپنے بوتے پہ کرے قوت کے اسباب تلاش
نہ کرے خواہش روزی گروہ اوباش
نہ کرے زعم میں طاقت کی ہر اک سے پرخاش
نخل فتنہ جو اگے جڑ سے اکھاڑے اسکو
خودسری جو چڑھے سر تو پچھاڑے اسکو

ہاتھ کا کام ہے ہرگز نہ چھوئے غیر کا مال
نہ تحریر سے ظاہر کرے بیجا خیال
دے اسے نقد تمنا کرے سائل جو سوال
پونچھے آنسو رخ غمناک کے بگڑ وبال
آستین سے نہ ہو باہر نہ جفا کو اٹھے
سبحہ گرداں ہو کرے عجز دعا کو اٹھے

کام سینے کا ہے ہنگام مصیبت ہو سپر
کرے ماتم جو ملے رنج احبا کی خبر
بنے فانوس پئے شمع فن و علم و ہنر
دے کل اوصاف صفائی کو جگہ مثل جگر

عقل و حکمت کے لئے سینہ سینا بنجائے
جلوہ نور خدا کے لئے سینا بنجائے
کام ہے پشت کا رخ سوئے بزرگان نہ کرے
فعل جو اہل ادب کو ہوں نہ شایان نہ کرے
بات ہو بے ادبی جس سے نمایان نہ کرے
آپ کو زیر گراں باری احسان نہ کرے
خم ہو سجدے کے لئے پشت کہن سال کی طرح
ہو خمیدہ دم تسلیم قد زال کی طرح
دل کا ہے کام کہ ہمدردی اشراف کرے
اپنے آئینہ اعمال کو شفاف کرے
گرد اکراہ سے دامان شرف صاف کرے
رحم و دانائی و فیاضی و انصاف کرے
نرم ہو نور الہی کے لئے گھر بن جائے
آفت آئے جو کوئی موم سے پتھر ہوجائے
پیٹ کا کام ہے بے بھوک نہ کھانا کھائے
سیر خوری سے تنفر کرے تھوڑا کھائے
نہ ضرورت سے زیادہ ہو پئے یا کھائے
ہضم جتنا کرے معدہ فقط اتنا کھائے
لقمۂ غیر کو معدہ کے پاس آنے دے
اپنی بقالی میں تو میت کو بھی کھانے دے
پاؤں کا کام ہے آہستہ روی یاد کرے
فکر ثابت قدمی صورت شمشاد کرے
خاک ٹھوکر سے نہ ہم جنس کی برباد کرے
شے جو ہے زیر قدم اس پہ نہ بیداد کرے
قدم اس راہ میں رکھے نہ ہوں رہزن جس میں
چاک کانٹے نہ کریں کھینچ کے دامن جس میں
عضو یہ جن کا ہوا ذکر انہیں کام کے ہیں۔
فعل جو کرتے ہیں یہ مستحق انعام کے ہیں
یہی بانی طرب و عشرت و آرام کے ہیں۔
یہی موجد محن و کلفت آلام کے ہیں۔
بھولکر فرض کسی سے جو بدی کرتے ہیں۔
اپنے ہاتھوں سے یہ حال اپنا ردی کرتے ہیں
ہے سراپا یہ سراپائے افق مضمون خیز
پند خیز اس کو کہیں ہم کہ نصیحت آمیز
اچھی ہو جس کی سمجھ عقل ہو جس شخص کی تیز
کرے افعال قبیحہ سے اسے پڑھ کے گریز
کام جو اس میں ہیں ہر عضو سے وہ کام کرے
آپ کو پیش خدا لائق انعام کرے
(عام)

صلح

جناب اڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث امرتسر زاد عنایتکم

آپ کا اخبار اہلحدیث ہے۔ اور میں بھی اہلحدیث ہوں اس لئے شاید میرا بھی اس میں حق ہوگا۔

میرے استغاثہ بنام مولوی عبدالحق عبدالغفور عبدالاول غزنویان کی صلح ہوگئی تھی۔ چنانچہ آپ نے بھی ۲۶ اگست کے پرچہ میں اس خبر کو شائع کیا تھا۔ اور روزانہ پیسہ اخبار لاہور میں بھی چھپا تھا مگر بعض شر انگیز طبیعتیں نچلی نہیں بیٹھتیں۔ اور مشہور کر رہے ہیں کہ مقدمہ خارج ہوگیا اس لئے اصل نقل باضابطہ ارسال خدمت ہے۔ آپ اس کو درج اخبار کر کے مشکور فرماویں۔

خاکسار دیدار بخش پٹولی از امرتسر

بیان مولوی عبدالجبار صاحب باقرار صالح

مولوی ثناء اللہ کو میں جانتا ہوں۔ انہوں نے قرآن شریف کی آیات کی تفسیر کی ہے وہ تفسیر ان سے کئی جگہ جمہور اہلسنت کے برخلاف کی ہے۔ مولوی ثناء اللہ کو ہم خارج از اسلام نہیں کہتے

بیان مستغیث دیدار بخش باقرار صالح

میں مولوی ثناء اللہ کا مقلد نہیں ہوں۔ اگر ملزمان یہ بیان دیدیویں۔ کہ جو پمفلٹ بجواب خلاف اربعین کے صفحہ ۳۴ پر مقلد ثناء اللہ لکھا گیا ہے غلط فہمی سے لکھا گیا ہے میں استغاثہ چھوڑ دیتا ہوں۔ العبد دیدار بخش

دستخط حاکم بحروف انگریزی

بیان عبدالحق ولد روشن الدین ذات افغان عمر ۳۵ سال حال امرتسر پیشہ تعلیم

میں پہلے سمجھتا تھا کہ مستغیث مولوی ثناء اللہ کا مقلد ہے اس لئے میں نے اوس کی نسبت لفظ مقلد کا کتاب اربعین میں استعمال کیا تھا اب اوس کے بیان سے معلوم ہوا ہے کہ وہ مقلد مولوی ثناء اللہ نہیں ہے اس لئے وہ الفاظ جو مستغیث کی نسبت کتاب مذکور میں لکھے گئے ہیں۔ وہ غلط ہیں میں افسوس کرتا ہوں۔ عبدالحق بقلم خود

دستخط حاکم بحروف انگریزی

بیان مستغیث باقرار صالح میں رضامند ہو گیا ہوں۔

العبد دیدار بخش دستخط حاکم بحروف انگریزی

بیان عبدالاول ملزم میں نے کتاب اربعین چھاپی تھی ہم سمجھے تھے کہ مستغیث مولوی ثناء اللہ کا مقلد ہے اب چونکہ وہ بیان کرتا ہے کہ میں مقلد نہیں ہوں اس لئے وہ الفاظ غلط ہیں میں افسوس کرتا ہوں العبد عبدالاول بقلم خود

بیان عبدالغفور ملزم میرا وہی بیان ہے جو عبدالاول نے ابھی لکھایا ہے العبد عبدالغفور بقلم خود۔

دستخط حاکم بحروف انگریزی

حکم عدالت

بمنظوری راضی نامہ ملزمان بری ہوں۔ ۲۴

دستخط رائے دوسوندی رام صاحب بہادر مجسٹریٹ درجہ اول بحروف انگریزی

اڈیٹر الصلح خیر

فتویٰ

سوال نمبر ۱ ایک شخص گیارہویں مروجہ سے لوگوں کو تو منع کرتا ہے مگر خود کرتا ہے۔ اور مشرکوں کے نکاح بھی پڑھوا دیتا ہے اور ان شادیوں میں شرک و بدعت کے کام بھی ہوتے ہیں۔ تو ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔ (محمد پناہ)

جواب نمبر ۲ شخص مذکور چونکہ منع کرتا ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اسکا عقیدہ مشرکانہ نہیں۔ ہاں چھپ چھپ کرتا ہے۔ تو چونکہ عقیدہ اوسکا ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے وہ جائز طریق ہی سے کرتا ہوگا۔ اس لئے جب تک اوس کی نیت بد کا اظہار نہ ہو۔ نماز جائز ہے مشرکوں کے نکاح جن میں شرک و بدعت کے کام ہوتے ہوں شخص مذکور کو ناقابل امامت نہیں بنا سکتے جبکہ وہ خود کفر و شرک کا مرتکب نہیں۔ آج کل بہت جلد لوگ امامت کے ناجواز کا حکم لگاتے ہیں۔ حالانکہ حدیث شریف میں ہے صَلُّوا خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ یعنی ہر ایک نیک و بد کے پیچھے پڑھ لیا کرو الحمد للہ خاکسار کا تو اسی پر عمل ہے

آفتاب دکن مدراس کے سوالوں کے جوابات

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس باب میں کہ زید کی بالغہ بی بی کسی سبب سے اپنے میکے گئی وقت روانگی زوجہ کے شوہر نے اس کو تاکید دی کہ غیر محرم کے سامنے جو تیرے والدین کے گھر میں رہا کرتے ہیں۔ ان سے ضرور پردہ کریں۔ اور تو زیادہ ایک عشرے سے وہاں نہ رہے۔ عورت شوہر کی ہر ایک بات قبول کرکے روانہ ہو گئی بعد میں شوہر کو معتبر لوگوں کی زبانی معلوم ہوا کہ عورت مذکور نے اپنے حکم کے برخلاف کارروائی کی۔ یہ سنکر شوہر مذکور وہاں گیا۔ اور لوگوں کی زبانی جو سنا تھا۔ اس کو بچشم اپنی آنکھوں سے دیکھا عورت کو اس نافرمانی کے لئے پوچھا۔ تو اس کے والدین جھگڑا و فساد اور جنگ و جدال پر آمادہ ہو گئے یہ حال دیکھ کر شوہر نے اپنی بی بی کو بلوایا تو اس نے آنے سے انکار کیا۔

شوہر مذکور وہاں سے چلا گیا اور دوبارہ بذریعہ پیام عورت کو بلایا۔ تو عورت نے وہی نارضامندی آنے کی ظاہر کی اور نہ اس کے والدین اس کو روانہ کرتے ہیں۔ اور شوہر خوف فساد سے وہاں نہیں جاتا ہے۔ اور عرصہ بھی ۸ ماہ کا ہو چکا۔ ایسی نافرمانبردار عورت کے لئے شریعت شریف میں کیا حکم ہے بیان فرما کر ممنون فرمائیں۔ **بینوا توجروا**

راقم خاکسار محمد عبدالوہاب ساکن مدراس

ایضاً کیا فرماتے ہیں علمائے دین و حامیان شرع متین کہ کسی مسجد کا پیش امام نماز صبح خواب غفلت سے ہمیشہ قضا کرتا ہے ظہر عصر مغرب اور عشا کی نماز کے لئے مسجد کو آتا ہے ایسے امام کی اقتدا کرنا جائز ہے یا نہیں درصورت اقتدا مقتدیوں کی نماز فاسد ہوتی ہے یا کس درجہ میں ہوتی ہے۔ اور ایسا شخص قابل امامت کے ہے یا نہیں بیان فرمائیے۔

بینوا توجروا

راقم وہاب جان ساکن مدراس۔

سوال اول کا جواب خود قرآن مجید کی نص میں موجود ہے۔ وان خفتم شقاق بینہما فابعثوا حکما من اہلہ وحکما من اہلہا ان یریدا اصلاحا یوفق اللہ بینہما۔ یعنی خاوند بیوی کی ناچاقی کے موقع پر دونوں کے کنبے والوں میں سے دو منصف مقرر ہو جائیں اگر وہ صلح کرانا چاہیں گے۔ تو خدا ان کو توفیق دیگا۔ اگر اس سے بھی بات بڑھ جائے۔ تو ابغض الحلال سب سے زیادہ مبغوض مگر جائز فعل (طلاق) کی نوبت ہے۔

جواب سوال نمبر ۲ ایسے امام کی اقتدا جائز ہے۔ اگر کوئی نماز امام قضا کرتا ہے۔ تو امامت سے معزول نہیں ہو سکتا۔ غفلت سے کرتا ہے تو گنہگار ہے۔ حدیث شریف میں صلوا خلف کل بر و فاجر یعنی ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ ایک حدیث میں ہے کہ امام مقرر سے سرتابی نہ کرو۔ جب تک اس کا صریح کفر نہ دیکھو۔

سوال اول ایک سرکاری ملازم ایک تھانہ پر متعین ہے اوس مقام سے اوس کو وقتاً فوقتاً دورے کی غرض سے اپنے علاقہ کے دیہات میں جانے کی ضرورت درپیش آتی ہے دورہ کر کے دو تین دن کے بعد وہ اپنے مقام معینہ پر واپس آتا ہے پس درین صورت اس شخص کو نماز مقامی ادا کرنی چاہئے یا سفری یعنی نماز قصر پڑھنی چاہئے یا نہیں ؟

سوال دوم نماز تہجد کی کے رکعات ہیں اور اس نماز کا خاص وقت کونسا ہے اور حالت سفر میں نماز تہجد پڑھنے کا کیا حکم ہے ؟

سوال سوم اس ملک میں اکثر اہل ہنود لین دین کا پیشہ کیا کرتے ہیں اور وہ لوگ بغیر سود کے قرضہ نہیں دیتے مسلمان کو کوئی قرضہ حسنہ نہیں دیتا اور بغیر سود دیئے قرض کے دوسرا قرض اوس کو نہیں مل سکتا پس بوقت ضرورت وہ مسلمان ہنود سے سودی قرض لے سکتا ہے یا نہیں؟ اور اوس مسلمان کو قرض کی ضرورت سخت ہے۔ بدوں قرض نکالنے کام نہیں چل سکتا ہے

سوال چہارم بوقت ضرورت ایک موقعہ پر ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے گھوڑا یا اور کوئی سواری کا جانور مانگ کر لے گیا اور وہ مرکب اس کے پاس سقط ہو گیا تو مالک مرکب کو مانگ کر لے جانے والے مسلمان سے اپنے جانور کی قیمت لینی درست ہے یا نہیں ؟

سوال پنجم مرد مسلمان کو مے فروشی۔ افیون فروشی یا دوسری اشیائے منشی فروخت کرنے اور شراب سیندھی تاڑی گانجہ۔ اور بھنگ وغیرہ مسکرات کا ٹھیکہ و اجارہ لینا شرعاً جائز ہے یا ممنوع و حرام ؟

المستفتی محمد ابراہیم از اون ملک برار

جوابات (۱) صورت مذکور میں قصر کر سکتا ہے۔ کیونکہ سفر ہے یہی وجہ ہے کہ ایسے افسروں کو دورہ کرنے پر بھتہ (سفر خرچ) سرکار کی طرف سے ملا کرتا ہے۔ مگر قصر کے وجوب میں خود اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں ضروری ہے

بعض کہتے ہیں جائز ہے۔

خاکسار راقم کے نزدیک کبھی قصر کے وجوب کی کوئی دلیل ثابت نہیں اس لیے اگر اتمام کرے تو اچھا ہے۔

نمبر ۲ تہجد کی رکعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف اوقات میں مختلف ثابت ہوئی ہیں۔ سات۔ نو۔ گیارہ۔ مگر اکثر گیارہ ہوتی تھیں۔ اور عموماً بعد نصف شب کے پڑھتے تھے۔ سفر میں بھی وہی حکم ہے جو حضر میں ہے۔

نمبر ۳ عموماً لوگ ناجائز ضروریات کے واسطے بہانہ بنا کر سودی روپیہ برداشت کیا کرتے ہیں۔ مثلاً بیاہ شادی پر فضول خرچی پوری کرنے کو۔ ختنے کے اسراف کو۔ اس لئے ایسی مجمل ضروریات کی جب تک انکا تشخص صحیح نہو۔ جواب یہی ہوگا کہ سود منع ہے۔

نمبر ۴ یہ سوال پہلے نمبروں اخبار میں آچکا ہے کہ مسئلہ اختلافی ہے۔ حنفیہ کرام کے نزدیک مستعار چیز اگر مستعیر کی زیادتی کے بغیر ہلاک ہو جائے۔ تو کچھ عوض نہیں ملتا دیگر علماء کے نزدیک ملتا ہے۔ خاکسار کے نزدیک بھی یہی صحیح ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے علی الید ما اخذت۔

نمبر ۵ کسی مسلمان کو منشی چیز کا استعمال خرید و فروخت کسی طرح جائز نہیں۔ حدیث شریف میں لعنت آئی ہے۔

سوال اول کسی مسلمان کی میت کے نزدیک قبل از غسل میت قرآن شریف پڑھنا اور نیز بعد تدفین میت قبر پر قرآن خوان متعین کرنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال دوم جنازے کے آگے آگے مولود اور قصائد نعتیہ زور سے خوش الحانی کے ساتھ پڑھتے ہوئے جانا۔ جیسا کہ فی زمانہ رواج پا رہا ہے درست ہے یا نہیں؟

سوال سوم اہل السنت کو اہل تشیع کے ساتھ راہ و رسم رکھنا اور سلام و کلام کرنا اور ان کی دعوتوں اور ضیافتوں میں جانا اور ان کے گھر کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

سوال چہارم یوم جمعہ کو ادائے نماز جمعہ کے لئے بعد اذان کے بطور اعلام آواز بلند الصلوٰۃ و الصلوٰۃ پکارنا تاکہ اس آواز کو سنکر باقیماندہ نمازی مسجد میں آنکر جمع ہو جائیں۔ کار ثواب ہے یا بدعت؟

سوال پنجم بعد ادائے نماز پنجگانہ و عیدین و جمعہ باہم مصافحہ کرنا جیسا کہ اہل اسلام میں مروج ہے جائز ہے یا نہیں اور نیز کس وقت اور کس موقع پر مصافحہ کرنا چاہیئے؟ اور مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا چاہیئے یا ایک ہاتھ سے؟

بینوا توجروا۔

سائل عبدالرؤف از باسم ملک برار

نمبر ۱ محض رسم ہے صحابہ کرام میں تو اس کا دستور نہیں ملتا۔ العلم عند اللہ

نمبر ۲ بدعت قابل ترک ہے۔

نمبر ۳ اسلام کے نام لیوا ہیں جتنے حصے میں شرکت ہے وہ بہتر ہے۔ بہ نسبت اختلاف کے اسلئے جائز ہوا اسی لئے شیعہ سنی میں توارث بھی جاری ہے کیونکہ دین ایک ہی ہے۔

نمبر ۴ بدعت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ایک شخص کو ایسا کہتے سنا تھا۔ تو وہاں سے ناراض ہو کر چلے گئے تھے۔

نمبر ۵ بہ نیت لحاظ عید و جمعہ کے ناپسند ہے۔ عموم ملاقات کے خیال پر جائز ہے۔

سوال خدا فرماتا ہے میں نے چھ دنوں میں آسمان اور زمینوں کو پیدا کیا ہے حالانکہ قبل پیدائش آسمان و زمین سورج نہ تھا جب سورج نہ تھا تو دن کا اندازہ کیسے ہوا۔ ارشد خیاط از [illegible] ضلع گورداسپور

جواب ایسے سوالوں کے جوابات متعدد کتب مباحثات میں مل سکتے ہیں یوم سے مراد یہاں اتنا وقت ہے۔ جو آٹھ پہر وغیرہ میں محسوب ہو سکتا ہے جب کہتے بعض علاقوں چھ مہینوں جتنا ایک دن ہے حالانکہ وہاں سورج ایک ہی دفعہ نکلا ہے اور مدت زمانہ چھ مہینے گنی گئی ہے کیونکہ واقع میں اصل صحیح اندازہ میں اتنا وقت گذرتا ہے۔ اس لئے اسکو چھ مہینے کا ایک دن کر دیتے ہیں۔ مختصر یہ کہ بیان پر اندازہ الٰہی کے اعتبار سے چھ یوم کیا گیا جب فرمایا ان یوما عند ربک کالف سنۃ

انتخاب الاخبار

شریف مکہ کے مظالم کی تحقیقات کرنے کے لئے جو کمیشن بھیجا گیا تھا۔ وہ بعد تکمیل کار واپس جارہا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ کمیشن نے آئندہ انسداد کی پوری ترکیبیں سوچ لی ہیں (خدا کرے سچ ہو۔ ورنہ ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی) +

بیت المقدس کا نائب گورنر حلب کا والی مقرر ہوا۔ اور **سلطان المعظم** کے کاتب خاص رشید بک بجائے اُن کے تعینات ہوئے +

باب عالی نے وزیر صیغہ حلب کے نام حکم جاری کیا ہے کہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے درمیان تار برقی کی حفاظت کیلئے فوج تعینات کرے۔ تاکہ بدو دست درازی نہ کریں +

امرتسر لاہور وغیرہ اضلاع پنجاب میں نہیں معلوم کسنے مشہور کردیا۔ کہ مرزا صاحب قادیانی ایک مہینے کے لئے قید ہوگئے حالانکہ ابھی مقدمہ درپیش ہے۔ گواہان صفائی ختم ہوگئے ہیں دیکھا۔ العلم عند اللہ + ۱۲ تاریخ کو مرزا جی بعارضہ سکتہ بیمار ہوگئے تھے

شکر ہے کہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۲ء کو امرتسر میں بلکہ دور دور تک اچھی بارش ہوئی۔ جو آئت کریمہ **ینزل الغیث من بعد ما قنطوا** کی مصداق ہے۔

امرتسر کے ہندو مسلمانوں کے نلکوں کی تفریق نامنظور ہوئی +

سلطان المعظم نے محتاج خانہ کو ۳۰ ہزار روپیہ عطا فرمایا۔ اس میں اندھے۔ بہرے گونگے رہینگے۔ اس کے علاوہ قصبہ غزا میں واقع درمیان شام و مصر کی تین مسجدوں کی مرمت میں ۲۴ ہزار قرش عنایت فرمائے ہیں۔ (ایک قرش قریب ۲/)

سرکار عالیہ بیگم صاحبہ بھوپال نے ریاست کی فوجوں کا کمان افسر اپنے دوسرے فرزند کو مقرر کیا۔ (غنیمت ہے)

جاپانی فوج میں برتن کاغذ کے ہوتے ہیں۔ استعمال کرنے سے پہلے اون پر تیل چھڑ دیا جاتا ہے۔ اور کھانا پکا لیتے ہیں۔ تو تہ کرکو جیب میں رکھ لیتے ہیں۔ ہر ایک سپاہی کے پاس کل برتن اڑھائی سیر وزن سے زیادہ نہیں ہوتے +

ڈیلی ٹیلیگراف مظہر ہے۔ کہ جاپانیوں کی فتحمندی ایک نہایت ہی عجیب سپہ گری کی بالا کی چستی ہے جو شاذ و نادر ہی کسی قوم سے ظاہر ہوئی ہوگی۔ اور مشرقی دنیا کی تواریخ میں جاپان نے بھی تمام طاقتوں میں سے ایک بڑی طاقت ہونے کا دعوی ثابت کردکھایا ہے +

ریوٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے تار دیتا ہے۔ کہ ۳ تاریخ کی سہ پہر کو روسی ین ٹائی کے پرے پسپا ہوگئے ہیں۔ جس پر جاپانی جنرل نز قبضہ کرلیا ہے +

سینٹ پیٹرزبرگ سے تار خبر آئی ہے۔ کہ ایک روسی نامہ نگار تار دیتا ہے۔ کہ جاپانی مکڈن سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر موجود ہیں اور روسی مقام مذکور خالی کرنے کی تیاریاں کررہے ہیں۔ اور خبروں کی نگرانی کا دفتر ہاربن کو تبدیل کردیا گیا ہے +

نامہ نگار ٹوکیو سے تار دیتا ہے۔ کہ جاپانیوں نے ۴ ماہ حال کی صبح کو ۹ بجے لیاؤ یانگ پر قبضہ کرلیا +

تبت مشن۔ لاسہ سے یکم ستمبر کی خبر آئی ہے۔ کہ آج کرنل ینگ ہسبنڈ صاحب نے امبان کے محلات پر جاکر قومی مجلس کے کل ممبران سے ملاقات کی۔ اور آخری شرائط صلحنامہ پیش کیں جس طریقہ سے کہ یہ مسودہ پیش کیا گیا۔ اس سے معاملات کی صورت اچھی نظر آتی ہے۔ جتنا کہ آج تک لاسہ میں امبان کی قدر و منزلت خیال کی گئی ہے۔ اس سے کئی درجہ ہائے زیادہ ہو اور وہ کونسل والوں سے زیادہ سکے ساتھ ملتا ہے اور اس کی ساتھ قواعد داں سپاہ ہوتی ہے۔ اور اسکی پولیس شہر میں پھرا کرتی ہے۔ تھوڑے دن ہوئے کہ جب لاسہ میں بغاوت ہوگئی تھی۔ تو امبان کے آدمیوں نے اس کو فرو کیا تھا۔ تبت کے باشندے شہنشاہ چین کو دلائی لامہ کی نسبت زیادہ عزت و وقعت سے دیکھتے ہیں۔ کوئی شیر کونسل یا عبادتگاہ کا مجاور امبان کی منظوری کے بغیر مقرر نہیں ہوسکتا۔ امبان ظاہرتہً ایک بڑی قابلیت اور زور کا آدمی ہوتا ہے۔ اور وہ دربار میں کسی خوف اور ڈر کو بنا گفتگو کرتا ہے

جنان السنۃ فی احوال سید البشر

ہر دو جلد کامل

وہ کونسی آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کے سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہ ہو۔ اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پائے۔ یہ بیمثل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکے آٹھ چمن ہیں۔ ہر چمن روحانی لذت دینے میں گلزار بہشت کا نمونہ ہے۔ کہانی نہیں ناول نہیں قصہ نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانح عمری اور مقدس احوال ہے۔ امت مرحومہ کے پاس بجز ان معلومات کے مایہ سعادت اور کونسی چیز ہو سکتی ہے۔ عربی اور فارسی شناس تو ان زبانوں کی تصنیفات سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں کسی نے دیکھی نہ سنی دیکھنے میں دو جلدیں ہیں۔ مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ جناب مولانا الحاج شاہ عبد الحی واعظ نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی ہے اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے جسکی مختصر فہرست مضامین کتاب کا آئینہ ہے چمن اول انوار نبوت اس میں ابتدائے خلقت نور محمدی سے قصہ اصحاب فیل تک بالتفصیل احوال مرقوم ہے چمن دوم گلزار نبوت اس میں ولادت باسعادت سے نبوت کے گیارہ برس تک کل احوال ہے چمن سوم بہار نبوت۔ اس میں معراج شریف اور ساتوں آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے چمن چہارم اخبار نبوت اس میں ہجرت سے وفات شریف تک کل احوال ہے ایضاً جلد دوم بشارات محمدی شمائل محمدی عبادات محمدی معجزات محمدی جس وضاحت اور خوش اسلوبی سے احوال اس کتاب میں مندرج ہیں دیکھنے پر موقوف ہے لفظ بلفظ اسکا کشش میں مقناطیسی اثر رکھتا ہے۔ سننے والے کے دل سے لپٹ جانا چاہتا ہے کوئی بستی کوئی قریہ شہر ایسا نہ ہوگا کہ جس میں کتاب پہنچکر عشاق نبوی کے سینے نہ روشن کئے ہوں چند سال سے کتاب عنقا صفت نایاب ہو گئی تھی۔ اور بوجوہ چند اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا۔ ایکدفعہ مالک کتاب کو بصد مشقت اجازت پائی۔ تو خوشی خوشی چھپوا کر بلحاظ فائدہ رسانی قیمت مجلد صرف تین روپیہ ۸ر اور بیجلد تین روپیہ ۴ر رکھدی گئی بہت سے نسخے فروخت ہو گئے اور چند ہی باقی رہ گئے ہیں شائقین جلدی کریں ورنہ پھر کتاب کا ملنا حسب سابق دشوار ہو جائیگا محصولڈاک بذمہ خریدار۔ کتاب ملنے کا پتہ

دہلی لشکر بنگلو تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب

مجرب ادویات

عرق ماء اللحم انگوری اعضائے رئیسہ و شریفہ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہیں بڑھاپے کے ضعف جسم کی کمزوری تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی تفریح دل ضعف باہ تحسین رنگ اور ہضم غذا کیواسطے نہایت فائدہ کرتا ہے مقوی اعصاب ہونا بھی اعلیٰ درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزا سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر پیر و جوان بچہ و زنان بخوبی فائدہ حاصل کر سکتا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل عا تین بوتل صہ

تقویت النساء حیض اور رحم کی بیماریاں غشیاں قے بیخوابی اور استسقاء پیچش اختناق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جنکے باعث علاوہ گوناگوں تکالیف برداشت کرنیکے بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں۔ ہماری اس بے نظیر دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے۔ چند آزمائش کرنیوالے اصحاب نے اسکو مفید پاکر اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۲ اونس ہے ۴ اونس صہ

طلاء۔ جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بد اعتدالیوں کے سبب شادی کرنیکو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے نظیر طلا کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے ہیں اسکے ہمراہ ہماری لائف پلز (حبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی تین روپیہ (لعہ)

دافع بواسیر خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل دور ہو جاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانیکی حاجت نہیں رہتی بشرطیکہ تھوڑے عرصہ کی ہو۔ تو صرف ایک پڑیہ ورنہ دو یا تین پڑیہ کھانی چاہئیں قیمت فی پڑیہ ۸ر دو پڑیہ عہ تین پڑیہ عـہ

بالوں میں لگانیکا خوشبو دار تیل ہمارا یہ تیل چنبیلی یا دیگر خوشبو دار روغنوں کے اس تیل کا لگانا بدرجہا بہتر ہے دماغی بیماریوں مثل نزلہ ضعف دماغ ضعف بصر کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں قیمت فی بوتل للعہ نصف بوتل ۸ر

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینیجر کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR

ولہ الحمد

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

جلد ۱ نمبر ۴۶

امرتسر ۱۲ رجب ۱۳۲۲ ہجری المقدس مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۰۴ جمعہ مبارک

اغراض اخبار

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ۱۰
والیان ریاست سے	عہ
روسا اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	عہ۴

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت کے تصفیہ ہو سکتا ہے کل خط وکتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری

مباحثہ نگینہ کی وجہ سے سوامی درشنانند جی مسلمان ہونیکو ہیں

ہمارے مکرم دوست سوامی درشنانند جی سے ہمارے ناظرین واقف ہونگے یہی صاحب ہیں جو مباحثہ دیوریہ میں آریہ سماج کی طرف سے مناظر تھے جنکی لیاقت آریہ سماج میں ایک مسلمہ بات اور علوم متعارفہ ناقابل الرد ہے آپ مباحثہ نگینہ میں تشریف فرما تھے اسلئے آپ نے اپنے [illegible] سودہ مباحثہ بدایوں میں لکھا تھا کہ نگینہ کے مباحثہ میں مولوی ثناء اللہ اپنی کمزوری کو محسوس کرکے بجائے ثبوت

اطلاع

کئی دفعہ لکھا گیا کہ جس ہفتے اخبار نہ ملے اسی ہفتہ میں اطلاع کیا کریں مگر پھر بھی بعض احباب لکھتے ہیں کہ ہمکو پرچہ نہیں ملا کوئی لکھتا ہے دو مہینے سے نہیں ملا اسلئے احباب اپنے اپنے ڈاکخانوں کے ڈاک منشیوں کو بھی تاکید کر دیں کہ اخبار ضائع نہ کریں ہمارے دفتر سے اخبار برابر بھیجا جاتا ہے

دینے کے بعد ان پر اعتراضات کرنے شروع کر دیئے۔ جسکے جواب میں لکھا گیا تھا کہ یہ ناپسندیدہ فعل ہی پہلے آریہ مناظر نے کیا تھا یعنے ماسٹر آتما رام جی نے پہلے ہی پرچہ میں قرآن شریف پر اعتراض کیا۔ اسکے جواب میں ہمارے سوامی جی موصوف لکھتے ہیں کہ اگر آپ اس تحریر میں سے یہ ثابت کر دیں کہ آریہ مباحث نے قرآن پر اعتراض کیا ہے تو ہم اسلام کو سچا اور آپکو فاضل ماننے کے واسطے تیار ہیں (اخبار مباحثہ ۸ اگست) خاکسار کہتا ہے تو آپ اپنا نیا مذہب ہی جانیں اسکی تو کوئی حاجت نہیں کہ آپ فاضل مانیں البتہ پہلی بات ضرور ہے جسکے ہم بھی منتظر ہیں وہ فقرہ جسکو آپنے اعتراض کہا تھا یہ ہے۔ چونکہ الہام خدا کا فضل ہے اسلئے میں نہایت ادب سے اپنے مخاطب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اگر یہ بات صحیح ہے تو قرآن اس لمہ پہ صحیح معنی میں کہلایا جا سکتا ہے کیا نہیں۔

اس عبارت کا مدعا صاف ہے کہ ماسٹر جی اپنی تعریف کے مطابق قرآن شریف کو صحیح معنے میں الہامی نہیں جانتے پس یہی انکی طرف سے اعتراض کی ابتدا ہے۔ مگر سوامی جی موصوف لکھتے ہیں کہ اعتراض نہیں بلکہ سوال ہے یہ بھی لکھتے ہیں کہ آپکو عربی زبان کا مولوی فاضل ہوتے ہوئے بھی کسی گرو سے نیائے درشن یا علم کلام کے سیکھنے کی ضرورت ہے۔ مہربانی کر کے اعتراض کی تعریف کر کے اس فقرہ کو اسمیں لاکر دکھلا دیجئے۔

مگر افسوس ہے کہ سوامی جی نے خود ہی اس میں غلطی کھائی ہے۔ بیشک ہم مانتے ہیں کہ سوال اسکو کہتے ہیں جس سے متکلم کی غرض کسی ایسی بات کا دریافت کرنا ہو جسکو وہ نہ جانتا ہو اور اعتراض اسکو کہتے ہیں جس سے کسی کلام کی تغلیط یا تکذیب منظور ہو۔ مگر افسوس ہے سوامی نے آریہ مباحث کو ایسا علم سے خالی اور عقل سے کورا سمجھا کہ اس عبارت کو آپ سوال بتلاتے ہیں جس کے یہ معنے ہیں کہ آریہ مناظر ایسا بے خبر تھا کہ اسکو قرآن شریف کی صحت یا غلطی کا کوئی علم نہ تھا بلکہ بالکل بے خبر تھا اسلئے اس سے صرف دریافت کرنیکو لیا کہا تھا پہلے تو ہم حیران تھے کہ سوامی جی نے ہمارے دوست ماسٹر آتما رام جی جیسے ایک قابل مباحث کی نسبت ایسی ہتک آمیز رائے کا اظہار کیوں کیا۔ کیا انکے نزدیک ماسٹر جی کو اسلام اور قرآن سے اتنی واقفی بھی نہیں ہے کہ وہ میدان مناظرہ میں اپنے حریف اور مقابل سے محض علمی واقفی حاصل کرنے کو سوال کریں کیونکہ ہمارے نہیں بلکہ تمام اہل الرائے کے نزدیک اس سے بڑھکر کسی عالم کی توہین اور ہتک متصور نہیں کہ اسکو انہی امور سے ناواقف کہا جاوے جن پر وہ بحث کرنے کو آیا ہو۔ مگر سوامی درشنانند اپنے تازہ پرچہ مورخہ یکم ستمبر میں لکھتے ہیں کہ "ستیارتھ پرکاش کے مترجم خود آریہ شاستروں سے ناواقف ہیں" حالانکہ ان مترجموں میں ہمارے دوست ماسٹر آتما رام جی کا سب سے پہلے بڑے فخر سے نام نامی لکھا جاتا ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی اس مباحثہ کو آریوں کے حق میں شکست فاش جانتے ہیں۔ بھلا جب بقول سوامی جی ماسٹر صاحب نہ تو آریہ کتابوں سے واقف ہیں نہ قرآن شریف سے کیونکہ وہ قرآن شریف پر اعتراض نہیں کرتے بلکہ سوال کرتے ہیں جو محض حصول علم کے لئے ہوتا ہے تو ناظرین خود ہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایسے مناظر نے اپنی قوم کی وکالت کہاں تک کی ہوگی۔ اسی مضمون کی مزید توضیح کرنے کو سوامی ۸ اگست کے پرچہ میں لکھتے ہیں کہ "مباحثہ دیوبند میں اسلامی فاضلوں کے علم کلام کی واقفیت کا پتہ لگ چکا تھا اور مجھے منظور نہ تھا کہ علمی طریق بحث کو چھوڑ کر فروعات میں جاؤں اسلئے میں نے آپ سے بحث کرنے میں اپنا وقت فضول کھونا مناسب نہیں سمجھا" بہت خوب ماسٹر جی کو اس فضول کام کے لئے چھوڑ کر سیدھے بیرنگ یک بینی و دو گوش بدایوں سدھارے تھے۔ بہت خوب۔

آپکا خیال ماسٹر جی کی نسبت کیسا ہی ہو مگر معاف کیجئے

مرزا قادیانی کے مقدمہ کا حکم غالباً یکم اکتوبر کو سنایا جائیگا

ہم اس خیال مین آپ سے متفق نہین ہین کیا کوئی بھی شاید ہوگا کہ ماسٹر جی ایسے گئے گذرے ہین جیسا انکو آپ سمجھتے ہین۔ کہ نہ تو آریہ شاسترون سے واقف ہین نہ اسلامی کتابون سے آشنا۔ اسلئے ہمارے خیال مین بلکہ کل اہل الرائے کی رائے مین ماسٹر جی کا فقرہ سوال نہین بلکہ اعتراض ہے یعنے وہ بزعم خود قرآن شریف کو صحیح معنون مین الہامی نہین جانتے۔ پس ہم منتظر ہین کہ آپ اس امر کے فیصلے کے بعد اسلام کے سچا ہونے کا اعلان کرینگے۔

یان کر آئیگا مقرر قاصد وہ دن کرے
جو تو مانگیگا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

کس شنود یا نشنود من گفتگوے میکنم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَنۡصُرُوا اللّٰهَ یَنۡصُرۡكُمۡ وَ یُثَبِّتۡ اَقۡدَامَكُمۡ[1] اس آیت سے ثابت ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنی مدد و نصرت کو بندونکی مدد کے ساتھ مشروط کیا ہے اور ثابت قدمی اور استقامت بخشنے کا اضافتہً وعدہ دیا ہے۔ ظاہر ہے خدا یا خدا کا دین محتاج ہماری مدد کا نہین صرف بندون کی آزمایش منظور ہے۔ جیسے بلاتشبیہ باپ اپنے پیارے بچے کو براہ محبت کسی چیز کا ایک ٹکڑا دیکر اس سے مرغوب تر دیکھا کر کہتا ہے کہ وہ تم ہمکو دو ہم تمکو یہ دینگے وہ پیارا بچہ حسب طلب پدر مہربان حوالہ کردے تو باپ خوش ہوکر سر و ناصیہ کو بوسہ دیکر دونون چیزین اُسی کو دیدیتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس ارشاد خداوندی کی تعمیل مین بندون کی محض سعادت ہے وہ کیا یعنے اللہ کے دین کی مدد کرنا اور اُسکے اجرا اور اصلاح مین جان و دل زبان و دست و پا سے نیز اُسی کے دیئے ہوئے مال سے کوشش کرنا اور اُسکے صلہ مین واہب العطایا فرمانروا سے صحت و عافیت جان و دل اور برکت مالی و روزافزون ترقی اقبالی و اجلالی کا حاصل کرنا ہے زہے نصیب اُنکے جو ایسا کرین بعد اس تمہید کے داعی خیر کی عرض ہے کہ تماشاے زمانہ اور حال چلن روزانہ سے مشاہدہ ہوتا ہے کہ ہمارے حریف نصاریٰ اور مخالف آریہ اپنی ذاتی کوششون اور اعوانی و اخوانی مددون اور قومی ہمدردیون سے گوئے سبقت لیجا تو اور بہ تعیین دعات و لکچرار و واعظین و اُپدیشکون کے فائز المرام اور روزافزون ترقی پر ہین اور ہم اہل اسلام باوجود صداقت دینی اپنی سستی اور کاہلی و عدم امداد اخوانی و اعوانی و قومی ہمدردی کے ہر طرح پیچھے رہ جاتے ہین نہ ہمارے علماء کو خیال ہے نہ ہمارے شرفاء امراء کو اسکا ملال ہے نہ متوسطین کو اس سے کبیدگی اور کلال ہے۔ علماء کو اُنکی نزاکت طبع اور علو شانی کب رخصت دیتی ہے کہ بازارون کے سرون پہ کھڑے ہوکر داعی اسلام بنین اور منادی اسلام کی کرین اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوبیان کرکے بدعیون کو گرویدہ کرین اور کلام پاک کی توحید کا بیان فرماکر کجرُؤن کو راہ راست پر لادین۔ اگر ہفتہ مین ایک روز کسی مسجد کے ممبر کو مزین فرمایا اور حاضرین خاص اور معتقدین با اختصاص کو چند اتفاقی و افتراقی مسایل پہ آگاہی بخشی تو گیا اسی کا نام دعوت عامہ ہے اور بس۔ اور ہمارے شرفاء و امراء کو ایسی محافل و مجالس مین تشریف لانا ہی عار و ننگ ہے اُنکی ریاست و امارت کب مقتضی ہے کہ کم مایہ و کمین و اراذل کے ہمزانو ہوکر بیٹھین۔ رہے متوسطین وہ اپنے کاروبار کے اشتغال مین وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ۝ کے مصداق ہو رہے ہین۔

تمہین غیرون سے کب فرصت ہم اپنے غم سے کب خالی
چلو بس ہو چکا ملنا نہ تم خالی نہ ہم خالی

پھر ایسا کونسا وسیلہ جمیلہ ہے جسکی وجہ سے اسلام مین ترقی ہو پھر بھی کبھی صداے دلکش گوشزد ہو جاتی ہے کہ فلان شہر مین دو ہندو مسلمان ہوئے یا کرسٹان ایمان لائے یا لیورپول مین روزافزون ترقی اسلام ہے سچ پوچھئے تو یہ ہمارے دین کی صداقت کا اثر ہے نہ ہماری کوششون کا ثمرہ کاش اس صداقت کے ساتھ ہماری

---

[1] مطلب ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کروگے اللہ تمہاری مدد کریگا اور تمکو ثابت قدم رکھیگا۔

کوشش ہی ہوتی اور ہر کوچہ و بازار میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی منادی کی جاتی اُس واحد مطلق کی وحدانیت کے ثبوت پر نفی ما سوی اللہ ہوتی۔ پھر کیوں نہ حسب وعدہ ایزدی اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ کے ہمارے حال پر امداد خداوندی متوجہ ہوتی ہاں ضرور ہوتی اور کیوں نہ حسب ارشاد وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ کے ہمارے متزلزل قدموں کو دنیا میں ایمان کے ساتھ اور حالت نزع میں بمقابلہ شیطان اور قیامت میں پلصراط پر ثابت قدمی میسر ہوتی۔ بیشک ہوتی لہذا یہ داعی خیر اپنے علماء و فضلاء نیز امراء و شرفاء و متوسلین کو عام طور پر اور انجمنہائے اسلام کو خصوصاً اور ندوۃ العلماء کرام کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہے۔ اور مودبانہ اُنکی خدمت بابرکت میں عرض کرتا ہے کہ ہرگز خادم کا یہ منشاء نہیں ہے کہ خود بنفس نفیس ہمارے علماء نامدار و فضلاء ذی وقار سڑکوں پر کھڑے ہو کر وعظ فرمائیں اور ہر کس و ناکس کے مقابل قرار دیئے جائیں۔ بیشک اسمیں اُن حضرات کرام کی بیعزتی اور کسرشانی ہے خود اُنکی توہین نہیں بلکہ ایک گونہ اسلام کی توہین ہے۔ اور یہ کب کسی مسلمان کو گوارا ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ ہاں آرزوئے دلی اور مرکوز خاطر خیر اندیش یہ ہے کہ اہل اسلام کی اجتماعی کوشش سے ہمارے علماء کرام اور انجمنہائے ذوی الاحترام ایک مدرسہ خاص بنام نہاد مدرسہ دعاۃ الاسلام مقرر فرماویں۔ اور اسمیں لوازمات ضروریہ کا انتظام اہتمام فرماویں نیز اُس مدرسہ کے طلبا کے لئے ایک نصاب علمی تجویز فرماویں کہ وہ مقدار علم اُنکے لئے کافی ہو بعد امتحان اُنکو اسناد سے مستند فرماکر اُنکے وفود قائم ہوں اور ہر شہر و قصبہ میں ہمیشہ اُنکا دورہ ہوا کرے اور مخالفین کے حملات سے [illegible] کی مدد کر سنبھال کریں نیز دین حق کی اشاعت کے لئے مشنری بطرز نیک و مناسب موقع و مقام پر حاصل کرکے مکانات تجویز کیجاویں اور ہر ہفتہ میں مختصر اور ہر مہینے میں ایک بڑا اجتماع خاص علماء و فضلاء شہر و عمائد و شرفاء و متوسلین کا مجمع ہوا کرے اور علماء کے وعظ و لیکچر و اسپیچیں باہمی اتفاق و مسائل اتفاقیہ پر ہوا کریں جیسے خوبی اسلام و بانی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام و تحریص اعمال خیر و ترغیب استماع و اتباع قرآن شریف و دفع و منع اعتراضات معاندین وغیرہ عجب نہیں ناظرین میری اس تحریک و تجویز کو خیالی پلاؤ یا دیوانے کی بڑ یا مجذوب کی بڑ تصور فرماکے کہدینگے ؎

این خیال است و محال است و جنون

اور واقعی ہے بھی اسی طرح کہ ایسی آرزوئے دلنشین اور اُمید موہوم کا بر آنا مشکل ہی نہیں بلکہ محال ہے کیونکہ تیرہ ۱۳ سال سے **مذاکرہ علمیہ آرہ** میں اور نو سال سے **ندوۃ العلماء** میں برابر جلسہ سالانہ میں اس امر پر یقین دلایا جاتا ہے نیز منجملہ اغراض مذاکرہ و ندوہ ایک غرض اشاعت دین و اسلام ہی قرار پائی ہے لیکن ہنوز روز اول ہے ؎

از شکوہ بس کنم کہ دل یار نازکست
خوی کرشمہ نازک و بسیار نازکست

کچھ دنوں اہل قرآن کے نام نامی اور اسم گرامی اور اُنکی اشاعت قرآنی سے کامل بھروسہ ہوا تھا اور نہایت درجہ ڈھارس بندھی تھی کہ یہ حضرات چونکہ اہل ہیں اور دیگر خدام ضرور ہے کہ دعاوی قرآنی اور معجزات فرقانی کو باحسن الوجوہ و عمدہ طرز و طریقہ پر سحر بیانی و جادو لسانی سے اہل وید و پران و دیگر ادیان باطلہ پر ظاہر و ثابت فرماوینگے اور عظمت و اجلال کلام پاک ذو الجلال کو اُنکے دلنشین کرینگے ؎

لیکن خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

قرآنی معجزات کا ثابت کرنا تو کجا وہ تو آجتک اُن اعتراضات سے جو خود قرآن پاک پر مخالفین معاندین کی جانب سے کئے گئے سبکدوش نہیں ہوئے باوجود قرآنی [illegible] کی ہی توجہ نفرمائی اور اُلٹے خفا ہو کر تبادلہ اہلحدیث کا بند

حق پرکا
آریوں کے گرد و بانی
ستیارتھ پرکاش
پر جو اعتراض کئے
جواب قیمت

الہامی کتا
وید اور قران
الہامی ہونے
آپ منظور ہو
قیمت

عزت کی
لیکچر
قیمت
نمبر اہلحدیث
طلب

کردیا کیون ہو۔ ۵

سوال دوست کو نالا جواب چین ابرو سے
برات عاشقان بر شاخ آہو اسکو کہتے ہین

إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللهِ

چہ برخیزد از دست تدبیر ما — ہمین نکتہ بس عذر تقصیر ما
ہمہ ہر چہ کردم تو برہم زدی — چہ قوت کند با خدائی خودی
نہ من سر ز حکمت بدر مے برم — کہ حکمت چنین میرود بر سرم

(ابو حمید از بنارس)

(اڈیٹر۔ مطلب یہ کہ آپ آیہ وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ پر عمل کرانا چاہتے ہین سو امید ہے کہ جن مجالس اور انجمنون کو نام آپنے لکہے ہین اسپر توجہ کرینگی۔)

عیاشی*
اور
اسکے بدنتائج

مرقومہ جناب ڈاکٹر ارجنداس صاحب اسسٹنٹ سرجن پنشنر امرتسر

اسکو انگریزی مین] Luxury and its evil results [کہتے ہین اس کمبخت نے بہی مثل انٹمپرنس کے سینکڑون کو اپنی بدولت جیتے جی جہنم مین ڈالا ہے اور سینکڑون مبتلا ہو رہے ہین۔ اخیر نتیجہ ایک دن وہ بہی دیکہہ لینگے

عیاشی کے معنے کیا ہین۔ انگریزی:-

a free indulgence in costly food dress furniture or any thing which gratifies the appetite or taste

یعنے فضول خرچی عمدہ خوراک پوشاک وغیرہ حسب منشا ہو اسی طرح دنیا مین ہر ایک بشر اپنی خواہش منشا کے بموجب ایک نہ ایک شے کا قائل ہے بعض شراب کو ہی عیاشی سمجہتے ہین اور بعض تمباکو کو بعض پتنگ بازی بٹیر بازی وغیرہ کو مین اسکے بدنتائج کی ایک تمثیل ذیل مین دکہلاتا ہون۔ عیاشی کئی قسم پر منقسم ہو سکتی ہے۔ لیکن مین اسکو تین قسم مین رکہتا ہون۔

اوّل عمدہ خوراک و پوشاک (فضول خرچی)۔

دوم کثرت جماع۔

سوم کثرت شراب نوشی اور منشی اشیاء کا استعمال کرنا۔

اول قسم کی ایک تمثیل حسب ذیل بیان کرتا ہون اور وہ اس طرح ہے کسی ایک شہر مین ایک ساہوکار رہتا تہا نہایت شریف اور بہلا مانس دولت سے مالا مال غریب بہوکے کا مائی باپ۔ اولاد کی طرف سے اسکے ایک لڑکا تہا نہایت حسین۔ سرو قد۔ اور خوش پوشاک کیون نہو جب خدا مہربان تو کل مہربان۔ ساہوکار عمر رسیدہ ہوکر اس دار فانی سے ملک جاودانی کو پہونچا اور اسکا لڑکا کل جائداد کا مالک ہوکر اپنے کام کاج مین مثل اپنے باپ کے مشغول ہوا۔ مثل مشہور ہے زندگی تو رہنا چاہے رنڈوے نہین رہنے دیتے۔ ساہوکار کو فوت ہوئے تہوڑے ہی یوم ہوئے تہے کہ چند ایک بدمعاش لنگاڑون جہوٹے خوشامد کرنے والون نے موقعہ پاکر اس لڑکے کو لالہ جی کا خطاب دیکر اپنی آجائی اور ادہر ادہر کی باتین سناکر کہ فلان شخص یون تہا او فلان یون۔ دنیا چند روزہ ہے۔ جو کہا پی مین سو اپنا۔ لالہ جی سب کچہہ چہوڑ جاتا ہے۔ فلان ساہوکار

---

* اڈیٹر پیرلس کا تتمہ جزو دان :-

اسلام
الغفور (آوارہ ورپال)
اسلام کا مفصل
قیمت رعایتی ۴ر
حدیث کا
تب
ت ۴ر
ملا
ل ثلاثہ
یت انجیل اور
شریف کا مقابلہ
ان شریف کی بزرگی
ز قیمت ۲ر
نیجر اہلحدیث سے طلب
کرو

یہ کام کرتا ہے۔ اور اُسکے دوست ہر وقت اُسکے پاس رہتے ہیں آپ بھی سیر کو اوروں کی طرح ہر دن شہر چلا کریں۔ زندگی کا لطف یہی ہے۔ اڈّے پہ آخر کار لگا ہی لیا اور باہر جانا شروع ہوا۔ پنجاب کے اکثر بڑے شہروں میں یہ رواج ہے کہ لوگ دوپہر کے بعد شہر کے باہر باغیچوں میں جا کر سردائی یعنے بھنگ پیتے ہیں اُسی طرح سے اُن لنگاڑوں نے اُس لڑکے کو دوپہر کے بعد باہر لیجانا شروع کیا اور دودہ والی بھنگ کی تعریف کر کے اُسکو بھی بھنگ پینے کا عادی کیا۔ یہانتک کہ اب ہر روز اُس کام کو مقدم سمجھا جاتا۔ اور پینے کے بعد نقل کی درخواست ہوتی۔ غرضکہ ۵-۱۰ روپے کا جوت ہر روز لگتا اور آمدنی ندارد۔ اب فرمائیے کہ بیکار بیٹھے کر اگر انسان کہانا چاہے تو خزانہ قارون بھی خرچ ہوجاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب روپیہ پیسہ نہ رہا اور رشتہ دار دوستوں نے جواب دیدیا۔ خوشامد کرنے والے کہا پی کر الگ ہو گئے۔ تو لالہ جی نے مانگنا شروع کیا یہانتک کہ جو لوگ پہلے شکل دیکھکر خوش ہوتے تھے اب نفرت کرنے لگے کوئی پاس بیٹھنے نہ دیتا۔ دن تو ادہر اُدہر پہر کر گذرتا رات کو کسی ٹہاکر دوارہ میں پڑ رہتے جب وہاں سے بھی جواب ہوا تو کسی ویران دوکان کے چبوترہ پہ رات کاٹتے سردی کے موسم میں ایک رات آپ تنور کے کنارے پہ بیٹھے تاپ رہے تھے کہ اونگ آگئی اور تنور میں گر پڑے سخت اور بُری طرح سے بدن جل گیا۔ لوگ لاوارث سمجھکر ہسپتال چھوڑ آئے ایک دو دن جی کر راہی ملک عدم ہوئے۔ قصہ پاک۔

پیارے ناظرین جو شخص اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرتا ہے یا آمدنی ندارد اور خرچ جائداد سے اُس شخص کا وہی حال ہوتا ہے جو لالہ جی کا بیان کیا گیا۔ خوشامد کرنے والے کہا پی کر الگ ہو جاتے ہیں لالہ صاحب یا میاں صاحب ...... کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تنور میں جلکر مریں۔ یا سڑک کے کنارہ پہ یا غریب خانہ میں۔ یا ڈوب کر یا اور کسی قسم کی بُری موت سے۔

اعتدال پہ رہنا اچھا ہے۔ ہندی مثل مشہور ہے کہ جتنی چادر ہو اُتنے پیر پسارو۔ اے فضول خرچی کی عیاشی تیرا ستیاناس توبہ۔ الامان۔

دوم۔ کثرت جماع یعنے اُسکو دو قسم پہ رکہا ہے۔ اول جائز۔ دوسرے ناجائز۔ جائز اور واجب وہ ہے جو اپنی بیاہتا یعنے نکاح کی ہوئی عورت سے کیا جاتا ہے اُسکے ساتھ بھی اگر کثرت کی جائے تو بڑی بھاری بیماری ہونیکا اندیشہ ہے اور اکثر ہو بھی جاتی ہے وہ کیا ہے۔ جریان منی۔ اسکو انگریزی میں Spermatorrhoea کہتے ہیں۔ اس بیماری کی چند علامات لکہتا ہوں۔ منی کا خود بخود اخراج ہونا رات کا سوتے وقت یا دن میں پتلون یا پاجامہ کی رگڑ سے۔ کمزوری بدہضمی۔ چہرہ زرد اور اداس۔ نسیان بعض وقت آنت گنگناتی ہیں۔ وہم۔ مالیخولیا۔ بعض وقت خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے۔ میرے زیر علاج ایک مریض تہا جسکی عمر قریب ۲۸ سال کے ہوگی کثرت جماع کے سبب اُسکو بڑی اسقدر ترقی ہو گئی تہی کہ اگر کوئی شخص بازار میں اور وہ اوپر بیٹھک میں بیٹھا ہوتا گہبرا جاتا اور کہتا کہ خدا کیواسطے اسکو بند کرو۔ جب وہ مجھسے گفتگو کرتا تو مجھے خیال ہوتا کہ اسکو مالیخولیا ضرور ہوگا یا کوئی بیماری دماغ۔ چنانچہ ایک سال یا کچھہ عرصہ کے بعد اسکو لقوہ ہوگیا۔ گو اب قدرے اچھا ہے لیکن بالکل صحت نہیں ہوئی۔ ناظرین گہر میں بھی کثرت اچھی نہیں دوسرے ناجائز۔ یہہ وہ ہے کہ اپنی نکاح کی ہوئی عورت چھوڑ کر دوسری بازاری عورت یا کسی کی بہو بیٹی کو اشتعالک روپیہ پیسہ کا دیکر زنا کرنا اُسکے کرنیسے بہی ذیل کے امراض کا اندیشہ ہے جریان جسکا ذکر ہوچکا۔ سوزاک اور آتشک اِن سے بہی بہت بشر واقف ہیں اور اِن کے نتیجہ سے بہی Stricture-urethra قرحہ یعنے سوزش فوطہ یعنے Orchitis مردوں میں * سوزش رحم Uterus - یعنے عورت اور فیلوپی ان ٹیوبز - ovaries

عورت مین Fallopiai tubus جسکا نتیجہ بہت برا یہ ہے کہ عورت بانجہ ہو جاتی ہے اور یہ مرد بہی ناقابل حمل کرنے کے۔ تیسرے آتشک یہ دو قسم کا ہوتا ہے نمبر ۱ یعنے Soft Chancre یہ بیرونی دوائی لگانے سے مثل اور زخمون کے اچہا ہو جاتا ہے۔ دوسرا دو مین یعنے Hard Chancre یہ کمبخت بڑی بلا ہے۔ گوریا سان تک پیچھا نہین چھوڑتا۔ اول تو خود ہی اچہا ہونہین دیر کرتا ہے اور اگر ہو بہی گیا تو اسکا زہر خون مین مل کر دوسرے درجہ کی علامتین چہرہ پر ظاہر کرتا ہے سرخ یا کالے رنگ کے نشان (mashrs) اگر اس درجہ مین معقول علاج نہوا تو تیسرا درجہ سال چہہ ماہ کے بعد نمودار ہوتا ہے یعنے ہڈی وغیرہ اندرونی اعضا مین اثر ہو جاتا ہے اور زخم پڑ جاتے ہین اس درجہ کو اکثر لوگ جذام کہتے ہین لیکن بغیر دریافت حال مریض ایسی رائے ظاہر کرنی اچہی نہین جو مریض کو مجلس وغیرہ کے لائق نہین رہنے دیتی ذیل کی تمثیل سے آپ کو معلوم ہوگا کہ جلد کی بیماریان اکثر جذام کی سی معلوم ہوتی ہین سنہ ۱۹۰۵ء مین مین بحیثیت مشیر طب (Madical adviser) رائے بہادر سیٹھ رام رتن بنسی دہر صراف کا ہو گیا تہا۔ سیٹھ صاحب کے سبب سے میرے پاس ہر ایک حصہ شہر سے مریض آنے شروع ہوئے چنانچہ ایک روز صبح کیوقت جب مین بیمار دیکھہ رہا تہا ایک ہندو سنگتراش جسکی عمر ۳۵ سال کی قریب ہوگی آیا اور آن کر دو تین گز کے فاصلہ پر اور بیمارون سے بیٹھ گیا جب اس سے کہا گیا کہ ورے آؤ تو بولا کہ جی نہین۔ تب دوسرے بیمار آپسمین کہنے لگے کہ یہ کیونکر نزدیک آوے اسکو تو بیماری جذام کی ہے۔ مینے کہا ٹھہرو مین وہان ہی آتا ہون۔ اسکو مین نے اسی جگہ دیکھا تو معلوم ہوا کہ اسکو بیماری جذام نہین بلکہ جلد کی ایک بیماری Psoriasio guttata ہے جسکا نام ہے مینے اسکو ہاتہ لگایا اسکو کپڑے اتار کر دیکہا۔ تب اور بیمار آپسمین کہنے لگے کہ ہا ہا یہ تو جذامی ہے کیون ہاتہ لگایا۔ واپس آنکر انکو کہا گیا اور سمجہایا کہ یہ بیماری چمڑے کی ہے نہ جذام یہ اچہا ہو سکتا ہے چنانچہ اسکو کہا گیا کہ تو اچہا ہو جاویگا اگر دوائی کہاتا رہے گا۔ اسنے ایسا ہی کیا اور ۳ ماہ مین بالکل اچہا ہو گیا۔ اچہا ہونے کے بعد ایکدن میرے پاس آیا اور کہا کہ اب میرے رشتہ دار میرے ساتھہ کہانا پی لیتے ہین مین بڑا ہی خوش ہوا اور بیمار دعا دیتا ہوا چلا گیا۔ اس درجہ مین اور بہت تکلیفین ہوتی ہین۔ آنکہ کی بیماری۔ دماغ کی بیماری۔ غرضیکہ جیتے جی مرنا ہوتا ہے ع [illegible] [illegible] اسی درجہ والے ایک بیمار کا حال بیان کرتا ہون۔ سنئے۔ عرصہ تین سال کا ہوا ہوگا کہ ایک عورت میرے مکان پر آئی اور بیان کیا کہ میرا لڑکا پٹواری ایک گاؤن مین ہے اور سخت بیمار۔ آپ مہربانی کرکے چلکر دیکہین چل پہر نہین سکتا۔ ٹانگون مین درد اور فوطے ورم کئے ہوئے ہین۔ مین حسب درخواست اسکے گاؤن مین گیا اور بعد حال بیمار معلوم ہوا کہ عرصہ ایکسال کا ہوا ہے کہ مین ریاست الور بندوبست مین نوکر ہو کر گیا تہا اور وہان ایک عورت سے صحبت کرنے کے بعد آتشک کی بیماری ہو گئی بہت علاج کئے صحت نہین ہوئی اور یہ نوبت ہو گئی ہے۔ حالت بیمار بروقت ملاحظہ حسب ذیل تہی:-

ناک کا بیٹھ جانا۔ حلق کا پھٹ جانا۔

نہایت دبلا اور کمزور۔ چہرہ زرد۔ بہوک ندارد۔ اٹھہ نہین سکتا۔ ایک فوطہ بہت ورم کئے ہوئے۔ یعنے سوجا ہوا اور سخت دونون ٹانگ کی سامنے کی ہڈی پر نوڈز یعنے آتشک کے سبب سے سخت گرہ۔ پیشانی کی ہڈی مین درد اور [illegible]۔ غرضیکہ تیسرے درجہ کی علامات نمودار تہین علاج کرنے پر وہ اس لائق ہو گیا کہ گہوڑے پر سوار ہو کر دوسرے تیسرے روز میرے پاس آیا کرتا اور

القران
رحمن
شریف کی تفسیر
قران سے
طلبا اور غریب
صرف عہ
دنیا
حجت
بحث
م اسلامیہ
اہل حدیث

پیدل بھی چل پھر سکتا۔ چونکہ اب اُسے معلوم ہوگیا کہ مجھے آتشک ہے اور اُسکے واقفونکو بھی۔ تب انہون نے اپنا علاج شروع کیا۔ جسمین پھر وہ آنکھ کی بیماری مین مبتلا ہوکر سخت بیمار ہوگیا اور رخصت لیکر اپنے گھر جاکر سنا گیا کہ مرگیا۔ نہایت افسوس کہ عین شباب کے وقت یہ بیماری ہوتی ہے۔ ایسی بیماری سے بچو۔ کثرت جماع بھی مہلک ہے۔ خدا سب کو بچائے۔

فضول خرچی کا نتیجہ تو آپ نے سن لیا۔ اب کثرت جماع کا بھی حال ذرہ معلوم ہوگیا۔ ہر دو پر لعنت کیجئے۔ اور ہمیشہ اعتدال سے کام لیجئے آتشک سوزاک وغیرہ پر اگر مفصل تحریر کیا جائے تو سوائے ڈاکٹرون حکیمون کے اور کسی کو فایدہ نہین ہوگا اور نہ کوئی ناظر اخبار اُسکو پڑھتا ہے کیونکہ وہ کہتے ہین کہ یہ تو ڈاکٹری کے متعلق ہے سینکڑون رسالے اس مضمون پر تیار ہوئے ہوئے لائق حکیمون اور ڈاکٹرون کے موجود ہین اسلئے مین سمجھتا ہون کہ اگر خلاصہ حال کسی قسم کی بیماری کا درج اخبار ہو تو پبلک کو خالی از فایدہ نہین ہوگا۔ اب تیسری قسم عیاشی کی باری ہے سنئے۔ کثرت شراب نوشی اور نشئی اشیا کی۔

کثرت شراب کے نقصان اور مضرتین تو آپ نے کئی رسالجات مین پڑھے ہونگے۔ اور یہ بھی دیکھا اور سنا ہوگا کہ سینکڑون گھر اسکی بدولت اور سینکڑون جانین اسکے سبب سے سال بسال ضایع ہوتی ہین۔ باوجودیکہ قیمت بھی زیادہ سال بسال ہوتی جاتی ہے اور ٹمپرنس سوسائٹیان۔ آریہ سماج۔ سناتن دھرم سبھا اسلامیہ انجمن وکلیسا وغیرہ بھی [illegible] مین دن بدن قایم ہوتی جاتی ہین لیکن اسکی بجائے تنزل کے ترقی۔

اکثر لوگ اسکو ہاضمہ کے واسطے پیتے ہین لو یار ایک پیگ تو لے لو لیکن بڑی غلطی پر ہین بجائے ہاضمہ بڑھانے کے بدہضمی پیدا ہوتی ہے۔ سردی کے موسم مین۔ لو یار ایک پیگ پی لو سردی دور ہو جاویگی کیسی نادانی اور خام خیالی ہے یہ بجائے گرم کرنے کے دوران خون کو کمزور کرتی ہے۔

اول درجہ مین دوران خون تیز کرتی ہے Stimulant
دوسرے مین کمزور ,, Depressant
تیسرے مین نیند لاتی ہے Narcotic

تھوڑی سے تھوڑی مقدار مین پی کسی نہ کسی طرح اندرونی اعضا مین خرابی پیدا ہوتی ہے اور اُس سے بیماری۔ ایک ڈاکٹر کہتا ہے کہ اگر شراب پینے سے موٹا پن ہوتا ہے تو گھوڑون کو شراب کیون نہین دیتے اور مرغی وغیرہ موٹا کرنے کیواسطے کیون نہین استعمال کی جاتی۔ ایک صاحب کی رائے ہے کہ اسکا چمکارا مثل روشن آگ کے ہے جو آخر کو خاک ہو جاتی ہے (a fire makes a brilliant sight but leaves a desolation)

اسی طرح سے یہ اول درجہ کی کمبختی۔ گناہ جرم۔ پاگلپن اور بیماری پیدا کرتی ہے۔ اکثر کی رائے اسکے برخلاف ہے لیکن یہ دن دونی اور رات چوگنی ہوتی جاتی ہے۔ اس سے جو بیماری ہوتی ہے ایک سے ایک بڑھکے۔ جگر مین پھوڑا۔ Liver abscess ڈلیریم ٹریمنس یعنے رعشہ ہاتھ پاؤن سر بکواس واہیات۔ اسمین بیمار کا چہرہ زرد نبض کمزور نیند کا نہ آنا۔ (باوجودیکہ دوا بھی دی جائے) آخر کو غنودگی کی حالت مین ہو جاتا ہے۔ پاخانہ خود بخود نکل جاتا ہے۔ سانس تکلیف سے آتا ہے۔ اور سانس رک کر مرجاتا ہے۔ واہ واہ کیا عمدہ طریقہ موت کا ہے۔ بھائیو۔ بچو اسکا اعتدال بھی اچھا نہین اس سے تو کنارہ ہی بہتر ہے۔ دھرم شاستر اور شرع کی رو سے بھی بُری چیز ہے۔ لیکن آجکل کے ہندو مسلمانون نے ان ہر دونون پر پانی پھیر دیا ہے۔ تعلیم یافتہ سویلین اور جنگی محکمہ والے اسمین مبتلا ہین یہ تماشہ تو ہر روز آپ ملاحظہ کرتے ہین تمثیل کی کیا ضرورت ہے۔ کہ افیم چرس بھنگ کا بھی ایسا ہی حال ہے لیکن جسکو آپ ناچیز

سمجھکر ذات استعمال کرتے ہین اور آئے مہمان کی خاطر بھی یہی خیال کیگئی ہے۔ وہ کیا ہے وہ تمباکو ہے۔ جناب یہ بھی کچھہ کم نہین اس سے بہوک مرجاتی ہے۔ سر درد۔ سر چکر کہاتا ہے۔ آنکھہ کی پتلی پہیل جانیسے عارضی بینائی مین فرق Zemparary amaurosis آجاتا ہے اسکا ایک مریض عرصہ ایک ماہ کا ہوا ہوگا جو میرے زیر علاج آیا دجسکی عمر قریب ۲۵ سال کے ہوگی ذات کا برہمن [illegible] (اچہا) اور بیان کیا کہ دفعتہً میری نظر بند ہوگئی ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ تمباکو پینے کا بڑا شوق ہے ایک دم خوب لگایا اور اسکے بعد سر چکر کہا گیا اور نظر بند ہوگئی۔ تمباکو پینا بند کیا گیا دوائی پینے اور آنکھہ مین ڈالنے کو دیگئی اب نظر اچھی ہے لیکن بالکل صحت نہین ہوئی۔

اسکے پینے سے ایک اور بڑی بہاری قباحت ہے اور وہ یہ ہے کہ متعدی بیماری Cuntagons نے یا نڑی کے ذریعے سے ایک منہ سے دوسرے منہ مین جا سکتی ہے۔ اس سے کچھہ دہرم یا ایمان پکا نہین ہوتا اگر ایسا شوق تمباکو کا ہے تو جدا جدا حقہ رکھہ لیوین۔ میری رائے تو اسکے بھی بالکل برخلاف ہے۔ سوائے بیماری کو یا جوٹہہ کہانیکے اور اس مین کیا فائدہ ہے کیا دہرم ایمان پکا ہوتا ہے یا محبت بڑہتی ہے نہین نہین ہرگز نہین۔ یہ ناواجب رواج ہے۔ برہمن جسکا ذکر کیا گیا ہے اُسنے تو حقہ پینا اُسی روز سے چھوڑ دیا ہے اور کئی ایک صاحبون سے قباحتین اسکی بیان کین اور انہون نے بھی اقرار کیا کہ ہم بھی چھوڑ دینگے۔ لہذا التماس ہے کہ اگر ناظرین اہلحدیث بھی اسکا پینا چھوڑ کر اطلاع دین تو ہمین خوشی ہوگی اور شرع مین بھی مکروہ* ہے۔ اس سے بیماری کا اندیشہ اور جوٹہہ کہانا تو ہے۔ اپنی فیملی ڈاکٹر یا حکیم سے صلاح کر لو وہ کیا کہتا ہے۔ مین اپنا فرض کہدینا ہی سمجھتا ہون آگے ماننا یا نہ ماننا آپ کا اختیار۔ فقط زیادہ سلام۔

طعن فی الانساب

جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث السلام علیکم۔ آپ کے اخبار مطبوعہ ۲۶ر اگست سنہ ۰۸ء نمبر ۴۲ مین ایک تحریر مرقومہ شیخ احمد اللہ صاحب ہر دوئی والی کی بعنوان (مباحثہ نگینہ مین آریونکی غلو ہی) نظر سے گذری تہی جسمین طعن فی الانساب جو منہی عنہ فی الشرع ہے اُس سے کام لیا گیا ہے۔ مجھے بار بار تعجب یہ آتا ہے کہ شیخ احمد اللہ تو خیر اپنی شیخی مین مغرور ہونگے اڈیٹر اہلحدیث جسکی اخبار کا مقصد اعلےٰ حمایت دین و اشاعت اسلام ہے کیون اُس نے منہی عنہ تحریر کے اندراج مین کچھہ تامل نہ کیا اور حسب عادت کوئی نوٹ بھی اسکے متعلق نہ لکہا کیا وہ چند الفاظ مدحیہ (مرد میدان ترک اسلام مولانا ابوالوفا الخ) اڈیٹر کو بہلے معلوم ہوئے جو ایسی غیر مہذب تحریر جو کسی طرح اس اخبار کے شایان نہ تہی درج کر دیا

چہ خوش ہے

گر ہمین مکتب وہمین ملا ست ✦ کار طفلان تمام خواہد شد*

یا شاید یہ طعن فی الانساب اڈیٹر کے نزدیک بہی امر جاہلیت سے نہو اور معتبر فی الشرع ہو۔ مگر یہ بات سب پر روشن ہے شیخ سید مغل پٹھان جولاہے قصائی موچی چوڑہے چمار دولتمند مفلس پیغمبر ولی غوث قطب نیک بد کافر مسلمان سب لوگ ایک مان باپ آدم حوا سے پیدا ہین پہر ہر کسی نے ایک ایک پیشہ اپنی اپنی گذران کے لئے اختیار کر لیا چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام خود کپڑا بنتے تہے کہیتی کرتے تہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کپڑا سیتے تہے۔ حضرت نوح علیہ السلام بڑہئی کا کام کرتے تہے حضرت ابراہیم و لوط علیہما السلام کہیتی کرتے تہے حضرت صالح و ہود علیہما السلام تجارت کرتے تہے حضرت داؤد لہاری کر کے زرہ بناتے تہے حضرت سلیمان پنکہے بننے بوریا ٹوکرا بناتے تہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام بکریان بہیڑین پالتے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزازی کرتے تہے اسی طرح ہر ایک نے اپنی گذران کیلئے ایک ایک پیشہ

---

*(سچ ہے اڈیٹر)

صورت اختیار کرلی تھی تو اگر شرافت محض پیشہ و حرفہ پر ہوتی تو آج شرافت کا نام و نشان بھی نہ ہوتا۔ آدم علیہ السلام کی اولاد ہونے سے کون انکار کرسکتا ہے اور پارچہ بافی انکی تحریر سے ثابت ہے پھر کہاں ہیں وہ حضرت جو اپنے شیخ پٹھان وغیرہ ہونے پر معاف یہ پھولے نہیں سماتے جو خدا جانے انکے اجداد نے اس مفتوحہ ملک ہندوستان میں کن کن قوموں کی لڑکیوں کو بیاہ لیا رکھا ہوگا جنکی نسل میں اس طرح کا اختلاط سمایا ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے امر جاہلیت سے قرار دیا ہے اربع فی امتی من امر الجاہلیۃ لا یترکونھن الفخر فی الاحساب والطعن فی الانساب الحدیث۔ پس شرافت اگر اس امر پر موقوف ہو کہ اسکے اسلاف میں کوئی ولی یا پیغمبر یا بزرگ گذرا ہو تو اس طرح کی شرافت میں ہر ایک برابر ہیں آدم کا نبی و خلیفۃ اللہ ہونا مسلم ہی اور تمام آدمی انہیں کی اولاد سے ہیں علاوہ اسکے ہر ایک کسی نہ کسی ولی صالح یا پیغمبر کی اولاد سے ضرور ہے غایت ما فی الباب قرب و بعد کا فرق نکلیگا اور اسکو قرب و بعد کو شرافت کے لئے کوئی دخل نہیں ہے اس اعتبار سے ہر ایک شریف النسب ہونا محقق ہوگا لیکن وہ شرافت جو معتبر عند الشرع ہے اور شرافت کا دار مدار ہے وہ تقوے اور علم ہے تو جو شخص بالتخصیص متصف بصفات مذکورہ ہوگا وہی شریف ہے ورنہ رذیل اگرچہ وہ نبی ہی کی اولاد کیوں نہو۔ (راقم یکے از ناظرین اہلحدیث عفی عنہ)

ایڈیٹر۔ واقعی طعن فی النسب شرع میں منع ہے آپنے بہت اچھا کیا کہ اس مضمون کی تلافی کردی۔ جزاک اللہ لو لا علی لھلک عمر

الکلام المبین فی جواب الاربعین

پوری دو سو صفحہ پر شایع ہوئی ہے قیمت ۱۰ر محصولڈاک ۱ر شائقین جلد طلب کریں ورنہ ختم ہوجائیگی۔ (المشتہر مینجر اہلحدیث امرتسر)

انتخاب الاخبار

بنارس بنک کا افتتاحی جلسہ ۱۴ر ستمبر کو ہوا۔ مہاراجہ بنارس شریک تھے۔ مسٹر بالیشر پرشاد نے عمدہ تقریر کی۔

احمد آباد میں امساک باران اسی شدومد سے ہے۔ سرکاری افسر علاقوں میں برابر گھوم رہے ہیں ریونیو ممبر صاحب ضلع کو بھیج رہے ہیں جن جن مقامات میں قحط زدگان کیلئے کام جاری ہونیوالے ہیں انکی فہرستیں مرتب ہو رہی ہیں۔ اگر ۱۵ر تک بارش نہ ہوئی ہوگی تو ان مقامات میں ۱۹ر سے کام شروع ہوگئے ہونگے۔ یعنے سنانند۔ راشکل۔ ویرامگم۔ بھدا گرگا۔ ڈکسروئی۔ جیتپور۔ دھولیا۔ اٹپالی دھولکا۔ و التھبا اصرف گودھرہ۔ و دوحدہ سے رپورٹ آئی ہے کہ کچھ بارش ہوئی ہے۔

جنرل کوروپاٹکن نے تار دیا ہے کہ ۹ر ماہ حال کو جاپانیوں سے کوئی لڑائی نہیں ہوئی۔ جاپانی فوج ابھی بالکل خاموش ہے بارش اسقدر سخت ہوئی ہے کہ سڑکوں کی مرمت نہیں کی جاسکتی۔ (واللہ غالب علی امرہ)۔

جاپانیونکا نقصان لیاؤنگ کی لڑائی میں جاپانیوں کا نقصان جاپانی سرجنونکی رپورٹ کے موافق حسب ذیل ہوا:۔ جنرل کوروکی فوج میں ۴۸۶۶ جنرل نوڈزکی فوج میں ۴۹۹۲ اور جنرل اوکو کی فوج میں ۱۸۰۷ جاپانی افسر مقتول و مجروح ہوئے اور ۴۷۶۴ زخمی ہوئے۔ جاپانیونکا اندازہ ہے کہ لیاؤنگ کو فتح ہوتے تک ۳۵ ہزار روسی فوج ضایع ہوگی۔

روسی نقصان سینٹ پیٹرسبرگ میں غیر سرکاری طور سے یہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ لیاؤنگ کی لڑائی میں اور اسکے بعد کی چھیڑ چھاڑ یا جھڑپیوں میں چالیس ہزار روسی فوج ضایع ہوئی۔ روسی کمکوں پر کمکیں اس نقصان کے پورا کرنے کے لیئے میدان جنگ میں آرہی ہیں۔ روسی جنرل اسٹاف کا بیان ہے

لیاؤنگ کی لڑائی کے بعد سے دو آرمی کورز جنرل کوروپٹکن کے پاس پہنچ چکی ہیں۔ اور اب جنرل کوروپاٹکن کے پاس ۲۰۰۰ ضرب اتواپ ہو گئی ہیں۔

شملہ میں یکبیک موسم پلٹ گیا پچھلے جمعہ سے متواتر پانی پڑ رہا ہے۔

کابل میں ملیشیا فوج۔ امیر عبدالرحمن خان مرحوم نے اپنی فوج میں ملیشیا کا طریقہ جاری کیا تھا جس سے سمجھا گیا تھا کہ اُنکی باقاعدہ فوج زیادہ مضبوط اور طاقتور ہو جائیگی۔ اُنہوں نے یہ حکم دیا تھا کہ ہر ایک خاندان کے سات آدمیوں میں سے ایک آدمی رکروٹ کے طور پر افغانی فوج میں حاضر ہو کر مختصر عرصہ تک فوجی تعلیم حاصل کیا کرے۔ اُنہیں سے ہر ایک آدمی کو یہ استحقاق دیا گیا کہ وہ اپنے پاس اپنے گاؤں میں ایک رائفل رکھ سکا کریگا۔ افغان لوگوں نے دل سے یہ فوجی خدمت قبول کی لیکن اُنکو رائفلیں نہیں دیگئیں گو اُنکو فوجی تعلیم باقاعدہ طور سے دیگئی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے خاندانوں نے بڈھے اور بیکار لوگوں کو رکروٹ کے طور پر بھیجنا شروع کر دیا اور اس سے اس تدبیر میں ناکامی ہوتی گئی۔

اب امیر حبیب اللہ خان نے یہ حکم دیا ہے کہ پہلے تمام رکروٹوں کا ملاحظہ کیا جائے اور اگر ضرورت ہو تو دیہات کے سب سے طاقتور اور مضبوط آدمی کو فوجی تعلیم کیلئے منتخب کر لیا جائے۔ ظاہرا امیر صاحب نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ فوج ملیشیا میں سوائے مضبوط اور طاقتور آدمی کے اور کسی کو نہ رکھا جائے۔ (یہی طریق خلفائے راشدین کے زمانے میں تھا۔)

طاعون۔ ہفتہ گذشتہ میں کل ہندوستان میں ۱۱۷۹۱ موتیں طاعون سے ہوئیں۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۱۰۱۹۹ موتیں ہوئی تھیں گذشتہ سال کے اسی ہفتہ میں طاعونی اموات کی تعداد ۱۴۰۸۸ تھی منجملہ ۱۱۷۹۱ کے اضلاع بمبئی میں ۶۵۱۸ سنٹرل انڈیا میں ۹۲۶۔ ممالک متحدہ ۷۲۴۔ احاطہ مدراس میں ۴۳۵۔ راجپوتانہ میں ۵۲۳ بنگال میں ۵۰۰ ممالک متوسط میں ۳۴۵۔ ریاست حیدرآباد میں ۲۷۳۔ پنجاب میں ۱۰۲ موتیں ہوئیں۔ (مرزا جی کو دارو نیار؟)

مہدی صوبیہ آجکل وہ سیدنی واقعہ نیل ازرق پر ترکتازیاں کر رہا ہے اسکی سرکوبی کے لئے فوجیں بھیجی گئی ہیں۔ (ہمارے قادیانی مہدی نے تو ابتک کوئی ہاتھ نہ دکھایا۔ شائد آئندہ۔)

مصر میں ایک لڑکی چھت سے گر کر بظاہر مر گئی۔ اسکو بعد معائنہ ڈاکٹری دفن کر دیا گیا مگر ابھی پوری طرح مٹی نہ دی تھی کہ اُسنے چیخ ماری۔ (ہمارے مرزا صاحب کا معجزہ ہو گا۔)

امرتسر میں زیر نگرانی آریہ سماج ایک ودھوا عورت کی شادی کی گئی۔ (قرآن شریف کی تائید انکحوا الایامیٰ منکم)

دریائے گنگ کی طغیانی کیوجہ سے سون پور اور ضلع پٹنہ کے دیگر بڑے حصوں میں جانوں اور مکانات کا سخت نقصان ہوا۔

جنرل ہاسپٹل کلکتہ کے ایک درخت کی جڑھ میں سے بودھ کی تصویر برآمد ہوئی ہے ۳ فٹ بلند۔ ۲۳ انچ چوڑی اور ۵۰۰ انچ موٹا پتھر پر کھدی ہوئی ہے۔

۸ تاریخ کو لارڈ کچنر بہادر شملہ واپس تشریف لے آئے۔ لارڈ کرزن بہادر معہ جنابہ ولیسرانی صاحبہ ۱۷ اکتوبر کو شملہ پہنچ جاوینگے۔

کوئٹہ میں ضروری عمارت تیار ہونے تک غالبا انڈین اسٹاف کالج کے لئے "دیولالی" کی عمارت کام میں لائی جاویگی۔

ریلوے ٹائمز کا نامہ نگار ٹوکیو سے تحریر کرتا ہے کہ غالبا جنرل ناسیگاوا کمانڈنگ امپیریل گارڈ منچوریا کے گورنر بنائے جاوینگے۔

عدن سے خبر ملی ہے کہ فی الحال حدبندی کی اور کاروائی ہو گی۔ لہذا اگر کوئی خاص وجہ پیش نہ آئی تو اب ضرورت نہیں ہے کہ شمال مغربی حصہ میں خط حدبندی کی کھینچی جاویں۔ اور اینگلو ٹرکش کمیشن کا اجلاس بار ثانی منعقد ہوا۔

عدالت خفیفہ کلکتہ کو اختیار سماعت ۵ ہزار روپے تک بڑھا دینے کی تجویز تھی۔ ایوان تجارت سے اس امر میں رائے دریافت کی گئی تھی۔ اُسنے خلاف رائے دی۔

لوح عدالت طبع مولوی صاحب بوجہ ضعف کے نہیں لکھے گئے خدا عافیت بخشے۔ (کاتب)

کارخانہ
عطر و تیل
قدیم سے بفضل خدا
جاری ہے
طلب کرنے
ہوگی۔
تیل
ہمارے کارخانہ
ہوا ہے۔ بالوں کو
سے ہوتا ہے
کارخانہ
افزا
مفرح

جنان السیر فی احوال سید البشر

دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کے سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہو اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار مین شگفتگی اور تازگی نہ پائے پیش کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکے آٹھ چمن ہین۔ ہر چمن روحانی لذت دیتے ہین گلزار بہشت کا نمونہ ہے کہانی نہین ناول نہین قصہ نہین بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانحعمری اور مقدس احوال ہے جو امت مرحومہ کے پاس بجز ان معلومات کے کہ باعث سعادت اور کونسی چیز ہو سکتی ہے عربی اور فارسی شناس تو ان زبانون کی تصنیفون سے بہرہ مند ہوتے ہین مگر اپنے ملک کی بولی مین ایسی دلکش نظم سیر مین نہ کسی نے دیکھی نہ سنی دیکھنے مین دو جلدین ہین مگر دو سو کتابون کا خلاصہ جناب مولانا الحاج شاہ عبدالحی دہلوی انار اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی ہے اور دریا کو کوزہ مین بند کر دیا ہے جسکی فہرست مضامین کتاب کا آئینہ ہے چمن اول انوار نبوت اسمین ابتدائے خلقت نور محمدی قصہ اصحاب فیل تک بالتفصیل احوال مرقوم ہے چمن دوم گلزار نبوت اسمین ولادت باسعادت سے نبوت کو گیارھوین سال تک کل حالات ہین۔ چمن سوم بہار نبوت اسمین معراج شریف اور ساتون آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے چمن چہارم اخبار نبوت اسمین ہجرت سے وفات شریف تک کا احوال ہے۔ ایسا ہی جلد دوم بشارات محمدی **شمائل محمدی۔ عبادات محمدی۔ معجزات محمدی۔** جس وضاحت اور خوش اسلوبی سے یہ احوال اس کتاب مین مندرج ہین دیکھنے پر موقوف ہے لفظ لفظ اسکا گوشہ جگر مین سنسناتی اثر کرتا ہے پڑھنے والون کو وان سے پوچھا جاوے کوئی بستی کوئی قریہ شہر ایسا ہوگا کہ جسمین یہ کتاب پہنچ کر عشاق نبوی کے سینے روشن نہ کئے ہون چند سال سے یہ کتاب جو قاصد نایاب ہو گئی تھی اور بوجوہ چند اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا ایک قدیم مالک کتاب کو رضا ہو مشفقت اجازت پائی تو خوشی جیسے اگر بلحاظ فائدہ رسانی قیمت مجلد صرف تین روپیہ اور بیجلد تین روپیہ ۸ رکھدی گئی ہے نسخے فروخت ہو گئے اور چند باقی رہ گئے ہین شائقین جلدی کرین ورنہ پھر کتاب کا ملنا حسب سابق دشوار ہو جاویگا محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ کتاب ملنے کا پتہ

لشکر بنگلو تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب

ادویات مجرب

لائف پلز (حبوب حیات) اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہین کہ روزانہ ڈیوٹی اور کثرت محنت سے درماندہ نہ ہون یا اگر آپ چاہین کہ روزانہ ڈیوٹی اور کثرت محنت سے درماندہ نہ ہون اور پیری مین جوانی کا حظ اٹھائین تو اسکو اپنی جیب مین رکھو لائف پلز تین بکس کا کورس ہوتا ہے جو بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دن مین بالکل دور ہو جاتی ہے نامردی ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ ضعف بصر ضعف معدہ۔ جریان سرعت انزال۔ رقت منی سلسل بول۔ تقطیر البول۔ لقوہ۔ اور رعشہ وغیرہ کے لئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۲۰ گولیان عہ/

روح دافع بخارات نوبتی تیجہ و چوتھیہ وغیرہ۔ ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا نوبتی تیجہ و چوتھیہ بخارات کیواسطے کرشمہ صحت ہے بڑی کامیابی کیساتھ شہرت حاصل کر رہا ہے ایک شیشی سے تین چار مریض صحت پاتے ہین قیمت ۱۲/

روح دافع طحال۔ قیمت فی شیشی عہ/ اس عجیب الاثر روح سے اُن لوگون نے جو یونانی ویدک اور انگریزی ڈاکٹری علاج کے مایوس ہو چکے تھے بفضل خدا صحت پائی ہے۔

بوٹیون کا مقوی شربت اعضائے رئیسہ و شریفہ۔ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی ہو کر جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہین۔ اگر آپ کسی محنت کی وجہ سے مثل کسل یا کسی بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہون تو آپکی ایک خوراک ساری کسل اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کر دیگی۔ قیمت فی شیشی ایک اونس ۸؍ دو اونس عہ

جوہر مصفی خون فی شیشی خورد ۸؍ کلان عہ/ فسادات خون تر خشک خارش۔ خنازیر۔ بھگندر وغیرہ۔ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے فقط ایک شیشی کافی ہے اسکے استعمال سے دوبارہ مرض نزدیک نہین آتی۔ ایام امراض وبائیہ مین اسکا استعمال کرنا ضروری ہے محبوب کو سرمہ چشم کے استعمال سے کبھی بیاض نہ ہوگا…

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مہتمم کارخانہ انگریزی و یونانی ادویا چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب اہتمام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر مین چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR

للہ الحمد
اہل سنت
اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

امرتسر ۱۹ رجب ۱۳۲۲ھ ہجری القدسی مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت کرنا اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ ۵ عہ
والیان ریاست سے [illegible]
رؤسا اور جاگیرداروں سے للعہ
عام خریداروں سے عا / ۱۲
قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے
نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک وپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت بخوبی فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

تبدیل نام

اہل حدیث کا سال تمام ہونے کو ہے مگر حساب کا تخمینہ کرنے سے معلوم ہوا کہ سو ڈیڑھ سو روپیہ سال بھر میں خسارہ ہوا۔ کیوں ہوا۔ اسکی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ حسب وعدہ پہلے خریداروں کو رعایتی قیمت پر دینا تھا جو برابر انکو اس رعایت پر پہنچتا رہا جو ایک ہی سال کیلئے تھی۔ دوم یہ کہ اشاعت بہت ہی کم رہی جسکی وجہ بعض دوستوں کے خیال میں یہ ہے اخبار کے مضمون تو عامہ اہل اسلام سے تعلق رکھتے ہیں مگر نام اخبار کا ایک خاص فرقہ سے مخصوص اسلئے اخبار کا نام تبدیل ہونا چاہیئے۔ ناظرین سے استدعا ہے کہ اپنے منشا سے مطلع فرما دیں۔

مسیح ہندوستانی اور مہدی ایرانی کا مقابلہ

"ہمارے مسیح ہندوستانی یعنی مرزا صاحب قادیانی" "کے حالات سے تو ہندوستانی واقف ہین مزید" "واقفی کے لئے رسالہ "چودھوین صدی کا مسیح [illegible]" "کرین جو مطبع اہلحدیث مین چھپ رہا ہے بہر صورت حقیقی" "و اقعی ہندوستانی مسیح کی حالت سے اسکو کافی جانکر" "ایرانی مہدی محمد علی باب بانی فرقہ بابیہ کے حالات کو" "ذیل مین جو ہم علیگڈہ گزٹ سے نقل کرتے ہین:-

باب اور فرقہ بابیہ

کے مختصر حالات ہم ایسٹ اینڈ ویسٹ کے ایک مضمون سے اقتباس کرتے ہین جو انگلستان کے مشہور عربی و فارسی دان عالم مسٹر ای۔ جی براؤن کی دریافت کا نتیجہ ہے۔

مرزا علی محمد جو باب کے خطاب سے یاد کیا جاتا ہے، ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۸۲۰ء کو شیراز مین پیدا ہوا۔ اسکی تاریخ ولادت کے متعلق مختلف روایات ہین۔ خاص مقالہ مین (وہ کتاب جو باب کی ایک تاریخ ہے) تاریخ ولادت ۱۸۱۹ء بیان کی گئی ہے مگر زیادہ صحیح یہی ہے کہ ۹ اکتوبر سنہ ۱۸۲۰ء مین پیدا ہوا۔ باب کی اوائل عمر کا حال اچھی طرح سے معلوم نہین ہو سکتا ہے۔ اُس کی پرورش اُسکے ماموں نے کی اور جب علی محمد کی عمر سترہ سال کی ہوئی تو ماموں نے خلیج فارس کی مشہور بندرگاہ بوشہر مین بھیجدیا تاکہ تجارت کی تعلیم ملے اور تجارت پیشہ ہو سکے۔ علی محمد نہایت خاموش سنجیدہ اور حسین نوجوان معلوم ہوتا تھا۔ اور کچھ ایسی بات تھی کہ جس سے ملتا تھا اُسپر اُسکا اثر ہو جاتا تھا۔ تجارت ایسی طبیعت سے کوئی مناسبت نہین رکھتی اور تجارت مین دل نہ لگنا ظاہر ہے۔ چنانچہ تجارت سے نفرت پیدا ہوگئی۔ اور وہ مزارات کی زیارت کے قصد سے کاروبار چھوڑکر چلا گیا۔ غور و فکر کی عادت بہت تھی۔ عارف باللہ ہونے کا شوق پیدا ہوا۔ اور مذہبی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے حاجی سید کاظم رشتی کی شاگردی اختیار کی۔ اُن بزرگ کے علم و اخلاق کی شہرت دور دور تھی۔ اور اُن کے پاس دور دور سے بوڑھے اور نوجوان مرید اور شاگرد اُن کے جمع ہوتے تھے۔ اور اُن کی صحبت اور تعلیم سے مستفیض ہوتے تھے۔ مرزا علی محمد کی بھی شہرت ہونے لگی اور علما اس نوجوان شیرازی سے مذہبی مسائل کی تحقیق و دریافت کرنے لگے اور قرآن شریف کی وہ خوبیان جو نظر ظاہر بین سے پوشیدہ ہین۔ ان باتون سے مرزا علی محمد کو اپنی بزرگی اور علم پر ایک فخر سا ہوگیا۔ اور عارف باللہ ہونے اور دنیا سے کنارہ کشی کے شوق نے جو عام لوگون سے پوشیدہ نہ تھا علی محمد کی طبیعت پر ایک نیا اثر پیدا کیا اور اُس نئے اثر نے یہانتک قوت حاصل کی کہ سنہ ۱۲۶۰ھ مین اُس نے اپنے باب النجاۃ اور خدا کی تجلی ہونیکا اعلان کیا۔ گویا نجات ابدی اور خدا کی تجلی سے دیدہ و دل کو مشرف و منور کرنا انسان کو اُسکے توسل سے حاصل ہوسکتا ہے۔ اپنی کتاب بیان مین اُس نے اس اعلان کی آنحضرت پر قرآن شریف نازل ہونے سے تشبیہ دی ہے نعوذ باللہ اور باب النجاۃ ہونے کے دعوے کے ساتھ جیسا کہ ہونا چاہئے تھا مخالفت شروع ہوئی مگر چند لوگ مرزا علی محمد کے معتقد بھی ہوگئے۔ اُن معتقدون کی تعداد باب کے اُستاد حاجی سید کاظم رشتی کے انتقال کے بعد زیادہ ہوگئی۔ اور اُن لوگون مین باب نے وعظ اور تلقین شروع کی۔ مذہب تصوف اور فلسفہ و دینیات مین بہت تھوڑی تعلیم پائی تھی مگر اسپر یہ حال تھا کہ وعظ نہایت پُر اثر ہوتا تھا۔ اور بڑے بڑے مولویون سے مسائل مذہبی مین مقابلہ کرتا تھا اور اُنکو قائل معقول کردیتا تھا۔ اُسکی شہرت رفتہ رفتہ اصفہان پہونچی اور اصفہان سے آگے تبریز اور ایران کے دیگر امصار و دیار مین پہونچی یہانتک کہ گورنمنٹ ایران کو بھی اطلاع ہوئی۔ معتقدین کی تعداد بھی روز بڑھتی

کارخانہ
یہ کارخانہ قدیم
ساتھ نیک نامی
بڑی فہرست
ہوگی
ناگر تیل
یہ تیل
سے ایجاد ہوا
ہونے سے
آنکھوں دورد
سے قیمت
المشتہر
او

گئی۔ اور پہلے چند معتقدین نے باب کے مذہب کی اشاعت شروع کی۔ اور اُس نئے مذہب کے عقاید کا وعظ اور تعلیم کرنے لگے۔ لوگوں کو یہ سمجھایا گیا تھا کہ وہ شخص جسکی توریت اور انجیل اور فرقان مجید میں بشارت ہے مرزا علی محمد ہے۔ اور نام کا فرق کوئی فرق نہیں اسلئے کہ مختلف ملکوں میں مختلف زبانیں اور مختلف نام ہوتے ہیں۔ بہرحال مہدی موعود ہونے کا ثبوت کسی ڈھب سے دیا۔ اور مولوی اس نئے مذہب کے بطلان اور بیہودگی دکھانے پر آمادہ ہوئے۔ حاکم فارس کو مجبور کیا گیا کہ وہ اس مذہب کی حالت اور شورش کی تحقیق کرے۔ ایسا نہو کہ اسلام جو بارہ سو برس سے زندہ چلا آرہا ہے اُسکو نقصان پہونچے۔ اور خود گورنمنٹ ایران کو نقصان پہنچے۔ جو ایک اسلامی سلطنت ہے۔ اور مولویوں کے غیظ وغضب کی آگ بھڑک گئی مرزا علی محمد کے مکان پر یورش کی۔ اُسکو گرفتار کیا اور اُسکی فضیحت کی۔ ایک مولوی صاحب نے اُسکے منہ پر گھونسا مارا مگر اُسکو آخر میں اس وعدہ پر چھوڑ دیا گیا کہ وہ فساد نہیں بڑھائیگا۔ لوگ بہت کم اس قدر کی بات کو سمجھتے ہیں کہ کسی نئے اعتقاد کی سخت مخالفت کرنی، اس طرح جسطرح مرزا علی محمد کے مذہب کی کی گئی۔ اور جسطرح علی محمد کی رسوائی و فضیحت ہوئی اُس اعتقاد کو تقویت اور قوۃ اور زیادہ اشاعت دیتی ہے۔

زنجان میں بھی جو فرقہ بابیہ کا دار الاقامت اور مامن وملجا بنئے دار الانتہا' باب کے عقاید اور باب پر مظالم ہونے کی خبر پہنچی۔ وہاں ایک شخص پیر مرد علامہ وقت ملا محمد علی کے نام سے مشہور تھا اُسکو حیرت ہوئی تھی اور حقیقت معلوم کرنے کا شوق ہوا۔ اور اُسنے اپنے ایک خلیفہ کو بھیجا کہ جائے اور عینی شہادت لائے اور حقیقت حال آکر بیان کرے۔ ملا محمد علی کا خلیفہ باب سے ملنے گیا۔ اور باب کا سلام وپیام اور چند تحریریں لیکر آیا۔ اور چند روز بعد ملا محمد علی نے یکایک بحالت شوق و وجد عقیدہ بابیہ کی تلقین شروع کی۔ اور بہت سے آدمیوں کو سلسلہ بابیہ میں منسلک کرلیا اُسکے روزافزوں اثر اور معتقدین کی روزافزوں تعداد کی اطلاع شاہ ایران کو ہوئی۔ اور آپ شاہی فرمان صادر ہوا کہ فوراً طہران کو روانہ ہوجائے ٭

باب کو زنجان میں ایک زبردست اور با اثر معتقد تو ملا ہی تھا ایک اور شخص شیخ یحییٰ نامی حسن اتفاق سے اُسکا معتقد ہوگیا۔ سید یحییٰ کو محمد شاہ نے شیراز بھیجا تھا کہ عقائد بابیہ کی تحقیق کرے اور اُسکے جھوٹ اور ریاکاری کی تطبیق کرے پس سید یحییٰ آیا اور مرزا علی محمد باب سے کئی بار خلوت وجلوت میں ملاقات کی۔ باب قرآن شریف کی مشکل سے مشکل آیتوں کے معانی اسقدر عمدگی اور روانی کے ساتھ بیان کرجاتا تھا اور وہ معانی اس قدر معقول ہوتے تھے کہ سننے والے حیران منہ تکتے رہ جاتے تھے۔ سید یحییٰ پر بابیہ کا کچھ ایسا اثر پڑا کہ محمد شاہ کے لئے رپورٹ تیار کرنے کے ساتھ ہی اُس نے کھلم کھلا باب کا مذہب اختیار کرلیا۔ سنہ ۱۸۴۵ء میں اُسنے یہ نیا مذہب اختیار کیا اور اپنے انتقال سنہ ۱۸۵۰ء تک نئے مذہب کی تعلیم جابجا بڑے جوش سے کرتا رہا۔ اور سینکڑوں کو بابیہ کا معتقد بنالیا۔ مولویوں کا فرقہ جو سید یحییٰ پر بہت بڑا بھروسا کرتا تھا اُسکو دیوانہ سمجھنے لگا۔ یہانتک کہ اُسے یزد میں قید کرادیا۔ مگر وہ یزد سے بھاگ نکلا اور شیراز سے بھی پرے جاکر وہی تعلیم وتلقین کا کام شروع کردیا۔ وہاں کے گورنر نے اُسکو گرفتار کرنا چاہا اور مولوی آمادہ پرخاش ہوئے۔ سید یحییٰ معہ ہمراہیوں کے ایک قلعہ میں محصور کرلیا گیا۔ اور شیراز سے فوج طلب کی گئی مگر فوج کی بھی نہ چلی۔ آخرکار دھوکے سے کام نکالا گیا۔ اُسکو امن قایم رکھنے اور خاموش رہنے کے وعدہ پر نجات دیکر پھر قتل کرڈالا اور ساتھ ہی اُسکے ہمراہیوں کو بھی قتل کرڈالا اور اُنکی نعش کی ہرطرح بیعزتی کی گئی۔ یہاں سید یحییٰ کا خاتمہ ہوا اور اُدھر باب کی مخالفت پر مخالفت ہو ہی رہی تھی۔ مرزا آغاسی وزیر ایران کا حکم ہوا کہ علی محمد کو قید کرلیا جائے چنانچہ وہ شیراز میں چھ ماہ کے قریب قید رہا۔ مگر منوچہر خان گورنر اصفہان کی مدد سے قید سے بچ نکلا۔ اور سنہ ۱۸۴۷ء میں اصفہان کی طرف کوچ کیا۔ منوچہر خان بہت اخلاق سے پیش آیا اور کئی مجتہدوں کو جمع کرکے باب سے مباحثہ ومناظرہ کرایا۔ اس مباحثہ

۱ یحییٰ [illegible] دارشیر

۴۵ [illegible] الدین کی [illegible] دارشیر

متعلق مختلف باتین ہین، کہا جاتا ہے کہ اس مباحثہ مین کبھی باب اپنے مقابل کو دبا لیتا تہا اور بڑی زبردست بات کہہ جاتا تہا اور کبھی باب کوئی مضحکہ آمیز حماقت کی بات کہہ دیتا تہا۔ بہرحال یہ یقینی ہے کہ باب وہان باطمینان کچھ زیادہ قیام نہ کر سکا۔ گورنر کو فتنہ و فساد کے آثار نظر آئے اور اُس نے یہی مناسب و ضروری خیال کیا کہ باب کو دار الخلافہ کی طرف روانہ کر دیا جائے۔ چنانچہ باب سوارون کی حراست مین طہران روانہ ہوا۔ راستہ مین جب طہران کوئی تیس میل کے فاصلہ پر رہ گیا تہا۔ باب کو ایک گاؤن پر ٹھہر جانیکا حکم ملا یہان سے باب نے شاہ ایران کو پاس ایک خط بہیجا اور حضوری مین حاضر ہونے کی درخواست کی۔ کوئی مناسب حال عذر کر دیا گیا اور باب کو حکم ملا کہ ماکو روانہ ہو۔ ماکو کے راستہ مین وہ تبریز ٹہہرا اور یہان اُسکے ساتھ انسانیت کا برتاؤ کیا گیا۔ ماکو مین سختی کی قید نہ تہی بلکہ ایک گونہ آزادی ہی تہی کہ اپنے مریدون اور معتقدون سے خط و کتابت کی اجازت حاصل تہی۔ ماکو مین نظربندی کی مدت چہ ماہ سے اوپر بیان کی جاتی ہے۔ اور یہ زمانہ فرقہ بابیہ کے لئے خاص تاریخی وقعت رکہتا ہے یہین اُس نے اپنی مشہور روحانی تصنیف "صحیفہ بیان" اور "صفت اثبات" لکہین۔ کہا جاتا ہے کہ یہان سے اُس نے وزیر اعظم کے نام ایک خط جو پند و نصائح کا بہرا ہوا تہا لکہا۔ مگر یہان کی قدرے قلیل آزادی اور اطمینان زیادہ مدت تک نصیب نہوا۔ شہر مین اُسکے عقاید پہیلے مخالفت کا جوش بڑہا اور مخالفت کے ساتھ ہی بہت سے وفادار اور جوشیلے معتقد بھی پیدا ہو گئے۔ مجبوراً اُسکو ماکو سے بہی نکالنا پڑا۔ اور وہ چہریق تحت مزاج یحیی خان کی نگرانی مین بہیجا گیا۔ یہان اُسنے اپنی تصانیف کو مرتب کیا اور بدقت تمام اُسکو اپنے مریدون اور معتقدون سے جو اُسکے مذہب کی اشاعت مین سرگرم اُسکی تعلیم کی جابجا تلقین کرتے پہرتے تہے نامہ و پیام کا سلسلہ رکہنے کا موقعہ ملا۔ اُسکے معتقدون کی ہر جگہ ذلت و خواری کیجاتی تہی۔ لوگون کو ایذا دینے کے مار ڈالنے مین بہی تامل نہ تہا اختلاف کی یہ حالت تہی۔ آخر کار معتقدین بہی مجبور ہو گئے۔ اور زنجان۔ مازندران۔ اور یزد وغیرہ مقامات مین شورشین برپا ہونے لگین مرحوم شاہ نصیر الدین اُسوقت آذربائیجان کے گورنر تہے۔ وہان کے مجتہد نے اُنہین مجبور کیا کہ باب کو یہان پکڑوا بلائین اور اُسکو سخت سزا دین۔ باب تبریز مین گرفتار ہو کر آیا۔ اور یہان بہی اصفہان کی طرح مباحثہ کا بازار گرم ہوا۔ مگر انسانیت کے ساتہہ مباحثہ نہو سکا باب کی بے عزتی کی گئی اور اُسکو پٹوایا۔ اور پہر چہریق واپس بہیجا۔ اُس نے اُن تمام تکالیف و مصایب کی صبر اور مردانگی کے ساتہہ برداشت کی اور خدا پر بہروسہ کیا۔ اُن باتون کا اثر خلق اللہ پر پڑا اور بہت سے آدمی اُسکو گرویدہ ہو گئے۔ اسی عرصہ مین باب کا حکم معتقدون کے پاس پہنچا کہ صبر کرو اور شکر کرو قسمت کی شکایت نامناسب ہے اگر کوئی ستانے پر آمادہ فساد ہو تو شہادت کی بزرگی اور شان کہو دیتا ہے معتقدین پر اسکا بہت بڑا اثر پڑا۔

شاہ ایران مریض تہے گنٹھیا کا عارضہ تہا۔ بیدست و پا تہے سلطنت مین پورا اختیار وزیر اعظم کو تہا۔ سنہ ۱۸۴۸ء مین شاہ محمد شاہ ایران کا انتقال ہوا۔ اور نصیر الدین تخت سلطنت پر متمکن ہوئے۔ مرزا تقی خان کا عروج شروع ہوا۔ اور اُن پر بابیون کا خوف اسقدر چہایا کہ اس فرقہ کو نیست و نابود کرنا شروع کیا۔ بابیون نے نہایت مردانگی کیساتہہ زنجان وغیرہ مقامات مین مرزا تقی خان کے ظلم و تعدی کی برداشت کی اور تلوار و توپ کے آگے اپنی گردنین جہکا دین۔ مقالہ مین لکہا ہے کہ ایک پارسی نے اس صبر و استقلال کو دیکہکر کہا کہ یہ باتین مذہب کی سچائی کا ثبوت دیتی ہین۔ اب وہ وقت آگیا کہ باب کی تصانیف جمع کی جانے لگین اور اُن کی ترتیب ہونے لگی۔ مرزا علی محمد کے ہاتہہ کا لکہا ہوا ایک خوبصورت طغرا جسمین ایک انسان کی شکل بنی ہوئی تہی۔ مذہب بابیہ کا خاص نشان بن گیا۔ چہریق سے باب معہ چار حواریون کے تبریز آیا۔ یہان علما نے آخر فیصلہ اُسکے قتل تجویز کر دیا تہا۔ اور اُس سے سوال کیا گیا

تقابل
توریت انجیل
اور قرآن
قیمت
تفسیر
بکلا
عربی مین ہا
کی تفسیر
آیت کا
تمام تفسیر کی
کم وسعت
نصف یعنی
مجلد

کہ اپنے عقائد پر لعنت ملامت کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں - اگر عقائد چھوڑ دیگا تو اسکی جان بخشی ہوجائیگی - اُسے ایک تنگ کوٹھڑی میں بند کر دیا اور اس تیرہ و تار کوٹھڑی میں معتکف ذات بے چون و چرا کے خیال میں بھی وہ خاموشی کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگا - علماء کا فتوٰی پیام اجل لایا اور اسکو تین دن تک اپنے خاص چار معتقدوں کی صحبت کی اجازت ملی - اُس نے اپنے دو معتقدوں کو جن کے قتل کا حکم بھی ساتھ کے ساتھ صادر ہوا تھا - کہا کہ مجھ کو میری قسمت پر چھوڑ دو اور تم چلے جاؤ - مگر پیر اور مرشد اور رفقا کا ساتھ کس دل سے چھوٹ سکتا تھا ایک نے کہا کہ میں اپنی جان بچانے کے لئے توبہ کر لیتا ہوں اور دو سال بعد طہران میں جا کر مر جاؤنگا دوسرا مرنے کے لئے تیار ہے اپنے پیر کے ساتھ راہی ملک بقا ہونا اور درجہ شہادت حاصل کرنا اُسکو دنیا کی ہزار زندگیوں سے بہتر ہے رات کو پیر اور مرید کامل اطمینان کے ساتھ خدا پر بھروسہ کر کے سو گئے اور صبح کو جان دینے کے لئے تیار ہو گئے یہ دن ۲۸ شعبان سنہ ۱۲۶۶ ہجری یا ۹ جولائی سنہ ۱۸۵۰ء کا ہے - باب اور محمد علی زنجانی پابزنجیر گورنر کے محل میں آگئے ہیں رسی کو سروں پیر دونوں کو لٹکایا گیا ہے اس طرح کہ محمد علی کا سر باب کے سینہ پر ٹکتا ہے دونوں سے کہا گیا ہے کہ [illegible]

[illegible]

کے جوش بیان [illegible] ہوجاتا ہے - ان میں سے چند [illegible] کے شہید ہوئے انکی حالت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور خون کے آنسو بہا رہے ہیں - کچھ وہ لوگ ہیں جو [illegible] شیرازی کی قسمت پر افسوس کر رہے ہیں - اور کچھ وہ لوگ ہیں جو منتظر ہیں کہ یہ خبیث روح اس دنیا سے جائے - لیکن حکم ہوا اور بندوقیں چلیں [illegible] مظلوموں پر [illegible] مگر جب یہ چادر ہٹی تو عجیب ایک معجزہ نظر آیا - رسی کے ایک سر سے پر مرید با عقیدت گولیوں سے چھدا ہوا لٹک رہا ہے - مگر باب کا پتا نہیں - مجمع پر عجیب حیرانی اور سناٹا طاری ہوتا ہے سپاہی ادھر اُدھر دیوانہ وار دوڑتے ہیں - شہر تبریز حیرت اور مسرت کا اظہار ہوتا ہے - مگر باب کا وقت آچکا تھا - وہ اپنے تیرہ و تاریک قید خانہ کے پاس ملا - پکڑ آگیا - اور پھر اُسی رسی کے سرے سے باندہ کر لٹکایا گیا - سپاہی تعینات تھے اور پھر گولیوں کی ایک باڑ چلائی گئی - دھوئیں نے ہٹ کر شہید کی صورت دکھائی اور معلوم ہوا کہ وہ روح جو آلام و مصائب میں مبتلا تھی رخصت ہو گئی - نعش خندق میں پھینکدی گئی - وہاں دو دن تک پڑی رہی پھر کچھ معتقد ملکر اُٹھا لائے - باب کی زندگی کا خاتمہ ہوا اور نجات کا دروازہ خاک و خون میں ملگیا - اور اُسپر موت کا پردہ پڑ گیا کیسی جوان موت تھی مرزا علی محمد کی عمر شہادت کے وقت صرف تیس سال کی تھی -

کہتے ہیں کہ باب کے بہشتی دروازہ کھولنے کی پیشین گوئی حاجی سید کاظم رشتی نے کی تھی اور جب باب اُن سے درس لیتا تھا تو سید کاظم کو اسکی بزرگی کی بشارت ہوتی تھی - باب کی شہادت کی خبر شہر [illegible] شہر اور گاؤں در گاؤں گئی اور سلطنت کے دور [illegible]

[illegible]

[illegible] باب کے [illegible] کرنے کا دل میں شوق پیدا ہوا [illegible] بہت سے [illegible] لوگ ان کو مظلوم سمجھ کر ان کے [illegible] دین - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب اعتقاد کی پختگی کی جاتی ہے [illegible] زیادہ پختہ ہو جاتا ہے - چنانچہ اسقدر خونریزی کے [illegible] بابیوں کا فرقہ بڑھتا گیا -

فرقہ بابیہ کے دو حصے ہیں پہلے اُنہیں معتقدوں [illegible]

سلام

آریہ (دھرم پال)

کا مفصل جواب

ش

سوامی دیانند

ش میں جو قرآن

کے ہیں

لامی تاریخ

ہی کہلاتے ہیں۔ باب کی ۹ تصانیف ہیں جنہیں سے بعض تلف ہوگئیں۔ مختلف خطاب اور القاب اختیار کئے۔ شروع میں باب نے مہدی موعود ہونے کا دعوے کیا۔ پھر نعوذ باللہ خدا ہونے کا دعوے کیا۔ مگر جب زندگی زیادہ معلوم نہ ہوئی اور دیکھا کہ اب تھوڑی دیر بعد خاتمہ ہوجائیگا تو اعلان کیا کہ میں اُس ذات کی بشارت دینے والا ہوں جسکو خدا ظاہر کرے گا۔ اسکا ذکر اُسنے اپنی کتاب "بیان" اور دیگر آخری تصانیف میں بار بار کیا ہے اپنا عجز ظاہر کیا ہے اور جسکی بشارت دی ہے اُسکی بزرگی اور عظمت بیان کی ہے۔ اُسکے ایک لفظ کو ہزار "بیان" پر ترجیح دی ہے جو اُسپر ایمان لائیگا اُسپر رحم و کرم ہوگا اور جو نہ لائیگا اور کفر کریگا اُسپر خدا کی لعنت ہوگی۔ باب کے مرنے کے بعد کئی آدمیوں نے دعوی کیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جسکی باب نے بشارت دی ہے اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ فرقہ بابیہ میں اختلاف پیدا ہوگیا۔ باب زیر زمین آرام کر رہا ہے اور اُسکے معتقد اُسکی اُمت کے لوگ اُس کا ذکر ملک در ملک لئے پھرتے ہیں۔

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

(از مولوی محمد شفیع صاحب از سکندرآباد)

الٰہی خوب تو نے یا سو جانی   الٰہی استجب منی دعائی
مجھے قید الم سے ہو رہائی   الم تتمم بفضلك یا منائی
دعائی من ضعیف مبتلائی
دعا کرتا ہوں میں وقتاً فوقتاً   نگاہ لطف کردی مجھپہ فوراً
عدو آئے نظر میں فوج فوجا   غرقت فی بحور الغم حزنا
اسائی بالذنوب والخطائی
مجھے تو مت دکھا درد سقیم   تو کر سیری مری اب بالنعیم
الٰہی اعطنی بالعلم فہما   اُنادی بالتضرع کل یوم
عجلة بالتذلل و الدعائی

ہوئے بیحد گنہ مجھسے بجہراً   ہمیشہ گذری وحشت و فجوراً
تو ہو واقف مرا مافی ضمیرا   لقد ضاقت علی الارض طرًا
و اہل الارض ما عرفوا دوائی
تو ہے یارب کریم یا رحیم   رکھوں میں یاد تجھکو یا غفور
تو ہی ہے ناصر منعم خبیر   فخذ بیدی فانی مستجیر
بعفوك یا عظیم و یا رجائی
تری ہو جستجو ہر دم الٰہی   ہوا ہوں نفس سے ہی اب تباہی
الٰہی استجب منی دعائی   اتیناك باکیا فارحم بکائی
حیائی منك الا من خطائی
مرے نفس نے کیا کیا جفائی   کمائی ساری بد مجھسے کرائی
کٹی یوں زندگی واہی تباہی   فابکی حسرة دمعی فی ابکی
اذا لم یوم منہ لی دوائی
گنوائی عمر ساری ہو کے بیگن   لیا دل سے نہ تیرا نام اک دن
بقائے عمر ہے اب غیر ممکن   جزائی ان تعذبنی و لکن
اعفو بحسن عفوك من جزائی
قیامت میں ہو کچھ بیقراری   دعا تجھسے یہی ہو اب ہماری
الٰہی غفرلیا من کل ذنبی   و لی ستر و انت الکشف عنی
و لی داء و انت دوا دوائی
گنہ مجھسے ہوئے دنیا میں کیا کیا   کہوں شرمندہ تجھسے میں ہر ایا
رہا میں خواب غفلت میں ہمیشہ   و ایقظنی الرجاء فقلت الٰہی
رجائی ان تحقق لی رجائی
سناؤں کیا کسی کو اپنے غم کی   کہ دنیا سے نہیں مہلت دم کی
شفیع حزنی حتی اسمی   تفضل سیدی بالعفو عنی
فیا لمن بلاءٍ فی بلائی

جن احباب نے میری علالت کی خبر پڑھکر عیادت کے خطوط روانہ فرمائے ہیں۔ انکی ہمدردی و عنایت کا میں تہ دل سے مشکور ہوں۔ اب بفضل خدا صحت ہے۔ (ابو الوفاء)

آریون کا اعتقاد خداوند تعالیٰ کی نسبت

(نامہ نگار اپنی رائے کا ذمہ دار ہے)

دیکھو ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۳۶ مین (سوال) کیا ستتی (حمد و ثنا) وغیرہ کرنے سے ایشور اپنا قانون توڑ کر ستتی پرتھنا کرنیوالے کا پاپ دور کردیگا۔ (جواب) نہین ٭ اور صفحہ ۲۵۰ مین ہے (سوال) ایشور اپنے بھگتون کے پاپ معاف کرتا ہے یا نہین ٭ (جواب) نہین ٭ کیونکہ اگر وہ معاف کرے تو اُسکا انصاف جاتا رہے۔ ف ای آریو ذرا اِدھر کان تو دھرو۔ جب بقول پنڈت دیانند آپ کا خدا حمد و ثنا کرنے والون کے بھی پاپ دور نہین کرتا اور نہ معاف کرتا ہے تو پھر تم صبح و شام اُس سے دعائین کیون مانگتے ہو یہ تمہاری عقلمندی ہوئی یا نادانی. بیشک ...... ہے۔ کیونکہ عقلمند گدا اگر ایسے شخص سے ہرگز نہین مانگتا جسکو وہ جانتا ہو کہ اسمین تو دینے کی طاقت ہی نہین ہے۔ اور کوئی مجرم ایسے حاکم سے معافی کا طلبگار ہرگز نہین ہوتا جسکو معاف کرنیکا اختیار نہین ہوتا پھر تم صبح و شام ہون کرنے کے وقت خدا سے کیون دعائین مانگتے ہو افسوس ہے تمہاری ایسی ...... پر

دیکھو مسلمانون کا خدا فرماتا ہے مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٭ ترجمہ جو کوئی کرے تم مین سے برائی نادانی سے پھر اُسکے بعد توبہ کرے اور سنوار پکڑے پس تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ س سورہ انعام ٭

دیکھو ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۴۰ مین ہے (سوال) کیا علت کے بغیر پرمیشور معلول کو نہین بنا سکتا۔ (جواب) نہین ٭ کیونکہ جو نیست ہے یعنے جسکا وجود نہین اُسکا ہست ہونا بالکل غیر ممکن ہے ٭ ف آئے آریو آپکا خدا بقول پنڈت دیانند نیست سے ہست کر ہی نہین سکتا تھا جبمین نیست سے ہست کرنیکی طاقت ہی نہین تو پھر وہ کیسا خالق ہوا۔

دیکھو لالہ آتما رام صاحب ستیارتھ پرکاش کے صفحہ [illegible] نیز یجروید کا حوالہ دیکر لکھتے ہین۔ پہلے ہرنیہ گربھ جہان کا پیدا کنندہ اور پرورش کنندہ واحد موجود تھا۔ ف لالہ آتما رام کی عبارت بالا سے دو باتین صاف ظاہر ہین (الف) خدا جہان کا پیدا کرنیوالا ہے (ب) خدا جہان کے پیدا کرنے سے پہلے واحد موجود تھا۔ مگر پنڈت دیانند صاحب نے روح اور مادہ کو بھی پرمیشور کی طرح ازلی لکھا ہے۔ اب آریو پنڈت جی سچے ہین یا لالہ آتما رام۔

دیکھو ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۸۳ مین۔ ہو ہذا۔ اسی طرح پیدائش عالم سے پیشتر پرمیشور پرکرتی کال (زمانہ) اور اکاش۔ اور جیو جو ازلی ہین موجود ہوتے ہین اُنسے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے اگر اُنمین سے ایک بھی نہو تو دنیا بھی نہو۔ ف اس عبارت سے بقول پنڈت دیانند صاحب دو باتین صاف ظاہر ہین۔ (الف) پرکرتی۔ (زمانہ) اکاش اور جیو پرمیشور کی طرح ازلی ہین۔ یعنے خدا نے اُنکو پیدا نہین کیا (ب) آریون کا خدا بغیر مادہ و روح کے کچھ بنا ہی نہین سکتا یعنے وہ کسی چیز کے بنانے کے واسطے مادہ و روح کا محتاج ہے اور نیز معلوم ہوا کہ آریون کا خدا مادہ اور روح کا خالق ہی نہین ہے اور نہ اُنپر اُسکا کسی قسم کا حق ہے۔ اُس نے زبردستی اُنپر قبضہ کیا ہوا ہے جیسے زبردست کمزور پر کر لیتا ہے ٭

دیکھو مسلمانون کے خدا کی شان۔ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا۔ ترجمہ پیدا کیا ہر چیز کو اور اندازہ کیا اندازہ کرنا۔

قولہ تعالیٰ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ٭ ترجمہ نہین کوئی معبود مگر وہ پیدا کرنیوالا ہر شے کا پس عبادت کرو اُسکی اور وہ اوپر ہر چیز کے کارساز ہے۔ ف مسلمانون کا خدا جیسے ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے ویسے ہی وہ ہر چیز کے فنا کرنے پر بھی قادر ہے جیسے اُسنے فرمایا۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ترجمہ جو کوئی اوپر زمین کے ہے فنا ہونیوالا ہے اور باقی رہیگی ذات پروردگار تیرے صاحب بزرگی اور صاحب انعام کی۔

قولہ تعالیٰ کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ؕ ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہے مگر ذات اُسکی دائم اُسکے ہے حکم اور طرف اُسی کی پہر جاؤگے۔ ف پس ثابت ہوا کہ مسلمانون کا خدا ہر چیز کے پیدا کرنے اور فنا کرنے پر قادر ہے اور آریون کا خدا روح او مادہ کا خالق نہین ہے وہ دونون ہی اُسکی طرح ازلی ہین اور نہ وہ اُنکے فنا پر قدرت رکہتا ہے۔ بلکہ جو کچہ جیو یعنے جو کچہ روح کرتا ہے بقول دیانند صاحب خود مختاری سے کرتا ہے۔ مگر سزا بہگتنے مین روح خدا کا محتاج ہے۔ آج آریو کوئی تو بتاؤ کہ روح جب پرمیشور کا پیدا شدہ ہی نہین ہے تو پہر اُسکو سزا دینے کا کیا حق ہے۔ جیسے بانی اینڈ کو۔ (الشہد ولا از بہاولپور)

اڈیٹر خدا تو سب کا ایک ہی ہے اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ معلوم نہین کہ یہ اضافت خاصہ کہ فلان قوم کا خدا ایسا ہے ہمارا خدا ایسا ہے کہانتک صحیح ہے اس قسم طرز بیان کی بانی بہی ہماری تعلیم یافتہ پارٹی آریہ سماج ہے مگر ہم اسے پسند نہین کرتے۔

تقریظات

کیا اسلام کی اشاعت بزور تلوار ہوئی ہے؟ اس کتاب مین مصنف نے کئی ایک دلایل سے ثابت کیا ہے کہ اسلام اپنی خوبیون کی وجہ سے پہیلا ہے نہ کہ تلوار کے زور سے جیسا بدگمانون کا گمان ہے۔ گو بعض مقامات پر جیسا کہ طبیعت انسانی کا لازمہ ہے سامحات ہو گئے ہین۔ تاہم مجموعی کیفیت سے رسالہ مفید ہے لکہائی چہپائی اچہی قیمت ۸/ پتہ۔ شیخ جمال احمد صاحب علوی رئیس کڑا ضلع الہ آباد (مصنف)

سرعت الماء؟ اس رسالہ مین مصنف نے سرعت انزال کی بیماری کی تشخیص کر کے اپنے مجرب مجرب نسخے لکہے ہین۔ اصل نام کتاب کا ہی سرعت انزال ہے قیمت ۱۰/

پتہ:- پنڈت ٹہاکر دت شرما مالک اخبار دیش اُپکارک لاہور

صرف الماعون فی علاج الطاعون؟ اس رسالہ مین مصنف نے طاعون کے اسباب علامات۔ حفظ ما تقدم۔ علاج وغیرہ لکہے ہین۔ لکہائی چہپائی عمدہ قیمت ا/ مع محصول ا/ پتہ:- مولوی حکیم عبد الرحمن صاحب موضع رمضان پور ڈاکخانہ بریگہ ضلع مونگیر

تحفۃ المسلمین فی بیان التامین؟ اس رسالہ مین مصنف نے آمین بالجہر کا ثبوت دیا ہے بہت بڑی بسیط بحث کی ہے رسالہ ۱۶۶ صفحہ کا ہے قیمت مرقوم نہین غالباً ۸/ ہوگی پتہ:- مولوی محمد انصاری صاحب مقام تحصیل دیوریا ضلع گورکہپور

لوکل

۱۰ اگست مین صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر امرتسر نے اشتہار دیا تہا کوئی گائے بیل شہر مین آوارہ نہ پہرے۔ ۳۱ اگست کے بعد جو آوارہ پہرتا پایا جائیگا ماخوذ کیا جائیگا۔ اگر کوئی اُس کا مالک ہوا تو اُس سے قانونی سلوک کیا جائیگا۔ جسپر تمام اہل شہر صاحب موصوف کے شکر گذار تہے مگر افسوس سے کہا جاتا ہے کہ اُس حکم کی نگہداشت اور تعمیل نہین ہوئی۔ پہر بدستور گائے سانڈ وغیرہ آوارہ پہرتے ہین اور دوکاندارون اور راہرؤون کو تکلیف دہ ہوتے ہین۔ چنانچہ ۲۵ ستمبر کو چوک لوہگڑہ مین دو آوارہ سانڈون کے لڑنے سے ایک دوکاندار کی تمام دوکان حلوے وغیرہ کی برباد ہو گئی۔ جسکی تمام رقم پر پانی پہر گیا۔ ہم صاحب ممدوح کو اُس حکم کی طرف توجہ دلاتے ہین کہ وہ اُسکی تکمیل کر کے اہل شہر کو اپنا ممنون بنائین

تبرکات
بابو عبد الغفور
کے ترک اسلام
قیمت بعایتی ا

حق پرکا
آریوں کے گرو
جی شمعیار
شریف پر اعترا
انکا مفصل
قیمت ۱۲

ا
بطرز حکا
مینجر اہل

فتوی

سوال اوّل آنحضرت کا سینہ مبارک چیرا گیا تھا یا نہیں۔ کس غرض سے چیرا گیا تھا۔ (منشی فتح محمد از بٹالہ)

جواب نمبر (۱) حدیثوں اور تاریخوں میں یہ مضمون آتا ہے کہ آنحضرت کا سینہ خورد سالی ہی میں جبرئیل فرشتے نے چیر کر آلائش انسانی جو فطرتی طور پر ہوتی ہے نکالدی تھی اور انوار برکات سے سینہ کو منور کر دیا۔ یہ ایک راز اور سر روحانی ہے۔ گو آپ بد فطرت سے پاک و صاف تھے مگر پھر بھی اس میں تو کسی طرح شک نہیں کہ آپ بنی آدم سے تھے۔ لیکن وہ آلائش انسانی جسکی وجہ سے بنی آدم گناہ کرنے پر مستعد ہو جاتے ہیں۔ آپ کے سینہ مبارک سے نکالی گئی تھی یہی معنے ہیں اس حدیث کے جس میں ارشاد ہے کہ خدا نے میری مدد کی ہے تو میں شیطان سے سالم رہتا ہوں۔

سوال نمبر (۲) سلطنت انگریزی میں عشر کا دینا فرض ہے یا نہیں اور جو لوگ عشر کو لگان سرکاری میں داخل کرتے ہیں آیا صحیح ہے یا نہیں۔ دیگر جس کے گھر کی زمین نہیں اور غیر کی زمین بوتا ہے اسکو تین چار صد من غلہ خداوند کریم نے عطا کیا اسکے عشر ادا کرنے میں کیا حکم ہے۔

سوال نمبر (۳) بوقت سبق پڑھنے قرآن شریف کے اگر لڑکا ہاتھ باندھ کر استاد کو سبق سنائے تو کیا حکم رکھتا ہے شرک و بدعت ہے یا نہیں۔

سوال (۴) حیوان زنا کردہ سے نفع اٹھانا جائز ہے یا نہیں۔ بدلیل مطلع کریں۔

سوال (۵) اگر کوئی غیر اسلام مسلمان کو کوئی چیز [illegible] یا تحفۃً دیدے تو جائز ہے یا نہیں۔

سوال (۶) جب ہم لوگ عالم ارواح میں تھے اس حال کی غم و خوشی حالت سفر قیام کی اب ہمکو کچھ خبر نہیں کیا قیامت کو بھی اسی طرح دنیا کی خبر ہوگی یا نہ ہوگی جواب عقلی و نقلی چاہیے۔ (مولوی عبد الحق ضلع منٹگمری)

جواب (۲) اس زمانے میں عشر دینے کے متعلق پہلے دنوں علمائے پورب میں کسی قدر اختلاف اٹھا تھا خاکسار کی رائے ناقص میں سوائے لگان سرکاری کے عشر دینا واجب ہے۔ لگان سرکاری عشر کے قائم مقام نہیں کیونکہ عشر مسلمانوں پر بطور زکوٰۃ کے واجب ہے اور لگان کا مواخذہ بطور زکوٰۃ کے نہیں بلکہ سرکاری محصول واجب الادا ہے۔ پس جتنا غلہ بعد ادائے لگان وغیرہ کے بچے اس میں سے بیسواں حصہ بطور زکوٰۃ کے ادا کرنا چاہیے۔ زمین اپنی ہو یا اجارہ پر ہو۔

جواب (۳) لڑکے کو مثل نماز کے ہاتھ بند ہوا کر کھڑا کرنا جائز ہے بشرطیکہ کھڑا کرنیوالے کی نیت یہ ہو کہ اس لڑکے کو امامت کا طریق آجائے اپنی تعظیم مقصود نہ ہو۔

جواب (۴) ایسے حیوان کا قتل کرا دینا حدیثوں میں آیا ہے۔ ابن عباسؓ سے بھی سوال ہوا کہ اس حیوان کا کیا قصور ہے فرمایا کہ آنحضرت نے ایسا ہی فرمایا ہے شاید کہ آپنے اس حیوان سے جسکے ساتھ ایسا فعل کیا گیا ہے کسی قسم کا نفع حاصل کرنا پسند نہیں فرمایا۔

جواب (۵) کوئی غیر مسلم مسلمان کو تحفہ دے تو لے لے بشرطیکہ کوئی حرام چیز (مثل خنزیر شراب وغیرہ) نہ ہو۔ آنحضرت بھی کفار کے تحفے قبول فرمایا کرتے تھے بلکہ عوض بھی دیتے تھے۔

جواب (۶) قیامت کے دن ایک دوسرے کو ہم پہچانینگے۔ قَالَ هَلْ أَنتُم مُّطَّلِعُونَ فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ وغیرہ آیات اسپر شاہد ہیں۔

سوال (۷) دو ساڑھو بھائی ہیں انکی بیویاں بھی سگی بہنیں ہیں انکی اولاد میں سے ایک کی لڑکی دوسرے کا لڑکا ہے تو انکا نکاح ہو سکتا ہے۔ (عبد اللطیف از سیدو بھنا)

جواب (۷) ساڑھو بھائی سے مراد اگر ہم زلف ہے تو دونوں کی اولاد خالہ زاد ہوئے انکا نکاح درست ہے۔

سوال (۸) جب کوئی آدمی زیادہ بیمار ہوتا ہے تو اُسکے متعلقین

ایک دو بکرے قربانی کر کے اُنکا گوشت غریب محتاجون کو کھلا دیتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ جان کے عوض جان قربان ہونی چاہیئے یہ درست ہے یا نہین۔ (منشی عبدالحکیم از گورکھپور)

جواب (۸) یہ ایک جاہلانہ رسم ہے جسکا شرع شریف مین کوئی ثبوت نہین۔ ہان اتنا مضمون تو آیا ہے کہ صدقہ سے خدا کے غضب کی آگ سرد ہوتی ہے مگر یہ طریقہ صدقہ کا نہین صدقہ یہ ہے کہ جانور خدا کے نام پر ذبح کر کے مساکین کو کھلا دیا جائے اور جان کا عوض جان سے خیال مین نہ لایا جائے۔

سوال (۹) سود خوار کے ہان کی دعوت کھانا جایز ہے یا نہین۔

سوال (۱۰) امام جب ولا الضالین کہے تو آمین بالجہر کہنا چاہیئے یا آہستہ اور رکوع جاتے ہوئے اور سر اُٹھاتے ہوے رفع یدین چاہیئے یا نہین۔

سوال (۱۱) کسی شخص نے نابالغ لڑکی سے نکاح کیا تو کسی نا اتفاقی سے اُسکو طلاق دیسکتا ہے یا نہین۔ (از ناگپور)

جواب (۹) سود خوار اگر صرف سود ہی کا کاروبار کرتا ہے تو اُسکی دعوت نہ کھائی جائے اور اگر کوئی کام (مثل ملازمت تجارت وغیرہ) بھی کرتا ہے تو جایز ہے۔ ہان اگر قطعی معلوم ہو جائے کہ اس دعوت مین سود کی آمدنی خرچ ہوئی ہے تو نہ کھانی چاہیئے۔

جواب (۱۰) آمین رفع یدین کے مسائل مشہور ہین کہ حنفیہ کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ آمین آہستہ کی جائے مگر اہل حدیث اور شافعیہ کے نزدیک بالجہر کہنا سنت ہے حدیث مین آیا ہے کہ صحابہ کرام کی آمین کی آواز سے مسجد گونج جاتی تھی (ابن ماجہ) لیکن یہ تشدد ہے کہ آمین بالجہر کہنا مفسدہ صلوٰۃ سمجھا گیا ہے کسی امام کا مذہب نہین حنفی بھی اسکے قایل نہین۔ بلکہ بعض حنفی امام بھی بالجہر کے قایل ہین۔ امام ابن الہمام نے شرح ہدایہ مین تسلیم کیا ہے کہ آمین بالجہر سنت ہے۔ متاخرین مین سے مولوی عبدالحی مرحوم دونون (آمین بالجہر اور رفع یدین) کو سنت مانتے ہین حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ بھی حجۃ اللہ مین رفع یدین کو سنت اور اپنا مختار مذہب مانتے ہین۔

جواب (۱۱) اگر ضرورت ہو تو جایز ہے۔

انتخاب الاخبار

حجاز ریلوے معان کی لائن پر سب سے بڑا پل بڑا خوبصورت بنا ہے۔ یہ ستونون پر ٹھہرا ہوا ہے ہر ستون سنگ سفید کا ۱۹½ فیٹ چوڑا اور ۱۰۰ فیٹ بلند ہے۔ بنیاد مین ۱۹ سے ۹½ فیٹ گہرائی ہے یہ پل تمام لائن کی عمارت مین رفیع الشان ہے اور معان سے ۲۸۶ میل کے فاصلہ پر وادی اسمعان مین واقع ہے۔

کریٹ کے مسئلہ پر برابر بحث چلی جاتی ہے اور اُسکو یونان کی ماتحت رکھنے کی تجویز زور شور سے پیش ہے مگر سمجھ مین نہین آتا کہ کیا ۳۰ ہزار مسلمانان کریٹ کو یونانی مظالم جلا وطن نہ کر دینگے۔ (خدا شرے برانگیزد کہ درو خیر ما باشد)۔

امیر صاحب نے حال مین جو فوجین بھرتی کی تھین وہ سب فن سپہگری سیکھنے کے لئے افغان ترکستان کو بھیجدی گئین۔ امیر صاحب کو فوجون کی طرف خاص توجہ ہے۔ (نیک فال ہے)۔

آگرہ مین ایک شخص نے اپنی بیٹی اور اُسکے آشنا کو باہم دیکھکر قتل کر ڈالا۔ اور حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا پائی۔

مارشل اویاما (جاپانی) نے رپورٹ کی ہے کہ لیاؤینگ مین روسیون سے جسقدر مال غنیمت چھینا گیا اُسکی پوری تفصیل ابھی تک قلمبند نہین کی جاسکی ابھی اُسکی تحقیق اور شمار کیا جا رہا ہے لیکن ۱۹ ار ماہ حال تک جسقدر مال غنیمت شمار ہو چکا اُسکی تفصیل حسب ذیل ہے:-

رئفل ۳۵۸۸ معہ ۱۶۳۸۶۳۰ کارتوس۔ شل کے گولے ۱۰۰۵۶۔ سامان جنگ کے چھکڑے ۱۲۶۹۔ بیلچہ ۱۶۹۰۵۔ کل ۵۶۳۹۔ کلہاڑی ۲۵۷۰۔ تگنانگ کی کلین ۳۔ ٹیلیفون ۷۔ گائے کے گوشت کے پیپے ۱۸۹۱۵۔ شہتیر جنکا قطر ایک

ادب ا
عربی صرف ونحو
بغیر استاد
لیاقت ہو
نامی علماء کی
قیمت

حدوث
دنیا کی پیدائش
لطف

بحث تنا
تناسخ پر زیادہ
ہیں کافی
قیمت

الہامی کتب
وید اور قرآن
الہامی ہونے
بحث
کا ثبوت قیمت

مینیجر اہل حد

فٹ ۵ انچ ہے) ۲۵۰۰ - چاول ۸۰۰۰ من - گھوڑون کیلئے دانہ نخود ۵۱۴۴۸۰ من - آٹا ۴۰۰۰ من - اوورکوٹ ۲۴۷۰۰ - گھوڑے ۳۰ - اسکے علاوہ ملکی ریلوے بنانیکا سامان - کوئلہ کی کانون کے آلات - ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کے تار اور مٹی کے تیل کے پیپے - اسکے علاوہ ۱۳۰ روسی اسیر جنگ گرفتار کئے گئے - جو ۱۲۰۰ من - چوکر ۲۴ ہزار من چینی چاول ۴ ہزار من - جو کا دانہ ۴ ہزار من - باجرہ ۲۰ ہزار من - مٹی کے تیل کے ۱۰۰ پیپے جلانیکی لکڑی ایک لاکھ من - کوئلہ ۳ ہزار اور اسی من - مصری کی ایک ہزار آٹھ سو پیٹے -

اسکے سوا ۳۵۳ روسی مکانات اور ۲۱۴ گوداموں پر کہ جو ریلوے سٹیشن کے قریب تھے جاپانون نے قبضہ کر لیا - جنرل کروکی (جاپانی) نے ۵۶۰۰ من کوئلہ اور ۶۲۵ سٹیرڈالی گرفتار کیں -

پورٹ آرتھر کا عنقریب فتح ہو جانا اب یقینی سمجھا جاتا ہے - ۱۸ ماہ حال کی رات سے جاپانی پورٹ آرتھر پر برابر مہلک گولہ باری کئے جا رہے ہیں - جاپانیون نے شہر پورٹ آرتھر کی فصیل میں اندر ہی اندر سرنگ کھود کے راستہ کر لیا ہے - جاپانیون نے ۸۰۰ روسی سوارون کو قتل کر ڈالا - اور بہت سی توپیں چھین لیں -

مرزا صاحب قادیانی کے مقدمہ کا فیصلہ یکم اکتوبر کو ہوگا - ۲۰ ستمبر کو مرزا صاحب پر یہ سکتہ ہوا مخالف تو ہنسی اڑاتے ہیں مگر ہم کہینگے خر موسیٰ صعقا -

مقامی گورنمنٹون نے اپنے مسودہ ہائے قانون قحط پر نظر ثانی کر لی ہے - اور اب وہ گورنمنٹ آف انڈیا کے زیر نظر ہیں -

جالندھر میں ایک بکری نے عجیب قسم کے دو بچے دیئے ایک بچہ صرف سراپا آنکھ تھا اور دوسرا پاٹہ تھا - اناری بازار میں ایک کھتری کی دوکان پر بہت سے آدمیون نے یہ تماشا دیکھا - (تاہم قدرت کے کرشمے ہیں -)

حجاز ریلوے کے چیف انجینیر نے ہمراہی نجیب بک سپرنٹنڈنٹ انجنیر معائنہ کیا یعنے عقبیہ بطن غول - درہ نج - تبوک ۴۳۵ میل لین کو دیکھا - کچھ نقص نہ تھا -

لارڈ کچنر ۱۰ ماہ حال کے اختتام پر شملہ سے روانہ ہوکر ریاست کیونتھل کے علاقہ میں دو روز تک شکار کھیلینگے -

مہم تبت تبت مشن اور اسکارٹ ۲۳ ماہ حال کو لہاسہ سے ہندوستان کی طرف روانہ ہوگئے ہونگے - مہم تبت کی فوج جب سیلیگوری میں واپس آجائیگی تو وہان سے حسب ذیل تاریخون پر اپنی اپنی مقررہ چھاؤنیون پر روانہ کی جائینگی :- سیپرز کی ۲ کمپنی یکم اکتوبر کو - ۲۳ پانیرز رجمنٹ ایک ونگ ۱۲ اکتوبر کو - ۱۲ نیٹو فیلڈ ہسپتال کا سیکشن ڈی ۱۴ اکتوبر کو - ۲۲ برٹش فیلڈ ہسپتال کا سیکشن ای ۱۰ اکتوبر کو - ۳۲ پانیرز کا ایک ونگ ۱۵ اکتوبر کو - ۲۳ پانیرز کا دوسرا ونگ ۱۷ اکتوبر کو -

ہردوئی میں اسلامی جلسہ بڑی دھوم سے ہونیوالا ہے جس میں سماجی دوستون سے بھی دو چار ہونگے -

جنگ روس و جاپان

تمام دنیا کو اس جنگ کے نتیجہ کا انتظار ہے - مقامات جنگ کی اجنبیت کیوجہ سے مخصوص اردو دان و بعض انگریزی دان اصحاب بھی خبرون کا پورا لطف نہیں اٹھا سکتے جنگ کے خفیہ اسرار بھی اسوقت تک ناظرین کو نہیں معلوم ہیں ہمنے مفصل جنگ کی تاریخ تیار کی ہے جسکو حصہ اول کے مطالب ذیل کی تشریح سات ہاف ٹون عکسی تصویرون کی نقلون سے کی گئی ہے - قیمت ۸ر - فرہنگ الفاظ جنگ - جنگی جہازون کے اقسام و ہیئت جنگ وزار روس - جنگ و ہندوستان - اسباب جنگ - بانی جنگ - جنگ کی مصیبتین - میدان کارزار - پہلا گولا - حملہ پورٹ آرتھر - روسی بربادی خود اپنے ہاتھ سے - جاپانی کوریا مین - روسی بربادی - سب سے پہلا ایڈیشن مفصل مکمل تاریخ

المشتہر منیجر و سپرنٹنڈنٹ نمبر ۱ اعظم بک ایجنسی مراد آباد (ممالک متحدہ)

جنات السیر فی احوال سید البشر

ہر دو جلد کامل

وہ کونسی آنکھ ہو جو اپنے نبی کریم کی سیر و شمایل دیکھنے کی مشتاق ہو۔ اور وہ کونسا دل ہو جو نظم کی بلاغت بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پائے۔ یہ بے مثل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکے آٹھ چمن ہیں۔ ہر چمن روحانی لذت دینے میں گلزار بہشت کا نمونہ ہے۔ کہانی نہیں ناول نہیں قصہ نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانحعمری اور متبرک احوال ہے امت مرحومہ کے پاس بجز ان معلومات کے مایۂ سعادت اور کونسی چیز ہوسکتی ہے عربی اور فارسی شناس تو اُن زبانوں کی تصنیفوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں نہ کسی نے دیکھی نہ سنی۔ دیکھنے میں دو جلدیں ہیں مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ جناب مولینا الحاج شاہ عبد الحی واعظ نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داروئی اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا جسکی مختصر فہرست مضامین کتاب کا آئینہ ہے۔

چمن اول انوار نبوت اسمیں ابتدائے خلقت نور محمدی سے قصہ اصحاب فیل تک بالتفصیل احوال مرقوم ہے چمن دوم گلزار نبوت اسمیں ولادت باسعادت سے نبوت کے گیارہویں سال تک کل احوال ہے چمن سوم بہار نبوت اسمیں معراج شریف اور ساتوں آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے چمن چہارم اخبار نبوت اسمیں ہجرت سے وفات شریف تک کا احوال ہے ایضاً جلد دوم۔ بشارات محمدی شمائل محمدی۔ عبادات محمدی معجزات محمدی حب صحابہ درغوش اولی سو یہ احوال اس کتاب میں مندرج ہیں دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں لفظ بلفظ اسکا جوش میں مقناطیسی اثر رکھتا ہے پڑھنے والوں کے دلوں سے پوچھنا چاہئے کوئی بستی کوئی قریہ شہر ایسا ہوگا کہ جسمیں یہ کتاب بنجگہ عشاق نبوی کے سینے نہ روشن نہ کئے ہوں چند سال سے یہ کتاب عنقا صفت نایاب ہوگئی تھی اور بوجوہ چند اسکا چھپنا بھی دشوار تھا ایک دفعہ ایک کتاب کے ورثہ سے بمشقت اجازت پائی تو خوشی خوشی چھپوا کر بلحاظ فائدہ رسانی قیمت مجلد صرف سے۔ اور بے جلد سے رکھدی گئی بہت سے نسخے فروخت ہوئے اور چند ہی باقی رہ گئے ہیں شائقین جلدی کریں ورنہ پھر کتاب کا ملنا بمصداق دشوار ہو جائیگا۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ کتاب ملنے کا پتہ:

(ہند) لشکر بنگلور تاجر کتب محی الدین صاحب

مجرب ادویات

عرق ماء اللحم انگوری دوآتشہ اعضائے رئیسہ و شریفہ۔ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہیں۔ بڑہاپے کے ضعف۔ جسم کی کمزوری۔ تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی۔ تفریح دل ضعف باہ۔ تحسین رنگ۔ اور ہضم غذا کے واسطے نہایت فائدہ کرتا ہے بتقویت اعصاب بہی و مشتہی اعلیٰ درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزا سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر ایک پیر و جوان۔ بچہ و زنان بے خطر فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔ قیمت نصف بوتل عہ ریزگاری۔ بوتل عہ تین بوتل صر۔

تقویت النساء حیض اور رحم کی ساری بیماریاں۔ غشیان قے بیخوابی۔ سیلان حیض اختناق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جنکے باعث علاوہ گوناگون تکالیف برداشت کرنے کے بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں۔ ہماری اس تیر بہدف دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے۔ چند آزمائش کرنیوالے اصحاب نے اسکو مفید ثابت کرکے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۲۔ درجن ۔ ۱٫۲ درجن ۔

طلا جو لوگ جوانی کی غلطی کا پول اور بے اعتدالیوں کی بدولت شادی کرنیکو موت کا سامنا خیال کرتے ہیں اس بے ضرر طلا کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے ہیں اگر ہمراہ ہماری لائف پلز جوہر حیات کے استعمال ہو اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ہے۔

دفع بواسیر خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ استعمال سے بالکل دفع ہو جاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی دوائی کی حاجت نہیں رہتی تھوڑے عرصہ کی تصدیق یہ ہے دو تین پڑیاں کہانی چاہییں قیمت فی پڑیہ ۔ بالوں میں لگانیکا تیل خوشبودار سیاہ چنبیلی یا دیگر خوشبودار روغنوں کی بجائے اس تیل کا لگانا بدرجہا بہتر ہے۔ دماغی بیماریاں مثل نزلہ و ضعف دماغ ضعف بصر کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں قیمت فی بوتل عہ نصف بوتل ۔

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی منیجر کارخانہ ادویہ انگریزی

[illegible]

حسب الارشاد مولینا ابو الوفاء ثناء اللہ مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

اہلحدیث

[illegible] ۱۳۲۸ [illegible] مطابق ۷ اکتوبر ۱۹۱۰ع جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت کرنا اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ [illegible]

والیان ریاست سے ۔ [illegible]

رؤسا اور جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے [illegible]

قیمت ہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت [illegible]

مرزا صاحب قادیانی کے مقدمات

آج دو برس سے ہم سنتے آتے ہیں کہ مرزا جی کے مقدمہ کی خبریں ہی گاہ گاہ سنائی جاتی ہیں مگر تاہم بہت سے ناظرین کو ان مقدمات کی اصلیت سے اطلاع نہیں کہ یہ کیونکر پیدا ہوئے اور کہاں تک پہنچے۔ اصلیت ان مقدمات کی یہ ہے کہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ ضلع راولپنڈی نے ایک کتاب سیف چشتیائی مرزا کے جواب میں لکھی جس کی وجہ سے مرزا جی کو سخت پریشانی ہوئی۔ اور درپے فکر میں تھے کہ کوئی صورت ہو کہ اس کتاب کی وقعت لوگوں کی نظروں میں کم ہو چنانچہ وہ تو اسی خیال میں تھے اتنے میں [illegible]

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی۔ اشتہار کی بابت بذریعہ خط و کتابت کے فیصلہ ہو سکتا ہے [illegible] ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیے [illegible]

شخص مسمی شہاب الدین کا جو شاید مولوی کرم الدین صاحب ساکن بہین ضلع جہلم کا شاگرد ہے خط مرزاجی کو بہیجا تہا کہ ہمارے پاس مولوی محمد حسن مرحوم مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور کی کتاب ہے جسکی مدد سے پیر مہر علیشاہ صاحب نے اپنی کتاب سیف چشتیائی لکہی ہے۔ پس پہر تو کیا مرزاجی نے جہٹ سے ایک اپنا معتمد آدمی حکیم فضل الدین منیجر مطبع پیر کو بہیجا کہ وہ کتاب لے آوین۔ خیر حکیم جی گئے اور کچھ نذرانہ دیکے وہ کتاب لے آئے۔ جب مرزاجی نے اُس کتاب کو قبضے مین کیا تو ایک محشر بپا کردیا کہ پیر مہر علی کی چوری پکڑی گئی۔ اب تو ذلیل ہوگا خوار ہوگا۔ یہ ہوگا۔ وہ ہوگا بلکہ زندہ درگور ہوجائیگا جب اُنکا یہ طوفان بے تمیزی حد سے بڑہ گیا تو سراج الاخبار جہلم ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۲ء مین ایک مضمون نکلا جسکا راقم کرم الدین لکہا تہا۔ جسکا خلاصہ یہ تہا کہ ہم نے تمہارا الہام اور غیب دانی آزمانے کو یہ چال کی تہی سیف چشتیائی کی عبارتین بیشک اُن کتابون کے حاشیون پر مرقوم ہین۔ مگر یہ صحیح نہین کہ سیف چشتیائی منقول ہے بلکہ منقول عنہ ہے۔ یعنے ہمنے تمہارا الہام آزمانے کو سیف چشتیائی سے کچھ عبارتین ایک زشت خط مین لکہوادی تہین تم خود اسکا اندازہ کرسکتے ہو کہ مولوی محمد حسن صاحب بڑے خوشنویس تہے حالانکہ یہ حاشیہ سخت زشت خط ہے۔ اسی ضمن مین مرزائی اخبار الحکم کے اڈیٹر کو بہی کسی بات کے جواب مین سخت سست کہا تہا۔ جب یہ مضمون نکلا تو مرزاجی کو حیرانی ہوئی کہ یہ تو اُلٹی پڑی لینے کے دینے آئے۔ آخر انہون نے سوچ بچار کر مولوی کرم الدین صاحب پر حکیم فضل الدین صاحب سے دعوے کرادیا کہ مستغاث علیہ نے ہم سے دغا کیا ہے۔ ادہر مولوی کرم الدین صاحب نے اپنے بہائی مولوی محمد حسن صاحب مرحوم کی طرف سے دعوے کیا کہ مرزا نے میرے بہائی کو بُرا کہا ہے۔ مولوی صاحب کا دعویٰ تو بدین وجہ خارج ہوگیا کہ مرحوم کے بیٹے کا حق ہے کہ وہ دعوے کرے مگر مرزاجی نے اپنی کتاب مواہب الرحمٰن مین خود مولوی صاحب موصوف کو بہی کذاب لئیم وغیرہ سے یاد کیا ہے دعوے مذکورہ کے خارج ہونے پر مولوی صاحب موصوف نے اپنی طرف سے استغاثہ ہتک عزت کا دائر کردیا کچھ مدت تو مقدمات کو کوئی جگہ ہی نہ ملی مولوی [illegible] کبہی کہین مقدمہ جہلم مین رہے۔ مرزائی پارٹی کے گورداسپور مین [illegible] مرزاجی کا ضلع ہے آخر مقدمات ضلع گورداسپور مین آرہے اس [illegible] مقدمہ کے ضمن مین مولوی صاحب نے ایک کتاب [illegible] معنونہ [illegible] مرزا صاحب پیش کی جو ابہی شایع نہین ہوئی تہی تو جہٹ سے مرزاجی نے اُس کتاب کی وجہ سے مولوی صاحب پر دفعہ ۴۱۱ مین چوری کتاب کا دعویٰ کرادیا۔ دوسرے تیسرا دعوے اڈیٹر الحکم سے ہتک عزت کا کرایا۔ خیر مقدمات برابر چلتے رہے۔ مولوی صاحب موصوف کی طرف سے جواب یہ تہا کہ مضمون مندرجہ سراج الاخبار جہلم [illegible] مین نے مجہے معلوم نہین کسی نے میری طرف سے لکہوادیا ہے [illegible] نہین کیا بلکہ جو کتاب دکہائی تہی وہی دیدی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی [illegible] دغا اور چوری کے دعوے سے تو پہلے ہی بری ہوگئے۔ مگر [illegible] اجی پر جو دعوے تہا وہ اور اڈیٹر الحکم کا دعوے برابر چلتے رہے دونون پر فرد جرم لگایا گیا۔ اتنے مین حاکم کی تبدیلی ہوگئی دوسرے حاکم کے آنے پر قریباً نئے سر سے کارروائی ہوئی۔ مولوی [illegible] نے اپنے صفائی کے گواہون مین خود مرزاجی [illegible] کے باپ کو لکہایا۔ مرزاجی [illegible] کے بیانات سے بہی اگر [illegible] پہونچا۔ اور اڈیٹر کے والد کو تو اسلئے لکہایا تہا کہ وہ ابہی تو ہیت کا ٹہیک پتہ نہین بتاتا تہا۔ آخر اُسکے والد کے نام پر جو سمن گیا تو اُسپر لکہا تہا جٹو ولد تانا قوم میراسی ساکن جالندہر ضلع جالندہر۔ اس شہادت نے بہی مولوی صاحب کو بہت کچھ فائدہ پہنچایا۔ مگر مقدمات نے اسقدر طول پکڑا کہ پبلک انتظار کرتے کرتے تہک گئی اسی اثنا مین کئی دفعہ خبر اُڑی کہ مرزا صاحب قید ہوگئے اس سارے مختصر بیان سے یہ تو معلوم ہوسکتا ہے کہ مقدمہ بازی کی چہیڑ خانی پہلے مرزا صاحب کی طرف سے ہوئی جو آخر کار اُن کے گلے کا ہار ہوگئی۔ مفصل روئداد مطبع سراج الاخبار جہلم سے بقیمت ۸ ملتی ہے۔

کلام المبین بجواب اربعین جسکی ضخامت ۲۰۰ صفحہ اور قیمت ۱۰ محصول ۱ ہے بہت تہوڑے نسخے رہ گئے ہین۔ (ملنے کا پتہ مطبع اہلحدیث)

اسراف اور تبذیر

(ماخوذ از مصلح)

ہم اول دونوں مندرجہ عنوان لفظوں کے لغوی معنے بتائینگے۔ پھر ان کے مورد و محل پر بحث کرینگے۔

سرف بالفتح درخت کے پتوں کو سرفہ کا کھا جانا اور بالضم ایک کیڑا ہے جو لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ریزوں سے گھر بناتا ہے اور اسی میں مرجاتا ہے۔ یہ گنوار کی قسم سے ہے اور سرف جہل کرنا، خطا کرنا اور مال و جاہ کے خرچ کرنے میں زیادتی کی خبر کی۔ اور کسی شے کی حرص کا عادی ہوجانا اور حوض سے پانی بکثرت گرانا۔ اور سرف بفتحتین سفید شے [illegible] اور سرف بالفتح و کسر را نادان اور خطا کرنا۔

سرفہ
گھر
جہالت
غفلت
بیان
تبذیر

پیاس [illegible] سے ڈالی [illegible] باور

اسکو باب افعال میں لے گئے۔ تو چونکہ افعال کا ایک خاصہ سلب ماخذ بھی ہے۔ لہذا اسراف بالکسر کے معنے بے اندازہ خرچ کرنے اور بیہودہ کام کرنے کے ہوئے۔ اسی بنا پر قرآن مجید میں جناب باری نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۔ یہاں ایک عجیب بلاغت ہے کہ بحث سرف کی ذات پر تمام لغوی معانی جو اوپر مذکور ہوئے صادق آتے ہیں یعنی وہ گنوار کی طرح حریص ہے کہ درخت کے پتے کھا جاتا (زیادتی کرتا) مرجاتا ہے۔ سرف غافل ہوتا ہے یعنی انجام کی خبر نہیں رکھتا۔ نادان ہے۔ کاری میں خطا کرتا ہے وہ اپنے بیہودہ کاموں میں روپیہ برباد کرتا اور اپنی نادانی اور شہرت پر جو محض اپنی خود غرضی سے شاد رہتا ہے۔ اسکی عقل خیرہ (چکاچوند یا اندھی) ہوتی ہے۔ وہ حریص بننے کا عادی ہوتا ہے۔ وہ روپیہ کو اندھا دھند اس طرح خرچ کرتا ہے جس طرح کوئی شخص حوض سے پانی گرائے۔ جسکی ممانعت حدیث شریف میں ہے۔ لا تسرف فی الماء وان کنت علی شط نہر جار یعنی پانی کو بیہودہ اسراف کر اگرچہ تو جاری نہر کے کنارے پر بیٹھا ہو۔ یہ حدیث آیۂ بالا کے مطابق ہے۔ اللہ اکبر نبی کریم صلعم نے مسلمانوں کو کیسی پاک تعلیم فرمائی ہے اس حدیث سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے کہ جب پانی کے اسراف سے بھی ممانعت ہے۔ جو کثرت سے ہر جگہ مفت ملتا ہے تو روپیہ وغیرہ کے خرچ کرنے میں کسقدر احتیاط لازم ہے اگر ایک سچے مسلمان کو کچھ بھی خدا کا خوف ہوگا اور وہ آیہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ پر غور اور تدبر کریگا۔ تو اُس کے رونگٹے کھڑے ہوجائینگے کہ جب خدائے تعالیٰ مسرفین کو دوست نہیں رکھتا تو ظاہر ہے کہ وہ خدا کے دشمن ہوئے جنکا ٹھکانا جہنم ہے۔ کیونکہ انہوں نے خدا کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو محض ہوائے نفس کیلئے غارت کیا۔ وہ کافر نعمت ہوا اور ناشکرگذار ہو گئے۔ انہوں نے نعمائے الہی کی قدر نہ کی انہوں نے بیجا محل خلاف مرضی خداوندی دولت خرچ کی وہ خائن بنے انہوں نے تو تعالے امانات [illegible] اِلٰی اَھْلِھَا آیہ کی مخالفت کی۔ یعنی امانتیں اُن لوگوں کو دو جو امانت کے اہل ہیں۔ قرآن پر عمل اور فخر تو مسلمان اسراف کی بلا کے ہیں۔ سے اس طرح بیا [illegible] جیسے بیٹھے [illegible] سے اور پھر بدلی سے اور انسان موت سے۔

تبذیر اسکا مادہ بذر بالفتح ہے جسکے معنے بیج بونا اور وہ تخم جس سے غلہ پیدا ہو اور وہ گھاس جو تازہ اُگی ہو۔ اور زمین سے گھاس کا نکلنا اور جب اسکو باب تفعیل میں لے گئے چونکہ اس باب کا خاصہ یہی ہے لہذا تبذیر کے معنی پراگندہ اور پریشان کرنا اور بے اندازہ خرچ کرنا۔ فضولیوں سے اصل سرمایہ کو [illegible] کھو سکتا ہو۔ اسی بنا پر جناب باری نے فرمایا اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ یعنی فضولیوں میں اپنا سرمایہ برباد کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اس فقرہ کا کیسا [illegible] فرمایا وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا یعنی شیطان اول [illegible] اور [illegible] کے ابدالآباد کا تیرہ [illegible] تمام مبذرین شیطانوں کے بھائی ہیں اور تمام شیاطین خدا تعالیٰ کے ناشکرگذار پاس سے ہوئے ہیں پس مبذرین خدا تعالیٰ سے بہرہ ہوئے ہیں۔ کس قدر افسوس کہ مسلمان کلام الہی کے سنتے اور پڑھتے [illegible] تدبر اور غور نہیں کرتے ملاحظہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۔ یعنے قرآن پر کیونکر تدبر نہیں کرتے کیا انکے دلوں پر قفل لگ گئے ہیں۔ بیشک تمام مبذرین شیطانوں کے بھائی ہیں۔ انکے سارے کام شیطانی ہیں۔ تبذیر کی ماں درحقیقت ہوا پرستی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۔ اے محمد تو نے اس شخص کو دیکھا ہی جسنے اپنی خواہش نفسانی کو معبود بنا لیا ہے۔

ایک سچے مسلمان کے لئے اس سے زیادہ کیا مصیبت ہوگی کہ وہ ایک معبود واجب الوجود کو چھوڑ کر دوسرا معبود اپنے ہی وجود سے گھڑ لے نتیجہ دیکھا جاوے تو تمام فضولیاں اور بربادیاں ہوائے نفس سے پیدا ہوتی ہیں جنکا القا کرنے والا شیطان ہے۔ وہ طرح طرح کی رنگ آمیزیوں سے ایک نظر فریب طلسم تیار کرتا ہے جو چند روز میں ہوا ہوجاتا ہے۔

اسراف اور تبذیر میں عیاشی اور شراب خواری ہی داخل نہیں۔ بلکہ قمار بازی۔ پتنگ بازی۔ بٹیر بازی۔ مرغبازی۔ تیتر بازی چکور بازی وغیرہ جسقدر بازیاں ہیں۔ اور جن میں سے بعض کا ذکر مخل تہذیب ہے داخل ہیں اور سب میں ہزاروں بلکہ لاکھوں روپیہ قوم کا برباد ہوتا ہے۔ جانوروں کا بازیاں بڑھ بڑھ کر لڑانا اچھی خاصی قمار بازی ہے لڑانے والے اور تیار کرنیوالے استاد نوکر رہتے ہیں جو سال بھر تک جانوروں کو تیار کرتے ہیں۔ او لاجوڑ بہت کاٹے جاتے ہیں اور بازی بدی جاتی ہے اور شہرت ہوتی ہے کہ نواب کلنگ باز خان کا مرغ یا تیتر صاحبزادہ تفنگ باز خان کے مرغ یا تیتر سے لڑے گا۔ ایسے ہی دوسرے بوالہوسی بازیاں بد دیتے ہیں: جیسے گھوڑ دوڑوں کی لاٹریاں ہیں۔

اگر ان بازیوں میں کسی بے فکر [illegible] رئیس کے مرغوں نے پانی مانگ کر پالی سے باہر ہو کر کڑوں کوں کی بانگ لگائی۔ تو مخیاب فریق نے وہ پھیر اٹھایا کہ الہی توبہ۔ قبلہ دیکھنا میرا مرغ لڑتے لڑتے کانا نہیں اندھا ہوگیا۔ اسکا جبڑا اسپٹ گیا ہے آنکھ نکل پڑی مگر منہ نہیں پھیرا۔ اور فی الحقیقت یہی کیفیت ہوتی ہے کہ جانور لڑتے لڑتے ، لہو لہان ہوجاتے ہیں آٹھ آٹھ روز تک برابر لڑے جا ... ہیں مگر ظالموں کو انکی حالت زار پر مطلق رحم نہیں آتا مذہب اسلام ... ین لیسے وحشیانہ لہو و لعب اور ظالمانہ بازیوں کی ممانعت ہے۔ مہذب ممالک میں ایسی بازیوں کا کہیں پتا نہیں اور غور ... دیکھئے تو قانوناً بھی جرم ہے۔ مگر لحاظ نہیں کیا جاتا۔ ہزار ہا رو ... سال بھر تک مرغوں کے تیار کرنے میں برباد ہوتا ہے اور فی ... غ ہزار ہزار روپیہ کی بازی بدی جاتی ہے اور بالآخر ... ن واہ واہ اور بہت ہٹ کی خاطر دیوالہ نکلتا ہے۔ مگر کیسا ... وا۔ مال مفت دل بے رحم جا بجا داد اگر اپنے قوت بازو ... پیدا کرتے تو اسکا درد ہوتا سینکڑوں رئیسوں کی قدیم ریا ... ایسی تباہ کاریوں میں مقروض ہو کر نیلام پر چڑھ گئیں ارکئیں ... اور پھر غرقی لنگوٹی بھی نہ رہی۔ بیاہ ... نہیں قوم اور برادری میں ناک کٹ جانی کے خوف ... ہیں انکا ذکر تو [illegible]

میں گڈے گڑیا کا بیاہ ہوتا ہے جس میں تمام رسوم اسی طرح ادا ہوتی ہیں جس طرح اولاد کی شادی میں۔ کیونکہ وہ سوسائیٹی نے مباح کردئیے ہیں۔ بات یہ ہے کہ دولت ابلی پڑتی ہے۔ کوٹھی کٹھلے میں سما نہیں سکتی پس دلوں کا چاؤ اور ارمان نکالنا ضروری ہے۔ ساتھ ہی دیوالہ بھی نکل جائے تو کیا غم۔

دوسری قومیں مہذب بنگئیں۔ ہندوستان میں ہندو سے بڑھکر مسلمان ہرگز متمول نہیں۔ مگر ہندو کانفرنسوں کے ذریعہ بیاہ شادی وغیرہ فضولیوں کی اصلاح کر رہے ہیں۔ ویش کانفرنس نے تمام تقریبوں کے مصارف محدود کردئیے ہیں کہ فلاں فلاں تقریب میں اسقدر رقم سے زیادہ ہرگز خرچ نہ ہونے پائے۔ ورنہ تاوان لیا جاویگا۔ افسوس ہے کہ مسلمان بظاہر ایک ہی دین اور دنیوی قانون (قرآن مجید) پر ایمان رکھتے ہیں مگر اسپر عمل نہیں کرتے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ اور اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ قرآن مجید کی آیتیں ہیں مگر بدبختی سے انکو پس پشت ڈالا جاتا ہے اور ایک معنی سے گویا قرآن کا صاف انکار ہے کیونکہ

تقابل
دینِ رحمٰن قرآن کا
ترک
ترک اسلام کا

عمل نہ کرنا بمنزلہ انکار کے ہے۔

جو اسرافات اور تبذیرات محض ہوائے نفس سے مذہب میں داخل کئے گئے ہیں اور جنکا وجود قرآن کریم میں نہیں پایا جاتا۔ بلکہ اُن کے لئے وعید ہے۔ ہم عصر جدید میں اُنکا لکھنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ عصر جدید مذہبی رسالہ نہیں بلکہ طرز معاشرت و تمدن کا مسلہ ہے وہ مذہبی جنگ کا جولانگاہ نہیں صرف اتنا کہنے میں مضائقہ نہیں کہ فضولیات کو مذہبی رسوم اور شعائر میں داخل کرنا زیادہ خطرناک ہے کیونکہ یہ ایک جدید شریعت پیدا کر لینا اور مسلمان کو قرآن سے پھیر کر وہم پرستی کی جانب مائل کرنا ہے۔ صرف دو آیتیں پیش کی جاتی ہیں۔ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی یعنی ہر انسان کو وہی ملیگا جسکے لئے وہ بذات خود کوشش کرے۔ اور لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور نہیں اٹھاتا ایک دوسرے کا بوجھ (گناہ) انہیں تمام فضولیوں کی مخالفت ہے۔

نکتہ ایست [illegible]

(احمد حسن شوکت ایڈیٹر میرٹھی)

آریہ سماج مجیٹھہ

جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث امرتسر۔ السلام علیکم۔ آریوں کے نئے جوش نے یہانتک ترقی کی ہے کہ ہر قصبہ اور گاؤں میں سالانہ جلسے ہونے لگے ہیں چنانچہ قصبہ مجیٹھہ ضلع امرتسر میں ۱-۲-۳ اکتوبر کو سماج کا جلسہ تھا جس میں مسلمانوں کو بالخصوص دعوت مباحثہ تھی اور زبانی بھی مسلمانوں کو جوش دلایا۔ چنانچہ مسلمانان قصبہ نے جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس وقت مسلمانوں کے حال پر رحم فرماویں چنانچہ مولانا صاحب نے بڑی مہربانی فرما کر اس تکلیف کو گوارا فرمایا اور ۳۰ ستمبر کو وارد قصبہ ہوئے۔ بس پھر تو کیا تھا۔ مسلمانوں کی جان میں جان آگئی۔ مولوی صاحب موصوف نے جمعہ پڑھایا اور وعظ فرمایا مسلمانوں کا اصل مدعا تو یہی تھا کہ مولوی صاحب کے وعظ سے مستفیض ہوں لیکن ۲ اکتوبر کو جب اشتہار ۳ بجے ٹھیک آریوں کے جلسے میں پہنچے جہاں اسقدر ہجوم ہوا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ مولوی صاحب موصوف نے [illegible] کے پاک وید [illegible] مسلہ نیوگ پر سوال اٹھایا۔ بس پھر کیا سماجی تھی کے بھی یہی شرمندہ ہوتے جاتے مگر زبان کی تیز اور ہٹ دھرم تھی ورنہ مولوی صاحب کی واضح اور فصیح و بلیغ تقریر سن کر یوں معلوم ہوتا تھا کہ بس ابھی نہیں تو شام تک تو ضرور ہی سماج کو چھوڑ دینگے۔ مقابل پر سادھو گوبند [illegible] تھے۔ جو دل آزاری میں مشہور زمانہ ہیں۔ ایکدفعہ ایسی کچھ اناپ شناپ سے دل آزاری کرنے لگے تو جھٹ سے مولوی صاحب نے ایسا روکا کہ پھر مجال نہ تھی کہ کچھ کہتے مگر افسوس کہ تمام وقت گذر گیا۔ اور اصل سوال کا جواب سادھو جی سے نہ بن پڑا۔ الغرض یہ دن تو یوں گذرا دوسرے روز منادی ہوئی کہ آج قرآن اور وید کا مقابلہ ہے اسپر مسلمان خوش بخوش وقت پر پہنچے کہ آج ہم وید اور قرآن کا مقابلہ دیکھینگے۔ مگر افسوس کہ آریہ سماج اپنے وعدے پر قایم نہ رہا۔ جھٹ سے پہلو بدل گئے کہ آج ہندوؤں سے مباحثہ ہوگا۔ ہرچند مولوی صاحب نے کہا کہ میرا کل کا بقیہ رہتا ہے۔ علاوہ اسکے تم نے منادی کرائی ہے کہ وید اور قرآن کا مقابلہ ہوگا۔ مگر سماج پر مسلمانوں کا ایسا کچھ رعب پڑا کہ اپنے وعدے اور نوٹسوں کی کوئی پرواہ نہ کی اور ہندوؤں کو وقت دیدیا۔ ہندوؤں کی طرف سے پنڈت شام لعل جی امرتسری تھے جو ایک تجربہ کار [illegible] ہیں۔ اور باوجودیکہ آپ پرانی وضع کے پنڈت ہیں مگر [illegible] مباحثہ میں آپکی تقریر ایک خاص لطف رکھتی ہے آپنے سوال اٹھایا کہ [illegible] وید کو تم مانتے ہو انہیں سے کہیں دکھا دو کہ وید وادوا یا وید وادی [illegible] کا لفظ آیا ہے۔ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت [illegible] جی مشہور لیکچرار تھے۔ دونوں طرف کے پنڈتوں نے خوب علم جوہر دکھائے ہیں شک نہیں کہ علمی [illegible] چل رہے تھے مگر انصاف یہ ہے آریہ سماج کی طرف سے [illegible]

سوال کا جواب اخیر تک نہ دیا گیا - بلکہ بہت سی ادہر ادہر کی فضول باتون مین وقت کہو دیا گیا - مثلاً سوال تو یہ تہا جو مذکور ہوا جواب ملا کہ تم ہی ان چارون ویدون سے شرادھ کا لفظ دکہا دو - حالانکہ یہ سوال قاعدہ کے خلاف تہا کیونکہ اگر فرض کرین کہ ویدون مین شرادھ کا لفظ نہین تو سندون کو تو بہی حرج نہین کیونکہ انکے ہان تو ویدون کے سوا اَور بہی ایک اور کتابین بہی مستند مانی جاتی ہین وہ انپر عمل کرنا بہی ویسا ہی ضروری جانتے ہین جیسا کہ ویدون پر - مگر آریہ سماج کا سپیکر بہی کیا کرتا جبکہ سماج کا عام قاعدہ کہ سوال از آسمان جواب از ریسمان تو وہ بیچارہ بہی اپنے واجب العمل قاعدے سے کیونکر خلاف کرتے - خیر یہانتک تو جو کچہہ ہوا باقاعدہ ہوا اس سے آگے چل کر بہت بے لطفی ہوئی مگر شروع اُس بے لطفی کی بہی سماج کی طرف سے ہوئی کہ سادہو گند پال نے ایک پنڈت دراز ریش کو جہوٹ دار تا کہدیا ایک سماج کا جوشیلا جوان ممبر سوٹا لیکر آگیا بس پہر تو کیا تہا آگے ناظرین قیاس کرلین مسلمان الگ بیٹہے تماشہ دیکہتے رہے آخر پولیس نے بڑی جانفشانی سے فتنہ فرو کیا - دفعدار پولیس مجیٹہہ کی خدمات خاص شکریہ کے قابل ہین - بعد اختتام جلسہ چند سکہہ رؤساء مجیٹہہ نے مولانا صاحب سے درخواست کی کہ ہم لوگ آپکی تقریر کے بڑے مشتاق ہین آپ مہربانی فرما کر ایک دفعہ ہمکو بحث سنائین چنانچہ بعد کسی قدر تامل کر مولویصاحب نے منظور کرلیا اور ۱۶ اکتوبر مقرر ہوئی - سچ تو یہ ہے کہ قصبہ مجیٹہہ کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ ایسے ایسے عالم لوگ رونق افروز ہون - اور علمی بحثین سننے مین آئین اُمید ہے کہ ۱۶ کے جلسے مین کوئی شر و فساد نہوگا - اور بانیان جلسہ اُسکو بڑی متانت سے اور امن سے نباہینگے -

(خاکسار حکیم غوث محمد از مجیٹہہ)

اسلام کی فریاد بزبان حال

حضرات مین گمان کرتا ہون کہ آپنے میری دردناک اپیل اہل حدیث نمبر ۳۱ ملاحظہ فرمائی ہوگی جس سے آپ لوگون کے جگر پر ضرور ہی چوٹ لگی ہوگی لیکن میرے علماء کے جگر پر اسکا ذرا بہی اثر نہوا جسطرح سوئے ہوئے گہوڑے کے کان پر بندوق رکہکر داغنے پر بہی وہ جسم نہین کرتا ہے اسی طرح اُن کے کان پر جون بہی نہین رینگی - حالانکہ میرے دردناک اپیل کو ضرور ہی ملاحظہ کیا ہوگا - جسمین میں ہر پہلو سے اسبات کو پایہ ثبوت پر پہونچایا تہا کہ علماء پر میری اشاعت کرنا میرے چمکتے دمکتے چہرہ کو گرد و غبار سے پاک رکہنا ہر فرد بشر کو میری دعوت دینا - مخالفین اسلام کے مقابلہ پر سینہ سپر ہونا - خلق خدا کو راہ نجات دکہلانا - اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ - پر کاربند ہونا ہر قصبہ و دیار مین میرے نام کے سالانہ جلسے قائم کرنا - کافرون کو مسلمان بنانا مسلمانون کو کافر نہ بنانا بہت ضروری امر ہے مگر یہ علماء ہین کہ کچہہ سنتے ہی نہین - خواب خرگوش مین پڑے خراٹے لیتے ہین اگر کبہی کو کروٹ بدلی تو کیا سوجہا - تو کافر گری وہ کافر ہے یہ کلمہ کفریہ کہا ہے وہ مشرک ہوگیا اُسکا ایمان متزلزل ہے وہ اسلام سے خارج ہے اُسکے پیچہے نماز ناجائز ہے یہ وہابی ہے یہ بدعتی ہے وغیرہ وغیرہ جہانتک ہوسکتا ہے مسلمانون کو کافر بنانے کی کوشش کرتے ہین افسوس اگر اسقدر کوشش کافرونکو مسلمان بنانے کی کرین تو کیا کامیاب ہون ضرور ہون مگر کرے کون انکو تو اہل اسلام کو کافر بنانے ہی سے فرصت نہین ہے شب و روز اسی فکر مین رہتے ہین کہ ہمارے اُسنے بڑا نام پیدا کیا ہو - اگر اسپر کفر کا فتوی لگ جاے تو کیا اچہا ہو اُسکا عروج خاک مین ملجائے تو کیا خوب ہو - پہر لگے نکتہ چینیان کرنے کہ یہ لفظ فلان تفسیر کے خلاف ہے انہین یہ لفظ رکہا ہے - مستفتی صاحب نے فتوی تیار کیا -

کیا فرماتے ہین علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ فلان شخص نے اپنی فلان کتاب مین رسول اللہ کی شان مین یہ لفظ لکہا ہے صحابہ کرام کو اس طرح یاد کیا ہے اور یہ فقرہ

کارخانہ
یہ کارخانہ قدیم
نیکنامی سے کے سا
بڑی فہرست
مفت روانہ
ناگریہ
یہ تیل خاص
ایجاد ہوا ہے
ہونٹے روکتا
دردسر وغیرہ کو
قیمت فی
صحیح کارخانہ
قنون

صالحین کے خلاف ہے اور اسکا یہ عقیدہ ہے ایسا شخص مسلمان ہے یا کافر- بینوا توجروا-

مفتی صاحب نے بلا اسکے کہ فلان شخص کی کتاب مذکور دیکھکر بعد تحقیق و تدقیق جواب مسطور کرین جھٹ پٹ قلم دوات ہاتھ مین لیکر لکھنا شروع کیا- الجواب شخص کافر ہے اس سے سلام و کلام ترک کرو- اسکے پیچھے نماز مت پڑھو- یہ اسلام سے خارج ہے وغیرہ وغیرہ فقرات لکھنے کے بعد مہر ٹہونک دی۔ کیا تہا جب عالم کے ہاتھ مین فتوی گیا اُسنے یہ لکھنا شروع - الجواب صحیح اصاب من اجاب هذا الجواب صحیح جواب صحیح ہے جواب ٹہیک ہے واقعی ایسا شخص کافر ہے - العبد احقر الناس ڈہاکے خان-

لیجیے فتوے تیار ہوگیا اب اخبار و نہین ڈنکے کی چوٹ پر چھپنے لگا۔ کہ فلان شخص کافر ہے فلان فلان عالم نے فتوی لکھا ہے لیکن کمال یہ ہے کہ کوئی اسبات کی تحقیق نہیں کرتا ہے کہ واقعی شخص مذکور فی الفتوی اس کچھہ نہین کوئی خبر نہین ہوتا بہیڑون کی مانند سب ایک کے پیچھے چلے جاتے ہین چاہے کنوئین مین گرین یا خندق مین ٥

بلا سے کوئی ادا انکی بدنما ہو جائے
کسیطرح سے تو مٹجائے ولولہ دلکا

آہ - افسوس یہی میرے علما ہین- یہی میری بانی محمد رسول اللہ کے وارث ہونے کا دم بھرتے ہین اُف رے غضب مین حلق پہاڑ پہاڑ کر فریاد کرون اُسکو یہی نہین سنتے ہین اندہون کی طرح لکیر کے فقیر ہو رہے ہین- مسلمانون کو نہین بلکہ میرے سچے فدائیون کو کافر بناتے ہین- ہائے غضب ذرا ذرا سے اختلاف پر کفر کے فتوے افسوس کیا صحابہ کرام کے وقت مین اختلاف نہین تہا- کیا ائمہ مجتہدین مین اختلاف نہین تہا مگر کیا وہ اگلے کسی پر کفر کے فتوے جڑتے تہے یا کسی کو مجہسے خارج کرتے تہے یا دلی کدورت رکہتے تہے ہرگز نہین ہرگز نہین- شیر و شکر کے مانند ملے جلے رہتے تہے ٥

اگر اختلاف انہین باہم کر تہا ۔ تو بالکل مدار اُس کا اخلاص پر تہا

جہگڑے تو تہے لیکن نہ جہگڑون مین شر تہا
خلاف آشتی سے خوش آیندہ تر تہا

سب اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ پر کاربند تہے- ہر ایک آپس مین خوشی وخرمی ملتے تہے ہر طرح سے میری اشاعت مین کوشش کرتے تہے ہر کافر کو کلمہ شہادت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑہاتے تہے لیکن یہ علما مین علما نہین کہنہ ملا ہین شب و روز اسکے خلاف کوشش کرتے ہین میرے حامیون ہیرے کے شیرون میرے چہرہ کو گرد و غبار سے پاک و صاف رکہنے والون کو کافر بنانے پر کمر بستہ ہین- مین سچ کہتا ہون اگر چند سے اور یہی حالت رہی تو میرا نام ہی یہان سے مٹ جائیگا- آیندہ کو اُنسے کیا اُمید ہوسکتی ہے- کونسا فعل دیکہکر یہ خیال کرون کہ یہ کبہی کو اپنی ناقص عادت چہوڑ دینگے- آہ افسوس اُف رے غضب ٥

ہائے وہ دل جسکو پالا ناز سے
تیر مژگان کا نشانہ ہوگیا

میرے مخالفون نے اپنے مذہب کی اشاعت کیواسطے فنڈ کہول لیا ہے جسمین ہر وقت ہزارون روپیہ جمع رہتے ہین تم بہی ہمت کرکے میرے نام سے ایک فنڈ کہول دو اور عام اشتہار دیدو کہ جسوقت اس فنڈ مین ایک لاکہہ روپیہ جمع ہوجائیگا اور کافی آمدنی ماہوار یا سالانہ جاری ہوجائیگی اُسوقت اُس فنڈ کے ذریعے سے ہر ضلع و قصبہ مین اسلامی جلسے جاری کیئے جا دینگے- مین راست راست کہتا ہون کہ بفضل خداوند کریم ایک لاکہہ روپیہ جمع ہوجانا کوئی بڑی بات نہین ہے- ہند مین چہ کروڑ مسلمان موجود ہین- اگر انہین سے لاکہہ مسلمان ہی ہمت کرکے ایک ہی ایک روپیہ دینگے تو لاکہہ روپیہ دم بہر مین جمع ہوسکتا ہے- کوشش کرنا آپ کا کام ہے اور انجام کو پہنچانا خدا کا- اگر آپ لوگ کوشش کرینگے تو خدا آپکو ضرور ہی کامیاب کریگا- کیونکہ اُسنے میری نسبت فرمایا ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ- وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا- مگر عرض ہے کہ بہت

جلد اس رگڑے جھگڑے کو رفع کرکے اسطرف متوجہ ہوجیئے ورنہ ایکدن میرے واسطے آپ روئینگے اور دست تاسف مل کر یون کہینگے کہ ہائے افسوس ہمنے پیارے اسلام کی فریاد کو کیون نہین سنا تہا کیون لاپرواہی سے ٹالدیا تہا مگر اسوقت کا پچہتانا کچہہ کام نہ آئیگا بقول شخصے ؎

گیا وقت پہر ہاتہہ آتا نہین
بقول حسن کوئی پاتا نہین

(راقم خدا کا سچا دین اسلام) بقلم عاجز احمد اللہ امرتسری

حفظ صحت

امّا بعد ۔ باب حفظ صحت مین منجملہ ستہ ضروریہ کے رکن اعظم کہانا ہی جسکو تین جہت سے باب حفظ صحت مین دخل ہے مقدار جنس طعام و دفعات و اوقات طعام پس بلحاظ مقدار طعام مفید حفظ صحت یہی ہے کہ معدہ کے کیسہ کو تین حصہ کیا جائے اور ایک حصہ کہانے سے بہرا جائے کہ ایک ثلث مائیت کا اسمین اضافہ ہوکر ایک حصہ ہوا کی مداخلت اور غذا کے جوش و طبخ سے منتقل ہونے کو فارغ رہے اور بالخصوص اہل حدیث کو لازم ہے کہ علاوہ صحت جو کہ نعمت عظمیٰ ہے حاصل کرنے کے حدیث ثلث الطعام و ثلث الشراب و ثلث للنفس پر عامل ہونگے اور با اقل بدعۃ حدثت فی الاسلام شبع البطن سے محفوظ رہنے کا موقعہ دستیاب ہو ۔ جنس طعام وہ ہونا چاہیئے کہ جسکی صناعت مین بقدر امکان قلت تکلف ہو ۔ مثلاً گوشت آگ پر کسی قدر بہونا اور کہا لینا نہ کہ گرم مصالحہ سے چورن بناکر قوت ہاضمہ اصلی کو معدے کی معطل کرنا ۔ آٹے کو جو باریک چہلنی مین نہ چہنا ہوا ہو خمیر کرکے گلدر روٹی پکانا نہ کہ سوجی میدہ بنانا اور دودہ بالائی دے کر تقیل کرکے پکانا ۔ تاکہ ما انا من المتکلفین کے قائل کی اتباع سے شرفیاب ہوکر صحتیاب رہین ۔

دفعات ۔ ہمین دو وقت اختیار کرنا بہتر ہے بخلاف ایک وقت کے کہ بہت سے قوم ہنود اختیار کرتے ہین اور بخلاف چار وقت کے کہ بہترین کی عادت ہے ۔

طاعون کے متعلق اول ہواوی جب حیوان ذی الحس مثل گربہ چوہی گھونس چھپکلی وغیرہ خود بخود غیر معتاد طور پر مرنے یا بہلنے لگین تو اسوقت سے اپنی مسکن کی جگہون مین خیال کرنا چہڑکنا ۔ دوسرے ان کی مٹی کسی قدر کہود کر اور اُپلے کی انگار جلا کر پہر جب وہ نمی کو جذب کرلے پہینک دینا اور ریحان سے وہان صرف مرق جگہون مین آگ لگا دینا کافی ہے ۔ جانے مسکونہ مکان مین جابجا تہوڑا تہوڑا اسرکہ چہڑک دینا اور جب خلط سمی کو جسم مین پایا جاوے اُس خلط کا تنقیہ فرما دین لیکن مقترن الاثر کے واسطے تنقیہ نامناسب ہے اور علی ہذا القیاس ٹیکا لگانا بہی ۔ بعد تنقیہ کے عرق مصفی استعمال فرماوین اور یہ عرق مصفی جو کہ مجرب ہے مفید ثابت ہوا ہے ۔ برگ حنائے خشک ۲ تولہ برادہ صندل [illegible] گل سرخ ۲ تولہ ۔ گل نیلوفر کشنیز خشک ... سب ہموزن کرکے زعفران تولہ نیچے کے منہ مین لٹکا کر عرق کھینچین اور بجائے پانی اُسکا استعمال کرین ۔ کہانیکے وقت جوش کرکے پہر ٹھنڈا کیا ہوا پانی پینا ۔ سرد ہوا سے گرم ہوا مین گرم ہوا سے سرد ہوا مین یکایک نہ چلے آوین ۔ سبز مرچی کا ورد بان مصطگی اگر برادہ دیودار و کوگل برادہ صندل جابجا مکانون مین جلانا بہونچ پتہ برگ سرو برگ نیم بدفعات یکے بعد دیگرے جلاتے رہنا ۔ مختلف خوشبو کیبون کا فوز عنبر وغیرہ بدفعات سونگہنا ۔ گرم پانی سے غسل حتی المقدور ہر روز ورنہ ہفتہ مین دو بار ضرور کرتے رہنا ۔ خلاف معتاد تہکنے والی ریاضت نہ کرنا اور جب ریاضت کی عادت ہو اُسکو ترک بہی نکرنا ۔ تہوڑی دیر تک روز دہوپ مین بیٹہنا ۔ گیاس کے تیل کے دہوئین اور دیگر مطرب اشیاء سے بچتے رہنا ۔ انار روحی اُگتا اگر ریشمین ہو تو بہتر ہے ایک محکم شیشی پارہ کی سربند نوشیدنی پانی مین رکہدینا اور منجر یا مصطگی پانی بہی مفید ہو ۔

(حکیم عبد الرزاق ۔ [illegible] شفاخانہ یونانی [illegible])

الہامی
قیمت
بحث
قیمت ۳
حدوث
قیمت ۲
المشتہر مینجر اہلحدیث

فتویٰ

سوال (نمبر۱) اپنے مال کو نقد اور ادھار میں فرق سے بیچنا جائز ہے یا نہیں یعنی نقد ایک روپیہ اور ادھار سوا روپیہ۔

سوال (نمبر۲) اگر کوئی شخص اس شرط پر روپیہ دے کہ فلاں قسم کا غلہ دونگا اور شروع موسم پر جو نرخ ہوگا اُس نرخ سے دونگا کیا یہ صورت جائز ہے۔

سوال (نمبر۳) قربانی آخر ذی الحجہ تک جائز ہے یا نہیں۔

سوال (نمبر۴) بغیر ولی کے چھوٹی بڑی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں اور حدیث الایم احق بنفسہا کا کیا مطلب ہے۔

سوال (نمبر۵) تین رکعت وتر پڑھنے کی صورت جو ۱۵ جولائی کے پرچہ میں لکھی گئی ہے اُسکی سند کیا ہے۔

سوال (نمبر۶) زید کے وارث اُسکی [illegible] سوتیلی ماں ہے

سوال (نمبر۷) عیدین میں عورتوں کو عیدین میں لیجانا سنت ہے یا واجب اگر سنت ہے تو مثل آمین بالجہر و رفع یدین کے ہے یا زیادہ۔

سوال (نمبر۸) زکوٰۃ کا مال خود اپنے ہاتھ سے تقسیم کرنا چاہیے یا سردار کے ہاتھ دینا چاہیے۔

سوال (نمبر۹) زید نے اپنی بہو سے برائی کے ارادہ سے اُسکی چارپائی پر جاکر اُسکے پستان ملے مگر بہو کے چلانے پر کامیاب نہوا اُسکی بہو کا نکاح اُسکے لڑکے سے باقی رہیگا یا ٹوٹ جائیگا۔

سوال (نمبر۱۰) مولوی کیا معنے ہے۔ [illegible]

جواب (۱) جائز ہے سود نہیں۔ احل اللہ البیع وحرم الربوٰ۔

جواب (۲) جائز ہے بیع سلم نہیں بیع سلم میں بھاؤ مقرر ہونا چاہیے بلکہ یہ بیع ہی نہیں ادائے قرض کا ایک معاہدہ ہے۔

جواب (نمبر۳) میرے علم ناقص میں تو جائز نہیں۔

جواب (نمبر۴) جائز نہیں کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے لا نکاح الا بولی یعنے ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ حدیث ایم کے معنے ہیں کہ بیوہ اور بیوہ کا ولی کسی شخص سے نکاح کرنے میں اختلاف کریں تو ولی کو بیوہ کے وجوہات سُن کر اُس کے موافق ہونا چاہیے۔ بیوہ کا نکاح دونوں کی مرضی سے ہو۔ یہ نہیں کہ نکاح بغیر ولی کے بھی ہو سکتا ہے۔

جواب (نمبر۵) تین رکعتیں تو حدیث میں بھی آئی ہیں مگر بعض روایتوں میں آیا ہے کہ وتروں کو مثل مغرب کے نہ کیا کرو۔ چنانچہ پس دونوں قسم کی روایتیں نیل الاوطار میں جمع ہیں اسلئے اس مشابہت کو رفع کرنے کو دعا قنوت کافی ہے اسلئے لکھا گیا تھا کہ تین رکعتیں جائز ہیں۔

جواب (نمبر۶) سوتیلی ماں کا حصہ نہیں جو تہائی بیوہ کی اور باقی اُس کے باپ کا۔

جواب (نمبر۷) عورتوں کو نماز کے لئے باہر لیجانے کا حکم حدیث شریف میں تاکیدی آیا ہے جو آمین رفع یدین سے موکد معلوم ہوتا ہے۔

جواب (نمبر۸) اگر سردار ہو تو اُسکو دو اگر نہو تو خود تقسیم کردے۔

جواب (نمبر۹) نکاح نہیں ٹوٹتا۔

جواب (نمبر۱۰) مولوی۔ مولا کی طرف منسوب ہے یعنے مولا والا (دیکھو منتہی الارب)

سوال (نمبر۱۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اولیاء اللہ کو وسیلہ بنانا قرآن و حدیث سے ثابت ہے یا نہیں۔

سوال (نمبر۱۲) لو تقول علینا بعض الاقاویل۔ مرزا صاحب قادیانی پر صادق آتی ہے یا نہیں۔

سوال (نمبر۱۳) کسقدر فاصلہ پر قصر نماز چاہیے۔ [illegible]

جواب (نمبر۱۱) بزرگوں کے وسیلہ کے یہ معنے تو صحیح ہیں کہ اُن سے زندگی میں دعا کرائی جائے چنانچہ قرآن و حدیث کے واقعات اسپر شاہد ہیں۔ اسکے سوا اور کسی قسم کا وسیلہ میرے ناقص علم میں نہیں آیا۔

جواب (نمبر۱۲) یہ آیت مرزا قادیانی پر نہیں آسکتی کیونکہ یہ آیت ہر کسی کا عام قاعدہ نہیں بلکہ ایک قضیہ شخصیہ ہے یعنے آنحضرت صلعم کی شان میں ایک شرطیہ کلام ہے

عام مفتریان کیلئے کوئی قاعدہ مقررہ نہین بلکہ عام مفتریون کے لئے یہ قاعدہ ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ یعنے اللہ پر افترا کرنیوالے خلاصی نہ پاوینگے۔

جواب (نمبر ۱۳) قصر کی حد مین اختلاف ہے اسکے متعلق کوئی آیت یا حدیث مرفوع فیصلہ کن نہین آئی معلوم ہوتا ہے کہ اس امر کو شرع نے عرف پر چھوڑ دیا ہے کہ جتنی مسافت کو عرف عام مین سفر کہتے ہین بس وہی اسکی حد ہے بعض اہل حدیث ۳-۴ کوس کو بھی سفر کہتے ہین صحیح مسلم مین ایک حدیث آئی ہے کہ ایک شخص نے ایک تابعی کو ۵-۹ میل پر قصر کرتے دیکھا تو کہا اتنی مسافت پر تم قصر کرتے ہو اُس نے کہا مین نے حضرت عمرؓ کو اتنی مسافت پر قصر کرتے دیکھا تو یہی سوال کیا تہا اُنہون نے فرمایا تہا کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین میل پر قصر کرتے دیکھا۔ امام نووی لکھتے ہین اس حدیث سے بعض اہل حدیث نے استدلال کیا ہے کہ ۳-۴ میل پر بھی قصر جایز ہے۔ العلم عند اللہ۔

آریہ سماج اور سنگہ سبھا

اس ہفتہ آریہ سماج نے تمام مذاہب کو مباحثہ کا نوٹس دیا پہلا دن ہندوؤن سے تہا کہ ودوا وواہ (یعنی بیوہ لڑکی کے نکاح ثانی) پر بحث کرین چونکہ ہندو پنڈت دو روز ہی ہوئے تہے کہ قصبہ مجیٹھہ ضلع امرتسر مین اسی مسئلہ پر بحث کر چکے تہے شاید اس لئے وہ تو نہ آئے دوسرا دن سکہون کیلئے تہا مگر افسوس کہ تقرر مباحثہ ہی مین وقت ضایع کیا گیا۔ سکہون نے کہا کہ ہم بحث کرینگے کہ وید الہامی نہین۔ سماج نے کہا کہ پہلے الہام کی تعریف ہوگی پہر وید اور گرنتھ کو مقابلہ مین رکہا جاویگا۔ اسی حالت مین قریب گہنٹے کے وقت صرف ہوا۔ مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے ایک معقول تجویز بتلائی کہ آپ لوگ ایک کمیشن مقرر کرین۔ بعد غور و فکر جو فیصلہ وہ دیوے اُسپر کاربند ہون۔ مگر افسوس کہ آریہ سماج نے یہ بہی منظور نہ کیا۔ آخر لاچار سکہون نے بلند آواز سے کہدیا کہ آریہ سماج وید کے الہامی ہونے کا ثبوت دینے سے گریز کرتا ہے۔ اور چلے گئے اس کے بعد مسلمانون کا حق تہا جنکے لئے ۲۱ اکتوبر بوقت شب ۷ بجے سے ۹ بجے تک وقت مقرر ہوا۔ مسلمانون کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب مقرر ہوئے۔ نتیجہ آیندہ۔

سکہون اور آریون مین گو بحث نہین ہوئی مگر ایک نتیجہ بہت ہی عمدہ برآمد ہوا کہ سکہ اور آریہ ایک مذہب کے نہین بلکہ اِن مین وہی علیحدگی ہے جو مسلمانون اور آریون مین ہے ہم نہین معلوم کہ آریہ اور ہندو مسلمانون سے تو چھوت چھات کرتے ہین۔ مگر سکہون کو اپنا بہائی جانتے ہین۔ کیا کوئی آریہ اخبار اسکی وجہ بتلا دیگا۔

(راقم حکیم محمد [illegible] الدین سکرٹری انجمن نصر السنۃ)

اعلان جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ

جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ کا پندرہوان سالانہ ۱۹ و ۲۰ شعبان سنہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۲۹ و ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء روز شنبہ و یکشنبہ کو آرہ مین منعقد ہوگا۔ اس مبارک و باشان و شوکت جلسہ مین ہندوستان کے بڑے بڑے نامی علماء اور واعظین بہی رونق افروز ہونگے اور اپنی موثر تقریرون اور مواعظ حسنہ سے حاضرین کو فیض فرما دینگے۔ اور اُن کے ایمانون کو تازگی بخشینگے ہم اپنے دینی بہائیون کی خدمت و اُن لوگون کی جناب مین جو ایسے اسلامی جلسون مین شرکت کا شوق رکہتے ہین نہایت حسن ادب سے ملتمس ہین کہ ضرور تشریف لائین۔ استقبال کرنیوالون کی جماعت سواریون کے ساتہ آرہ اسٹیشن پر موجود رہینگے۔ جو صاحب جلسہ مین شرکت کا قصد فرماوینگے اُنکی خدمت مین عرض ہے کہ ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء تک دفتر مذاکرہ علمیہ آرہ کو اپنے ارادہ کی ضرور اطلاع دین تاکہ طعام و قیام کا انتظام درست رہے۔

(الملتمس ابو زبیر محمد یوسف ناظم مدرسہ احمدیہ آرہ)

ادب ۱۸ [illegible] اردو
پسندیدہ قیمت ۸
[illegible]
[illegible] قیمت ۱۲
[illegible] اہل حدیث

فروزادہ

انتخاب الاخبار

مرزا صاحب قادیانی کے مقدمہ مین یکم کو حکم سنایا جانا تھا مگر فیصلہ ناتمام تھا اسلئے ۸/ اکتوبر مقرر ہوئی۔ مرزائی اخبار دعا کے خواستگار ہین اسلئے ہماری بھی دعا ہے۔ خدا وہ کرے جو مسلمانون کے لئے بہتر ہو۔

امرتسر مین دروازہ لوہگڈھ ایک نوجوان ہندو لڑکا عمر ۱۴-۱۵ سال مقتول پایا گیا۔ کانون مین سو[illegible] اور جیب سے ۵ روپیہ برآمد ہوا۔ قیاس چاہتا ہے کہ کسی تعلقدار نے کسی رقیب کے رنج پر ایسا کیا ہوگا۔

امرتسر مین موسم بیماری سر پر ہے مگر میونسپلٹی صفائی کی طرف بالکل خیال نہین کرتی۔ شاید اس نے یہ صیغہ اپنے فرایض سے الگ کر دیا ہے اخبارون مین غلط خبر مشہور کیجاتی ہے کہ امرتسر کی میونسپلٹی صفائی پر متوجہ ہے۔ دیکھیے نا۔

سلطان المعظم نے شاہ حبش کے [illegible] مجیدیہ درجہ اول اور ملکہ کو تمغہ شفقت اول الاول جرنل شاہ شاکی بیوی کو تمغہ شفقت درجہ اول اور انکے چارون بیٹون مین سے ہر ایک کو تمغہ شفقت درجہ دوم عطا فرمایا۔

افواہ ہے کہ سلطان المعظم نے والی حجاز کو معزول کر کے باب عالی مین جوابدہی کیلئے طلب فرمایا ہے۔ یہ حجاز کمیشن کی تحقیقات کا نتیجہ ہے مگر ابھی یہ خبر پایہ ثبوت کو نہین (خدا کرے یہ ہو تاکہ مسافر حجاج کو آرام ملے) باب عالی آجکل نہایت خاموشی کے ساتھ جنگی تیاریان کر رہا ہے نئے نئے جہاز اور قلعے بن رہے ہین دردانیال (ڈارڈنیلز) کو زیادہ مستحکم اور محفوظ کرنے کی فکر ہے۔ کئی موقعون پر ڈائنامیٹ (دہشتناک پھٹنے والا مادہ) ڈالنے کی تجویز ہے جسمین تخمیناً چھ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ ان مقاصد کی تکمیل کے لئے ملک بلجیم

کے مشہور انجینیر اور جنرل مارشل بلائے گئے ہین۔

عثمانی بیڑے مین نئی طرز کے دو اور کروزر اضافہ کئے جاینگے احکام صادر ہو گئے انگلستان امریکا اور اٹلی کے کارخانون سے تخمینے موصول ہو رہے ہین ان جہازون کی رفتار فی گھنٹہ ۲۸ میل ہوگی۔

ایران کی قدیم دارالسلطنت اصفہان مین قرآن مجید کا ایک پارینہ نسخہ ہے جسکی قیمت ۲۵۰۰۰ بیان کی جاتی ہے اسکی جلد ۹¼ انچ طول ۶۴ انچ عرض اور ۱½ انچ موٹائی رکھتی ہے اسکی بالکل طلائی ہے اور اسپر الماس و جواہر جڑے ہوئے ہین۔ (یہ تو ہوا مگر عمل بھی ہے؟)

ایک رومن کیتھولک عیسوی خاندان کا مشرف باسلام ہونا گذشتہ شنبہ کی صبح کو مدراس محلہ ڈائی پیٹھ کے مدرسہ محمدی مین شمس العلما مولوی قاضی عبید اللہ صاحب نے ایک رومن کیتھولک عیسائی کو جسکا نام ٹی سودی نائکم تھا مع عورت اور بچون کے دین اسلام سے مشرف کیا اور محمد عبد الرحمن نام رکھا گیا اسکی عورت جسکا نام سوسی میری تھا ہدایت بانو سے مبدل ہوا اور بڑے لڑکے کا نام جو جیسوئیز تھا محمد عبد الہادی سے تبدیل پایا اور چھوٹے لڑکے کا نام جو جان تھا اسکو تبدیل کر کے محمد عبد اللہ رکھا گیا۔ ہماری دعا ہے کہ خدا ان نومسلمون کو رنج و تکلیف مین صبر عطا فرمائے اور راہ اسلام پر مضبوط رکھے۔

میسور مین ایک تعجب انگیز خبر آئی ہے کہ طاعون کی بھتنی کو پکڑ کر پنجرہ مین بند کر دیا ہے جسکی شکل عورت کی سی ہے پلکین گھٹنون تک پہنچتی ہین جدھر یہ آنکھ اٹھا کر دیکھتی ہے اُدھر ہی طاعون پھیل جاتا ہے (وہم پرستی کا کیا علاج)

جنرل گریبن برگ جدید فوج کے سپہ سالار مقرر ہوئے آپ طاقت [illegible] کا انتہا [illegible] ہے۔

جاپان کے صوبہ کیشین مین ایک قیمتی کان سونے کی دستیاب ہوئی امداد غیبی ہے۔

جناب السیر فی احوال سید البشر

دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کی سیرت و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہ ہو اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پائے یہ بے مثل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکے ہر ایک چمن میں ہر چمن روحانی لذت و خیز گلزار بہشت کا نمونہ ہے کہانی نہیں ناول نہیں قصہ نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانح عمری اور مقدس احوال ہیں جو امت مرحومہ کے پاس بجز ان معلومات کے مایہ سعادت اور کونسی چیز ہے عربی اور فارسی شناس تو ان زبانوں کی تصنیفوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیرت میں کسی نے دیکھی نہ سنی۔ دیکھنے میں دو جلدیں ہیں مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ ہیں جناب مولانا الحاج شاہ عبدالعلی واعظ نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا جسکی مختصر فہرست مضامین کتاب کا یہ ہے

چمن اول انوار نبوت جسمیں ابتدائے خلقت نور محمدی سے قصہ اصحاب فیل تک بتفصیل احوال مرقوم ہے چمن دوم گلزار نبوت جسمیں ولادت باسعادت سے نبوت سے گیارہویں سال تک کل احوال ہے۔ چمن سوم بہار نبوت جسمیں معراج شریف بعد ساتوں آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے چمن چہارم اثمار نبوت جسمیں ہجرت سے وفات شریف تک کا احوال ہے

ایضاً جلد دوم بشارات محمدی۔ شمائل محمدی۔ عبادات محمدی۔ معجزات محمدی جس فصاحت و خوبی سے یہ احوال اس کتاب میں مندرج ہیں دیکھنے پر موقوف ہیں لفظ بلفظ اسکا جو مقناطیسی اثر کرتا ہے پڑھنے والوں کے دلوں سے پوچھنا چاہیئے۔ کوئی بستی کوئی قریہ شہر ایسا نہ ہوگا جسمیں یہ کتاب پہنچکر عشاق نبوی کے سینے روشن نہ کئے ہوں چند سال سے یہ کتاب باوجود مقبولیت نایاب ہوگئی تھی اور بوجوہ چند اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا الحمد للہ کہ مالک کتاب کے ورثہ سے بمشقت اجازت پائی تو خوشی خوشی چھپوا کر بلحاظ فائدہ عام قیمت مجلد صرف ۲ روپے، اور بے جلد ۱۲ رکھدی گئی ہے بہتیرے نسخہ فروخت ہو گئے اور چند ہی باقی رہگئے ہیں۔ شائقین جلدی کریں ورنہ پھر کتاب کا ملنا بعجب سابق دشوار ہو جائیگا۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ کتاب ملنے کا پتہ

(پتہ) شیخ محی الدین صاحب تاجر کتب لشکر منگلو

مجرب ادویات

لائف پلز (حبوب حیات) اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے درماندہ نہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو انکو اپنی جیب میں رکھیں۔ لائف پلز تین پیس کا گویا سیٹ ہے جو بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دنوں میں بالکل دور ہو جاتی ہے نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر ضعف معدہ۔ جریان۔ سرعت انزال۔ سلسل بول۔ تقطیر البول لقوہ۔ اور رعشہ وغیرہ کیلئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۸ گولیاں۔ عہ/

روح دافع بخارات نوبتی۔ تپ و چوتھیہ وغیرہ: ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا نوبتی تپ و چوتھیہ وغیرہ بخارات کو دافع کرنے میں اکسیر کا کرشمہ ہے۔ بڑی کامیابی کیساتھ شہرت حاصل کر رہا ہے۔ ایک شیشی سے تین چار مریض صحت پاتے ہیں قیمت ۱۲/

روح دافع فی شیشی عہ/ اس عجیب الاثر روح سے ان لوگوں نے جو وید اور انگریزی ڈاکٹری علاج سے مایوس ہو چکے تھے بفضل خدا صحت پائی ہے

بوٹیوں کا مقوی شربت۔ اعضائے رئیسہ شریفہ۔ حرارت غریزی وقوت ہاضمہ اس سے قوی ہو کر جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہیں اگر آپ کسی محنت کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا سل دق وغیرہ لاحق حال ہو تو اسکی ایک خوراک ساری کسل اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کر دیگی۔ قیمت فی شیشی ایک اونس عہ/ دو اونس عہ/

جوہر مصفی خون فی شیشی خورد عہ/ کلاں ۱۲/ فسادات خون گرد خشک خارش۔ خنازیر۔ بھگندر وغیرہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے فقط ایک شیشی کافی ہے اسکی استعمال سے وبائیہ امراض نزدیک نہیں آتیں ایام امراض وبائیہ میں اسکا استعمال کرنا ضروری ہے۔ حبوب کشمش چشم جنکا استعمال سے سرخی ...

المشتہر حکیم محمد ابراہیم مینیجر کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی۔ چوک سنت سنگھ امرتسر

[illegible]

حسب الحکم جناب مولانا ابوالوفا مولوی ثناء اللہ مولوی فاضل، مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

للہ الحمد

اہل حدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

[illegible]

جلد ۱ نمبر ۲۹

امرتسر ۲ شعبان ۱۳۲۲ ہجری مقدس مطابق ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اہلحدیث
بخدمت شریف
سوہدرہ

SOHDRA
1600
04

نمبر خریدار ۵۰۴
حمید صاحب مدرس
ازواں
Sohdra

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ و مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے — عہ
والیان ریاست سے — صے
رؤسا اور جاگیرداروں سے للعہ
عام خریداروں سے عا ۱۲ ار

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے۔
نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک والیس۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت کے فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیے ہر خریدار کو نمبر خریداری لکھنا ضروری ہے۔

کھلی چٹھی

(بخدمت حکیم مولوی نور الدین صاحب قادیانی)

مین نے آپکی تفسیر سورۂ جمعہ پڑھی جس مین بعض باتین اچھی بھی ہین مگر جسنے مجھے اس کھلی چٹھی کے لکھنے پر آمادہ کیا ہے وہ ایک ہی بات ہے جو آپ نے مرزا صاحب کی آزمائش کے متعلق اصول لکھا ہے میرے خیال مین بھی وہ اصول سونے سے لکھنے کے قابل ہے پس مین پہلے اُس اصول کو نقل کرتا ہون پھر اپنی گذارش کرونگا۔ آپ فرماتے ہین:-

گورداسپور مین ایک موقعہ پر ایک شخص حضرت امام

علیہ السلام کے متعلق مجھ سے کچھ سوال کرنے آیا مین نے جب اس سے یہ کہا کہ تم وہ معیار پیش کر دو جس سے تم نے کسی کو راستباز مانا ہے تو وہ خاموش ہی ہو گیا اور سلسلہ کلام کو آگے نہ چلا سکا۔ یہ بڑی پکی اور سچی بات ہے کہ راستباز ہمیشہ ایک ہی معیار سے پرکھے جاتے ہین۔ اور ان مین کوئی نرالی اور نئی بات نہین ہوتی۔ چنانچہ ہمارے ہادی۔ کامل فخر بنی آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد الٰہی یون ہوا۔ قل ما کنت بدعا من الرسل کہدے مین کوئی نیا رسول دنیا مین نہین آیا۔ دنیا مین مجھ سے پہلے رسول آتے رہے ہین۔ تم نے اگر کسی کو راستباز اور صادق مانا ہے تو جس قاعدہ اور معیار سے مانا ہے۔ وہی قاعدہ اور معیار میرے لئے بس ہے۔ مینے قرآن شریف کے اس استدلال کی بنا پر بارہا ان لوگون سے جو حضرت میرزا صاحب کے متعلق سوال اور بحث کرتے مین پوچھا کہ تمنے کبھی کسی کو دنیا مین راستباز اور صادق تسلیم کیا ہے یا نہین؟ اگر کیا ہے تو وہ ذریعے اور معیار کیا ہین؟ جن ذریعون سے تمنے صادق تسلیم کیا ہے۔ پھر میرے ذمہ ہوگا کہ اس معیار پر اپنے صادق امام کی راستبازی اور صداقت ثابت کرون۔ مینے بارہا اس گر اور اصول سے بہتون کو لاجواب اور خاموش کر دیا ہے۔ اور یہ میرا مجرب نسخہ ہے اس راہ سے اگر چلو تو تم تمام مباحث کا دو لفظون مین فیصلہ کر دو۔ گورداسپور کا جو واقعہ مین نے بیان کیا ہے۔ جو لوگ میرے ساتھ تھے انہون نے دیکھا ہے کہ باوجودیکہ سوال کرنے والا بڑا چلبلا اور چالاک آدمی تھا۔ مگر میرے اس سوال پر وہ کچھ بھی نہ کہہ سکا۔ بعض آدمیون نے اسکو کہا بھی کہ تم کسی کا نام لے دو۔ اس نے یہی کہا کہ مین نام لیتا ہون تو مرتا ہون۔ (یعنے ماننا پڑتا ہے اور لاجواب ہونگا) (ص ۲۱-۲۲ تفسیر سورہ جمعہ)۔

جیسا آپ نے فرمایا ہے میرا بھی یہی خیال ہے کہ اسی ایک ہی اصول سے تمام مباحث کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ سائل مذکور نے تو خدا جانے کیون خاموشی اختیار کی ہو مگر مین تو یہ اصول پڑھکر بہت ہی خوش ہوا کیونکہ یہ عقل و نقل کے مطابق ہے قرآن مجید کفار کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتلاتا ہے لقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون پس مین اس اصول کو بڑی خوشی سے تسلیم کرتا ہون۔ بلکہ مین آپکو اطلاع دیتا ہون کہ آپکے اظہار سے پہلے ہی میرا یہ اصول ہے۔ جو مین نے رسالہ الہامات مرزا مین لکھا ہوا ہے۔ خیر مجھے اس سے ہی بحث نہین کہ مینے آپکے کہنے سے قبول کیا یا پہلے سے کیا بہرحال مجھے یہ اصول مسلم ہے آپکے سوال کا جواب دیتا ہون کہ مینے دنیا مین صرف ایک ہی شخص کو راستباز اور صادق تسلیم کیا ہے۔ غالباً آپ تو سمجھ گئے ہونگے مگر ناظرین کی آگاہی کے لئے انکا نام بتلاتا ہون۔ لیکن ؏

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز گفتن نامش کمال بے ادبی است

یعنے سید الانبیا محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ فداہ ابی و امی علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام۔ اصل صداقت تو آپکی تسلیم کرتا ہون باقی جنکو راستباز جانتا ہون اسی راست گوئی شہادت سے جانتا ہون لیکن اگر یہ سوال ہو کہ آپکی صداقت ماننے کا کیا ذریعہ ہے تو مین عرض کرتا ہون کہ آپکی راست گوئی۔ صدق مقالی یعنے جو بات آپنے بتلائی اور جسطرح آپنے کوئی خبر دی۔ اسی طرح اور اسی کیفیت سے پوری ہوئی غلبہ روم۔ فتح مکہ فتح عرب فتح قیصر و کسریٰ۔ فتح بدر۔ غلبہ امت۔ وفات ذات الطول الیدین وغیرہ وغیرہ جنکا شمار نہین ہو سکتا۔ اور ضرورت بھی نہین۔ پس آئیے اسی ایک اصول سے مرزا صاحب کی راستبازی آزمائین کہ انکی پیشگوئیان بھی ایسی نمایان طور پر ظہور پذیر ہوتی ہین۔ کہ کسی دوست دشمن

ترک ۸
بابو عبدالغفور کے ترک اسلام کا جواب
قیمت ۸
حق پرکاش
ستیارتھ پرکاش کا مفصل جواب
قیمت ۱۲
منیجر اہلحدیث

کو انکار کی مجال ہو مگر اسکا جواب دیتے ہوئے یہ تکلیف تو بہت ہے کہ آپ میرا رسالہ الہامات مرزا سارا پڑہیں۔ البتہ یہ تو مختصر ہے کہ آپ اپنا ہی ایک کارڈ بغور پڑھ لیں۔ جو آپ نے آتھم والی پیشگوئی کے خاتمہ پر بنام بابو غلام محی الدین کلرک دفتر کو سپرنٹنڈنٹ ریلوی لاہور کے نام بھیجا تھا جسکے الفاظ قابل توجہ یہ ہیں:-

پیشگوئی میرے خیال میں پوری نہیں ہوئی اب اس کا سر کیا ہے۔ انشاء اللہ چند روز کے بعد میں ظاہر کرسکوں گا۔ چند روز تامل فرماویں۔ میں کسی کام میں جلدی کو پسند نہیں کرتا ٭

میں اخبار کا یہ پرچہ آپ کی خدمت میں بھیجتا ہوں اور امیدوار ہوں کہ اسکا جواب عنایت ہوگا۔ آپ کا اختیار ہے کہ جواب اہل حدیث میں بھیجدیں یا قادیانی الحکم میں دیں۔ یا دونوں میں دیں۔ مگر اہل حدیث میں پورا شائع ہو تو غالباً انسب ہوگا۔

(میں ہوں آپکا دوست باوقار)

ابوالوفاء

پیارے عبدالرحیم

معلوم نہیں تم کون ہو مگر تمہارے نام پر جو سوالات آریہ اخبار ہتکاری امرتسر میں چھپے ہیں انسے ہمکو تمہاری محبت پیدا ہوئی ہے کہ تم اگر سچ مچ کوئی مسلمان ہو جسنے یہ نام کوئی مصنوعی نام نہیں تو افسوس ہے تمہاری بے خبری نے تمکو یہانتک پہنچایا۔ خدا تمہاری حفاظت کرے تمہارے سوالات تو جیسے ہیں ہیں۔ مگر تمہاری ناواقفی پر رحم آتا ہے کہ تم لکھتے ہو (تقتلوا ذ[illegible] الا باذن اللہ) قرآن کی آیت ہے پیارے عبدالرحیم یہ قرآن کی آیت نہیں اگر اس مضمون کی صحت چاہتے ہو تو ترک اسلام میں اصول ہو ضرور دیکھو پھر تم لکھتے ہو کہ حاجی لوگ حضرت صاحب کی قبر کے گرد طواف کرتے ہیں۔ پیارے عزیز یہ بھی غلط ہے بلکہ ایسا فعل اسلام میں کفر ہے۔ پھر تم نے ایک حدیث کا حوالہ مسلم کے نام پر دیا ہے کہ چند صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے۔ (۱) کسی مسلمان کی آبرو بچانے کو (۲) اپنے گناہ چھپانے کو (۳) دو آدمیوں میں صلح کرانے کو (۴) دشمن کو دھوکہ دینے کو۔ (۵) شوہر کو اپنی زوجہ کے راضی کرنے کو۔ پیارے عزیز نمبر ۱ و ۲ و ۴۔ تو بالکل غلط ہے البتہ نمبر ۳ و ۵ کا مضمون حدیثوں میں آتا ہے۔ مگر اسکے معنے یہ ہیں کہ چونکہ دو آدمیوں میں لڑائی ہونے سے عموماً اور بیوی خاوند میں خصوصاً کئی ایک خرابیوں کے پیدا ہونیکا اندیشہ ہے اسلئے ان خرابیوں کے بند کرنے کی غرض سے اگر کوئی شخص انمیں صلح کرادے کہ وہ تمکو اپنا دوست سمجھتا ہے اور اپنی غلطی کا معترف ہے۔ اسی طرح دوسرے سے کہے تاکہ وہ صلح کرلیں یا اپنی بیوی کو جو کسی بات پر سخت بگڑ رہی ہے جس سے خانہ داری وغیرہ میں سخت بدانتظامی اور کئی قسم کی خرابیوں کا خطرہ ہے۔ کسی غلط بات کا اظہار کرکے راضی کردے اور وقت ٹلادے۔ تو جائز ہے مگر اس جائز کے یہ معنے نہیں کہ کوئی ثواب کا کام ہے بلکہ یہ معنے ہیں جیسے ڈاکٹر کسی بیماری سے تمام جسم کے بگڑنے کے اندیشہ پر ایک عضو کو کاٹ دیتے ہیں۔ جسکو کوئی دانا قابل اعتراض نہیں جانتا۔ ایسے کام ضرورت پر مبنی ہوتے ہیں گو تمہارے لئے شاید آریہ پستکوں کا حوالہ ضروری ہو۔ مگر جس اخبار میں تمنے مضمون دیا اسکے اڈیٹر نے بڑی خوشی سے ہر مضمون کا ایک لیکچر میں ذکر کیا ہے اسلئے ان کے سمجھانے کو دیانند جی کی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۴۲ کا حوالہ دیتا ہوں کہ عورتوں کی ہمیشہ پوجا کرنی چاہیئے۔ امام غزالی کا حوالہ بھی تمنے غلط دیا ہے۔ کہ فائدہ مند جھوٹ جائز ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ راقم مضمون کوئی مسلمان نہیں بلکہ ؎

کوئی محبوب ہے اس پردۂ زنگاری میں۔

اب سنو اپنے اصلی سوالات کے جوابات:- (۱) اسلام میں نجاست

کسطرح ہوگی۔ اور نجات شدہ آدمی کہان رہینگے۔ وہ جگہ کتنی دور ہے اور کس جگہ پر واقع ہے۔ نجات شدہ لوگ مجسم ہونگے یا غیر مجسم انکی سب سے بڑی خوشی کیا ہوگی؟

نجات کا مدار ایمان اور اعمال اور اسپر فضل الٰہی ہے۔ خدا فرماتا ہے فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ یعنے جنکو نیک اعمال بہ نسبت برائیون کے اکثر ہونگے نجات پائینگے یہ نہین کہ اگر ایک گناہ بھی ہوگیا تو بس کبھی نہ کبھی جون یا سزا کے بغیر چھوٹے ہی نہین جیسا کہ آریون کا خیال ہے جنکی گود مین بیٹھکر تمنے یہ سوال سیکھے ہین۔ نجات یافتہ علیین مین رہتے ہین جو خدا نے خاص انہین کے لئے بنایا ہے اوپر کتاب الابرار لفی علیین کو غور سے پڑہو اسکی دوری کا فیصلہ بتلانا یا معلوم کرنا مذہب سے کوئی تعلق نہین رکھتا۔ ہان آریون کا سدھانت ہے کہ نجات یافتہ روح محیط کل خدا کے اندر گہومتا ہے ستیارتھ صفحہ ۲۳۳۔ نجات شدہ مجسم ہونگے اور انکی سب سے بڑی خوشی وصال الٰہی ہوگی جو انکی استعداد کے مطابق ہوگا سنو قرآن کہتا ہے وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ یعنے خدا کی خوشنودی نجات یافتون کے لئے سب سے بڑی قابل قدر ہے۔ ہان انکو جسمانی حواس اور طاقتین بھی حاصل ہونگی اور انکے مناسب لذتین بھی انکو ملینگی۔ پیارے عزیز اگر تم آریون کی گود مین ہو تو ستیارتھ صفحہ ۲۴۱ کو دیکھو کہ مکتی مین جیو کے ساتھ ۲۴ طاقتین قایم رہتی ہین جیسے کہہ ہو چکا ہے۔ اور اگر تم عیسائیون کے رنگ سے متاثر ہو تو سنو انجیل متی ۵ - ۲۹ اگر تیری دہنی آنکھ تیرے ٹہوکر کہانے کا باعث ہو اسے نکال اور اپنے پاس سے پھینکدے کیونکہ تیرے انگون مین سے ایک کا نہ رہنا تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تیرا سارا بدن جہنم مین ڈالا جائے۔ پیارے عزیز ان دونون حوالون کو غور سے پڑہو اور نتیجہ پر پہونچو کہ حشر جسمانی کا ثبوت ہوتا ہے یا نہین۔ مگر دونون قومون کی زبانی تاویلین سنوگے تو مسلمانون مین بھی ایک فرقہ ایسی تاویلین کرنے والا تمکو ملجائے گا۔ جو تمکو ان تاویلون سے بھی اپنے ساتھ رکھیگا اسکے بعد تم نے پوچھا ہے کہ نماز پانچ وقت کی بجائے ایک وقت کیون نہین پڑہی جاتی بار بار قواعد کرنے سے کیا فایدہ کیا بیٹھکر خدا کی عبادت نہین ہوسکتی۔ عزیز من تمہارے حال پر بڑا رحم آتا ہے یہی سوال اگر تم پہلے آریون سے (جو تمہارے سوالون پر پہولے پہرتے ہین) پوچھ لیتے کہ متعدد دفعہ سندھیا کیون کرتے ہین اور پہر قدرتی کتاب سے یہ سوال کرتے کہ آٹھ پہرون مین متعدد دفعہ کیون کہاتے پیتے ہین ایک ہی دفعہ کیون سب کچھ پیٹ مین نہین ڈال لیتے اسکے بعد ہم تمکو بتلا دینگے کہ نماز خدا تعالیٰ کی نعمتون کا شکریہ ہے پہلے نعمتون کو شمار کر لو پہر دیکھنا کہ انکے مقابلہ پر پانچ نمازین چاہئین یا پانچسو بھی کم ہین پہر تمکو معلوم ہوجائیگا کہ اسلام نے بہت احسان کیا کہ پانچ وقت پر قناعت کی۔ افسوس ہے کہ تمنے بے مغز ہمنشینون کی تاثیر صحبت سے نماز کو جو سراسر خدا کی پاک عبادت ہے نہایت حقارت سے ذکر کیا ہے۔ مگر تمہارا اسمین قصور نہین تم نے اتنا نہ سوچا کہ انسان جسم و روح کا نام ہے اور اصل حالت اسکی قیام اور نشست ہے۔ بس ضرور ہے کہ خدا کی عبادت ایسے طریق سے ہو کہ انسان کے جمیع اجزاء اور حالات کو اسمین دخل ہو ورنہ جسقدر کمی ہوگی اسی قدر عبادت مین نقصان ہوگا یہی معنے ہین آیت قرآنی کے يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ یعنے خدا کے بندے اسکو ہر حالت مین (کہڑے بیٹھے پڑے ہوے) یاد کرتے ہین۔

پہر تمنے لکھا ہے کہ روزہ سے کیا فائدہ۔ عزیز من اسکا جواب تو خود قرآن مجید نے دیا ہے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ تاکہ تم مین تقوی شعاری اور نیک خصلتی پیدا ہو تمام سال روزے رکھنے سے تکلیف شدید اور حرج عظیم تھا اسلئے ایک مہینہ مقرر کیا گیا۔

پہر تمنے لکھا ہے کہ بموجب علم طب کے ایک آدمی ایک وقت مین ایک سے زیادہ عورتین نہین رکھ سکتا لیکن اسلام مین ایک وقت مین چار عورتین رکھنے کا حکم ہے۔

پیارے عزیز تم صحبت کے اثر سے ذرا کیسی ہلکی ہلکی باتین کرتے ہو کس طب کی کتاب مین یہ قاعدہ لکھا ہے یا کس قانون طبی کے خلاف ہے علاوہ اسکے اگر نہین کرسکتا تو پہر مسلمان

الہامات
مرزا قادیانی
قیمت
ادب ال
عربی صرف و نحو کا
بغیر استاد
یاقت ہو سکی
کا پسندیدہ قیمت
مینجر اہلحدیث

کیوں کرکے دکھا دیتے ہیں کیا یہ اُنکا معجزہ ہے۔ نہیں کرسکتا کہ تو بھی معنے ہیں کہ انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ جیسا کوئی کہے انسان گدھا نہیں بن سکتا۔ اور اگر کوئی اَور معنے ہیں تو وہ تمہارے دل ہی میں ہونگے۔ عزیز من تعدد ازدواج کا مسئلہ تو اسلامی تصنیفات میں اب ایک معمولی بات ہو رہا ہے عیسائی اِس اعتراض کے بانی ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں تو بائیبل میں انبیاء کی بیویوں کی تعداد اچھی خاصی ملتی ہے پھر ساتھ ہی اسکے کہیں ممانعت نہیں پائی جاتی۔ آریوں نے اُن سے اِس سوال کو لیکر چلا تو دیا ہے مگر وید سے کوئی منتر صریح اسکی ممانعت کا نہیں دکھا سکے۔ لو تمہیں بتلاؤں کہ کسی کی عورت کو آج اگر حمل ہو تو نو مہینے تک حمل کی وجہ سے اُسکے ساتھ صحبت اولاد کی خاطر بے سود ہے۔ اُس کے بعد کم از کم دو سال دودھ کے لئے چاہئیں اُن دو سال میں عورت کا حاملہ ہونا موجودہ بچہ کے لئے سم قاتل ہے کیونکہ حمل سے دودھ بگڑ جاتا ہے بتلاؤ پونے تین سال تک ایک جوشیلہ جوان اپنی طاقت کو بند رکھ سکتا ہے۔ انصاف سے کہنا اور نیم دھرم سے کہنا۔

مجھے افسوس ہے کہ تم نے ایک معمولی بات کو بتنگڑ بنا کر ناحق اخباروں میں خصوصاً آریہ اخباروں میں ان سوالات کو شائع شائع کرایا ہے بجائے اسکے کہ تم خود مجھ سے ملتے یہ سوالات اور ان کے سوا اور جو چاہتے پوچھتے تو سہل بات تھی۔ ہاں یہ تمہارا کہنا کسی قدر سچ ہے کہ بعض مولویوں سے بجز غصہ ہونے کے کوئی تشفی بخش جواب نہ ملا۔ مگر تمہیں اتنی تمیز تو ہوگی کہ ؎

ہر کسے را بہر کارے ساختند

تمہیں کیا ضرورت تھی کہ تم ایسے مولویوں سے پوچھنے گئے جو اس کام کے اہل نہ تھے ؎

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

(نوٹ) ایک نقل اس مضمون کی اخبار ہتکاری امرتسر میں بغرض اندراج بھیجی گئی ہے۔

آریہ سماج امرتسر

پچھلے ہفتہ جس بحث کا نتیجہ لکھنے کا ہم نے وعدہ کیا تھا۔ اُسکی ابتدا یوں ہوئی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے ہمراہیوں کے ساتھ سماج مندر میں جا پہونچے۔ اہالیان امرتسر ہندو مسلمان سکھ وغیرہ کو چونکہ مولوی صاحب موصوف کی تقریر سننے کا خاص شوق ہوتا ہے اِسلئے مخلوق اسقدر آئی کہ سماج مندر میں سما نہ سکی باوجودیکہ ہجوم کا یہ حال تھا کہ بلا مبالغہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی تاہم تقریر سننے کے وقت ایک سناٹا ہوتا تھا۔ مولوی صاحب نے سوال اٹھایا کہ پنر وواہ کسکو کہتے ہیں اور اُسکی اقسام کتنی ہیں اور جائز ہے یا ناجائز ہے۔ مولوی صاحب کے مقابل ماسٹر آتما رام جی تھے۔ چونکہ کے مباحثہ میں ہی آپ کے مقابل تھے فرمانے لگے کہ پہلے آپ پنر وواہ کے مقابلہ کا لفظ قرآن شریف سے بتلائیں۔ مولوی صاحب نے کہا جبتک کہ میں آپکی مراد خود نہ سمجھ لوں اُسکے مقابلہ کا لفظ کیونکر دکھلا سکتا ہوں۔ خیر بعد مشکل قریب آدھ گھنٹہ ضائع کرکے ماسٹر جی نے اُس لفظ کے معنے کئے کہ ازدواج ثانی یا نکاح ہوگان۔ پھر مولوی صاحب نے فرمایا کہ اسی پنر وواہ کی نسبت دیانند جی نے ستیارتھ صفحہ ۱۴۶ پر لکھا ہے کہ شریف قوموں (برہمن۔ کھتری ویشیوں) میں نکاح ثانی ہونا چاہیئے۔ حالانکہ کل ہی آریہ سماج نے اشتہار دیا ہے کہ بال وِدوا ووواہ (غیر مدخولہ لڑکی) کا نکاح ثانی ہونا چاہیئے۔ اور اسپر ہندو پنڈتوں کو چیلنج دیا ہے کہ ہم پانسو روپیہ انعام دینگے۔ اگر کوئی پنڈت ثابت کردے کہ ایسی لڑکی کا نکاح ثانی ہونا چاہیئے بھلا جب ایسی لڑکی کے نکاح کی بابت آریہ سماج اتنا زور دے رہا ہے تو یہ تو بتلائے کہ ایک لڑکی کا سولہ سال کی عمر میں نکاح ہوا۔ چھ مہینے بعد اُسکا خاوند مرگیا تو ایسی عورت کا نکاح ثانی کرانا کونسا انصاف ہے یہ بھی فرمایا کہ ہم بہت خوش تھے کہ آریہ سماج ملک کی اصلاح

کو کھڑا ہوا ہے - اور نکاح ثانی کی کوشش پر کمربستہ ہے - مگر یہ تو وہی مثال ہوئی کہ آدھا تیتر آدھا بٹیر۔ غیر مدخولہ لڑکی کے نکاح پر تو اتنا زور اور پانسو روپیہ انعام کا اشتہار مگر ساڑھے سولہ سال کی لڑکی کا ذرہ خیال نہ کیا جائے اور یہی کہا جائے کہ اگر کرنا چاہے تو نیوگ کرالے یہ کیا انصاف ہے کہ ایک جوان لڑکی جسکا عالم شباب دنیا ہنوز اظلم ہے اُسکو ایسی راحت سے جو خاوند کو عورت سے اور عورت سے خاوند کو حاصل ہوتی ہے محروم رکھا جائے اسکا جواب تو ماسٹر جی نے کچھ نہ دیا۔ دیتے بھی کیا جبکہ دیانند جی نے ستیارتھ مین صاف لکھا ہے کہ بیوگان مدخولہ کا نکاح ثانی نہ ہونا چاہیئے۔ وہی گیت گاتے رہے یا کودتے ہوئے تعدد ازدواج پر جا پہونچے جسکا جواب دینا گو حسب قاعدہ مناظرہ مولوی صاحب پر ضروری نہ تھا تاہم مولوی صاحب نے مجملاً جواب دیکر اصل سوال کے جواب کا مطالبہ کیا۔ بلکہ یہ بھی کہا کہ آریہ سماج جیسی تعلیمیافتہ سوسائٹی پر ہم خوش ہین کہ اسلام کا کچھ تو ساتھ دیتی ہے مگر افسوس ہے کہ ایسے لکیر کے فقیر ہین کہ جو کچھ انکا گرو لکھ گیا ہے بس اُسی کو نوشتہ ازلی مانتے ہین۔ ریفارمری کا دعوے کرتے ہوئے بیوگان کے نکاح کو بند کرنا درحقیقت ریفارمری کے دعوے کو غلط ثابت کرنا ہے ہر چند مولوی صاحب نے جوان لڑکی کی قابل رحم حالت کا پورا نقشہ اُتار کر بتلایا۔ مگر افسوس کہ آریہ سماج کو ذرہ بھی رحم نہ آیا۔ اور اُسی ضد پر جمے رہے کہ نکاح ثانی نہوگا اگر اولاد چاہتی ہو تو نیوگ کرالے اتنے مین وقت دو گھنٹے پورا ہوگیا۔

(حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ السنۃ امرتسر)

اخبار ہتکاری امرتسر

اہلحدیث جیسے راستباز اخبار پر جھوٹ کا الزام لگاتا ہے حالانکہ مثال ایک بھی نہین بتلاسکا آریہ کی سرگذشت اور درشتانند کے مسلمان ہونے کی خبر لکھنے سے بگڑا ہے۔ حالانکہ آریہ کی سرگذشت اڈیٹر کا مضمون نہین۔ دفتر مین ملاحظہ ہوسکتا ہے کہ ابھی تک مراسلہ راقم کا جسپر چار زبانون مین دستخط ثبت ہین موجود ہے - درشتانند جی کے مسلمان ہونیکا مضمون اپنا مطلب خودہی بتلا رہا ہے۔ پھر نہین معلوم آپنے کیا جھوٹ کیا ہے۔ ہان جھوٹ یہ ہے کہ ۶ر اکتوبر کے مباحثہ مین ماسٹر آتما رام جی اڈیٹر ہتکاری نے صاف کہا کہ جس لڑکے کا ۲۵ برس سے کم اور لڑکی کا ۱۶ سال سے کم عمر مین نکاح ہو وہ نکاح درست نہین۔ خدا کی شان جس رات کو یہ کہا تھا اُسی دن صبح کے اخبار مورخہ ۷ر اکتوبر کے صفحہ ۱۴ پر اشتہار درج کردیا کہ ایک دوست ۲۲ سالہ ۱۴-۱۵ سالہ لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ اور اُسکو ضرورت کے عنوان سے لکھا ہے اب بتلائیے اگر ۱۶- اور ۲۵ سال سے کم عمر مین نکاح درست نہین تو یہ اشتہار ایک ناجائز کام کا آپنے کیون دیا۔ اور اگر یہ درست ہے تو مباحثہ مین کیون جھوٹ بولا۔ بہرحال آپ لیئے اتنے کام سے کسی نہ کسی حیوانی جون کے قابل تو ضرور ہوگئے - دیکھا ؎

تھے ہمین الزام اُنکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

مرزا صاحب قادیانی

کا مقدمہ فیصل ہوگیا۔ خود حضرت پر تو مبلغ پانسو اور آپکے مہتمم مطبع پر مبلغ دو سو روپیہ جرمانہ ہوا۔

ہمین ان سات سو روپیہ کا تو افسوس نہین یہ تو کیا ہے مریدون کے سر سلامت ہین ؎

چو احمق در جہان باشد کسے بے زر نماند

افسوس تو یہ ہے (گو یہ بھی کوئی نئی بات نہین) کہ حضرت کی پیشگوئی پر سخت زد پہونچی ہے جسکا مضمون تھا کہ مین اس مقدمہ سے صاف نکل جاؤنگا۔

(مفصل آئندہ)

آریہ سماج اور دھرم سبہا امرتسر

امرتسر کے آریہ سماج نے اشتہار دیا ہے کہ ہندو پنڈت بال بیوہ و داہ دختر خورد لڑکی کے نکاح ثانی پر ہم سے بحث کریں اگر ثابت کر دینگے کہ یہ ناجایز ہے تو ہم انکو مبلغ پانسو روپیہ انعام دینگے۔ ہم اس اشتہار سے بہت خوش ہیں کہ اس نازک مسئلہ کا تصفیہ ہو جائے۔ مگر سوال یہ ہے کہ روپیہ کون دیگا اور کسطرح دیگا یعنے اسکا تصفیہ کسطرح ہوگا کہ پنڈتوں نے اپنے دعوے کو ثابت کر دیا یہ تو ممکن نہیں کہ فریقین میں سے کوئی فریق دوسرے فریق کی بات اور دلیل کو خود ہی تسلیم کر لے۔ پھر آخر فیصلہ ہو تو کسطرح ہو ہمارے خیال میں اگر آریہ سماج اور دہرم سبہا منظور کریں تو اس مناظرہ کے لئے کوئی منصف مقرر کیا جائے۔

جیسا کہ پچھلے سال دسمبر کے اشتہارات میں یہ امر طے پا چکا ہے کہ منصف مقرر ہونا چاہیئے یہانتک کہ آریہ سماج نے بھی منصف کا تقرر منظور کر لیا تھا۔ پس اسی تحریر مسلمہ فریقین کو پھر زندہ کیا جاوے تو مناسب ہے۔ امید ہے کہ آریہ سماج ہماری اس تحریر سے بالکلیہ متفق ہوگا کیونکہ اسکو اپنے دعوے اور دلائل پر بہت کچھ بھروسہ ہے پس اگر وہ دل سے فیصلہ چاہتا ہے تو منصف کے تقرر کا بھی اعلان کر دے۔

حفظ صحت

وقوع مرض طاعون کا جدید نہیں بلکہ بعثت نبوت کے پیشتر سے ہے چنانچہ وارد ہے کہ یہ ایک عذاب ہے کہ قوم بنی اسرائیل پر بھیجا گیا تھا۔ گو عہد نبوت میں نہیں واقع ہوا۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ المطعون شہید یعنے مرض طاعون سے مرنے والا شہید ہے۔ اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ اُمت مرحومہ میں یہ واقعہ ہونے والا ہے چنانچہ عہد خلافت ثانی میں واقعہ ہوا اور بہت سے صحابہ رض شہید الطاعون ہوئے جیسا کہ مسلم نے روایت کیا اور بعد اُسکے عہد عبد الملک ابن مروان میں واقع ہوا۔ امیر عبد الملک خود طاعون میں شہید ہوا اور بعد اُسکے متعدد بار واقع ہوا جسکی شہادت کتب تاریخ اسلام میں اور قانون شیخ میں ذکر اسکا موجود ہے۔ پس ثابت ہوا کہ یہ مرض امراض جدیدہ حادثہ سے نہیں ہے ہاں علاج میں تنوع اور صورت مرض میں تفاوت پیدا ہو سکتا ہے۔

آجکل اس مرض کی صورت یہ ہے کہ کسی کو ابتدا ایک بخار کہ جسکا حملہ اعضائے رئیسہ کی جانب ہوتا ہے پھر اعضائے غدودی میں بالخصوص اکثر مغابن پر گلٹی پیدا ہوتی ہے مثلاً کان کے نیچے یا بغل میں یا گلے کے اندر یا باہر یا خاص ثدیین میں یا اربیتین ربالیبین یا اندرون رحم کے پیدا ہوتی ہے اور شدید درد نیز اس کے ساتھ ان مواضع کے سوا بھی پیدا ہوتی ہے۔ رنگ اسکا سرخ سیاہ نیلگی طاؤسی یعنے چتکدار یا مٹیالہ رنگ۔ منجملہ کل رنگوں کے سرخ قابل العلاج و صحت پذیر ہی ہے کبھی یہ ورم پہلے پیدا ہوتا ہے اور بخار بعد کو آتا ہے اور کسی کو صرف بخار وبائی کی شکل پر بلا نمود ورم کسی غدہ کے منجر بہ ہلاک ہوتا ہے۔ سوزش اس گلٹی میں کسی کو کم کسی کو زیادہ ہوتی ہے عوارض ابتدائی سے قے بھی آتی ہے اور عوارض انتہائی میں سے سیاہی مائل دست بھی ہے۔ اور کسی کو عوارض سرسامی ہوتے ہیں۔ لرزہ تپ ناک جیسا محرقہ مطبقہ۔ بسا اوقات بلغم مائل بسرخی کھانسی سے نکلتا ہے باوجود کثرت پسینہ کے اندرونی بخار کم نہیں ہوتا اور گھبراہٹ وقتاً فوقتاً بڑھتی جاتی ہے مقدار اس گلٹی کی ایک جنگلی بیر سے لیکر بمبئی کے آم کے برابر ہوتی ہے۔ کسی کی سرخی و درد تک پھیلتی رہتی ہے اور کسی کی حوالی گلٹی تک محصور کسی کی گلٹی ایک جگہ پیدا ہو کر بعد اُسکے نیچے اُترتی ہے گلٹی کا نیچے اُترنا علامات محمودہ سے ہے۔ سرخ گلٹی کے سوا باقی دیگر رنگ کا قتال ہے۔ سرخ گلٹی کا علاج اگر ابتدا سے درست کیا جاتا ہے تو بفضلہ فی صدی پچاس میں کامیابی کی امید ہے ابتدا ہی سے

علاوہ ادویہ مفرحہ وقاتل کرم طاعون اوقت عطش عرق مصفی پلاتے رہنا۔ اگر طبیعت قے کی طرف مائل ہو تو ہلکی سی قے کرا دینا ہلکی سی تلئین بہی دیدینا۔ شگترہ دانہ انار برابر کہلاتے رہنا۔ باقی عوارض مین علاج اُسکا معمولی بلا خوف کرتے رہنا۔ شب کو پاشویہ کرا کے منوم دوا دینا مفید تر ہے۔

بخیر خواہی عامہ ناس چند نسخے طاعون کے متعلق جو مرض کہ آجکل شائع و ذائع ہے (میرے تجربہ مین آئے ہین) درج کرتا ہون اسکے متعلق تو مین دس نسخے استعمال کرتا ہون جنمین سے پانچ نسخے مین آپکو لکہتا ہون۔ اور پانچ جنمین سے ایک کہانے کی گولی ہے اور دوسرا عرق ہے مین حسب خواہش شخص کے یہان سے ساختہ بہیج سکتا ہون اور قیمت مستطیع سے جو وہ بہیجدے اور غیر مستطیع سے صرف صرفہ ڈاک۔ اور ترکیب استعمال دوا کے ساتہ ہوگی جو آدہ آنہ کے نمونہ پارسل پر بہی بہیجی جاوےگی

نسخہ ذیل مین بعض ہر وقت اپنے پاس رکہنے کی چیزین ہین۔ بعض مکانون مین گندہک کافور دیودار کا برادہ۔ سفید صندل کا برادہ لوبان۔ مقل۔ نیم۔ سرو۔ صنوبر کے خشک پتے باریک سفوف کرکے رکہین اور اکثر مکانون مین اُسکی دہونی دین اور مکانون کی دیوارون پر چونے کی کلی گندہک کافور۔ پارہ۔ تارپین کے تیل مین حل کرکے سبہون کو ملا کر دو ثلث سیر پانی مین گلائین اور اُسکا پچارا پہیرین۔ ایک چہوٹی شیشی مین تہوڑا پارہ رکہہ کر کاک لگا کے اور ایک کافور کی ڈلی ہر وقت اپنے پاس جیب مین رکہین اور جابجا مکانون کے کنارے شیشیون مین پارہ رکہکر مدفون کردین ان تدابیر سے اکثر مکانات وبائی ہوا سے مامون و محفوظ رہتے ہین۔ کم از کم اتنا تو ضرور ہوا ہے کہ اگر کسی کو طاعون ہوا بہی تو اُسکی اہمیت سے تو کم ہو کر وہ غیر مہلک ہوا اور ایک شخص سے دوسرے پر تعدیہ نہ کیا۔ باقی ایک نسخہ مکانون مین اور ہوا آنے کی جگہون مین دریچہ وغیرہ مین اپنے بدن پر چہڑکنے کے لئے جو سفوف ہے آئندہ لکہونگا۔

والسلام۔ حکیم عبدالرزاق عفی عنہ اورنگ آباد دکن شفاخانہ یونانی

تبدیل نام

کی بابت خطوط کثرت سے آرہے ہین۔ کثرت تو اسی جانب ہے کہ تبدیل نامناسب ہے۔ بعض کی رائے تبدیل کی جانب بہی ہے۔ ابہی تک کوئی فیصلہ نہین ہوا۔ وجہ تبدیل پہلے نمبر مین بیان ہو چکی ہے۔ سو اگر احباب اہل حدیث اس قومی نام ہی کو پسند کرتے ہین تو توجہ کرکے اس کمی کو پورا کرین جس سے اس سال مین نقصان ہوا ہے۔ اور آیندہ تخفیف قیمت کا خیال دل مین نہ آنے دین نہ خود نہ کسی نئے خریدار کے لئے تخفیف کی سفارش کرین۔ ہان جسکی سفارش منظور ہو از خود امداد کردین تو مبارک۔ مفصل مع فیصلہ آیندہ۔

مدرسۃ العلوم سیالکوٹ

ناصرین ملت حنیفیہ و شائقین علوم دینیہ پر واضح ہو کہ شہر سیالکوٹ کسی زمانہ مین از روئے علم "دار العلوم" رہ چکا ہے اور اسکی شہرت کا آوازہ دنیا کے ہر حصہ مین یہانتک پہنچ چکا ہے کہ علوم خادمہ مثل صرف و نحو معانی و بیان۔ ادب و منطق۔ علم کلام مین مہارت رکہنے والا کوئی ہی عالم اُس سے ناآشنا نہین ہے کیونکہ وہی مشہور اور بڑا نامی شہر ہے جہان مولانا عبدالحکیم صاحب فاضل مرحوم ہو گذرے ہین۔ جنہون نے علوم مذکورہ کی متعدد کتابون پر حواشی لکہے۔ جنکے کمالات علمیہ کا سارا جہان معترف ہے۔ لہذا بعض مخلصون نے اس شہر مین رونق علمی کو پہر جلا دینے کے لئے مدرسۃ العلوم قائم کیا ہے جسمین بفضلہ تعالی علوم عربیہ دینیہ مثل قرآن مجید تفسیر و حدیث فقہ و اصول صرف و نحو معانی و بیان وغیرہ وغیرہ پڑہائے جاوینگے۔ باہمت احباب نے اس مدرسہ مین نادار طلبا کے لئے خوراک اور کتب ضروریہ کا بہی انتظام کیا ہے

تقابل ثلاثہ
توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ اور قرآن کی فضیلت کا ثبوت
قیمت ۴ر
آیات متشابہات
اصول تفسیر آیات
اور آیات متشابہات
قیمت ۳ر
منیجر اہلحدیث

ہیں طالبان علم و ناصران ملت کو مژدہ ہو کہ جلد اس کار خیر مین شریک ہون طلباء تو اپنا اپنا شوق حصول علم دکھائین اور باہمت اصحاب ایسے طلباء کی کفالت کا بار اپنے سر پر اٹھا کر فوز و فلاح دارین حاصل کرین۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

المشتہر حکیم خدا بخش مہتمم مدرسۃ العلوم شہر سیالکوٹ محلہ میانپورہ

فتویٰ

سوال (۱) نماز فرض چار رکعات بوقت ظہر پہلی دو رکعتون مین الحمد کے ساتھ سورت کیون نہین پڑھی جاتی ہے اور پھر دو مذکورہ رکعات خفیہ کیون پڑھی جاتی ہین۔

(۲) قرآن مجید مین تعداد رکعات کا ذکر نہین ہے یہ تعداد رکعات کس طرح مقرر ہوئی۔

(۳) جب دو سے زاید رکعتین فرض نفلون کا حکم رکھتی ہین تو کیون نہ تیسری رکعت کے ابتدا مین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ او التحیات اور دعا اور درود کیون نہ پڑھا جاوے۔

(۴) نماز صبح جماعت ہوتے وقت مقتدی شامل جماعت ہووے یا سنت پہلے ادا کرے۔ اگر شمولیت جماعت کے بعد سنت پڑھے تو نقص کیا ہے مسجد مین علیحدہ ادائگی سنت کے واسطے کوئی جگہ نہین ہے۔

(۵) ایجاب و قبول ایک لڑکی سے ہے بغیر تردید ایجاب و قبول اُسکی دوسری ہمشیرہ سے نکاح ہوسکتا ہے۔

(۶) جب امام الحمد شریف پڑھتا ہے۔ تو مقتدی آمین پڑھتے ہین کیا ضرورت ہے مقتدی کل الحمد پڑھتے ہین جبکہ آمین کے معنے ہین اے اللہ قبول کر۔

(۷) ولیون اور شہیدون کی روحون سے کیون نہ اس طرح سے امداد لی جاوے کہ اے بزرگ میرے پر مشکل ہے تو بھی میرے واسطے خداوند کریم کی درگاہ مین دعا کر اور مین بھی کرتا ہون۔ جسحالت مین اللہ صاحب فرماتا ہے کہ [illegible] اور امر الٰہی تو فانی نہین۔ ہر ایک سوال کا عمدگی سے جواب بہ ثبوت قرآن و حدیث ہو۔ دیا بشرف الدین

(یارڈ فورمین از راولپنڈی)

جواب (۱) پہلی دو رکعتون مین بغرض تخفیف صرف فاتحہ پر اکتفا ہے خفیہ پڑھنے کی وجہ نقلی طور پر تو کوئی نہین آئی صرف اتباع سنت ہے ممکن ہے کوئی صاحب عقلی وجہ بھی بتلا دین۔

(۲) قرآن مجید مین نماز کا مجمل ذکر ہے اور تفصیل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی طرف سپرد ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنے اللہ کا رسول ایمانداروں کے لئے ایک نیک نمونہ ہے جو لوگ حدیث سے منکر ہو کر اس کوشش مین ہین کہ قرآن شریف سے تعداد رکعات بتلا دین وہ کبھی کامیاب نہین ہونگے۔

(۳) کس نے کہا کہ دو سے زاید رکعتین نفل ہین حدیث شریف مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ پہلے نماز دو دو رکعتیں تھی پھر حضر کی بڑھائی گئی اور سفر کی وہی رہی۔

(۴) جماعت سے ملنا چاہئے حدیث شریف مین ہے اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ یعنے جب اقامت تکبیر کہی جاوے تو سوا فرضون کے کوئی نماز جایز نہین۔ سنتین بعد جماعت پڑھ سکتا ہے حدیث ترمذی مین ہے کہ ایک شخص کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ بعد جماعت صبح کے نماز پڑھتا ہے۔ فرمایا تو دو نمازین پڑھا کرتا ہے اُسنے عرض کیا میری سنتین رہ گئی تہین فرمایا فَلَا اِذًا یعنے پھر کوئی خوف نہین۔ تعجب تو یہ ہے کہ بعض لوگ جو امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے سے اس بنا پر روکتے ہین کہ قرآن کے سننے مین خلل آتا ہے۔ صبح کی سنتون کے پڑھنے سے نہین روکتے حالانکہ امام کی قرأت برابر سننے مین آتی ہے اسلئے صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ مسجد کے دروازہ پر پڑھ لے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ استماع قرآن مین خلل آنیکا خوف صاحب ہدایہ کو بھی ہے مگر تمام مسجدین دہلی کی جامع مسجد یا لاہور کی وزیر خان کی مسجد جیسی تو وسیع نہین ہین کہ دروازہ

نمبر ۱
مفصل تردید
۵ر
اردو معلم
ہے نامی علماء
۸ر
امرتسر

تک امام کی آواز نہ پہنچے اسلئے اس تکلف سے بہتر ہے کہ جماعت میں شریک ہوکر بعد جماعت قضا کرلے۔ والتفصیل لمقام آخر۔

(۵) بغیر طلاق دینے پہلے کے درست نہیں۔

(۶) آمین کے معنے ہیں جو دعا ہم سب نے کی ہے وہ قبول کر اس سے تو الحمد کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے علاوہ اسکے یہ محض قیاسات ہیں جو بمقابلہ نصوص قطعیہ کے بجوے نیرزد۔

(۷) کل روح امر ربی۔ کوئی آیت نہیں بلکہ یوں ہے۔ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي یعنے روح خدا کے حکم سے پیدا ہے نہ کہ خود خدا ہے۔ مردگان کی بابت خدا فرماتا ہے۔ اِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ یعنے اگر تم بلاؤ تو وہ تمہاری سنتے نہیں ...... اور اگر فرضاً سنیں تو قبول نہیں کر سکتے یعنے کوئی کام نہیں بنا سکتے بلکہ فرمایا لَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ انکو تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے پر بھی قدرت نہیں اسلئے اگر دعا کی حاجت ہو تو کسی زندہ نیک بخت سے کرائیں کون منع کرتا ہے۔

سوال (۸) ایک شخص نابینا ہے اور اسکے پاس خیرات کو مال سے ماعہ جمع ہوگیا اسنے ان روپیوں کی زمین سفید خرید کرلی ہے اب اسپر زکوۃ واجب ہے یا نہیں۔

(۹) ایک نابینا کے پاس بذریعہ گداگی مبلغ ماعہ روپیہ جمع ہوگیا ہے اور بجز گداگی اور کوئی ذریعہ معاش نہیں رکھتا ایسے شخص پر بھی زکوۃ دینا واجب ہے یا نہیں۔

(۱۰) ایک شخص نے ایک عورت سے خفیہ نکاح یعنے بغیر گواہوں کے کرلیا ہو جسکو پنجاب میں تن بخشی کہتے ہیں ایسا نکاح شرعاً درست ہے یا نہیں۔

(۱۱) ایک شخص کی عورت نماز نہیں پڑھتی چند دفعہ اسنے عورت کو تاکیداً کہا ہے کہ اگر تو نماز نہ پڑھیگی میں تجھکو طلاق دیدونگا۔ عورت نے کہا تیری مرضی مجھ سے نماز ہرگز نہیں پڑھی جاتی چونکہ وہ عورت خوبصورت ہے اور باقی افعال میں بھی نیک ہے اس واسطے مرد کا دل طلاق دینے کو بھی نہیں چاہتا۔ ایسی عورت کو حق میں مرد کیا کرے شرعاً کیا حکم ہے۔

(۱۲) ایک شخص کے دو بیٹے ہیں ایک فرمانبردار اور دوسرا نافرمان یعنے ایسا نافرمان کہ اس نے چند دفعہ اپنے والد کو مارا چنانچہ باپ نے سخت ناراض ہوکر اپنی زندگی میں ہی کل جائداد اپنے فرمانبردار لڑکے کو دیدی ہے بعد وفات والد کے نافرمان لڑکا بھائی سے حصہ لے سکتا ہے یا نہیں۔

(۱۳) ایک بالغ لڑکی نے اپنے والدین کی مرضی کے خلاف کسی شخص سے نکاح کرلیا جس سے والدین کو ایسا رنج ہوا کہ باقیماندہ زندگی میں اس سے ہمکلام نہ ہوئے بعد وفات والدین یہ عورت اپنے بھائی سے اپنے والدین کی جائداد کا حصہ لے سکتی ہے۔ یا نہیں۔

(۱۴) حنفی مذہب کے اکثر امام نماز میں الحمد پڑھنے سے پہلے خفیہ بسم اللہ بھی نہیں پڑھتے کتب احادیث اور فقہ میں کیا حکم ہے۔ (راقم اللہ دتا از یتیم خانہ بہاولپور)۔

جواب (۸ و ۹) زکوۃ واجب ہے کیونکہ مبلغات اسکی ملک ہیں۔

(۱۰) نکاح مذکور ناجائز ہے کیونکہ گواہوں کا ہونا ضروری ہے

(۱۱) وہی کرے جو قرآن مجید میں حکم ہے۔ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا۔ یعنے جن عورتوں سے شرارت اور بےفرمانی معلوم کرو تم انکو سمجھاؤ (اگر نہ مانیں تو) بستروں سے الگ کردو اور اگر اتنے سے بھی عبرت نہ ہو تو معمولی سا بیداغ لگاکے انکو مارا کرو۔ پھر اگر اتنے ہی پر فرمانبردار ہوجائیں تو انکو کچھ نہ کہو

(۱۲) نافرمان بیٹا سخت مجرم ہے مگر وراثت سے اسکو محروم کرنے کی کوئی دلیل نہیں۔

(۱۳) لے سکتی ہے۔

(۱۴) بسم اللہ الحمد کی تابع ہے جب وہ الحمد نہیں پڑھتے تو بسم اللہ کیسے پڑھیں۔ اور پڑھیں تو فائدہ کیا۔

ضرورت [illegible]

تفسیر [illegible] الکلام [illegible]

انتخاب اخبار

۱۶ر اکتوبر کو قصبہ مجیٹھہ ضلع امرتسر مین آریہ سماج اور مسلمانون مین بڑے دہوم دہام کا مباحثہ ہوگا مسلمانون کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب اور آریون کی طرف سے سادہو گنیدریال ہونگے

۳-۴-۵-۶ نومبر کو ہردوئی مین جلسہ اسلامیہ بڑی دہوم دہام سے ہوگا جسمین بڑے بڑے واعظ و لیکچرار تشریف لاوینگے -

۲ر اکتوبر کو ہردوئی چوک مین پنڈت سنت لعل جی آریہ کے لیکچر کی تیاریان بڑی دہوم دہام سے ہو رہی تہین میز کرسی وغیرہ سب بچہائے گئے تہے مگر کسی ناگہانی اندرونی روک سے رک گیا شاید قرآنی پیشگوئی کا ظہور ہے سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ -

مدینہ منورہ کو جو ریل نکالی گئی ہے اُسکی تیاری مین ابہی ۲۰۰ کیلو میٹر باقی ہین کام بڑی سرگرمی سے جاری ہے اُمید ہے کہ دو سال سے پہلے پہلے کام ختم ہو جائیگا -

باب العالی اور روس مین عرصہ سے مراسلات جاری ہین کہ دردانیال سے روسی جہازون کو گذرنے دین اب وزیر خارجیہ باب العالی نے چند شرائط کے ساتھہ معاملہ طے کر دیا ہے - روس کے سفیر نے وعدہ کیا ہے کہ شرائط مذکور اپنی گورنمنٹ سے منظور کرادیگا - شرائط یہ ہین کہ :- (۱) گذرنے والے جہاز پر کوئی توپ یا آلات حرب نہونگے - اُسپر تجارتی جہنڈا نصب ہوگا - اکٹھے جہاز نہ گذرینگے بلکہ ایک دوسرے کے کم سے کم ۴۸ گہنٹے بعد یہ شرط قلمبند ہو کر روسی سفارت کے دفتر مین بہیجدی گئی ہے جہانسے باقاعدہ سینٹ پیٹرزبرگ سے استصواب کیا جائیگا -

لیاؤ یانگ کی لڑائی کے بعد کہ جسکو ۵ ہفتے گذر چکے ابہی تک روسیون اور جاپانیون مین کوئی بڑا معرکہ نہین ہوا - آجکل جاپانی صرف اوٹ پوسٹون کی لڑائی پر اپنے حملون کو منحصر رکہتے ہین

جاپانی فوج شمال منچوریا کیطرف بڑہے جا رہی ہے اور ہوکڈن کو روسیون سے لے لینے کی سخت فکر مین ہے - اس سے توقع پڑتی ہے کہ ہوکڈن پر بہی شل لیاؤ یانگ کے نہایت خونریز و خونخوار جنگ ہو کے رہیگی -

روسیون اور جاپانیون کی طویل خاموشی سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جنگ کرنے کے لیئے نئی نئی تدبیرین سوچ رہے ہین کہ جہانتک ہو سکے اپنے دشمن کو سخت سے سخت نقصان پہنچایا جاوے -

نابیناؤن کی امداد - امریکہ کے شہر نیویارک کی میونسپلٹی نے قدیم دستور اور رواج کے موافق ہر ایک غریب اندہے کو ۹ پونڈ ۔ اسٹلنگ عطا کئے اندہون کی کل تعداد ۱۱ سو تہی -

طاعون گذشتہ ہفتہ کل ہندوستان مین طاعون سے ۱۳۶۳۳ موتین ہوئین اس سے پہلے ہفتہ مین ۱۱۸۶۶ موتین ہوئی تہین منجملہ ۱۳۶۳۳ موتون کے اضلاع بمبئی مین ۷۷۱۰ سنٹرل انڈیا ایجنسی ۱۱۳۸ ریاست میسور مین ۷۹۰ ممالک متحدہ آگرہ و اودہ مین ۷۵۱ ممالک متوسط مین ۷۷۶ - اضلاع مدراس مین ۷۵۹ - کورگ مین ۱ - ریاست حیدرآباد مین ۴۰۴ - سینٹرل انڈیا مین ۱۱۳۸ - راجپوتانہ مین ۴۱۱ - کشمیر مین ۹ - پنجاب مین ۲۷ موتین ہوئین (مرزا صاحب کہان ہین) -

روس مین ہیضہ - ماسکو مین ایشیائی ہیضہ کی وبا کے پہیل جانیکا بہت خوف لگا ہوا ہے - دریا والگا کے اضلاع مین یہ بیماری ہو رہی ہے شہر سارا ٹوف مین ہیضہ کے ۱۲ وقوعے اور ۵ موتین ہوئین - ماسکو مین اس بیماری کے خوف سے لوگون کی بے چینی بڑہتی جاتی ہے - (بلا پر بلا)

جاپانی میدانی توپ خانہ کی باٹریون نے پورٹ آرتہر مین ایک روسی جنگی جہاز بالکل برباد کر دیا اور ۲-۳ اور جنگی جہازون کو سخت نقصان پہنچایا جہازون کے نام ابہی تک معلوم نہین ہوئے -

جاپانی بیشمار سامان جنگ اور کئی فوج جنرل اوکو کے لشکر مین بہیج رہے ہین -

جناب السیر فی احوال سید البشر

ہر دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کی سیر شمائل دیکھنے کی مشتاق نہو اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار میں تر و تازگی اور تازگی نہ پائے یہ بے مثل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکا ہر ایک تختہ چمن ہے۔ ہر چمن روحانی لذت دیتا ہے گلزار بہشت کا نمونہ ہے کہانی نہیں ناول نہیں قصہ نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانحعمری اور مقدس احوال ہے امت مرحومہ کے پاس بجز ان معلومات کے کیا سعادت اور کونسی چیز ہے عربی اور فارسی شناس لوگ ان زبانوں کی تصنیفوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں نہ دیکھی نہ سنی۔ دیکھئے یہ دو جلدیں ہیں مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ جناب مولینا الحاج شاہ عبدالحی واعظ نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا جسکی مختصر فہرست مضامین کتاب کا آئینہ ہے چمن اول۔ **انوار نبوت** اسمیں ابتدائے خلقت نور محمدی سے قصہ اصحاب فیل تک بالتفصیل احوال مرقوم ہے چمن دوم **گلزار نبوت** اسمیں ولادت باسعادت نبوت کے گیارہویں سال تک کل احوال ہے چمن سوم **بہار نبوت** اسمیں معراج شریف اور ساتوں آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے چمن چہارم **اخبار نبوت** اسمیں ہجرت سے وفات شریف تک کا احوال ہے **ایضاً جلد دوئم**۔ بشارات محمدی۔ شمائل محمدی۔ عبادات محمدی معجزات محمدی جس وضاحت اور خوبی سے یہ احوال اس کتاب میں درج ہیں دیکھنے پر موقوف ہیں لفظ بلفظ اسکا جو مقناطیسی اثر رکھتا ہے پڑھنے والوں کے دلوں سے پوچھنا چاہئے کوئی شہر کوئی قریہ بستی ایسی نہوگی جسمیں یہ کتاب ہو کر عشاق نبوی کے سینے روشن نہ کئے ہوں چند سال سے یہ کتاب عنقا صفت نایاب ہوگئی تھی اور باوجود چند اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا ایکدفعہ مالک کتاب کے ورثہ سے بمشقت اجازت پائی تو خوشی خوشی چھپوائی بلحاظ فائدہ رسانی قیمت مجلد صرف ۸ اور بلا جلد ۶ رکھدی گئی ہے تھوڑے نسخے فروخت ہوئے اور چند ہی باقی رہگئے ہیں شائقین جلدی کریں ورنہ پھر کتاب کا ملنا بحسب سابق دشوار ہوجائیگا محصول ڈاک بذمہ خریدار

([illegible]) لنشکر نگور تاجر کتب **شیخ محی الدین صاحب**

مجرب اخویا

عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ اعضائے رئیسہ و شریفہ۔ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہوجاتے ہیں بڑھاپے کے ضعف جسم کی کمزوری۔ تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی۔ تفریح دل ضعف باہ۔ تحسین رنگ اور ہضم غذا کے واسطے نہایت فائدہ کرتا ہے مقوی اعصاب بھی ہے جو مشتہی اعلی درجہ کا ثابت ہوچکا ہے ایسے اجزا سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر ایک پیر و جوان بچہ و زنان بے خطر فائدہ حاصل کر سکتا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل عار

تقویت النساء حیض اور رحم کی ساری بیماریاں۔ خفقان اور بے خوابی۔ اسہال حیض۔ اختناق الرحم۔ کثرت یا قلت حیض وغیرہ جنکے باعث علاوہ گوناگون تکالیف برداشت کرنے کے بہت سی عورتیں خواتین اولاد سے مایوس ہوجاتی ہیں۔ ہماری اس تیربہدف دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالی جملہ عوارض دور ہوکر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے چند آزمایش کرنیوالے اصحاب نے اسکو مفید ثابت کرکے اپنے تصدیقی سرٹفکیٹ بھی عنایت فرمائے قیمت ایک شیشی ۲ اونس ۱ ۔ ۴ اونس عہ

طلاء جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنیکو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے ہیں اسکے ہمراہ ہماری لائف پلز (حب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہوجاتا ہے قیمت فی شیشی ۳ (تین روپیہ)

دافع بواسیر خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہوجاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانیکی حاجت نہیں ہوتی۔ تھوڑے عرصہ کی ہو تو صرف پڑیہ - ورنہ دو یا تین پڑیاں کھانی چاہئیں قیمت فی پڑیہ [illegible]

بالوں میں لگانیکا خوشبودار تیل۔ ہماری چنبیلی یا گل خوشبودار روغنوں کے اس تیل کا مقابلہ بدرجہا بہتر ہے دماغی بیماریوں مثل نزلہ اور ضعف دماغ۔ ضعف البصر کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہوجاتے ہیں قیمت فی بوتل للعہ۔ نصف بوتل عہ ۔

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی
مہتمم کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی
چوک سنت نگر امرتسر

(حسب ارشاد مولینا ابوالوفا مولوی ثناء اللہ و مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا ۔

[illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR

لہ الحمد

اہل حدیث

اہل الحدیث ہم اہل النبی وان

لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا

اہل الحدیث [illegible] بہمتہم

[illegible] الرسول [illegible]

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفی بر جان مسلم داشتن

امرتسر ۱۱ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۵ ہجری مقدس مطابق ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۷ء جمعہ مبارک

شادی بیوگان

اول

[illegible]

ابن [illegible]

مضمون [illegible]

مفصل بحث [illegible]

ثانیہ التصنیف

قیمت دار

المشتہر

نمبر اہل حدیث

اہر

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے .. عـہ

والیان ریاست سے — شے

رؤسا اور جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے .. ۲؍

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

اطلاع

خاکسار نے حسب دعوۃ احباب اس ہفتہ سفر کو جانا ہے۔ ۲۲ر اکتوبر سے ۸ر نومبر تک شاید سفر ہو۔ مظفر نگر۔ قنوج۔ ہردوئی آرہ شاہ آباد وغیرہ میں جانا ہوگا۔ اسلئے اگر کسی صاحب کے خط کا جواب جو خاص میری ذات سے تعلق رکھتا ہو اتنے دنوں تک نہ پہنچ سکے تو معذور تصور فرما دیں۔ باقی معمولی فرمائشوں کی تعمیل کارپردازان مطبع کر دیا کرینگے۔

(خاکسار ابو الوفا)

امرتسر کے نزاع کے بدنتائج

وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ

یہ آیت اُس کلام پاک کی ہے جسکی صداقت نہ صرف برہان اور دلیل سے ہو چکی ہے بلکہ روزمرہ کے مشاہدات سے بھی یقین کے درجے کو پہنچی ہے مثلاً اسی ایک آیت زیب عنوان کو دیکھئے کہ اپنی صداقت کیسی اپنے ساتھ رکھتی ہے ارشاد ہے کہ نزاع پیدا نکرو ورنہ پھسل جاؤگے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائیگی" چنانچہ اسکا ظہور امرتسر کے نزاع میں یوں ہوا۔ کہ میرٹھ کے رسالہ عصر جدید جیسے مصلح اور ریفارمر نے بھی اسپر نوٹس لیا۔ اور بہت ہی گرم لیا آپ لکھتے ہیں

> **علماء کا جھگڑا** امرتسر میں مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث نے تفسیر ثنائی لکھکر چار جلدوں میں شایع کی تھی اُس کے بعض مقامات میں تفسیر نئے خیالات اور اعتراضات کو ملحوظ رکھکر کی ہے اس تفسیر پر ایک اور مطبع اشاعۃ السنۃ القرآن والے ناراض ہو گئے اور اہلحدیث کے بیس بائیس عالموں کی مہروں سے مولوی ثناء اللہ صاحب کو محرف قرآن اور کافر قرار دیا جسپر مولوی ثناء اللہ اصرار کرتے ہیں کہ ثالث مقرر کئے جائیں۔ ورنہ میں جواب لکھونگا اور نالش کرونگا اور مولوی غزنوی فرماتے ہیں کہ توبہ کرلو علماء کا فتوے ہے ثالث کون ہوگا۔؟
>
> اس باہمی جھگڑے سے یہ تو ثابت ہوگیا کہ تکفیر کے فتوے قیمت میں کوڑے کاغذات سے بھی کم ہیں ؎
>
> سنگ کہیں لوگ کریں خستہ اپنی جان کو
>
> جب تک علماء کافر ہو گئے تو دنیاداروں اور نیچرو معتزلہ کا جھگڑا جاتا رہا۔ مگر مجھے افسوس ہوتا ہے کہ اہلحدیث کا فرقہ کچھ عرصہ سے بالکل ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ہے بعض علما اُس فرقہ کے مرزا قادیانی کی طرف اپنے شاگردوں کو لیکر چلے گئے۔ بعض مولوی چکڑالوی صاحب کے پیرو ہو گئے۔ بعض سر سید مرحوم کے اور اسی لئے بخطاب نیچری ممتاز ہوئے۔ اب جو چند باقی ہیں اُن میں باہم منافرت و مکافرت ہو رہی ہے رہبروں کا یہ حال ہو تو رہروؤں کا خدا حافظ ہے۔ حنفی اور شیعہ چونکہ اپنی اپنی کتابوں کو اور فقہی مسائل کو واجب (قطعی) سمجھتے ہیں ان میں اختلاف کم ہوتا ہے مگر اُن کے علما میں اندرونی حسد ہمیشہ رہتا ہے۔ مذہبی جھگڑے در اصل نتیجہ ہیں مفت خوری اور بیکاری کا۔ ہمیں کسی فرقہ کے علماء ہوں (افسر انکا کوئی ہے نہیں۔ معاش مریدوں پر منحصر ہے کام کچھ نہیں ہے۔ عمدہ اصول کی تلقین اور اخلاق کے درست کرانے کی عادت مدت سے نہیں۔ پھر جب کچھ کام کو نہیں رہتا تو آدمی اپنا مغز یا کلیجہ کھاتا ہے یا قحط میں اپنے بچوں کو بھون کر کھاتا ہے۔ جب دماغ میں جولانی نہ رہی تو ایک دوسرے کی تنقیص کو دین سمجھنے لگے ہیں۔ اور یہیں ان سب کے رقابت مجادلات اور دوکانداری کی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہم کو ان مصائب سے نجات دے اور سب کلمہ گو تعصب اور عناد کو چھوڑ کر ٹھنڈے دل سے ایک دوسرے کی بات سن سکیں۔ ورنہ یہ جھگڑا آگے کو چلتا نظر نہیں آتا۔ فقط۔ (بابت اکتوبر عصر جدید)

راقم مضمون کی نیک نیتی میں تو شک نہیں کہ جو کچھ انہوں نے لکھا بغرض اصلاح اور اظہار رنج کے لکھا ہے مگر واقعات بتلانے میں کئی ایک غلطیاں اُن سے ہوئی ہیں۔ (۱) پہلی غلطی تو یہ ہے کہ آپنے یہ نزاع تفسیر ثنائی کے متعلق بتلایا ہے جسکی چار جلدیں چھپ کر شایع ہوچکی ہیں یعنی جو اردو میں ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں بلکہ تفسیر القرآن بکلام الرحمن کے متعلق ہے جو عربی میں ہے اور ایک ہی جلد میں ہے اُسکے بعض مواضع پر علماء غزنویہ امرتسر

[illegible]

بحث
تناسخ اور مادہ
کافی ہے قیمہ
الہامات
مرزا کادیانی کی
مفصل بحث
گئی ہے قیمہ
اہل حدیث
قیمت
مینجر اہلحدیث
[illegible]

امرتسر نے ایک اربعین لکھی جسکا جواب خاکسار کی طرف سے دیا گیا اور ساتھ ہی اُسکے قبل از اشاعت درخواست کیگئی تھی کہ علماء غزنویہ بحکم خداوندی فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ ق کسی دیندار عالم کو منصف منظور کرلین جو فیصلہ منصف مسلم الطرفین کر دیگا منظور ہوگا تاکہ آئندہ کو کسی قسم کا نزاع باقی نہ رہے۔ مگر علماء غزنویہ امرتسر کی طرف سے اس بات کو تسلیم نہ کیا گیا آخر لاچار مین نے اپنا جواب کلام المبین فی جواب الاربعین شایع کر دیا۔ یہ بات بھی صحیح نہین کہ اربعین غزنویہ کفر کا فتویٰ تھا۔ بانی فتویٰ کو سرگروہ علماء غزنویہ مولوی عبد الجبار صاحب نے عدالت مین کئی سوال کے جواب مین صاف لکھایا تھا کہ ہم مولوی ثناء اللہ کو اسلام سے خارج نہین جانتے ایساہی یہ خیال بھی کسی قدر اصلاح طلب ہے کہ فرقہ اہلحدیث ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے [illegible] کسی آدمی کے دخول و خروج سے کسی فرقہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہین تو آجتک تمام فرقہ حنفیہ کا خاتمہ ہوجاتا کتنے ایک عالم حنفیون سے نکل کر دیگر مذاہب مین شریک ہوگئے خود سر سید احمد خان وغیرہ پہلے حنفی تھے نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی صاحب آنریری سکریٹری مدرسۃ العلوم علیگڈہ پہلے شیعہ تھے۔ اب اہل سنت اہل حدیث مین ہین کیا ان تغیرات سے ان مذاہب کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہین ایساہی یہ بیان بھی اڈیٹر صاحب کا واقعات پر مبنی نہین کہ حنفی اور شیعہ اپنی فقہی روایات کو واجب اور قطعی سمجھتے ہین۔ انمین اختلاف کم ہوتا ہے۔ ہم بہت خوش ہین۔ خدا کرے کہ اڈیٹر صاحب کا بیان اگر گذشتہ واقعات سے مطابق نہین تو آئندہ وقعات ہی سے ہو مگر اُمید نہین۔ کیا آپ سے علماء حنفیہ کا مسئلہ امکان کذب باری مخفی ہے کہ ایک فریق نے دوسرے کو کہانتک پہنچایا تھا کیا مسئلہ مولود شریف کے اختلاف پر آپ مطلع نہین ہوئے کیا علماء حنفیہ بریلی اور علماء گنگوہ دیوبند وغیرہ کا اختلاف دل دکھانے والا نہین۔ کیا ندوہ کے بانی حنفی اور ردندوہ کے بانی وہی حنفی نہین۔ کیا لاہور وغیرہ کے شیعون کا اختلاف سیدہ کے نکاح کے بارہ مین آپ سے مخفی ہے کہ ایک فریق شیعہ کا دوسرے اور دوسرا تیسرے کو کن لفظون سے یاد کیا کرتا تھا۔ آخیر مین کوسنے کی کائین کائین بھی آپ نے نہین سنی کہ آپنے کہا شکایت مغز کہا ٹوئین اور کہا رہا ہے۔ مہربان من یہ اختلافات کسی مذہب کی خصوصیت پر محمول نہین ہین یہ تو اختلاف طبایع کا لازمی نتیجہ ہے ولذلک خلقہم

اخیر مین ہم آپ کی دلسوزی اور محبت کی قدر کرتے ہین اور اپنے لکھے پر نادم ہین مگر یہ شکایت بھی واجبی ہے کہ آپ جیسے عالم کا یہ طرز تحریر جو فتویٰ بازیون کی وجہ بتلاتے ہوئے آپ نے ظاہر کیا ہے ع

میاش در پے آزار و ہر چہ خواہی کن
کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست

الغرض مین آپکو اور تمام پبلک کو مطلع کرتا ہون کہ میرے متعلق جو فتوے شایع کیا گیا ہے اسمین امور مندرجہ ذیل سے مجھے منکر سمجھ کر شایع کیا گیا ہے۔
نسخ - تقدیر - معجزات - کرامات - صفات باری - دیدار الٰہی - میزان - عذاب قبر - عرش - لوح محفوظ - دابۃ الارض - طلوع شمس از مغرب - بلکہ احادیث نبویہ کا بھی منکر سمجھا گیا ہے۔ حالانکہ ایسا نہین مین ان سب باتون کو مانتا ہون۔ احادیث نبویہ کو تو ہمیشہ بسر و چشم رکھتا ہون اور کبھی کسی حدیث کو رد نہین کیا۔ باقی کوئی ایسی غلطی جو انسانیت کا لازمہ ہے اگر سرزد ہو تو اول ناس اول ناس مین بعد اطلاع اور سمجھ لینے کے اس سے بھی رجوع کرنے پر طیار ہون پس آپ سمجھ سکتے ہین کہ وہ فتوے درحقیقت مجھ پر نہین۔ بلکہ ایک موہومی وجود پر ہے جو ایسا ہوگا۔

شکر للہ کہ میان من و او صلح فتاد *
صلح جویان بخوشی سجدہ شکرانہ زدند

---

* مولانا شمس الحق صاحب رئیس ڈیانوان ضلع پٹنہ کی طرف اشارہ ہے۔

اسلام کا تابوت اور اسکے حاملین

یہ مضمون اخبار وکیل امرتسر ۱۰ و ۱۲ اکتوبر مین نکلا ہے مگر راقم مضمون نے ایک خط لکھا ہے:-

"السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ میری ایک مراسلت بعنوان۔ "اسلام کا تابوت اور اسکے حاملین" آج کے اخبار وکیل مین شایع ہوئی ہے چونکہ یہ اہل حدیث کے مذاق کی ہے مین چاہتا ہون کہ آپ کے اخبار مین بھی لی جائے"

اسلئے بالاختصار اہلحدیث مین بھی درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

ایک ہم ہین کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ
ایک وہ ہین جنہین تصویر بنا آتی ہے

ذہنی کشمکش کے پر آشوب دور مین جبکہ روے زمین کی تمام قومین جنکے مذہب اور مراسم کو علم جدید نے عاق کر دیا ہے۔ دور دراز تاویلون کے سرٹفکیٹ دیدے کر ان کو عقل و حکمت کا سپوت بنانے مین ساعی ہین ہمین افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ خیر الامم کے بعض ممبر اپنی کوتاہ نظری سے اسلام کے برگزیدہ اور مقدس نام کو معقولیت کی رو سے محو کر رہے ہین۔ دینی عظمت کو مٹانے کے لئے ینگ ٹرک پارٹی بہت کوسی جاتی ہے۔ اور ہندوستان کا یہ حال ہے کہ چند بزرگون نے اسلام کے دینی تار و پود کو برباد کرنے کا ٹھیکہ لے لیا ہے وہ قومی اصلاح کی بہیر مین قرآن اور اسلام پر معقولیت کا رنگ چڑہانا چاہتے ہین۔ سب سے پہلے پنجاب کے نامور مقنن آنریبل مسٹر شاہ دین بیرسٹر ایٹ لا نے اس اصلاح کی اولیت کا تاج پہنا۔ اور مسٹر سید حشمت نے بھی ریفارمر کے عنوان سے رسالہ ہندوستان ریویو بابت مارچ سنہ ۱۹۱۰ء مین سر سید کے مذہبی کارنامے نمایان کا اعتراف کرتے ہوئے ذیل کے سوالات مین اسلام کے نقائص بیان کئے ہین اور خواہش کی ہے کہ ان کو رفع کیا جائے تاکہ مسٹر رینان کا قول کہ بنی نوع انسان کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ اسکو اسلام کی خدمت سے آزاد کر دیا جائے صادق ٹھہرے

(۱) کیا جمیع اہل اسلام پر فرض ہے کہ عربی مین نماز پڑہین۔

(۲) کیا ضروری ہے کہ پنجگانہ نماز بپابندی اوقات اسی معینہ شکل اور مقررہ دعا یا قرأت مین پڑہی جاے جو زمانہ قدیم سے متوارث چلی آئی ہین۔

(۳) کیا اسبات کی اجازت ہونی چاہئے کہ قرآن شریف کی تلاوت اس زبان مین کی جاے جسکو قاری سمجھ سکے۔

(۴) کیا روزہ حفظان صحت کی رو سے اسلام کا ضروری عنصر ہے جیسا کہ عاملان شریعت سمجھتے ہین کیا سوسایٹی کی ابتدائی حالت مین جذبات نفسانی کو روکنے اور روحانیت کو ترقی دینے کے لئے بطور تقاضائے ضرورت جاری نہین ہوا؟ اگر ایسا ہے تو اب جبکہ بامتداد زمانہ لوگون کی اخلاقی حالت ترقی کر گئی ہے کیون نہ اسے ترک سمجھا جاوے۔

(۵) کیا عید الاضحی کی قربانی کی بجاے جو اب محض یادگار کے منصب کو پورا کر رہی ہے کوئی اور طریقہ نہ اختیار کیا جائے جو آنے والے زمانہ مین خود فراموشی کا عملی سبق دینے والا محسوب ہو سکے۔

(۶) پردہ نسوان جو اسلامی ممالک مین مروج ہے کیا اسکا مصدر اسلام ہے اور کیا یہ انسانی نسل کی اعلی درجہ کی قومی اخلاقی اور ذہنی ترقی کے شایان ہے"

ان کے بعد دوسرا نمبر قاضی عزیز الدین احمد صاحب کا ہے وہ روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۱۲ء مین یون فرماتے ہین: کہ "اب سے گیارہ سو برس پہلے عرب مین جو مسلمانون کی حالت تھی وہ اب ہماری حالت نہین۔ اس زمانہ مین مسلمانون کے مقبوضات محدود تھے اور انکی جایداد مختصر۔ چند اونٹ اور کہجور کے درخت یا غلام۔ انکو جس طرح چاہا بانٹ لیا۔ انکو یہ کیا معلوم تہا کہ امت محمدیہ کو ایسے ملک مین رہنا ہوگا۔ جہان دوسری قومون سے لاگ ڈانٹ ہوگی اور جہان شان اسلام بغیر دولت کے قایم رکہنا مشکل ہوگا۔ میرے ہم مذہب فوراً فتوی دیدینگے کہ نعوذ باللہ احکام شرع مین دست اندازی کیونکر ممکن ہے مین یہ جواب دونگا کہ "زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز" اگر دنیا مین رہنا ہے اور عزت کے ساتھ رہنا ہے تو زمانہ کے موافق چلنا ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

باؤ عبدالغفور
کے ترک
قیمت
آردو
سمجھا
اعتراضات
دندان شکن جو
قیمت ۲
مینجر اہل حد

تیسرے صاحب مسٹر سجاد حیدر بی اے۔ رسالہ مذکور کے اگست نمبر میں تعلیمیافتہ نئی روشنی کے جنٹلمینوں کو الگ فرقہ بنانے کی ہدایت فرماتے ہیں۔ چونکہ دقیانوسی مسلمان مندرجہ ذیل مسائل میں اُن سے مختلف الخیال ہیں وہ انہیں چولہے میں ڈالکر اپنی ڈھائی چاول کی کھچڑی الگ پکانا چاہتے ہیں۔ کہ

(ا) اسلام فقط ایک بیوی کا پابند کرتا ہے۔ (ب) اسلام میں پردہ کی تاکید نہیں ہے۔ (ج) شریعت میں معاملات تجارت پر سود لینا جائز ہے۔ اور رسم غلامی ممنوع ہے۔ (د) مسائل طلاق میں زیادہ سختی کی جائے۔ (ھ) قانون وراثت اور دیگر قوانین متمدن قابل ترمیم ہیں۔ (و) احادیث سے بسا اوقات استغنا کر لینا چاہئے۔ (ز) قرآن مجید کی تفسیر انسانی علم کے سب سے آخری اضافہ کے مطابق کرنی چاہئے۔"

سب سے پچھلے اور سب سے دلاور، سید دلاور حسین صاحب بی اے ہیں جنکے لمبے لمبے مضامین پچھلے مہینے میں بذریعہ اخبار آبزرور مورخہ ۳-۷-۱۰-۱۴- ستمبر ۱۹۲۶ء میں شایع ہوئے ہیں۔ مضامین ہذا کا لب لباب مولوی الف دین صاحب ایڈیٹر راولپنڈی کے نہایت خوبصورت اور جامع الفاظ میں بجنسہٖ بیان نقل کیا جاتا ہے:۔

"کثرت ازدواج" اختیار طلاق۔ اور مسلمانوں کا قانون وراثت جسکی وجہ سے جایداد تقسیم در تقسیم ہو جاتی ہے۔ اس بات کی جوابدہ ہیں کہ مسلمانوں کے ہاتھ سے کیوں سلطنت جاتی رہی اور کیوں وہ مفلس و قلاش ہو گئے؟ یورپ کی شائستگی کی انہوں نے بہاری وجہ یہ بیان کی ہے کہ حق کلانی یعنے لا آف پرائموجنیچر سے موروثی امیر پیدا ہوئے جنہوں نے بادشاہ وقت کو مطلق العنانی سے روکا۔ اور رفتہ رفتہ پارلیمنٹری گورنمنٹ اور جمہوری گورنمنٹ تمام ملک یورپ میں قایم ہو گئی۔ اسلامی سلطنتوں میں کثرت ازدواج کی وجہ سے بادشاہ کی وفات پر دربارہ تخت نشینی خصومتیں اور متعدد بار ان کی اولاد میں تنازعے برپا ہوتے تھے جس سے شریر النفس آدمی مستفید ہوا کرتے تھے اور ادہر قانون وراثت کی وجہ سے جایداد تقسیم ہو جانیکے باعث سے موروثی امیر ملک میں پیدا نہ ہوئے جو بادشاہ کے اختیارات پر کسی قسم کی روک پیدا کرتے۔"

سر سید اور سید امیر علی نے کثرت ازدواج۔ اختیار طلاق اور انسداد غلامی پر نہایت پر زور رسالے لکھے۔ اور اسلام کے چہرہ سے یہ بدنما دھبے دور کرنے کے لئے قرآن کریم پر استدلال کیا مگر واقعات میں اُنکی اصلیت چھپانے سے نہیں چھپ سکتی پیغمبر خدا مکہ میں تو نبی تھے مگر مدینہ میں بادشاہ تھے مکہ میں انہوں نے دین کی تعلیم کی اور مدینہ میں رموز سلطنت سکھائے۔ قرآن کریم میں مکی سورتیں یکجا اور مدنی سورتیں علیحدہ کرنی چاہئیں۔ مکی سورتوں میں دین ہے اور وہ کبھی قابل تبدیل نہیں۔ الا مدنی سورتوں میں نظام تمدن ہے جو ہر وقت بلحاظ ضرورت زمانہ قابل ترمیم ہے۔"

شجرہ نسب دیکھنے سے صاف واضح ہوتا ہے کہ ان تمام بدعات کا مورث اعلیٰ مسٹر شاہ دین کا انگریزی لیکچر ہے جسکا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔ پھر بھی ہمیں انکا شکر ادا کرنا چاہئے کہ باوجود اختلاف کے انہوں نے اسلامی اشتراک قطع کر کے ہمارا ساتھ نہیں چھوڑا۔ نہ تو وہ قاضی عزیز الدین کی طرح اسلام کے منجانب اللہ ہونے سے انکار کرتے ہیں۔ نہ مسٹر سجاد حیدر کے مانند اسلام سے بیزار ہو کر الگ فرقہ کی بنا رکھنے کے مجوز ہیں نہ قرآن شریف کو منسوخ۔ اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے آدھے دور کو ناقص سمجھتے ہیں۔ نہ مسٹر دلاور حسین کی سی دلاوری دکھاتے ہیں غرضکہ انہوں نے جو کچھ لکھا ہے نہایت دلسوزی سے لکھا ہے اور اپنے خیال میں قوم کی بہتری کے لئے لکھا ہے۔ ہمیں افسوس صرف اتنا ہے کہ بدقسمتی سے روئیداد کا نتیجہ نکالنے میں کسی قدر کوتاہی ہو گئی ہے جسکی وجہ سے مسٹر موصوف (بجائے مسلمان ایڈوکیٹ ہونے کے) اسلام کی بریت پر زور دینے کے بجائے الٹا فرد جرم کی قرارداد میں اپنی فضیلت علمی کو کام میں لانے پر مجبور ہوئے۔ کچھ تو ہم بھی داد دیتے ہیں۔ کیونکہ فن وکالت میں یہ ایمانداری کا ایک معراج ہے کہ وکیل اپنے موکل کو گو وہ جیسا کیوں نہ ہو۔ اگر کہیں بچ رہے تو پھانسی کی رسی اُسکے گلے میں ڈالو

کے لئے آؤ دیکھے نہ تاؤ۔ اسی نظر سے ہم تسلیم کرتے ہیں کہ آنریبل ریفارمر نے اسلام پر جو حملہ کیا ہے وہ جان لینے اور اذیت پہنچانے کے ارادہ سے نہیں۔ بلکہ حفاظت خود اختیاری کی نیت سے کیا ہے۔ تاکہ انکو مسلمان کہلانے کی حیثیت سے مذہب کے کسی پہلو کی کمزوری پر نادم نہ ہونا پڑے لہذا اگر وہ ہمارے سچے دوست نہیں تو لمبے چوڑے دشمن بھی نہیں ہیں ؎

خنجر بھی ہوں سفاک نگاہیں بھی ہوں خونریز
تلوار کے باندھے سے تو قاتل نہیں ہوتا

اسجگہ یہ کہدینا ضروری ہے کہ ان کارتوسوں میں سوائے اسکے کہ انپر نئے کاغذ کے غلاف چڑھے ہوئے ہیں کوئی جدت کھول کر دیکھنے سے ایک باخبر مسلمان پر پہلی ہی نظر میں روشن ہو جاتا ہے کہ ان میں بھرے ہوئے چھرے غیر مذہب مخالفین کے خطا کار فائروں کا فضلہ ہے۔ البتہ اسقدر ندرت ضرور ہے کہ وہ اسلام کے دشمنوں کی ساخت تھے۔ اور یہ دوستوں کی صنعت ہے ؎

گرچہ قندیل سخن کو منڈھ لیا تو کیا ہوا
شمع میں تو ہیں وہی انگلو برس کی تیلیاں

بہرحال حملہ خواہ دوست کا ہو خواہ دشمن کا۔ اوفینسو ہو یا ڈیفنسو روکنا ضروری ہے جسکے لئے ہم پر بطور فرض کفایہ اسلام کی حمایت لازمی ہے۔ وما توفیقی الا باللہ

چونکہ ہماری اس بحث کے قریباً سب کے سب ان الدین عند اللہ الاسلام کے ماننے والے ہیں خواہ کسی کیفیت کے ہوں اسلئے مجملاً جواب تو یہ ہے کہ جس رکن اسلام کی کنہ معلوم نہ ہو اور ہماری ناقص سمجھ میں نہ آوے اسکو نامعقول سمجھ کر مسترد کردینا سعادتمند مسلمانی کی شان سے بعید ہے۔ جس طرح ریاضی۔ منطق فلسفہ۔ سائنس وغیرہ الگ الگ فنون ہیں۔ اسی طرح الٰہیات کا بھی بجائے خود ایک علیحدہ فن ہے۔ پھر ضرور نہیں کہ منطق کا ماہر سائنس کا ڈاکٹر بھی ہو۔ یا فلسفہ اور ریاضی کا عالم تفسیر و حدیث کا فاضل بھی سمجھا جائے۔ ہم مانتے ہیں کہ ہمارے قابل ریفارمر بی اے اور بیرسٹر ہونے کے سبب سے سائنس۔ فلسفہ۔ ہیئت۔ قانون وغیرہ میں ماہر ہیں۔ مگر کل عالم جاہل وکل جاہل عالم کا مسلمہ اصول انکی دینی فضیلت کے رستہ میں حائل ہے ؎

بوریاباف گرچہ بافندہ است
نبرندش بکارگاہ حریر

انسانی عقل کا ناقص و پر بے اعتبار ہونا ہم سے زیادہ تو خود مسٹر شاہدین کے تجربہ میں آیا ہوگا کیا انکی وساطت سے سینکڑوں مقدمات انکی عقل اور سمجھ کے خلاف فیصل نہیں ہوئے ہونگے۔ انکی کامیابی کی امیدیں بارہا ناکامی کا منہ دیکھ چکی ہونگی۔ اور ناکامی کا خوف صدہا دفعہ فتح کی خوشی سے مبدل ہوا ہوگا۔ غلطی انکی ہو یا حکام کی ہمارا مطلب تو حاصل ہو جاتا ہے کہ عقل کا فیصلہ قول فیصل نہیں ہوتا۔ جب بنیادی اور روزمرہ شاغل کی شاہراہوں میں ہماری عقل چیچہ پر ٹھوکریں کھاتی ہے تو پھر دینیات کے بحر ناپیدا کنار کو چند انچ قطر کی کھوپری کس طرح ناپ لے گی۔ علاوہ اسکے بڑی مصیبت یہ ہے کہ مذاق کا اختلاف معقولیت کے معیار کو معین نہیں ہونے دیتا جن لوگوں کو ہم سمجھتے ہیں تہذیب انکی پاپوسی کر رہی ہے انکی شائستگی کی قلعی ناچ گھروں میں جا کر کھلتی ہے۔ یورپ کا مذاق جس رقص کو معقول اور تحسین کا مشغلہ کا خطاب دیتا ہے۔ ایشیا کے متانت پسند نفوس اسکو بےحیائی او عشرت کی دلدادہ ہستیوں بیہودہ پن سے تعبیر کرتی ہیں جب ہماری اور ان کے مذاق میں زمین و آسمان کا فرق ہے تو پھر فتح فلاسفر کی ہٹ سے متاثر ہو کر پرانی بدشگونی کی خاطر اپنی ناک کٹوانے کی کیا حاجت ہے؟

اگر مسٹر ڈیان کے مقولہ کو خدا کا نہیں پیغمبر کا قول جانکر اسلام کو کسی جدید معقولیت کا رنگ چڑھانے کی احتیاج لاحق ہوئی تو کیا وجہ ہے چارج سیل جیسا کارلائل۔ مسٹر لینٹ وغیرہ کے ملفوظات کو پیش کرکے کلام الٰہی کی ترمیم کی ضرورت کو رفع نہ کیا جاوے۔ مرزاین اگر یوروپین ہے تو سیل کارلائل وغیرہ بھی آخر اسی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں جنہوں نے محاسن اسلام کا اقرار

کارخانہ عطر
یہ کارخانہ قدیم سے
بڑی نیکنامی سے
بڑی شہرت
پر معقول رواج ہے
ناگر تیل
یہ تیل خاص
ایجاد ہوا ہے
دکھائی۔ نزلہ
وغیرہ کو مفید
مینجر کارخانہ
قنوج

کر کے اکثر باتون مین اسلام کو عیسویت پر ترجیح دی ہے۔ اب ہم جملہ اعتراضات کو یکجا کر کے مشترکہ و مترادف الفاظ کا مادہ علم نکالتے ہین اور پھر ہر ایک شبہ کو بفضلہ تعالیٰ فرداً فرداً دور کرنے کی کوشش کرتے ہین۔

قرآن شریف کی عربی تلاوت

واقف کار اور تعلیمیافتہ پارٹی بخوبی آگاہ ہے کہ بسا اوقات ایک زبان کے محاورات تو ایک طرف۔ الفاظ کا ٹھیٹھ ترجمہ بھی دوسری زبان مین نہین ہو سکتا۔ حسن عبارت الفاظ کا زور محاورات کی خوبی ہر ایک زبان کے ساتھ مخصوص ہے۔ بعض صورتون مین ترجمے سے اصل مفہوم کا معدوم ہو جانا بھی ممکنات سے ہے۔ صبغۃ اللہ۔ عنایت اللہ۔ دولت بیگم کا بالترتیب اور لفظی ترجمہ (رنگی رام۔ کرپارام۔ اور لچھمی رانی) ممکن نہین کہ کسی شخص کے ذہن کو اصلی مفہوم تک پہنچنے دے۔ حالانکہ معنے کے لحاظ سے صبغۃ اللہ اور رنگی رام عنایت اللہ اور کرپارام دولت بیگم اور لچھمی رانی مین کوئی فرق نہین۔ علاوہ برین قرآن شریف کا دعوے فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ جسکو ہمارے مخاطب بھی مانتے ہین اسی صورت مین برقرار رہ سکتا ہے کہ تحفظ الفاظ رہے۔ اور تحفظ الفاظ جب ہی قایم رہ سکتا ہے کہ ہر ملک ہر طبقہ اور ہر وقت مین عربی تلاوت ہوتی رہے۔ محض مختلف سانچون مین ڈھلنے کی وجہ سے بائبل پر تحریف کی بلا نازل ہوئی۔ کہ کلام رسول سے رسلا ہوا اور رسلا سے نسخہ بن گیا۔ ہمارے ہان اسی التزام کی برکت ہے کہ خدا کا پاک کلام آنحضرت کی زبان مبارک سے بدون تبدیلی اعراب و الفاظ من وعن ہم تک پہنچ گیا۔ عربی تلاوت کے طفیل قرآن کے لازوال حسن پر صدیون کا مرور بھی انحطاط کی جھریان نہین ڈال سکا۔ اور نہ آیندہ خوف ہے۔

نماز پابندی اوقات کے بارہ مین پرانے فیشن کے مسلمان کی تسلی کیلئے تو قرآن شریف کے وہ لفظ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کافی ہین۔ نماز کا باجماعت پڑھنا اس واسطے وضع کیا گیا ہے کہ باہم میل جول سے مسلمانون مین اتحاد اور اخوت بڑھے۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وقت کا تقرر کیا جائے۔ یہ پختہ اور منقولی دلیل شاید ہے کہ انگریزی خوانون کے تشفی کی متحمل نہ ہو سکے۔ ہم نئی روشنی کے چراغون کو یورپ کے کیروسین آئل سے لبریز کرنے کی فکر کرتے ہین۔ حضرات! نماز کے وقت کی پابندی اسی پنکچوالٹی یعنے ضبط اوقات کا نفس ناطقہ ہے۔ جسکے فقدان پر لیکچرون مین بڑی بڑی شیون و بکا کئے جاتے ہین اور جسکی نسبتی کو مسلمانون کا تنزل بتایا جاتا ہے پابندی وقت کی خوبیان یا برائیان کسی بیرسٹر سے اسوقت پوچھنا چاہئیں جب کورٹ مین پیش ہونے کیلئے آوازین پڑ رہی ہون اور منشی مقدمہ کے متعلق کاغذات کا لفافہ بغل مین دبائے ہوئے ادھر ادھر بھٹکتا ہو۔ نماز پنجگانہ کا نہ ہونا بھی خالی از حکمت نہین۔ نماز فجر کی علت غائی یہ ہے کہ انسان شب گذشتہ کی آسایش کا شکر ادا کرے اور آنے والے دن کے کامون مین برکت مانگے۔ علے الصباح ہاتھ منہ دھو کر کسی نہ کسی شکل مین عبادت کرنا تمام مذاہب اور ادیان مین رائج ہے حتّٰی کہ پرندون کا صبحدم غلغلہ کرنا بھی شہادت اس امر کی ہے کہ یہ سہانا وقت قدرۃً عبادت کے واسطے وضع کیا گیا ہے۔ ظہر اور عصر کی فرضیت اسواسطے ہے کہ دنیوی اشغال مین پڑ کر ہم اپنے مالک کو بھول نہ جائین۔ نیز اسلیے کہ حق اللہ ادا کرنے کی عادت سے حق العباد کی یاد تازہ ہوتی رہے کیونکہ یہ وقت کاروبار اور مخلوق خدا سے سابقہ پڑنیکا ہے۔ مغرب کا وقت تمام دن بخیریت گذر جانیکا شکریہ ادا کرنے کے لئے ہے۔ علیٰ ہذا عشا کا منشا ہے کہ ہم اپنی سوانحعمری کے ہر روزہ ورق پر نظر ڈال کر غلطیون کی معافی مانگین تعجب ہے کہ وہ لوگ جو بات بات پر تھینکس (Thanks) کہنے کے عادی ہین جن کی زبان اسی لفظ کے اعادہ اور تکرار سے گھس گئی ہے وہ کیون اپنے خالق اور رازق کے انعامات اور عطیات کا ۲۴ گھنٹون مین صرف ۵ بار شکر ادا کرنا بار عظیم سمجھتے ہین مسنون قرات اور تسبیحون کو چھوڑ کر جو یہ صلاح دیجاتی ہے کہ نماز اپنی مادری زبان مین پڑھی جائے سو اسمین بھی کوئی مہلت

تل
خدا کے فضل
ساتھ جاری
طلب کرنے

اور آسانی مضمر نہیں کیونکہ جس وقت سے ہمیں عربی الفاظ کی حفاظت کرنی پڑتی اُسی شکل سے اپنی زبان کے الفاظ کو نگاہ رکھنا پڑے گا۔ اور اگر مجوزین کی رائے میں نماز کا مروجہ مضمون کا مفہوم یا مرادف پڑھ لینا کافی ہے۔ تو پھر وہی پرسوں پرسا۔ پرس رام کا پھیر آپیش آجائیگا۔ اور یہ بھی اُٹھ جائیگی۔ نماز بقول سرسید اسلامی وردی ہے اور ہماری دانست میں اسکا مضمون بمنزلہ پاس ورڈ کے ہے پس جب وردی میں یکرنگی نہ ہو اور پاس ورڈ ہی بدل جائے تو فوج میں ہمیں کون داخل ہونے دیگا؟ رہا نماز کی موجودہ شکل سو اسکی نسبت مختصراً عرض ہے کہ دنیا میں جسقدر مرئی اور غیر مرئی چیزیں ہیں سب کی کوئی نہ کوئی فارم (شکل) ہے۔ اعلیٰ عدالتوں میں بیرسٹروں کے لئے گون پہنکر جانا اور کھڑے ہو کر تقریر کرنا۔ یہ بھی ایک فارم ہے۔ حالانکہ گون نہ پہننے سے لیاقت میں کمی آتی ہے۔ نہ بیٹھ کر تقریر کرنے سے دلائل کی برجستگی میں کوئی بٹہ لگتا ہے۔ جو صاحب اسلامی نماز کے فارم سے گھبراتے ہیں وہ خود کوئی فارم تجویز کر کے اگر انصاف سے فیصلہ کرینگے تو یقیناً بانی اسلام کی پیشکردہ شکل کو احسن قرار دینگے۔

روزہ:۔ تہذیب اور شائستگی کے زمانہ میں روزہ کو بے اثر اور عبث فعل سمجھنے والے براہ نوازش ہمیں سمجھا دیں کہ مارل پراگرس (اخلاقی ترقی) سے انکی مراد کیا ہے؟ انہیں اسراف مذہبی آزادی۔ ترک ادب۔ فسق و فجور۔ آرام طلبی۔ بے ننگی کو ترقی کا فو نہیں سمجھ لیا ہو۔ دوستو! اگر ایثار۔ ہمدردی۔ سکون۔ حلم۔ عفو۔ مروت۔ اتقا۔ ورع۔ راستبازی۔ جفاکشی وغیرہ اوصاف اخلاقی ترقی کی ذیل میں آسکتے ہیں۔ تو تاریخ باقرار صریح شہادت دیتی ہے کہ وہ صرف انہی مسلمانوں میں تھے جنکے لئے روزہ آج محدود و مخصوص کیا جاتا ہے۔ فاقہ کش انتڑیوں کی قل ہو اللہ کو وہی سمجھ سکتا ہے جس نے خود یہ سبق پڑھا ہو۔ بنی نوع کی ہمدردی اور دستگیری کے علاوہ روزہ میں خود روزہ دار کی تہذیب اخلاق بڑی خوبصورتی سے مرکوز ہے۔ پیٹ کے روزہ کے ساتھ آنکھ کا روزہ ہے کہ ممنوعات کو دیکھنے سے پرہیز کرو۔ زبان کا روزہ ہے کہ جھوٹ فحش غیبت وغیرہ سے آلودہ نہ ہو۔ کان کا روزہ ہے کہ بری باتوں سے آشنا نہ کیا جائے حاصل کلام ہاتھ پاؤں اور کل اعضاء کو نیک کاموں کی عادت اور جفاکشی کی مشق ہوتی ہے۔ یہ ہے مختصر سی فلاسفی روزہ کی جسکو اسلام کا عضو معطل سمجھ کر کاٹنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

قربانی:۔ یہی حال عید الضحیٰ کی قربانی کا ہے اُسکو ذبح کرنے کے لئے ہی ہمارے ریفارمر ناحق چھری کلہاڑی تیز کر رہے ہیں۔ مانا کہ ایک یادگار ہے مگر ایسی یادگار ہے کہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ کا انتہائی نمونہ پیش کرتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں دیکھا اور حکم ربی سمجھکر اپنے جگر گوشہ حضرت اسمٰعیل کی گردن پر اپنے ہاتھ سے چھری پھیرنے میں دریغ نہ کیا۔ ہم ہیں کہ دن میں پانچ دفعہ بتاکید بلایا جاتا ہے مگر نماز سی انمول اور سہل عبادت سے جی چراتے ہیں۔ ہماری سست رگوں میں اطاعت کے خون کو حرکت دینے کے لئے اگر کوئی بہتر بیٹری (battery) ہو سکتی ہے تو نمونہ پیش کرو۔

پردہ نسواں اور سود۔ کہا جاتا ہے کہ پردہ قرآنی حکم نہیں۔ بلکہ قومی ترقی کا سد راہ ہے۔ یہ ایک پامال مضمون ہے جسپر ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۱۲ عاید کر کے ہم اپنے مقتدی رہبروں سے پیچھا چھڑا سکتے ہیں۔ مگر چونکہ امتثال امر تقاضا کرتا ہے لہٰذا اسکے قرآنی حکم ہونے کے ثبوت میں ہم آیات ذیل پیش کرتے ہیں۔ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا اور یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ علیٰ ہذا اور آیات ہیں جنہیں بخوف طوالت چھوڑ دیا۔ رہیں پردہ کی تمدنی خوبیاں سو جس اسلامی اخبار کے گزشتہ سال کے فائل میں چاہو۔ دیکھ لو بڑی بڑی مبسوط بحثیں مل جائینگی۔ یہی حال سود کا ہے رسائل اور اخبارات اس بحث سے مملو ہیں۔

تعدد ازدواج طلاق غلامی۔ وغیرہ۔ تعدد ازدواج۔ طلاق۔ غلامی وغیرہ بالکل پیچیدہ سوالات

مین - علماء اسلام کی تصنیفات مین اُن کے متعلق تمام اعتراضات کا قلع قمع کیا گیا ہے - جن دلوں پر یہ بسیط اور فاضلانہ تحریرین اثر نہین کر سکین کوئی اُنکی کیا تسلی کریگا؟ خدا ہمین ہدایت دیوے - سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ کے خطرہ سے محفوظ رکہے -

ورا - قاضی عزیز الدین صاحب کے ریفارمیشن کا روح و رواں یہی سوال ہے - اسکے درجنون جوابات لکہے گئے اور لکہے جا رہے ہین - اس سے متعلق قابل ذکر یہ بات ہے کہ اسپر جسقدر نوٹس لیا ہے بیچارے دنیا دارون نے ہی لیا ہے - ہمارے دینی رہبر اپنے بہائی بندون کی تکفیر کی بہول بہلیون پہنسے ہوئے ہین کسی مولوی بہائی کو کفر کے شکنجے مین جکڑ دینے سے اُن کے وارث الانبیاء ہونے کی تکمیل ہوتی ہے افسوس نہ وہ خود سمجہتے ہین نہ انہین کوئی سمجہاتا ہے کہ کوڑا صاف کرنے والی جہاڑو کا اگر بند ٹوٹ جاوے تو وہ خود کوڑا بنجاتا ہے - خدا کرے کہ وہ خانہ جنگی سے فرصت پاکر شریعت کی حمایت کا بیڑا اُٹہالیں تاکہ بیچارے دنیادار سبکدوش ہو جائین - خیر قاضی صاحب کے آرٹیکل کا محققانہ اور فقیہانہ جواب الہند + دیگا - راقم نواب الدین - (ماخوذ از وکیل) -

+ اہلحدیث میں جواب دیا گیا - ملاحظہ ہو نمبر ۱۴-۱۹ اگست سنہ ۱۹۱۰ء - اڈیٹر

مجیٹہ مین آریون سے مباحثہ

(از حکیم محمد الدین صاحب امرتسری)

جس مباحثہ کی اطلاع گذشتہ ہفتہ کے اہل حدیث مین لکہی گئی تہی اُسکی کیفیت مین چشمدید بیان کرتا ہون - مسلمانون کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب تہے اور آریون کی طرف سے وہی مشہور دل آزار سادہو جسکو سب لوگ جانتے ہین - پریسیڈنٹ ایک سکہہ صاحب تہے اور اُن کے مشیر ایک مسلمان ایک آریہ تہے - چونکہ آریہ سماج کی عموماً اور سادہو مذکور کی خصوصاً عادت ہے کہ ہمیشہ سوال کے جواب دینے سے تو جی چراتے ہین اور اِدہر اُدہر کی باتین کرکے وقت ضایع کیا کرتے ہین - اسلئے مولوی صاحب موصوف نے دوراندیشی سے یہ شرط ضروری لگادی تہی - کہ جو بات بے تعلق ہوگی اور مناظر پریسیڈنٹ کو توجہ دلائیگا تو بعد ثبوت کٹوادی جائیگی - چنانچہ پہلا پرچہ مولوی صاحب نے مختصر سا لکہا کہ قاعدہ ہے کہ ہر ایک دعوے کا کوئی مدعی ہوتا ہے - جس عرضی پر عرضی دہندہ کے دستخط نہون کوئی حاکم اُس پر غور نہین کر سکتا اس قاعدہ کے رو سے ضروری ہے کہ وید کا مدعی بہی کوئی ہو - پس آپ بتلاوین کہ وہ کون ہے - اور وید سے اُسکا ثبوت دین - قرآن خود اپنا مدعی بتلاتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلعم اسکے جواب مین سادہو مذکور نے اتنا تو مان لیا کہ وید کا مدعی کوئی انسان نہین بلکہ خود خدا ہے - اسکے ساتہ ہی قرآن شریف پر بہی حملہ کر دیا کہ قرآن علم الٰہی کے خلاف ہے یہ ہے وہ ہے اسپر مولوی صاحب نے پریسیڈنٹ کو توجہ دلائی کہ یہ حملہ بے تعلق ہے آپ اسکا فیصلہ کرین - چنانچہ پریسیڈنٹ نے بعد مشورہ عام جلسہ مین کہڑے ہو کر کہدیا کہ یہ کلام بے تعلق ہے - مولوی صاحب نے کہا کہ اسکو کٹوا کر آپ دستخط کرین - بہلا یہ بات ہماری تعلیم یافتہ حق پسند آریہ پارٹی کو کہان پسند تہی کہ اُنکی تحریر کا کوئی لفظ بہی جسکو وہ وید منتری کی طرح الہامی جانتے ہین کاٹا جائے - چنانچہ تمام آریون نے پریسیڈنٹ کو آگہیرا اور قصبے کے سکہہ بہی اُن کے ساتہ اس کام مین شریک ہوگئے اور کانا پہوسی ہونی شروع ہوئی - حالانکہ یہ بات صریح شرط کے خلاف تہی - کیونکہ شرط یہ تہی کہ پریسیڈنٹ کے مشیر دو شخص ہون مگر وہان یہ اندہیر کہ تمام آریہ اور سکہہ سب کے سب نہ صرف مشیر تہے بلکہ ہر ایک اُنمین کا بجائے خود پریسیڈنٹ نظر آتا تہا جس سے پرانی سکہا شاہی کا نقشہ جو آجتک کانون سے سنتے تہے آنکہون کے سامنے پہرتا دیکہا آخرکار بہولے پریسیڈنٹ نے اُن تمام مجبوریون مین پہنسکر یہ کہا کہ مین معافی چاہتا ہون - ناظرین پریسیڈنٹ صاحب کی سادہ لوحی کا اندازہ تو اسی سے کر چکے ہونگے کہ آپ نے حاکم ہو کر جو فیصلہ دیا فریق ثانی

کے دباؤ مین آکر ایسے مدہوش ہوئے کہ اسپر معافی کے خواستگار ہوئے ہیں ایسے پریزیڈنٹ کی سادگی مین جو انتظام کی کیفیت ہونی چاہئے ناظرین اندازہ لگا سکتے ہین - چنانچہ ایسا ہی ہوا پہر تو سادہو جی کی زبان وہ کہلی کہ بس ایک ایک جملہ مین بیس بیس اعتراضات لیکن لطف یہ کہ اصل مدعا کو بالکل ہضم کر گئے یعنے یہ ہرگز نہ بتا سکے کہ وید کن لوگون پر الہام ہوئے تہے - بتلاتے ہی کیا جبکہ پتہ ہی نہین کہ کون تہے ہندو کسی کا نام لیتے ہین - آریہ کسی کو پکڑتے ہین - جیسے ایک یتیم بچہ جسکا کوئی والی وارث نہو کبہی کسی کا ہاتہ پکڑتا ہے کبہی کسی کا اس لئے وہ اسکا ثبوت دینے سے عاجز رہے جیسے آریہ ہمیشہ عاجز رہتے ہین - مگر اہی کہے گئے - چنانچہ ایک دو باتون سے ایسے دعوے کئے جو قرآن شریف مین نہ تہے - اسپر مولوی صاحب نے حوالہ مانگا تو جہگڑا شروع ہو گیا - پریزیڈنٹ صاحب کی خوش انتظامی کی کیفیت تو آپ سن چکے ہین - چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سادہو جی نے نہ حوالہ دیا نہ فیصلہ ہوا - اتنے مین وقت ختم ہو گیا - مسلمان تمام اٹہکر چلے آئے - اور سب لوگ سمجہ گئے کہ بیچارہ وید ایک یتیم بچہ کی طرح قابل رحم ہے جسکا کوئی والی وارث نہین کبہی کسی کے آگے گلے چپٹتا ہے کبہی کسی کے ملتا ہے - مگر کوئی اسکو اپنا نہین بناتا - کیونکہ وہ اس قابل نہین کہ اسکو کوئی اپنا کہے - اسکے اندر کیا ہے - وہی پوتر اور پاک حکم نیوگ - ہائے نیوگ ؎

دیانند جی کو نمستے کہو
تمہارے لئے کیا اتارا نیوگ

شیخ رمضان نو مسلم

جنکی درخواست بابت نکاح اہل حدیث نمبر ۲۹ مین چہپی تہی انکو واضح ہو کہ آپ میان عبد الرحمن ولد وزیر محمد سے خط و کتابت کرین انشاء اللہ کامیابی ہوگی - پتہ موضع کہیری - پرگنہ گہمد بانی ضلع چہندواڑہ - ملک متوسط

فتوے

سوال (۱) براہ مہربانی اس استفتاء کو اخبار مین مع جواب چہاپ کر مشکور فرماوین -

مورث اعلےٰ ہندو جٹ

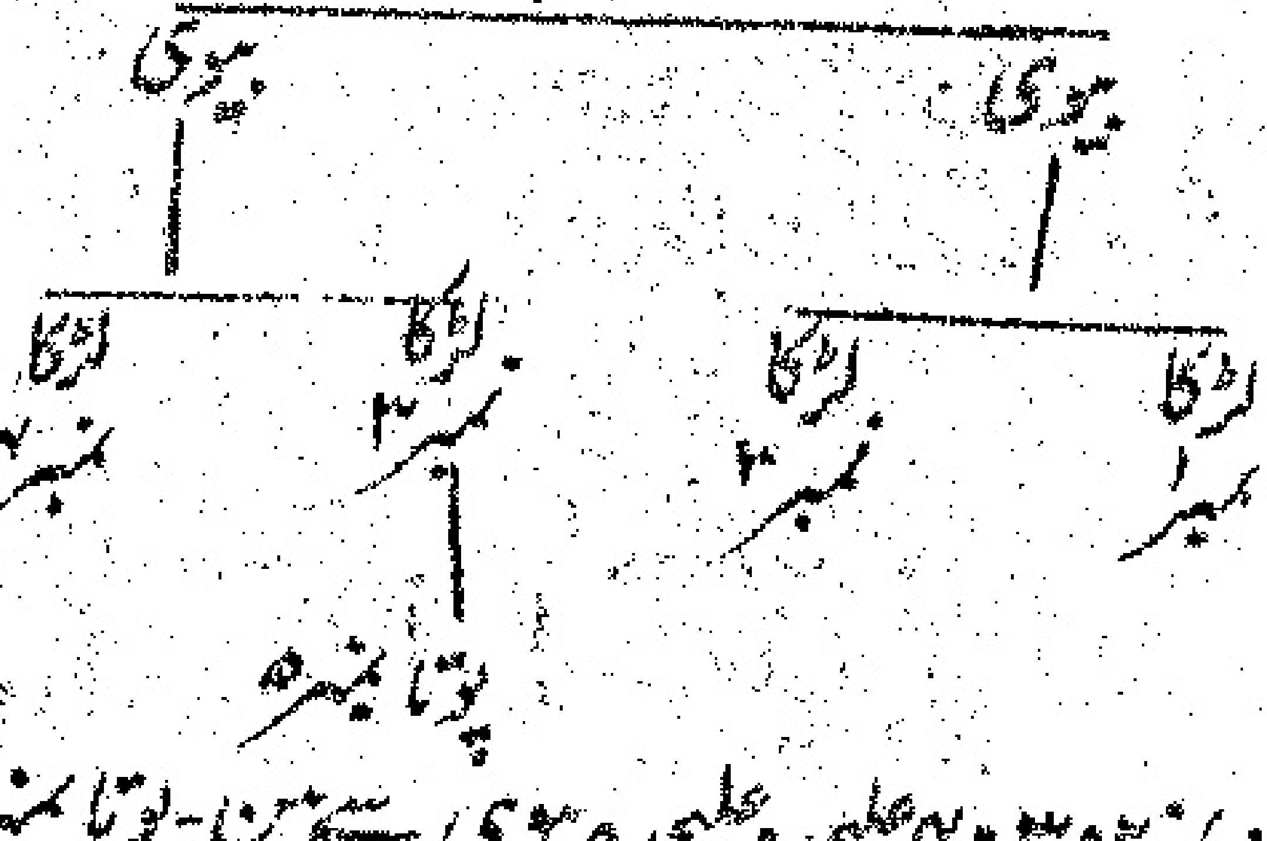

نمبر ۱ و نمبر ۲ و ۳ و ۴ علیحدہ علیحدہ بیوی سے ہین - پوتا نمبر ۵ مسلمان ہوا - بیٹے نمبر ۴ کی جایداد بوجہ لاولد ہونے کے پوتے نمبر ۵ کو ازروئے قانون داخل خارج ہوئی ہے کیا شرع کے مطابق ہے اس زمین پر نمبر ۵ کا قابض رہنا جائز ہے یا نہین - یاد رہے کہ نمبر ۴ نمبر ۵ کو ہندو ہونے کی حالت مین فوت ہو چکا ہے اسکے بعد متوفی کی دو بیویان اُس زمین پر قابض رہین اب وہ ہر دو فوت ہو گئین - (دفاتی)

جواب (۱) اگر نمبر ۵ مسلمان ہونے سے پہلے ہندو رواج کے مطابق متوفی کی جایداد کا مالک ہو چکا تہا تو اب اسکا قبضہ ہی جایز ہے کیونکہ اختلاف دینین جو مانع ارث ہے یہان وہ صورت نہ رہی بلکہ اتحاد مذہب کی صورت پیدا ہو گئی -

سوال (نمبر ۲) کاشتکاری کی زکوۃ کے متعلق بعض علماء کو انکار ہے کہتے ہین کہ آنحضرت کے زمانہ مین حق زمیندار یہ بٹائی کا نہ تہا - اور یہان پر بٹائی دیتے ہین -

جواب (نمبر ۲) سوال کا مطلب اگر یہ ہے کہ آجکل سرکاری مالگذاری کی وجہ سے عشر عشیر ہے یا نہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہے - چنانچہ یہ مسئلہ پہلے بہی کسی پرچہ مین آیا تہا - مگر آجکل جن زمینون پر لگان سرکاری ہے ان سے عشر نہین ہوگا بلکہ بیسوان حصہ آمدنی کا ہوگا - اگر کوئی مطلب ہو تو اسکو سائل واضح کرے -

الہامی کتـ
وید اور قرآن شریف
ہو سکتی پر مفصل بحـ
تفسیر القرآن
عربی مین نہایت
تفسیر
دوسری آیت
یعنے تمام تفسیر
کم وسعت علماء
نصف یعنی
صحیح الحدیث

منتخب الاخبار

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ رویٹر کا ٹوکیو نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ جاپان نے ایک فرمان جاری کیا ہے جسکا یہ منشا ہے کہ ابتک تو ہماری فتح ہوئی ہے مگر اسکا نیک انجام ہنوز بہت دور ہے اسلئے جملہ قوم کو صابر اور مضبوط رہنا چاہیے۔ (کتاب اللہ کی بھی تعلیم ہے اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ)۔

نیویارک مین ایک جنٹلمین کے ہان ننھی ننھی سی لڑکی پیدا ہوئی ہے ولادت کے وقت اسکا وزن کل ۵۳ تولہ تہا۔ اسکو چہر لوٹن کے ایک بکس مین بے تکلف لٹایا جا سکتا تہا۔

شاہ اور ملکہ جاپان دونون کو شعر و سخن سے مذاق ہے۔ شاہ ۲۵۔۳۰ اشعار روز لکھ لیتے ہین اور دو چار ملکہ بھی گھڑ لیتی ہین۔ خاک پاک ایشیا کا یہ بھی ایک خاصہ ہے کہ امیر سے فقیر تک سب نظم کی دیوی کی پرستش کرتے ہین۔ (ہر کجا در جہان فلک زدۂ۔ کار او شاعری و رنائیت)۔

امیر صاحب کابل کو نئی پلٹنون کے بھرتی کرنے مین معقول کامیابی ہوئی۔

پونا کے دو فوجی افسر دیہات مین شکار کرتے تہے۔ دیہاتیون نے گرفتار کر کے ۵ گھنٹے رکھا۔

افسرون نے ایک دیہاتی لڑکے کو زخمی کیا۔ اسپر سب آپڑے بندوقین چھین لین۔

ڈپٹی کمشنر نے قید سے چھڑایا دیہاتیون پر زیادتی کا مقدمہ چلائینگے۔

جاپانیون کا دایان بازو اور روسی سلسلہ جنوب کو پیچھے ہٹ گیا سے برابر درپے ہین۔

جاپانیون کی پے پائی بے معنی ہوگی کامل ڈیفنس خاص لیاؤتنگ مین شاید کرینگے۔

جنرل کروپاٹکن نہایت ہوشیاری سے کوشان ہے کہ جدید حکمت مین شکست نصیب نہ ہو۔

امرتسر بیرون دروازہ رام باغ ریل کے پہاٹک پر تین آدمی ایک گھوڑا مع بمبوکاٹ کے ٹرین کے نیچے پس گئے۔ پہاٹک والے نے ہر چند بمبوکاٹ والے کو گذرنے سے منع کیا مگر قضا نے نہ رکنے دیا آخر کلکتہ میل کا شکار ہوئے۔ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِی تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلٰقِیْکُمْ۔

سرووی جامع مسجد مین ۲۹ رجب کو ۶ بجے شام کے ایک آریہ مسلمان ہوا نام عبد الغفور رکھا گیا۔ (نامہ نگار)

سینٹ پیٹرزبرگ مین موکڈن سے بذریعہ تار خبر آئی ہے کہ گذشتہ اتوار کے روز تمام دن روسی اور جاپانی توپخانون مین جنگ رہی۔ اس لڑائی مین روسی میمنہ اور قلب فوج مصروف کارزار تھی روسیون کے دباؤ سے جاپانی اب ہر جگہ سے ہٹکر اکٹھے ہوتے جاتے ہین۔ (الحمد سبحانی)

روسی نامہ نگارون کا بیان ہے کہ ین تائی کے شمال مین جو لڑائی ہوئی وہ لیاؤیانگ کی لڑائی سے بھی زیادہ خونریز تھی۔ طرفین کی فوجون کو اپنی جانون کی بالکل پروا نہین تھی۔ ایک ایک دن مین مورچون پر آٹھ آٹھ دفعہ کبھی روسی قابض ہو جاتے تھے اور کبھی جاپانی۔ روسی اور جاپانیون مین اکثر دست بدست لڑائی ہوئی۔ دونون فوجون نے شل کے دستی گولے ہاتھ سے پھینکے

فوئینگ نامی انگریزی جہاز کو کہ جو محاصرہ توڑ کر پورٹ آرتھر کے بندرگاہ مین داخل ہونا چاہتا تہا جاپانیون نے گرفتار کر لیا۔

امیر صاحب نے اپنے بھائی سردار نصر اللہ خان کو قندہار۔ ہرات ترکستان و بدخشان کے صوبون کی سرحدی فوجی چوکیون کے ملاحظہ کرنے کے لئے دورہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ سردار نصر اللہ خان کے ہمراہ فوج رسالہ اور اپنی توپخانہ کا اسکارٹ رہیگا سردار عمر جان انکے ساتھ ساتھ دورہ پر رہینگے۔ یہ دورہ کئی مہینے مین پورا ہوگا۔

امیر صاحب نے اب قطعی ارادہ کر لیا ہے کہ آیندہ تمام کارخانون مین برقی قوت سے کام لین اور اپنے محل اور شہر کابل مین برقی روشنی کرین دقت یہ ہے کہ برقی قوت پیدا کرنیوالے بعض آلات اسقدر بھاری ہین کہ انکا کابل لیجانا قریباً ناممکن ہے

محاسن السیر خیر البشر

ہر دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کی سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہو اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پاوے یہ بیمثل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکا ہر پھول لاجواب ہے ہر حسین روحانی لذت دیتے ہیں گلزار بہشت کا نمونہ ہے کہانی نہیں ناول نہیں قصہ نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانح عمری اور مقدس احوال سے امت مرحومہ کے پاس بجز ان معلومات کے اور سعادت وہ کونسی چیز ہو سکتی ہے عربی اور فارسی شناس تو ان زبانوں کی تصنیفوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں نہ دیکھی نہ سنی۔ دیکھنے میں دو جلد ہیں مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ ہے جناب مولانا حاجی شاہ عبدالحی واعظ نور اللہ مرقدہ نے جو عشق و محبت کی داد دی ہے اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا جسکی مختصر فہرست مضامین کتاب کا آئینہ ہے چمن اول انوار حقیقت اس میں ابتدائے خلقت نور محمدی سے قصہ اصحاب فیل تک بتفصیل احوال مرقوم ہے چمن دوم گلزار بشارات اس میں ولادت با سعادت سے نبوت سے گیارہویں سال تک کل احوال ہے۔ چمن سوم بہار نبوت اس میں معراج شریف اور ساتوں آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے۔ چمن چہارم اختتام نبوت اس میں ہجرت سے وفات شریف تک کا احوال ہے **ایضاً جلد دوم** بشارات محمدی۔ شمائل محمدی۔ عبادات محمدی معجزات محمدی جس وضاحت و خوش اسلوبی سے یہ احوال اس کتاب میں درج ہیں دیکھنے پر موقوف ہے۔ لفظ بلفظ اسکا جوشش میں متقاضی اثر کرتا ہے پڑھنے والوں کے دلوں سے پوچھنا چاہیئے کوئی ایسی کوئی قسمت نہ رہا ہوگا کہ جس نے اس کتاب سے عشاق نبوی کو سینے سے دشمن نہ کیے ہوں چند سال سے یہ کتاب بعض صفات نایاب ہو گئی تھی اور بوجہ چند اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا اسکی فقط ایک کتاب کو ورثہ سے بشفقت اجازت پائی تو خوشی خوشی چھپا کر بلحاظ فائدہ رسانی قیمت مجلد سے اور بے جلد ہے رکھدی گئی بہتیرے نسخے فروخت ہوئے اور چند ہی باقی ہیں شائقین جلدی کریں ورنہ پھر کتاب کا ملنا حسب سابق دشوار ہوگا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہے کتاب ملنے کا پتہ

(پتہ) المشتہر میگلو تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب

مجرب ادویات

عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ۔ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہیں۔ بڑھاپے کے ضعف، جسم کی کمزوری تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی تفریح دل۔ ضعف باہ تحسین رنگ۔ اور ہضم غذا کے واسطے نہایت فائدہ کرتا ہے تقویت اعصاب مقوی و مشتہی اعلیٰ درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزا سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر ایک پیر و جوان بچہ و زنان بخوبی فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل ہے تین بوتل صہ۔

تقویت النساء حیض اور رحم کی ساری بیماریاں۔ غشیان سے بیخوابی سیلان حیض اختناق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جنکے باعث علاوہ گوناگون تکالیف برداشت کرنے کی بہت سی مستورات اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں ہماری اس تیر بہدف دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے چند آزمائش کرنیوالے اسکو بخوبی ثابت کر کے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرما چکے ہیں قیمت ایک شیشی ۱۲ اونس سے ۲/ ۔ ۴ اونس عہ/

طلا جو لوگ جوانی کی غلطکاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنیکو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے نظیر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے ہیں اگر ہمراہ ہماری الف لیلہ (حب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصابی کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی سے/

دافع لواسیر خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہو جاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کی کھانیکی حاجت نہیں رہتی تھوڑے عرصہ کی ہو تو صرف ایک پڑیہ ورنہ دو یا تین پڑیاں کھانی چاہئیں قیمت فی پڑیہ ۸/ دو پڑیہ عہ تین پڑیہ ۱۲/

بالوں میں لگانیکا تیل خوشبودار۔ بجائے چنبیلی یا دیگر خوشبودار روغن کے اس تیل کا لگانا بدرجہا بہتر ہے۔ دماغی بیماریوں مثل نزلہ ضعف دماغ ضعف بصر کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں قیمت فی بوتل للعہ نصف بوتل عہ

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مہتمم کارخانہ ادویہ انگریزی و یونانی چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

امرتسر ۸ شعبان سنہ ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۲۸ [illegible] سنہ [illegible] جمعہ مبارک

[illegible] نمبر ۱ قیمت [illegible] سالانہ

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت کرنا اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلق درست کرنا

گورنمنٹ عالیہ سے عــہ

والیان ریاست سے ــہ

رؤسا اور جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے عــہ

قیمت پیشگی

نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ٹکٹ آنے پر

نامہ نگار و دیگر مضامین اور تازہ خبریں باشرط پسند مفت درج ہونگی

اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت منیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے

[illegible] ہر خریدار کو نمبر خریداری لکھنا ضروری ہے

الحمد للہ

اہلحدیث کا سال ختم ہونے کو ہے قمری حساب سے تو ختم ہی ہے مگر شمسی حساب سے ایک ہفتہ باقی ہے اسلئے حسب قاعدہ مقررہ عملہ اہلحدیث اپنے ناظرین سے ایک ہفتہ کی رخصت لیتا ہے تاکہ بعد فراغت آرام کے سال نو کے لئے تازہ دم ہو کر حاضر ہو سکے پس ناظرین ایک ہفتہ اس کی غیر حاضری کو رخصت قرار دے کر دوسرے ہفتہ انتظار کریں جن اصحاب کا چندہ ختم ہو گا انکے نام سال کا پہلا پرچہ وی پی ہوگا مطلع رہیں۔ اگر کوئی عذر ہو تو اطلاع دیں۔ فہرست چندہ [illegible] دیں ◆

مرزا صاحب قادیانی مسیح موعود ہیں یا آریہ سماجی ہیں

قیامت ہو کہ فتنہ ہو غضب ہو بلا تم ہو خدا جانے پری ہو حور ہو انسان ہو کیا تم ہو

مرزا صاحب کی مخالفت اور مناظرے جو آریہ سماج سے بذریعہ مطبوعہ کتابوں کے ہوتے رہے ہیں اور ہو رہے ہیں کسی سے مخفی نہیں کہ براہین احمدیہ لکھی تو اکثر حصہ آریوں کے جواب اور رد میں تھا سرمہ چشم آریہ لکھا تو اسی گروہ کے جواب میں تھا تصدیق لکھوائی تو اسی فرقے کے رد میں۔ نور الدین لکھا گیا تو اسی مذہب کے جواب میں۔ نیوگ ناول بنا تو اسی گروہ کے شرمندہ کرنے اور انکے حیا سوز مسئلہ نیوگ کے نتائج قبیحہ دکھانے کو۔ نسیم دعوت وغیرہ کئی ایک کتابیں لکھیں۔ ان وجوہ سے ہمارے ناظرین عنوان بالا کو غلط سمجھینگے اور کسی ذاتی رنجش پر حمل کرینگے۔ مگر حاشا للہ کہ ہم نے یہ عنوان کسی ذاتی رنجش سے لکھا ہو بلکہ واقعات صاف اسکے شاہد ہیں چنانچہ درج ذیل ہیں۔

مرزا صاحب اپنے لاہوری لیکچر میں کہتے ہیں بیساختہ کسی جذبہ میں آکر لکھ مارا ہے کہ:

"چونکہ خدا قدیم سے خالق ہے اسلئے ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے لیکن اپنے شخص کے اعتبار سے قدیم نہیں" (ص ۳۹)

مطلب مرزا صاحب کا یہ ہے کہ موجودہ دنیا گو قدیم نہیں لیکن اس سے پہلی دنیا اور اس سے پہلی دنیا علے ہذا القیاس دنیا کا سلسلہ قدیم سے ہے جب سے خدا ہے تب سے مخلوق ہے یا یوں کہیے کہ خدا کی قدامت اور دنیا کی نوع کی قدامت برابر چلی آتی ہیں۔

اب اسی مسئلہ کی بابت سوامی دیانند بانی آریہ سماج کی کتھا سنیئے وہ کیا اپدیش دیتے ہیں۔

سوال جگت یعنی دنیا کا آغاز ہے یا نہیں۔ **جواب** نہیں۔ جیسے دن کے پہلے رات اور رات کے پہلے دن نیز دن کے پیچھے رات اور رات کے پیچھے دن برابر چلا آتا ہے اسی طرح پیدائش کے پہلے پرلے (فنا) اور پرلے کے پہلے پیدائش۔ نیز پیدائش کے پیچھے پرلے اور پرلے کے بعد پیدائش ازلی زمانہ سے یہی دور چلا آتا ہے اسکا شروع یا انتہا نہیں۔ البتہ جیسے دن اور رات کا آغاز اور اختتام دیکھنے میں آتا ہے۔ اسی طرح پیدائش اور پرلے کا آغاز اور اختتام ہے۔ (ستیارتھ صفحہ ۲۹۵)۔

ناظرین ان دونوں عبارتوں کو ملاکر پڑھیں الفاظ تو بیشک مختلف ہونگے مگر مضمون بالکل ایک ہے بعد غور کرنے کے ہماری مضمون کی تصدیق کا ایک کارڈ ہمکو لکھیں کہ ہمنے کوئی غلطی کی ہے؟ یا مرزا صاحب خود ہی دل سے آریوں کی حمایت میں ہیں۔ آریہ اس موقع پر مرزا صاحب کو مخاطب کرکے یہ شعر پڑھیں تو بجا ہے ؎

کون کہتا تھا کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

لیکن یہ خیال رہے کہ مرزائی اور ان کے موافق دوست آریہ سماجی اسبات پر بھولے نہ پھریں کہ اتنے بڑے مہین وجہان مدعی خالقیت زمین و آسمان* نے تائید کردی بس اب ہمیں اور کیا چاہئے سو آریہ اور مرزائیہ کے اس وحدت الوجود کو تو ہم انکو مبارکباد کہتے ہیں لیکن مسئلہ کی غلطی اظہار کرنے کو مختصراً اتنا کہتے ہیں کہ نیوگ کی سچائی کے بعد یہی ایک مسئلہ ہے جو آریہ سماج کا ہے اہل علم کے ماننے کے لائق نہیں ہے ایک مرزا نہیں بیسیوں مرزا ہی مل کر اس میں آپ کے حامی اور مددگار بنجائیں۔ وہ جسقدر امداد کرینگے وہ اس سے زیادہ نہ ہوگی کہ ع سگ چو تر شد پلید تر باشد

---

* مرزا صاحب نے ایک کتاب میں لکھا ہے کہ میںنے کشف میں دیکھا کہ مجھے خیال آیا تو میںنے زمین آسمان پیدا کر دیئے۔

سنئے۔ کچھ شک نہیں کہ دنیا اجسام کا نام ہے (مادہ اگر آریوں کے خیال میں کوئی شے ہو تو اُسکا نام دنیا نہیں وہ ایک مفرد حالت میں ہے) اور اجسام جتنے بھی ہوں سب کے سب مرکب ہیں اور مرکب کوئی بھی ہو حادث ہے کیونکہ اُسکی ترکیب ہی بتلا رہی ہے کہ میرے اجزا ایک وقت میں از ہم جدا تھے۔ نتیجہ صاف ہے کہ کوئی جسم قدیم نہیں کوئی دنیا قدیم نہیں۔ دنیا کا سلسلہ قدیم نہیں۔ علاوہ اسکے جب دنیا کا ہر فرد حادث ہے تو مرزا صاحب کی یا آریہ سماج کی کونسی منطقی دلیل اثبات کی مقتضی ہے کہ اُسکی نوع کو قدیم کہا جاوے۔ کیا کسی نوع کا وجود خارجی بغیر کسی فرد کے ہو سکتا ہے پھر کیونکر ممکن ہے کہ سلسلہ کے تمام افراد تو حادث ہوں مگر سلسلہ اُسکا قدیم ہو۔ کیا کوئی مرزائی یا آریہ اخبار اسکی دلیل ہمیں بتلا دیگا۔ مگر دلیل بتلانے سے پہلے ہمارا رسالہ **حدوث دنیا** دفتر ہذا سے بقیمت ۲ر منگا کر دیکھ لیں۔

تبدیل نام

نمبر ۴۷ میں اس عنوان کو دیکھکر جماعت اہل حدیث کو جسقدر صدمہ ہوا اُسکا اندازہ اُن خطوط سے ہو سکتا ہے جو اس مضمون کے متعلق دفتر میں موصول ہوئے ہیں تمام کو نقل کرنا تو مشکل ہے ایک خط اُنہیں سے بالاختصار بیان نقل کیا جاتا ہے

شیخ محمد نوح صاحب ضلع پرسا تحریر فرماتے ہیں:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج بتاریخ ۲۲ رجب سنہ ۱۳۲۲ھ بذریعہ اخبار اہل حدیث نمبر ۴۷ ظاہر ہوا کہ نام اس اخبار کا بجائے کوئی دوسرا رکھا جانیوالا ہے۔ کیوں؟ اسلئے کہ آمدنی بہت کم ہوئی۔ فائدہ چہ معنے دارد سو ڈیڑھ سو روپیہ خسارہ ہوا۔ کیوں خسارہ ہوا؟ جماعت اہلحدیث کی ناواقفی سے۔ صاحب اپیلا اخبار تھا جو اہلحدیث کے نام سے شایع ہوتا تھا جس سے اکثر افراد اہلحدیث کو ایسی خوشی تھی جیسے کسی نا اُمید کے گھر لڑکا پیدا ہونے کی ہوتی ہے بمقابلہ خصم تذکرہ کرنے اور دکھانے کا کیا اچھا موقع تھا۔ ہر فرد اہل حدیث کو اختیار تھا کہ جس مسئلے میں چاہے اپنی تحقیق آزادانہ طریق سے ظاہر کرے کچھ بھی روک ٹوک نہیں۔ مگر افسوس صد افسوس اب یہ سب ہونا غیر ممکن۔ کیوں؟ اسلئے کہ جب محض بخیال مخالفین اہل حدیث نام اخبار اہل حدیث تبدیل کرنیکی رائے ٹھہری۔ تو مضامین انکے خلاف کیونکر چھپ سکتے ہیں اگر مضامین اُن (مخالفین) کے خلاف شایع ہوں تو پھر وہی نتیجہ نکلیگا جسکی وجہ سے آج نام بدلنے کی نوبت آ رہی ہے۔ بس ایسی حالت میں وہی مضامین درج اخبار ہونگے۔ جو عام پسند ہوں اور کسی کے خلاف نہوں اگرچہ حق بات چھپانے اور ترک کرنے کی بھی نوبت آوے۔ پھر اسوقت کوئی بھی خصوصیت اس اخبار پر عام اخباروں پر باقی نہیں رہیگی۔ اسوقت بھی بہت سے ایسے اخبار نکلتے ہیں جنمیں کچھ نہ کچھ اسلامی باتیں بھی رہا ہی کرتی ہیں۔ علاوہ اس کے ایک امر اور بھی غور طلب ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر نام اور کارروائی تبدیل کر دینے سے کہیں اس اخبار کی ترقی ہوئی اور غالباً ضرور ہی ہوگی جیسا کہ عام اخباروں کی ہو رہی ہے تو اُسکا بہت بڑا اثر نتیجہ نکلیگا۔ یعنے بہتیرے بندگان خدا ترقی کے خیال میں اگر اپنے مدرسونکا نام اور اپنے رسالوں کا نام۔ یہانتک کہ اپنا نام بھی بدل دینے پر آمادہ ہو جاوینگے اور بدل دینگے صاحبو! اگر خدا نخواستہ وہ اب بھی ہوا جیسا میں خیال

کر رہا ہون تو یہ سب ہمارے ہی قصور سے اور ان سب کا وبال ہم ہی لوگون کی گردن پر بن گیا۔ یاد رہے کہ ہم لوگون کی اس حرکت پر مخالفین بڑی بڑی خوشیان منائینگے اور بغلین بجائینگے۔ اور ایسی ایسی بے نقط سنائینگے کہ الامان والحفیظ۔ پھر اسوقت سوائے سکوت یا تاویل کے کچھہ نہ بن پڑیگی۔ اُٹھو جاگو ہمت کرو۔ کم سے کم اتنا تو کرو کہ آمدنی خرچ کے لئے کفایت کرے۔ اور ان بُری نتیجون کے دیکھنے اور سننے کی نوبت نہ آوے

بخدا جس وقت سے مینے اخبار مین یہ دیکھا ہے کہ نام اہل حدیث تبدیل کرنے کی رائے ہے کف افسوس ملتا ہون اور کہتا ہون ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

میر مصطفےٰ علی صاحب ناگپوری لکھتے ہین :-

افسوس ہے کہ اسقدر اہل حدیث ہوکر اخبار کی اشاعت پوری نہوئی اور خریدار زیادہ نہونے کی وجہ سے نقصان ہوا۔ حالانکہ اشتہار بھی نکالا گیا اور تجویز بھی بتلائی گئی خیر ہر ایک اہل اسلام کو چاہیئے کہ اسکو جاری کرائین اور اپنے دوستون کو ترغیب دین۔ یہ پرچہ مذہبی ہے مسلمانون پر توحید و سنت کی خوبیان ظاہر کرنیوالا شرک و بدعت سے بچانیوالا۔ مخالفین اسلام کو جواب دینے والا اور دنیا کی صحیح صحیح خبرین بتانیوالا مسائل و فتوی بھی درج ہوا کرتے ہین۔ جس مسئلہ کی ضرورت ہو ایک کارڈ لکھدیا اور جواب گھر بیٹھے مل جاتا ہے۔ خدا مولوی صاحب کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے اور اخبار کو ترقی دے۔ غرض اسکی جتنی خوبیان بیان کی جاوین تھوڑی ہین امید قوی ہے کہ آیندہ از راہ نوازش و ہمدردی اسلام جمیع حضرات اہل اسلام ضروری اسکی طرف توجہ فرمائینگے اور اپنے خیالات کا مجموعہ بلکہ اپنا سمجھہ کر دل و جان سے اسکی اشاعت کرینگے اللہ جزائے خیر دیگا۔ مین یہ بھی مناسب سمجھتا ہون کہ آیندہ بجائے عا سالانہ کے قیمت مبلغ ۱۲ کر دیئے جائین تو بہتر ہے۔ اگر خیال کیا جائے تو کچھہ زیادہ نہین ہے۔ اُمید ہے کہ ہمارے دوست ناظرین اخبار اسکو بخوشی منظور کرینگے۔ فقط۔

ایسا ہی کئی ایک اصحاب نے افسوس ظاہر کیا۔ چونکہ کثرت رائے اسی جانب ہے کہ نام تبدیل نہین ہونا چاہیئے۔ اسلئے ہمارے ناظرین خصوصاً اس پرچہ کے شیدائی اطمینان رکھین کہ اس اخبار کا نام تبدیل نہین ہوگا اور بدستور

اہلحدیث

ہی کے نام سے پکارا جائیگا۔ مگر پھر وہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ صورت مین جو حالت ہے یہ تسلی دہ نہین۔ بلکہ ؎

ڈر ہے کہ کہین نام ہی مٹجائے نہ اسکا
مدت ہوا سے زبان بیٹھ رہا ہے

اسکی یہی کوئی صورت ہے بس یہی کہ اسکی اشاعت کثرت سے ہو۔ ایک ایک خریدار کوشش سے دو دو خریدار مستقل بنائیں جن دوستون نے فائل رکھی ہوئی ہو وہ دیکھہ سکتے ہین سال بھر کے بعد دو روپے بارہ آنے مین مع محصول کتنی کتاب طیار ہوئی ہے۔ پھر لطف یہ کہ تازہ بتازہ نو بنو اسپر بھی اگر کوئی صاحب گرانی قیمت شکایت کرین یا کسی کے حق مین تخفیف قیمت کی سفارش کرین تو اسکے معنے بجز اسکے کیا سمجھے جائین کہ وہ صاحب اس پرچہ کو قدر کی نگاہون سے نہین دیکھتے۔ سال اوّل

مین جن صاحبون کو تخفیف قیمت کی گئی تھی اسکی وجہ بھی انکو معلوم ہے نیز اخبار بھی بہ نسبت اول کے ڈیوڑھا ہے اسلئے وہ گمان نہ کرین کہ ہمارا سالانہ تاوان سے بہ نسبت سابق کچھ زیادہ ہے آیندہ کو تخفیف کی درخواست کرنا گویا اخبار بند کرانے کی درخواست کے برابر ہے

(ایڈیٹر)

خوشخبری

اہل حدیث خدا کے فضل سے ایک سال کی عمر کو پہونچا ہے جسکی یادگار قایم کرنا ضروری ہے اسلئے یہ تجویز قرار پائی کہ کتب خانہ ثنائی کی کل کتابون کی قیمت مین ۳؍ نومبر ۱۹۰۴ء یعنے سال دویم کے پہلے پرچے کی اشاعت تک ثلث قیمت کی تخفیف کردیجائے پس ناظرین فہرست ملاحظہ کر کے اس یادگار سے فایدہ اٹھاوین

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
تفسیر القرآن بکلام الرحمن عربی	[illegible]	[illegible]
نکاح اربعہ	۲؍	۱؍
تفسیر ثنائی اردو چار جلد جن مین ۴ پارے	مع محصول ڈاک	[illegible]
تقابل ثلاثہ	عہ	۱۰؍
الہامی کتاب	۱۰؍	۶؍۹
حق پرکاش	۱۲؍	۸؍
اب اسلام	۶؍	۴؍
دب العرب	۸	۵؍۶
الہامات مرزا	[illegible]	۳؍۶
اسلام اور برٹش لاء	۵؍	۳؍۶
اہل حدیث کا مذہب	۴؍	۲؍۹
بحث تناسخ	۳؍	۲؍
حدوث دنیا	۲؍	۱؍۳

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
حدوث وید	۱؍	[illegible]
ہفوات مرزا	[illegible]	[illegible]
آیات متشابہات	۳؍	۲؍
السلام علیکم	۱؍	[illegible]
اسلامی تاریخ	۱؍	۱؍
خصائل النبی	۱؍	[illegible]
رسوم اسلامیہ	۱؍	[illegible]
شریعت و طریقت	۱؍	[illegible]
ہدایت الزوجین	۱؍	[illegible]
عورت کی زندگی	۱؍	[illegible]
شادی بیوگان اور نیوگ	۱؍	[illegible]
الہام	۱؍	[illegible]
تہذیب	[illegible]	[illegible]

المشتہر

مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

معلومات عامہ

گذشتہ ہفتہ

اسوقت تک حجاز ریلوے کا چندہ ایک کروڑ بیس لاکھ جمع ہوا ہے اور لائن دمشق سے معان تک تیار ہوگئی ہے جو قریبًا ۴۰۰ کیلومیٹر ہے اور معان سے مدینہ منورہ ۹۰۰ کیلومیٹر ہے از انجملہ سو کیلو میٹر تک لائن تیار ہے۔

یورپ مین جو مردم شماری ہوئی ہے اسکے بموجب فرانس مین ۳۸ لاکھ ۴۲ ہزار کتے ہین گویا سو آدمیون مین ۵ کتے ہین اور ہالینڈ مین ہزار مین ۴۳ ہین۔ انگلینڈ مین ہزار مین ۳۸۔ اور جرمنی مین ہزار مین ۳۱۔ اور سویڈن مین ہزار مین ۱۱ کتے ہین۔

۷؍ اپریل گذشتہ کو [illegible] شماری مین شہر [illegible] کی کل

آبادی ۱۲ لاکھ ۶۰ ہزار ۱۷۶ تھی اور سوازی لینڈ کی آبادی ۵ ہزار ۸۴۴ کی۔

اول الذکر ملک میں گوروں اور کالوں اور دیگر اقوام کی تفصیل حسب ذیل تھی:- گورے ۲۹۹۳۲۷ - دیسی وحشی ۹۲۵۴۹۰ دیگر اقوام ۲۲۸۹۱ -

لندن کے پچیس بڑے تھیٹریکل کمپنیوں میں ایک شب میں ۲۸ ہزار ۶ سو آدمی تماشہ دیکھ سکتے ہیں۔

انگلستان کے سوا یورپ کے سارے ممالک میں تاجران بیضہ ماکیان انڈوں کو بھورے رنگ میں رنگ کر فروخت کرتے ہیں تاکہ تجارت میں دیگر یورپی ممالک سے پیچھے نہ رہیں

ایک ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ جو عورت بمقابلہ کھڑی ہونے کے بیٹھی ہوئی میں زیادہ لمبی قد کی معلوم ہو اسکی عمر زیادہ ہوگی۔ یعنے وہ زیادہ دنوں تک جئیگی۔

نیز اُسنے یہہ بھی کہا ہے کہ اوپر کے جسم کے حصہ کا زیادہ لمبا ہونا دل اور پھیپھڑوں کے بڑے اور قوت ہاضمہ کی تیزی کی نشانی ہے۔

سیام میں بعض پلے ہوئے ہاتھیوں سے دایہ کا کام لیا جاتا ہے اُن لوگوں کا یہہ قول ہے کہ ہاتھیاں بچوں کی حفاظت بہت اچھی طرح کرتی ہیں۔

سرکاری رپورٹ سے معلوم ہوا کہ سنہ ۱۹۰۵ء میں ۲۸۱۳۶ ہنڈرڈویٹ بنولے ۷۱ ہزار ۳۰۷ روپے کے ممالک غیر میں ارسال ہوئے اور سنہ ۱۹۰۱ء میں ۲۰ لاکھ ۳۶ ہزار ۵۶۷ ہنڈرڈویٹ بنولے ۴۶ لاکھ ۳۸ ہزار ۱۵۳ روپیہ کے۔

سال گذشتہ میں ۳۰ لاکھ ہنڈرڈویٹ بنولے ۹۱ لاکھ روپیہ کے باہر گئے۔ غیر ممالک میں اسکا تیل نکالا جاتا ہے۔

دنیا کی مشہور شہروں میں غالباً سب سے چھوٹا شہر سنگاپور ہے یہہ شہر اکتوبر سنہ ۱۸۱۹ء میں قائم ہوا تھا آج یہی شہر دنیا کے مشہور شہروں میں بلحاظ دولت و آبادی درجہ چہارم میں قرار دیا گیا ہے۔

انگلستان کی حال کی مردم شماری سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ وہاں بہ نسبت [illegible] ایکٹرس زیادہ ہیں و [illegible] ۳۶۶۲۵ - ایکٹر اور ۳۶۷۹۲ - ایکٹرس ہیں۔

جنوبی افریقہ میں ایک نیا سانپ پایا جاتا ہے جو درازی میں ۵ فیٹ سے ۸ فیٹ کا ہوتا ہے یہہ سانپ بخلاف دوسرے سانپوں کے آدمی کا دوست اور سانپوں کا دشمن ہے۔ بڑے بڑے اژدہوں کو پانچ منٹ میں مار سکتا ہے۔

باوجود اسقدر تعلیم کے یورپ میں اوہام پرستی و ضعیف الاعتقادی ابتک موجود ہے۔ یورپ والے تیرہ کو منحوس سمجھتے ہیں حتے کہ تیرہ آدمی ایک ساتھ ہو کر کھانا نہیں کھا سکتے۔

یورپ میں یہہ بھی مشہور ہے کہ ساتویں بیٹے کا ساتواں بیٹا طبیب لاثانی ہوتا ہے جسکے ہاتھ لگتے ہی مریض اچھے ہو جاتے ہیں اس قسم کے بچے پیدا ہوتے ہی ڈاکٹر مشہور ہو جاتے ہیں۔

اہل یورپ جمعہ کو منحوس خیال کرتے ہیں نہ سفر کرتے ہیں نہ مکان جدید میں جاتے ہیں نہ ناخن ترشواتے ہیں اور بعض تو لباس تک نہیں پہنتے۔

اتوار کے روز پیدا ہونا خوش قسمتی پر دال ہے الیون کی نسبت سمجھتے ہیں کہ وہ کبھی پھانسی نہیں پائیگا اور نہ پانی میں ڈوبیگا۔ اگر کوئی شخص بعد تناول طعام کانٹا چھری کو صلیبی شکل پر رکھدے تو اُسپر ضرور آفت آئیگی۔ یورپ کے ملاح جہاز پر سوار ہو کے سیٹی نہیں بجاتے۔

ہندوستان کے سکولوں میں ہر ایک پچاس لڑکوں پر ایک لڑکی پڑھتی ہے۔

آٹھ دس قطرے کاربالک ایسڈ کو ایک گرم بیلچہ پر رکھا جائے تو اُسکے ابخروں سے مکھیاں دور ہو جائینگی۔ اسی طرح کافور بتی لیمپ میں جلایا جائے تو مچھروں کے لئے مجرب ہے۔

الکو کے قریب مقام نیوادہ میں ایک صابون کا پہاڑ ہے۔ صابون نرم ہوتا ہے پر ہوا لگتے ہی سخت ہو جاتا ہے۔ اسمیں نیچرل طور سے ہر ایک ایش سوڈا اور بوریٹ آف لائم ملا ہوا ہے

لارڈ الیری کے پاس ایک کتا تھا اُسنے ایک مہینہ میں یہ

سیکھ لیا تھا کہ کھانا پانی باہر جانے کی اجازت مانگنے کے لیے ایک کارڈ اٹھا لاتا تھا۔ کارڈ کی تمیز صرف "کھانا" "پانی" "باہر" سے کرتا تھا جو ان کارڈوں کے پر تحریر تھے۔

دارالسلطنت پیکن میں گیارہ سو برس سے ایک اخبار چھپتا ہے اس سے زیادہ پرانا اخبار کوئی نہیں۔

تخت دہلی لنڈن میں ہے اسکے مقابلہ کا کوئی تخت ساری دنیا میں نہیں ہے۔

جس طرح کہ کولمبس کو ریلوقر نے دنیائے جدید ڈھونڈھ نکالی تھی اسی طرح انگلش سیاح قطب غربی تک پہنچ گیا۔

زار روس کے پاس ایک کڑا طلائی مرصع ہے۔ جس پر ساری دنیا کی سلطنتیں نمایاں کی گئی ہیں اور ہر ایک سلطنت کو ایک قسم کے جواہر سے کڑے پر نمایاں کیا ہے۔ (باقی آئندہ)

(ابوالحامد محمد ظفر حسین احسن آزاد دانی بہاری)

حفظ صحت

باب حفظ صحت میں ستہ ضروریہ کا پانچواں امر سونا اور جاگنا ہے جو مفید صحت یعنی اثبات صحت حاصلہ و رد صحت زائلہ کے لحاظ سے دن رات کے ۲۴ گھنٹے کو اس طرح سے تقسیم کرنا چاہیئے کہ بعد از سقوط قمر ثالث (یعنی تیسری تاریخ کے چاند ڈوبنے کے وقت) جو تخمیناً ۹ بجے کا وقت ہوگا سونے کے لیے آمادہ ہو جانا چاہیئے اور نیند کا اندازہ دس بجے رہے (شارع نے بھی عشاء کی نماز پڑھنے کا وقت معتاد اکثر یہی رکھا تھا اور قبل [illegible] کے سونے اور بعد اسکے مسامرت یعنی قصہ گوئی کو منع [illegible] اس کے منع کو علاوہ حفظ صحت منافع اُخروی بھی حاصل ہونگے) اگر اس شخص کو درمیان میں چار بجنے سے پہلے پیشاب وغیرہ کسی حاجت ضروری کے لیے اٹھنے کا اتفاق ہوا کرتا ہو۔ تو رفع اس کا درمیانی کی غرض سے بقدر جبر نقصان پہنچتا ہے۔ وہ صبح چار بجے اٹھ جایئے اس طرح سے سونے کی عادت کرنے میں اکثر تخمیناً چھ گھنٹے رات کا سونا ہوگا اور سحر خیزی کی عادت ہو جائیگی۔ جو بالخصوص بعد صبح صادق اسفار کے قبل تک باہر کی صاف تازی ہوا خوری کا (جو گرد و غبار کو شبنم سے دبائے رکھتی ہے) موقع دے گی پھر گیارہ ساڑھے گیارہ سے بارہ ساڑھے بارہ تک یعنی دن کو قیلولہ کرنا لیکن جو شخص صبح کو بطرز مذکورہ بالا نہ اٹھے اور پڑا سوتا رہے اسکے حق میں دن کا قیلولہ کرنا ردی مبلد ہے۔ عامہ ناس اسلامی کے واسطے بالخصوص بطرز مذکورۃ الصدر سونا جاگنا علاوہ موافقت اصول طب کے موافقت سنت اور اکثر عادت عامہ اہل قرون ثلثہ کے ہے اور ازدیاد ذخیرہ اُخروی عمل بالحدیث بھی ہے اور اپنے کو دل کے شائق اشغال دنیوی کے واسطے چست و تندرست رہنا عادت کرنے سے اسقدر سے کم چار گھنٹے سونے میں بھی صحیح رہ سکتا ہے۔ باینہمہ جسقدر لڑکا خورد تر ہو اسقدر سونے کی مقدار زیادہ بدفعات متفرقہ مناسب ہوتی ہے اور جسقدر آدمی عمر رسیدہ ہوتا جاتا ہے اسقدر نیند اسکے حق میں مفید تر ہے اگرچہ عمر کا زیادہ عمر میں نیند نہیں آتی۔ اور جیسی روز افزون تحلیل عمری دیتقلہ سے ہوتا ہے) اور سارے حقوق متعلقہ ذاکر نیکے واسطے کافی وقت ملیگا فان لنفسک علیک حقا و لعینک علیک حقا و لزورک علیک حقا و لزوجک علیک حقا و لجسدک علیک حقا و للہ علیک حقا۔

متفرق علاج جو کہ مضمون سابق سے ملحق ہے

طاعون کی گلٹی نمودار ہوتے ہی سر گلٹی (یعنی وسط گلٹی) پر [illegible] لگائی جائیں اور اوپر اسکے ایک آب بادیدہ چھڑک دیا جائے اور جو اس کے نہایت تقیح لگا کر حوالی پر اسکے بڑے قسم کی جونکیں نیچے کی جانب بشکل ہلال لگا دی جاویں۔ بعدہٗ اوپر سے السی کی پلٹس باندھی جاوے تو نہایت مفید ہوتی ہے۔ اگر بن ران کی گلٹی [illegible] ہو ناک اور بڑی ہو تو فوراً اٹھ جاتا ہے۔ نیچے دونوں جانب گہرا [illegible] سے گرم کر کے دینا چاہیئے کہ فوراً ابھر اٹھے اور ایک [illegible] اندمال کی دوا تو دی جاوے بلکہ بہایا جائے اس علاج سے اگر آباد [illegible] میں اشاعت طاعون کے زمانہ [illegible] فیصدی پچیس اور آخر میں [illegible]

اچھے ہونے لگے منضج گولیان جنسے لوگون کو بہت فائدہ ہوا ہے میرے پاس ہر چہار قسم کی تیار ہین۔ گو مسہل دوگا ہے منضج کی جو ضرورت ہوتی ہے اسواسطے بعینہٖ ہر قسم کی پٹنہ محلہ صادقپور مولوی محمد اسحاق صاحب سے مل سکتی ہین اور شفاخانہ یونانی لوکلفنڈ سے بھی۔ والسلام خیر ختام۔ فقط

(عبدالرزاق عفی عنہ صادقپوری عظیم آبادی)

کھلی چٹھی

(بعالیخدمت جناب پنڈت بھگوان دین صاحب پریسیڈنٹ آریہ سماج ممالک)

(متحدہ آگرہ و اودھ)

جناب نے ۱۷ر اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء کو بوقت شب درمیان لیکچر کے تین باتین بیان فرمائی تھین اور ثبوت کوئی نہین دیا تھا بغرض تلاش حق ثبوت کی اشد ضرورت ہے بذریعہ تحریر جواب مرحمت ہو۔

اوّل۔ ایک مچھلی کا منو سے کہنا کہ تو مجھے مت مار بلکہ پال۔ انہون نے اسکے کہنے سے اسکو پالا اور وہ بڑھتے بڑھتے بحدے بڑی ہوئی کہ اسکے رہنے کا گڑھا منو جی کو سمندر سے ملانا پڑا۔ اور جب طوفان آیا تو منو نے وہ کشتی جو مچھلی کے حکم سے بنائی تھی مچھلی کے سینگون سے باندھی۔ الخ

(اس سے منو کا مچھلی خور ہونا ضرور ثابت ہوا)

دوم۔ گوتم بدھ نے ماہیت اشیا معلوم کین ویدکی تہ تک نہ پہنچے پرکرتی کی راہ نہ پائی۔ ماہیت اشیا ہی مین رحلت فرمائی آنجہانی ہوئے اور اسی آنجہانی کے پیرؤون کی شاگردی مسیح نے تبت مین کی اور یہودیون مین جا کر عیسائی مت پھیلایا۔

سوم۔ شنکر آچارج نے اپنشدون ہی مین سے آگے ویدکی تہ تک نہ پہنچے انکی تو پہلی تعلیم دی ہم دو بیوپاری عرب مین پہونچی عرب کے زمانہ مین آریون کا گذرگاہ تھا وہ افریقہ اور روم آتا جاتے عرب مین قیام کیا کرتے تھے اب کسی نے لا الٰہ الا اللہ بنا لیا تو کیا کوئی نئی بات ہے وہی ویدون کی تعلیم ہے اور جو کچھ ویدون کی تعلیم پارسیون سے محمد صاحب نے پائی۔ عرب مین پھیلائی کوئی نئی بات نہین۔ سنسکرت نمس اور محمد صاحب کی نماز ایک ہی چیز ہے کہ لفظ نمس سے نماز بنا ہے وغیرہ۔ حالانکہ نماز لفظ فارسی ہے عربی نہین۔

براہ عنایت بحوالہ کتب معتبرہ جواب سے مشکور فرمایئے ہمنے لیکچر کے اختتام پر دریافت کیا تھا کہ پنڈت جی صاحب صبح تک رہینگے یا جائینگے اسوقت معلوم ہوا کہ آپ جائینگے۔ ہمنے علے الصباح رقعہ ہذا کی نقل بالو گرپرشاد کے ہاتھ آپکی خدمت مین بھیجی۔ نہ معلوم آپ تک پہونچے یا نہین۔ کوئی جواب نہین ملا۔ جلسۂ لیکچر مین ۵۰۰ سو آدمی سے کم نہین تھے اور آپ نے بیتکلف فرضی بیانون اور جھوٹے مضمونون سے آریون کو خوش کیا اور مسلمانون عیسائیون کا دل دکھایا۔ اور رقعہ کا کوئی جواب نہین دیا۔ مجبوراً بذریعہ اخبار اہلحدیث امرتسر کھلی چٹھی ارسال ہے امید کہ جواب سے سرفراز ہون۔ پندرہ روز کی میعاد ہے اگر آپ تشریف لائین تو جلسہ دعوت اسلام ہردوئی مین اپنے پورے لیکچر کا جواب علمائے اسلام کی زبان سے سن سکتے ہین۔ ع

"صلائے عام ہے یاران نکتہ دان کیلئے!"

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

رعایتی قیمت کتب

کے اعلان مندرجہ صفحہ ۵ سے فائدہ اٹھانے والے اصحاب جلد درخواستین بھیجین کیونکہ رعایت صرف ۱۳ر نومبر تک ہے۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

فتویٰ

گذشتہ سے پیوستہ

سوال (۳) زکوٰۃ کاشتکاری کی اپنی بیٹی کو دین یا مسجد کے پیش امام یا خادم مسجد کو دین یا اپنی لڑکی کو جہیز مین دین تو جائز ہے یا نہین۔

(۴) اپنے لڑکے کی بیوی کو شادی مین زیور وغیرہ دینے ضروری ہین یا نہین۔

(۵) مغرب کے وقت مقتدی دو رکعت مین دو مرتبہ التحیات پڑہے سویم رکعت مین اُسکو التحیات پڑہنی چاہیئے یا نہین۔

(میان جی عبدالرحمن ضلع بجنور)

جواب (۳) زکوٰۃ تو مسکینون محتاجون کا حق ہے جنکا نان نفقہ دینے والے کا ذمہ نہو۔ بیٹی اگر بیاہی ہوئی الگ ہے اور محتاج ہے تو دیدے۔ امام مسجد یا خادم مسجد کو بلحاظ اُنکی حاجت اور مسکینی کے دیدے تو جائز ہے نہ بلحاظ کسی خدمت اور حقوق کے۔ اپنی لڑکی کو جہیز مین دیگا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

(۴) اگر وسعت ہو تو دلوے حدیث شریف مین آیا ہے اِنَّ لِاَھْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا یعنے تمہارے گہر والون کا بہی تمپر حق ہے۔

(۵) سلام دینے سے پہلے التحیات ایک پڑہے کیونکہ حدیثون مین اسی طرح آیا ہے کہ سلام دینے سے پہلے تشہد درود اور دعا پڑہو پہر سلام دیا کرو۔

(۶) ایک شخص کہتا ہے کہ قرآن [illegible] حدیث سے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو اسلام کا ہے ثابت نہین ہوتا کیونکہ ایک جگہ اکٹھا قرآن [illegible] ہے۔ (عبدالغفور از رونیڑ)

ج قرآن شریف کا نزول گو وقتاً فوقتاً ۲۳ سال کے اندر پورا ہوگیا مگر بعد پورا ہونے کے مسلمانون کے اعتقاد مین سب کا سب ایک جگہ کے حکم مین ہے یعنے جس طرح وہ الحمد پر ایک وقت ایمان رکہتے ہین اور اس جملہ کو کلام الٰہی جانتے ہین اسی طرح والناس کے لفظ پر اعتقاد رکہتے ہین کیونکہ کوئی وقت و آن ایسی نہین کہ مسلمان کہلا کر پہلے پارہ کے کسی حکم یا جملے پر اعتقاد رکہے تو اُسی وقت اخیر کے پارہ پر اُسکا اعتقاد نہو۔ پس جبکہ قرآن مجموعہ کا مجموعہ ہمارے اعتقاد و ایمان مین ایک کلام اور جملہ کا حکم رکہتا ہے تو اگر ایک جگہ لا الٰہ الا اللہ ہے تو دوسری جگہ محمد رسول اللہ یہ علیحدگی لفظون کی ہے ہمارے اعتقاد اور ایمان مین انکے مضمون کی علیحدگی نہین ہے۔ ہان حدیثون مین تو ایک جگہ ساتھ ساتھ ہی آیا ہے۔ حدیث جبرئیلی مشہور ہے جس مین حضور نے فرمایا ہے۔ بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ یعنے اسلام کی بنا پانچ شہادت پر ہے۔ پہلی بنا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت پر ہے۔ پچھلے دنون چکڑالوی نے بہی اشتہار دیا تہا کہ اگر کوئی اقرار توحید کرائے تو لا الٰہ الا اللہ کہو اگر اقرار رسالت چاہے تو محمد رسول اللہ کہو کیونکہ خدا کی الوہیت مین کوئی شریک نہین۔ لہذا ہر ایک لفظ اپنے موقعہ پر استعمال کرنا چاہیئے۔ ان خبطیون کو اصول مذکورہ بالا معلوم نہین کہ کسی کتاب کے نزول کے لیئے تو ظروف زمان متعدد ہو سکتے ہین۔ مگر اُنکے ایمان مین تعدد نہین ہوا کرتا۔ پس جب کوئی مضمون ہمارے ایمان مین یکجا ہے تو اُسکے لفظون مین ادا کرنے سے شرک کیونکر لازم آئیگا حالانکہ شرک کا اول محل قلب ثانی لسانی ہے۔

سوال (۷) ایک شخص مر گیا اُسکے چہہ وارث مین ۳ لڑکے دو لڑکیان ایک عورت۔ ان مین تقسیم جائداد کیونکر ہوگی

(حکیم عبدالرحمن از حیدرآباد دکن)

جواب (۷) کل جائداد ۶۴ سہام پر منقسم ہوکر ۸ سہام بیوہ کو

ملینگے باقی اولاد کو فی لڑکا ۱۴ سہام فی لڑکی ۷ سہام

سوال (۸) اخبار اہلحدیث مین مرقوم تہا کہ بدعتی کے پیچہے نماز جائز ہے پہر اُسی اخبار مین تہا کہ بدعتی کا کوئی عمل قبول نہین یہ دونون لفظ متضاد ہین اگر بدعتی کا عمل قبول نہین تو نماز اُسکے پیچہے کس طرح جائز ہے (

جواب (۸) جیسے بدعتی کے عمل قبول نہونے کی بابت ارشاد ہے ایسے ہی غلام آبق (مالک سے بہاگے ہوئے) ماں باپ کے نافرمان دو مسلمان آپس مین لڑے ہوؤن کی بابت بہی ارشاد ہے کہ اُنکا عمل بہی (نماز وغیرہ) قبول نہین۔ حالانکہ اُن کے پیچہے نماز جائز ہے تو اصل یہ ہے کہ امام کی نماز مین مقتدی اُسکے ادائے ارکان کا پابند ہے اُسکے ادائے ارکان پر اُسکے ارکان موقوف ہین اُسکی قبولیت پر اُسکی قبولیت موقوف نہین۔

سوال (۹) فاحشہ رنڈی کی بنائی ہوئی مسجد مین نماز جائز ہے یا نہین اُسکے برتن مین پانی پینا جائز ہے یا نہین۔

(علی محمد از سنبہل)

جواب (۹) نماز جائز ہے مگر مسجد کا ثواب نہین کیونکہ حدیث شریف مین ہے کہ ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب اسلئے وہ مسجد شرعی مسجد نہین ہان زمین مجاز ہے۔ ایسے ہی اُسکے برتن مین پانی حرام نہین ہوتا کیونکہ وہ ظاہری نجس نہین اور مجاز ہے اُسکی نجاست تو معنوی ہے اسلئے اُسکا استعمال منع ہے مگر پانی حرام نہین ہوگا۔

سوال (۱۰) جیسے منہ کا مسواک وغیرہ سے صاف کرنا آیا ہے بغلون کا بہی نہانے سے آیا ہے یا نہ ہر روز نہاوے یا حسب ضرورت۔

(۱۱) ولا الضالین کے معنے بموجب مجموعہ سلطانی رہنمائی کے ہین اور ضالین کے گمراہ کے ہین پہر ولا الضالین کے پڑہنے سے نماز کیسے ہوگی۔ (ظہور احمد از نگینہ)

جواب (۱۰) نہاتے وقت بغلون کو بلکہ تمام بدن کو صاف کرنا چاہئے۔ ہر روز بلا ضرورت نہانا واجب نہین۔

(۱۱) دوالین پڑہنے والا اگر اُسکے معنے رہنما کے سمجہکر ایسا لفظ پڑہتا ہے تو اُسکے پیچہے نماز درست نہین اور اگر غلطی سے ایسا پڑہتا ہے اور معنے اُسکے گمراہ کے جانتا ہے تو نماز درست ہوگی۔ ایسے مسائل زلۃ القاری مین داخل ہین۔

انتخاب الاخبار

اخبار ثمرات الفنون۔ جسارت بیجا کی پاداش مین عبرت ہونے کی غرض سے نامعلوم مدت تک کے لئے بند کر دیا گیا۔

طہران کی خبرون سے معلوم ہوا ہے کہ شاہ کجکلاہ کا ارادہ ہے کہ سال آیندہ یورپ کا سفر کرین۔

شام کی خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ حیفا لائن حجاز ریلوے لائن ایکسال مین بن جائیگی۔ اور اسی مدت مین اُسکی تعمیر بہی بالکل ختم ہو جائیگی۔

لنڈن مین مسلمانان ممالک غیر کے لئے جو ہزارون کی تعداد مین وہان موجود رہتے ہین ایک عالیشان مسجد بننے والی ہے جسکا نقشہ بہی مسٹر ہاربرٹ ولیم کے ذریعہ سے تیار ہو گیا ہے اور سلطان المعظم کے ملاحظہ مین پیش ہونے والا ہے لنڈن کی کمیٹی مسلمانان کے سکرٹری مسٹر سید شہرزوری اُسے دیکہہ کر پسند کر چکے ہین یہ نہین کہا جا سکتا کہ یہ مسجد لنڈن کے کس حصہ اور کس مقام پر بنائی جائے گی۔ البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ تقریباً ۱۲۰ قدم طول مین ہوگی جسکے صحن مین صدہا نمازی کہڑے ہو سکینگے۔ عمارت زیادہ تر مختلف قسم کے پتہر کی ہوگی اور عربی عمارات قدیم کی طرز جیسے قاہرہ مین ہین مسجد کے علاوہ مسلمانون کے لئے حمام کی تعمیر کی بہی تجویز ہو رہی ہے۔

پورٹ سعید کا قرنطینہ اٹہا لیا گیا۔

قطرخان پاشا خدمات پسندیدہ کے صلہ مین [illegible]

احمد آباد مین نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن نے بالاتفاق یہ رزولیوشن پاس کیا کہ مسلمانون نے انڈین نیشنل کانگرس سے تعلق نہین رکھنا چاہیئے -

دارجلنگ مین ۱۰ ماہ حال کو متواتر ۳۰ گھنٹہ تک بارش ہوئی ۲۰ انچ کے قریب پانی برسا -

الہ آباد مین گذشتہ پیر کو ۵½ انچ اور بنارس مین ۱۷ ماہ حال کو ۹ انچ سے زیادہ بارش ہوئی -

کثرت بارش کی وجہ سے کلکتہ اور مدراس کے درمیان ایسٹ کوسٹ ریلوے کی لائن کئی جگہ سے بہہ گئی -

نانگل ضلع ہوشیارپور کے ملاح غلام محمد کو رائل ہیومین سوسائٹی کا تمغہ عطا کیا گیا -

جانورون کے علاج کے لئے شملہ مین ۷ ہزار ۵ سو روپے کے خرچ سے ایک ٹرزی ہسپتال بنایا جاویگا -

منچوریا کے کئی ایک مقامات مین جاپانیون نے روسیون کے برخلاف بغاوت کردی -

گورنمنٹ جاپان نے اپنی فوج کی جاڑون کی وردی بنانیکا جنوبی اسکاٹلینڈ کے کارخانون کو ٹھیکہ دیا ہے -

لیڈی کرزن کو آہستہ آہستہ آرام ہوتا جاتا ہے وہ کمزور بہت ہوگئی ہین -

جرمنی فوج کے ۵۲ آفیسر اور عہدیدار اپنے ماتحت سپاہیون کے ساتھ بدسلوکی کرنے کے جرم مین گذشتہ جون سے اب تک قید ہوچکے ہین -

پولیس کمیشن پر تمام لوکل گورنمنٹون نے اپنی اپنی رائے دیدی ہے اور اب معاملہ گورنمنٹ انڈیا کے زیر غور ہے -

مسٹر واگلے نے بنگال مین کارخانہ شیشہ گری کے کرنے کا ارادہ کرلیا ہے -

پنجشنبہ گذشتہ کو ایک عام جلسہ بصدارت پادری ہیلر صاحب بغرض ہمدردی حیوانات منعقد ہوا -

لع گجرانوالہ مین ایک جاٹ عورت نے اپنے خاوند کو زہر دے کر مار ڈالا اور خود ہی گڑھا کھود کر دفن کردیا - شبہ ہونے پر عورت گرفتار ہوئی اور لاش قبر سے نکال کر ہسپتال بھیجی گئی مقدمہ زیر تفتیش ہے -

ریاست جیپور مین بقول ڈیلی ٹائمز لاہور سول وار ہونے والی ہے - مہاراجہ صاحب اپنے کسی رشتہ دار پر حملہ کرنا چاہتے ہین گورنمنٹ انڈیا نے ۴۸ گھنٹہ کی لڑائی کی اجازت دی ہے فریقین زور شور سے تیاریان کر رہے ہین -

دودھ دہی مکھن نکالنے والی کلون پر جو ہندوستان لائی جاوینگی گورنمنٹ نے محصول چونگی معاف کردیا ہے -

میموریل ہال کلکتہ کی پہلی منزل تیار ہوگئی ہے -

چرس کا محصول پنجاب مین بجائے اڑہائی روپیہ کے چھ روپے سیر قرار دیا گیا ہے - (چھانگوا)

امرتسر مین ۲۲۹۵۰ کی لاگت سے نیا جیل خانہ تیار ہوگا -

مہاجرین ممالک غیر نے ولایت انقرہ مین ۶ قریے آباد کیے ہین جنکے نام حسب ذیل ہین - حمیدیہ - تیمورہ - مجیدیہ - محمودیہ - عثمانیہ وغیرہ -

سکھر سٹیشن کا ٹکٹ کلکٹر ۳۰ سالہ نوجوان نیم مجذوبی کی حالت مین ڈاک گاڑی کے نیچے کچل کر مرگیا -

لاہور کی میونسپل کمیٹی اختیارات مفوضہ گورنمنٹ کی رو سے گھوڑہ گاڑی کی ٹرامیوے کے لئے زمین حاصل کرنے کی تدبیر کر رہی ہے -

شملہ سے نواب وایسرائے بہادر کی روانگی کا ابھی تک فیصلہ نہین ہوا -

حجاز ریلوے کے افتتاح کی یادگار مین قسطنطنیہ کے محکمہ دارالضرب نے ۵۰۰ نئے نوٹ تیار کیے -

سررشتہ تعلیم ٹرکی نے بلغاریہ کے مسلمانون مین سے ۴۴ طالب العلم مصارف حکومت سے تعلیم پانے کے لئے انتخاب کئے اور آپ کے دارالخلافہ کے مدارس اور دیگر ولایت کے مدارس مین بغرض تعلیم بھیجدیا ہے -

جمال السیر فی احوال سید البشر

ہر دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کی سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہو اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پائے یہ بے مثل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکے آٹھ چمن ہیں ہر چمن روحانی لذت دیتا ہے ہر گل از بہشت کا نمونہ ہے کہانی نہیں ناول نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانح عمری اور مقدس احوال ہے امت مرحومہ کے پاس معجزات و اخلاق کے اور عبادات اور کونسی چیز ہے عربی اور فارسی شناس تو ان زبانوں کی تصنیفوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں نہ کبھی سنی نہ دیکھی یہ دو جلدیں ہیں مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ جناب مولانا الحاج شاہ عبد الحی واعظ نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا جسکی مختصر فہرست مضامین یہ ہے چمن اول انوار نبوت میں ابتداء خلقت نور محمدی قصہ اصحاب فیل کا تفصیل احوال مرقوم ہے چمن دوم گلزار نبوت میں ولادت با سعادت نبوت ہونے تک چالیس سال تک کا کل حال ہے چمن سوم بہار نبوت میں معراج شریف اور ساتوں آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے چمن چہارم اقبال نبوت میں ہجرت سے وفات شریف تک کا احوال ہے ایضاً جلد دوم بشارات محمدی۔ شمائل محمدی۔ عبادات محمدی معجزات محمدی جس وضاحت اور خوبی سے احوال اس کتاب میں درج ہیں دیکھنے پر موقوف ہے لفظ لفظ اسکا جو مقناطیسی اثر رکھتا ہے وہ اہل دل کے دلوں میں ہو پہنچا یا چاہئے کوئی بستی قریہ شہر ایسا ہو گا جسمیں کتابیں پہنچکر مشتاقوں کے سینہ روشن نہ کئے ہوں چند سال ہوئے یہ کتاب نایاب تھی [illegible] اور وہ عبارت اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا اکثر [illegible] کتاب کی جو یہ شہرت جانتے [illegible] اور [illegible] فائدہ رسانی۔ قیمت مجلد صرف [illegible] ہے اور بے جلد [illegible] کی گئی ہے [illegible] فروخت ہوئے اور جلدی باقی نسخے [illegible] علیحدہ منگوا لیں ورنہ پھر کتاب کا ملنا کمیاب ہو جائیگا [illegible]

(پتہ) لشکر [illegible] منیجر کتب خانہ اہل حدیث امرتسر

کون کہتا ہے کہ آپ جنید ہیں؟

مجھے کچھ غرض نہیں کہ لمبی چوڑی تحریر سے آپکی منتیں کروں کیونکہ ع

"خود بخود ہوتی ہے مشہور اثر دوا"

نیاز مند کی تیار کردہ معجون جسکی بابت میں نے آجتک کبھی کسی اخبار یا اشتہار میں مضمون نہیں دیا جسکا تجربہ بہت سے بیتے اپنے مطب میں [illegible] کئی اشخاص پر کیا۔ جو اپنے کیمیائی اثر کے باعث کسی طرح بری ثابت نہیں ہوئی۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت تام دیتی ہے۔ یہ معجون جسکا نام معجون جواہر رکھا گیا ہے۔ مروارید۔ عنبر۔ مشک۔ یشب۔ عقیق۔ فولاد۔ نقرہ۔ طلا۔ اور ان ادویہ مفرحہ مقویہ باہیہ سے ترکیب دی جاتی ہے جو تمام [illegible] پہلی آئی ہیں [illegible] ظاہری و باطنی بالکل دور ہو [illegible] طبیعت میں ایک [illegible] حوصلہ [illegible] پیدا ہوتی ہے [illegible] خون [illegible] پیدا اور قوت زیادہ ہو جاتی ہے۔ سیلان [illegible] [illegible]

المشتہر [illegible]

حکیم محمد ابراہیم چشتی [illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR

نحمدہ
اہلحدیث
[illegible]
کتاب اللہ و سنۃ

نمبر ۳ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۲ ہجری بمطابق ۱۲ [illegible] سنہ ۱۹۱۲ء جمعہ مبارک

غرض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے [illegible]

والیان ریاست سے [illegible]

روسا اور جاگیرداروں سے [illegible]

عام خریداروں سے [illegible]

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ ٹکٹ کی واپسی

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی اشتہاروں کی بابت بذریعہ خط و کتابت فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیے ہر خریدار کو نمبر خریداری لکھنا ضروری ہے

معذرت

خاکسار حسب پروگرام ۲۳ اکتوبر کو سفر کو چلا گیا تھا۔ چنانچہ اس پرچہ میں ناظرین سفرنامہ ملاحظہ فرمالیں گے۔ ۲۸ اکتوبر کو آیا تھا کہ سیالکوٹ سے آدمی آیا کہ وہاں سخت ضرورت ہے آریوں نے مسلمانوں کو چیلنج پر چیلنج دے رکھے ہیں پس جیسا آیا تھا ویسا ادھر چلا گیا۔ اس لئے اخبار ہفتہ گذشتہ کا تیار نہ ہو سکا لہذا اس ہفتہ دونوں ہفتوں کا ایک ساتھ حاضر ہوتا ہے۔

العذر عند کرام الناس مقبول

ابوالوفاء

[illegible]

انسانی فرض

خالق مصنوعات و صانع موجودات جسکے وجود پر تمام مخلوقات اور اُسکے تغیرات دلایل قویہ ہین جسکا انکار عقل سلیم پیہ گران اور اُسپر ایمان و اذعان فرض انسان ہے اپنے کلام ہدایت نظام قرآن مجید مین انسان کو ارشاد فرماتا ہے کہ اے آدمیو ہمنے تمہاری پیدایش کا سلسلہ مرد و عورت سے قایم کیا ہے تمہارے گوت اور خاندان نشان کے لئے بنائے ہین۔ معلوم ہوا کہ پیدایش کے طریق و سلسلہ مین سب برابر و مساوی ہین کسی کو کسی پر بڑائی اور فضیلت نہین ہے۔ اب یہ بات کہ فلان آدمی فلان خاندان و قوم کا ہے اور فلان شخص اور خاندان کا اُسپر کسی کو فخر کرنے کا موقع محل ہے یا نہ۔ واضح ہے کہ اقوام و خاندان وغیرہ خالق انس و جان نے انسانی فخر کے لئے معین و مقرر نہین کیے بلکہ باہم نشان و علم کے لیے بنائے ہین۔ جسپر انسان اپنی نادانی بلکہ بوجہ جہل مرکب فخر کرتا ہے اور خالق حقیقی نے اُسکی علت غائی جو ارشاد فرمائی اُسکا خلاف تصور کرتا ہے۔ اور اُسکے متصل یہی ارشاد فرمایا کہ تم مین بڑا اور سر برآوردہ وہی ہے جو اپنی انسانی شرافت کی رعایت و حفاظت کرے اور اُسکا طریق اسی ارشاد مین **تقوی** کو متضمن اور مندرج فرمایا۔ یعنے اللہ عزوجل کے احکام کی پابندی۔ اور احکام دو نوع ہین ایک منہیات کہ اُن سے بچنا اور پرہیز کرنا خداوندی حکم ہے۔ دوسرے اوامر کہ اُنپر عمل کرنا و ایمان لانا ضروری اور بحکم ایزدی **انسانی فرض** ہے۔ قابل غور و فکر یہ امر ہے کہ افراد انسان کے لئے مالک و خالق نے جو امر قابل فخر و لیاقت منظر بنایا ہے اُسکا انتظام و اہتمام کس حد تک ظہور پا رہا ہے اور کیا کیا بدفعلیان اس فرض انسانی مین ہو رہی ہین۔ بعد تفتیش و تحقیق یہی معلوم ہوتا ہے کہ امر ضروری جو کہ انسانی فرض ہے خواہش نفسانی اور القاے شیطانی سے مبدل ہے اور بہتری و بہتری کے لیے انسانی افراد مین اُسکا محل بہت کم ہے پھر فخر و تفاخر کسی امر خارجی و عارضی پر انسان کو کیا فایدہ پہونچا سکتا ہے۔ اہل اسلام چونکہ قانون رحمانی کے پابندی اور کاربندی کے معترف و مقر ہین۔ مگر در اصل کاربند بہت کم ہین۔ اسلئے ہر قسم کی ابتری و تباہی جو اس قوم مین پائی جاتی ہے زمانہ کی گردش نے جو اس قوم کو ضرر پہونچایا اور مخالفین و معاندین کی روش نے جو اس گروہ پر اثر بد ڈالا وہ ظاہر ہے انسانی فرض کے ادا کرنے کا بیڑہ اسی قوم نے اُٹھایا مگر عدو مبین شیطان لعین طرح طرح کے حملہ کر کے انکو اپنے مقاصد مین ناکامی کا نتیجہ دکھاتا ہے۔ اب اہل اسلام مین یہ مرض پیدا ہوا اور القاے شیطان کا یہ اثر پیدا ہو گیا۔ کہ احکام ربانی اور قانون یزدانی کو اپنی اپنی راے کے مطابق ترمیم کرنے لگے اور ہر حکم کی نسبت عقل انسانی کی موافقت کا مطالبہ کرنے لگے اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر ایک نے اپنی اپنی راے کے موافق زور لگا کر اور طرح طرح کے معانی بیان کیے جس سے تعلیم ایزدی مین تبدل و تغیر پیدا کر کے اُسکی علت غائی کی محو تک نوبت پہونچائی اس سے مراد ہماری یہ نہین کہ قرآن مجید کے یا حدیث پیغمبر صلعم کے جامع البیان ہونے سے ہمکو انکار ہے بلکہ بیجا ہے استنباط ایجاد پر افسوس ہے کہ خود تراشیدہ باتین خلاف منشاء خداوندی ظہور مین آتی ہین اور جو امر اپنی سمجھ اور عقل محدود مین نہین آتا اُسپر تردید کیلئے آمادہ ہوتے ہین یہ نہین سمجھتے کہ بہت امور دنیاوی جنمین شب و روز منہمک و سرگردان ایسے ظہور پاتے ہین کہ اُنکی حقیقت سے محض ناواقف ہین پھر دینی امور مین اس قسم کے چون و چرا کی ضرورت کیون نہین سمجھی جاتی چونکہ آفات مذکورہ اہل اسلام پر پورا اثر ڈال رہی ہین اور اُن کے دفعیہ کے لئے علماے حقانی اور فضلاے ربانی سعی بھی کر رہی ہین مگر وجوہ مذکورہ پیش آتی رہتی ہین پس لازم ہوا کہ اس جماعت مین سے بھی کوئی کامیاب اور اُنکی سعی سے دیگر اشخاص فیضیاب ہون اور کوئی اُن صدمات و آفات

۲۷ ستمبر ۱۹۰۷ء کو رتن پور متصل بلاری ضلع مراد آباد مین ڈگری اہلحدیث کے بمقابلہ مقلدین کی ہوئی۔ اس سے پہلے تہانہ بہون، غازی پور، میرٹہ، علیگڈہ، اٹاوہ مین ڈگریات اہل حدیث کی ہو چکی ہین نہین معلوم کس بہروسہ پر اہل حدیث کو دق کرتے ہین اور خوار ہوتے ہین۔ خدا رحم کرے۔ اب بفضلہ و عونہ اہل حدیث جامع مسجد سنبہل مین بلا تعرض و مزاحمت نماز پڑہتے ہین۔

(سید ابن حسن انصاری سنبہلی)

اڈیٹر: خدا مسلمانون کو سمجھ دے کہ وہ اپنی حالت کو سنوارین۔

قادیانی "سری کرشن جی" سیالکوٹ مین!

ہمارے ناظرین حیران ہونگے کہ آجتک ہم قادیانی مسیح تو سنتے رہے ہین مگر قادیانی کرشن جی نہین سنا یہ کون صاحب ہین۔ تو ان حضرات کو واضح ہو کہ یہ وہی حضرت قادیانی مسیح ہین جو بقول استاد ؎

قیامت ہو کہ فتنہ ہو غضب ہو دلربا تم ہو
خدا جانے پری ہو حور ہو انسان ہو کیا تم ہو

ہر رنگ مین بستے ہین آپ کا نزول اجلال سیالکوٹ مین ۲۷ اکتوبر بوقت ۹ بجے شام کے ہوا۔ چونکہ آنکی تشریف آوری سے پہلے چند روز علمائے کرام نے آپکی تشریف آوری کی خبر عوام کے کانون تک پہونچائی ہوئی تہی۔ گرد و نواح سیالکوٹ کے مولوی صاحبان اپنا فرض منصبی پورا کرنے کو چند روز پہلے ہی سے رونق افروز تہے اور خوب زور و شور سے انکی آؤبہگت مناسب الفاظ مین کر رہے تہے۔ آپ کی نبوت کے بازارون اور گلیون مین مشتہر ہو رہے تہے اسلئے عوام آپ کی زیارت کیلئے ہمہ تن چشم بینا بن رہے تہے اور چشم براہ تہے کہ ناگاہ گاڑی قریب اسٹیشن سیالکوٹ کے پہنچی۔ پہر تو کیا تہا۔

ع آنکہیان سرد ہوتی ہین کہ وہ آتے ہین

دیکہتے ہی ایک لعنت کا نعرہ بلند ہوا۔ تمام ریلوے اسٹیشن اور باہر کا میدان جس مین قریباً دو اڑہائی ہزار آدمی ہونگے پُر تہا جدہر کو حضور کی گاڑی جاتی تہی لعنت کے چیخ دار نعرے بلند ہوتے تہے مٹی اور دہوڑ اڑائی جاتی تہی۔ خیر بصد مشکل آپ فرودگاہ تک تشریف لے گئے مگر عوام کا شوق زیارت اور ولولہ دیدار بے انوار کہان پورا ہو۔ بیچارے دیوانہ وار خاک دہول اڑاتے ہوئے اُسروز تو اپنے اپنے گہرون کو شعر مندرجہ ذیل پڑہتے ہوئے ناکام واپس گئے ؎

اگر ملئے تو زحمت ہے نہ ملئے تو شکایت ہے
غرض نازک مزاجون سے محبت ایک آفت ہے

اسی واقع کو مرزا جی کے لیکچر کے سرورق کے صفحہ ۲ پر یون لکہا گیا ہے کہ قریباً پینتیس چالیس ہزار ہندو مسلمان ہمارے استقبال کو آئے تہے اور بہت سے لوگون نے اس خوشی مین روشنی کی تہی۔ حالانکہ تمام شہر سیالکوٹ کی مردم شماری قریباً چالیس ہزار کے ہے جن مین ہندو مسلمان۔ چوہڑے۔ چمار۔ زن و مرد بوڑہے جوان بالغ نابالغ سب شامل ہین۔ روشنی کا یہ تو عالم تہا کہ زیارت کنندگان کے طواف کرنے اور خاک و دہول کے اڑانے سے ایک اندہیرے کی صورت پیدا ہو رہی تہی جس کسی کو جو ہاتہ آیا خوشی مین دے مارا۔ مٹی کا ڈہیلا ہو یا اُپلے کا ٹکڑا۔ کاش کہ اُسروز بادل ہی چمکا ہوتا تو ہم سمجہتے کہ مرزا جی کی خاطر آسمان پر روشنی ہوئی ہے جیسا کہ خود اُنکا خیال ہے۔ چنانچہ ۱۱ رمئی سنہ ۱۹۰۱ء کے اشتہار مین لکہتے ہین کہ آج جو مین بیماری سے اُٹہکر باہر آیا ہون اور بادل چمک رہا ہے اور بارش ہی کسقدر ہو رہی ہے یہ اُسی طریق سے ہے جو بادشاہون کے آنے پر سڑکون پر چہڑکاؤ کیا جاتا ہے اور آتشبازی چہوڑی جاتی ہے اسی طرح ہماری (خود بدولت کی) باہر تشریف آوری کی وجہ سے آسمان پر چہڑکاؤ ہوا اور آتشبازی چہٹی ہے (حاضرین) سبحان اللہ جل جلالہ امام الزمان کی برکت ہے مگر شقی ازلی ایسے صریح معجزات دیکہکر بہی بدنصیب ہین۔ سچ ہے ؎

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

خیر خدا خدا کرکے حضرت فرودگاہ تک پہنچے اور لیکچر لکھنے میں مشغول ہوئے ۲ر نومبر کی تاریخ لیکچر کے لئے تہی لیکچر کیا تہا وہی معمولی غریب شاعرون کی طرح بطور تشبیب چند لفظون مین اسلام کی تعریف آریون سے دوچار ہو کر اپنی تعریف مین ایسا ہون مین یہ ہون مین وہ ہون۔

ہان ایک بات نئی بہی اس لیکچر مین کہی گئی ہے جو اس سے پہلے نہ سنی گئی تہی۔ جسکا خود حضرت کو بہی اقرار ہے کہ آج سے پہلے مینے یہ بات ظاہر نہین کی تہی یعنے آپ نے فرمایا کہ مین مسلمانون اور عیسائیون کے لئے تو مسیح موعود ہو کر آیا ہون۔ مگر ہندوؤن اور آریون کے لئے خدا نے مجہے کرشن جی بنا کر بہیجا ہے۔ یہ امر خود ظاہر نہین کیا بلکہ اللہ نے خود مجہے کئی دفعہ کہا ہے کہ اے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا مین لکہی گئی ہے؟

اس دعوے کو سنکر صاحب مجسٹریٹ ضلع سیالکوٹ نے مسلمانون سے کہا کہ اب تم جاؤ مرزا صاحب جانین اور ہندو جانین۔ مگر مسلمانون کو اپنے ایک پیدایشی مسلمان کی جدائی کہان گوارا تہی جس حال مین کہ وہ بابو عبدالغفور نو آریہ کی جدائی کو ابہی تک نہین بہولے تہے حالانکہ بابو مذکور ایک کمسن ۲۲-۲۳ سالہ عمر کا لڑکا اُسکے مقابلہ پر مرزا جی ایک عمر تجربہ کار مسن۔ پہر بہلا ایسے گرگ کہن کی جدائی مسلمانون کو کہان گوارا ہو سکتی تہی۔ چنانچہ اُن سے جہانتک ہو سکا اُنہون نے مرزا صاحب کا ساتہ دیا روانگی کے وقت بدستور ریلوے اسٹیشن تک جیسا استقبال کیا تہا اُس سے بڑہ کر استدبار کیا بلکہ ایک مزید بات یہ بہی ہوئی جو سچ تو یہ ہے کہ مسلمانون نے قادیانی کرشن جی کی ہما مین آکر اسلامی اخلاق کو بہی بالائے طاق رکہہ دیا چلتی گاڑی کے وقت اسٹیشن سے ایک طرف پرہ باندہ کر کہڑے ہو گئے۔ اور مرزا صاحب کی مستورات کے سامنے جوش جنون مین ننگے ہو ہو کر ناچتے رہے۔ مگر انکا بیان ہے کہ اسکی وجہ بہی مرزا صاحب کی مستورات ہی ہوئی ہین۔ جنہون نے ریل گاڑی پر بیٹھ کر اپنی مبارک پاپوش (جوتی) پر تہوک کر مسلمانون کو دکہائی۔ بس پہر تو کیا اُن مجنونون نے سمجہا کہ ہمپر کمال عنایت مبذول ہے۔ لیکن اسلامی غیرت ہمین اس کہنے پر ہمین مجبور کرتی ہے کہ گو مستورات مرزائیہ ہی نے چہیڑ کی ہو تاہم یہ حرکت اسلامی اخلاق سے بہت گری ہوئی ہے۔ طہ باقی حاشیہ پر دیکہو

اہل حدیث کا دعانامہ

اے اہل حدیث! خدا تجہکو اس نام نیک کے ساتہ بازیب وزینت و قائم و دائم رکہے۔

تو سلامت رہے ہزار برس
ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

عن ابن مسعودؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نضر اللہ امرأ سمع منا شیئًا فبلغہ کما سمعہ فربّ مبلغ اوعی من سامع یعنے ابو داؤد و ترمذی مین عبداللہ ابن مسعودؓ سے مرفوعًا مروی ہے حضور پر نور محمد مصطفےٰ صلعم نے حدیث شریف کے پہنچانیوالے اور سنانے والے کیلئے دعاء تر و تازگی دی ہے صاحب ترغیب و ترہیب مولینا الحافظ زکی الدین ابو محمد عبدالعظیم منذری بل اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ نے کہا۔ فیکون تقدیرہ جمّلہ اللہ و زیّنہ یعنے اسکے یہ ہوئے کہ حدیث بیان کرنے والے کو خدا بازیب و زینت (خوش و خرم) رکہے۔

پس اے اہل حدیث یہ سال کا اختتام اور سال کے اخیر مین ایک ہفتہ کا آرام۔ اور یہ تازہ دہی اور سال کا آغاز۔ اس مبارک نام کے ساتہ باترقی وہ چند خدا کرے تجہکو اور تیرے ناظرین با تمکین کو ہزار ہزار مبارک۔

طہ۔ آخر مین ہم اہل حدیث کی طرف سے مرزا صاحب کو اس ترقی اور راس نئے عہدہ کی مبارکباد دیتے ہین اور پوری مبارک تو اس وقت جب آپ ہندوون کو مہاتما بدہ۔ آریون کو دیانند اور مہترون (بہنگیون) کے لئے لال بیگ۔ اور جینیون کے لئے پارس ناتہ اور سکہون کے لئے گورو نانک دیو بنکر ہندوستان کی تمام قومون کے راہنما بنینگے تو ہم آپکی خدمت مین ڈبل مبارکباد عرض کرتے ہوئے کہینگے س

بہر رنگے کہ خواہی جامہ میپوش
من انداز قدت را میشناسم

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR

اہلحدیث

امرتسر ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۲۸ ہجری مقدس مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۱۰ جمعہ مبارک

اغراض اخبار

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	ــــ
روساء و جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	۲/۱

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بذریعہ ٹکٹ آنے پر روانہ کر دیا جائے گی۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت قیمت کا فیصلہ ہو سکتا ہے جواب طلب خط و کتابت جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ نمبر خریداری ہر خریدار کو بتانا ضروری ہے۔

آریوں کی کارستانیاں

آجکل آریوں نے زبانی تحریکوں اور دل آزاریوں ہی پر بس نہیں کی بلکہ ایک عجیب نرالا طریق ایجاد کیا ہے جو انکی ایجاد پسند طبیعتوں نے پیدا کی ہے کیونکہ ہو ایک تعلیم یافتہ مہذب پارٹی ہے ہمارے نشیب و فراز سے واقف۔ فنون جنگ سے ماہر۔ اسلئے جو کرتے ہیں جاپانیوں کی طرح سوچ بچار کر کرتے ہیں اسلام سے تو انکو خاص تعلق ہے جہاں دیکھو اسی گروہ پیشکدہ سے سرگرداں ہیں۔ جہاں کسی اسی شہادت سے کھیلا کرتے ہیں۔ مگر آجکل آریوں نے ایک نیا وطیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ کسی امیر نے غیر سے بیوفائی

تکذیب الاسلام کا جواب ... بابو عبد الغفور (نو مسلم) کی کتاب تہذیب الاسلام کا جواب عنقریب نکلنے والا ہے (مینیجر)

اہلحدیث امرتسر - نمبر خریداری ۲۳
شملہ ... ایں صاحب

SOHDRA ... DELHI

مسلمان کا نام (جو برائے نام ہی مسلمان ہو) رکھکر کوئی نہ کوئی مضمون یا مراسلہ چھپوا کر ایسے خوش ہوتے ہین کہ گویا آپے سے باہر ہو جاتے ہین پچھلے دنون اخبار ہتکاری امرتسر مین ایک نوجوان لڑکے کے نام سے خط چھپوایا جسکا نام "ایک مسلمان بھائی کی گپ اسپ" تھا جسکا جواب اہلحدیث مین اور رفیق دستکاری مین دیا گیا تحقیق سے معلوم ہوا تو وہ ایک ایسے لڑکے نوعمر کے نام پر خط تھا جو ابھی چند ہی روز ہوئے عیسائی تھا پھر مسلمان ہوا انجمن حامی نو مسلمان امرتسر نے اُسکو وظیفہ دیکر کاپی نویسی سکھائی اب آجکل آریان کا اخبار لکھتا ہے۔ بالکل بھولا بھالا اسی کو نشانہ بنا کر آگے رکھا گیا اُس سے بعد ہتکاری امرتسر ۲۰ر نومبر مین "ایک محقق" کے عنوان سے ایک اور مراسلہ شایع کیا گیا جسکا راقم بھی خیریت سے کوئی مسلمان ہی ظاہر کیا گیا جسکا نام نامی و اسم گرامی ہی اُسکی اصلیت اور بناوٹ کو ظاہر کر رہا ہے یعنے آپکا نام **"مطی الاسلام دہلوی"** ہے نام بتا رہا ہے کہ واقعی آپ بڑے محقق ہین نام ایسا کہ کبھی کسی مسلمان کا نہوگا۔ نہ کسی نے سنا ہوگا لفظی ترجمہ اسکا **"اسلام کا لتاڑا ہوا"** ہے یعنے جسکو اسلام نے اپنے پاؤن تلے دبایا ہو معلقہ مین ایک شعر ہے ؎

وقوفاً بہا صحبی علی مطیہم
یقولون لا تہلک اسًا وتجمل

یہی مطیہ جو اس شعر مین ہے وہی مطی آپ کے نام مین ہے ہم نے تو کبھی مسلمانون کا یہ نام نہین سنا۔

خیر اس نامی غلطی کو بھی جانے دیجئے آپ اپنے مضمون مین لکھتے ہین کہ "مین اب بہت تنگ آگیا ہون اور بہت پچھتاتا ہون دل سے بیزار اپنی ہستی ہین اگر اپنا دین کھو بیٹھا خواہ وہ کیسا ہی کمزور تھا" پھر لکھتے ہین کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے کتابی مباحثے تو پہلے سے ہی پڑھ چکا ہے۔ مگر مباحثہ دیوریا اور نگینہ کو دیکھکر طبیعت متنفر ہو گئی۔ ہان صاحب کیون نہو جبکہ آپ پہلے ہی اپنی مستی مین مغلوب ہو کر کسی عورت کے پیچھے مسلمان ہوئے تو آپکو اسلام سے کیا حصہ ملتا تھا۔ حدیث شریف کا مضمون تو آپ ہی نے سچا کر دکھایا حضور نے فرمایا من کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ او الی دنیا یصیبہا او الی امراۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر یعنے جس کسی کی نیت اللہ کے لئے ہوگی اُسکو وہی پھل ملیگا اور جسکی نیت دنیا کے فوائد کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہوگی اُسکو وہی ملیگی۔ چنانچہ بموجب اس حدیث شریف کے تمکو پیاری بیوی ملگئی جسکا تمہین اخیر مضمون مین خود ہی اقرار ہے لکھتے ہو کہ "مین تو اپنی پیاری بیوی کے ساتھ تک ظاہری مسلمان رہونگا دل تو کافر ہو ہی گیا ہے" یہ فقرہ تمہارے آقاے مطلق کی تحریک سے لکھا گیا ہے تاکہ حدیث شریف کی تصدیق آپکے ذریعہ سے عوام کو معلوم ہو جائے پھر آپ نے اپنے متنفر ہونے کی ایک وجہ بھی لکھی ہے مگر ماشاء اللہ کیا ہی معقول ہے۔ سبحان اللہ کیا کہنے کیون نہو۔ بقول شخصے

گرو جنہاندے ٹپٹرن چیلے جانڑ شڑپ (پنجابی)

مگر اس معقول وجہ بتلانے سے پہلے ہم اپنے ناظرین کو ذرا مباحثہ دیوریہ ضلع گورکھپور کے دیکھنے کی تکلیف دیتے ہین۔ مباحثہ مذکورہ مین گفتگو الہام اور الہامی کتاب پر تھی۔ فریق اوّل آریہ سماجی تھے اور فریق ثانی اہل اسلام۔ چنانچہ تقریر بھی پہلے آریہ سماج ہی کی طرف سے شروع ہوئی تھی۔ اب اتنے مراتب طے ہونے کے بعد کون دانا ہے جسکو اسمین شبہ یا تامل ہوگا۔ کہ الہام کی تعریف اور تشریح کرنی آریہ سماج کا فرض تھا۔ اہل اسلام کا فریق ثانی ہونے کی حیثیت سے یہ فرض تھا کہ جتنا حصہ اس تعریف کا صحیح ہوتا اُسے تو تسلیم کرتے باقی کا ثبوت طلب کرتے مگر چونکہ دیوریا مین آریہ سماج کی طرف سے ایک بڑے لایق مہاتما پرش مناظر تھے یعنے سوامی درشنانند جی مہاراج جنکے دل و دماغ مین منطق ایسی گھسی ہوئی ہو کہ انکی ہر بولی ایسی ہو۔ جو خود اپنے منہ اور قلم کے ساتھ تمام عقلمندون سے الگ ہو جایا کرتے ہین آپ خود اپنی عقلمندی کا اظہار فرماتے آپ نے اپنے اخبار مباحثہ بدایون نمبر ۱۲ مین اہل حدیث کے ایک مضمون کا جواب لکھتے ہوئے (جسکا ذکر شاید آیندہ کسی پرچہ مین ہوگا) فرمایا ہے کہ جسکو شک ہو عقلمند تو ہمین ہی دیتے ہین لیکن ہمین افسوس ہی کرنا پڑتا ہے کہ مولوی صاحب شاعر ہین مولوی ثناء

ہیں لیکن علم مناظرہ سے ناواقف ہیں"

ناظرین بس "لیکن" کے لفظ کو دیکھکر جو استثنا کے لئے ہے بتلائیں اور سچ بتلا دیں کہ یہ استثنا اپنا سوامی جی نے کن لوگوں سے کیا۔ انہی سے جو اس کلام سے پہلے ہیں یعنے عقلمند۔ جس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ سوامی جی اپنے آپ کو عقلمندوں سے نہیں جانتے مگر ہمیں افسوس ہے کہ ہم آپ سے اس رائے میں متفق نہیں بلکہ آپ کو بڑا ریفارمر اور لائق سپیکر اور مناظر جانتے ہیں تبھی تو آپ نے دیوریا کے مباحثہ میں یہ چال کی کہ الہام کے معنے اور تعریف مسلمانوں سے پوچھے اور اپنا کام اُن سے لینا چاہا مگر مسلمان کیا کچے ہوتے کہ آپ کے اس مغالطے اور دام میں آجاتے۔ جنکا قول ہے ؎

تعلیم اور تعلّم سب ہے نیاز اپنی
شاگرد ہیں تو ہم ہیں استاد ہیں تو ہم ہیں

جہاں ہم آپ کی عقلمندی کا اقرار کرتے ہیں گو آپ (بقول خود) عقلمندوں سے خارج ہیں وہاں ہم اپنے دوست ماسٹر آتمارام جی کی منصفانہ کارروائی کی بھی داد دیتے ہیں کہ انہوں نے مباحثہ نگینہ میں آپ کی طرح ہٹ نہیں کی بلکہ ان کی منصفانہ طبیعت نے انکو آگاہ کیا کہ الہام کی تعریف اور تشریح کرنا اور اسکا ثبوت دینا بیشک فریق اول یعنے آریہ سماج ہی کا فرض ہے اسلئے اُنہوں نے کھڑے ہوتے ہی الہام کی تعریف کردی اور اسکا ثبوت دینے کی کوشش کی۔ گو ہمیں اس امر کا افسوس ہے کہ وہ دس منٹ تک اسکا ثبوت دیتے رہے مگر ناکام رہے سو یہ اور بات ہے۔ یہ اگر ہے تو ویدک دھرم کی کمزوری ہے نہ کہ ماسٹر جی کے انصاف پر کوئی دھبہ۔

پس ماسٹر جی کے فعل سے اس مہاشے مطلع الاسلام دہلوی کا جواب ملتا ہے جو لکھتے ہیں کہ "کیا دیوریا کے مباحثہ میں ایک الہام کے معنے سچائی اور صفائی کے ساتھ نہیں بتلائے جا سکے بلکہ چالبازی سے وہ قانونی پیچ ڈالے گئے اور چالیں نکالی گئیں مسلمان مولویوں کی اس کارروائی کو کسی سچے مسلمان نے اچھا نہیں سمجھا ہوگا" آپکی

اس تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکو نہ صرف اسلام ہی سے کدورت ہے بلکہ دنیا بھر کی سچائی اور انصاف سے بھی نفرت اور دلی عداوت ہے۔ تعجب ہے کہ آپ نے یہ نہ سوچا کہ الہام کی تعریف کرنی کس فریق کے ذمہ تھی جبکہ کھلی اور واضح بات ہے کہ الہام کی تعریف کرنی آریہ سماج کا فرض تھا چنانچہ نگینہ کے مباحثہ سے اسکی اور توضیح ہو سکتی ہے اور مثال ملتی ہے۔ تو پھر دیوریا کے مباحثہ میں اس فرض کے ادا کرنے سے کس فریق نے پہلوتہی کی۔ اگر تم میں انصاف ہوتا تو آریہ سماج کو یا کم از کم دیوریا کے مباحثہ کے پنڈتوں کو دور سے سلام کرتے ہوئے کہتے کہ ؎

حسینوں سے نہ مل ایدل یہ آفت کے پرکالے ہیں
نہیں ڈسنے سے رکنے کے یہ گو ناگ کالے ہیں

کیا اسی انصاف پسندی پر آپ اسلام سے ناراض ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ کا اسلام سے ناراض ہونا ہی اسلام کی سچائی کی دلیل ہے ؎

سپید صاف دل ان سے ہوں مکدر تیرہ دل
زنگ سے آلودہ ہوتا ہے آہن آئینہ

آخیر میں راقم مضمون مسلمانوں کو ایک مشفقانہ نصیحت کرتے ہیں جسکے لئے ہم ان کے سخت شکرگذار ہیں آپ فرماتے ہیں کہ "تم اپنے اسلام کی عزت رکھنا چاہتے ہو تو ان آریوں سے الہامی کتاب کی ہرگز بحث نہ کرو کیونکہ آپ لوگوں میں کوئی بھی سنسکرت نہیں جانتا مگر ان لوگوں میں عربی دو چار آدمی جانتے ہیں"

معاف رکھیے آپکی بے خبری کا نتیجہ ہے۔ اگر آپ [illegible] سے پتہ لگائینگے تو جہاں کوئی آریہ عربی دان آپکو دکھیگا وہاں مسلمان سنسکرت دان کئی ایک۔ آپ بھولے ہیں شاہ اکبر کا زمانہ فیضی اور اسکا خاندان پیچھے گیا کل کے زمانے میں شمس العلما سید علی بلگرامی اور ہمارے مکرم دوست مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی اور کئی ایک اسی پایہ کے ہیں۔ مگر آریوں میں جتنے عربی دان ہیں انکو ہم جانتے ہیں سب سے اول عربی دان تو سوامی دیانند ہی گذرے ہیں جو خیریت سے اردو بھی نہیں جانتے تھے گو قرآن کا رد کر بیٹھے تو دوسرے [illegible] عربی دان پنڈت لیکھرام [illegible]

[illegible]

عربی دانی کا آریہ پبلک مین بہت چرچا ہے۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ اگر پادری ٹھنڈا اور پادری عماد الدین کی تصنیفات نہ ہوتین تو وہ ایک لفظ نہ لکھ سکتا بالکل نہین۔ سے انہون نے لفظ بلفظ مضامین اُٹھائے ہین۔ تیسرے درجہ پر بڑا عربی دان آریون مین ایک سادھو ہے جسکی زبان حجاج کی تلوار سے بھی زیادہ تیز ہے مگر خیریت ہے اسکی عربی کی بھی یہ کیفیت ہے کہ عموماً تحریراً و تقریراً یہی الفاظ اعلیٰ بولا کرتا ہے علاوہ اسکے مباحثہ کے لیے خدا نے فریقین کے درمیان ایک تیسری زبان جو اسوقت ایک عام زبان ہے یعنی اردو۔ سفیر اور مترجم بنا رکھا ہے ایسی ہی زبان سے فریقین فائدہ اُٹھا سکتے ہین۔ اسی زبان کے ذریعہ سے تو مسلمان پوچھا کرتے ہین کہ نیوگ کی فلانی بات۔ اور یہی کہا وہ کہ دوسرے کے نطفے سے پیدا شدہ بچہ عورت کے خاوند کا کیونکر ہو سکتا ہے۔ جب وہ نہین بتا سکتے تو اسپر کہا کرتے ہین ؎

سے یہ عربی کا شرارا نیوگ
پیلا دینگا گہر بار رسا را نیوگ

آخر مین ہم اتنا کہکر مضمون ختم کرتے ہین کہ پہلے آپ کسی فاحشہ کی محبت مین الستی نکالنے کو پہلے تیار ہوتے تھے لیکن نیوگ ہی اسی مستی کی غرض سے نہ بہت جہان کہ کسی نیوگن کی آہٹ کان مین پڑے اور نیوگ سے مستی نکالنے کو دیکھ صبرم گے جھنڈے کے تو آجاؤ مین ہم چشم ما روشن دل ما شاد

قادیانی کرشن جی کے متعلق ایک مراسلہ

(از خواجہ غلام الثقلین صاحب چیف جج مالیر کوٹلہ)

جناب اڈیٹر صاحب۔ آخر اکتوبر ۱۹۱۴ء مین خواجہ کمال الدین صاحب بی اے نے ایک خط اور ایک کاپی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی خواجہ غلام الثقلین صاحب کے پاس بھیجی تھی کیونکہ اسمین سید دلاور شاہ صاحب کے مضمون کا جواب انگریزی مین اور غلام الثقلین صاحب نے آلبوزور مین ایک مختصر چٹھی اُسکے جواب مین لکھی تھی۔ اڈیٹر صاحب عصر جدید نے جواب مین اُس مضمون کی تعریف لکھی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ اس تمہید کو ضرور یاد رکھا کرین کہ اسکے مضامین جدا کتاب کی شکل مین مرتب کرین لیکن اُن مین مسیح موعود کا زیادہ ذکر ہو تاکہ اور مسلمان بہ افروختہ ہون۔ اس انگریزی پر دستخط کے علاوہ ایک اردو خط بھی ساتھ تھا جسکا جواب طلب کیا گیا تھا۔ دو ہفتہ سے زیادہ ہو گئے جواب نہین ملا۔ وہ خط آپکی خدمت مین چھپنے کی غرض سے مرسل ہے کہ شاید اُسکے مضامین کی داد مرزا صاحب یا اُن کے حواری دین فقط

(خاکسار منور علی)

آپکو معلوم ہوگا کہ مجھکو آپکے مرزا صاحب کے دعاوی کو بہت دلچسپی ہے چنانچہ ایک قصہ نقل کرتا ہون۔ اثنائے گفتگو مین بعض صاحب کہہ رہے تھے کہ اب مرزا صاحب کے دعاوی بہت بڑھ چلے ہین چنانچہ اُن کے اخبار مین ایک شخص نے نظم چھاپی ہے کہ مرزا صاحب علی اور عیسے سے بہتر ہین اور حسین ابن علی سے افضلیت کا دعوےٰ تو مشہور ہی ہے۔ مرزا صاحب نے حضرت علی اور حضرت عیسے سے اپنی بہتری ظاہر کی تو اُنکو یہ دعوےٰ قبول ہے۔

مین نے کہا کہ جھگڑے کی بات کیا ہے مرزا صاحب کا درجہ دراصل ان تینون بزرگون سے بہتر ہے بوجوہ ذیل۔

(۱) عیسیٰ علیہ السلام عام مسلمانون کے اعتقاد مین حکم اقدس مین عیسائی اُنکو ابن اللہ سمجھتے ہین مرزا قادیانی صاحب پر الہام ہوا ہے کہ انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی پس درجہ توحید ابنیت سے افضل ہے۔ دوسرے عیسے بقول مرزا صاحب مر گئے مرزا زندہ مسیح ہین۔ اور یہ ظاہر ہے کہ زندہ مردہ سے بہتر ہوتا ہے۔ انگریزی مثل زندہ کتا اور مردہ شیر کی آپنے سنی ہوگی۔

(۲) رہے حسین ابن علی سو انکی فضیلت بموجب آیت مباہلہ اسقدر ہے کہ وہ بمنزلہ ابن محمد رسول اللہ ہین مرزا صاحب پر الہام ہوا ہے انت منی بمنزلة ولدی لہذا خدا کا بیٹا (حقیقی یا مجازی)

ہندو پبلک خبردار

آجتک تو مسلمان یا عیسائی چودہویں صدی کے مسیح قادیانی کو زیر نظر تھے اور محض انہی کی ہدایت اور خیر خواہی کے لئے آپ تشریف لائے تھے چنانچہ کئی سال تک آپ نے ان دونوں قوموں کی خدمت کی مگر افسوس کہ یہ دونوں قومیں اپنی گمراہی میں ایسی پکی رہیں کہ انہوں نے چودھویں صدی کے مسیح سے کوئی فائدہ نہ حاصل کیا لگے اپنی ضد پر پیچ کرنے اور پیشگوئیوں کی پڑتال کرکے وقت کھونے۔ حالانکہ یہ بات محقق ہی کہ گو ایسے الہامی اور مسیح موعود کی ایک نہیں کئی پیشگوئیاں ہی غلط اور محض کذب ثابت ہوئین تو بھی انکی مسیحائی میں کوئی فرق نہیں آنا چاہیے تھا کیونکہ انکی مسیحائی تو کسی ایسے قسم سے ہے جسکو اس جہان کے باشندے کسی طرح نہیں پا سکتے۔ اسلئے اس مسیح کی غیرت نے چاہا کہ ان نالائقوں کو چھوڑ کر اب دوسری طرف رخ کریں اور انکی بیقدری کا مزا انکو چکھا دیں۔ اسلئے قادیانی مسیح نے اظہار کیا کہ میں ہندوؤں کے لئے مہاراج کرشن ہوں۔ مگر چونکہ آپ پیدائشی مسلمان ہیں گو اب مسلمانوں سے بوجہ انکی سخت دلی کے کشیدہ خاطر ہوئے کے باعث اب ہندوؤں کی طرف متوجہ ہیں اسلئے آپ نے اپنا نام تجویز کیا کہ حضرت کرشن علیہ السلام۔ چنانچہ قادیانی پریس سے ایک اشتہار نکلا ہے کہ فلاں مولوی صاحب اپنا زور قلم دکھائینگے اور ہندوؤں کی کتابوں سے حضرت کرشن علیہ السلام کی بابت ثابت کر دینگے۔ ہمیں تو حضرت جی کا پہلے ہی سے تجربہ ہے کہ آپ زمین کی گولائی ثابت کرتے ہوئے کہا کرتے ہیں کہ چونکہ چاول سفید ہیں اسلئے زمین گول ہے۔ مگر ہندوؤں کو چونکہ ابھی تک ایسے کرشنوں سے پالا نہیں پڑا اسلئے ہم کہے دیتے ہیں کہ ہندو پبلک خبردار۔

(فیروز)

فرزند رسول سے بہتر ہے صاف اور سیدھی بات ہے۔

(۴۳) علی ابن ابی طالب میں شک نہیں کہ نفس رسول کے نام سے پکارے گئے ہیں (دیکھو آیت مباہلہ) مگر کجا مرزا صاحب کجا وہ۔ بقول علامہ سیالکوٹی حضرت علی تو بوجہ افلاس اور مجبوری کے مغضوب علیہم کی قطار میں داخل ہیں۔ بلکہ ہر دو بزرگان سابق الذکر بھی ایسے ہی ہیں انکو زر و زمین [illegible] گاڑیاں۔ عمدہ کھانے۔ مکانات۔ زیور۔ جایداد کہاں میسر تھے۔ چند سال خلیفہ وہ ضرور رہے مگر اسمیں بھی انہی مزدوری ہی پیدا کرتے تھے غرض مرزا صاحب کی طرح انعمت علیہم کے مصداق نہ تھے علاوہ ازیں فاضل سیالکوٹی کی فضیلت جانے دو۔ بقول اہل سنت و جماعت کے وہ خلیفہ رابع تھے اور بقول شیعیان خلیفۂ اول تھے حالانکہ مرزا صاحب خاتم الخلفا ہیں جسطرح خاتم الرسل رسولوں سے افضل ہو اسی طرح خاتم الخلفا بھی خلفاء سے افضل ہیں۔ اگر میری یہ توجیہات غلط ہوں تو آپ حضرت مرزا صاحب اور حکیم الامۃ مولانا نور الدین سے دریافت کر کے میری غلطی پر مطلع کیجئے۔ اگر یہ توجیہات صحیح ہیں تو بھی مطلع کیجئے۔

(خادم الثقلین)

ایڈیٹر۔ ان توجیہات کی تغلیط وہ کیسے کر سکتے ہیں انہی کے الہام میں انہیں کا کلام ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ آپ نے ان کے اصلی [illegible] نہ سمجھے ہوں سو آپ کے برا ماننے کی بات نہیں۔ جبکہ خود کرشن جی مہاراج (مرزا صاحب) بھی اپنے الہام کو بسا اوقات نہیں سمجھ سکے آتھم کے ہاویہ میں گرائے جانے سے مراد موت بتا چکے تھے حالانکہ غلط معنے تھے جنکی غلطی کا مہاراج کو خود اقرار ہے حالانکہ بقول محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔ ایک معرکہ کی پیشگوئی تھی جب ملہم صاحب کا یہ حال ہے تو دوسروں کا کیا حال ہوگا۔

ہاں آپکی دلیل ہماری سمجھ میں ایک پہلو سے کمزور ہے شاید کا وہ کلام آپکی نظر سے نہیں گذرا جسمیں مہاراج ویاکہیان دیتے کرتے ہیں کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں مجھے خیال آیا کہ کچھ پیدا کروں تو میں نے آسمان زمین پیدا کئے۔ بتائیے اس مرتبہ پر کون ہے حاشا سبحان اللہ جل جلالہ ہمارے امام الزمان مہاراج کے وہ ہیں کیا کہنے۔ ع آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔ ۔

بٹالہ مین مباحثہ

بخدمت شریف ایڈیٹر اخبار اہلحدیث۔ السلام علیکم۔ مہربانی فرما کر ان چند سطور کو اپنے اخبار گوہربار کے کسی گوشہ مین جگہ دیکر بندہ کو ممنون فرماوین۔ واضح ہو کہ ہمارا ارادہ تو نہین تہا کہ بٹالہ والی بحث کو اخبار کے ذریعہ شایع کرتے بلکہ علیحدہ اشتہار دینے کا ارادہ تہا لیکن چونکہ آریون نے اخبار ست دہرم پرچارک مین لکہا ہے اسلئے مناسب سمجہا گیا کہ ہم اختصار کرکے ناظرین کو اصلی راز بتاوین۔ اخبار مذکور مین لکہا ہے کہ مولوی اللہ دتا نے چند سوال بٹالہ مین کئے جنکا معقول جواب دیا گیا۔ اب مین تمام خطوط شرطیہ کو ترک کرکے صرف سوال جواب جو دونون صاحبون کی قلم سے لکہے ہوئے میرے پاس موجود ہین نقل کرکے ناظرین پر چہوڑتا ہون کہ خود دیکہ لین کہ یوگندرپال نے معقول جواب دیئے ہین یا نا معقول۔ اُمید ہے کہ آریہ صاحبان اسپر ضرور ہی توجہ فرماوینگے۔

(سوال ازجانب مولوی اللہ دتا)

نمبر (۱) آریہ سماج کے دس اصول جو اُنکی اکثر کتابون کے سرورق پر لکہے ہوتے ہین۔ دیانند جی کی ایجاد ہین یا ویدون مین مذکور ہین۔ حوالہ معہ عبارت دیجئے۔

نمبر (۲) وید کن لوگون پر آئے وہ کہان کے باشندہ تہے اُنکی بود و باش روزانہ عادات کیسے تہے معہ ثبوت۔

نمبر (۳) ویدون کے ملہمون کے ویدون مین ذکر ہین۔ کہ اُنکی سوانحعمری کا پتہ ویدون سے یا کسی معتبر تاریخ سے ملتا ہے۔

دستخط
اللہ دتا مولوی حال بٹالہ۔ ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء سوالات نقل از ترک اسلام
برترک اسلام

جواب منجانب یوگندرپال

شیخ جی۔

آپکا کوئی سوال آریہ سماج کے متعلق مضامین اختلاف فیہ نہین ثابت نہین ہوتا اسلئے جواب نہین دیا جاتا ہے آپ پہلے الہام کی تعریف کا سوال کرین پیچھے اور اعتراض کرین فقط۔

آپکا داس

یوگندرپال بٹالہ ۳/۱۱ سنہ ۰۷

سوامی جی نے اتنی بڑی بہری مجلس مین سوالات کے جواب دینے سے انکار کر دیا۔ عین ۴ بجے سے لیکر سوا چھ بجے تک مولوی صاحب نے انکے تمام بیجا اعتراضات کا معقول جواب دیکر اُن سوالوں کو یاد دلایا۔ مگر سوامی جی نے سوا دو گھنٹہ مین سر اُٹھا کر نہین دیکھا کہ سایل کیا کہ رہا ہے۔ جو کچھ سوامی کی اُس مجلس مین اُنکی سخت لسانی سے ہوئی وہ تو تمام حاضرین کو معلوم ہے یا آریہ سماج بٹالہ جانتی ہے اور سناتنی بہی جو مولوی صاحب کے مسئلہ نیوگ بیان کرتے وقت سوامی کو تالیان بجا کر استہزا کرتے تہے جانتے ہین مدعا باقی ہے

راقم بابو الہی بخش سکنہ سوہل ملازم کارخانہ ڈنڈیوال۔ ...... [illegible]

دعوت اسلام

گذشتہ سے پیوستہ

سوال ہے آخر ایسا خدا نے کیون خود قرآن مجید مین جواب دیا ہے ما کنت تتلوا من قبلہ من کتاب ولا تخطہ بیمینک اذا لارتاب المبطلون۔ یعنی اے نبی اس نزول قرآن سے پہلے تو کسی قسم کی کتاب نہین پڑہ سکتا تہا اور نہ اپنے ہاتہ سے کچہ لکہتا تہا اگر تو لکہا پڑہا ہوتا تو بہی اہل باطل کو یہ کہنے کی گنجایش ہوتی کہ قرآن تو نے آپ بنا لیا ہے۔ دوست عبارت زیر خط کو غور سے دیکھو اُمّی پر نازل کرنے کی کیا اعلے درجہ کی حکمت بیان کی ہے۔

اب بہی اگر کوئی شخص یہ کہے کہ خود محمد رسول اللہ نے بنا لیا ہے اُس سے بڑہکر خالی از عقل و جاہل و ضدی و ہٹ دہرم کون ہوگا۔ پس یہ بات تو ہر کسی کو معلوم ہوگی کہ قرآن شریف ایک اُمّی پر نازل ہوا اور اُسی کی زبان سے تمام خلایق نے سنا جسکا مقابلہ آج تک کوئی بہی نہ کر سکا۔ اس زمانہ کو جانے دو کیونکہ فی زمانہ تو کوئی مخالف ایسا ہی

نہیں ہے جو بلائے اسلام کی عربی کے مانند ہی عربی بنا سکے قرآن شریف کی مانند بنانے کو کون ہی ہے بے ادبی ہے - زمانہ نزول قرآن کی کیفیت سنو کہ اُس زمانے میں عرب میں فصاحت و بلاغت کا دریا لہریں مار رہا تھا بچہ بچہ دریائے فصاحت میں غوطہ زن تھا اہل عرب بوجہ غلو فصاحت و بلاغت کے دیگر ولایت والونکو عجم (گونگا) کہتے تھے شب و روز ایک دوسرے سے فصاحت و بلاغت میں مقابلہ ہوا کرتا تھا - ایک کہتا تھا میرا کلام لاثانی ہے دوسرا کہتا تھا میرا کلام لاجواب ہے اسی پر بڑی بڑی کمیٹیاں ہوا کرتی تھیں جنکا کلام سب سے اعلےٰ ہوتا تھا وہ خانہ کعبہ پر آویزاں کر کے اشتہار دیا جاتا تھا کہ جسکو دعوےٰ ہو نقص نکالے نزول قرآن کے وقت بھی ایک شاعر کا قصیدہ سبعہ معلقہ نامی آویزاں تھا جبوقت قرآن شریف سے اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ کو خانہ کعبہ پر آویزاں کیا تو ان فصحا و بلغا نے اپنا قصیدہ اُتار لیا۔ یہ حال تو مردوں کا تھا اُس زمانہ کی عورتیں بھی بلا فصاحت و بلاغت کے بات نہیں کرتی تھیں۔ ایک مصرع سنکر نا سنیدہ مصرع کا فوراً مافی الضمیر معلوم کر لیتی تھیں امراء القیس کی لڑکیوں کا ذکر ہے کہ جب امراء القیس اپنی بدفعلی کے باعث گرفتار ہوا اور قتل کا فتوےٰ دیا گیا تو اُسنے قاتلوں کو کہا کہ میری لڑکیوں کو یہ مصرع کہدینا ؎

یا بنتی امرء القیس ان اباکما

چنانچہ قاتلوں نے قتل کرنے کے بعد یہ مصرع اسکے مکان پر جا کر لڑکیوں کو سنا دیا لڑکیوں نے جواب دیا کہ شاید باپ ہمارا قتل ہو گیا اور یہ اسکا قاتل نہیں ہو کیونکہ اسکے ساتھ سوا اس مصرع کے اور کوئی شعر چسپاں نہیں ہوتا ہے ؎

قد قتل و قاتلاہ اتاکما

پیارے دوستو اب آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ جب اُس زمانہ کی عورتوں کا یہ حال تھا تو مردوں کی فصاحت و بلاغت کا کیا حال ہوگا ضرور ہے کہ عورتوں سے کئی ہزار درجہ زیادہ ہوگا کیونکہ مرد ہر زمانے میں مرد ہی ہوتے ہیں۔ اب صاحبان عقل و فہم غامض نظر سے دیکھ لیں سمجھ سکتے ہیں کہ قرآن شریف کا ایسے زمانہ فصاحت و بلاغت میں نازل ہو کر ڈنکے کی چوٹ پر یہ دعوےٰ کرنا کہ وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۔ اگر تم شک میں ہو اس میں (یعنی قرآن میں) جو ہمنے اپنے (مقبول) بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کیا تو تم بھی اسکی مانند سورت بنا لاؤ اور اپنے گواہوں کو بلا لو سوا اللہ کے اگر تم سچے ہو۔ ساتھ ہی تحدی کر دی گئی فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ۔ پھر اگر نہ بنا سکو اور ہرگز نہ بنا سکوگے تو ڈرو اُس آگ سے جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار ہے واسطے منکر (اسلام) لوگوں کے"

ناظرین یہ دعوے اور یہ تحدیاں ایک اُمّی شخص سے سنکر وہ بڑے فصحا و بلغا جنکو دعوی تھا کہ ہمارا ہمعصر روئے زمین پر کوئی نہیں ہے دم بخود ہو گئے تلے کی سانس تلے اور اوپر کی اوپر رہ گئی کسی میں مقابلہ کی تاب نہیں۔ پھر جب اسی اُمّی نے سنایا قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا ۔ کہدے کہ اگر تمام جن اور انس جمع ہو کر وہی چاہیں کہ بنا لاویں مانند اس قرآن کے ہرگز نہ لا سکینگے اسکی مانند اگر ایک دوسرے کے مددگار بھی ہوں تب تو اور بھی حیران ہوئے کہ یہ اُمّی کیا کر رہا ہے اپنے ہم جیسے فصحا کو عاجز کر دیا ہے -

جتنے فصحا اور بلغا عرب میں تھے سب اُن دعووں اور تحدیوں کو ایک اُمّی کی زبان فصاحت بیان سے سُن سُن ہو گئے اور کسی نے ایک سورۃ بنانا تو درکنار ایک آیت بھی نہ بنا پائی جنکی قسمت میں قسام ازل نے جنت لکھی تھی وہ قرآن شریف کی بے نظیر فصاحت بلاغت پر فریفتہ ہو کر یوں بول اُٹھے ان ھذا القرآن کلام اللہ بیشک یہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور فوراً دائرہ اسلام میں آ گئے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جنکا لقب تھا طوطی عرب قرآن مجید کی سلاست لاثانی روانی فصاحت بیانی پر شیدا ہو کر مسلمان ہو گئے اور جنت الفردوس میں نام لکھایا - (باقی دارد) (شیخ احمد اللہ)

ضروری مسئلہ بوجہ عدم گنجائش درج نہیں ہو سکا۔ سوال ۹ مندرجہ نمبر سابق کے متعلق ایک دوست منشی فضل الہی سیالکوٹی کے اطلاع دینے سے معلوم ہوا کہ آنحضرت کا خود اذان دینا ترمذی کے باب الصلوٰۃ علی الدابۃ فی الطین والمطر میں ہے -

آریہ سماج لاہور کا مباحثہ

(مرقومہ جناب حکیم محمد الدین صاحب سکرٹری انجمن نصرت اسلام امرتسر شریک جلسہ)

آریہ سماج لاہور نے اپنے سالانہ جلسہ پر اشتہار دیا کہ جس کسی نے بحث کرنا ہو ۲۶ نومبر تک سماج کو اطلاع دیں ہم وقت دینگے۔ جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اطلاع دی کہ میں حدوث دنیا پر بحث کرونگا چنانچہ یہ بات طے ہوگئی اور مولوی صاحب ۲۸ نومبر کو ۴ بجے شام کے جلسہ میں پہنچے۔ آپنے سوال کیا کہ کل اور جزو کا وجود الگ الگ ہی یا ایک جس سے مولوی صاحب کی غرض یہ تہی کہ مادہ جو بقول آریہ سماج قدیم ہے تو اس سے دنیا کا قدیم ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ مادہ اگر ہے تو ایسا ہی کے لئے اجزا ہیں جن سے اجسام مرکب ہوتے ہیں اسکا جواب دینے کو ایک مشہور زبان دراز سادہو یوگندر پال کہڑا ہوا جسنے ایک دو دفعہ جواب دیے بلکہ جواب دیے مگر جواب کیا تہے وہی سب [illegible] قدیمہ سوال سے الگ۔ کبہی ہستی سے ہستی کا ذکر ہے کبہی کوئی ہے بالآخر آریہ سماج کے پریذیڈنٹ نے روکا بہی مگر بقول جہل گرو جلسہ بگڑ دو وہ بہلا کیسے باز آسکتا تہا۔ آخر آریہ سماج کے پریذیڈنٹ نے جو ایک روشن خیال جنٹلمین ہیں کہڑے ہوکر بلند آواز سے پکار دیا کہ چونکہ سوامی یوگندر پال مضمون سے الگ جا رہے ہیں۔ اور بار بار وقتی سے روکنے کے پابند نہیں چلتے اسلئے انکو مباحثہ سے الگ کیا جاتا ہے۔ انکی جگہ اور کوئی صاحب جواب دینگے۔ غالباً آریوں میں یہ امر جنٹلمین نوجوان پریذیڈنٹ نے اس منصفانہ کارروائی کی پہلی مثال قائم کی ہے۔ اور ثابت کر دیا کہ اگرچہ آریہ سماج کی حالت مذہباً عقیدۃً بہی بگڑی ہوئی ہو لیکن انکے انصاف سے تعلق پیدا ہی نہیں ہوتا تاہم یہ بالکل سچ ہے ۵ انگشت یکسان نگردد سادہو یوگندر پال نے سمجہا ہوگا کہ قصبہ مجیٹہہ ضلع امرتسر کے سکہوں جیسا ہی پریذیڈنٹ بہی ہوگا۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ جتنا سکہا شاہی اور انگریزی راج میں فرق ہے اسیقدر ان دو میں ہوگا۔ جسکا ذکر اہل حدیث نمبر میں ہے۔

پریذیڈنٹ موصوف کی یہ منصفانہ کارروائی بہلا سماج کے ممبروں اور لیڈروں کو کہاں منظور ہوتی۔ چنانچہ آریہ سماج ہی کی اسٹیج اسی پریذیڈنٹ کے ماتحت سادہو پرمانند جی نے جو دیانند جی کے خلیفہ ہیں اسی وقت کہڑے ہوکر اپنے ہی پریذیڈنٹ کی تقریر کا رد کیا اور کہتے ہوئے کہا کہ سوامی یوگندر پال جی نہایت عمدہ مباحثہ کر رہے تہے مگر چونکہ انکی آواز ذرا پست تہی سب لوگ نہیں سن سکتے ہیں اسلئے انکی جگہ کوئی اور صاحب جواب دینگے۔ ہم اس معاملہ میں کچہ زیادہ کہنا نہیں چاہتے پبلک اندازہ کر سکتی ہے کہ آریہ سماج جیسی مہذب پارٹی نے اپنے پریذیڈنٹ کی کہانتک عزت کی۔ اور کہانتک ان کے حکم کی تعمیل کی جب وہ اپنی ضد میں اپنے سردار کی پگڑی اتارنے اور بے عزت کرنے کو آمادہ ہو جاتے ہیں تو دوسروں کی اہانت پر آمادہ ہوجانا اور دل آزار الفاظ کا استعمال کرنا کونسا تعجب انگیز امر ہے۔ خیر بہرحال سادہو یوگندر پال کی جگہ لوگوں کا خیال تہا کہ ہمارے مسٹر عبد الغفور دہرمپال (جو جلسہ میں موجود تہے) کہڑے ہونگے مگر افسوس کہ وہ نہ ہوئے بلکہ سادہو نتیانند جی سٹیج پر آئے مگر مولوی ثناء اللہ صاحب جیسے باقاعدہ مناظر سے گفتگو کرنا حلوے کا کہیر نہیں تہا مولوی صاحب موصوف نے پہلے ہی یہ سوال کیا کہ پریذیڈنٹ صاحب مجہے مطلع کریں کہ دوسرا مناظر پہلے مناظر کا قائم مقام ہے یعنی اسکے مقولے اسکو منظور ہیں یا نہیں یا الگ مباحثہ کیا جاویگا۔ خدا کی شان مولویصاحب کی ایسی ہیبت آریہ سماج پر طاری تہی کہ ایک آسان سے آسان سوال کا جواب بہی بغیر کئی ایک دفعہ ردوبدل کے نہیں دے سکتے تہے۔ چنانچہ اس آسان سوال کا جواب بہی کئی ایک دفعہ ایچ پیچ کرکے دیا مگر وہ بہی صاف نہ تہا۔ البتہ اس سے سمجہا جاتا تہا کہ دوسرا مباحث پہلے مباحث کا قائم مقام ہے۔ مگر نتیجہ سے دوسرے مباحث کی بہی وہی مثال تہی جو خدا کی پاک کتاب قرآن شریف کا ارشاد ہے وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا بالکل ٹہیک ادائی سے کام لیتے تہے میں مولوی صاحب کا سوال اور سوامی جی کا جواب نقل کر دیتا ہوں ناظرین خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ کہانتک صحیح ہے۔

مولوی صاحب نے کہا کہ سوامی دیانند لکہتے ہیں کہ تین چیزیں قدیم ہیں۔ خدا۔ روح۔ اور مادہ۔ میں ان تینوں میں سے سردست

کسی کی قدامت پر اعتراض نہین کرتا بلکہ اپنا سوال کرنا آئندہ سال کے جلسہ پر ملتوی کرتا ہون - میرا سوال اسوقت یہ ہے کہ آپکو اس مین تو شک نہین کہ مادہ اور ہے اور اجسام اور ہین اور اجسام کا نام دنیا ہے کل اور جزو کا وجود الگ ہوتا ہے اور آریون کا بھی مذہب ہے کہ پرلے (بالکل فنا) کیوقت مادہ تو موجود رہتا ہے مگر اجسام موجود نہین رہتے پس اسی سے ثابت ہوا کہ مادہ اور اجسام ایک نہین اور جسمون کی بابت یہ عام قاعدہ ہے کہ مرکب ہوتے ہین اور مرکب کو بوجہ ترکیب کے خود دیانند جی بھی حادث مانتے ہین لہذا نتیجہ صاف ہے کہ دنیا کا کوئی فرد بھی قدیم نہین ہوسکتا کیونکہ سب افراد مرکب ہین - اسکا جواب کیا ملا کہ مادہ دنیا کا قدیم ہے بغیر مادہ کے کوئی چیز نہین ہوسکتی مادہ کبھی فنا نہین ہوسکتا فلان فلان فلاسفر نے لکھا ہے کہ ہم کسی چیز کو فنا نہین کرسکتے صرف صورت کا فنا ہونا ہے مادہ مین ملنا جلنا ہمیشہ سے ہے - غرض جتنا کچھ کہا اُسکا اکثر حصہ بحث سے اجنبی تھا مولوی صاحب نے بار بار پریزیڈنٹ کو توجہ دلائی کہ جس وجہ سے پہلا مباحث معزول کیا گیا ہے وہ وجہ اس دوسرے مین بھی پائی جاتی ہے مگر پریزیڈنٹ آخر آریہ سماج کے ایک ممبر تھے اُنہون نے سوچا کہ پہلے سپیکر کو معزول کرنے پر میری اپنی سخت مخالفت ہوئی تھی کہ میرے سامنے میری ناکی ہین کھڑے ہوکر میری تکذیب کیگئی اب مین اگر ان مہاراج کو بھی معزول کرونگا تو ایشور جانے میرے پر کیا آفت آئیگی - علاوہ اسکے اگر یہی سلسلہ عزل ونصب کا جاری رہا تو آخر آریون کی طرف سے مباحثہ کون کریگا - یہان تو جتنے ایک ہین وہ این خانہ ہمہ آفتاب است کے سب اسی قسم کے ہین - سوال از آسمان جواب از ریسمان کے مصداق ہین چنانچہ پریزیڈنٹ آریہ سماج نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ ان باتون کو چھوڑ کر اصل مضمون پر آئیے مین آپکی توجہ مضمون کی طرف دلاتا ہون - مولوی صاحب نے فرمایا کہ میرے سوال کا جواب نہین آیا کیونکہ میرا سوال تو جسمون کے حدوث پر ہے جواب مادہ کی قدامت سے ہے - غرض اسی طرح سے آپس مین ٹکراتے ۸ بجکر ۳۵ منٹ ہوئے تھے کہ دیانند جی کی تقریر ختم ہوئی - جونہی مولوی صاحب جواب کو کھڑے ہوئے پریزیڈنٹ نے اعلان کر دیا کہ مولوی صاحب کے مباحثہ کا وقت ختم ہوگیا اب باقی وقت یعنے ۹ بجے تک ۲۵ منٹ مین ایک سکھ صاحب سوال کرینگے جنکی درخواست آئی ہے کہ مین بھی کچھ پوچھنا چاہتا ہون - مولوی صاحب نے کہا کہ یہ انصاف نہین کہ عین وقت پر مجھے روکا جاتا ہے قاعدہ تو یہ تھا کہ کچھ مدت پہلے مجھے اطلاع ملتی جبکہ کرایہ دار کو بھی چند روز پہلے نوٹس دیا جاتا ہے تو پھر کیا انصاف ہے کہ مجھے عین وقت پر روکا جاتا ہے - مگر آریہ سماج اور انصاف؟ پریزیڈنٹ کی تقریر سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ کارروائی خود اسکی مرضی کے خلاف تھی مگر دیگر ممبران کی رائے مین شاید وہ مجبور ہوگیا ورنہ ہمنے جہانتک سنا ہے پریزیڈنٹ ایک روشن خیال جنٹلمین ہے جنکا نام ڈاکٹر چرنجیت ہے - کسقدر بے انصافی کہ ادھر تو اشتہار رہا کہ جسنے مباحثہ کرنا ہو ۲۳ نومبر تک ہمین اطلاع دے مولوی صاحب نے ۲۳ نومبر سے پہلے ہی اطلاع دیکر تاریخ مقرر کرا دی گئی پھر ایک ایسے شخص کو اثنائے بحث مین وقت دیا گیا جسکی بابت پریزیڈنٹ نے خود کہا کہ اس رقعہ مین ان سکھ صاحب نے لکھا ہے کہ مین نے آپکو پہلے ہی چیلنج دیا ہے مین آپکو مطلع کرتا ہون کہ اس سے پہلے انکا کوئی چیلنج (اطلاع) ہمین نہین ملا - اب دیکھیے نہ تو ۲۳ نومبر تک اسکی اطلاع آئی تھی نہ مولوی صاحب کو وقت سے پہلے بتلایا گیا تھا کہ اتنے پر آپکی بحث ختم ہوگی مگر پھر بھی ایک عالیشان پر لطف مباحثہ (جسکے سننے کیلئے اندازاً مخلوق تخمیناً ۱۰-۱۲ ہزار آدمی جمع تھے اور تل دھرنے کو تمام وسیع میدان مین جگہ نہ تھی) بند کر دیا کیونکہ آریہ سماجی جان گئے تھے کہ مولوی صاحب سے جان بچانی آسان کام نہین اب ہو نہ ہو کسی طرح ان سے جان چھڑا کر کسی نرم اسامی کو شکار کرین چنانچہ وہ سکھ صاحب جو کھڑے ہوئے تو سوال تو انکا کسی قدر موزون تھا مگر آواز کی پستی نے ایسے بڑے مجمع مین بے لطفی پیدا کر دی لوگون نے ہرچند مولوی صاحب سے کہا کہ بس اب چلئے مگر مولوی صاحب نے کہا کہ اب تھوڑا سا وقت انکا

انتخاب اخبار

بیگم صاحبہ بھوپال نے معہ اپنے تینوں لڑکوں کے اندور جاکر آنریبل مسٹر بیلی ایجنٹ گورنر جنرل متعینہ سینٹرل انڈیا سے ملاقات کی -

قادیانی کرشن کی اپیل کی تاریخ بغیر کسی کارروائی کے ۹ جنوری ہوگئی -

شیخ عبدالرحمن سابق چیت رام آریہ جنکی سرگذشت اہلحدیث نمبر میں درج ہوئی تھی ۲۹ ر نومبر کو اسلامی مجلس مناظرہ امرتسر میں اپنے مسلمان ہونے پر بڑی عمدگی سے لیکچر دیا مولوی ابوالوفا صاحب صدر جلسہ تھے آپنے فرمایا کہ چونکہ اسلام کی طرف ابتدا سے تمام قوموں کا میلان ہے اسلئے کسی شخص کے اسلام لانے سے ہمیں چندان خوش نہیں ہوتا جتنا کہ کسی کے مرتد ہونے سے کیونکہ خداوند تعالےٰ کا وعدہ ہے مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ ایک کے مرتد ہونے سے کئی ایک کے آنیکا وعدہ ہے چنانچہ ایک عبدالغفور کے جانے سے اُس دن سے کئی ایک داخل اسلام ہوئے - (فاروق اسسٹنٹ سکرٹری اسلامی مجلس مناظرہ امرتسر)

بردوان کے راجہ صاحب نے بنگالہ میں قانون یونیورسٹی کے جاری ہوتے ہی راج کالج بردوان میں مفت تعلیم دینے کے قاعدہ کو منسوخ کرنے کا اعلان کر دیا - (بڑی برکت ہوئی تعلیم روکنے کا بانی ہوا بہت خوب ہے) -

جاپانیوں نے ۱۹ ر ماہ حال کو بحری توپوں سے شل کے گولوں کی آتشباری کرکے پورٹ آرتھر کے اسلحہ خانہ کے نزدیک ۳ جہازوں کے بارود کے میگزین کو اڑا دیا جاپانی اپنی تجویز کے مطابق پورٹ آرتھر کے قلعوں پر حملہ کرنے کے لئے سرنگ بنانے کے کام میں مصروف ہے -

ٹوکیو سے رائٹر کے نامہ نگار نے ۲۰ ر ماہ حال کو یہ اطلاع دی کہ سرنگ لگانے کے کام میں کامیابی حاصل کرکے جاپانیوں نے ۱۹ ر ماہ حال کو قلعہ سنگوشان اور قلعہ ارلنگشان کے بیرونی حصہ پر قبضہ کر لیا -

ایک مکرانی مسلمان جیٹھ دسی نے جو جام صاحب لس بیلہ کا ملازم ہے کراچی میں اپنی بیوی کا گلا ۱۸ ر ماہ حال کو اُسترے اور چاقو سے کاٹکر مار ڈالا قاتل کا بیان ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو اسلئے مار ڈالا کہ وہ نماز نہیں پڑھتی تھی - (واہ ری غیرت اسلامی فعل گو ناجائز ہے مگر غیرت قابل داد ہے) قاتل پر قتل کے جرم کی فرد لگا کر اسکو سشن سپرد کر دیا گیا -

امریکہ کی ریاست واشنگٹن کے شہر سپوکین کے نزدیک ہزارہا مینڈک ریلوے لائن پر میلوں تک پھیلے پڑے ہوئے پائے گئے جب ایک بھاری مال گاڑی وہاں پہنچی تو وہ پھسلنے سے رک گئی جسقدر مینڈک مال گاڑی کے پہیوں کے نیچے کچلے گئے انکی چربی سے لائن ایسی چکنی ہو گئی تھی کہ جب چکناہٹ کے دور کرنے کے لئے لائن پر ۲۸۲ پونڈ ریت ڈالی گئی اور ایک دوسرا انجن مال گاڑی میں لگایا گیا تو وہ مال گاڑی وہاں سے روانہ ہوئی -

ایکٹ قماربازی سے دیوالی مستثنےٰ نہیں جن لوگوں کا خیال ہے کہ دیوالی کو روز جوا کھیلنا قانوناً جرم نہیں انکے خیال کی اس خبر سے تکذیب ہوگی کہ لدھیانہ پولیس نے خاص دیوالی کے دن ایک قمارخانہ پر دھاوا کرکے اہم قمارباز گرفتار کئے کئی آدمیوں کو بلند مکان سے کودنے کے باعث چوٹیں لگیں - (پنجاب)

مدرسہ باب العلوم جو چار برس سے حیدرآباد میں محض پبلک چندہ سے جاری ہے اسکا سالانہ جلسہ گذشتہ جمعہ کو منعقد ہوا - جسمیں مدرسہ کی رپورٹ کا خلاصہ پڑھکر سنایا گیا بعض طلبا نے اردو اور انگریزی نظمیں پڑھیں جانے کے بعد جلسہ برخاست ہوا -

امرتسر کے ایک ہندو لڑکے نے اپنی برادری کی ایک لڑکی سے شادی کرنے سے انکار کر دیا کہ لڑکی تعلیم یافتہ ہے - [illegible]

سردار محمد اسمٰعیل خاں سفیر کابل ۲۵ ر تاریخ کو شملہ سے براہ راست کلکتہ تشریف لے گئے -

فیروزپور میں خوب بارش ہوگئی ہے - زمیندار لوگ نہال ہیں -

ہردوئی میں اسی ہفتہ ایک ہندو عورت جناب مولوی انوار احمد صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے -

افسوس جناب مولانا محمد سعید صاحب بنارسی ۱۰ ر ماہ رمضان کو انتقال فرماگئے - انا للہ وانا الیہ راجعون مفصل آئندہ - اہلحدیث سے استدعا ہے کہ مرحوم کے لئے جنازہ غائب پڑھیں -

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شایع ہوا

جنان السیر فی احوال سید البشر

ہر دو جلد کامل

وہ کونسی آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کی سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہ ہو اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پائے بیمثل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکی آٹھ چمن ہیں ہر چمن روحانی لذت دینے میں گلزار بہشت کا نمونہ ہے۔ کہانی یا ناول نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانح عمری اور مقدس احوال ہدایت مرصعہ کی پاس عجز ان معلومات کے پڑھنے سے سعادت اور کونسی چیز ہے عربی اور فارسی شناس تو ان زبانوں کی کتابوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں دیکھی نہ سنی دیکھنے میں دو جلدیں ہیں۔ مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ جناب مولانا الحاج شاہ عبد الحی واعظ نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی وادی اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا جسکی مختصر فہرست مضامین یہ ہے۔ چمن اول انوار نبوت۔ اس میں ابتدائے خلقت نور محمدی سے قصہ اصحاب فیل تک تفصیل حال مرقوم ہے۔ چمن دوم۔ گلزار نبوت اسمیں ولادت باسعادت نبوت کا گیارہویں سال تک کل احوال ہے۔ چمن سوم بہار نبوت۔ اس میں معراج شریف اور ساتوں آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے۔ چمن چہارم۔ اخبار نبوت۔ اس میں ہجرت سے وفات شریف تک کا حال ہے ایضاً جلد دوم۔ آیات محمدی۔ شمائل محمدی۔ عبادات محمدی معجزات محمدی جس فصاحت سے یہ احوال اس کتاب میں درج ہے دیکھنے ہی پر موقوف ہے لفظ لفظ اسکا مقناطیسی اثر رکھتا ہے۔ پڑھنے والوں کے دلوں سے پوچھنا چاہئیے کوئی بستی قریہ شہر ایسا ہوگا جسمیں اس کتاب نے پہنچکر عشاق نبوی کے سینے روشن نہ کئے ہوں چند سال سے یہ کتاب عنقا صفت نایاب ہوگئی تھی اور بوجہ چند اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا۔ ایک عمدہ مالک کتاب کے ورثہ سے بمشقت اجازت پائی اور چھپا کر بلحاظ فائدہ رسانی قیمت مجلد صرف عہ ہے اور غیر مجلد ۱۲؍ رکھدی گئی۔ بہتیرے نسخے فروخت ہوئے۔ اور چند ہی باقی رہ گئے ہیں۔ شائقین جلدی کریں۔ ورنہ پھر کتاب کا ملنا بسبب سابق دشوار ہوجائیگا محصول ڈاک بذمہ خریدار

اس پتہ سے طلب فرمائیے

لشکر بنگلور تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب

کون کہتا ہے کہ آپ خریدیں؟

مجھے کچھ غرض نہیں کہ لمبی چوڑی تحریر سے آپ کی منتیں کروں۔ کیونکہ ع

خود بخود ہوتی ہے مشہور اثردار دوا

نیاز مند کی تیار کردہ معجون جسکی بابت میں نے آجتک کبھی کسی اخبار یا اشتہار میں مضمون نہیں دیا جسکا تجربہ مدت سے میں نے اپنے مطلب میں بارہا کئی اشخاص پر کیا۔ جو اپنے کیمیائی اثر کے باعث کسی طرح بڑی ثابت نہیں ہوئی اعضاء رئیسہ کو تقویت تازہ دیتی ہے یہ معجون جسکا نام **معجون جواہر** رکھا گیا ہے۔ مروارید۔ عنبر۔ مشک۔ عقیق۔ فولاد۔ کشتہ طلا۔ اور ان ادویہ مفرحہ مقویہ باہم سے ترکیب دی جاتی ہے۔ جو چار سے تین لب بچپن آتی ہیں جسے حواس خمسہ ظاہری و باطنی بالکل درست رہتے ہیں طبیعت میں ایک طرح کی خوشی جوانمردی حوصلہ اور منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ بھوک معمول سے زیادہ لگتی ہے۔ خون صالح پیدا اور قوت رجولیت زیادہ ہو جاتی ہے نسیان آشوب چشم نزلہ حارہ و باردہ۔ دمہ۔ ضیق النفس۔ انتصاب النفس کمزوری اعصاب۔ رعشہ صرع۔ کزاز۔ لقوہ فالج وغیرہ زائل ہو گئیں امراض معدی مثل درد شکم ریح۔ نفخ۔ بدہضمی۔ آروغ ترش۔ اسہال وغیرہ دور ہوتے ہیں **معجون جواہر** بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو شیر دلیر بنانے کیلئے کافی نسخہ ہے۔ قیمت ڈبیہ جو ۲۱ یوم کے واسطے کافی ہے صرف پانچ روپیہ عہ

حب مسک و مقوی باہ۔ تجربہ خود اس کی تعریف کریگا۔ نشہ گھبراہٹ وغیرہ بالکل نہیں قیمت فی درجن **آتشک کیلئے اکسیر** قیمت صہ دوا آدھی کی مثل دوائی۔ **سوزاک کی دوا** قیمت عہ۔ حب جیبل کی نظیر دوا قیمت صہ۔ روغن عزیزی قیمت ۴؍ نیا طلاء جس سے آبلہ اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ قیمت صہ

المشتہر

حکیم محمد ابراہیم چشتی امرتسری

چوک سنت سنگھ

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شایع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا

جلد اول نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS - AMRITSAR

الحمد لله
اہلحدیث

امرتسر ۸ شوال المکرم سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت چندہ سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ [illegible]

والیان ریاست سے ۔ [illegible]

رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ [illegible]

عام خریداروں سے ۔ [illegible]

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک واپس۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے [illegible] خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونا چاہئے ہمیشہ نمبر خریداری کا حوالہ دیا کریں

قادیانی کرشن جی کی نسبت ہندو پریس کی رائے

قادیانی مسیح نے جیسے نئے عہدے کا چارج لیکر نیا صوبہ مفتوح کیا ہے خدا کی شان جس عہدہ پر آپ پہلے گورنر تھے جن دو قوموں (مسلمانوں اور عیسائیوں) کے لئے آپ پہلے عہدے کے مطابق مسیح موعود بن گئے تھے۔ [illegible] دونوں قومیں آپ کے حکم سے سرتابی ہیں اور آپ کی گورنری منظور کرنے کو راضی نہیں تو آپ نے نئے عہدے کے چارج کی نسبت ہندو پریس کی رائے درج ذیل

قادیانی کا کرشن بننا۔ مرزا قادیانی ابھی تک تو مسیح موعود بنے تھے اب کے آپ کو تمنا اٹھی کہ جو سوجھی تو سری کرشن ہی کا اوتار بن بیٹھے نعوذ باللہ لاحول ولا قوۃ۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ اگر مرزا جی مسیح ہی بنے رہتے تو بھی یہ کچھ عذر چل سکتا تھا لیکن کرشن مہاتما کا اوتار بننا اور یہ دعوے کرنا کہ میں ہندوں کی اصلاح کے لئے آیا ہوں اپنے منہ کی کہانا ہے کہاں کرشن کامل انسان اور کہاں مرزا قادیان!! ہم نہیں جانتے یہ الہام آپکو قادیان کے مجرے میں آیا یا حبشی کی عدالت میں جبرئیل نے آکر سنایا۔ مرزا صاحب ہندوں پر نظر شفقت رکھیں ہندو آپکی ان الوہی لیلاؤں سے پناہ مانگتے ہیں۔ معاف کیجئے تو بہ لقائے تو بخشیدم۔ ابھی بہت دن نہیں ہوئے مرزا صاحب جن لفظوں سے ہندوں کو یاد کیا کرتے تھے وہ شاید ہندوں کو بھولے نہ ہونگے اور مرزا جی کے نئے سوانگ سے لوگ بہتیرے ہیں نہ پہچانینگے۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

مرزا جی کی یہ موشگافیاں اور وقت وقت پر مطلب گانٹھنے کے لئے نئی نئی بندشیں سوچنا چاہے جیسے ہی سمجھی جائیں مگر اُن کا اصلی مطلب ان سے پردہ نہ ہوگا اس سے تو بہتر ہوتا کہ کوئی اور ہی چال چلتے۔

ازیں موشگافی چہ اندوختی
چرا موئے آتش نیاموختی

اوتار وغیرہ کے مسئلہ کو تو سوائے پورانک ہندوؤں کے اور کوئی قائل نہیں ہے۔ اور یہ لوگ ہی کبھی مرزا جی کے پھندے میں آنیوالے نہیں ہیں کیونکہ وہ کسی غیر ہندو کو اس نگاہ سے دیکھنے کے عادی نہیں اگر مرزا صاحب نے اپنی شدھی کرالی ہوتی اور رہنما بنتا اگر کسی سنیاسی کے چیلے بنے ہوتے تو شاید یہ داؤں چل جاتا مگر ہندو تو ایسوں کی شدھی ہی کرنے کو تیار نہیں۔ ہم پھر مرزا جی کو رائے دینگے کہ آپ ایسی بہروپ سے باز آئیے ہندوں پر نظر عنایت کیجئے

* کرشن بننے کے لئے جبرئیل کا الہام کیسے ہو سکتا ہے ہاں کسی گوپی کے ذریعے کہو تو ممکن ہے معاف رکھئے آپکی غلطی ہے (اہلحدیث)

* شری جی سے عصیاں کو سیاہت (اہلحدیث)

گئے اور صرف اپنے چیلے چانٹوں کی خیر مناتے ہے اور اپنی جوبی زیر نشین کر رکھی ہے۔

ہزار نکتہ باریک تر زمو اینجاست
نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

اکبر نے بیربل سے کہا کہ مجھکو ہندو بنا دو۔ بیربل نے تامل کے بعد جواب دیا اور ایک ہفتہ کے بعد اسکا جواب دونگا۔ آجکل تو آریہ سماج نے شدھی کا طریقہ جاری کر دیا ہے لیکن اسوقت ہندو جس کراہیت کے ساتھ اپنی قومیت کا لحاظ کرتے تھے اُسکا نمونہ ابھی موجود ہے جب ایک ہفتہ گذر گیا بیربل ایک گدھے کو لیکر شاہی محل کے نیچے نہر کے کنارے جا بیٹھا اور نہلانے لگا کہ اسکو خوب مل مل کر دھونے لگے۔ بیربل کے رتبہ کے آدمی کو ایسا ذلیل کام کرتے ہوئے دیکھکر لوگوں نے اکبر تک خبر پہونچائی شہنشاہ اکبر خود وہاں آئے اور متحیر ہو کر پوچھنے لگے۔ بیربل یہ کیا ہو رہا ہے؟ بیربل نے سادگی کے ساتھ جواب دیا خداوند! اس گدھے کو گھوڑا بناؤنگا اکبر نے ہنسکر جواب دیا۔ نادان! ایسا بھی کہیں ہوا ہے؟ بیربل نے کہا خداوندا اگر یہ امر ممکن نہ ہوتا تو حضور کیسے حکم دیتے کہ آپکو ہندو بنالو“ (دیانند لوا بستی ہی)

گو یہ ایک مذاقیہ روایت ہے لیکن اسکو مرزا قادیانی کے آخری اعلان سے کسی قدر نسبت ضرور ہے۔ مرزا جی مسلمان کے گھر پیدا ہوئے۔ فرض کیجئے وہ مسلمانہ مذہبی ہوں کیونکہ اکثر دیندار بزرگ مسلمان اُن کے محمدی طریقہ کے پیرو کار ہو نہیں شک کرتے ہیں لیکن انکی محمدی پیدائش ہندوں کی نگاہ میں اُن کے اس جوش کی راہ میں رکاوٹ سمجھی جائیگی۔ مرزا جی کو تو ہندو کبھی بھی کرشن بھگوان کا اوتار نہیں سمجھینگے بلکہ انکی یہ نئی الہامی ادعا حقارت اور تمسخر کی نگاہ سے دیکھی جائیگی۔ ہم نہیں جانتے اس مرزا جی کے اللہ پاک کو کیا ہو گیا ہے جو مرزا جی کی تضحیک کیلئے آئے دن ایسی اول جلول وحی نازل فرماتا رہتا ہے اگر ہم سے ملاقات ہوتی تو ہم ضرور کہتے۔ افسوس چند بیہودہ مدت خالی کردی و کس نا کس را نہ شناختی۔ (آریہ گزٹ)

کارخانہ
یہ کارخانہ قدیم
نیکنامی سے چا
فہرست طلب کر
ناگر تیل
یہ تیل خاص ہما
نیا ایجاد ہوا
! یہ سے
آنکھوں اور درد
قیمت فی شیشہ
منیجر کارخانہ
قنوج

ایک نوجوان× ہندو لڑکی کی فریاد

ایک کل اخبار سے ذیل کی چند سطور بشکریہ نقل کی ہیں

اردو اخبار صفحہ ۵ کالم ۱

سات سال[۱] کی عمر میں بیاہ ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ میں بیس سال[۲] کی عمر کی تھی جبکہ میرے برائے نام خاوند[۳] نے دوسری شادی کر لی۔ میں کبھی اُن کے گھر میں نہیں رہی۔ مجھکو بدسلوکی اور نفرت کی نظر سے دیکھا جاتا رہا۔ جیسا کہ میری والدہ بیان کرتی ہیں۔ میں نے آریہ بھائیوں کی بدولت تعلیم حاصل کی ہے۔ میں حلفیہ بیان کرتی ہوں کہ میرا چال چلن[۴] نہایت اچھا رہا۔ میری برادری والے کہتے ہیں کہ قانوناً رواجاً میری شادی[۵] نہیں ہو سکتی۔ میرا پہلا خاوند اور اُسکے لواحق مجھکو بوجہ تعلیم یافتہ ہونے کے کنجری اور کرانی سمجھتے ہیں اور برملا یہ کہتے ہیں کہ ہمارا تمہارے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ تم ہمارے واسطے مرچکی ہو۔ میرے پہلے خاوند کی دوسری بیوی اور دو بچے ہیں[۶]۔ میں آج تک اپنی والدہ کے زیر حفاظت رہی ہیں۔ مگر اب میری والدہ سخت بیمار ہے اور کوئی میرا رشتہ دار میرا پرسان حال نہیں۔ میں سچ بیان کرتی ہوں کہ میں اکیلی اپنی جوانی کے دن نہیں کاٹ سکتی[۷]۔ آریہ بھائیوں اور ہندوؤں سے میں یہ سن کر کہ میں ہندو رہکر قانوناً اور رواجاً بیاہ نہیں کر سکتی میرا کئی بار دل چاہا ہے کہ میں عیسائی[۸] ہو جاؤں۔ مگر عیسائیوں کا مذہب مجھے پسند نہیں آتا۔ مگر موجودہ تکلیفات برداشت سے باہر ہیں۔ من میں عجیب کشمکش پیدا کر رہی ہیں۔ میں راست راست بیان کرتی ہوں۔ کہ میں ایک معمولی عورت ہوں۔ یوگنی اور ویراگن نہیں ہوں اور ایسے حالات میں میں نے پرورش پائی اور رہتی ہوں کہ مجھکو اس بات کا گمان تک نہیں آیا۔ کہ میں بغیر شادی کے پاک و صاف[۹] رہ سکونگی۔ علاوہ ازیں اکیلی رہنے کی وجہ سے جو مجھے اور خوف اپنی عزت کے خطرہ میں رہنے کا ہے وہ میں ہی جان سکتی ہوں بعض آریہ سماجی بھائیوں نے ستیارتھ پرکاش کا حوالہ دیکر یہ فرمایا۔ کہ یہی نہیں کہ قانوناً میری شادی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ شاستر[۱۰] کے انوکول بھی میرا بیاہ نہیں ہو سکتا۔ پس اب میں آخری طور پر سماج کے چیدہ پرشوں سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ مجھ دکھیاری کے لئے سوائے نیوگ یا یوگن یا بیراگن بنکر زندگی کاٹنے کے کوئی اور بھی علاج ہے یا نہیں۔ یعنی میں کسی یوگیہ مرد کے ساتھ بیاہ[۱۲] کر سکتی ہوں یا نہیں۔

× یہ مضمون کئی دنوں سے آیا ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ دفتر میں اتفاق سے گم ہو گیا اسلئے درج نہ ہو سکا راقم مضمون معاف رکھیں۔ (ایڈیٹر)

۱ یہی صغر سنی کی شادی کے بدنتائج ہیں۔ ۲ اخبار میں یہی لفظ ہے شاید بیس سال ہوگا۔ ۳ اگر برائے نام ہے تو نامرد کیا اور شادی کیسی ۴ نیوگ میں تو چال چلن کو سچ نہیں ہے ۵ آدم فطرتی یا یوں کہو خدائی قانون کی آپکو ضرورت کہ آپ کو قانوناً شرعاً رواجاً دوسری جگہ خاوند کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ مگر اُمید نہیں کہ تم تعصب کو چھوڑو گے لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ اگر تم عورتوں کو اس حالت میں جو تم نے مس نہیں کیا چھوڑ دو۔ تو کوئی گناہ نہیں ہے (۲) وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ یعنے عورتوں کو بند کر رکھنے کے لئے اور جو کوئی ویسا کرے۔ اس نے اپنے حق میں برا کیا۔ فقط ہم اس مظلوم عورت کو ہدایت کرتے ہیں کہ قانون الٰہی کو قبول کرکے اپنے حقوق حاصل کرے ۶ تم تحریر کرتی ہو پہلا خاوند کیا دوسرا خاوند کر لیا ہے آجکل ایک۔ اگر نہیں کیا۔ تو اسلام میں آکر نبض دکھائیں تو پورا پورا علاج ہوگا۔ نامہ نگار

۷ آریوں میں تو نیوگ پر تو کا مسئلہ موجود ہے۔ نکاح میں تو صرف ایک خاوند مگر نیوگ میں ترقی کی بھی گنجائش ہے۔ ۸ واہ چاہ سے نکلے گڑھے میں ڈوبے ۹ نیوگ میں عیب نہیں۔ اگر نیوگ و اکیلے رہنے کا ڈر ہو اور واقعی ہوگا تو قانون الٰہی کی طرف خیال کریں اور دیکھیں وہ کیا بیان کرتا ہے لا رھبانیة فی الاسلام ۱۰ واقعی درست۔ مگر نیوگیوں کی بلا سے ۱۱ کیا انہیں وید کو فلسفہ اور قانون الٰہی کے مطابق ماننے والے اور کہاں اُن کے لاطائل و عادی کیا اس مرض کی دوا سوائے نیوگ اُن کے پاس کوئی نہیں یا وید اس مسئلہ اور اس کی فریاد رسی نہیں کر سکتا۔ ۱۲ نیوگ میں کیا عیب ہے بہتی بیاشی کے مزے۔ ۱۳ ہرگز نہیں اگر اولاد پیدا کرنی ہو تو نیوگ حاضر ہے ورنہ ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ ۱۴ اہل اسلام اسکا علاج بخوبی کر سکتے۔ اور اُنکا قانون الٰہی ہی ہے کیونکہ یہ مطابق فطرت ہے۔

(نامہ نگار)

پیسہ اردو اخبار کا حاشیہ ایڈیٹر پیسہ پر سرسری نظر

اُف کیا ہندو اور آریوں کے لئے ڈوب مرنے کا مقام نہیں ہے جناب ڈوب مرنیکا مقام تو تب ہو کہ اپنے مذہب سے دست بردار ہوجائیں اور وہ تو طلاق کا نقطہ اُٹھا کر ہی مسلمانوں پر طعنہ زن ہیں۔ اگر اُن کو اسبات کا کچھ خیال ہو۔ جھوٹ کو چھوڑ کر سچ کو قبول کرنا آریوں کے دھرم نیم میں ایک ہے قبول کریں۔ مگر یہ اسلامی حکم جو عین عقل و نقل کے موافق ہے کب قبول کرکے شرمساری حاصل کرینگے۔ اگر عورت روتی ہے تو روئے اُنکی بلا سے۔ پھر تحریر کرتے ہیں کہ بیچاری کی کیسی نازک حالت ہوگی۔ جناب ہیں نازک حالت تو ہے مگر وہ بباعث جوش تعصبی معذور ہیں کہ اسلام کے قانون پر عملدرآمد کیا جاوے

توبہ الٰہی الاماں۔

اڈیٹر صاحب۔ آپ ایسے ایسے الفاظ زبان سے نکالتے ہیں جو آریوں کو ہرگز ہرگز منظور نہیں۔ ان توبہ وغیرہ کے لفظوں کو تو وہ حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں آپکی بھی کہیں درگت کے پیچھے نہ پڑ جائیں۔ ذرا آگے چلکر یوں رقمطراز ہیں "ہندو مذہب میں بیشک منوسمرتی کے ایک شلوک کے بموجب وہ معشوقہ دوسرا بیاہ کرنے کی مجاز نہیں جبکا ترجمہ یہ ہے کہ بیاہ کا رشتہ ایسا نہیں ہے جسے موت بھی توڑ سکتی ہو بلکہ یہ رشتہ موت کے بعد بھی قایم رہتا ہے"۔ ذرا سی عقل کا مالک پکار اٹھیگا کہ جب ویدک تعلیم یہ ہے کہ مرنے کے بعد روح فوراً دوسرے جسم میں حلول کر جاتی ہے تو مرنیکے بعد رشتہ کیسا قایم رہ سکتا ہے کیونکہ جس جون میں وہ جائیگا ضرور اُسکے ساتھ دوسرا جوڑ ہوگا تو اب اگر وہ مادہ ہے تو مادہ کا دو جگہ تعلق ہوگیا ایک اول مرد سے ایک مرنے کے بعد جس جون میں گیا ہے اُس جون سے تو دو جگہ شادی ہوگئی تو معلوم ہوا کہ ایک عورت کی دو جگہ شادی ہوگئی۔ واہ کیا عمدہ قانون ہے کہ ایک عورت اور خاوند دو۔ کیا ویدک فلسفہ ہی ہے۔ اڈیٹر صاحب آپکی رائے درست ہے پھر کیوں نہیں اُس بیچاری کو اجازت دیجاتی کہ دوسرا خاوند کرلے ورنہ عذاب الٰہی نازل ہوگا اور ضرور نازل ہوگا۔ جسکو آپ نے خداوند تعالےٰ سے آریہ عورت کے لئے طلب کیا ہے۔ پھر رقمطراز فرمایا ہے کہ "سوامی دیانند نے منو کے حوالے سے صاف طور پر لکھا ہے کہ خاوند کے بدچلن ہونے اور جذام وغیرہ بیماریوں میں مبتلا ہونے سے عورت طلاق حاصل کرسکتی ہے۔ طلاق کیا ہے قطع تعلقات زناشوئی کے رشتہ کا ٹوٹ جانا۔ جیسے اہل اسلام میں زبانی طلاق جایز ہے اور صرف طلقت کہنا ہی عورت مرد دونوکو جدا جدا کردیتا ہے قریباً قریباً یہی صورت خاص خاص حالتوں میں ہندو مذہب بھی جایز رکھتا ہے۔ ہاں صرف یہ شرط ہے کہ ہندو خاوند اپنی عورت کو برادری کے سامنے چھوڑ دے"۔ کیا خوب فلسفہ ہے اور کیا عمدہ طریقہ ہے کہ اول اُسی کتاب میں یہ تحریر ہو کہ شادی کا رشتہ مرنے کے بعد بھی نہ ٹوٹے اور پھر دوسری جگہ یہ حکم کہ خاوند کے طلقت کا لفظ بولنے سے طلاق پڑجاوے۔ کیا عمدہ اصول موضوعہ ہے کہ ایک چیز سے نہی بھی اور امر بھی۔ واہ رے منوسمرتی کے قانون۔ آہ تعصب تیرا ستیاناس۔ یہ وہ مثال ہوئی کہ کسی اُستاد نے غبی شاگرد کو کہا کہ کان کو ہاتھ لگاؤ اُس نے سیدھے رستے تو نہ لگایا مگر گردن کے پیچھے کتنی تکلیف کرکے لگایا جب اُستاد نے پوچھا کہ اسکا کیا سبب تو جواب دیا کہ سامنے سے ہاتھ لگانے سے بہت شخص دیکھینگے پیچھے سے ہاتھ لگانے سے کسی کو خبر تو نہو گی۔ صاف لفظوں میں یہ تحریر کرنا پسند نہیں کہ مرد اور عورت کو اختیار ہونا چاہیئے کہ ناسازش اور ناموافقت کے دونوں آپس میں قطع تعلق کرلیں حالانکہ دیانندی مرد اور عورت کے حقوق برابر بیان کرتے ہیں مگر صرف زبانی دعوے۔ اور پھر یہ بھی عرض ہے کہ جس کتاب میں متضاد مضمون ہو وہ خداوندی کتاب ہو سکتی ہے ہرگز اور کبھی نہیں۔ اُمید ہے کہ ہمارے فاضل اڈیٹر ماسٹر آتما رام صاحب ضرور ہی اسپر روشنی ڈالینگے۔ روشنی کیسی۔ کوئی تاویل کرینگے۔ یا تعصب کے ظلمات سے مرغی کی ہر ایک ہی ٹانگ کہے جاینگے۔ ہاں اگر ماسٹر صاحب نے طلاق کو جایز مان لیا اور عورت کو دوسرا خاوند کرنے کی اجازت بخشدی

تو ہم بھی اُسکا شکریہ جاء الحق وزہق الباطل - (آریا سچ او بھاگ گیا جھوٹ) کی بیتی اور سُرخی اور مت بھاتی ندا کو ماسٹر صاحب کے کانوں تک پہنچانے میں کوشش بلیغ سے کام لیں گے - ع

بوگر قبول افتد زہے عز و شرف

(راقم مسکین محمد فضل الدین اول مدرس مدرسہ اکالگڑھ ضلع گوجرانوالہ)

زندہ کرامت

(مرقومہ شیخ احمد از ہردوئی)

یوں تو ہر زمانے میں اولیاء اللہ نے اپنے کرامات اور خرق عادات سے لوگوں کو اسلام میں داخل کر لیا ہے مگر اس دہریہ زمانہ میں اکثر کامل فقیر موجود ہیں جو اپنے کرامات اور خرق عادات سے لوگوں کو فایدہ پہونچاتے رہتے ہیں قصبہ سانڈے ضلع ہردوئی میں ایک کہنہ شکستہ مسجد نوابی کے زمانہ کی تعمیر شدہ ہے اُس کے قریب ایک کنواں واقع ہے جو زمانہ نوابی سے آجتک سوکھا پڑا تھا - اُس میں سوائے کنکر پتھر کے ایک قطرہ بھی پانی نہیں تھا ایک فقیر صاحب اُس ٹوٹی پھوٹی مسجد میں جلوہ آرا ہوئے لوگوں نے کہا کہ شاہ صاحب اس مسجد میں نہ تو بوریہ ہے جو نماز پڑھیگا اور نہ کنوئیں میں پانی ہے جو وضو کیجیگا بہتر ہے کہ کسی دوسری مسجد میں قیام فرمائیے شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہم تو اسی کنوئیں سے پانی لینگے یہ کہکر اپنا سوٹا کنوئیں میں ڈالا اور ذرا دیر تک کھٹکھٹایا کئے اتنے میں اُس خشک کنوئیں میں پانی آگیا شاہ صاحب نے وضو کیا اور نماز پڑھی اور نہ معلوم کہاں کی راہ لی - لوگوں نے بہت تلاش کی پر نہ ملے - وہ کنواں پانی سے لبریز ہے جو کوئی مریض وہاں غسل کرتا ہے آرام پاتا ہے سینکڑوں مریض بحکم خدا سے شفایاب ہو چکے دور دور سے مریض آتے ہیں اور غسل کر کے واپس جاتے ہیں خواہ کوئی مرض ہو نہاتے ہی غایب ہو جاتا ہے فقیر کامل نے آریہ سماج خرق عادات کا منکر ہے لہذا چاہیئے کہ آریہ سماج سانڈے کے ممبروں سے دریافت کر کے اپنی تسلی کرے اور اس خیال خام کو اپنے دل سے دور کرے خداوند کریم کی قدرت کا منکر نہ بنے -

آب مسجد کی بھی مرمت کرائی جاتی ہے اور کنوئیں کی مرمت بھی ہوئی ہے مولانا اس کنوئیں میں برائے شفا نہانا کوئی گناہ تو نہیں ہے مطلع فرمایئے - (اڈیٹر - کاش کہ قادیانی کرشن جی کوئی اتنی ہی کرامت دکھاتے تو ہم جانتے -) - اگر واقعی ہے تو کوئی حرج نہیں .... [illegible]

[illegible]

*

قصیدہ حمد باری تعالیٰ شانہٗ

(از نتائج طبع لطیف حضرت مولوی اسرار الحق حقانی)

ہے بے نیاز و احد و یکتا خدائے پاک
پروردگار سارے جہاں کا خدائے پاک
ذوالمجد والجلال کبیر و قدیر ہے
غالب سمیع و عالم و دانا خدائے پاک
ادنے فقیر ہیں ترے در کے سامنے
نوشیروان و قیصر و دارا خدائے پاک
عاجز ہیں انس و جان و ملک تیری حمد میں تو
مجھ سے ادا ہو وصف ترا کیا خدائے پاک
وہم و گمان سے ہے بری تیری ذات پاک
تو ہے یگانہ سب سے نرالا خدائے پاک
تو خالق زمین و زمان و مکان ہے تو
خلاق جن و انس و ملک کا خدائے پاک
تو مرسل رسل ہے بدنیا پئے ہدے
ملجائے خلق تو ہے ہمارا خدائے پاک
ہے خاص بندگی و عبادت ترے لیے
ہمسر نہیں کسی کا بھی ساجھا خدائے پاک
مردود ہیں جو غیر کے آگے جھکائیں سر
معبود سمجھ سا چھوڑ کے اعلےٰ خدائے پاک

مانگیں مدد جو غیر سے مشکل میں جز ترے
لاریب اُن پہ قہر ہے تیرا خدائے پاک

قبروں کو پوجتے ہیں جو ظالم شبانہ روز
دل سے انہوں نے تجھ کو بھلایا خدائے پاک

کس درجہ ناسپاس ہیں۔ اُن مشرکین کو
یوں نیستی سے ہستی میں لایا خدائے پاک

عقل و تمیز و رزق ہے اُن کو عطا کیا
سمجھے نہ تب ہی کون ہے اور کیا خدائے پاک

مُردوں سے جاکے عرض کریں حاجتِ دلی
لے کار اُن کے آگے ہے گویا خدائے پاک (نعوذ باللہ منہا)

حلّالِ مشکلات و مصائب ہیں پیر لوگ
جو کچھ یہ چاہیں وہ ہی کرے گا خدائے پاک

قبضہ میں ان کے پیروں کے دنیا و دین ہے
عرش انکا کرسی انکی اور انکا خدائے پاک

تاریکیٔ ضلالِ مبین کیسی چھائی ہے
اس پُرفتن زمانے میں ہر جا خدائے پاک

بدعت کی اور شرک کی تعلیم ہے کھلی
کرواتے ہیں مزاروں کی پوجا خدائے پاک

جہّال کیا کرینگے یہ عالم بہک گئے
جاری ہے زور شور سے فتویٰ خدائے پاک

کہتے ہیں تعزیوں کا بھی اکرام ہے درست
فرماتا ہے نہ منع کسی جا خدائے پاک

بیشک نہ غوث پاک سے مانگو گے تم مدد
ہرگز نہ تم پہ رحم کرے گا خدائے پاک

جب تک ندا اولیا کو پکاروگے وقتِ غم
فریاد کب کسی کی ہے سنتا خدائے پاک

قولِ مجیب اِنّی قریب و اُجیب ہے
یوں ہمکو دے رہا ہے دلاسا خدائے پاک

امداد مانگنے کے لئے اپنے غیر سے
کرتا نہیں کہیں بھی اشارہ خدائے پاک

واں حکم ابتدا ہی میں یوں دیدیا ضرور
اُس نے جو ہے شہنشہِ والا خدائے پاک

اِیَّاكَ نَعْبُدُ ہے وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ
دیکھو کلامِ ربّ تعالےٰ (خدائے پاک)

اب کس کی ہے مجال کوئی اُس کا رد کرے
سچ قول حق ہے اور ہے سچا خدائے پاک

یہ مشرکین و بدعتی جھٹلا کے تیرا حکم
تاویل اُسکی کرتے ہیں بیجا خدائے پاک

تیغِ عمرؓ سو آج اُڑا اُن جاہلوں کو سر
تب شرک یہ جہاں سے مٹے یا خدائے پاک

لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ کی تعلیم صاف صاف
ختم النبی کو جبکہ ہے دیتا خدائے پاک

اب بڑھ کے ہے یہ سرورِ عالم سے کوئی خواہ
قطب و ولی و غوث ہو اِلّا خدائے پاک

وہ جنکا نام پاک محمدؐ (رسولِ حق)
محبوب رب حبیب ہے اُنکا خدائے پاک

طاعت ہے جنکی عین اطاعت اللہ کی
اُن کے مطیع پر ہے پیارا خدائے پاک

جو سرکشانِ حکمِ رسالت مآب ہیں
ایسوں کو دیگا نار میں ماوٰی خدائے پاک

ہیں اہلِ خلد سارے مطیعانِ احمدی
ہم کو بھی سرکشی سے بچانا خدائے پاک

صلّوٰۃ بر محمد و آلِ محمدی
اُن کا مطیع ہم کو بنانا خدائے پاک

اک میں ہی خاکسار ہوں بندہ ترا حقیر
بحرِ گنہ میں غرق سراپا خدائے پاک

گو لائقِ بہشت تو ہرگز نہیں ہوں میں
پر ہے ترے کرم کا سہارا خدائے پاک

اعمال نیک میں تو عطا کر مجھے خلوص
ہووے ریا نہ شمہ نہ اصلا خدائے پاک
بھٹکوں نہ راہ سنت خیر الورٰے سے میں
بدعت کے راستے سے بچانا خدائے پاک
دل سے میں خاص تیری عبادت کیا کروں
ہرگز کروں نہ غیر کی پوجا خدائے پاک
وقت غم و خوشی میں ہو تیری ہی دل میں یاد
جاری زباں پہ نام ہو تیرا خدائے پاک
مانگوں مدد نہ غوث نہ ابدال و قطب سے
تجھ سے کہوں مدد مری کرنا خدائے پاک
کیوں کر نہ نام تیرا میں لوں اٹھتے بیٹھتے
ہیں تیرے لطف مجھ پہ بے حد اے خدائے پاک
بے حد ہے تیرا شکر مسلماں مجھے کیا
پھر امت نبی بھی بنایا خدائے پاک
کیا کیا نصیب بندہ کو دیں تو نے نعمتیں
جنکا شمار ہو نہیں سکتا خدائے پاک
پھر کس قدر ہے ظلم کوئی جان کر گنہ
[illegible] تیرا ہو بندہ خدائے پاک
تو جامع الصفات تری ذات لاشریک
جز ایک تیرے سب ہیں وہ [illegible] خدائے پاک
ہو خاتمہ [illegible] ترے نام پہ
اسرار حق کی ہے یہ تمنا خدائے پاک

آریہ سماج امرتسر

نے رمضان المبارک میں مسلمانوں کی مصروفیت دیکھکر وہ شور اٹھایا تھا کہ الاماں۔ مسلمانوں کو بھی جوش آیا تو رمضان ہی میں مولوی ابو الوفا صاحب نے ایک لیکچر دیا جسکا ذکر پچھلے پرچہ اہلحدیث میں ہو چکا ہے۔ ۱۱ر دسمبر کو ڈاکٹر غلام [illegible] صاحب مصنف رسالہ تحمید مولوی غلام مصطفٰے صاحب مولوی عبد [illegible] صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے عام جلسہ کر کے تقریریں لیکچر دیئے باوجودیکہ عام اعلان تھا کہ آریہ سماجی آکر بحث کریں مگر سماجی ایسے دبے کہ صدائے برنخاست۔ اسی جلسہ میں ڈاکٹر صاحب نے اس بات کی بہت شکایت کی کہ آریہ سماجی خصوصاً [illegible] میری تحریروں بالخصوص رسالہ تحمید کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ ڈاکٹر صاحب اپنے رسالہ کے جواب کو آریوں پر فرض واجب الوصول جانتے ہیں جسکا تقاضا وہ ہمیشہ کیا کرتے ہیں۔ رسالہ تحمید وہی ہے جسکا ریویو اہلحدیث کے کسی نمبر میں نکل چکا ہے اسکا ضمیمہ بھی ڈاکٹر صاحب موصوف نے چار ورقہ نکالا ہے جو ۲ پائی قیمت پر مصنف سے ملتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک بات خوب کہی جو یہی کہی کہ یہ مت سمجھو کہ مولوی ثناء اللہ اکیلا ہے اور ہم اسکو غیر مقلد سمجھتے ہیں۔ اور وہ ہمکو بدعتی جانتا ہے۔ گو ہمارا باہمی اختلاف ہے مگر کفار کے مقابلہ پر ہم سب ایک ہیں ڈاکٹر صاحب کی اس تقریر کو ہر ایک منصف مزاج مسلمان نے بہت ہی پسند کیا۔ یہ بھی فرمایا کہ ہم مسلمانوں کے باہمی جھگڑے بطور مشق کے ہوتے ہیں جب دشمن ہی خود ہمارے سامنے ہے تو ہم [illegible] متحد ہیں۔ جزاک اللہ سچ ہے ؎

اگر اختلاف ان میں باہم دگر تھا
تو بالکل مدار اسکا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا
خلاف آشتی سے خوش آئند تر تھا
یہ تھی موج پہلی اس آزادگی کی
ہرا جس سے ہونے کو تھا باغ گیتی

(خاکسار حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ الاسلام امرتسر)

سوانح دیانند کا علم و عقل

اس نام کا ایک تازہ تصنیف رسالہ ہے جس میں بغیر کسی اینچ پیچ کے ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی جی کتنے پانی میں تھے اور یہ کہ دیگر مذاہب خصوصاً اسلام پر انکے اعتراضات بالکل سرسری تحقیق کا نتیجہ ہے قیمت [illegible] (دفتر اہلحدیث)

شکریہ مع شکایت

بارہا لکھا گیا کہ جن اصحاب کو اخبار نہ پہنچے فوراً اسی ہفتہ اطلاع دیا کریں باوجود بارہا تاکید مزید کرنے کے بھی بعض دوست کئی کئی ہفتوں بعد اطلاع دیتے ہیں۔ بہر لیکے طریق سے اطلاع دیتے ہیں کہ تمام دفتر پڑتال کرنے سے بھی نام کا پتہ نہ ملے ایک خط ہم نقل کرتے ہیں اسکو پڑھکر ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے دوست کہاں تک بے پروائی سے کام لیتے ہیں۔؟

ایک صاحب لکھتے ہیں۔

السلام علیکم۔ عرض ہے کہ اخبار اہل حدیث میرے نام سے خارج کر کے بند کر دیا جائے۔ ورنہ میں قیمت سالانہ نہیں دونگا۔ کیونکہ اخبار ہذا ایک ماہ کے بعد یا ڈیڑھ ماہ کے بعد پہنچتی ہے اس سے مجھکو کچھ فائدہ نہیں۔ (محمد بخش پٹواری)

پس اتنی عبارت پر کون منیجر اخبار کا عمل کر سکتا ہے نہ اپنا نمبر ہے نہ مقام کا نام ڈاکخانہ کی مُہر بھی پوری نہیں۔ ایک نام کے کئی کئی ایک خریدار ہوتے ہیں۔ اپنی تو یہ غفلت کہ باوجود پٹواری ہونے کے نام تک پورا نہیں بتلایا پھر یہ کمال کیا کہ کئی ہفتوں کے بعد لکھتے ہیں کہ نہیں اخبار نہیں آتا۔ یہ غور نہیں فرمایا کہ جب تک دفتر اخبار میں شکایت نہ پہنچے انکو کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ اخبار نہیں پہنچا۔ شکایتی خط پہنچنے سے یہی نہیں کہ تدارک آسان ہے بلکہ یہ بھی فائدہ ہے کہ وہ شکایتی خط جنرل پوسٹ ماسٹر کی خدمت میں بھیجکر آئندہ کے انتظام کی بابت توجہ دلائی جاتی ہے چنانچہ جن صاحبوں نے ایسی اطلاعیں دی ہیں وہ جانتے ہونگے کہ انکی تلافی بھی ہوئی اور آئندہ کو بھی انتظام ہو گیا۔ ایسا ہی ایک ٹیڑھی منشی عنایت اللہ صاحب از ملتان۔ سخت شاکی ہیں مگر نام تک بھی مع نمبر چٹ نہیں بتلاتے آخر بدقت بعد تلاش بسیار جب انکا نام دیکھا تو وہی پتہ درج ہے جو وہ چاہتے ہیں۔ ایسے صاحب اپنے مقامی ڈاکخانہ کو بھی ایک کارڈ تاکیدی لکھدیں کہ ہمارا اخبار ضایع نہ ہو اگر ایسے تو انتظام خاطر خواہ ہو سکتا ہے۔

اس شکایت کے ساتھ ہی اُن قدردانوں کا شکریہ ہے جو باوجود ایسی معمولی شکایتوں کے اہلحدیث کے خیرخواہ اور ہمدرد ہیں۔ چنانچہ ایک خط ایسے حضرات کی قدر افزائی کا ہی نقل کرتے ہیں۔ جناب مولوی محمد فضل صاحب ضلع گیا تحریر فرماتے ہیں

نہ بسپیند مدعی اگرچہ آسیاں ولے نظر بنیاز مندان
ضرور باشد زراہ احسان کہ ہست شرطے الوا افارا

مولانا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آج بفضلہ تعالیٰ مدت سے اخبار اہلحدیث کا دوسرا دلدادہ اہل حدیث ہونے کی وجہ سے میں اس اخبار کو اپنا اور آپکو اڈیٹر اور پیرومرشد کو اپنا قابل فخر اکسیر سمجھتا ہوں۔ اور بھی اخبار آتے ہیں لیکن پرچہ اہلحدیث کی پہنچ کی خوشی اور انتظار ایسا ہی رہتا ہے جیسے اپنے کنبہ کے مشفق قریبی رشتہ دار اور رکن اعظم کی دریافت حیات سے خوشی و انتظار رہتا ہے۔ اگر آپکی زندگی تمام ہو چکی ہو تو تبلیغ سے رکاوٹ [illegible] تمام بھیجے پیارا آنہ افادہ کی قبولیت سے ممتاز فرمایئے۔ اور اگر ابھی میعاد باقی ہو تو اخبار جلد رسال فرمایئے یا سبب عدم روانگی سے مطلع فرمایئے۔ [illegible] ہو الہ تو اسکے وجہ ملا کو خیر کیجیو۔ آمین۔ میں مدت سے میعاد زندگی کے متعلق اپنی ناقص رائے بھی ہمراہ لکھنے کو تھا جسکا موقع آج ملتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جناب اہلحدیث کی چٹ پر میعاد زندگی کی ابتدا اور اختتام کو لکھدیا کریں۔ جسمیں انکو تقاضا تنبیہ کی زحمت سے بھی نجات ملیگی اور اتمام حجت آپکی طرف سے ہوگی اور خریداروں کے شوق اور خلوص کا اندازہ بھی ہو جائیگا۔ اور زندگی بھیجنے والوں کو آسانی بھی ہوگی۔ غرض طرفین کی بہتری اسمیں مدنظر ہو۔ اہلحدیث کا دوسرا سال شروع ہی ہو اس کارروائی کے عملی صورت میں لانے کا اچھا موقع بھی ہے اس تجویز کو درج اخبار فرما کر ناظرین سے بھی استصواب فرمالیں

مولانا کی اس قدر افزائی کا شکریہ ہے اور تجویز کو بھی زیر غور رکھا ہے

پس ہمارے دوست یہ بات یقینی سمجھیں کہ اخبار ہر ہفتہ برابر جاتا ہے مگر بعض دفعہ ایسا ہوتا ہوگا کہ کسان یا ڈاک رساں نے کسی یا کسی دوست نے بلا اطلاع کھول لیا اور پڑھتے ہوئے چلتے بنے دانستہ یا بھول کر۔ جنرل [illegible] دفتر سے اور ہر اخبار تبادلہ میں آتے ہیں انمیں بھی بعض دفعہ ایسا معاملہ ہو جاتا ہے بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہوگا کہ ڈاک رساں ہی بقول شخصے —

پیغامبر غیب ہو یہ حسن نہ تھی — دنیا کا کاروبار ہی سب اعتبار پر

ادھر ادھر غفلت کر جاتے ہونگے چنانچہ جناب حافظ مولوی محمد دین صاحب سکنہ اوساں کوٹیاں ضلع بستی نے آرہ کے جلسے پر مجھے فرمایا کہ میرا اخبار بھی ضایع ہوتا تھا تو میں بدگمان ہو جاتا تھا۔ مگر ایک دو دفعہ ڈاک رساں نے دوسروں کا پیکٹ نادہ دہی سے انکار کیے مجھے دیا تو معلوم ہوا کہ اسی طرح میرا اخبار دوسروں کو دیدیتے ہونگے تو میں نے سختی سے انتظام کیا اب ضایع نہیں ہوتا پس تمام ناظرین ایسا ہی کوئی انتظام اپنے مقامی ڈاکخانہ میں کریں کہ اخبار ضایع نہ ہوا کرے۔ — دفتر ہذا میں بھی ڈاکخانہ کی تاکید کر دیگئی ہے۔

فتوے

بعض احباب فتوے کے دیر ہونے پر ناراضگی ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ کئی دفعہ لکھا گیا ہے کہ جن صاحب کو جلدی جواب چاہیئے وہ واپسی کارڈ یا آنی کا ٹکٹ خط ملفوف میں بھیجا کریں انکو قلمی جواب دیا جائیگا ورنہ اخبار میں تو نوبت بنوبت لکھا جائیگا۔ چنانچہ جن صاحبوں نے ایسا کیا ہے انکو قلمی جواب بھیج گئے۔

سوال نمبر ۲۴۔ شروع نماز کے وقت جو ہاتھ کانوں تک اٹھا کر باندھے جاتے ہیں۔ ہاتھ پر ہاتھ کہاں سے کہاں تک رکھنا جائز ہے کف پر کف ہو یا کہاں سے کہاں تک حدیث میں آیا ہے۔

سوال نمبر ۲۵۔ جو لوگ ایک رکعت پڑھکر نہیں بیٹھکر اٹھتے اور جو شخص بیٹھکر اور ہاتھ زمین پر ٹیککر اٹھے اسکو اچھا نہیں جانتے کہتے ہیں کہ ایسا کرنا حنفی مذہب میں درست نہیں ہے آپ مفصل تحریر فرماویں کہ حدیث میں کیا حکم ہے اور حدیث معہ ترجمہ تحریر فرماویں۔

سوال نمبر ۲۶۔ ایک نابینا کے پاس گداگری کا مبلغ ماصہ موجود ہے بجز گداگری اور کسی طرح کی اسکو آمد ہی نہیں کیا اسپر ان مبلغات کا زکوۃ دینا لازم ہے۔

سوال نمبر ۲۷۔ دس برس کا لڑکا حافظ ہو یعنی ایک نابالغ کو قرآن یاد ہو وہ بڑی عمر والوں کی امامت کرا سکتا ہے یا نہیں حدیث معہ ترجمہ تحریر فرماویں۔

(منشی اللہ دتا از نیا لپیا)

جواب نمبر ۲۴۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا تھا کہ ہم نماز میں ہاتھ باندھتے ہوئے کلائی کو پکڑیں۔ صحیح ابن خزیمہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینہ مبارک پر ہاتھ رکھا کرتے تھے۔ زیر ناف ہاتھ باندھنے والی حدیث صحیح نہیں (تخریج زیلعی دیکھو)

جواب نمبر ۲۵۔ اس بیٹھنے کو جلسہ استراحت کہتے ہیں اہلحدیث شافعیہ وغیرہ اسکو مستحب کہتے ہیں۔ مگر حنفیہ اسکے استحباب کے قائل نہیں لیکن حرام بھی نہیں کہتے حدیث ترمذی وغیرہ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلسہ استراحت فرماتے تھے۔

جواب نمبر ۲۶۔ روپیہ چونکہ اسکی ملک ہے اسلئے زکوۃ آئیگی۔ یہ مسئلہ پہلے بھی کسی نمبر میں آچکا ہے۔

جواب نمبر ۲۷۔ اہلحدیث اور شافعیہ کے نزدیک ایسے لڑکے کی اقتدا جائز ہے مشکوۃ میں حدیث ہے کہ چھ سال کا لڑکا بڑی عمر والے اصحاب کی جماعت کراتا تھا علمائے حنفیہ اس سے منکر ہیں۔ جائز نہیں جانتے اصل اختلاف ایک اصول میں ہے یہ مسئلہ اسکی فرع ہے وہ اصول یہ ہے کہ متنفل (نفل پڑھنے والے) کی نماز فرض پڑھنے والے کے پیچھے جائز ہے یا نہیں۔ جمہور علماء اسکے جواز کے قائل ہیں حنفیہ اسکے منع پر ہیں مگر حدیث میں آیا ہے کہ معاذ رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھکر اپنی قوم کی جماعت کراتے تھے یہ خبر آنحضرت کو بھی پہنچی تھی مگر آپ نے منع نہیں فرمایا تھا نابالغ لڑکا چونکہ مکلف شرعی نہیں اسلئے اسکی نماز نفل ہے اسی لئے حنفیہ منع کرتے ہیں اور دوسرے علماء جائز کہتے ہیں خاکسار ناقص علم میں بھی جائز ہے۔

سوال نمبر ۲۸۔ جیسے مسواک کی تاکید آئی ہے ایسی ہی نہانے کی کیوں نہیں جبکہ اکثر پسینہ سے بغلوں میں بدبو پاس کے نمازی کو آتی ہے۔

سوال نمبر ۲۹۔ اول نماز میں جماعت سے جو پڑھی اور پھر دوسرے شخص نے آکر نماز پڑھنی شروع کی۔ اب وہ جو پہلا فارغ ہے اور دوسرا اسکے پیچھے پڑھ رہا ہے تو سابق نمازی کو آگے سے نکل جانا جائز ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۳۰۔ ض بشابہ ظ کیوں ہے اور مشابہ ت کیوں نہیں لکھا اور حدیث میں لا یجوز الضاد من الظاء کیواسطے آیا تو کیا ضاد ہوگی۔ اور کیا ہے سعادت اور رغبۃ المصلی وغیرہ میں کیوں مشابہ ظا وغیرہ لکھا ہے اور مجموعہ سلطانی والہ دو اد کو کیوں بدعت کہتا ہے اور دوالین کے معنے رہنمائی کے بتاتے ہیں اور رھو اور مضارع اور حضرت اور روضہ اور ارض وغیرہ سب عربی آئے ہیں۔

سوال نمبر ۳۱۔ رسالہ تحفۃ الصلوۃ میں جو دعاؤں کا پڑھنا قعدہ اور

جلسہ میں توقف نہیں کرتے تو کیا کیا جائے۔

س نمبر ۳۲ - کنوؤں میں جو انگریزی دوا ڈالی جاتی ہے کہ اس سے کیڑے مر جائینگے اور پانی صاف ہو جائیگا تو اس سے رنگ بھی بدلتا ہے اور مزہ میں بھی فرق ہوتا ہے اور پھر بعینہٖ اُسکا استعمال کیا جاتا ہے یہ کیسا ہے۔

س نمبر ۳۳ - جو شخص نماز میں پہلے زمین پر ہاتھ ٹیکتے ہیں بعد کو گھٹنے رکھتے ہیں اور جو کھڑے ہونے کو اٹھتے ہیں تو پہلے گھٹنے اٹھاتے ہیں اور بعد کو ہاتھ۔ اگر یہ مصلی بیٹھا ہوا کے ہاتھ ہی اٹھائے تھے تو اسکو یاد آگیا تو یہ بیٹھ گیا اور کتاب میں حکم ہے کہ پنڈلی سے پیٹھ علیحدہ نہوں تو بیٹھ جائے اور اگر علیحدہ ہوں تو کھڑا ہو جائے اسکا مسئلہ کیا ہے۔

س نمبر ۳۴ جو نمازی سجدہ میں جاتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اپنے کپڑے سے حرکت کرے یعنی اٹھا دے یا جھاڑے تو اسکا کیا حکم ہے۔

س نمبر ۳۵ - نہانے میں اکثر پانی کا ایک گھڑا اور ایک لوٹا یا دو یا تین لیتے ہیں کہ جب گھڑے میں ۱۰ یا ۱۲ سیر پانی کم بہتر ہوتا اور لوٹے میں ۱ سیر سے کم نہوگا۔ اور حکم ہے ۴ سیر کا اگر ۵ یا ۶ سیر پانی خرچ کر دے تو کیسا ہے یا جہانتک کہ اسکی طبیعت صاف ہو کیونکہ بعض کو وہم ہوتا ہے تو وہ زیادہ پانی خرچ کر لیتا ہے بینوا و توجروا (ذوالفقار محمد از نگینہ)

ج نمبر ۲۸ - جمعہ کے روز جو نہانے کی تاکید ہے اسکی بنا یہی ہے کہ گرمیوں میں پسینہ کی بدبو سے مسجد میں بدبو پھیلتی تھی اس لئے آنحضرت نے غسل کی تاکید فرمائی تھی نیز کچا پیاز کھا کر مسجد میں آنے سے اسی بنا پر منع فرمایا تھا۔ پس جس شخص سے پسینہ کی وجہ سے ایسی بدبو آتی ہو وہ غسل ضرور کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدبو سے سخت نفرت تھی۔

ج نمبر ۲۹ - نماز پڑھتے ہوئے کی بالکل سیدھ پر جو بیٹھا ہو وہ نمازی کے آگے سے نکل جائے تو اسے گناہ نہیں۔

ج نمبر ۳۰ - ص مشابہ ظا ہے ذکر نہیں کتب صرف - قرأت - فقہ کی کتابوں میں مشابہ ظا کے لکھا ہے فتاویٰ قاضی خان - تفسیر کبیر - وغیرہ ملاحظہ ہو۔ البتہ حدیث شریف میں یہ نہیں دیکھی۔

ج نمبر ۳۱ - علماء حنفیہ کا مذہب ہے کہ فرضوں میں تخفیف چاہیئے اسلئے مطول دعائیں نہیں پڑھتے مگر حدیثوں میں لمبی لمبی دعائیں آتی ہیں۔ بلکہ یہ بھی آتا ہے کہ آنحضرت نماز اتنی لمبی پڑھتے تھے کہ بعض اوقات کوئی شخص قبرستان تک ہو کر واپس آجاتا۔ اور ابھی تک پہلی رکعت ہوتی تھی۔

ج نمبر ۳۲ - اگر طبی یا ڈاکٹری تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ دوائی مذکور سے پانی صاف شفاف ہو جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ سائل کو شائد اس حدیث سے شبہ ہوا ہے جسمیں مذکور ہے کہ پانی کا رنگ متغیر ہو تو پاک نہیں رہتا۔ مگر اس حدیث کا مطلب ہے کہ ناپاک چیز سے رنگ متغیر ہو جائے چنانچہ الفاظ حدیث کے ہیں اَوْ بِنَجَاسَةٍ تَحْدُثُ فِیْهِ اور اگر پاک ہے تو نجاست نہیں۔

ج نمبر ۳۳ سیدھا کھڑا ہو جانے سے پہلے بیٹھ جائے تو درست ہے اگر سیدھا کھڑا ہو جائے تو نہ بیٹھے اگر نماز پوری کرکے دو والی نماز میں دو چار والی نماز میں چار پڑھ چکا پھر سیدھا کھڑا ہو گیا تو بھی بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کر دے۔

ج نمبر ۳۴ - لغو حرکت ہے حدیث میں منع ہے۔

ج نمبر ۳۵ - پانی کی تحدید جو حدیثوں میں آئی ہے وہ قلت کے اعتبار سے ہے یعنی کم از کم اس مقدار تک آنحضرت نے استعمال کیا ہے یہ نہیں کہ اس سے زیادہ منع ہے خصوصًا حسب ضرورت جتنا مناسب ہو استعمال کرے مگر فضول اسراف نہ کرے چاہے نہر جاری پر یا حوض اور تالاب پر بھی ہو۔

س نمبر ۳۶ - کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اسباب میں جسوقت زیارات جاتی ہے اسوقت لڑکے والے لوگوں کو جو باراتی ہوں بغیر کھانا کھلائے رخصت نہیں کرتے۔ اسکو ضروری جانتے ہیں۔ اور لوگ بھی بغیر بارات کا کھانا کھائے بارات نہیں جاتے۔ یہ کھانا کھانا جائز ہے اور روئے شرع کے۔

سوال نمبر ۳۳- بیٹی والا قبل شادی کے دعوت دیتا ہے۔ بیٹے والے کو اور بستی کے دوسروں کے لئے کھانا پکاتا ہے اس دعوت کو قبول کرنا اور کھانا از روئے شرع جائز ہے یا نہ۔ مع دلیل درج فرمائیں۔

سوال نمبر ۳۴- جو شخص جہیز میں نقد نہیں دیتا ہے بلکہ صرف زبانی اقرار ہے لینا دینا کچھ نہیں اتفاقاً ہی کم ہے اور پھر اگر دو ہزار ہے تو کچھ پرواہ نہیں بہت جلد قبول کر لیتے ہیں اور نقد کو بالکل برا جانتے ہیں نقد کچھ بھی نہیں مگر کپڑے دو چار یا پانچ جوڑے زیادہ قیمت کا ہو اور اگر کپڑے اور علاوہ اس کے مٹھائی چاول پانچ روپیہ کی نہ ہو جب تک نکاح نہ ہوگا۔ اسکو ضروری جانتے ہیں بلکہ مہر کو کوئی چیز ان کپڑوں اور مٹھائی کے سامنے نہیں جانتے بطور رسم کے وقت نکاح مہر کا نام لیتے ہیں کہ مہر آتا ہو۔ از روئے قرآن و حدیث کے جواب مع دلیل دیویں۔

سوال نمبر ۳۹- کسی موحد کی بی بی قبر پرستی یا میلہ وغیرہ میں جاتی یا تعزیہ وغیرہ میں شریک ہے نکاح باقی ہے یا ٹوٹ گیا۔ جواب مع دلیل قرآن و حدیث

جواب نمبر ۳۶ و ۳۷- کھانا حرام نہیں ہوتا کیونکہ اہل لغیر اللہ نہیں ہے۔ البتہ فضول رسم قابل اصلاح ہے لڑکی والے کے ذمہ کوئی حق نہیں افسوس مسلمانوں کو ان فضولیات سے فرصت نہیں۔

جواب نمبر ۳۸- اس سوال کا مطلب اگر یہ ہے کہ صورت مرقومہ میں نکاح ہوتا ہے یا نہیں تو جواب ہے کہ نکاح تو ہو جائیگا اور اگر کوئی اور مطلب ہے تو مفصل بتلادیں البتہ ایسا کرنے سے حدیث شریف میں منع آیا ہے آنحضرت نے مہر کی زیادتی کو پسند نہیں فرمایا۔ بلکہ حنفیہ کے نزدیک تو مہر کی نفی بھی کردیں تو بھی نکاح درست ہے۔

جواب نمبر ۳۹- نکاح نہیں ٹوٹتا کیونکہ ملتزم الایمان ہے یعنی قرآن اور پیغمبر علیہ السلام کو مانتی ہے جبکہ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح درست ہے حالانکہ وہ دونوں سے منکر ہوتی ہیں۔ تو اس سے کیوں نہ جائز ہو۔ مشرک عورتوں سے جو نکاح کرنا قرآن شریف میں منع ہے تو ان عورتوں سے منع ہے جو اسلام سے منکر ہو کر بت پرست ہوں۔ البتہ نکاح کرنے کے وقت اگر اطلاع ہو تو ایسی عورت سے نکاح نہیں کرنا چاہیے۔ اُولٰئِکَ یَدْعُوْنَ اِلَی النَّار۔

انتخاب الاخبار

امرتسر میں عید الفطر [illegible] جمعہ کو کی گئی۔

عید کے روز چھاؤنی میاں میر (لاہور) میں ایک عورت ہندو مسماۃ چھوارا مسلمان ہوئی اسلامی نام غلام فاطمہ رکھا گیا۔ (اڈیٹر: موصوفہ کا نام فاطمہ چاہیئے یہ عوام کی غلطی ہے کہ غلام عورتوں کے نام کے ساتھ لگا دیتے ہیں)۔

[illegible] فتح گڑھ ضلع گورداسپور میں ایک سکھ مسلمان ہوا۔

لودھیانہ کی مسجدوں میں چند ایک اشتہار لگائے گئے جنمیں آنحضرت اور حضرت علی کی بے ادبی تھی۔ کمیٹی کے خیال میں ہی آیا کہ یہ کام کسی مسلمان کا ہے (نزلہ بر عضو ضعیف می ریزد)۔

افسوس ہے قاضی ظفر الدین صاحب اسسٹنٹ پروفیسر اورینٹل کالج لاہور فوت ہو گئے۔ مرحوم علم و ادب کے ایک مخزن تھے۔ اگرچہ آپ کے علم سے قوم کو کچھ فائدہ نہ پہنچا تاہم ایسے آدمی کا پیدا ہونا کاری دارد۔ رحمہ اللہ۔

مدرسہ تعلیم الاسلام لاہور کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر کو ہوگا۔

سلطان المعظم نے کیپٹن عارف بے خلف مارشل [illegible] پاشا ڈائرکٹر حجاز ریلوے کو امتیاز کا تمغہ عطا کیا۔ اور مارشل موصوف کے چھوٹے بیٹے سلامی بیگ کو طلائی سلطانی کی فوج میں سارجنٹ کا عہدہ مرحمت فرمایا۔

حجاج کی طبی امداد کیلئے سلطان المعظم نے ڈاکٹر ذوالفقار پاشا [illegible] رمزی بیک و فواد بیک اطباء کو حجاز میں مامور فرمایا۔

عراق عرب میں دریا سے ہر روز صدہا جانیں تلف ہوتی ہیں اکثر اہل بغداد دجلہ کے کنارے جا کر آباد ہو گئے ہیں۔

مراکو کے [illegible] قبائل کی فتنہ پردازی سے طنجہ کا راستہ بند کر دیا گیا ہے اور اشیاء [illegible] قابل بند ہو گئی ہیں جنگی [illegible] کے لئے ۵ سپاہی بھیجے گئے ہیں۔

سفراء جرمنی و فرانس کو سلطان المعظم نے پرائیویٹ ملاقات کا اعزاز بخشا۔

۱۲۔ کو امرتسر میں خوب بارش ہوئی۔

بلال سرائے ضلع گوجرانوالہ میں ۳ ہندو مشرف باسلام ہوئے۔

سفارت کابل ۱۲ - دسمبر کو کابل پہنچ گئی:

بھوپال میں جو عورتیں مسافروں اور بیرونی لوگوں سے نکاح کرکے اُنکو دام میں پھنساتی ہیں۔ اور ان کو جلد تباہ و برباد کرکے دوسروں کی تلاش میں نکلتی ہیں اونکا انتظام حضور سرکار عالیہ کی طرف سے ہونے والا ہے۔ چنانچہ سرکار عالیہ قانون تیار کر رہی ہیں:۔

لاہور کے اکثر لوکل کالجوں سے ماہوار کالج میگزین نکلتے ہیں۔ اب اسلامیہ کالج لاہور نے بھی اس نام سے اپنا رسالہ انگریزی میں نکالا ہے:۔

ولیعہد کابل سردار عنایت اللہ خاں کے ہمراہ ۱۵۰ آدمیوں کا اسٹاف وغیرہ ہے۔ سردار ممدوح چند روز پشاور میں ٹھیریں گے۔ اور وہاں سے روانہ ہوکر کلکتہ میں ۲۶ - ۲۷ تک پہنچ جاوینگے:۔

کلکتہ میں مکان موسومہ ہیسٹنگز ہاؤس ان کے قیام کیلئے آراستہ کیا جا رہا ہے:۔

سردار ممدوح جب کابل سے روانہ ہوئے۔ تو اُن کے مرتبہ کے موافق انکو مرتبہ کے موافق اُن کے جلو میں ہمراہیوں کی عظیم تعداد مقرر تھی۔ اگرچہ اُن کی عمر صرف ۱۷ سال ہی کی ہے۔ لیکن ان کو اپنے عالی مرتبت کے لحاظ سے اپنی [illegible] کا ایسا خیال ہے۔ کابل سے لنڈی کوتل تک جس قدر جم غفیر اہالی موالی کا اُنکے ہمراہ تھا۔ اس سے ان کی رعایا کے دلوں پر انکا رعب و داب ضرور قائم ہوگا:۔

جاپانی فوج نے ۲۰۳ والی پہاڑی توپوں سے پورٹ آرتھر کی بندرگاہ میں روسی جنگی جہازوں پر گولہ باری کی۔ کئی روسی جنگی جہاز بالخصوص پوبیڈا اور ریٹویزان کو متواتر گولے پڑتے ہوئے نظر آئے۔ بندر پورٹ آرتھر کا اب خاتمہ ہے:۔

پنشیان کے جنوب میں روسیوں کی بارود کے میگزین پر گولہ لگا۔ بارود میں ایک دم سے آگ لگ گئی۔ اور دو گھنٹہ سے زیادہ میگزین جلتا رہا:۔

قبول اسلام: نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا نام [illegible] (مرحوم بالبلیہ) کی مقابلہ پر تجویز کرکے فوراً مطلع فرماکر مشکور فرماویں۔ عرصہ سے میں [illegible] مذہب سے [illegible] بلکہ چار یا پانچ سال [illegible] قوم کا سکھ ہوں اب بھی سکھ ہوں۔ تمام مذاہب [illegible] دیکھا کہ سب باطل معلوم ہوئے ہیں اب آپکے نام والا نامہ کا منتظر ہوں بخط آنے انشاء اللہ تعالیٰ اسلام ظاہر کرونگا۔ اور آپکا تجویز کردہ نام رکھونگا۔ الراقم [illegible] سنگھ معرفت منشی احمد خاں صدر خزانہ کوئٹہ۔ ملک بلوچستان:۔

جواب:۔ خدا آپکو اسلام پر ثابت قدم رکھے اور آپ کے ذریعہ اور لوگوں کو بھی ہدایت ہو۔

نام بڑی اچھا ہے جسکا آپ نے تجویز کیا ہے۔ اپنے تشریحے عبدالحق۔ مفصل احوال سے مطلع کریں (ایڈیٹر)

کون کہتا ہے کہ آپ خریدیں؟

مجھے کچھ غرض نہیں کہ لمبی چوڑی تحریر سے آپ کی منتیں کروں کیونکہ مشک خود بخود ہوتی ہے مشہور اثر دار دوا

نیاز مند کی تیار کردہ معجون جسکی بابت میں نے آجتک کبھی کسی اخبار یا اشتہار میں مضمون نہیں دیا جسکا تجربہ مدت سے میں نے اپنے مطلب میں بارہا کئی اشخاص پر کیا ہے جو اپنے کیمیائی اثر کے باعث کسی طرح بری ثابت نہیں ہوئی۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت تامہ دیتی ہے۔ یہ معجون جسکا نام **معجون جواہر** رکھا گیا ہے۔ مروارید۔ عنبر۔ مشک۔ یشب۔ عقیق۔ فولاد۔ نقرہ۔ طلا۔ اور ارکان ادویہ مفرحہ مقویہ۔ باتہیہ سے ترکیب دی جاتی ہے۔ جو ہماری سینہ بسینہ چلی آتی ہیں۔ جسکے حواس خمسہ ظاہری و باطنی بالکل درست رہتے ہیں۔ طبیعت میں ایک طرح کی خوشی جوانمردی حوصلہ اور منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے بھوک معمول سے زیادہ لگتی ہے۔ خون صالح پیدا اور قوت رجولیت زیادہ ہو جاتی ہے۔ نسیان۔ آشوب چشم۔ نوازل حارہ و باردہ۔ دمہ۔ ضیق النفس۔ انتشار النفس۔ کمزوری اعصاب۔ رعشہ۔ صرع۔ کزاز۔ لقوہ۔ فالج وغیرہ زائل ہو جاتی ہیں۔ امراض معدی مثل درد شکم۔ پیچش۔ نفخ۔ بدہضمی۔ آروغ ترش۔ اسہال وغیرہ دور ہوتے ہیں:۔

معجون جواہر:۔ بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو شیر دلیر بنانے کیلئے کافی نسخہ ہے قیمت فی شیشی جو ۱۲ یوم کے واسطے کافی ہے۔ صرف عہ

حبوب ممسک و مقوی باہ:۔ تجربہ خود اس کی تعریف کریگا۔ نشہ گھبراہٹ وغیرہ بالکل نہیں ہوتی۔ قیمت فی درجن عہ **آتشک** کیلئے اکسیر قیمت عہ **داد** کی بے مثل دوا۔ **سوزاک** کی دوا قیمت [illegible] کی بے نظیر دوا قیمت عہ **سرمہ عزیزی** قیمت ۲ **نیا طلا** جس سے آلہ اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی ہے قیمت عہ

المشتہر
حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک
سنت سنگھ امرتسر

[illegible] مولانا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شایع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۰

THE AHL-I HADIS. AMRITSAR

للہ الحمد

اہلحدیث

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

اہل الحدیث لقد صانوا بہمتہم
دین الرسول وما خانوا وما شانوا

جلد (۲) نمبر (۸)

امرتسر ۲۳ شوال المکرم سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

۱۳
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ..	عہ
والیان ریاست سے ..	ہے
رؤسا و جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے ...	۲

قیمت ہر حال پیشگی آنی ضروری ہے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی

اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت طے ہو کر فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مطبع ہونی چاہیے نمبر چٹ ہر خریدار کو لکھنا ضروری

امرتسر کمیٹی میں میونسپل الیکشن

قابل توجہ گورنمنٹ

عزیزو ممبری پہ تازہ آفت اور آئی ہے
الیکشن ہونیوالا ہے دوہائی ہے دوہائی ہے

الیکشن کیا ہے؟ پہلے ہم اپنے ناظرین کو اس کی تشریح بتلا دیں الیکشن کے معنی انتخاب کے ہیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے بغرض ہمدردی یہ قانون جاری ہے کہ جس جگہ کی آبادی.. پانچہزار یا پانچہزار سے زیادہ ہو وہاں کے لوگ اپنے میں

سوامی دیانند کا علم و عقل - جو کہ تیار ہو گیا ہے قیمت ۴ر

سے ممبر منتخب کریں جن کی میعاد تین سال ہوتی ہے۔ یعنی ہر سہ سال بعد از سر نو انتخاب ہوتا ہے۔ جتنے ممبر رعایا منتخب کرتی ہے (جن کی تعداد بھی گورنمنٹ کیطرف سے ہر شہر کی آبادی کے لحاظ سے مقرر کیجاتی ہے) اس سے نصف گورنمنٹ کیطرف سے مقرر ہوتے ہیں۔ رائے دہندگان کی حیثیتیں مختلف ہوتی ہیں امرتسر میں اب کی دفعہ حیثیت ہے کہ یا تو مبلغ چار روپیہ کرایہ کے مکان کا مالک ہو یا چار روپیہ کرایہ دیتا ہو۔ بعد انتخاب کے کل سیاہ سفید کے مالک یا ذمہ وار رعایا کیطرف سے وہ ممبر ہی ہوتے ہیں۔ وہی حکام سے ملتے ہیں وہی عرض معروض کرتے ہیں۔ جو کچھ دریافت کرنا ہوا انہیں سے کیا جاتا ہے۔ خیر یہ تو الیکشن کا ایک عام قاعدہ ہے۔ ہم نے یہ دیکھنا یا دکھانا ہے کہ کیا جن اصولوں اور فائدوں پر الیکشن کی بنا ہے۔ وہ رعایا ہند کو حاصل ہی ہیں یا نہیں؟ جس کا جواب بڑی تحقیق اور کامل ثبوت کے بعد یہ ہے کہ ہرگز نہیں۔

کیوں نہیں؟

اس لئے کہ رعایا میں قابلیت نہیں۔ باوجودیکہ ہر سہ سال بعد یہ ہنگامہ قائم ہوتا ہے۔ جو ہر قصبہ اور شہر میں اُسکی آبادی کی حیثیت سے مثل ہنگامہ محشر کے ہوجاتا ہے۔ ہزارہا روپیہ کا خرچ ہوتا ہے سینکڑوں آدمیوں کو ضرب اور ضرر شدید پہونچتی ہے مگر نتیجہ کیا۔ ٹان ٹان فش! عموماً رعایا کو خبر نہیں کہ ہمارے اس پرچہ کی کیا قیمت ہے بلکہ وہ اس کو اپنے لئے ایک وبال جان سمجھتے ہیں۔ کیوں؟ کچھ تو اس لئے کہ اُونکو اس کے نفع نقصان کا علم نہیں۔ آج تک اس کا کبھی نفع پہونچتا ہی نہیں کچھ اس لئے کہ ممبران کمیٹی دو تین مہینے پہلے اُن سے منت خوشامد نیز و دباؤ ڈالنا شروع کر دیتے ہیں۔ وہی علاقہ جو ممبران کی زیارت کو ترستا رہتا ہے۔ قریب الیکشن ایسا خوش قسمت ہوجاتا ہے۔ کہ ایک ممبر کیا۔ تمام ممبران کمیٹی چھوٹے بڑے سب کے سب مع اپنے حوالی موالی کے چکر کاٹتے پھرتے ہیں۔ کہیں دعوتیں پک رہی ہیں کہیں پوری حلوہ اُڑ رہا ہے۔ کہیں گارڈن پارٹی (باغ سیر) دیجاتی ہے۔ کیوں؟ ہر چہ عنایت ہو! ہم اس میں ممبران کمیٹی کو نا قابل نہیں سمجھتے۔ بلکہ وہ تو اعلیٰ درجہ کی قابلیت رکھتے ہیں جو تھوڑی سی محنت سے کام نکال لیجاتے ہیں۔ لیکن نا قابل ہیں تو ووٹر ہیں جنکو یہ بھی خبر نہیں کہ ان کی ممبری ہمارے ہی بنانے سے ہوتی ہے۔ اگر ایک روپیہ کا مقدمہ ہو۔ تو اس کے لئے وکیل اور مختار کرتے ہوئے سو دوستوں سے مشورہ کرتے ہیں اس کی کارگذاری دیکھتے اور تحقیق کرتے ہیں اگر معلوم ہوجائے کہ وکیل صاحب فیس لیکر پیروی اچھی طرح نہیں کیا کرتے یا نوآموز ہیں تو مختارنامہ دیکر بھی واپس لے لیتے ہیں مگر ممبری کی وکالت جو ایسی ضروری ہے کہ تین سال تک گویا عقد نکاح ہے۔ اس کے لئے کسی لائق نالائق۔ کار آزمودہ۔ نا آزمودہ۔ پیرو کار نا پیرو کار کا کوئی خیال نہیں کیا جاتا ہے۔ ولایت میں یہ حال ہے کہ ہر ایک قوم اور پیشہ ور اپنا اپنا ممبر الگ مقرر کرتے ہیں اور اس ممبر سے اپنی خیر اندیشی اور بہتری کے پختہ وعدے لیکر اس کے حق میں رائے دیتے ہیں۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ تمام مدت اس کے گلے کا ہار ہوئے رہتے ہیں۔ کیا مجال کہ کسی معاملہ میں کبھی سستی کرجاتے یا اُن کے حقوق کی نگرانی نہ کرے۔ اگر ایسی لغزش اس سے ہو تو اسی وقت اس کو نوٹس دیا جاتا ہے کہ تم نے ہمارے فلاں کام میں غفلت کی ہے لہذا تم ہمارے وکیل نہیں۔ کیوں نہ ہو زندہ قوموں کی یہی شان ہے۔ بخلاف ہمارے ہندیوں کے کہ ایسے بیچارے بلاؤں پر صابر شاکر ہیں کہ اُف کرنا تو جانتے ہی نہیں۔ خصوصاً اہالیان پنجاب۔ بالخصوص ساکنان امرتسر میونسپل کمیٹی کے بڑے بڑے کاموں میں سے ایک دو کام ہم مثالاً بتلاتے ہیں۔ سب سے اول کام کمیٹی کا صفائی ہے۔ یہ اسکا ایک ایسا ضروری کام ہے۔ کہ

اسی کام کی وجہ سے اُس کا نام میونسپل کمیٹی تجویز ہے۔ مگر اسی کام کی یہ کیفیت ہے کہ امرتسر جیسا آباد شہر جو تجارت کے لحاظ سے پنجاب کا صدر مقام ہے بقول معترض وکیل ایسا گندہ ہے کہ دنیا میں کوئی نہ ہوگا۔ ملازمان صفائی ہیں کہ صاحب بہادروں کی طرح بازاروں کا چکر لگا کر سیر کرتے ہوئے دورہ ختم کر جاتے ہیں۔ کوچوں میں جہاں کہ بہ نسبت بازاروں کے زیادہ صفائی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بازاروں میں روشنی زیادہ۔ دھوپ زیادہ۔ ہوا کی آمد و رفت زیادہ۔ آنے جانے والے لوگ ایک ہی نہیں مختلف ہوتے ہیں۔ برخلاف اسکے گلیوں کی حالت بالکل ردی۔ گھروں میں رہنے والی مستورات ایک ہی مقام پر رہنے والی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے گلیوں میں کھیلتے پھرتے ہیں۔ مگر صفائی کا یہ حال ہے کہ بالکل ہی صفا۔ ڈھیروں کے ڈھیر دنوں ہفتوں مہینوں لگے رہتے ہیں کوئی اٹھانیوالا ہی نہیں۔ نالیوں کو صاف کرتے ہوئے دیکھنا تو گناہ کبیرہ میں داخل ہے۔

ہمارے دفتر کے پیچھے کی جانب ایک بڑی نالی ہے جس کی صفائی کے لئے ہر چند ہم نے ملازمان صفائی کو کہا۔ مگر نہ ہو پائی۔ بیہودہ لوگ یوں ہی گذرتے رہے۔ کبھی مہتر ہے تو سقا نہیں۔ سقا ہے تو مہتر نہیں۔ لاچار اُس طرف کی کھڑکی بند کر دی۔ سڑکوں کی یہ کیفیت ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ کبھی کسی نے اُن کو بنایا ہی نہیں۔ جس کسی کو شبہ ہو وہ ہمارے پاس آوے۔ ہم فوراً اس کو یہ کیفیت دکھا دیں گے۔ یا وہ خود ہی کٹڑہ سفید۔ قلعہ۔ کٹڑہ کرم سنگھ وغیرہ میں جا کر دیکھ لے۔ بارش جو ایک بڑی نعمت ہے جس کے وجود پر کل دنیا کا سہارا ہے۔ اہالی امرتسر جب اس بارش کے بعد سڑکوں پر چلنے سے تکلیف اٹھاتے ہیں تو دعا کرتے ہیں کہ خدا خدا! اور نہیں تو شہر میں تو بارش کبھی نہ ہوا کرے۔ روشنی کا یہ حال ہے کہ ڈھاب کھٹیکاں۔ بیروں کا چوک۔ کٹڑہ سفید۔ کمبلوالوں کا بازار۔ کٹڑہ کھکیاں۔ کرم سنگھ وغیرہ محلوں میں رات کو وقت کوئی کسی کی پگڑی اُتار کر لیجاوے۔ تو پتہ نہ ملے۔ اسی لئے پچھلے دنوں شب کے ۸-۹ بجے کے درمیان ہمارے محلہ میں سر بازار ایک ہندو لڑکے نے اپنے رقیب کا چھرے سے کام تمام کر دیا۔ اور بھاگتا چلا گیا۔ کسی کو پتہ نہ لگا۔ ہاں جہاں ممبروں کے مکان ہوں یا گھوڑوں کے طویلے ہوں وہاں روشنی اچھی خاصی ہوتی ہے۔ ہم سے کوئی پوچھے تو ہم ثبوت دیں۔ تو کیا یہ سب واقعات ممبروں سے مخفی ہیں؟ کیا ممبران کمیٹی اپنے اپنے علاقوں میں یومیہ نہیں تو ہفتہ وار سوائے ایام الیکشن کے گشت لگا کر حالات بچشم خود ملاحظہ کرتے ہیں؟ وہاں کے لوگوں کی شکایات سنتے ہیں۔ اُن پر غور کرتے ہیں۔ اچھا اگر کرتے ہیں تو ہر ایک ممبر کا فرض ہے کہ اپنی اپنی سہ سالہ خدمات کی فہرست شائع کریں۔ ہاں ہم مانتے ہیں کہ شہر کا صدر ہال بازار بیشک نسبتاً صاف ستھرا ہے۔ اُس کی سڑک بھی اچھی بنی ہوئی ہے۔ اُس میں روشنی کا بھی کافی انتظام ہے۔ مگر کیا یہ انتظام اس لئے ہے کہ وہاں ممبران کمیٹی نے کوئی انتظام کر دیا ہے۔ نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ گذرگاہ صاحب بہادران ہے۔ ممبران کی قابلیت اور حسن انتظام کو اُس میں دخل نہیں۔

ابھی تک تو ہم نے بالخصوص کسی ممبر کا نام نہیں لیا۔ اور اصل یہ ہے کہ لیں بھی کس کس کا۔ جب کہ سب ایک ہی سے ہیں۔ تاہم اگر ضرورت ہوئی۔ تو نام بنام بتلا دیں گے اور ممبران کو نہیں۔ پبلک کو ان ممبران کی غفلت پر متنبہ کریں گے

سر دست بس

گورنمنٹ کے حضور

باادب التماس کرتے ہیں کہ جب کہ سالہا سال کا تجربہ بتلا رہا ہے کہ رعایا ہند میں ابھی تک وہ قابلیت پیدا نہیں ہوئی جس سے وہ اپنے بھلے برے کو پہچان اور اپنا دوست و دشمن کی تمیز کر سکیں تو وہ اختیارات جو رعایا کو

انگلستان کو دئے گئے ہیں جن سے وہ اپنے فوائد کثیر حاصل کرتی رہتی ہے اور کرنے کے اہل [illegible] دست وستہ نگر گورنمنٹ کی مہربانی کا ثبوت تو ہوتا ہے۔ مگر اس کی مثال بالکل وہی ہے کہ کوئی والدہ شفیقہ اپنے بچے کی عاشق صادق اس کی شیر خواری کی حالت میں جو صرف چند دنوں کی عمر کا ہے۔ پلاؤ زردہ پکا کر اس کے آگے رکھدے وہ اگر نہ کھائے تو اس کا منہ کھولکر حلق سے نیچے اتار دے۔ تو کون نہیں جانتا کہ بجائے اس کے کہ یہ ثقیل غذا بچہ کو تنومند کرے الٹا اسکو کمزور کر دیگی بلکہ اس کی زندگی محال ہو جاویگی۔

سو یہی حال رعایائے ہند کا ہے۔ ان میں ابھی تک قابلیت ہی نہیں کہ ممبر کسکو بنایا جاتا ہے اور اس کے فرائض کیا ہوتے ہیں۔ اور ان میں غفلت کیا ہوتی ہے جب ہی تو ممبران کمیٹی ان کو نالائق سمجھکر اپنا انتخاب خود کر لیا کرتے ہیں جو گورنمنٹ کے منشا کے صریح خلاف ہے جس کا نام صلح رکھا جاتا ہے۔ پچھلے الیکشن میں مسلمان آٹھ ممبروں سے ایک امیدوار زیادہ تھا یعنی کل نو تھے جنکا الیکشن ہو کر آٹھ ممبر نامزد ہونے تھے۔ اس لئے ایک کے کم کرنے کے لئے مولوی احمد اللہ صاحب کو بعد منت راضی کیا گیا۔ کہ آپ اپنی درخواست واپس لے لیں مولوی صاحب موصوف کے موکل اسی مجلس مصالحت میں جو میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر کے مکان پر تھی للکار کر کہہ رہے تھے کہ ہم اس انتخاب سے راضی نہیں ہم اپنے ممبر کا الیکشن کرائیں گے۔ مگر تحصیلدار صاحب وغیرہ معززین کے لحاظ سے یہ کل کارروائی کی گئی۔ اور مولوی صاحب کو اس شرط پر راضی کیا گیا کہ آئندہ کو جب کوئی جگہ نکلی سرکاری ہو یا انتخابی آپ کا حق ہوگا۔ چنانچہ اثنائے مدت میں مولوی صاحب سے تو یہ وعدہ پورا کیا گیا۔ مگر ان کے ووٹروں اور موکلوں کی حق تلفی کیوں ہوئی۔ اس لئے کہ ممبران کمیٹی رعایا کو نا قابل جان کر باہمی انتخاب کر لیتے ہیں۔ جس کا نام مصالحت رکھتے ہیں تعجب ہے گورنمنٹ بھی ایسی مصالحت کو جو منشاء گورنمنٹ کے بالکل خلاف ہے۔ منظور فرمالیتی ہے۔ چونکہ یہ امر محقق ہو چکا ہے۔ کہ رعایا میں الیکشن کی قابلیت نہیں۔ اور نہ ہی ممبران کمیٹی کا موجودہ رویہ ان کو کبھی قابل بننے دیگا۔ اس لئے گورنمنٹ کی بڑی مہربانی ہو۔ کہ اس انتظام کو اپنے ہاتھ میں لیکر رعایاء ہند کو ہمیشہ کیلئے آرام بخشے۔ میونسپل کمیٹی پوسٹ آفس کی طرح ایک رفاہ عام سے متعلق ہے۔ اس لئے اس کا انتظام بھی پوسٹ آفس کی طرح ہونا چاہئے۔ ایک افسر گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہو۔ ہر ایک شخص کو اختیار ہو کہ اپنی شکایات بذریعہ پوسٹ کارڈ براہ راست پوسٹ آفس کی طرح مقررہ افسر کے پاس بھیجے۔ وہ افسر پوسٹ ماسٹر کی طرح ان شکایات کو بغور سنے۔ جس سے رعایا کو آرام ملے۔ ان ممبراں نے تو رعایا کو نیم بسمل کر رکھا ہے۔ اگر گورنمنٹ نے چندے توجہ نہ فرمائی۔ تو ع

کار طفلاں تمام خواہد شد

ہم جانتے ہیں کہ بعض لوگ ہمارے اس صاف بیان سے کبیدہ خاطر ضرور ہونگے۔ لیکن ان کو چاہئے کہ بجائے خفا ہونے کے اپنے گریبان میں منہ ڈالکر معلوم کریں۔ کہ کیا واقعات غلط ہیں؟ کیا ممبران کمیٹی کرسی نشین ہو کر رعایا کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں؟ یا اس شوخ معشوق کی طرح نچاتے ہیں جسکا عاشق فریاد کرتا ہو کہ

دل بدلداری ربودی بانگاہیں التہی
من ندانستم کہ اینہا در دل خود داشتی

بخدمت لالہ منشی رام صاحب مالک

مطبع ست دہرم پرچارک جالندھر

جناب من آپ کے اشتہار مندرجہ ست دہرم پرچارک کے بموجب میں نے ایک روپیہ بابت قیمت تہذیب الاسلام بذریعہ منی آرڈر رجسٹری بھیجا تھا جسکی رسید میرے پاس ہے۔ اس خیال سے کہ کتاب مذکور حسب وعدہ مجھکو پہنچ جائیگی۔ مگر افسوس کہ جب تمام ملک میں شائع ہو گئی اور میرے پاس نہ

کارخانہ
یہ کارخانہ
قدیم سے
جاری ہے
سرمے ...
ناگرتہ
تیل خاص
سے نیا
سفید ہو
درد آنکھ
مفید ہے
منجر کا

نہ آئی۔ تو میں نے آپ کے مینجر صاحب کو لکھا۔ کہ کتاب تمام ملک میں شائع ہو گئی ہے۔ مگر مجھے ابھی تک نہیں آئی جسکا جواب کوئی نہیں آیا۔ پھر میں نے لکھا۔ کہ کتاب مذکور میں نے حکیم فتح چند امرتسری کی دوکان سے خرید لی ہے۔ آپ میرا روپیہ واپس بھیجدیں۔ تو کئی دنوں بعد جواب آیا۔ کہ کتاب تمکو تمہارے خط آنے سے پیشتر ہی بھیجی گئی تھی پہونچ گئی ہو گی۔ اسکا جواب میں نے لکھا۔ کہ کتاب مذکور مجھکو نہیں ملی۔ آپ میری قیمت واپس کردیں۔ ورنہ میں ایکدفعہ لالہ منشی رام کو گوشگذار کرکے بذریعہ نالش وصول کرونگا اس کا جواب آیا۔ کہ کتاب ہم نے بھیجدی ہے آپ پوسٹماسٹر جنرل کو لکھو کہ میری کتاب کیوں ہضم ہوئی۔ پھر ساتھ ہی مجھے بھی باوجود سچا ہونیکے سخت سست لفظوں سے اشارہ کیا۔ اب آپ غور کرسکتے ہیں کہ آپ کے مینجر صاحب کیسی عقل کے مالک ہیں۔ کہ کتاب تو وہ بھیجیں اور پوسٹ ماسٹر جنرل کو میں لکھوں۔ اونکو اتنی بھی خبر نہیں کہ ایسی شکایات کے جواب میں پوسٹماسٹر جنرل کے دفتر سے ایک فارم آیا کرتا ہے۔ جسمیں کئی ایک باتوں کا سوال ہوتا ہے۔ (۱) پیکٹ کس نے ڈالا؟ کب ڈالا؟ کس ڈاکخانہ میں ڈالا۔ کتنی قیمت کا تھا؟ ڈالنے والے کا کیا نام ہے؟ وغیرہ وغیرہ کیا ان سوالات کا جواب میں لیسکتا ہوں۔ یا دینا میرا حق ہے۔ پس مینجر صاحب حسب وعدہ بذریعہ اخبار شما آپ کو گوشگذار کر دیا ہے۔ اب میں آپکو انصاف کی بھی چندروز انتظاری کرتا ہوں۔ نہوا۔ تو نالش کرکے اپنی قیمت وصول کرونگا۔ شکایات معاف۔

ہاں! آپ کی خاطر میں تین صورتیں پیش کرتا ہوں (۱) میری قیمت واپس کردیں۔ (۲) اگر قیمت واپس کرنی دشوار ہو۔ تو دوسری جلد تہذیب الاسلام سب سے پہلے میرے نام بھیجنے کا اپنے دستخطی کارڈ لکھیں اور پختہ وعدہ کریں (۳) نالش۔

(نوٹ) واضح ہے۔ کہ اس کا جواب ستیہ دہرم پرچارک یا اخبار اہلحدیث میں دیا جاوے۔ اور مجھ کو آپکی صلح پسند طبیعت سے امید ہے۔ کہ اس معاملہ میں طول نہ ڈالیں گے۔

(راقم) خاکسار
حافظ وزیر محمد از امرتسر

دیوالی اور کرشن قادیانی

قادیانی مسیح نے جب سے کرشن جی کا روپ بدلا ہے۔ آپ کے چیلوں میں ایک غیر معمولی حرکت معلوم ہوتی ہے۔ گو لفظی معنے سے تو مرزائی بھی ہیں۔ اور بقول خود احمدی بھی۔ مگر صحیح معنے سے انکو کرشن پنتھی کہنا بھی بہت زیبا ہے۔ اس لحاظ سے کہ مرزائی یا احمدی تو پرانے نام ہیں۔ اور پرانے اولڈ فیشن عہدہ سے متعلق ہیں۔ اب جو نیا عہدہ کا چارج لیا ہے۔ اس کی رو سے بہت زیبا ہے۔ کہ اس گروہ کو کرشن پنتھی ہی کہا جاوے۔ غالباً مرزا اور مرزائیوں کو برا ماننے کی کوئی بات نہیں علاوہ انیں اس ذریعہ سے آپکا عروج معراج بھی ترقی کرسکتا ہے۔ کیونکہ کرشن جی بقول ہندوان ایشور کے اوتار تھے۔ تو بس چند دنوں تک یہ عہدہ بھی آپکو مل جائیگا جسکی آپکو مدت سے تمنا ہے ؎

یار ما امسال دعویٰ رسالت کردہ است
سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شدن

اسی لئے قادیانی اخباروں میں دیوالی کے احیا کی کوشش کی گئی ہے۔ اخبار البدر قادیان مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۳ء میں ایک مضمون مندرجہ ذیل نکلا ہے۔ جسکو ہم انہی الفاظ میں نقل کرتے ہیں:۔

چونکہ ہمارے مرشد و مولا حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام اہل ہنود کیلئے کرشن اوتار ہیں۔ اور اس لئے اب ہمیں اپنے سناتن دہرم بھائیوں سے دن بدن تعلقات بڑھنے کی امید ہے۔ لہذا آج کے تہوار دیوالی کی نسبت ذیل کا ریمارک غیر مناسب نہ ہوگا۔ عام روایت جو مذہبی عقیدہ کے درجہ تک پہنچ گئی ہے۔ یہ ہے کہ نیکی اور فرض شناسی کے اوتار سری رامچندر جی مہاراج کی واپسی اجودھیا کیوقت جب آپ لنکا سے بحیثیت فاتح اعظم کے مراجعت فرما ہوئے تھے۔ تمام رعایا نے اظہار خلوص و مسرت میں اپنے گھروں میں چراغاں کی تھی۔ اور دیوالی اسی قابل یادگار تقریب کی ایک مسرت آمیز یادگار ہے۔ قطع نظر روایت بالا سے جو اہل ہنود کے جذبات روحانی کی سیری کا دل خوش کن ذریعہ ہے۔ عملی صورت اس تہوار کی یہ

کہ ہر ایک ہندو بالخصوص ہندو دوکاندار دیوالی کے روز اپنا سال بھر کا حساب پڑتال اور صاف کرتا ہے۔ اور نہ صرف دوکان بلکہ گھر کی بھی صفائی اور آرائش اور زیب و زینت کرنا اپنا فرض مذہبی سمجھتا ہے۔ اس عملی صورت کے نیچے پھر ایک اور خیالی رو کام کر رہی ہے۔ وہ یہ کہ ہندوؤں کا خیال ہے۔ کہ دیوالی کے روز لچھمی دیوی اوتار لیتی ہے اور اس دکان یا گھر میں جو نہایت پاکیزہ صاف اور آراستہ ہو۔ نواس کرتی ہے۔ غور دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا اعتقاد اعلےٰ درجہ کی دوراندیشی پر مبنی ہے۔ اور ہندو قوم کو حساب کی صفائی یا مکانات کی آراستگی و پاکیزگی پر توجہ کرنے کا بہترین ذریعہ۔ ان حالات میں جو خیالات دیوالی منانے کی تحریک کرتے ہیں۔ وہ واجب التعظیم ہیں۔ اگر دیوالی کا مقصد یہ ہے۔ کہ راجہ رامچندر جی کی فتح عظیم کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے۔ تو بھی خوب ہے۔ کیونکہ اس سے ایک ہمہ صفت موصوف بزرگ کا تصور ہماری دماغی آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ اور اگر اس کا منشا یہ ہے۔ کہ ہندو قوم کو حساب اور مکانات کی صفائی کا عملی سبق دیا جاوے۔ تو بھی مناسب ہے۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں ایک شائستہ قوم کی زندگی کا ضروری جزو سمجھی گئی ہیں۔ لیکن آجکل دیوالی کے دن کیا ہوتا ہے۔ دیوالی سے کئی روز پہلے ہی ایسی دیوانگی کی ہوا چل جاتی ہے۔ کہ بڑے بڑے عقلمند تعلیمیافتہ ہندو دن رات جوئے میں غرق رہتے ہیں۔ اور خاص دیوالی کے دن تو وہ زور ہوتا ہے۔ کہ جوا کھیلنا نہیں بلکہ جوا نہ کھیلنا گناہ سمجھا جاتا ہے۔ اور گناہ بھی شخصی نہیں۔ بلکہ قومی۔ اہل ہنود میں دیوالی کی قماربازی تو یہاں تک مقبول عام ہے۔ کہ جو شخص اس روز قماربازی کا مرتکب نہ ہو۔ سمجھا جاتا ہے۔ کہ اگلے جنم میں اُسے مینڈک کی جون بھگتنی پڑیگی۔ یہ نشانیاں ایک زندہ قوم کی نہیں ہیں۔ جس قوم میں دیوالی کے دن والدین خود اپنی اولاد کو قماربازی کی اجازت اور ترغیب دیتے ہیں۔ وہ قوم شائستہ نہیں کہی جا سکتی۔ افسوس! ہندو قوم کیوں گر گئی ہے۔ مگر ایک ہندوؤں پر کیا موقوف ہے۔ دیوالی میں مسلمان بھی اپنی ہمسایہ قوم کی دیکھا دیکھی جوا کھیلتے مالی نقصان اٹھاتے اور اپنی شرع مقدس کی نافرمانبرداری کرتے ہیں۔ البتہ قادیانی اخباروں کی اس کوشش سے ہمیں امید بندھتی ہے۔ کہ اس سال اگر نہیں تو آئندہ سال دیوالی کے تیوہار کی برکت حاصل کرنیکو عملی صورت اختیار کریگی

چشم ما روشن و دل ما شاد

ردّ الہذیان

نامہ نگار اپنی تحریروں کے خود ذمہ وار ہیں

آنکھیں اگر بند ہی ہیں تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں قصور کیا ہے؟ بھلا آفتاب کا

اخبار ہتکاری امرتسر مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۲۶ء میں ایک شخص (مطیع الاسلام دہلوی از مقام کٹھوا نگلہ ضلع بدایوں) نے ایک ورق اخبار کا مثل اپنے نامہ اعمال کے سیاہ کیا ہے۔ اور اسلام سے تنفر کے جو اسباب لکھے ہیں۔ ان سے اس کی تحقیق کا ناظرین اندازہ کرسکیں گے۔ یعنی کوئی اعتراض قرآن حدیث پر نہیں کیا۔ بلکہ بیہودہ ہذیان بکا ہے۔ اس پر لطف یہ ہے۔ کہ اس نامحقق نے اپنی تحریر کے سرنامہ پر (ایک محقق) لکھا ہے۔ چونکہ دروغ گو را حافظہ نباشد۔ چند سطور کے بعد لکھا ہے کہ میں نے سوائے خواہشات نفسانی کے کچھ نہیں سیکھا۔ پھر بھلا ایسے تیرہ درون کو اسلام سے کیا فیض پہنچ سکتا ہے؟ میں اس کی ہذیانات کو ذیل میں مع جواب کے لکھتا ہوں۔ ناظرین باانصاف اس کو ملاحظہ سے بہت ہی محظوظ ہوں گے۔

قال:۔ پہلے تو اپنی مستی میں آکر اپنا دین (ہندو مذہب) کھو بیٹھا۔

اقول: جب ہی تو آپ آریہ مذہب کو پسند فرماتے ہیں جسمیں الفاظ مستی کا پورا پورا بندوبست ہے۔ وہ کیا؟ نیوگ۔ اگر آپ کتب دینیہ اسلام ملاحظہ فرماتے۔ تو کبھی بھی اسلام کے ترک کرنیکا قصد نہ کرتے۔ چونکہ خواہشات نفسانیہ نے آپکو تحقیق مذہبی سے بالکل کورا کر رکھا ہے۔ تو آپ جو مذہب چاہیں اختیار کریں۔

قال:۔ ان لوگوں (مسلمانوں) کو یہ بات کہدینی ایک معمولی بات ہے کہ ارے میاں ملا صاحب آج ہمارے لڑکے سے یہ کہتے تھے۔ کہ یہ لڑکا مجھے بہت ہی پیارا لگتا ہے

اقول: ۔ اجی محقق صاحب اس اعتراض کو دین اسلام سے کیا علاقہ؟ کیا یہ کہنا کوئی دینی بات ہے۔ دوسرے جو بچہ بزرگوں کا ادب کرے۔ شریعت محمدیہ پر چلتا ہو۔ لہو و لعب سے بچتا ہو (آپکو معافی ہے) تو بھلا مسلمانو کو کیوں نہ پیارا لگیگا۔ آپ اپنی بے عیبی پر قیاس نہ فرماویں۔ کہ جسوجہ سے آپ پیارے معلوم ہوتے تھے۔ واللہ اسلام ایسے پر صد ہزار لعنت کرتا ہے۔

قال: ۔ آپ ماہر میری حوالی ہوگئی۔

اقول: ۔ ہر اک سے گر شرم و حیا یہ ہے طریق مصطفٰے
بے شرم کا مرنا بھلا گو راس کی پردہ دار ہے

آپکو اختیار ہے۔ اپنی منکوحہ کو چاہے۔ ماہر و تحریر فرمائیے۔ یا مہر زاد لکھیئے۔ مسلمان با ایمان تو ایسے نامعقول الفاظ لکھنا نہایت بیحیائی سمجھتے ہیں۔ آپ تو آریہ مت کے دلدادہ ہیں۔ جسمیں نیوگ جیسا ناپاک مسئلہ بڑی فخر سے بیان کیا جاتا ہے۔ (جیسا کہ سوامی دیانندجی ستیارتھ پرکاش ہنو سمولاس رگوید منڈل ۱۰ سکت نمبر ۱ تحریر فرماتے ہیں:۔ کہ جب شوہر اولاد جنانے کے قابل نہ رہے۔ تب اپنی جورو کو حکم دے۔ کہ بھاگوان اولاد کی خواہش کرنیوالی عورت تو میرے سوا دوسرے مرد کی درخواست کر۔ اب میرے اولاد ہونیکی آرزو مت رکھ۔ اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ منکوحہ عورت اگر اسکا شوہر دھرم کیلئے سفر میں گیا ہو۔ تو آٹھ برس علم و فن حاصل کرنے گیا ہو تو چھ سال۔ روپیہ کمانے کیلئے گیا ہو۔ تو تین سال تک انتظار کرے اس مدت تک خاوند نہ آوے۔ تو اولاد کی خاطر نیوگ کرلے۔ جب شوہر سفر سے آئے۔ تب نیوگی سے تعلق کٹ جائیگا) ۔ پھر بھلا آپکو شرم کیوں آنے لگی۔ وہاں تو ہر آریہ کی عورت کو آپت کال میں حصول اولاد کیواسطے دس مرد تک پاس سونیکی اجازت ہے۔

قال: ۔ دین اسلام میں ایک مسئلہ طلاق کا اس کام کیلئے بہت اچھا ہے لیکن مجھمیں پھر بھی اپنے پہلے بزرگوں (ہندؤں) کا کچھ خون باقی ہے جسکی وجہ سے میں اسکو دھوکا دینا نہیں چاہتا:۔

اقول: ۔ ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب راچہ گناہ؟

اسلام کے جمیع مسائل عمدہ اور بہترین ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ نے کوئی اعتراض قرآن و حدیث پر نہیں کیا۔ اور طلاق اسلام میں عورت کو اسوقت دی جاتی ہے۔ کہ جب وہ شوہر کی فرماں برداری نہ کرے اور شوہر اسکی بدزبانی کی برداشت سے عاجز آجاوے۔ تو طلاق دیدے ؎

تکلیف کا سبب ہے اگر کوئی استری
سکھ جس سے مرد کو کوئی دکھ کے سوا نہیں
دن رات تنگ کرتی ہے وہ اپنے مرد کو
اور چین لینے دیتی اُسے مطلقا نہیں
آپس میں ہو گئی ہے بڑی ناموافقت
اک دوسرے کو دیکھنے تک چاہتا نہیں
کیونکر کریں خیال جو مرد اسکو چھوڑ دے
جسکے بغیر چھٹتی اس سے بلا نہیں
ناراض اس سے ہے خداوند کبریا
بڑھکر حکیم جس سے کوئی دوسرا نہیں
حکمت سے خالی ہے نہ فعل حکیم ہے
سمجھو کہ پھر طلاق کا دینا برا نہیں۔
بیشک وہ سنگدل ہے بڑا اور سخت گیر
اس ناموافقت میں جو ہوتا جدا نہیں
وہ سنگدل نہیں ہے جو اس تنگ حال پر
عورت کو رہتی دنیا سدا ابتلا نہیں۔
عورت کو تنگ حال میں رکھنا بڑا ہی ظلم
کیسی ناموافقت میں اسے چھوڑتا نہیں۔
رکھو مخالفت میں جو پاس اپنے استری
جسمیں کہ زندگی کا کسی کو مزا نہیں۔
بے رحمی اس میں بڑھکے کہیں ہے طلاق سے
اس سے طلاق دینا بھلا ہے برا نہیں۔
بیشک طلاق ایک مصیبت عظیم ہے
پر تنگ حال رکھنے سے بڑھکر دغا نہیں
بے رحم و سنگدل ہے نہ دیوے اگر طلاق
عورت کو تنگ حال تو رکھنا روا نہیں
لازم یہ ہے کہ پھوٹ میں عورت کو دے طلاق
اسکے سوا تو عقل کا کچھ اقتضا نہیں۔
ہے واسطے ملاپ کے حق نے کہا نکاح
بڑھکر کوئی بھی اس سے دگر ابتلا نہیں
جائز ہے عقل و نقل سے دینا طلاق کا
نادان اور ضدی ہے جو مانتا نہیں

قال: ۔ شروع میں سوائے خواہشات نفسانی اور میں کچھ نہیں سیکھا۔

اقول: ۔ انہی خواہشات نفسانی کا اثر ہے کہ آپ آریہ مذہب کو پسند فرماتے ہیں۔ اگر آپکو اسلام مس ہوتا اور قرآن کا نور آپ کے دل پر اثر کرتا۔ تو ہمکے مرجاتے۔ مگر ظلمتکدہ آریہ سماج میں نہ جاتے جسمیں ایک عورت کا اولاد حاصل کرنے کیواسطے دس مردوں کو پاس سونا جائز ہے ؎

ہائے اے آریو سلاتے ہو!
پاس غیروں کے اپنی عورت کو
آپ چپ چاپ بیٹھکر دیکھو
آریو! دل میں غور سے سوچو
شرم و غیرت کہاں تمہاری ہے
غیر سے ڈالی اپنی عورت بھوگ
اہل غیرت کے واسطے ہے سوگ
سچ تو یہ ہے کہ سب بیحیا ہی لوگ
جسکو کہتے ہیں آریوں میں نیوگ
ناک کے کاٹنے کو آری ہے

قال: دنیوی مال اڑانے کو اس سے بڑھ کر دوسرا مذہب نہیں۔

اقول: لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اگر سچے ہو۔ تو کہو آمین۔ اسلام دنیوی مال اڑانے کو ہرگز ہرگز جائز نہیں رکھتا۔ ان باتوں کی جیسا یہ مذہب (اسلام) مخالفت کرتا ہے۔ دوسرا نہیں۔ چنانچہ فرمایا اللہ پاک نے۔ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین۔

قال: ہندوؤں کے طریق کو دیکھو۔ جنکو مذہب میں ہزاروں چھید دور سے دکھلائی پڑتے ہیں۔

اقول: حبک الشئی یعمی ویصم۔ کیوں صاحب! ہندوؤں کے مذہب میں ہزاروں چھید دور سے آپکو دکھلائی پڑتے ہیں۔ اور مذہب آریہ کا بڑا بھاری (جو نیوگ وغیرہ سے سوراخ ڈال دیا ہے) کیوں نظر نہیں آیا۔ یہی سبب ہے۔ جو اوپر لکھا گیا۔ کہ کسی چیز کی محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔ اجی محقق صاحب! میں تو قسم شرعی عرض کرتا ہوں۔ کہ آپکے مذہب کے نیوگ وغیرہ مسائل پر نہ صرف مسلمان بلکہ ذلیل اقوام ہنستی ہیں۔

قال: گو وہ اسلام کے پیچھے چھوٹے گو۔

اقول: یہ غلط بیانی آپ کی گوز شتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی مولوی ثناء اللہ صاحب کی بزور تقریر سے آریہ صاحب جیسے عاجز ہوئے۔ وہ اظہر من الشمس ہے بقول آنکہ ؎

مذہب اسلام کچھ ایسا نہیں معترض ہو جسپہ ہر مرد کمیں
یہ وہ مذہب ہے کہ جس کی ہر ادا کہہ رہی ہے صفا میں ہوں از خدا

قال: ہم لوگوں میں کوئی بھی سنسکرت نہیں جانتا۔

اقول: محقق صاحب! ڈرو اللہ سے اور جھوٹ بولنے سے توبہ کرو۔ اللہ فرماتا ہے۔ انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون۔ ترجمہ: جھوٹ بات وہی لوگ بناتے ہیں۔ جو ایمان نہیں رکھتے۔ خیر اور بڑے بڑے مذہب آریہ سے آپ واقف شاید نہ ہوں۔ مگر مولوی ابو رحمت حسن صاحب سے تو آپ ضرور واقف ہوں گے۔ جو سنسکرت بہت اچھی جانتے ہیں۔ جن کی کتاب تنبیہ الکاذبین ہے۔

قال: ان کا وید کو خدائی کتاب مت مانو۔ تاہم ہمیں خدائی اصول ہیں

اقول: ؎ گر مسلمانی ہمیں است کہ حافظ دارد
وائے گر از پس امروز بود فردائے

اگر اپنی منکوحہ بی بی کا دس مردوں کے پاس حصول اولاد کیواسطے بسلانا خدائی اصول ہے۔ تو ہمارا ایسے خدائی اصول کو سلام ہے۔ اسی خدائی اصول کی تعریف میں آپکے مقتدا آتما رام صاحب اپنے رسالہ نیوگ میں تحریر فرماتے ہیں: کہ

"ایک مرد جس کے پاس منی کا خزانہ بہت موجود ہے۔ وہ نکما کیوں رہنے دے۔ اور کیوں نہ متفرق استریوں پر دان کرے۔ (آگے) یہ ہے دان جو آریوں کی ابتدائی تہذیب کی کان شائستگی کی شان ہے۔ جسپر ہزار بلکہ صد ہزار... ہے:"

قال: میں تو اپنی پیاری بی بی کے ساتھ ظاہری مسلمان رہونگا دل تو کافر ہو ہی گیا ہے۔

اقول: ناظرین منصفین سمجھ لیں۔ کہ ایسے زن مرید کا کیا ٹھیک ہے۔ جو خواہش نفسانی میں پھنسا ہو۔ وہ جو کچھ کرے تھوڑا ہے میں تو خیال کرتا ہوں کہ نیوگ کا مسئلہ آپکو آریہ بناتا ہے۔ اسلام کو آپ کے الحاد سے کچھ ضرر نہیں پہنچ سکتا۔

راقم: حبیب الرحمٰن خاں از علیگڈھ

غزل

طبعزاد مولوی ابو الحامد سید محمد فرخ سیر صاحب آزاد مالوی یکے از قدردان اخبار ہذا

آرزو دل میں ہے ثنا کیلئے
یا کسی چیز کی دعا کے لئے
فیض جاری رہے قیامت تک
ہے دعا یہ تو بوالوفا کیلئے
ہے اڈیٹر وہ ایک پرچے کا
جسکو جاری کیا خدا کے لئے
کیا صفت ہو ادا تری اللہ
عجز ہے لب تری ثنا کیلئے
خوب اچھا ترا ہے یہ اخبار
[illegible] لیڈرا کے لئے
کبھی چکڑالوی کی ہے تردید
کبھی ہے رد آریا کے لئے
خیر سے اختتام سال ہوا
ہے سزاوار مرحبا کے لئے
نہیں پڑھتے لیے ثنائی جو
ہے یہ اعزاز باوفا کیلئے
کہی تاریخ یہ شنے آزاد
خوب بہتر ہے یہ ثنا کے لئے